بیس سال بعد۔۔۔۔

سب سے پہلے ملتے ہیں ہمارے سب سے پیارے کپل روپ اور بالاج خانزادہ کی فیملی سے۔۔۔

دو بچے پیدا کر کے روپ تھوڑی سی موٹی ضرور ہو گئی تھی پر خوبصورتی میں وہ آج بھی

اپنی مثال آپ تھی اور بالاج خانزادہ کے دل و
دماغ پر راج کرتی تھی

بالاج خانزادہ نے ہلکی سی داڑھی رکھ لی
تھی چوڑی جسامت اس کی پہلے ہی تھی بس
بالوں میں تھوڑی سی سفیدی آگئ تھی جس
سے وہ اور بھی ہینڈسم لگتا تھا

ان کے بچے جوان ہو گئے تھے پر آج بھی وہ
دونوں ایک دوسرے سے پہلے دن والی محبت
کرتے تھے اور بالاج خانزادہ کا رومینس ابھی
تک جاری تھا وہ روپ سے رومینس کرنے کا
کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا

روپ اور بالاج خانزادہ کے دو بچّے تھے
بڑا بیٹا بہروز خانزادہ۔۔۔

اٹھارہ قبیلوں کے سردار بالاج خانزادہ کے جگر

کا ٹکڑا۔۔ پچیس سالہ بہروز خانزادہ۔۔۔

بہروز خانزادہ خوبصورتی میں اپنے بابا بالاج

خانزادہ کی کاپی تھا

چوڑی جسامت، گہری نشیلی گرے آنکھیں،

براؤن بال جو ہر وقت نفاست سے سیٹ کیے

ہوتے، انابی ہونٹ جو غصے سے ہمہ وقت آپس

میں پیوست رہتے

بہروز خانزادہ نے غصے میں بالاج خانزادہ کو

بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا بچپن میں وہ جتنا

شرارتی تھا

پچیس سال کی عمر تک پہنچتے وہ غصے کا

تیز ہو گیا تھا اور اس کے غصے کی ایک وجہ

"تھی اور اس وجہ کا نام تھا"عبادت خانزادی

اب ملتے ہیں روپ اور بالاج خانزادہ کی بیس

سالہ بیٹی عروب خانزادی سے۔۔

جب بہروز خانزادہ پانچ سال کا تھا تب روپ

امید سے تھی وہ بہروز خانزادہ سے پانچ

سال چھوٹی تھی

جیسے بہروز خانزادہ نے غصے میں بالاج خانزادہ

کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا ویسے ہی عروب

نے شرارتوں میں روپ کو پیچھے چھوڑ دیا تھا

ہیزل گرے آنکھیں، شولڈر کٹ براؤن بال،

گورا رنگ، پتلے سے گلابی ہونٹ، ہاتھوں میں

کھنکتی چوڑیاں اور خوبصورت چہرے

پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی

بیس سالہ عروب کی شرارتوں سے پوری
خان حویلی میں رونق تھی عروب کو
حویلی رہنا بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا
ایسا نہیں تھا اسے حویلی پسند نہیں تھی
بس اسے گھومنا پھرنا اور زندگی کو
انجوائے کرنا پسند تھا جو وہ کر بھی رہی
تھی۔۔اپنی سہیلیوں کے ساتھ وہ آئے دن
کہیں نہ کہیں گھومنے پھرنے نکلی ہوتی۔۔
پر بالاج خانزادہ نے اس کی سکیورٹی میں
کبھی کوتاہی نہیں کی تھی
عروب کے لیے انہوں نے حشمت علی کے بیٹے
ہارب علی کو ڈرائیور رکھ لیا تھا جس کی ڈیوٹی
عروب کو یونیورسٹی پک اینڈ ڈراپ کی تھی

یہاں تک کہ عروب نے کہیں بھی جانا ہوتا

ہارب اس کی خدمت میں حاضر رہتا۔۔

ہارب اپنی ایم بی بی ایس کی ڈگری لے کر

ڈاکٹر بننے والا تھا

عروب کا ڈرائیور بننے کی ڈیوٹی اس نے اپنے

بابا حشمت علی کے کہنے پر لی

ورنہ اسے زرا بھی ڈرائیور بننے کا شوق نہیں

تھا اس کا خواب تھا ڈاکٹر بننا

جو پورا ہونے والا تھا۔۔

گہری کالی آنکھیں، گورا رنگ،

ہلکی سی بلیک بیئرڈ میں اس کا گورا رنگ

صاف نظر آتا، انابی ہونٹ اور چہرے پر

ہر وقت سنجیدگی اسے اور بھی ہینڈسم

بناتی تھی

اب ملتے ہیں یوسف خان زادہ اور صبا کی فیملی سے۔۔

یوسف خان زادہ پہلے سے موٹا ہو گیا تھا اور صبا جو پہلے ہی گول مٹول تھی وہ اور بھی پیاری لگتی تھی ان کی ایک ہی بیٹی تھی

مہرماہ خانزادی۔۔۔

جو انتہا کی معصوم ڈرپوک اور پیاری تھی مہرماہ بچپن سے ہی ڈرپوک لڑکی تھی سکول میں کالج میں، مہرماہ ہمیشہ پیچھے ہی رہی اور وجہ ایک ہی تھی اس کا ڈرپوک ہونا،

صبا تو کبھی کبھی مہر ماہ کی ڈرپوک طبیعت
سے اچھا خاصا زچ ہو جاتی تھی پر یوسف
خانزادہ کو اپنی معصوم سی بیٹی سے بے
انتہا محبت تھی کچھ وہ تھی ہی اتنی
معصوم اور شاید یوسف خانزادہ کے لاڈ پیار
کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ یوسف خانزادہ
اور حویلی کی پہلی اولاد تھی
مہر ماہ سے پہلے الفت کے بیٹے مصطفیٰ
خانزادہ نے حویلی والوں سے بے انتہا پیار لیا
پر مہر ماہ کے آتے ہی مہر ماہ نے اپنی معصوم
سی خوبصورتی سے حویلی والوں سمیت
مصطفیٰ کے دل میں بھی اپنی جگہ بنالی تھی
سب حویلی والے مہر ماہ کو پیار سے مہر کہتے

تھے پر مصطفیٰ مہرماہ کو "ماہ" کہہ کے بلاتا تھا

اب ملتے ہیں محبوب خان زادہ اور الفت سے۔۔

الفت آج بھی ویسے ہی سمارٹ اور پیاری

تھی حویلی میں یہ واحد کپل تھا جس پر

زرا بھی بڑھاپا نہیں آیا تھا

تیس سالہ مصطفیٰ خانزادہ۔۔

جو خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا

محبوب خان زادہ کو اپنے بیٹے پر فخر تھا کیونکہ

حویلی کے سب بچوں میں مصطفیٰ انتہائی

فرمانبردار بچہ ثابت ہوا تھا

وہ اتنا ہینڈسم اور ڈیشنگ تھا کہ کوئی بھی

دیکھ کر کہہ نہیں سکتا تھا کہ وہ محبوب خانزادہ

کا سگا بیٹا نہیں ہے

جب محبوب خان زادہ اور مصطفیٰ ساتھ کھڑے

ہوتے تو جو دیکھتا وہ ماشاءاللہ کہے بغیر

نہ رہتا۔۔

تیس سالہ مصطفیٰ خانزادہ نے پڑھائی مکمل

کرلی تھی اور آج کل اس کی زندگی کا ایک ہی

مقصد تھا جس کا نام تھا مہرماہ خانزادی۔۔

جو بچپن سے ہی چپکے سے مصطفیٰ خانزادہ

کے دل پر براجمان تھی

اب ملتے ہیں محبوب خان زادہ اور الفت کی

پیاری سی بیٹی عبادت خانزادی سے۔۔

خوبصورتی اس نے اپنی ماں سے چرائی تھی

باربی ڈول کے نین نقوش والی عبادت خانزادی۔۔

حویلی میں سب کے دلوں پر راج کرتی تھی

سوائے اپنے منکوح بہروز خانزادہ کے۔۔۔

حویلی کے لوگ اسے پیار سے گڑیا کہہ کر

بلاتے تھے کیونکہ وہ گڑیا کی طرح ہی

دکھتی تھی

پانچ سال پہلے بہروز خانزادہ یونیورسٹی میں

اپنی بیسٹ فرینڈ بیلا کو پروپوز کرنے والا تھا

جب اس کے موبائل پر بالاج خانزادہ کی کال

آگئی

بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ کو ارجنٹ

گاؤں بلوایا۔۔ خانم بی بی کی طبیعت کافی

ناساز تھی

اس لیے بہروز خانزادہ بیلا سے معذرت کر کے

اسی وقت حویلی کے لیے نکل پڑا

بیلا نے مسکرا کر اسے جانے کی اجازت دے دی

وہ جانتی تھی بہروز خانزادہ آج اسے پرپوز

کرنے والا تھا وہ اس کے ہاتھ میں پھول اور

چاکلیٹ دیکھ چکی تھی

بہروز خانزادہ حویلی پہنچا تو اس کی سوچ

کے عین مطابق خانم بی بی کی طبیعت ٹھیک

نہیں تھی حویلی کے سبھی افراد پریشان

ان کے کمرے میں بیٹھے تھے

اصل بم تو اس وقت بہروز خانزادہ کے سر

پر پھوٹا جب بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ

کو خانم بی بی کی آخری خواہش سے آگاہ کیا

خانم بی بی کی آخری خواہش تھی کہ بہروز
خانزادہ کی شادی ان کی آنکھوں کے سامنے
ہو وہ مرنے سے پہلے بہروز خانزادہ کے سر
پر سہرہ سجتا دیکھنا چاہتی تھیں

اصل مسئلہ بہروز خانزادہ کی شادی کا نہیں
تھا اصل مسئلہ تو یہ تھا کہ خانم بی بی
چاہتی تھیں بہروز خانزادہ کی شادی محبوب
خانزادہ کی بیٹی عبادت خانزادی سے ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے سنا تو اس کے سر پر ساتوں
آسمان گھوم گئے

محبت کسی اور سے۔۔اور شادی کسی اور سے۔۔

بہروز خانزادہ نے غصے سے اپنی مام روپ کی
طرف دیکھا جو آنکھوں میں التجاء لیے اسی

کی طرف دیکھ رہی تھی

بہروز خانزادہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں

اور خانم بی بی کے کمرے سے نکل گیا

محبوب خان زادہ اور الفت بہروز خانزادہ

کی آنکھوں میں اس رشتے کا جواب دیکھ

چکے تھے

بہروز خانزادہ کے پیچھے بالاج خانزادہ

اور روپ بھی کمرے سے نکل گئے

ان کے جاتے ہی محبوب خان زادہ نے ڈھکے چھپے

لفظوں میں خانم بی بی کو سمجھایا کہ وہ

یہ ضد نہ کریں کیونکہ بہروز خانزادہ راضی

نہیں لگ رہا

پر خانم بی بی رونے لگ گئیں محبوب خانزادہ

نے بے بسی سے الفت کی طرف دیکھا جو

پریشانی سے اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی

وہ ایک بیٹی کی ماں تھی اور خود نہیں چاہتی

تھی کہ اس کی بیٹی ایسے شخص سے

بیاہی جائے جو اسے پسند نہیں کرتا ہو۔۔

کیونکہ خود الفت اس اذیت سے گزر چکی تھی

مام۔۔

یہ سب کیا ہے؟؟ مطلب جب بھی کوئی اس

حویلی کا بڑا دنیا سے رخصت ہونے والا

ہوگا وہ جاتے جاتے بچوں کو زبردستی

رشتے میں باندھ کر جائے گا؟؟

بہروز خانزادہ کا اشارہ روپ اور بالاج خانزادہ

کے رشتے کی طرف بھی تھا کیونکہ روپ

انہیں ان کے بچپن سے ہی اپنی اور بالاج

خانزادہ کی محبت کی داستان سناتی تھی

بہروز خانزادہ کی بات پر روپ ٹھنڈی سانس

بھر کر رہ گئی

بہروز خان۔۔

میں نے تم سے زندگی میں کچھ نہیں مانگا

لیکن آج میں چاہتا ہوں تم عبادت سے شادی

کرلو۔۔وہ بہت اچھی اور سلجھی ہوئی لڑکی

ہے تم دونوں ایک ساتھ خوش رہو گے۔۔

بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ کے شانے پر

ہاتھ رکھ کر نرمی سے کہا

لیکن بابا۔۔۔

میں نے کبھی اسے اس نظر سے نہیں دیکھا۔۔
بہروز خانزادہ نے بے چارگی سے کہا وہ کبھی
بالاج خانزادہ کے آگے اونچی آواز میں بات
تک نہیں کرتا تھا
لاکھ غصے والا سہی۔۔پر بالاج خانزادہ کے
آگے وہ ہمیشہ سے نرم پڑ جاتا تھا
بہروز خان۔۔یہ صرف خانم بی بی کی ہی
نہیں میری بھی خواہش ہے۔۔کیونکہ مجھے
میری بھتیجی بہت پیاری ہے۔۔
بالاج خانزادہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تو
بہروز خانزادہ چپ ہو گیا
بولنے کو رہ ہی کیا گیا تھا جب سب فیصلہ
کر چکے تھے پر بہروز خانزادہ اپنے دل کا

کیا کرتا جو بیلا سے محبت کر بیٹھا تھا

ایک پل کے لیے اس کا دل چاہا وہ سب کچھ

چھوڑ چھاڑ کر بھاگ جائے

لیکن جب وہ بالاج خانزادہ کی طرف دیکھتا

تو اپنی سوچ پر لعنت بھیجتا

عبادت کو جب پتا چلا حویلی میں اس کی

اور بہروز خانزادہ کی شادی کی بات

چل رہی ہے تو وہ صدمے میں جا چکی تھی

عبارت شروع سے ہی بہروز خانزادہ کے غصے

سے چالو رہتی تھی

آج تک بہروز خانزادہ نے اس سے سیدھے منہ

بات ہی نہیں کی تھی البتہ اس نے کبھی

مہر ماہ سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کی

تھی

پیار سے بات وہ صرف عروب سے کرتا تھا
روپ اور بالاج کی لو سٹوری سن کر اس
کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا کہ کہیں اسے
بھی اس کی کسی کزن سے منسوب نہ کر دیا
جائے اور آج اس کا ڈر سچ ثابت ہو گیا تھا

بابا۔۔
مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔
بہروز خانزادہ نے نظریں نیچی کر کے آہستہ
آواز میں کہا
ٹھیک ہے صرف نکاح کر دیتے ہیں شادی جب
تم چاہو تب ہو جائے گی۔۔
بالاج خانزادہ تو پوری پلاننگ کر کے بیٹھا تھا

روپ نے بے ساختہ اپنی امڈنے والی ہنسی ضبط کی۔۔۔

بہروز خانزادہ نے شکوہ کناں نظروں سے اپنی مام روپ کی طرف دیکھا اور کمرے سے نکل گیا

بالاج۔۔

مجھے لگتا ہے بہروز کسی اور کو پسند کرتا ہے۔۔

بہروز خانزادہ کے جاتے ہی روپ نے پر سوچ انداز میں کہا تو بالاج خانزادہ نے مسکرا کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

اچھا جی۔۔اور کیسے لگا آپ کو؟؟

بالاج خانزادہ نے روپ کے گال پر بوسہ دیتے کہا۔۔

میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا ہے۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کے گلے میں بازو حائل کرتے کہا

بیٹے کی آنکھیں بہت پڑھتی ہو۔۔میری آنکھوں میں بھی کبھی جھانک لیا کرو۔۔۔۔

بالاج خانزادہ نے ہلکی سی چپت روپ کے گال پر لگاتے کہا

کیوں؟؟آپ کو بھی کسی اور سے محبت ہو گئی ہے کیا؟؟

روپ نے گھور کر کہا

استغفرُللہ۔۔۔

اس عمر میں محبت کرتا اچھا لگوں گا کیا؟؟

بالاج خانزادہ نے معصومیت سے کہا

ہائے میرے معصوم سے شوہر۔۔کیا مطلب ہے

آپ کا اس بات سے ؟؟

اگر عمر ہوتی تو کر لیتے کیا؟؟ روپ نے بالاج

خانزادہ کی گردن پر ناخن گاڑھتے غصے سے

دانت پیستے کہا

آاااہ۔۔

روپ تم بہت ظالمانہ محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔

جب دیکھو مجھے یا تو ناخن مارتی ہو یا

پھر دانت گاڑھتی ہو۔۔

مجھے تو لگتا ہے میں نے انسان سے نہیں

جنگلی بلی سے شادی کی ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے رونے والی شکل بناتے کہا

تو روپ کی ہنسی نکل گئی

اسے ہنستے دیکھ بالاج خانزادہ بھی ہنس پڑا

اور اسے محبت سے اپنے ساتھ لگا لیا۔

سب کی رضامندی سے اگلے دن بہروز خانزادہ

اور عبادت خانزادی کا نکاح پڑھوا دیا گیا

اور اگلے ہی دن خانم بی بی اس دنیا سے رخصت

ہو گئیں

بہروز خانزادہ جتنا کزن ریلیشن شپ سے دور

بھاگتا تھا قسمت نے اس کا ساتھ اس کی

چچازاد عبادت سے جوڑ دیا تھا

بہروز خانزادہ اس دن کے بعد یونیورسٹی

نہیں گیا اس نے پڑھائی کو خیر آباد کہا

اور زیادہ تر اپنا وقت چھوٹی حویلی اور

ڈیرے پر گزارنے لگا

مصطفیٰ اور بہروز خانزادہ اپنے دوستوں

کے ساتھ اکثر چھوٹی حویلی میں لیٹ
نائٹ پارٹی کرتے تھے پر اس پارٹی میں
انہوں نے کبھی حرام چیز استعمال نہیں
کی تھی۔۔۔
آج بیس سال بعد بھی حویلی میں ہر طرف
رونقیں تھیں حویلی کے بچے جوان ہو چکے
تھے اور ہر کوئی اپنی زندگی میں مست تھا

مہر ماہ کیچن میں دوپہر کے کھانے کے بعد
خود کے لیے چائے بنا رہی تھی صبح سے
اس کے سر میں درد تھا اس نے سوچا کیوں
نہ چائے پی جائے
وہ چائے کپ میں انڈیل رہی تھی جب اسے

اپنے پیچھے آہٹ سنائی دی

مہر ماہ نے ڈر کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو

مصطفٰی چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سجائے

اسے ہی دیکھ رہا تھا

ل۔۔۔لالہ۔۔آآاپ۔۔۔ڈرادیا۔۔قسم سے۔۔

مہر نے سینے پر ہاتھ رکھ کر شکر ہے کیا کہ اس

کے پیچھے کوئی بھوت نہیں مصطفٰی تھا

جبکہ مہر کے لالہ کہنے پر مصطفٰی اچھا خاصا

بدمزہ ہوا

ماہ۔۔

کتنی بار کہا ہے تم سے مجھے لالہ مت کہا کرو۔۔

مصطفٰی نے مہر کے چائے کے کپ کو اٹھا کر

ہونٹوں سے لگاتے کہا جسے مہر نے بڑے غور

سے دیکھا

میں نے بھی تو آپ سے کتنی بار کہا ہے مجھے

مہر کہا کریں ماہ نہیں۔۔

مہر ماہ کو اصل تپ اپنی چائے کے چھن جانے

کی تھی

لیکن مجھے تمہیں ماہ کہنا اچھا لگتا ہے۔۔

مصطفیٰ نے چائے کا دوسرا گھونٹ بھرا۔۔وہ

جیسے جیسے چائے پی رہا تھا مہر اپنی چائے

کے کپ کو بے بسی سے دیکھ رہی تھی

اور مجھے آپ کو لالہ۔۔

مہر مڑی اور اپنے لیے پھر سے چائے بنانے لگی۔۔

ماہ۔۔

میں سیریس ہوں۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے سنجیدگی سے کہا

ہاں تو میں بھی سیریس ہوں۔۔ مہر نے لاپرواہی

سے کہا اور چائے بنانے لگی

میری طرف دیکھ کر بات کرو۔۔ مصطفیٰ

خانزادہ نے اسے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ

اپنی طرف موڑا۔۔۔

تو مہر نے گھبرا کر مصطفیٰ خانزادہ کی

طرف دیکھا

تم مجھے دوبارہ لالہ نہیں کہو گی۔۔ مصطفیٰ

کا انداز حکمانہ تھا

کک۔۔۔۔ کیوں ؟؟ مہر کے کٹورے پانیوں سے

بھرنے لگے کیونکہ مصطفیٰ اس کے بے حد

قریب کھڑا تھا

کیا مطلب کیوں ؟؟ تم لالہ کہنے کا شوق بہروز خان کو کہہ کر پورا کر لیا کرو۔۔ مجھے لالہ والی لائن سے دور رکھو۔۔

مصطفٰی خانزادہ نے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پھونک ماری تو وہ ہوا میں لہرا کر پھر سے مہر کے چہرے پر آ گئے

مہر نے چونک کر آنکھیں بند کر کے مصطفٰی خانزادہ کی سانسوں کی خوشبو محسوس کی

لل۔۔۔ لیکن۔۔

ہششششش۔۔

ویسے تو تم بہت ڈرپوک ہو لیکن مجھے لگتا ہے تم مجھ سے زرا بھی نہیں ڈرتی۔۔

مصطفٰی خانزادہ مزید مہر کے قریب ہوا تو وہ

زرا سا پیچھے کھسکی اور کیچن شیلف سے

جا لگی۔۔

ویسے یہ کچھ کچھ سچ بھی تھا مہر ماہ مصطفیٰ

سے کافی آرام سے بات کر لیتی تھی اور یہ

ہمت بھی اسے خود مصطفیٰ نے دی تھی بچپن

سے ہی وہ زیادہ تر مہر ماہ کے آگے پیچھے رہتا

اور اس کا خیال رکھتا

اس لیے مہر اس سے کافی کلوز ہو گئی تھی

پر جیسے جیسے مہر بڑی ہوتی گئی اسے

سمجھ آتا گیا کہ مصطفیٰ اس کا نا محرم ہے

اور اسے ہر حال میں اپنی حدوں میں رہنا ہے

کیوں آپ جب بھوت ہو جو میں آپ سے ڈروں ؟؟

مہر ماہ نے مصطفیٰ کے سینے پر ہلکا سا ہاتھ

رکھ کر اسے پیچھے کیا تو مصطفٰی مسکرا

پیچھے ہو گیا

نہیں ۔۔ میں مصطفٰی خانزادہ ہوں جو کم عمری

سے ہی ایک ڈرپوک لڑکی کے عشق میں مبتلا

ہو چکا ہوں

مصطفٰی خانزادہ نے غور سے مہر کے چہرے پر

آتے اتار چڑھاؤ کو دیکھا

وہ جیسے جیسے بول رہا تھا مہر کے چہرے

پر ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جا رہا تھا دل

الگ سے شور مچانے لگا

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟؟

ابھی مہر نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی

تھے جب علینا کی کیچن میں انٹری ہوئی اس

نے ناگواری سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا

مصطفیٰ اسے شروع سے ہی ایک آنکھ نہیں

بھاتا تھا اور وجہ تھی مصطفیٰ کا پہلا باپ

شہروز۔۔

علینا کی سوچ تھی مصطفیٰ ایک دن اپنے

باپ جیسا ہی نکلے گا دغا باز۔۔

وہ اکثر مصطفیٰ کو مہر کے آگے پیچھے دیکھتی

تو اس کی چھٹی حس اسے کوئی اور ہی

داستاں سناتی

مصطفیٰ جن نظروں سے مہر کی طرف دیکھتا

تھا علینا ان نظروں کا مفہوم بخوبی سمجھتی

تھی اس لیے جب کبھی مصطفیٰ مہر کے ساتھ

کھڑا ہو کر باتیں کرتا تو علینا ولن کی طرح

انٹری مار دیتی

د۔۔داد و سائیں۔۔کچھ بھی نہیں۔۔مم۔۔میں تو

چائے بنا رہی تھی۔۔

مہر نے اپنی ڈرپوک طبیعت کے مطابق خوفزدہ

ہو کر جواب دیا اور چائے جو چولہے پر پک پک

کر کالی ہو گئی تھی اسے کپ میں ڈالا

علینا نے نظروں کا زاویہ بدل کر مصطفیٰ کی

طرف دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو

میاں تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟

مصطفیٰ علینا کی نظروں کا مطلب سمجھ کر

چپ چاپ سنجیدگی سے کیچن سے نکل گیا

مہر۔۔تم سے کتنی بار کہا ہے مصطفیٰ سے

دور رہا کرو۔۔

علینا نے نرمی سے مہر کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا ایک ہی تو پوتی تھی علینا کی جو اسے بے حد عزیز تھی۔۔

جی دادو سائیں۔۔ مہر نے اچھے بچوں کی طرح سر ہلایا اور اپنے ہاتھ میں پکڑے چائے کے کپ کی طرف دیکھا جس میں چائے کا رنگ کالا تھا آج شاید چائے اس کے نصیب میں نہیں تھی مہر نے ٹھنڈی سانس لی اور چائے کا کپ شیلف پر رکھ کر کیچن سے نکل گئی

بہروز۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔

روپ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی اور

بہروز اس کی گود میں سر رکھ کر آنکھیں

موندے لیٹا تھا

ہمم۔۔۔

بہروز نے محض ہمم کہا۔۔

تمہیں عبادت پسند نہیں ہے نا؟؟

روپ نے دکھ سے پوچھا تو بہروز خانزادہ

نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں

آپ کو اس سے کیا۔۔آپ چاہتی تھیں میں

اس سے نکاح کرلوں میں نے کرلیا۔۔اب آپ

اس بات کو چھوڑدیں وہ مجھے پسند ہے

یا نہیں۔۔کیونکہ زندگی مجھے اب اسی کے

ساتھ گزارنی ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے ازحد سنجیدگی سے کہا

لیکن بہروز۔۔وہ اتنی پیاری اور معصوم

ہے تمہیں پسند کیوں نہیں ہے۔۔

روپ نے جھنجھلا کر پوچھا تو بہروز خانزادہ

لمبا سانس لیتے اٹھ بیٹھا

مام۔۔۔

آپ سے کس نے کہا کہ وہ مجھے پسند نہیں ہے

بہروز خانزادہ نے اپنی گہری آنکھیں روپ

کی ہری آنکھوں میں گاڑھ کر کہا

تمہارے رویوں نے۔۔۔

جب میرا اور تمہارے بابا کا نکاح ہوا تھا وہ

ہر وقت میرے آگے پیچھے رہتے تھے پر تم تو

عبادت کی طرف دیکھتے بھی نہیں۔۔۔

روپ نے آخری الفاظ زرا غصے سے کہے

آج کل کے لڑکے تو اپنی منگیتروں کی جان

نہیں چھوڑتے عبادت تو تمہاری منکوحہ ہے

محرم ہے تمہاری۔۔

اور تم اس کے ساتھ ایسے رہتے ہو جیسے۔۔

روپ بات کرتے خاموش ہو گئ

جیسے؟؟

بہروز خانزادہ نے بھنویں اچکا کر پوچھا

جیسے کچھ نہیں۔ میری بہو میں کوئی کمی

نہیں ہے اتنی پیاری اور معصوم ہے

روپ نے جتانے والے انداز میں کہا تو بہروز

خانزادہ خاموش ہو گیا

تبھی ان کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔

آجاؤ۔۔روپ نے اونچی آواز میں کہا تو

عبادت مسکرا کر اندر آئی پر جیسے ہی اس کی نظر بہروز پر پڑی اس کی مسکراہٹ تھم گئی

عبادت آؤ نا۔۔ ہم ماں بیٹا تمہاری ہی باتیں کر رہے تھے روپ نے مسکرا کر ہاتھ کے اشارے سے عبادت کو اپنی طرف بلایا

پر اس دوران بہروز خانزادہ نے ایک نظر عبادت پر ڈالنا گوارا نہیں کی وہ تو موبائل میں ایسے مصروف ہو گیا جیسے اس سے ضروری کوئی کام ہی نہ ہو۔۔

بب۔۔ بڑی ماما۔۔ میں آپ کے۔۔ کپڑے دینے آئی تھی۔۔

عبادت بہروز خانزادہ کی موجودگی سے

گھبرا گئی تھی اس نے ہاتھ میں پکڑے کپڑوں
کی طرف اشارہ کر کے ہکلا کر کہا
کپڑے صوفے پر رکھ دو اور ادھر میرے پاس
آؤ۔۔۔
روپ نے صوفے کی طرف اشارہ کیا تو عبادت
جلدی سے صوفے پر کپڑے رکھ کر کمرے سے
جانے لگی۔۔
گڑیا کہاں جا رہی ہو یہاں آؤ۔۔
روپ نے اسے بھاگتے دیکھ ہنسی دباتے کہا وہ
سمجھ گئی تھی عبادت بہروز خانزادہ کی
وجہ سے بھاگ رہی ہے
وہ۔۔ بڑی ماما۔۔ میں بہت تھک گئی ہوں۔۔
عبادت نے مڑ کر بے چارگی سے کہا

اچھا یہاں تو آؤ۔۔

روپ نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا تو نا چاہتے

ہوئے بھی عبادت کو بہروز خانزادہ اور روپ

کے قریب جانا پڑا

بیٹھو۔۔

روپ نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا تو عبادت

نے ایک نظر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

جو موبائل میں مصروف تھا

عبادت بیڈ پر بیٹھ گئی عبادت آسمانی کلر

کے ڈریس میں لائٹ سی لپ اسٹک لگائے

بالوں کی ٹیل پونی کیے دوپٹہ سر پر اوڑھے

بے حد معصوم اور گڑیا ہی لگ رہی تھی پر

بہروز خانزادہ اس کی طرف دیکھتا ہی نہیں

تھا اب سین کچھ یوں تھا

وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے

کمرے میں ایک دم خاموشی چھا گئی روپ

نے ان دونوں کی طرف غصے سے دیکھا

عبادت سر جھکائے بیٹھی تھی اور بہروز

موبائل میں گھسا تھا

ایک سیکنڈ میں ابھی آئی۔۔

روپ جان بوجھ کر اپنا موبائل پکڑ کر بالکنی

میں چلی گئی

عبادت نے بے بسی سے روپ کی پشت کو

دیکھا پھر بہروز خانزادہ کی طرف۔۔۔

جو سکن کلر کی ٹی شرٹ پہنے ساتھ بلیک

ٹراؤزر میں کافی نکھرا نکھرا سا لگ رہا تھا

البتہ چہرے پر سنجیدگی برقرار تھی
روپ بالکنی میں جاکر کھڑی ہوگئی تاکہ وہ
دونوں آپس میں کوئی بات کریں
پر دس منٹ گزر گئے وہ دونوں چپ ہی تھے
نہ بہروز خانزادہ نے اپنی چپ توڑی نہ
عبادت کچھ بولی۔۔
پر عبادت وقفے وقفے سے بہروز خانزادہ کے
سنجیدہ چہرے کی طرف دیکھ ضرور رہی
تھی جو اسے اگنور کیے موبائل چلا رہا تھا
وہ اتنی بھی بدصورت یا بری نہیں تھی جو
اس کا منکوح اس پر ایک نظر نہیں ڈالتا تھا
عبادت کو دل کے کسی کونے میں درد سا اٹھا
وہ آہستہ سے اٹھی اور بھیگی آنکھیں لیے

روپ کے کمرے سے نکل گئی

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر گر

کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

سمجھتے کیا ہیں خود کو؟؟ آئے بڑے شہزادہ

گلفام۔۔

میں ہی بیوقوف ہوں جو ان کی طرف دیکھتی

ہوں خود تو مجھ سے ایسے پردہ کرتے ہیں

جیسے مجھے دیکھنے سے انہیں گناہ ملے گا۔۔

اللہ کرے انہیں بھی مجھ سے شدت والی محبت

ہو جائے۔۔ پھر میں بھی یونہی اگنور کروں گی۔۔

عبادت ہچکیوں سے روتے اپنے دل کا بوجھ ہلکا

کر رہی تھی پر کوئی وقت قبولیت کا بھی ہوتا

ہے اور شاید یہ وقت قبولیت کا تھا

دو سال ہو گئے تھے ان کے نکاح کو۔۔اور عبادت

ان دو سالوں میں اپنے سنگدل منکوح سے

محبت کر بیٹھی تھی

جسے اس میں یا اس کی محبت میں زرا

دلچسپی نہیں تھی۔۔

روپ کمرے میں آئی تو بہروز اکیلا ہی بیٹھا تھا

گڑیا کہاں گئی؟؟

روپ نے حیرت سے پوچھا تو بہروز خانزادہ

لاپرواہی سے کندھے اچکا کر کھڑا ہو گیا

بہروز۔۔

اس کا دل مت دکھایا کرو۔۔

روپ نے انگلی اٹھا کر غصے سے کہا

میں نے کیا کیا ہے مجھ پر کیوں بھڑک رہی

ہیں۔۔بہروز خانزادہ ایسے بنا جیسے کچھ

ہوا ہی نہیں۔۔۔

ٹھیک ہے میں آج ہی تمہارے بابا سے کہتی

ہوں ان کی رخصتی کروا دیں۔۔

روپ نے دھمکی دی تو بہروز خانزادہ چپ

سا ہو گیا۔۔

ویسے ہمیں اکیلا چھوڑنے کا آپ کا آئیڈیا بہت

بے کار تھا

بہروز خانزادہ نے موبائل پینٹ کی پاکٹ میں

ڈالا اور جانے لگا

ٹھیک ہے بچو۔۔اب شادی کی رات ہی تم اس

سے اکیلے ملو گے۔۔

روپ نے پھر سے دھمکی دی تو بہروز خانزادہ

جاتے جاتے مڑا

اگر آپ نے بابا سے ایسی ویسی کوئی بات کی

تو آپ کی قسم میں چھوٹی حویلی شفٹ ہو

جاؤں گا۔۔

بہروز خانزادہ نے بھی دھمکی دی جو کارگر

ثابت ہوئی

مم۔۔میں تو تمہیں ڈرا رہی تھی۔۔روپ نے

فوراً مسکرا کر کہا تو بہروز خانزادہ نے سر

ہلایا۔۔۔

میں تو ڈر گیا۔۔اب آرام کریں آپ کے شوہر

آتے ہی ہوں گے۔۔

بہروز خانزادہ اپنی ماں سے بھی دو قدم آگے

نکلا تھا روپ نے دوبارہ دھمکی دی

پر بہروز کی ایک دھمکی ہی کام کر گئی۔۔

روپ نے گہرا سانس لیا اور بیڈ پر بیٹھ کر بالاج خانزادہ کو فون کرنے لگی جو ڈیرے پر تھا

ہارب علی اپنے کمرے میں سٹڈی ٹیبل پر بیٹا کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا جب اس کی ماں زرینہ دودھ کا گلاس ہاتھ میں پکڑے آئی

ہارب بیٹا۔۔دودھ پی لو۔۔

زرینہ نے شفقت سے اپنے ہونہار بیٹے کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا تو ہارب علی نے مسکرا کر دودھ کا گلاس پکڑا اور ہونٹوں سے لگا لیا

ماں جی۔۔۔آپ سو جائیں میری فکر نہیں کریں میں

کچھ دیر تک سو جاؤں گا

ہارب جانتا تھا اس کی ماں اس کی فکر میں

جاگ رہی ہے

ٹھیک ہے بیٹا۔۔ زیادہ دیر نہ لگانا سونے میں

پھر فجر کے وقت آنکھ نہیں کھلتی۔۔

زرینہ نے نصیحت کی تو ہارب نے سر ہلا دیا

ابھی زرینہ کمرے سے نکلی ہی تھی جب ہارب

کا فون بجا

اس نے دودھ پیتے موبائل پکڑا تو عروب کی

کال تھی ہارب کے ماتھے پر بل پڑے اس نے

وال کلاک کی طرف دیکھا تو رات کے گیارہ

بج رہے تھے

ناچاہتے ہوئے بھی اسے فون اٹھانا پڑا

اسلام علیکم۔۔

ہارب نے سنجیدگی سے سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔

ہارب کل دس بجے حویلی آجانا۔۔اوکے

عروب نے سلام کا جواب دیتے ہی حکم دیا

وہ اپنی بالکنی میں فون کان سے لگائے کھڑی

تھی دوسرے ہاتھ سے بالوں کی ایک لٹ

انگلی پر گھمارہی تھی جبکہ منہ میں چیونگم

تھی جسے وہ لگاتار چبارہی تھی

لیکن کل تو سنڈے ہے۔۔

ہارب جانتا تھا وہ ضرور سہیلیوں کے ساتھ

آوٹنگ پر جارہی ہے پھر بھی اس نے جان بوجھ

کر کہا

ہاں تو۔۔سنڈے کو ہی تو سب گھومتے پھرتے
ہیں اور ویسے بھی تمہیں جتنا کہا اتنا کرو۔۔

کل ٹائم سے آجانا۔۔۔

عروب کا لہجہ بدتمیزی سے بھرپور تھا ایسا
نہیں تھا کہ وہ بدتمیز تھی

بس اسے ہارب اچھا نہیں لگتا تھا کیونکہ وہ
اس کی ہر بات میں ٹانگ اڑاتا تھا

اگر عروب کہتی کہ مجھے آئس کریم کھانی
ہے گاڑی روکو۔۔۔

تو ہارب کہتا آئس کریم سے گلا خراب ہوتا ہے
بس ایسی ہی روک ٹوک عروب کو غصہ دلا
دیتی اور وہ ہارب سے بدتمیزی کر جاتی۔۔

پر بدلے میں وہ چپ ہی رہتا

ایسا نہیں تھا اس کے پاس جواب نہیں ہوتا

تھا بس وہ بالاج خانزادہ کی وجہ سے خاموش

ہو جاتا۔۔

کیونکہ وہ اس گاؤں کا سردار تھا اور ہارب نہیں

چاہتا تھا اس کی وجہ سے کوئی بھی اس

کے بابا حشمت علی کی تربیت پر انگلی اٹھائے

ٹھیک ہے میں آجاؤں گا۔۔۔

ہارب نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا

ہمم۔۔دس بجے آجانا۔۔نہ ایک منٹ کم نہ زیادہ۔۔

عروب نے کہا اور کھٹاک سے فون بند کر دیا

پر کٹی بدتمیز۔۔

ہارب کو عروب کے شولڈر کٹ بال بہت برے

لگتے تھے اس لیے وہ اکثر اسے تنہائی میں

پر کٹی بد تمیز کہا کرتا تھا

ہارب نے دودھ ختم کیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا کیونکہ اسے صبح نماز کے لیے اٹھنا تھا اور پھر دس بجے عروب کی خدمت میں حاضر ہونا تھا

اس وقت حویلی میں صبح کے نو بج رہے تھے سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر موجود ناشتہ کر رہے تھے عبادت کیچن میں سب کے لیے پراٹھے بنا رہی تھی اسے کوکنگ کا کافی شوق تھا اس لیے عبادت کا زیادہ وقت کیچن میں ہی گزرتا تھا صفورا کی بیٹی روزینہ کی ڈیوٹی کیچن کی تھی عبادت کھانا بناتی اور روزینہ اس کی مدد کر دیتی

یہ حکم روپ کا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس

کی پیاری سی بہو کوئی بھی کام کرے پر عبادت

کے شوق کی وجہ سے سب چپ ہو جاتے تھے

اسلام علیکم۔۔

بہروز خانزادہ بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک ہی

ٹی شرٹ پہنے جس پر سکن کلر کے حروفوں

لکھا تھا ہاتھ میں being human سے

گھڑی پہنے پاؤں میں برینڈڈ شوز پہنے بالوں

کو جیل کی مدد سے ایک سائیڈ پر سیٹ کیے

وہ کہیں سے بھی اس گاؤں کا مستقبل میں

ہونے والا سردار نہیں لگ رہا تھا

مصطفٰی اور بہروز خانزادہ شلوار قمیض بہت

کم پہنتے تھے وہ زیادہ تر پینٹ شرٹ ٹراؤزر

اور ٹی شرٹ میں ہی گھومتے تھے اور اس بات سے حویلی میں کسی کو اعتراض بھی نہیں تھا

ایک دو بار بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ سے کہا کہ وہ شلوار قمیض کے ساتھ اجرک استعمال کیا کرے تو وہ ہنس کر ٹال دیتا اور کہتا کہ بابا میں ہینڈ سم بوائے ہوں اگر شلوار قمیض پہن لی تو لڑکیاں مجھ پر اٹریکٹ کیسے ہوں گی جینز میں، میں ہینڈ سم دکھتا ہوں اور یونی کی لڑکیاں آگے پیچھے گھومتی ہیں۔۔

اس کی بات پر بالاج خانزادہ قہقہہ لگا کر ہنسا اور اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے کہا

بہت اچھی بات ہے بیٹا، میں نے تو تمہاری

مام کو شلوار قمیض میں ہی اپنے پیچھے لگا

لیا تھا۔۔

بالاج خانزادہ کی بات پر بہروز خانزادہ کا

جاندار قہقہہ پوری حویلی میں گونجا

اس دن کے بعد بالاج خانزادہ سمیت کسی نے

بھی مصطفیٰ یا بہروز خانزادہ کی ڈریسنگ

پر اعتراض نہیں کیا تھا

وعلیکم السلام۔۔

بہروز خانزادہ کے سلام کرنے پر بالاج خانزادہ

نے ایک نظر اٹھا کر اپنے ہینڈسم بیٹے کی طرف

دیکھا جو ہمیشہ کی طرح بے حد حسین اور

وجیہہ دکھ رہا تھا

بہروز خانزادہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تبھی

عبادت کیچن سے پراٹھے لے کر نکلی

گڑیا۔۔

بہروز کو پراٹھے دو۔۔روپ نے جان بوجھ کر

عبادت سے کہا تو وہ اس نے ایک دم بوکھلا

کر روپ کی طرف دیکھا جس نے صبح ہی صبح

اسے کیا زمہ داری سونپ دی تھی

روپ نے اسے غصے سے آنکھیں دکھائیں تو عبادت

نے گھبرا کر الفت کی طرف دیکھا

الفت نے اسے پیار سے اشارہ کیا تو عبادت لرزتے

ہاتھوں سے بہروز خانزادہ کی پلیٹ میں پراٹھا

رکھ کر پلٹ گئی

جبکہ بہروز خانزادہ بنا کوئی تاثر لیے سنجید گی

سے چائے کپ میں انڈیل رہا تھا

عبادت اپنی جگہ پر بیٹھ کر دل کی تیز ہوتی

دھڑکنوں کو قابو کرنے لگی وہ اور بہروز

خانزادہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے

بہروز خانزادہ نے جیسے ہی پراٹھے کا نوالہ توڑا

تو اس کے ماتھے پر ہلکے سے بل پڑے

مام۔۔پراٹھا کافی آئلی ہے آپ پلیز روزینہ سے

کہہ کر دوسرا بنوادیں۔۔

بہروز خانزادہ نے سنجیدگی سے روپ سے کہا

تو عبادت نے حیرت سے سر اٹھا کر بہروز خانزادہ

کی طرف دیکھا

ہیں؟؟پراٹھا آئلی ہے؟؟دکھاؤ تو۔۔

روپ نے ہاتھ آگے کیا تو بہروز خانزادہ نے اپنی

پلیٹ اسے پکڑا دی

نہیں بہروز۔۔ بالکل بھی آئلی نہیں ہے۔۔ اتنا مزے

کا پراٹھا ہے۔۔ روپ نے پراٹھے کا نوالہ منہ میں

ڈال کر دل سے تعریف کی

پر عبادت کا دل اب ناشتے سے اچاٹ ہو گیا تھا

اس کے منکوح صاحب کو اس کے ہاتھ کا

پراٹھا ہی پسند نہیں آیا تھا

ٹھیک ہے پھر آپ ہی کھالیں میں ٹوسٹ لے

لیتا ہوں۔۔ بہروز خانزادہ نے کہتے ہی ٹوسٹ

پکڑا اور چائے کے ساتھ کھانے لگا

چائے بھی میں نے ہی بنائی ہے۔۔ عبادت

ہلکی سی آواز میں غصے سے بڑبڑائی پر

بہروز خانزادہ سمیت سب ہی اس کی بربڑاہٹ

سن چکے تھے پر بولا کوئی نہیں تھا

عبادت کی بڑبڑاہٹ پر بہروز خانزادہ نے چونک کر اپنی گرے آنکھیں اٹھا کر عبادت کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں موتی چمک رہے تھے

بہروز خانزادہ نے لاپرواہی سے سر جھٹکا اور ناشتہ کرنے لگا

عبادت آہستہ سے اٹھی اور بنا ناشتہ کیے وہاں سے چلی گئی

بہروز خان۔۔

ناشتے کر کے گڑیا کے کمرے میں اس کا ناشتہ لے جانا اور اسے کروا دینا۔۔

بالاج خانزادہ نے کرسی گھسیٹ کر کھڑے ہوتے

کہا اور بنا بہروز خانزادہ کا جواب سنے وہاں

سے چلا گیا

بہروز خانزادہ نے بے بسی سے روپ کی طرف

دیکھا تو روپ نے اسے آنکھوں سے صاف جتایا

جیسے کہہ رہی ہو۔۔اور لو گڑیا سے پنگا۔۔

بہروز خانزادہ کلس کر رہ گیا

ڈائننگ ٹیبل پر موجود سب لوگ بہروز خانزادہ

کا گڑیا کے ساتھ رویہ دیکھ رہے تھے اور یہ

تو روز کا معمول تھا

پر محبوب خان زادہ اور الفت کو بہروز کے

رویے سے ڈر لگتا تھا پر وہ سب فلحال

خاموش تھے شاید اچھے وقت کے انتظار میں۔۔۔

روپ نے عبادت کا ناشتہ ٹرے میں رکھ کر

بہروز خانزادہ کی طرف بڑھایا تو اس

نے غصے سے ٹرے تھام لی

اور عبادت کے کمرے کی طرف بڑھا اور بنا

نوک کیے ہی اس نے دھڑام سے دروازہ کھول دیا

عبادت جو بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹی تھی

دوپٹہ اس کا صوفے پر پڑا تھا دروازہ کھلنے

کی آواز پر ایک دم ہڑبڑا کر اٹھی

پر دروازے کے بیچ و بیچ بہروز خانزادہ کو

کھڑے دیکھ حیرت سے اس کا منہ کھل گیا

دوپٹہ لینا پسند کرو گی؟؟ یا مجھے منہ کھول

کر گھورتی ہی رہو گی۔۔

بہروز خانزادہ نے اپنی گہری آنکھیں غصے سے

عبادت کی آنکھوں میں گاڑھ کر کہا تو عبادت

نے چونک کر اپنے گریبان کی طرف دیکھا

جہاں اس کی خوبصورت رعنائیاں عیاں

ہو رہی تھی شرم سے اس کا دل کیا ڈوب

مرے۔۔اس نے جلدی سے صوفے سے

دوپٹہ اٹھا کر اپنے شانوں پر پھیلایا۔۔۔

بہروز خانزادہ کمرے میں آیا اور ٹیبل پر ناشتے

کی ٹرے پٹکنے کے انداز میں رکھی۔۔

عبادت نے چونک کر پہلے ٹیبل پر پڑی ٹرے کی

طرف دیکھا پھر بہروز خانزادہ کی طرف۔۔۔

تمہارے بڑے پاپا نے ناشتہ بھیجا ہے۔۔کر لینا۔۔

بہروز خانزادہ نے اسے صاف جتا دیا کہ وہ

اپنی مرضی سے نہیں بالاج خانزادہ کے حکم

پر آیا ہے۔۔

بہروز خانزادہ کمرے سے نکلنے لگا پر عبادت

کی بات پر اس کے قدم رک گئے

آپ کو مجھ سے مسئلہ کیا ہے ؟؟ عبادت نے

بھرائی آواز میں کہا تو بہروز خانزادہ پلٹا

اور عبادت کے رُو برو کھڑا ہوا

ہمارا نکاح ۔۔۔

بہروز خانزادہ کی آواز میں اتنی سختی تھی

کہ عبادت کا دل تکلیف سے دوچار ہو گیا

تو مت کرتے نکاح ۔۔ منع کر دیتے ۔۔

عبادت کے آنسو اس کے رخساروں پر پھسلے

جانے آج اس میں اتنی بہادری کہاں سے آ گئی

تھی وہ بہروز سے سوال کر رہی تھی

تم بھی تو منع کر سکتی تھی نا ۔۔ تم نے منع

کیوں نہیں کیا؟؟؟

بہروز خانزادہ نے سینے پر ہاتھ باندھتے غصے

سے دانت پیستے کہا

میں کیا وجہ رکھتی سب کے سامنے آپ کو

ٹھکرانے کی؟؟

عبادت کی آنکھیں بہروز خانزادہ کے چہرے

سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں

کہہ دیتی۔۔میں تمہیں پسند نہیں ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے اس کے آنسوؤں سے نظریں

چرا کر ادھر ادھر دیکھا

میں جھوٹ نہیں بولتی۔۔

عبادت نے ہلکی سی آواز میں کہا تو بہروز

خانزادہ نے چونک کر عبادت کی طرف دیکھا

جو سر جھکائے آنسو بہانے میں مصروف تھی

لیکن تم مجھے پسند نہیں ہو، نہ ہی مجھے

تم سے محبت ہے۔۔

بہروز خانزادہ کی سنگدلی پر عبادت کے

آنسوؤں میں روانی آئی

میرا دل تمہیں دیکھ کر رفتار نہیں پکڑتا،

نہ ہی میری دھڑکن تیز ہوتی ہے، جب تم

آس پاس نہیں ہوتی میرا دل بے چین نہیں

ہوتا، آنکھیں بند کروں تو تمہارا چہرہ دکھائی

نہیں دیتا، میرا دل تمہاری طرف مائل

نہیں ہوتا تمہیں دیکھنے کی سننے کی حسرت

نہیں کرتا، نہ ہی تم سے باتیں کرنے کو

تڑپتا ہے۔۔ سمجھی تم۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کا بازو دبوچا اور
ایک ایک لفظ اس کے منہ پر مار کر جھٹکے
سے اس کا بازو چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا
پیچھے عبادت اپنی جگہ کھڑی کی کھڑی
رہ گئی
اس کی ساکت نظریں دروازے کی طرف تھیں
جہاں سے ابھی وہ دشمنِ جاں اپنے الفاظوں
کے تیر سے اسے گھائل کر کے گیا تھا
عبادت کا دل ہی نہیں اس کی روح بھی
زخمی بہروز خانزادہ کے الفاظوں سے ریزہ
ریزہ ہو گئی تھی
اس کی آنکھیں ساکت تھیں اور آنسو آنکھوں
میں جم گئے تھے کتنی ہی دیر وہ اپنی

جگہ سے ہل ہی نہ سکی

ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سنگدل جاتے ہوئے

عبادت کی روح کھینچ لے گیا تھا آج اسے

پہلی بار احساس ہوا تھا وہ ایک پتھر سے

محبت کر بیٹھی ہے جس نے نہ تو پگھلنا تھا

نہ ہی نرم پڑنا تھا

عبادت کچھ سوچ کر اپنے بھاری قدم اٹھاتی

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی اور

خود کو آئینے میں دیکھنے لگی

کیا کمی تھی اس میں۔۔جو وہ اپنے محرم

کے دل میں اپنی جگہ نہیں بنا سکی اسے

خود سے محبت نہیں کروا سکی۔۔۔

عبادت نے آہستہ سے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا

وہ بلا کی حسین تھی سکول کالج یونیورسٹی

میں سب اس کی حسن کو سراہتے تھے

اس کی سہیلیاں اس کی تعریف کرتی تھیں

پر آج اسے سب جھوٹ لگا تھا

آج اسے اپنا آپ خوبصورت نہیں لگ رہا تھا

"لیکن محبت تو صورت سے نہیں ہوتی نا"

عبادت کے دل سے آواز آئی۔۔۔

تو پھر بہروز مجھ سے محبت کیوں نہیں

کرتے ؟؟ کہتے ہیں نکاح کے تین بولوں میں

بہت طاقت ہوتی ہے۔۔

تو پھر بہروز ؟؟

...... کہیں وہ کسی اور سے محبت

عبادت کے دماغ میں کلک ہوا تو اس کے

کب کے رکے آنسو بندھ توڑ کر بہہ نکلے

وہ وہی فرش پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر

رونے لگی۔۔

آج عبادت کے دل نے گواہی دے دی تھی

کہ اس کا منکوح اس کا محرم کسی اور

سے محبت کرتا ہے

اور یہ بات اس کی جان پر بن آئی تھی

وہ کیسے برداشت کرتی اس کی پہلی محبت

اس کا شوہر کسی اور کے عشق میں مبتلا ہے

اسلام علیکم۔۔۔

ہارب نے گاڑی کا دروازہ کھولتے کہا

وعلیکم السلام۔۔اتنی لیٹ کس خوشی میں؟؟

عروب ییلو ڈریس پہنے لائٹ سے میک اپ میں
شولڈر کٹ بالوں کو کھلا چھوڑے ،ایک کندھے
پر ہینڈ بیگ ڈالے بے حد حسین لگ رہی تھی
اس نے گاڑی میں بیٹھتے زرار عب سے کہا
شہر سے میری کزن آئی ہے بس اسے بس اڈے
سے لینے گیا تھا اس وجہ سے لیٹ ہو گیا۔۔
ہارب نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے آہستہ آواز
میں کہا اور گاڑی سٹارٹ کر دی
کسی اور کو بھیج دیتے۔۔آج تو معاف کر رہی
ہوں آئندہ لیٹ ہوئے تو بہت برا پیش آؤں گی
عروب نے موبائل پر ٹائم دیکھتے کہا ساڑھے
دس بج رہے تھے وہ لیٹ ہو رہی تھی
اس کی بات پر ہارب خاموشی سے ڈرائیونگ

کرتا رہا کیونکہ اسے عادت ہو گئی تھی عروب

کا مفت میں رعب سہنے کی۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ عروب کی سہیلی سمیرا

کے گھر کے باہر کھڑے تھے عروب نے میسج کیا

تو اس کی تین سہیلیاں گھر سے نکلیں

اور گاڑی میں بیٹھ گئیں

عروب کی تین سہیلیاں تھیں سمیرا، حرا اور

عنایہ۔۔۔

عنایہ فرنٹ سیٹ پر ہارب کے ساتھ بیٹھ گئی

ہیلو ہارب۔۔۔کیسے ہو؟؟

عنایہ نے مسکرا کر کہا تو ہارب نے بنا دیکھے

جواب دیا

ٹھیک ہوں۔۔

ہارب نے کہا اور گاڑی سٹارٹ کر دی پیچھے
ان تینوں کی پٹر پٹر شروع ہو چکی تھی
جبکہ عنایہ ہارب کو دیکھنے میں مصروف
ہو چکی تھی
وہ اکثر عروب سے کہتی تھی کہ اس کا
ڈرائیور بہت ہینڈسم ہے اور عروب عنایہ
کی بات ہوا میں اڑا دیتی یہ کہہ کر کہ وہ
ان کے ملازم کا پوتا ہے مطلب ملازم۔۔۔
عنایہ تو بس ہارب کی پرسنیلٹی پر فدا تھی
پر ہارب کو عنایہ کا بلاوجہ فری ہونا زہر سے
بھی زہر لگتا تھا
تھوڑی دیر میں ان کی گاڑی ایک ہوٹل کے
باہر رکی وہ چاروں گاڑی سے نکلیں اور

ہوٹل میں جانے لگیں

عروب بی بی۔۔رکیں۔۔

ہارب کی آواز پر عروب نے بدمزہ ہو کر پیچھے

مڑ کر سوالیہ نظروں سے ہارب کی طرف دیکھا

آپ یہاں کیوں آئی ہیں؟؟

ہارب کا دھیان ہوٹل کی طرف تھا کیونکہ

وہاں سے زیادہ تر لڑکے آجا رہے تھے

تم سے مطلب؟؟ کتنی بار کہا ہے اپنے کام

سے کام رکھا کرو۔۔

عروب نے غصے سے کہا اور جانے لگی۔۔۔

ٹھیک ہے میں سردار سائیں کو فون کر کے

اطلاع دے دیتا ہوں آپ انہیں تو جواب

دے دیں گی۔۔

ہارب نے سکون سے کہا اور پاکٹ سے موبائل

نکالا عروب جھٹکے سے مڑی اور اس کے

ہاتھ سے موبائل چھینا۔۔۔۔

ہماری ایک کلاس فیلو ہے اس نے لنچ پر

بلوایا ہے سمجھے۔۔

عروب نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو ہارب

نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ٹائم دیکھا

ساڑھے گیارہ بج رہے تھے

اس وقت لنچ؟؟؟

ہارب نے عروب کے ہاتھ سے موبائل کھینچا

ہاں۔۔ تمہیں کوئی تکلیف ہے کیا؟؟ میں چاہے

رات میں لنچ کروں یا صبح گیارہ بجے۔۔

تمہیں اس سے کیا؟؟؟

عروب نے غصے سے اونچی آواز میں کہا تو

پاس سے گزرتے لوگ ان کی طرف متوجہ

ہوئے۔۔۔

جبکہ وہ تینوں اکتا کر ہوٹل کے اندر جا چکی

تھیں۔۔۔

آہستہ آواز میں بات کریں۔۔ہارب نے ادھر

ادھر دیکھتے کہا لوگ انہیں دیکھ کر گزر

رہے تھے

میں ایسے ہی بولتی ہوں تمہیں مسئلہ ہے

تو میرے منہ نہ لگا کرو۔۔

عروب نے انگلی اٹھا کر غصے سے بھنا کر

کہا اور مڑنے لگی۔۔۔۔

آپ کہیں نہیں جا رہی یہ ہوٹل مجھے ٹھیک

نہیں لگ رہا۔۔۔ہارب نے اپنے قدم تیز کیے

اور عروب کے سامنے کھڑا ہو گیا

ہارب میرے راستے سے ہٹو۔۔۔ عروب نے غصے

سے کہا۔۔

آپ کو لنچ ہی کرنا ہے نا میں آپ کو اس سے

بھی اچھے ہوٹل لے چلتا ہوں آپ وہاں پر لنچ

کر لیجئے گا۔۔۔

ہارب نے نرمی سے کہا تا کہ عروب مان

جائے پر عروب کو تو ہارب ایک آنکھ نہیں بھاتا

تھا پھر وہ کیسے اس کی مان لیتی

ہارب میں آخری بار کہہ رہی ہوں میرے راستے

سے ہٹو ورنہ میں غصے میں کچھ غلط کر

بیٹھوں گی۔۔۔۔ عروب نے انگلی اٹھا کر غصے

سے وارننگ دی۔۔۔

میں بھی آپ سے آخری بار کہہ رہا ہوں میں آپ کو ہوٹل نہیں جانے دوں گا مجھے یہ ہوٹل ٹھیک نہیں لگ رہا مجھے اچھی فیلنگز نہیں آرہی۔۔۔

ہارب بھی اپنی ضد پر اڑا تھا اور عروب بھی۔۔

ٹھیک ہے میں ابھی اور اسی وقت تمہیں اس نوکری سے نکالتی ہوں دفع ہو جاؤ یہاں سے عروب غصے سے کہہ کر مڑ کر جانے لگی

پر ہارب نے اس کا بازو پکڑ لیا۔۔۔

عروب نے رک کر حیرت سے پہلے اپنے بازو کی طرف دیکھا جو ہارب کے ہاتھ میں تھا پھر ہارب کی طرف دیکھا۔۔۔۔

تمہاری اتنی جرات تم نے مجھے ہاتھ لگایا

عروب نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا

گاڑی میں بیٹھیں اور واپس حویلی چلیں

ہارب نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

تم دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں شور مچا

کر سب سے کہوں گی کہ تم مجھے چھیڑ رہے ہو

عروب نے دھمکی دی یہ سوچ کر کہ ہارب ڈر

کر چلا جائے گا

عروب کی دھمکی پر ہارب دو قدم چل کر

عروب کے قریب ہوا

مچاؤ شور۔۔۔

ہارب نے غصے سے کہا تو عروب چپ سی ہو گئی

وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب

کھڑے تھے ہارب کے پرفیوم کی خوشبو
عروب کے نتھوں سے ٹکرا رہی تھی دونوں
ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے

عروب آجاؤ۔۔
سمیرا نے آواز لگائی تو عروب فوراً ہوٹل کے
اندر بھاگ گئی

ہارب نے غصے سے عروب کو جاتے دیکھا پھر
اس کے پیچھے ہی ہوٹل کے اندر چلا گیا
ہوٹل کے اندر لڑکے اور لڑکیاں آپس میں گروپ
بنائے باتیں کرنے میں مصروف تھے
لنچ میں ابھی وقت تھا اس لیے ویٹر سب کو
ڈرنک سرو کر رہا تھا
ویٹر نے ایک ڈرنک عروب کی طرف بڑھائی جسے

اس نے تھام لیا عروب سمیرا اور عبایہ سے
باتوں میں لگ گئی
ہارب دور سے کھڑا ہو کر اسی کی طرف دیکھ
رہا تھا اس سے پہلے عروب ڈرنک کا گلاس
ہونٹوں سے لگاتی ہارب نے اس کے ہاتھ سے گلاس
پکڑ کر سونگھا
عروب سمیت سمیرا اور عنایہ نے اسے حیرت
سے دیکھا پر عروب کے چہرے پر غصے کی
لکیریں تھیں
اس میں الکوحل مکس ہے میں آپ کے لیے فریش
جوس لے کر آتا ہوں۔۔
ہارب نے کہا اور جانے لگا جب عروب نے اسے
کندھے سے پکڑ کر غصے سے اس کا رخ

اپنی طرف موڑا

سمجھتے کیا ہو خود کو؟؟ کب سے تمہاری

بدتمیزیاں اور منمانیاں برداشت کر رہی ہوں۔۔

ڈرائیور ہو اوقات میں رہو۔۔ ورنہ مجھے تم جیسے

دو ٹکے کے لوگوں کو ان کی اوقات یاد دلانی

بہت اچھے سے آتی ہے۔۔

عروب نے غصے سے بھڑک کر کہا

میں بھی اگر ہر بار چپ رہتا ہوں تو اس کا

مطلب یہ نہیں کہ میرے منہ میں زبان نہیں ہے

میں بس سردار سائیں کی وجہ سے خاموش

رہتا ہوں ورنہ تم جیسی بددماغ اور عقل سے

پیدل لڑکیوں کو ٹھیک کرنا میرے لیے مشکل نہیں

ہارب نے بھی سارے لحاظ سائیڈ پر رکھ

کر کہا تو عروب کو اپنی سہیلیوں کے سامنے اتنی انسلٹ پر رونا آنے لگا

زیادہ زبان مت چلاؤ ہارب۔۔ ورنہ کاٹ دوں گی۔۔ عروب نے انگلی اٹھا کر کہا

ہارب کے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہو گیا تھا اس نے عروب کی اسی انگلی کو پکڑا اور اسے کھینچتا ہوا ہوٹل سے باہر جانے لگا

جاہل آدمی۔۔ میری انگلی توڑو گے کیا؟؟؟

ہارب نے اتنی مضبوطی سے اس کی انگلی تھامی تھی کہ عروب کا واقعی لگا اس کی انگلی ٹوٹ جائے گی

ہارب بنا پیچھے دیکھے عروب کو کھینچتا ہوا گاڑی کے پاس لے آیا

اگر تم سردار سائیں کی بیٹی نہیں ہوتی تو
آج میں تمہاری وہ حالت کرتا کہ تم یاد ہی
رکھتی۔۔

ہارب غصے سے آپ سے تم پر آگیا تھا

تمیز سے بات کرو ہارب۔۔ میں تمہاری مالکن
ہوں۔۔ عروب نے جھٹکے سے اپنی انگلی چھڑائی

مالکن مطلب سردار سائیں کی بیٹی۔۔۔

ہمارے گاؤں کے سردار کی بیٹی۔۔ جنہوں
نے تمہیں بے حد چھوٹ دے رکھی ہے اتنی
چھوٹ کہ تم بنا سر ڈھانپے حویلی سے نکلتی
ہو ورنہ حویلی کی عورتوں کو تو حویلی
کے اندر ننگے سر رہنے کی اجازت نہیں ہے
پر تم ان کی چھوٹ کا فائدہ اٹھاتی ہو۔۔

ابھی اور اسی وقت حویلی چلو۔۔ کوئی لنچ

کوئی پارٹی میں نہیں جاؤ گی تم۔۔

ہارب آج عروب کو آئینہ دکھا رہا تھا پر

عروب اس کے لب و لہجے پر حیران پریشان تھی

بیٹھو گاڑی میں۔۔۔

ہارب نے غصے سے چلا کر کہا تو عروب چونک

کر ہارب کی طرف دیکھنے لگی

ہارب۔۔ میں بابا سے تمہاری کمپلین۔۔۔

گاڑی میں بیٹھو۔۔۔

عروب کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ہارب

نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی میں دھکیلا۔۔

عروب نے آج اسے پہلی بار غصے میں

دیکھا تھا وہ چپ کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی

ہارب نے گاڑی سٹارٹ کر کے حویلی کے

راستے پر ڈال دی

گھٹیا انسان۔۔۔

عروب کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اس

نے گاڑی میں غصے سے کہا وہ غصے سے

ہانپ رہی تھی آج تک کسی نے اس سے

اس لہجے میں بات نہیں کی تھی

ہارب نے غصے سے لب بھینچے اور گاڑی

جھٹکے سے روک دی۔۔

وہ گاڑی سے نکلا اور پچھلا دروازہ کھول

کر عروب کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی سے

باہر نکالا۔۔

عروب حیرت سے ہارب کی حرکتیں دیکھ

رہی تھی

بہت بنتی ہو نا تم۔۔ تو چلو اب حویلی خود

آ کر دکھانا۔۔۔

ہارب واپس گاڑی میں بیٹھا اور ایک سیکنڈ

سے پہلے گاڑی بھگا لے گیا پیچھے عروب

صدمے سے کھڑی ہارب کے رویے پر ابھی

تک حیرت میں مبتلا تھی یہ نوٹس کیے بغیر

کہ وہ اسے سنسان سڑک پر اکیلا چھوڑ گیا ہے

صبا کہاں ہو یار؟؟

یوسف خان زادہ نے حویلی داخل ہوتے ہی

اونچی آواز میں صبا کو پکارا

صبا پہلے ہی لاونج میں بیٹھی رباب اور

علینا سے گپیں مار رہی تھی

یوسف خان زادہ کی آواز پر روپ اور الفت

بھی لاونج میں آگئیں

جبکہ محبوب خان زادہ اور بالاج خانزادہ

بھی مسکراتے ہوئے یوسف خانزادہ

کے پیچھے حویلی داخل ہوئے تھے

اسلام علیکم۔۔

یوسف خان زادہ نے سب کو مشترکہ سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔

میں یہیں ہوں کیوں شور مچا رہے ہیں؟؟

صبا نے سلام کا جواب دیتے مسکرا کر کہا تو

سب یوسف خان زادہ کی طرف دیکھنے لگے

جس کے چہرے پر آج ایک الگ ہی خوشی

دکھ رہی تھی

اور وہی خوشی محجوب اور بالاج خانزادہ

لے چہرے پر بھی تھی

بس بات ہی ایسی ہے تم سب بیٹھو پھر

بتاتا ہوں۔۔۔

یوسف خان زادہ نے صوفے پر بیٹھتے کہا

توسب نے سوالیہ نظروں سے یوسف خانزادہ

کی طرف دیکھا

ہماری مہر کے لیے رشتہ آیا ہے۔۔

یوسف خان زادہ نے خوشی سے بتایا تو سب

کے چہروں پر مسکراہٹ در آئی

تب تک مہر اور عبادت بھی لاونج میں آگئی تھیں

سچ ؟؟؟ کہاں سے آیا ہے رشتہ ؟؟؟ کیسے لوگ

ہیں؟؟

صبا کی بے تابیاں دیکھ سب مسکرا اٹھے

جبکہ مہر کے چہرے کا رنگ پل میں اڑا

لاہور سے بابا کے بزنس پارٹنر نے اپنے پوتے

کے لیے مہر کا رشتہ مانگا ہے۔۔

یوسف خان زادہ نے بتایا تو علینا کی خوشی

کا ٹھکانہ نہ رہا وہ اس رشتے کے متعلق

ساری معلومات لینے لگی

مہر ایک سائیڈ پر گم سم کھڑی تھی سب

سے پہلا خیال اس کے دل میں مصطفیٰ کا آیا

براق خانزادہ اور شارق خانزادہ اس وقت

لاہور میں تھے وہاں براق خانزادہ نے مہر کے

رشتے کے متعلق اپنے دوست سے بات کی

تو انہوں نے اپنے پوتے کا رشتہ پیش کیا
براق خانزادہ کی ملک فرحان سے کافی اچھی
دوستی تھی وہ بیس سالوں سے ایک
دوسرے کو جانتے تھے براق خانزادہ کو
اس رشتے میں زرا بھی برائی نظر نہیں آئی
تھی اس لیے انہوں نے دو دن بعد ملک فرحان
کو فیملی سمیت خان حویلی آنے کی دعوت
دی اور فون کر کے یوسف خان زادہ کو بھی
بتا دیا یوسف خان زادہ بھی ملک فرحان
کو بہت اچھے سے جانتے تھے اس لیے وہ
کافی خوش تھا
لڑکے کا نام کیا ہے ؟؟
روپ بھی ان لوگوں کو تھوڑا بہت جانتی تھی

ملک اویس۔۔۔

یوسف خان زادہ کی اچانک نظریں مہر پر
اٹھیں جو سنجیدگی سے نگاہیں نیچی کر
کے کھڑی تھی

مہر۔۔یہاں آؤ۔۔۔

یوسف خان زادہ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے

اپنے پاس بلایا تو مہر مرے ہوئے قدموں
سے یوسف خان زادہ کے ساتھ بیٹھ گئی

دو دن بعد وہ لوگ آپ کو دیکھنے آرہے ہیں۔۔
آپ کو اعتراض تو نہیں ہے نا؟؟
یوسف خان زادہ نے مہر کو اپنے ساتھ لگا کر
پیار سے کہا
تو مہر نے یوسف خانزادہ کے کندھے پر سر

رکھ دیا آنکھیں اس کی نم تھیں وہ اب خود

سے کیا بولتی۔۔

مصطفیٰ خانزادہ اور بہروز خانزادہ اپنے دوستوں

کے ساتھ گھومنے پھرنے نکلے تھے

اگر وہ یہاں ہوتا تو اس وقت حویلی میں قہرام

مچا ہونا تھا مہر نے فلحال خاموش اختیار کرنا

ٹھیک سمجھا

کیونکہ وہ چاہتی تھی مصطفیٰ اگر اس کے

ساتھ سیریس ہے تو خود سب سے بات کرے۔۔۔

پر دل ہی دل میں وہ مصطفیٰ کے جلد لوٹ

آنے کی دعائیں کر رہی تھی

اپنی اس کیفیت پر وہ خود بھی حیران تھی

کیونکہ مصطفیٰ نے آج تک اس سے کھلے

لفظوں میں اظہار نہیں کیا تھا

پر پھر بھی وہ اس کی آنکھوں میں خود

کے لیے جزبات ہمہ وقت دیکھتی تھی

علینا کی کھوجتی نظریں مہر کے چہرے پر

ہی ٹکی تھیں شاید وہ مہر کے چہرے پر

کچھ ڈھونڈ رہی تھی جو اسے فلحال مل

نہیں رہا تھا

وہ مہر کے چہرے پر مصطفیٰ کی محبت

کے رنگ ڈھونڈ رہی تھی پر مہر بنا کسی

تاثر کے چپ بیٹھی تھی

مہر خانی آپ سے تو ٹریٹ بنتی ہے ابھی

عروب اجائے پھر ہم دونوں نے مل کر آپ سے

ٹریٹ لینی ہے۔۔۔

عبادت کب سے مہر کے پاس بیٹھی اسے وقفے وقفے سے چھیڑ رہی تھی پر مہر بنا کوئی جواب دیے بت بنی بیٹھی تھی کبھی عبادت ملک اویس کے نام سے اسے چھیڑتی تو کبھی جان بوجھ کر پرسوں کی دعوت کا زکر چھیڑتی اور کہتی آپ پرسوں پنک کلر پہننا آپ پر سوٹ کرتا ہے ملک اویس پہلی نظر مین آپ پر فدا ہو جائیں گے۔۔

پھر عبادت اپنی بات پر خود ہی ہنس پڑتی

خانی۔۔اپ ٹھیک تو ہو؟؟ کیا بات ہے اس رشتے سے خوشی نہیں ہوئی آپ کو؟؟

عبادت کب سے اکیلے بولی جا رہی تھی تنگ

آ کر اس نے مہر سے پوچھ لیا

عبادت کے پوچھنے پر مہر نے گہرا سانس لیا

گڑیا۔۔میں تھوڑی دیر سو جاؤں؟؟میرا سر

درد ہو رہا ہے۔۔

مہر بولی تو بس اتنا۔۔اور عبادت چپ چاپ

سر ہلا کر اس کے کمرے سے چلی گئی

شام تک یہ بات بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ

کو پتا چل چکی تھی

مصطفیٰ نے جب سنا کہ اس کی ماہ کے لیے

رشتہ آیا ہے تو وہ ہتھے سے اکھڑ گیا اور

سیدھا محبوب خان زادہ اور الفت کے کمرے

میں چلا گیا

مصطفٰی اس وقت بلیو جینز پر وائٹ

اور گرے کلر کی چیک شرٹ پہنے بہت پیارا

لگ رہا تھا غصے سے اس کی آنکھیں سرخ

ہو رہی تھیں اس سے یہ بات برداشت نہیں

ہو رہی تھی کہ ماہ کے لیے رشتہ آیا ہے۔۔

وہ سیدھا محبوب خان زادہ اور الفت کے کمرے

میں آیا۔۔

مصطفٰی اجازت لے کر کمرے میں آیا تو الفت

اور محبوب خان زادہ بیڈ پر بیٹھے تھے۔۔

اسلام علیکم۔۔

مصطفٰی نے دھیمی آواز میں سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔

آؤ مصطفیٰ۔۔ محبوب خان زادہ نے سلام کا جواب دے کر مصطفیٰ کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا تو مصطفیٰ سر ہلا کر ان کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گیا

کھانا کھالیا؟؟

الفت نے پوچھا تو مصطفیٰ نے سر نفی میں ہلادیا۔۔

میں لے کر آتی ہوں۔۔

الفت اٹھنے لگی پر مصطفیٰ کی آواز پر تھم گئی

نہیں مام۔۔ مجھے آپ دونوں سے ضروری بات کرنی ہے۔۔ پلیز بیٹھ جائیں

مصطفیٰ کے لہجے میں کچھ تو تھا جو الفت بھانپتے خاموشی سے بیٹھ گئی

بولو مصطفیٰ ۔۔۔ کچھ چاہئیے ؟؟

محبوب خان زادہ نے مصطفیٰ خانزادہ کے کندھے

پر ہاتھ رکھ کر کہا

جی بابا ۔۔ اور یقین کرے میں جو مانگوں گا اگر

مجھے نہیں ملا تو میں خود بھی نہیں جانتا میں

کیا کر گزروں گا ۔۔

مصطفیٰ نے نظریں نیچی کر کے سنجید گی سے

کہا تو محبوب خان زادہ اور الفت نے حیرت

سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

کیا چاہیئے مصطفیٰ ؟؟ بتاؤ

الفت تو ہمیشہ سے مصطفیٰ کی خوشی چاہتی

تھی جیسے ہر ماں چاہتی ہے آج تک مصطفیٰ

نے کبھی ناجائز ڈیمانڈ نہیں کی تھی اور یہی

بات محبوب خان زادہ اور الفت کو پسند تھی

بابا۔۔۔وہ۔۔

مصطفیٰ بات کرنے تو بیٹھ گیا پر اسے سمجھ

نہیں آئی کہ وہ بات کیسے شروع کرے

بولو مصطفیٰ۔۔

محبوب خان زادہ نے اپنے لہجے سے ظاہر کروا

دیا کہ وہ اس کی جھولی میں اس کی خواہش

رکھ دے گا اور محبوب خان زادہ کے مضبوط

لہجے نے مصطفیٰ کو حاصلہ دیا

بابا۔۔اآااپ۔۔۔مہرماہ کو۔۔میرے لیے۔۔۔مانگ لیں

مصطفیٰ نے آنکھیں بند کرکے ہکلاتے ہوئے کہا

تو اس کی بات پر محبوب خان زادہ کے چہرے

پر مسکراہٹ در آئی

بس ؟؟ اتنی سی بات کے لیے تم ہچکچا رہے تھے
محبوب خان زادہ نے مسکرا کر کہا تو مصطفیٰ
نے پٹ سے آنکھیں کھول کر محبوب خانزادہ
کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ کر
مسکرا رہا تھا

جبکہ الفت سنجیدگی سے بیٹھی تھی۔۔اس
کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا
کہ اسے مصطفیٰ کی بات سے خوشی ہوئی
ہے یا نہیں۔۔۔

بابا۔۔۔آپ سچ کہہ رہے ہیں ؟؟ مصطفیٰ نے
بے یقینی سے کہا جبکہ اس کی آنکھیں نم تھیں

ہاں یار۔۔اور پتا ہے تم نے میرے دل کی بات
کہہ دی۔۔میں تو صبح ہی صبا سے بات کرنے

والا تھا پر تمہارا خیال آگیا کہ کہیں تم انکار

نہ کر دو۔۔یا پھر کسی اور کو پسند نہ کرتے ہو۔۔

محبوب خان زادہ کی بات پر مصطفیٰ نے

خوشی سے الفت کی طرف دیکھا جو چپ

کی چادر اوڑھے بیٹھی تھی

مام۔۔آپ بھی تو کچھ بولیں نا۔۔

مصطفیٰ نے الفت کو چپ دیکھ کر کہا۔۔

میں کیا کہوں۔۔مہر بہت پیاری اور سلجھی

ہوئی ہے۔۔پر۔۔۔

الفت بات کرتے خاموش ہو گئی۔۔

پر کیا؟؟

محبوب خان زادہ نے پوچھا۔۔

مجھے علینا چچی۔۔۔

ایک منٹ الفت۔۔ صبا بہن ہے میری اور مہر

بھانجی۔۔۔

جہاں سے مہر کے لیے رشتہ آیا ہے وہ مجھ

سے زیادہ عزیز نہیں ہیں یوسف خان اور

صبا کو۔۔

رہی بات علینا چچی کی تو ان کی تم ٹینشن

مت لو۔۔ چچا سائیں انہیں ہینڈل کر لیں گے

میں جانتا ہوں وہ چاہتی ہیں کہ مہر کی

شادی شہر میں ہو جیسے وہ روپ خانی کی

کروانا چاہتی تھیں

پر قسمت نے لالہ اور خانی کا ساتھ لکھا تھا

ایسے ہی اگر قسمت میں مصطفیٰ اور مہر کا

ساتھ لکھا ہے تو کوئی کچھ بھی کر لے۔۔

ان کے نصیب انہیں ملا دیں گے۔۔

محبوب خان زادہ نے الفت کو سمجھایا تو

الفت نے سر ہلا دیا

صحیح ہی تو کہا تھا محبوب خان زادہ نے۔۔

اگر نصیب ملے ہوں تو کوئی کچھ بھی کر لے۔۔

نصیب کا لکھا مل کر رہتا ہے اور اگر اللہ نے

مصطفیٰ اور مہر ماہ کا جوڑا بنایا تھا تو انہیں

ملانا بھی اس زات پاک نے تھا

تھوڑی دیر میں حویلی کے سب بڑے لاونج

میں جمع ہوئے محبوب خان زادہ نے مصطفیٰ

کی خوائش بالاج خانزادہ اور روپ کے آگے

رکھ دی تھی روپ کی خوشی کا تو کوئی

ٹھکانہ نہیں تھا

بالاج خانزادہ کے حکم پر سب فورا لاونج

میں آ گئے۔۔

مجھے آپ سب سے ضروری بات کرنی ہے۔۔

بالاج خانزادہ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

مطلب بات خوشی کی ہی تھی

ہاں بولو بالاج خان۔۔

شارق خانزادہ سمیت سب کی سوالیہ نظریں

بالاج خانزادہ پر تھیں

یوسف خان۔۔ آج مہر کے لیے رشتہ آیا ہے جو

چچا سائیں سمیت سب کو پسند ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے براق خانزادہ کا حوالہ دے

کر کہا۔۔

ہاں۔۔ ہم خوش ہیں مہر کے رشتے سے۔۔ لیکن

لالہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔

یوسف خان زادہ کی بجائے صبا بولی

کیونکہ ایک رشتہ میں بھی لے کر آیا ہوں مہر

کے لیے۔۔

بالاج خانزادہ نے مسکرا کر کہا تو روپ بھی

مسکرا دی

علینا نے ماتھے پر بل ڈال کر بالاج خانزادہ

کی طرف دیکھا

سچ۔۔بتائیں کونسا رشتہ ہے؟؟اگر آپ رشتہ

لائیں ہیں تو یقیناً اچھا ہی ہو گا

صبا کو واقعی خوشی ہوئی تھی محبوب خان

زادہ چپ چاپ سب دیکھ سن رہا تھا پر الفت

کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے وہ بار بار

علینا کی طرف دیکھ رہی تھی

یہ تو ہے۔پر میں انکار نہیں چاہتا۔۔مجھے

بس ہاں چاہئے

بالاج خانزادہ نے یوسف خانزادہ کی طرف

دیکھ کر کہا

آپ فکر نہیں کریں لالہ۔۔ہم آپ کو مایوس

نہیں کریں گے۔۔

یوسف خان زادہ نے یقین دلاتے کہا

یوسف خان میں چاہتا ہوں مہرماہ کی نسبت

مصطفٰی خانزادہ سے پکی ہو جائے۔۔

بالاج خانزادہ کی بات پر علینا کو سانپ سونگھ

گیا جبکہ باقی افراد ایک دم چپ ہو گئے

لاونج میں یکا یک خاموشی چھا گئی آواز آ رہی

تھی تو گھڑی کی ٹک ٹک کی۔۔

کیا ہوا؟؟؟ خیریت؟؟

بالاج خانزادہ کو سب کی خاموشی بری لگی تھی

دیکھو بالاج پتر۔۔

تم نے مہر کا سوچا اس کے لیے رشتہ مانگا۔۔

ظاہر ہے وہ تمہاری بھانجی ہے تمہارا ابھی

حق ہے لیکن بیٹا۔۔

علینا بات کرتے خاموش ہو گئی

الفت نے کرب سے آنکھیں بند کیں تو آنسو

ٹوٹ کر گالوں پر لڑھکے

محبوب خان زادہ نے ماتھے پر شکنیں ڈال کر

علینا کی طرف دیکھا

لیکن کیا؟؟؟

بالاج خانزادہ نے بمشکل اپنا لہجہ سخت ہونے

سے روکا۔۔۔

مصطفیٰ اس حویلی کا خون نہیں ہے۔۔

علینا کی بات پر بالاج خانزادہ کے ماتھے

کی رگیں تن گئیں جبکہ محبوب خان زادہ

نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر خود

کو کچھ سخت کہنے سے روکا۔۔

حویلی کے سب افراد کی زبان تالو سے چپک

گئی تھی کیونکہ علینا بالاج خانزادہ کے

غصے سے ہوا دے بیٹھی تھی

ماما۔۔۔اپ جانتی ہیں آپ کیا کہہ رہی ہیں؟؟؟

روپ کو واقعی علینا کی بات سے دکھ

ہوا تھا

اور آپ بابا۔۔خاموش کیوں کھڑے ہیں؟؟

روپ علینا سے کہہ کر براق خانزادہ کی

طرف متوجہ ہوئی جو خود علینا کی بے دھڑک

بات پر غصے سے اسے گھور رہے تھے

میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا۔۔

علینا پھر سے بولی پر اب بالاج خانزادہ کا

ضبط ٹوٹ گیا تھا

یوسف خان۔۔مجھے ابھی اور اسی وقت

جواب چاہیئے۔۔

بالاج خانزادہ کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ سب

ایک دم چپ سے ہو گئے

لالہ۔۔ہمیں سوچنے کا وقت دیں۔۔

یوسف خان زادہ نے آہستہ آواز میں کہا

تم نے شاید ٹھیک سے سنا نہیں مجھے ابھی

اور اسی وقت جواب چاہیے۔۔ سوچتے وہاں

ہیں جہاں رشتے میں کوئی عیب ہو۔۔ اور

مصطفٰی خانزادہ میں کوئی عیب نہیں ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے جتلاتے کہا

محبوب خان زادہ کا بس نہیں چل رہا تھا

وہ سب کو کچھ کر دے۔۔ الفت کا علینا کے

متعلق ڈر سچ ثابت ہوا تھا

اس نے سر گھما کر ساتھ بیٹھی الفت کی

طرف دیکھا جو مجرموں کی طرح رونے

میں مصروف تھی

لالہ۔۔ میں ایک بار مہر سے پوچھنا چاہتی ہوں

صبا نے تحمل سے کہا

ٹھیک ہے بلاؤ مہر کو۔۔

بالاج خانزادہ کے حکم پر علینا مہر کو بلانے
جانے لگی

آپ نہیں۔۔

روپ تم جا کر مہر کو بلا لاؤ۔۔

بالاج خانزادہ نے علینا کو فوراً ٹوک کر روپ
کو حکم دیا تو علینا غصے سے بل کھانے لگی

پانچ منٹ تک روپ مہر کو بلا لائی جو شاید
سو رہی تھی اس کی آنکھیں نیند سے جگانے
سے سرخ ہو رہی تھیں

اسلام علیکم۔۔

مہر نے سب کو سلام کیا اس کے فرشتوں کو
بھی نہیں پتا تھا کہ لاونج میں کیا ہو رہا ہے۔۔

وعلیکم السلام۔۔

مہر یہاں آؤ۔۔

بالاج خانزادہ کا لہجہ نرم تھا پر آواز میں ہلکی سی سختی تھی

مہر ایک دم خوف سے صبا کی طرف دیکھنے لگی تو اس نے آنکھوں کے اشارے سے اسے جانے کو بولا

مہر سر جھکا کر بالاج خانزادہ کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی

بالاج خانزادہ نے مہر کے سر پر ہاتھ رکھ دیا

مہر بیٹا۔۔آج آپ کے لیے رشتہ آیا ہے آپ جانتی ہیں نا؟؟

بالاج خانزادہ نے نرمی سے پوچھا تو مہر نے

فوراً سر ہلا دیا

ایک رشتہ آپ کے ماموں یعنی کہ میں بھی لے

کر آیا ہوں۔۔

بالاج خانزادہ کی بات پر مہر نے زرا سی نظریں

اٹھا کر بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا پھر فورا

ہی نظریں جھکا لیں۔۔

میں آپ کے لیے مصطفیٰ خانزادہ کا رشتہ لے کر

آیا ہوں۔۔

بالاج خانزادہ کی بات پر مہر کی آنکھوں سے

آنسو ٹوٹ کر فرش پر گرا

مجھے آپ کا فیصلہ چاہئے۔۔ اگر آپ کو مصطفیٰ

خانزادہ کے رشتے پر اعتراض نہیں ہے تو بتا دو۔۔

بالاج خانزادہ کی کھوجتی نظریں مہر کے چہرے

پر ہی ٹکی تھیں

مہر کچھ نہ بولی اس کے آنکھوں میں مصطفیٰ

کا چہرہ گھوم رہا تھا اس کے نام پر دل الگ

ہلچل مچا رہا تھا

مطلب مصطفیٰ نے سنتے ہی رشتہ بھیج دیا مطلب

وہ اپنی محبت میں سچا اور کھرا تھا وہ آتے

جاتے مہر سے فلرٹ نہیں کرتا تھا سچی محبت

جتاتا تھا

بولو مہر۔۔ ہم انتظار کر رہے ہیں۔۔ آپ کو مصطفیٰ

خانزادہ کا رشتہ منظور ہے؟؟

بالاج خانزادہ کا ہاتھ اب بھی مہر کے سر پر

تھا مہر نے سختی سے آنکھیں بند کیں اور

تیزی سے سر نفی میں ہلا دیا

بالاج خانزادہ کا ہاتھ ایک دم سے اس کے سر
سے اٹھ گیا
ایک بار پھر لاونج میں گہری خاموشی چھا گئی
مہر نے مصطفیٰ کے رشتے سے انکار کر دیا تھا
بالاج خانزادہ نے دکھ سے مہر کی طرف دیکھا
اور ایک نظر محبوب خان زادہ پر ڈال کر
تیزی سے لاونج سے نکل گیا
جبکہ محبوب خان زادہ ابھی بھی بے یقینی
سے مہر کو دیکھ رہا تھا اسے یقین تھا مہر
رضامندی دے گی
یہاں تک کہ الفت اور روپ کو بھی یقین تھا
مہر ہاں کرے گی پر وہ تو انکار کر چکی تھی
الفت نے آنسو صاف کیے اور آہستہ سے اٹھ

کرہارے ہوئے قدموں سے وہاں سے چلی گئی

روپ غم وغصے سے مہر کی طرف دیکھ رہی

تھی جو سر جھکائے قطرہ قطرہ آنسو بہا

رہی تھی

محبوب خان زادہ نے گہرا سانس لیا اور الفت

کے پیچھے چلا گیا آہستہ آہستہ سب لوگ

وہاں سے چلے گئے

علینا کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی

جو روپ نے بڑے غور سے دیکھی

مہر تیز قدموں سے لاونج سے نکلی اور

بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

مصطفیٰ خانزادہ محبوب خان زادہ اور

الفت کے کمرے میں بیٹھا ان کا انتظار کر رہا

تھا وہ جانتا تھا اسے یقین تھا فیصلہ اس

کے حق میں ہو گا

کلک کی آواز پر دروازہ کھلا اور الفت کمرے

میں آئی۔۔

ماما۔۔کیا ہؤا؟؟سب نے ہاں کہہ دی نا؟؟

مصطفیٰ خانزادہ بے تابی سے آگے بڑھا اور

الفت کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بے چینی سے

پوچھا

کیا کچھ نہیں تھا اس میں آواز میں۔۔

آس،امید۔۔

تبھی محبوب خان زادہ بھی کمرے میں آگیا

بابا۔۔ایسے مبارک باد نہیں لوں گا گلے لگ کر

لوں گا۔۔

مصطفٰی خانزادہ محبوب خان زادہ سے بغل گیر

ہو گیا الفت کو اپنے بیٹے کی خوشی دیکھ

کر ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اسے سچ بتائے

محبوب خان زادہ خود لفظ ٹٹولنے لگا۔۔

مصطفٰی۔۔ بات سنو۔۔۔

محبوب خان زادہ نے اسے کندھوں سے پکڑ

کر پیچھے کیا اور تھکے ہوئے لہجے میں کہا

جی بابا۔۔

مصطفٰی خانزادہ اگر ان دونوں کی آنکھوں میں

غور سے دیکھ لیتا تو یقیناً اسے جواب

مل جانا تھا

مہر۔۔ نے تمہارے۔۔ رشتے سے۔۔ انکار کر دیا ہے۔

محبوب خان زادہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کہا

تو مصطفیٰ خانزادہ کی مسکراہٹ ایک دم
سکڑی۔۔۔

اس نے بے یقینی سے الفت کی طرف دیکھا
جو بے آواز رو رہی تھی۔۔

آپ مزاق کر رہے ہیں نا؟؟ مجھ سے پرینک
کر رہے ہیں نا؟؟

مصطفیٰ خانزادہ نے مصنوعی غصے سے ان
دونوں کو گھورا

نہیں۔۔ وہ انکار کر چکی ہے۔۔

محبوب خان زادہ کی آنکھیں خود چھلکنے
کو بے تاب تھیں

بب۔۔۔ بابا۔۔ آپ کو۔۔ غلط فہمی ہوئی ہے میں
نے۔۔ کئی بار۔۔ باتوں باتوں میں۔۔۔ اس پر۔۔

اپنے دل ۔۔ کی خواہش ۔۔ ظاہر کی ہے ۔۔

مصطفیٰ کو اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا ۔۔

الفت غصے سے آگے بڑھی اور مصطفیٰ کو

کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑا

تمہیں ایک بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی

سب انکار کر چکے ہیں مہر خود انکار کر

چکی ہے ۔۔

الفت نے روتے ہوئے چلا کر کہا

کیوں ؟؟

مصطفیٰ خانزادہ بھی غصے سے چیخا

کیونکہ تمہارے اندر تمہارے بابا کا خون نہیں

ہے تمہاری رگوں میں اس حویلی کا خون

نہیں ہے تمہارے اندر ایک ایسے شخص

کا خون ہے جو گھٹیا ترین انسان تھا جو

لڑکیوں سے ان کے جزباتوں سے کھیلتا تھا

تم شہروز کا خون ہو۔۔

الفت کی آواز میں کرب تھا وہ ھذیانی انداز

میں روتے ہوئے چیخ پڑی

تو مصطفیٰ کی دونوں آنکھوں سے ایک ساتھ

آنسو اس کے گالوں پر پھسلے

اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی اگر

وہ شہروز کا خون تھا تو اس کی پرورش

تو محبوب خان زادہ نے کی اس حویلی

میں وہ پلا بھرا اور جوان ہوا

اگر شہروز گھٹیا تھا تو ضروری تو نہیں

مصطفیٰ بھی گھٹیا نکلتا۔۔

اس نے تو پانچ سال کی عمر سے ہی خود کو

اس حویلی کا فرد مان لیا تھا

تو کیا اس حویلی نے اسے اپنا نہیں مانا تھا

مصطفیٰ خانزادہ نے بھیگی شکوہ کناں نظروں

سے محبوب خان زادہ کی طرف دیکھا

جو آج اپنے بیٹے کے آگے مجرم بنا کھڑا تھا

اس نے مصطفیٰ کا اپنا نام تو دے دیا تھا پر

اس کی رگوں میں اپنا خون نہ دے سکا۔۔

اور آج یہی بات مصطفیٰ خانزادہ کی خوشیاں

کھا گئی تھی اس سے اس کی بچپن کی

محبت چھن گئی تھی

صرف اس وجہ سے کہ وہ خان حویلی کا

خون نہیں تھا۔۔

الفت روتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی اور سر

ہاتھوں میں تھام کر مزید رونے لگی

مصطفٰی خانزادہ نے بے دردی سے اپنی ہاتھ

کی پشت سے چہرہ صاف کیا

اور تیزی سے ان کے کمرے سے نکل گیا

محبوب خان زادہ نے نظریں اٹھا کر اپنے

بیٹے کی پشت کو دیکھا

اس نے آج تک مصطفٰی کی ہر خوشی اس

کی جھولی میں ڈالی تھی

اور آج زندگی کی سب سے بڑی خوشی محبوب

خانزادہ اپنے بیٹے کو نہ دے سکا

مصطفٰی خانزادہ کا رخ مہر کے کمرے کی طرف

تھا جیسے ہی وہ مہر کے کمرے تک پہنچا

اندر سے آتی آوازوں سے اس کے قدم رک گئے

تم نے بہت اچھا کیا مہر۔۔جو مصطفیٰ کے

رشتے سے منع کر دیا۔۔

مہر بیڈ پر بیٹھی تھی اور علینا اسے اپنے

ساتھ لگائے اس کے ساتھ بیٹھی تھی

علینا کی آواز پر مصطفیٰ کے کان کھڑے ہوئے

تم نہیں جانتی۔۔ مصطفیٰ کا اصلی باپ

بہت گھٹیا مرد تھا۔۔چاہے مصطفیٰ اس

حویلی میں جوان ہوا ہے پر اس کی رگوں میں

تو اس کے گھٹیا باپ کا خون ہے نا۔۔

علینا بول رہی تھی اور مہر بے آواز رو رہی تھی

تم دیکھنا ملک اویس تمہارے لیے سب سے

بہترین رشتہ ثابت ہو گا۔۔

علینا پھر سے بولی تو مصطفیٰ مہر کے بولنے کا انتظار کرنے لگا

اسے اب بھی ایک آس تھی اور وہی آس لے کر وہ مہر کے کمرے کے باہر کھڑا تھا

داد و سائیں۔۔اگر ملک اویس بھی گھٹیا مرد نکلا تو؟؟

مہر نے سر اٹھا کر علینا سے سوال کیا

اللہ نہ کرے۔۔ہم جانتے ہیں انہیں وہ بہت اچھی فیملی ہے۔۔

علینا نے مہر کے آنسو صاف کرتے کہا

ایک بات پوچھوں مہر؟؟

علینا پھر سے بولی تو مہر نے ہلکا سا سر ہلا دیا

تمہیں مصطفیٰ پسند ہے؟؟

علینا نے جانچتی نظروں سے مہر کی طرف دیکھا باہر کھڑے مصطفیٰ کو بھی بے چینی ہوئی وہ مہر کے جواب کا انتظار کرنے لگا

نہیں۔۔

مہر نے یک لفظی کہا تو باہر کھڑا مصطفیٰ خانزادہ کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی اسے وہاں کھڑے رہنا مشکل لگا

سچ کہہ رہی ہو نا؟؟

علینا نے تصدیق چاہی۔۔

جی۔۔۔اچھا کیا آپ نے بتا دیا تھا کہ مصطفیٰ کے اصلی بابا بہت گندے انسان تھے اور یہ بات سچ بھی ہو سکتی ہے جیسا باپ تھا ویسا ہی بیٹا نکلے۔۔

مہر کے اتنے سخت الفاظوں پر مصطفیٰ کے سینے میں درد اٹھنے لگا وہ جھٹکے سے مڑا اور لمبے قدم لیتا خان حویلی سے نکلتا چلا گیا وہ مزید وہاں کھڑے رہ کر مہر کی باتیں سنتا تو شاید خود کا دل سینے سے نکال کر پھینک دیتا جس نے مہر جیسی چھوٹی سوچ رکھنے والی لڑکی سے اتنے سال محبت کی۔

ہاں یہی تو میں تمہیں سمجھانے آئی تھی چلو اب تم آرام کرو۔۔

علینا کا مقصد پورا ہو گیا تھا اس نے مہر کا دل مصطفیٰ کی طرف سے باغی کر دیا تھا اور مہر۔۔

وہ تو شروع سے ہی ڈرپوک اور معصوم تھی

فٹ علینا کی باتوں میں آگئی اپنی عقل

استعمال کیے بغیر۔۔

آج جب عبادت کو مہر نے یہ کہہ کر کمرے

سے بھیجا کہ وہ آرام کرنا چاہتی ہے تو

پانچ منٹ بعد علینا مہر کے کمرے آئی

اور یہی وہ وقت تھا جب وہ مصطفیٰ خانزادہ

کے متعلق مہر کا دماغ خراب کر چکی تھی

جاہل انسان۔۔ میں نے اس کی دُم پر پاؤں

رکھ دیا کیا۔۔ جو مجھ پر اِتنا بھڑک کر۔۔

عروب دور جاتی گاڑی کو دیکھ کر منہ میں

بڑبڑا رہی تھی پر جیسے ہی اسے احساس

ہوا کہ ہارب اسے سنسان سڑک پر اکیلا

چھوڑ گیا ہے

عروب کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔

اس نے ایک دم گھبرا کر چاروں طرف دیکھا

تو دوپہر کی دھوپ کے ساتھ ہلکی ہلکی

ہوا چل رہی تھی کچھ دیر بعد اکا دکا گاڑیاں

گزر رہی تھیں

ہ۔۔۔ہارب۔۔ پاگل آدمی۔۔۔مجھے اکیلا چھوڑ کر۔۔

چلا گیا۔۔ جاہل گھٹیا کہیں کا۔۔۔

عروب رو دینے والی ہو گئی۔۔

یا اللہ۔۔۔ فلموں میں تو سنسان سڑک پر اکیلی

لڑکی کو کچھ گنڈے چھیڑتے ہیں پھر ہیرو

کی انٹری ہوتی ہے۔۔

کیا میرے ساتھ بھی یہی ہو گا۔۔ عروب کے

قریب سے ایک گاڑی تیزی سے گزری

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ مجھے کوئی نہ چھیڑے۔۔

بس ہیرو آکر لفٹ دے دے۔۔

عروب نے خوشی سے تالی بجاتے کہا

لیکن اس ہارب کی تو آج میں چھٹی کرواتی

ہوں سردار کی بیٹی کو بیچ سڑک چھوڑ

کر چلا گیا

عروب آہستہ آہستہ چلنے لگی ابھی وہ

تھوڑی دیر چلی ہی تھی جب اس کے

قریب ایک پجارو آکر رکی۔۔

عروب کے قدم تھم گئے اس نے خوف سے

تھوک نگلتے پجارو کی طرف دیکھا

وائیٹ پینٹ شرٹ پہنے، آنکھوں پر گلاسز

لگائے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے۔۔۔

دراب شاہ اپنی بھرپور پرسنلٹی کے ساتھ

پجارو سے نکلا۔۔۔

عروب دل ہی دل میں اس کی پرسنیلٹی

سے کافی متاثر ہوئی

اسلام علیکم۔۔۔

دراب شاہ نے سنجید گی سے سلام کیا

تو عروب نے محض سر ہلا دیا

کوئی پرابلم ہے؟؟

دراب شاہ کا لہجہ تمیز والا تھا

ج۔۔۔جی۔۔۔وہ میں۔۔۔

عروب بات شروع کرنے ہی والی تھی جب

ہارب کی تیز رفتار گاڑی ان کے پاس

آ کر جھٹکے سے رکی

عروب نے غصے سے ہارب کی طرف دیکھا۔۔

ہارب گاڑی سے نکلا اور ماتھے پر بل ڈال کر

اس اجنبی کو دیکھا جو عروب کے پاس

کھڑا تھا

دراب شاہ نے بھی سر گھما کر ہارب کی

طرف دیکھا۔۔۔

آ گئے تم۔۔۔ جاہل انسان۔۔۔

حویلی چلو میں بابا کو تمہاری ایک ایک

حرکت کے متعلق بتاؤں گی۔۔۔۔

عروب غصے پھٹ پڑی پر وہاں پرواہ کسے تھی

ہارب کا دھیان دراب شاہ کی طرف تھا

گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔

ہارب نے عروب کی باتوں کو سرے سے نظر

انداز کر کے حکم سنایا

میں نہیں جارہی تمہارے ساتھ۔۔۔یہ اللہ کا

بندہ مجھے لفٹ دے دے گا۔۔۔

ویسے کیا نام ہے آپ کا؟؟

عروب بات کرتے مسکرا کر دراب شاہ کی

طرف متوجہ ہوئی اور ایسے بات کرنے لگی

جیسے وہ کافی دیر سے کھڑے گپیں مار

رہے تھے اور عروب نام پوچھنا بھول گئی

تھی جبکہ وہ دراب شاہ سے خوف کھا

رہی تھی ہارب کو دیکھ کر شیر ہوئی تھی

عروب کی بات پر ہارب نے غصے سے لب بھینچے

میرا نام دراب شاہ ہے۔۔۔

دراب شاہ نے مسکرا کر کہا تو اس کے دائیں

گال پر ڈمپل پڑا جو عروب نے غور سے دیکھا

دراب شاہ۔۔ نائس نیم۔۔

عروب نے بھی مسکرا کر جواب دیا وہ جان بوجھ

کر ہارب کو زچ کر رہی تھی

ہیلپ چاہیے؟؟

دراب شاہ نے پہلے عروب پھر ہارب کی

طرف دیکھا

نہیں۔۔۔ تھینک یو۔۔۔

چلیں عروب بی بی۔۔۔

عروب کے بولنے سے پہلے ہی ہارب بول پڑا

اور ساتھ ہی اسے چلنے کو بولا

عروب۔۔۔

دراب شاہ نے دل ہی دل میں عروب کا

نام دہرایا۔۔۔

میں نہیں جارہی تمہارے ساتھ۔۔

عروب نے ایک آبرو اچکا کر کہا

کس خوشی میں ؟؟

ہارب کو عروب پر غصہ آرہا تھا وہ اس

اجنبی کے سامنے فضول ڈرامے لگارہی تھی

تم مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر گئے پہلے مجھ

سے معافی مانگو۔۔۔ پھر سوچوں گی۔۔۔

عروب کا لہجہ اٹل تھا وہ چبا چبا کر بول

رہی تھی

آپ جائیں۔۔ تھینک یو۔۔ ہمیں لفٹ نہیں چاہیے

ہارب کو عروب کی بات زہر تو بہت لگی
پر وہ برداشت کر کے دراب شاہ سے
مخاطب ہوا
اوکے ۔۔۔نو پرابلم۔۔۔
دراب شاہ نے مسکرا کر کہا اور ایک نظر
عروب پر ڈال کر اپنی پجارو میں بیٹھ کر
چلا گیا۔۔۔
کس بات کی معافی ؟؟
عروب کی نظریں دراب شاہ کی دور جاتی
گاڑی پر تھیں جب ہارب کی آواز پر وہ
چونکی۔۔۔
مجھ سے بدتمیزی کرنے کی معافی، میری
انسلٹ کرنے کی معافی، مجھے یہاں چھوڑ

کر جانے کی معافی۔۔۔

عروب دو قدم چل کر ہارب کے رُوبرو کھڑی ہوئی اور اپنی ہیزل گرے آنکھیں ہارب کی کالی آنکھوں میں گاڑھ کر غصے سے کہا

آپ نے بھی تو بدتمیزی کی۔۔اس بارے میں کیا خیال ہے؟؟

ہارب بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا

میں تمہاری مالکن ہوں۔۔ سمجھے۔۔

عروب کا دماغ گھوم گیا وہ کہنا کیا چاہتا تھا کہ عروب اس سے معافی مانگے

نہیں۔۔آپ میرے سردار سائیں کی بیٹی ہیں۔۔ میری مالکن نہیں ہیں آپ۔۔

ہارب نے صاف گوئی کی اگر اسے برا لگتا ہے

تو لگے اس کی بلا سے۔۔

اچھی بات ہے۔۔ معافی مانگو گے تو گاڑی

میں بیٹھوں گی ورنہ وہ دراب شاہ

مجھے اپنا نمبر دے ہی چکا تھا

عروب نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا اس

کی بات پر ہارب کے سر پر لگی تلوؤں پر بجھی۔۔

اگر میں معافی نہ مانگوں تو؟؟ کیا کریں گی؟؟

ہارب کی آنکھیں غصے کی زیادتی سے

سرخ ہوئیں

میں دراب شاہ سے لفٹ لوں گی۔۔

عروب سکون سے کہہ کر ہارب کا سکون

برباد کر گئی

میرے غصے کو ہوا نہ ہی دیں تو اچھا ہو گا

ورنہ سردار سائیں کو ابھی فون کر سکتا ہوں

میں۔۔۔

ہارب نے اسے بالاج خانزادہ کے نام سے ڈرایا

ٹھیک ہے کر دو۔۔میں بھی بابا سے کہوں گی

تم مجھے سڑک پر چھوڑ گئے تھے

عروب نے مزے سے کہا اس کی صحت پر

زرا بھی اثر نہیں ہوا

ہارب نے سر پر ہاتھ پھیر کر گہرا سانس لیتے

اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کی

اسے غصہ نہیں آتا تھا پر یہ لڑکی اس کا

امتحان لینے پر تلی تھی

اوکے۔۔۔ایم سوری۔۔

ہارب نے ادھر ادھر دیکھتے احسان جتا دیا

یہ کونسا طریقہ ہے معافی مانگنے کا؟؟؟

مجھے پتا ہے تم ڈاکٹر بن گئے ہیں انگلش آتی ہے تمہیں۔۔پر معافی میں اُردو میں ہی سننا پسند کروں گی۔۔

عروب کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا وہ جان بوجھ کر ہارب کو ستا رہی ہے

ہارب نے غصے سے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچیں

مجھے معاف کر دیں عروب بی بی۔۔۔

ہارب نے چبا چبا کر لفظ کہے تو عروب کی بتیسی نکل گئی

اٹس اوکے۔۔

پر خیال رہے۔۔آئندہ بد تمیزی مت کرنا آج

تو معاف کر دیا دوبارہ سزا ملے گی۔۔۔

عروب نے بھی معاف کر کے احسان کر دیا

تم ہوتی کون ہو مجھے سزا دینے والی۔۔

ہارب کہنا تو چاہتا تھا پر ضبط کر گیا اس

نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو عروب پچھلی

سیٹ پر بیٹھ گئی

ہارب نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔ عروب کی آواز پر

ہارب نے بیک مرر سے عروب کی طرف دیکھا

جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

پر کٹی بدتمیز۔۔۔

ہارب نے دل میں سوچا اور سر جھٹک کر

ڈرائیونگ کرنے لگا

رات تک یہ بات بہروز خانزادہ عروب اور

عبادت کو پتا چل چکی تھی کہ مصطفیٰ

نے مہر سے شادی کی خواہش ظاہر کی ہے

پر مہر انکار کر چکی ہے

پر انکار کی وجہ سن کر جہاں عبادت کا

دل دکھا تھا وہاں بہروز خانزادہ کو غصہ

چڑھا تھا

عروب تو غصے سے مہر کے پاس اس کی کلاس

لینے پہنچ گئی

خانی۔۔بہت افسوس کی بات ہے ویسے۔۔

مجھے آپ سے ایسی سوچ کی توقع نہیں تھی

اگر مصطفیٰ لالہ کے بابا برے تھے تو ضروری

تو نہیں وہ بھی ویسے ہی نکلیں

ان کی تربیت چچا سائیں نے کی ہے۔۔اور آپ یقین کریں مجھے اس حویلی پر فخر ہوتا ہے کہ لالہ اس حویلی کے بڑے بیٹے ہیں سگے نہ سہی پر وہ ہم سب سے بڑے ہیں اور آج تک ان میں مجھے ایک بھی خامی نظر نہیں آئی۔۔۔

عروب کے جو دل میں تھا وہ مہر کو صاف صاف بتا رہی تھی جو سچ بھی تھا

مہر چپ چاپ سر جھکائے عروب کی سن رہی تھی اس کا خود کا دل تو بہت دکھا تھا پر وہ ظاہر نہیں کروا رہی تھی

عروب پلیز۔۔مجھے اس بارے میں کوئی

بات نہیں کرنی میں فیصلہ کر چکی ہوں

مہر نے سنجیدگی سے کہا

مطلب میرے اتنے بولنے کا آپ پر کچھ

اثر نہیں ہوا۔۔۔

عروب نے جھنجھلا کر کہا

میں نے کبھی مصطفیٰ لالہ کو اس نظر سے

نہیں دیکھا۔۔ وہ میرے لالہ ہیں بس بات

ختم۔۔۔۔

مہر دو ٹوک بول کر سر پر تکیہ لے کر لیٹ گئی

جس کا مطلب تھا عروب جا سکتی ہے

شادی سے پہلے سب کزنز بھائی بہن ہوتے ہیں

عروب نے تکیہ اٹھا کر مہر کے کان میں

ہنس کر کہا

عروب ۔۔مار کھاؤ گی جاؤ یہاں سے ۔۔۔

مہر کی شکل رونے والی تھی جیسے وہ

ابھی رو دے گی

آپ ایک کام کر ور لو پہلے ۔۔ پھر بات کرتے

ہیں ۔۔ عروب بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی

جس کا مطلب تھا وہ آج اتنی آسانی سے

ہار نہیں مانے گی

عروب موبائل چلانے لگی اور مہر رونے میں

مصروف ہو گئی

بالاج ۔۔

ڈنر لاؤں آپ کے لیے ؟؟

بالاج خانزادہ بیڈ پر چت لیٹا جانے کن

سوچوں میں گم تھا

نہیں روپ۔۔مجھے بھوک نہیں ہے تم کھالو۔۔

بالاج خانزادہ کی آواز نم تھی

بالاج۔۔آپ ٹینشن مت لیں۔۔ہمارے مصطفیٰ

کو بہت پیاری اور محبت کرنے والی لڑکی

ملے گی۔۔۔

روپ بالاج خانزادہ کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی

نہیں روپ۔۔اتنی تکلیف مجھے رشتہ نہ ہونے

پر نہیں ہوئی جتنی تکلیف علینا چچی کے یہ

کہنے پر ہوئی کہ مصطفیٰ اس حویلی کا خون

نہیں ہے۔۔۔۔۔

بالاج خانزادہ اٹھ کر بیٹھ گیا اس کی آواز

میں دکھ تھا

تبھی نوک کر کے عبادت کھانے کی ٹرے لیے اندر آئی

اسلام علیکم بڑے پاپا۔۔

عبادت سلام کرتے اندر آئی اور بیڈ کی طرف بڑھی۔۔۔

وعلیکم السلام گڑیا۔۔آجاؤ۔۔۔

بالاج خانزادہ کو اسے دیکھ کر خوشی ہوئی تھی

میں جانتی ہوں آپ نے ڈنر نہیں کیا اس لیے میں آپ کے لیے یہیں پر لے آئی جیسے آپ بچپن میں مجھے روٹھنے پر کھانا کھلاتے تھے

عبادت روپ کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی اور کھانے کی ٹرے بالاج خانزادہ کے آگے رکھی

وہ دونوں عبادت کی اس حرکت پر مسکرا

اٹھے۔۔۔

چلیں کھانا کھائیں۔۔۔

عبادت نے محبت سے کہا تبھی دروازہ پھر

سے نوک ہوا بہروز خانزادہ اجازت لے کر

اندر آیا

اسلام علیکم۔۔۔

بہروز خانزادہ نے ایک نظر عبادت کی پشت

پر دیکھا پھر نظریں پھیر لیں عبادت کی

دروازے کی طرف پشت تھی

اس کی آواز پر عبادت چونک کر سیدھی ہوئی

وعلیکم السلام۔۔۔

بالاج خانزادہ نے گہرا سانس لیتے جواب دیا

بابا۔۔۔ مصطفیٰ لالہ کہاں ہیں؟؟؟

بہروز خانزادہ کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے

مصطفیٰ خان۔۔۔ڈیرے پر ہو گا۔۔

بالاج خانزادہ نے اندازا کہا۔۔

نہیں بابا۔۔۔لالہ ڈیرے پر نہیں ہیں نہ ہی ان کا فون لگ رہا ہے۔۔

میں کب سے انہیں فون کر رہا ہوں پر ان کا نمبر بند جا رہا ہے۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر عبادت کو بھی پریشانی ہوئی۔۔۔

محبوب خان سے پوچھا تم نے؟؟

بالاج خانزادہ نے پریشانی سے ماتھا مسلا

چچا سائیں بھی نہیں جانتے۔۔

بہروز خانزادہ نے پھر سے مصطفیٰ کا نمبر

ملایا جو بند ہی ملا

دل ٹوٹا ہے اس کا۔۔ شاید کچھ وقت اکیلے

رہنا چاہتا ہو۔۔

بالاج خانزادہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا

بہروز۔۔ تم دیکھو جا کر۔۔ پتا کرو اس کا۔۔

روپ نے فکر مندی سے کہا

تبھی عبادت اٹھی اور خاموشی سے بہروز

خانزادہ کی سائیڈ سے گزر کر کمرے سے

نکل گئی اس نے بہروز خانزادہ کی طرف

دیکھا تک نہیں۔۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کی یہ حرکت

اچھی طرح محسوس کی۔۔۔۔

جی۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔آپ فکر نہیں کریں

بہروز خانزادہ کہتے ہی کمرے سے نکل گیا

اور تیز قدم لیتا عبادت کے پیچھے گیا جو

اپنے کمرے میں جا رہی تھی

بہروز خانزادہ عبادت کے قریب پہنچا اور

پیچھے سے ہی اسے بازو سے پکڑ کر اس

کے کمرے میں لے جا کر دروزہ بند کر کے

اسے دروازے سے پن کر دیا

عبادت کٹی ڈال کی طرح اس کے ساتھ

کھینچتی چلی گئی اس اچانک افتاد پر

وہ خود بوکھلا گئی

سمجھتی کیا ہو خود کو؟؟؟مجھے نظر انداز

کر کے کیا پروف کرنا چاہتی ہو؟؟؟

بہروز خانزادہ نے اپنی گرے آنکھیں غصے

سے بڑی کیں اس کے دونوں ہاتھ عبادت

کے دائیں بائیں دروازے پر تھے

بہروز خانزادہ کے اتنے قریب ہونے پر عبادت

کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی

اس کے کلون کی خوشبو عبادت پر حاوی

ہو رہی تھی

کیوں؟؟؟ برا لگا؟؟

عبادت نے خود کی فیلنگز کنٹرول کرتے کہا

ہنہ۔۔۔۔مجھے کیوں برا لگے گا۔۔میں چاہتا ہوں

تم مجھ سے دور رہو۔۔۔

بہروز خانزادہ نے سخت لہجے میں کہا

اچھا!!!!۔۔۔لیکن ابھی تو آپ خود میرے

قریب کھڑے ہیں۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کے گلے میں اپنے

دونوں بازو حائل کر دیے

بہروز خانزادہ نے چونک کر سر نیچے کر کے

دیکھا پھر سر اٹھا کر دونوں بھنویں اچکا

کر عبادت کی آنکھوں میں دیکھا

جیسے کہنا چاہ رہا ہو میرے قریب آنے

کے لیے تم خود مری جا رہی ہو۔۔

عبادت کو ایک دم احساس ہوا وہ

غلط کر بیٹھی ہے۔۔اس سے پہلے وہ بہروز

خانزادہ کے گلے سے بازو ہٹاتی

بہروز خانزادہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال

کر عبادت کو مزید خود کے قریب کیا

عبادت جھٹکے سے بہروز خانزادہ کے چوڑے
سینے سے جا لگی۔۔
یہ۔۔کیا۔۔کر رہے ہیں؟؟ چ۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔
عبادت پہلے ہی اپنے دل کو سنبھالنے میں لگی
تھی بہروز خانزادہ اسے مزید بے چین کرنے لگا
قریب آ رہا ہوں۔۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے
یہی تو چاہتی ہو تم۔۔
بہروز خانزادہ نے اپنا چہرہ عبادت کی دودھیا
گردن میں چھپائے سرگوشی کی
عبادت کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا سنائی دیا
اس کا جسم ہولے ہولے لرزنے لگا
آج پہلی بار بہروز خانزادہ اس کے اتنے قریب
آیا تھا پہلی بار کسی مرد نے عبادت کو

چھوا تھا

اور مرد بھی اس کا محرم تھا۔۔۔

بب۔۔۔ بہروز۔۔پپ۔۔۔۔ پلیز۔۔ چھوڑ دیں۔۔

میں ایسا۔۔ کچھ نہیں۔۔ چاہتی تھی۔۔۔۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کے جسم کی خوشبو

سے پاگل ہونے لگا

اس نے مدہوشی میں عبادت کی شہ رگ پر

اپنے پر حدت ہونٹ رکھے

عبادت کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

بہروز۔۔ آااپ۔۔ کو کیا۔۔ ہو گیا ہے؟؟

عبادت کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے

وہ سمجھ گئی تھی بہروز خانزادہ بہک

رہا ہے وہ عبادت سے محبت میں اس کے

قریب نہیں آیا وہ بہک کر اس کے قریب

ہوا ہے اور یہ بات عبادت کا دل دکھا

رہی تھی۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کی دودھیا گردن پر

دیوانہ وار ہونٹ رکھنے لگا عبادت نے

آنکھیں میچ کر سانس روکے بہروز خانزادہ

کی شرٹ کندھوں سے مٹھیوں میں دبوچ لی

بہروز خانزادہ کا ایک ہاتھ اس کی کمر پر

جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے عبادت کے

پیچھے گردن پر رکھا ہوا تھا

عبادت کے آنسو روانی سے بہنے لگے۔۔۔

اچانک بہروز خانزادہ کو اپنے دایاں گال گیلا

محسوس ہوا تو اس نے جھٹکے سے سر

اٹھا کر عبادت کی طرف دیکھا

جو آنکھیں زور سے میچے بہروز خانزادہ

کو اس کی منمانیاں کرنے پر برداشت

کر رہی تھی

ایک دم سے بہروز خانزادہ کو احساس ہوا

کہ وہ عبادت کے بے حد قریب کھڑا ہے وہ

کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا

تو عبادت نے بھیگی آنکھیں کھول کر بہروز

خانزادہ کی طرف دیکھا

جو خود اپنے بہک جانے پر پریشان کھڑا تھا

عبادت نے آنسو صاف کر کے اپنا دوپٹہ ٹھیک

کیا اور مڑ کر دروازہ کھول کر بنا بہروز

خانزادہ کی طرف دیکھے کمرے سے نکل گئی

بہروز خانزادہ نے حیرت سے عبادت کو

جاتے دیکھا جس نے بہروز خانزادہ کی

بے باکیوں پر اسے کچھ نہیں کہا بس چپ

چاپ کمرے سے چلی گئ

وہ ایک بار پھر بہروز خانزادہ کو اگنور

کر گئ تھی

بہروز خانزادہ نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر

گہرا سانس لیتے خود کو کمپوز کیا

یہ کیا ہو گیا تھا مجھے۔۔ عبادت میری پسند

کبھی نہیں رہی۔۔ پھر آج میں اس کے اتنے

قریب کیسے ہو گیا۔۔

کیسے میں نے اس کی گردن پر اپنے لمس

چھوڑے۔۔ میں تو اسے دیکھنا گوارا نہیں

کرتا تھا پھر آج میں کیسے خود کو روک

نہیں پایا۔۔۔

نہیں۔۔مجھے عبادت سے دور رہنا ہے میں

بیلا سے محبت کر چکا ہوں میری زندگی

میں اب محبت کی گنجائش نہیں ہے۔۔

چاہے میں اور بیلا ایک نہیں ہو سکتے پر

میں میرے دل میں جو محبت بیلا کے لیے

ہے وہ عبادت کو کبھی نصیب نہیں ہو گی۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کے کمرے میں کھڑا

سوچوں میں گم تھا

ایم سوری عبادت۔۔۔پر تم میری محبت کی

کبھی بھی حقدار نہیں ہو سکتی۔۔

بہروز خانزادہ نے اپنی شرٹ ٹھیک کی اور

کمرے سے نکل گیا

عبادت سیدھا کیچن میں آئی اور لے مقصد

برتن ادھر ادھر کرنے لگی اس کا جسم

ابھی بھی کانپ رہا تھا

بہروز خانزادہ عبادت کو ڈھونڈتے کیچن

میں آیا عبادت کی بہروز خانزادہ کی طرف

پشت تھی

بہروز خانزادہ غصے سے آگے بڑھا اور

عبادت کو بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی

طرف موڑا

میری اس حرکت کو محبت کا نام دینے کی

غلطی مت کرنا۔۔میں بہک گیا تھا۔۔بس

اس کے علاؤہ اور کچھ نہیں۔۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت پر صاف واضح

کر دیا کہ وہ کسی بھول میں نہ رہے

آپ فکر مت کریں میں آپ کے بھکنے کو محبت

کا نام ہرگز نہیں دوں گی کیونکہ آپ مجھ

سے نہیں کسی اور سے محبت کرتے ہیں۔۔

عبادت نے شہادت کی انگلی بہروز خانزادہ

کے سینے پر رکھ کر کہا اسے بہروز خانزادہ

کے لفظوں پر تکلیف ہوئی تھی جسے وہ

بڑے ضبط سے برداشت کر گئی تھی

جبکہ عبادت کی بات پر بہروز خانزادہ ایک

پل کے لیے ساکت ہوا اور سوچ میں پڑ گیا

کہ اسے کیسے پتا چلا کہ وہ کسی اور سے

محبت کرتا ہے۔۔۔

آپ کو کیا لگا آپ کا میرے قریب آنا مجھے
خوشی سے دوچار کر گیا ہے ؟؟
جی نہیں بہروز خانزادہ۔۔آپ کسی بھول
میں مت رہیے گا
اگر آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے تو مجھے
بھی آپ سے محبت نہیں ہے۔۔
آج آپ پہلی بار میرے قریب آئے میں جانتی
ہوں آپ بہک گئے تھے پر یہ پہلی اور آخری
بار تھا بہروز خانزادہ۔۔۔
عبادت نے انگلی اٹھا کر غصے سے کہا اس
کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں
بہروز خانزادہ ساکت کھڑا عبادت کا ایک ایک
لفظ سن رہا تھا

آئندہ بہکنے پر بھی میرے قریب مت آیئے گا

مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی مت

کیجیے گا اور مجھے ہاتھ تو بالکل بھی مت

لگایئے گا

عبادت نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا جو

تب سے بہروز خانزادہ کے ہاتھ میں تھا

بہروز خانزادہ نے پہلے عبادت کے بازو کی

طرف دیکھا پھر عبادت کی طرف۔۔

جو سرخ آنکھوں لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

جیسے پہلے مجھے دیکھنا پسند نہیں کرتے

تھے اب بھی دور رہا کریں مجھ سے۔۔۔

سمجھے آپ۔۔۔

عبادت نے بے دردی سے آنسو صاف کیے اور

کندھے سے دوپٹہ ٹھیک کرتی وہ تیز قدم
چلتی کیچن سے نکل گئی

بہروز خانزادہ ابھی بھی عبادت کے لفظوں
پر غور کر رہا تھا سچ ہی تو کہہ رہی تھی

عبادت۔۔۔

پہلے وہ دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا اور آج
ایک دم اس کے اتنے قریب آگیا
اور اگلے ہی پل بہروز خانزادہ نے اس پر
واضح کر دیا کہ وہ بہک گیا تھا
عبادت کو بہروز خانزادہ کے الفاظوں سے
کتنی تکلیف ہوئی یہ وہی جانتی تھی
آج انہیں ان دونوں کے بیچ پاک رشتہ ایک
دوسرے کے قریب لایا تھا جسے عبادت

اور بہروز خانزادہ بہکنے کا نام دے رہے تھے

یہ تو محبت کی شروعات تھی

عبادت کے دل پر تو بہروز خانزادہ نکاح کے

دن سے ہی بڑے حق سے براجمان ہو گیا تھا

اب عشق میں تڑپنے کی باری بہروز خانزادہ

کی تھی جسے وہ وقتی بہکائو سمجھ رہا

تھا وہ وقتی جزبات نہیں عشق کی ابتدا تھی

مصطفٰی خانزادہ اپنا زخمی دل لیے حویلی سے نکلا اپنی گاڑی میں بیٹھا اور بلا

مقصد گاڑی چلانے لگا

سٹیرنگ پر اس کے ہاتھوں کی گرفت مضبوط تھی آنکھیں خون چھلک

رہی تھیں پر وہ رو نہیں رہا تھا

آج اس کا دل ٹوٹا تھا وہ خود ٹوٹا تھا پر اس نے اپنی آنکھ سے ایک آنسو نہیں نکلنے دیا ضبط سے اس کا چہرہ تک سرخ ہو گیا تھا

آج اس کی ماہ نے اسے ریزہ ریزہ کر دیا تھا مصطفیٰ نے سختی سے اپنے دل کو رونے سے باز رکھا اس نے اپنی آنکھوں کو آنسو جمع کرنے سے باز رکھا وہ رونا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اس کی سوچ تھی اگر وہ رویا تو شاید اس کا درد کم ہو جائے شاید اس کا دل اس کا دکھ ہلکا ہو جائے

اور مصطفیٰ یہی تو نہیں چاہتا تھا وہ خود کو اذیت دینا چاہتا تھا اور افف بھی نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ چاہتا تھا محبت کے نہ ملنے کی تکلیف اس کے دل میں یونہی ہوتی رہی۔۔ محبت کو نہ پانے کا درد اسے یونہی تڑپاتا رہے اس کا درد بڑھتا رہے

وہ خود کو سزا دینا چاہتا تھا ایک ایسی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہونے کی سزا جس نے اس کی محبت کو پرکھا ہی نہیں۔۔۔

جس نے اس وجہ سے اس کی محبت ٹھکرادی کیونکہ اس کا باپ لڑکیوں کے جسم سے کھیلتا تھا

مصطفیٰ نے گاڑی کی سپیڈ بڑھادی۔۔وہ خود کو ظاہری تکلیف نہیں دے سکتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کی ماں اس کے بابا اس کی تکلیف پر تڑپیں گے

اس لیے مصطفیٰ خانزادہ نے اپنا درد سینے میں سنبھال کر رکھ لیا اور اس کی خواہش تھی یہ درد اسے پل پل ہو۔۔

اور بڑھتے پل میں اس کا درد بھی بڑھے۔۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے گاڑی ایک سائیڈ پر روک دی وہ ڈرائیونگ کرتا شہر نکل آیا تھا اس نے گاڑی کی سیٹ کی پشت پر اپنا سر رکھا اور آنکھیں بند کر کے خود کو اس درد میں دھکیل دیا

ہارب گھر لوٹا تو سامنے ہی کرن زرینہ سے بیٹھی باتیں کر رہی تھی ہارب کو دیکھ کر اس کے چہرے پر الوہی چمک آ گئی ہارب نے بھی ہلکا سا مسکرا کر کرن کی طرف دیکھا

اسلام علیکم۔۔

ہارب نے اونچی آواز میں سلام کیا تو ہارب کی دادی زرینہ نے ہارب کے سر پر ہاتھ پھیرتے سلام کا جواب دیا

اتنی دیر لگا دی آنے میں۔۔ کرن بیٹی کا دل نہیں لگ رہا تھا

زرینہ نے مسکرا کر ان دونوں کو چھیڑا تو ہارب نے نظریں گھما کر کرن کی طرف دیکھا جو زرینہ کے چھیڑنے پر شرم سے سرخ ہو گئی تھی

ایسی بات نہیں ہے اماں جی۔۔۔ کرن کا آپ کے ساتھ دل لگ جاتا ہے

ہارب نے اپنی شرٹ کے بازو کی کہنیاں فولڈ کرتے کرن کی مشکل آسان کر دی

ہاں جانتی ہوں میں۔۔ میری بیٹی بہت پیاری ہے۔۔ زرینہ نے کرن کے سر ہر ہاتھ رکھتے کہا تو ہارب مسکرا کر سر جھٹکتے فریش ہونے چلا گیا۔۔

کرن حشمت علی کے چھوٹے بھائی کی نواسی تھی ایک سال پہلے حشمت علی کے چھوٹے بھائی نزاکت علی کرن کو اس دنیا میں تنہا چھوڑ کر چلے گئے

حشمت علی نے فیصلہ کیا کہ کرن ان کے پوتے ہارب علی کی دلہن بنے گی کرن کی پڑھائی رہتی تھی اسے ہارب کے رشتے
سے اعتراض نہیں تھا پر وہ اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرنا چاہتی تھی

ہارب نے بھی اپنے دادا سائیں کی خوائش پر سر جھکایا اور وہ خود بھی چاہتا تھا اس کی ہمسفر پڑھی لکھی ہو اس لیے اس نے حشمت علی اور زرینہ کو کرن کی پڑھائی جاری رکھنے کو کہا

کرن نے کراچی کے گرلز ہوسٹل میں رہ کر اپنی پڑھائی جاری رکھی کبھی حشمت علی تو کبھی ہارب اسے ملنے کراچی چلے جاتے تھے اور اس کی ضرورت کا سارا سامان دے آتے تھے

پچھلے ہفتے کرن کے ایگزیمز ہو گئے تھے اور آج اسے ہارب گاؤں لے آیا تھا اس ایک سال میں ہارب کرن کے دل کے بہت قریب ہو گیا تھا ہارب کو بھی کرن اچھی لگنے لگی تھی کرن کا اسے دیکھ کر شرمانا آج ہارب کو بہت پیارا لگا تھا

تھوڑی دیر بعد حشمت علی بھی دوپہر کا کھانا کھانے اور کرن سے ملنے گھر آ گئے سب نے مل کر دستر خوان پر خوش گوار ماحول میں کھانا کھایا

ہارب بیٹا۔۔

کل کرن کو گاؤں دکھالانا۔۔اسی بہانے گھوم پھر لے گی۔۔

حشمت علی نے کھڑے ہوتے کہا تو ہارب نے سر ہلا دیا

کرن کی نظریں وقفے وقفے سے ہارب پر اٹھ رہی تھیں ہارب خود پر اس

کی نظروں کی تپش بخوبی محسوس کر رہا تھا

ابھی بھی کرن بڑی محویت سے ہارب کو ہی دیکھ رہی تھی ہارب نے زرا

سی نظریں اٹھا کر کرن کی طرف دیکھا تو کرن نے سٹپٹا کر فوراً نظریں

جھکا لیں ہارب نے مسکرا کر سر جھٹکا۔۔۔۔

رات کا ایک بج گیا تھا مصطفیٰ ابھی تک حویلی نہیں لوٹا تھا۔ الفت بیڈ پر

بیٹھی بے آواز رو رہی تھی عبادت اس کا ہاتھ پکڑے اسے چپ کروا رہی

تھی

محبوب خان زادہ بار بار مصطفیٰ کا نمبر ملا رہا تھا جو بند جا رہا تھا رات کے دو

بجے مصطفیٰ کی گاڑی خان حویلی

داخل ہوئی گاڑی کی آواز پر عبادت اٹھی اور بھاگ کر کمرے سے نکل

کر نیچے چلی گئی

مصطفیٰ نے جیسے ہی ہال میں قدم رکھا عبادت جھٹکے سے اس کے سینے سے لگی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

گڑیا۔۔ کیا ہوا؟؟؟ رو کیوں رہی ہو؟؟ مصطفیٰ عبادت کے رونے سے پریشان ہو گیا اس نے نرمی سے عبادت کا سر سہلایا

آپ کہاں چلے گئے تھے۔۔۔ پتا ہے ماما کب سے رو رہی ہیں۔۔ بابا الگ پریشان ہیں آپ کو ہماری زرا بھی فکر نہیں ہے۔۔

عبادت مصطفیٰ سے الگ ہو کر اسے سوں سوں کرتے ڈانٹنے لگی۔۔۔۔۔

میں چھوٹا سا بچہ ہوں جو لیٹ ہو گیا تو تم سب پریشان ہو گئے۔۔ مطلب حد ہوتی ہے یار۔۔ مصطفیٰ نے عبادت کو کندھوں سے تھاما اور الفت کے کمرے کی طرف لے گیا

وہ دونوں جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے الفت غصے سے اٹھی اور ہلکا سا تھپڑ مصطفیٰ کے گال پر مار دیا

عبادت نے ڈر کر محبوب خانزادہ کی طرف دیکھا جس نے آنکھوں سے اسے ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا۔۔

یہ پہلی اور آخری دفع ہوا تھا مصطفیٰ۔۔اگر آئندہ تم حویلی لیٹ آئے تو یاد رکھنا میرا مرا ہوا منہ۔۔

نہیں مام۔۔۔ایم سوری۔۔۔ مصطفیٰ نے الفت کی بات کاٹ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا الفت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

ایم سوری۔۔میں آئندہ لیٹ نہیں آؤں گا۔۔ مصطفیٰ نے خود کو رونے سے باز رکھا۔۔

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف کر دو۔۔میں تمہاری خوشیاں تمہیں نہیں لا کر دے سکی۔۔الفت نے سر اٹھا کر روتے ہوئے کہا تو مصطفی کا درد پھر سے بڑھ گیا

نہیں مام۔۔۔آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔آپ نے رشتہ مانگا انہوں نے انکار کر دیا۔۔اس میں رونے والی کونسی بات

ہے۔۔ مصطفیٰ کی بات پر جہاں محبوب خان زادہ چونکا وہاں الفت کو بھی

حیرت ہوئی

انہیں تو لگا تھا مصطفیٰ مہر ماہ کا روگ پال لے گا پر یہاں تو وہ ریلکس کھڑا تھا

مصطفیٰ۔۔ اگر تم چاہو تو میں صبا سے ایک بار پھر التجاء کرتا ہوں۔۔

محبوب خان زادہ مصطفیٰ کی سرخ آنکھوں میں غور سے دیکھتے بولا

نہیں بابا۔۔ آپ رشتہ مانگ چکے اور وہ انکار کر چکے۔۔ بس بات ختم۔۔

مصطفیٰ نے الفت کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے نرمی سے کہا تو

الفت نے ناسمجھی سے محبوب خان زادہ کی طرف دیکھا

عبادت کو بھی آج مصطفیٰ بدلا بدلا لگ رہا تھا لیکن تم مہر سے محبت کرتے

ہو نا۔۔ میں اپنے بیٹے کی محبت کی خاطر ایک بار پھر ان کے آگے جھولی

پھیلاؤں گی۔۔ الفت کے دل کو کچھ ہو رہا تھا وہ ماں تھی سمجھ گئی کہ

مصطفیٰ اپنا درد چھپا رہا ہے

کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کے آگے بھیک مانگنے کی۔۔۔اور آپ سے
''کس نے کہا مجھے'' ماہ
مصطفیٰ بات کرتے ایک دم چپ کر گیا۔۔
آپ سے کس نے کہا مجھے مہر ماہ سے محبت ہے وہ اچھی لگتی تھی اس لیے
آپ سے کہہ دیا کہ اسے اپنی بہو بنا لیں۔۔
اب ہمارے نصیب نہیں ملتے تو نصیبوں سے لڑا نہیں جاتا۔۔
مصطفیٰ نے سنجیدگی سے محبوب خان زادہ اور الفت کو کہا تو وہ دونوں
چپ ہو گئے
ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ۔۔نصیب سے لڑا نہیں جاتا اس کا لکھا قبول کر
لینا چاہیے اور مصطفیٰ نے آج نصیب کا لکھا قبول کر لیا تھا۔۔
آپ لوگ پریشان نہیں ہو۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔رہی بات اس
رشتے کی تو۔۔۔اپ دونوں کو میری قسم۔۔اب آپ دوبارہ

میرا رشتہ مہرماہ کے لیے نہیں مانگیں گے۔۔ مصطفیٰ خانزادہ نے اپنی قسم دی تو الفت نے بے بسی سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا

تبھی کمرے کا دروازہ نوک ہوا اور اجازت لے کر بہروز خانزادہ کمرے میں داخل ہوا وہ جھٹکے سے مصطفیٰ کے گلے لگ گیا۔۔۔

لالہ۔۔۔۔آپ کہاں چلے گئے تھے ؟؟؟ بہروز خانزادہ کی اواز میں مصطفیٰ کے لیے فکر مندی تھی۔۔۔

عبادت نے جب دیکھا کہ بہروز خانزادہ کمرے میں آگیا ہے تو وہ سر جھکا کر چپکے سے کمرے سے نکل گئی۔۔

اب تم بھی شروع مت ہو جانا پلیز۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں اور بہروز خان مجھے تم سے اس بے وقوفی کی امید نہیں تھی مام اور بابا کو سمجھانے کی بجائے تم بھی ان کے ساتھ مل گئے۔۔ مصطفیٰ نے بہروز خانزادہ کو خفگی سے گھورا

ایسی بات نہیں ہے لالا۔۔۔ ہم سب واقعی پریشان ہو گئے تھے۔۔۔
بہروز خانزادہ نے سنجیدگی سے کہا
تو تم لوگ کیا سمجھ رہے تھے کہ ایک رشتہ نہ ملنے پر۔۔۔ میں مر تو نہیں گیا۔۔۔
اللہ نہ کرے مصطفیٰ۔۔۔ الفت تڑپ کر بولی اور مصطفی کے سینے سے لگ گئی
مام پلیز۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں اور یقین کریں میں کبھی بھی خود کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں میرے ماما اور بابا مجھ سے بے حد محبت کرتے ہیں
مصطفیٰ نے مسکرا کر پہلے محبوب خانزادہ کی طرف دیکھا پھر الفت کے سر پر بوسہ دے دیا۔۔۔
بہروز خانزادہ نے ذرا سی نظر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا تو عبادت کمرے میں نہیں تھی جب وہ کمرے میں آیا تب تو عبادت تھی

مطلب جیسے ہی وہ کمرے میں آیا عبادت خاموشی سے کمرے سے نکل گئی

بہروز خانزادہ نے گہرا سانس بھرا اور مصطفی کو ساتھ لے کر محبوب خانزادہ کے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

رولیا ہو تو اٹھ کر بیٹھ جائیں۔۔۔ عروب نے کب سے تکیے میں منہ دے کر روتی مہر سے کہا

عروب تم جاتی ہو یا میں مزید روؤں۔۔ مہر کی معصوم سی دھمکی پر عروب کی ہنسی چھوٹ گئی تبھی کمرے میں عبادت آگئی۔۔۔

عروب۔۔ تم نے میسج کر کے مجھے کیوں بلایا ہے اتنا وقت ہو گیا ہے سونا نہیں ہے کیا؟؟ عبادت نے مہر کو سرے سے نظر انداز کیا اور ڈائریکٹ عروب سے مخاطب ہوئی یہ بات مہر نے دل سے محسوس کی۔۔۔۔

ارے سو جائیں گے۔۔ پوری رات پڑی ہے آپ یہاں بیٹھو۔۔

عروب نے عبادت کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر ہی بیٹھا لیا۔۔

عبادت چپ چاپ بیڈ پر بیٹھ گئی مہر بھی اٹھ بیٹھی کمرے میں ایک دم خاموش چھا گئی

مہر کی نظریں عبادت پر ہی تھیں جو سپاٹ چہرہ لیے بیٹھی تھی وہ مہر پر ناراضگی ظاہر کر رہی تھی جس نے اس کے لالہ کا دل توڑا۔۔۔

عروب نے پہلے عبادت کی طرف دیکھا پھر مہر کی طرف۔۔۔۔

خانی۔۔آپ مہر خانی سے ناراض ہو؟؟ عروب نے جان بوجھ کر بات شروع کی

میں کون ہوتی ہوں ان سے ناراض ہونے والی۔۔ عبادت نے بات ہی ختم کر دی عروب نے گہری سانس کھینچی جبکہ عبادت کی بات پر مہر کا دل دکھا تھا۔۔

گڑیا۔۔۔ تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو.... مہر نے زرا سا عبادت کے پاس کھسک کر معصومیت سے کہا

نہیں خانی۔۔میں غلط نہیں سمجھ رہی۔۔اور یقین کریں میں آپ سے واقعی ناراض نہیں ہوں۔۔آپ کا حق تھا انکار یا اقرار کرنے کا۔آپ نے انکار کر دیا۔۔کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

اللہ نے میرے لالہ کے نصیب میں بہت اچھی اور پیار کرنے والی لڑکی کا ساتھ لکھا ہو گا۔۔

میں یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ اچھی اور پیاری نہیں ہیں۔۔پر میرے لالہ بھی بہت اچھے ہیں آپ نے انہیں ٹھکرا دیا۔۔یقیناً آپ دونوں کے حق میں بہتر ہو گا۔۔۔

اور میری دل سے دعا ہے اللہ میرے لالہ کو محبت کرنے والی بیوی دے۔۔

عبادت بولی۔۔تو بولتی چلی گئی۔۔۔مہر سر جھکائے اس کی ہر بات سنتی رہی مصطفیٰ کا دل توڑ کر مہر کو خود بھی تکلیف ہو رہی تھی پر جو باتیں علینا نے اس کے دماغ میں ڈالی تھیں

سدا کی بے وقوف اور ڈرپوک مہر نے مصطفی کی محبت ٹھکرا کر علینا کی جاہلانہ بات کو ترجیح دی۔۔

عبادت بات کر کے آہستہ سے اٹھی اور کمرے سے نکل گئی مہر سر جھکائے بے آواز رونے لگی عروب نے مہر پر ایک افسوس بھری نظر ڈالی۔۔۔۔۔

خانی۔۔میں آپ سب سے چھوٹی ہوں۔۔پر آج ایک بڑی بات کہوں گی۔۔اپ نے مصطفیٰ لالہ کو ٹھکرا کر غلطی کی ہے

دیکھنا ایک دن آپ کو احساس ہو گا۔۔۔

عروب کی بات پر مہر نے ہچکی بھری اور بھیگی آنکھیں اٹھا کر عروب کی طرف دیکھا پر آج عروب نے مہر کو چپ نہیں کروایا تھا وہ بھی خاموشی سے چلی گئی

پیچھے مہر مصطفیٰ کو یاد کرنے لگی۔۔ بچپن سے لے کر بڑے ہونے تک۔۔ مصطفیٰ مہر کے آگے پیچھے رہا۔۔اب مہر اتنی تو بچی تھی نہیں کہ مصطفیٰ کی آنکھوں میں خود کے لیے جزبات نہ پڑھ سکتی

دل کے کسی کونے میں وہ خود بھی مصطفیٰ کے لیے جزبات رکھتی تھی پر

علینا کی باتوں نے اس کے دل میں پیدا

ہونے والے جزبات کو وہی پر روک دیا پر جو بھی تھا مہر انکار کر کے خود بھی بے سکون تھی

صبح نو بجے سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے حسبِ معمول عبادت کیچن میں ناشتہ بنا رہی تھی اور ساتھ ساتھ سرو کر رہی تھی پر آج ڈائننگ

ٹیبل پر گہری خاموشی تھی

بالاج خانزادہ سنجیدگی سے ناشتہ کر رہا تھا

کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوئی تھی کہ کوئی زرا سی آواز ہی نکال لے۔۔۔سب سے زیادہ ہول صبا کو اٹھ رہے تھے اس کا لالہ اس سے ناراض ہو گیا تھا پر جب مہر نے ہی انکار کر دیا تو صبا کیا کرتی۔۔

مصطفیٰ نے خاموشی سے ناشتہ کیا اور اٹھ کر حویلی سے چلا گیا عروب کو بھی یونیورسٹی سے دیر ہو رہی تھی اس نے اپنی بکس اٹھائیں اور حویلی کے گیٹ پر آکر کھڑی ہو گئی

پر یہ کیا۔۔۔

ہارب تو وقت سے پہلے آجایا کرتا تھا اور آج وہ نہیں آیا تھا

ابھی عروب سوچ ہی رہی تھی جب ہارب آگیا لیکن اس کے ساتھ ایک خوبصورت سی لڑکی کو دیکھ کر عروب حیران ہوئی

اسلام علیکم۔۔۔

سوری میں لیٹ ہو گیا۔۔ہارب معذرت کرتے ہی گاڑی نکالنے

حویلی کے اندر گیا پر عروب کی نظریں اس لڑکی پر ہی تھیں جو بڑی سی

چادر میں نظریں جھکائے کھڑی تھی

اسلام علیکم۔۔

کرن نے ہارب کے جاتے ہی عروب کو سلام کیا تو عروب نے محض سر

ہلادیا۔۔۔ہارب گاڑی لے کر آگیا تو عروب پچھلی سیٹ پر بیٹھ

گئی۔۔۔

پر یہ کیا۔۔۔وہ لڑکی بڑے دھڑلے سے فرنٹ سیٹ پر ہارب کے ساتھ

بیٹھ گئی

ہارب۔۔۔۔یہ کون ہے ؟؟

عروب کو وہ پیاری سی لڑکی زہر لگی اور وجہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

یہ میری کزن ہے۔۔۔آپ کو یونیورسٹی چھوڑ کر اسے گاؤں گھمانا

ہے۔۔۔ہارب نے بات کرتے کرن کی طرف دیکھا

کچھ تو تھا ہارب کی نظروں میں جو عروب کو عجیب لگا۔۔۔

اوہ۔۔۔اچھا۔۔۔ کیا نام ہے تمہارا؟؟ عروب نے زبردستی مسکرا کر کہا۔۔۔

کرن۔۔۔

کرن نے مسکرا کر مختصر جواب دی کرن تم ہارب کی کس رشتے سے کزن ہو؟؟ عروب نا جانے کیوں ان کا رشتہ کھوجنے میں لگی تھی

آپ نے میرا آدھا تعارف کیوں کروایا؟؟ کرن نے ہارب کی طرف دیکھ کر خفگی سے کہا تو ہارب نے اسے آنکھیں دکھائیں

کیا مطلب؟؟؟

عروب نے ناسمجھی سے پوچھا

مطلب یہ کہ میں ہارب کی منگیتر بھی ہوں۔۔ کرن نے شرما کر کہتے عروب کی سماعتوں پر بم پھوڑا عروب جو زبردستی ہلکا سا مسکرا رہی تھی اس کی جھوٹی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی

مم۔۔۔۔ منگیتر؟؟

عروب نے ڈرائیونگ کرتے ہارب کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر آج ایک الگ ہی چمک تھی یا شاید عروب کو محسوس ہوئی

جی۔۔ ہمارا رشتہ ایک سال پہلے ہو گیا تھا کرن نے مزید عروب کی معلومات میں اضافہ کیا اچانک عروب کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے چہرے پر حیرت کی جگہ غصے نے لے لی اس نے دامن سے اپنی شرٹ مٹھی میں دبوچ کر غصہ کنڑول کرنے کی کوشش کی

ہارب نے بتایا نہیں آپ کو؟؟ کرن عروب کو چپ دیکھ پھر سے بولی تو عروب نے غصے سے سرخ آنکھیں اٹھا کر ہارب کی طرف دیکھا جو بتیسی نکالے ڈرائیونگ کر رہا تھا

بس کبھی موقع ہی نہیں ملا۔۔ ہارب نے گاڑی یونیورسٹی کے باہر روک کر کہا

آپ کی یونیورسٹی آگئی۔۔ ہارب نے عروب کو اترتے نہ دیکھ کر کہا

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے مجھے نہیں جانا عروب نے اپنا آپ بمشکل کنٹرول کرتے کہا جانے اسے کس بات پر اتنا غصہ آ رہا تھا

طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ کیا ہوا طبیعت کو؟؟ ہارب نے پیچھے مڑ کر پوچھا اگر طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو وہ یونیورسٹی کے لیے نکلی ہی کیوں۔۔۔۔

تمہیں اس سے کیا۔۔۔بس کہہ دیا نہیں جانا تو نہیں جانا۔۔۔

عروب نے غصے سے کہا تو کرن نے حیرت سے ہارب کی طرف دیکھا

ابھی تو اس کا موڈ ٹھیک تھا اچانک کیا ہو گیا

ٹھیک ہے میں آپ کو حویلی چھوڑ دیتا ہوں ہارب نے سیدھے ہوتے کہا اور گاڑی سٹارٹ کر دی

مجھے حویلی چھوڑ کر یہ دونوں گاؤں گھومیں گے۔۔۔ عروب نے دل میں سوچا

نن۔۔ نہیں ہارب۔۔۔ مجھے حویلی نہیں جانا۔۔ بلکہ ایک کام کرتے ہیں میں بھی تم دونوں کے ساتھ گاؤں کی سیر کر لیتی ہوں عروب کا مزاج پل میں تولہ پل میں ماشا ہو رہا تھا

ابھی وہ غصے میں تھی اور کہہ رہی تھی کہ طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور اب کہہ رہی تھی کہ اسے گاؤں کی سیر کرنی ہے

ہارب نے دوبارہ سر گھما کر حیرت سے عروب کی طرف دیکھا

واقعی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ پل میں کچھ بول رہی تھی اور پل میں کچھ۔۔

ہارب نے گہری سانس کھینچی اور گاؤں کے ایک خوبصورت باغ کے راستے پر ڈال دی کیونکہ عروب کو منع کرنا "آ بیل مجھے مار" کے مترادف تھا

ہارب نے چپ رہنا ہی بہتر سمجھا پر کرن کو برا لگا تھا وہ ہارب کے ساتھ اکیلے وقت گزارنا چاہتی تھی اور عروب کباب میں ہڈی بن گئی تھی

ناشتے کے بعد عبادت چائے کا مگ لے کر کمرے میں آگئی جیسے ہی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا وہ ٹھٹھک گئی کیونکہ بہروز خانزادہ اس کے بیڈ پر بیٹھا تھا عبادت دروازے میں ہی سٹل کھڑی ہو گئی

بہروز خانزادہ اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

اب کیا ساری زندگی یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے ؟؟ بہروز خانزادہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا

پر عبادت اسے سنجیدہ نظروں سے دیکھ کر انہی پیروں سے مڑ کر جانے لگی۔۔ بہروز خانزادہ اس کا ارادہ بھانپتے اپنی جگہ سے اٹھا اور تیر کی تیزی سے عبادت کے سامنے آگیا

وہ ایک دم عبادت کے سامنے آیا تو عبادت اس سے ٹکراتے ہوئے بچی چائے چھلک کر تھوڑی سی فرش پر گری اور تھوڑی سی عبادت کے ہاتھ پر۔۔

عبادت کے منہ سے زرا سی سسکی نکلی۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔ہاتھ جلا لیا۔۔بہروز خانزادہ نے فکر مندی سے اس کا
ہاتھ پکڑ کر کہا

عبادت نے غصے سے ہاتھ کھینچ لیا۔۔

وہ واپس مڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئی بہروز خانزادہ اس کے پیچھے ہی
چلا آیا

عبادت نے چائے کا مگ ٹیبل پر پٹکنے کے انداز میں رکھا اور ٹشو بوکس
سے ٹشو نکال کر ہاتھ صاف کرنے لگی۔۔

عبادت۔۔مجھے تم سے کچھ بات۔۔

ارے واہ۔۔آپ کو تو میرا نام بھی پتا ہے۔۔سٹرینج۔۔۔

مجھے تو لگا تھا آپ میرا نام جانتے ہی نہیں۔۔عبادت نے بہروز خانزادہ
کی بات کاٹ کر طنزاً کہا

تو بہروز خانزادہ ایک پل کے لیے خاموش ہو گیا

اس نے کبھی عبادت کو منہ ہی نہیں لگایا تھا اور اب دو تین دنوں سے وہ عبادت سے بات کرنے کے چکروں میں رہتا تھا یہ بات عبادت کے لیے شاکڈ تھی

اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔میں تو بس۔۔۔

میں تو بس کیا؟؟؟یہی نا کہ میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں۔۔یہی کہنے آئے ہیں نا۔۔

تو مسٹر آپ کی حرکتوں سے مجھے بہت اچھے سے محسوس ہو چکا ہے کہ آپ مجھ سے نہیں کسی اور سے محبت کرتے ہیں۔۔

عبادت نے دوسری طرف چہرہ کر کے ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔۔۔

دیکھو عبادت۔۔۔ہر کسی کی زندگی میں کوئی نہ کوئی ایسا انسان ضرور آتا ہے جو ہمیں اچھا لگتا ہے جس کے ساتھ ہمارا دل چاہتا ہے ہم ساری زندگی گزاریں۔۔

بس ایسا ہی کچھ میرے ساتھ ہوا تھا۔۔ بہروز خانزادہ پتا نہیں آج کیوں عبادت کے سامنے صفائیاں پیش کر رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ آپ گزاریں ساری زندگی اسی کے ساتھ۔۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔ عبادت کہہ کر وہاں سے جانے لگی پر بہروز خانزادہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

کیسے گزاروں ساری زندگی اس کے ساتھ۔۔ میرے نکاح میں تو تم ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے ابھی بھی عبادت کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا

اوہ۔۔ تو آپ مجھ سے دوسرے نکاح کی اجازت لینے آئے ہیں۔۔۔

عبادت کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ آئی

اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ بہروز خانزادہ کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔۔

جبکہ اس کی بات پر بہروز خانزادہ کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ در آئی

ایک سنبھالی نہیں جارہی دوسری خاک کروں گا۔۔بہروز خانزادہ نے جان بوجھ کر عبادت کو تپانے کے لیے کہااور وہ تپ بھی گئ۔۔۔۔

دو کیوں۔۔۔ایک ہی سنبھا لیے گا۔۔مجھے طلاق دیں اور اسے سنبھالیں

۔۔۔

عبادت۔۔۔۔۔

عبادت کی بات پر بہروز خانزادہ غصے سے دھاڑا تو عبادت کا دل ایک دم خوف سے لرزا۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کا بازو غصے سے دبوچ لیا۔۔

میں یہاں تم سے ایکسکیوز کرنے آیا تھا کیونکہ مجھے فیل ہوا تھا کہ میں تمہارے ساتھ زیادتی کر رہا ہوں۔۔۔تم بھی ایک لڑکی ہو ہر لڑکی کی طرح تمہارے بھی کچھ ارمان ہوں گے۔۔جو میں پورے نہیں کر رہا

۔۔

ایک چھت کے نیچے رہتے ہوئے ایک دوسرے کے محرم ہوتے ہوئے میں نے کبھی تم پر محبت نہیں جتائی حق نہیں جتایا۔۔

اور ان سب کی وجہ تم خود سمجھ چکی ہو۔۔ رہی بات میری اس محبت کی تو اگر مجھے اس سے نکاح کرنا ہوا تو مجھے تمہاری اجازت کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔۔

حتیٰ کہ مجھے اپنے باپ کی اجازت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔۔ سمجھی تم۔۔

بہروز خانزادہ نے جھٹکے سے عبادت کا بازو چھوڑا۔۔ عبادت کے کتنے ہی آنسو نکل کر اس کے عارضوں پر بہے

بہت جلدی خیال آگیا آپ کو۔۔ آپ میرے ارمان پورے نہیں کر رہے۔۔ عبادت نے زار و قطار روتے ہوئے کہا

آج پہلی بار بہروز خانزادہ کو اس کے آنسوؤں پر تکلیف ہوئی تھی۔۔

دیکھو عبادت۔۔ میں تمہیں کسی بھی قسم کی آس نہیں دے سکتا۔۔ میں جانتا ہوں میں تمہارا گنہگار ہوں۔۔ پر میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں ۔۔ بہروز خانزادہ نے بے بسی سے کہا

تو عبادت جس کے دل میں خوش فہمی پیدا ہوئی تھی کہ بہروز خانزادہ اس پر حق جتانے آیا ہے

اس کا دل پل میں چکنا چور ہو گیا چھنا کے کی آواز اسے اپنے اندر سنائی دی

۔۔

نکلیں میرے کمرے سے۔۔ عبادت نے اپنے آنسو صاف کر کے گہری سانس لیتے غصے سے کہا

بد تمیزی مت کرو عبادت۔۔۔ بہروز خانزادہ کو اس کا لہجہ برا لگا تھا اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک بہروز خانزادہ اسے مزہ چکھا دیتا۔۔۔

کیوں نہ کروں بد تمیزی؟؟ آپ مجھے بار بار توڑیں اور میں اس کا ری ایکشن بھی نہ دوں۔۔

عبادت غصے سے چیخی۔۔۔

آہستہ آواز میں بات کرو عبادت۔۔۔ تم اچھی طرح جانتی ہو آج تک بابا نے بھی مجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔۔ بہروز خانزادہ کا پارہ ہائی ہو رہا تھا

تو کیا لینے کھڑے ہیں یہاں ؟؟ میں بد تمیزی کر رہی ہوں نا تو جائیں یہاں سے۔۔۔ عبادت نے بہروز خانزادہ کے سینے پر دایاں ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیا

تو بہروز خانزادہ دو قدم پیچھے کو لڑکھڑایا اس نے غصے سے انگارا ہوتی آنکھوں سے عبادت کی طرف دیکھا

اور یہی وہ پل تھا جب اس کا ضبط ختم ہو گیا تھا اس نے عبادت کو اس کی دودھیا گردن سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا اور ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر اس کے پنک لپ گلوز لگے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لے لیا

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ عبادت کو سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہ ملا وہ پھٹی
پھٹی آنکھوں سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھنے لگی جس کے لمس میں
آہستہ آہستہ شدت آرہی تھی۔۔۔

عبادت کی دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں اس نے خود پر قابو پاتے
بہروز خانزادہ کو کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا
پر بہروز خانزادہ نے اپنے لمس میں مزید شدت پیدا کی اور عبادت کو کمر
سے پکڑ کر مزید اپنے قریب کیا

بہروز خانزادہ عبادت کے ہونٹوں پر اپنا غصہ اتار رہا تھا عبادت کو اپنا
سانس رکتا محسوس ہونے لگا

عبادت کو اپنے ہونٹوں پر جلن محسوس ہونے لگی اس نے بہروز خانزادہ
کے کندھوں پر مکے مارنے شروع کر دیئے

بہروز خانزادہ نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا اور اس کی کمر سے پیچھے
لے جاتے دونوں ہاتھوں کو آپس میں لاک کر دیا۔۔۔

عبادت بہروز خانزادہ کی قربت میں مچلنے لگی وہ سانس نہیں لے پارہی تھی پر بہروز خانزادہ سفاک بنا اس کے ہونٹوں پر اپنا غصہ اتار رہا تھا

عبادت کتنی ہی دیر مزاحمت کرتی رہی پر جب اس کی سانس بند ہونے لگی اس نے مزاحمت بند کردی

اسے لگا آج وہ مر جائے گی۔۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کی رکتی سانسوں پر ترس کھاتے آہستہ سے اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشی

عبادت کو لگا اسے نئی زندگی ملی ہو وہ بہروز خانزادہ کے سینے پر سر ٹکا کر لمبے لمبے سانس لینے لگی

بہروز خانزادہ نے نظریں نیچی کر کے عبادت کی طرف دیکھا جو اس کے سینے سے لگی اپنی سانسیں ہموار کر رہی تھی

یہ تو ڈیمو تھا آئندہ بد تمیزی مت کرنا۔۔ ورنہ۔۔۔

بہروز خانزادہ نے بات ادھوری چھوڑ کر عبادت کو نرمی سے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا

اس بار تو محض ہونٹوں کو دسترس میں لیا ہے اگلی بار تمہاری دھڑکنوں کو قید کروں گا۔۔۔

بہروز خانزادہ نے زرا سا سر نیچے کر کے عبادت کے کان میں سرگوشی کی تو عبادت کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔

اس کے نچلے ہونٹ پر خون کا ننھا قطرہ چمک رہا تھا جسے بہروز خانزادہ نے نرمی سے اپنے انگوٹھے سے صاف کیا

عبادت سے نظریں اٹھانا محال ہو رہا تھا

آج پہلی بار اس کے محرم نے اس پر حق جتایا تھا شرم سے اس کی پلکیں لرز رہی تھیں

دل الگ پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا

بہروز خانزادہ جا چکا تھا عبادت ابھی بھی اسی جگہ کھڑی تھی کل بہروز خانزادہ نے جب اس کی گردن پر بوسے دیئے تھے تو بعد میں اس نے صاف جتا دیا تھا کہ وہ بہک گیا تھا پر آج بہروز خانزادہ نے ایسی کوئی بات نہیں کی

وہ عبادت کے ہونٹوں پر اپنی مہر لگا کر جا چکا تھا وہ اپنی منمانی کر کے جا چکا تھا

پر عبادت جانتی تھی یہ لمس محبت بھرا نہیں تھا یہ سزا تھی جو بہروز خانزادہ سے کرنے پر عبادت کو ملی۔۔۔

کتنے ہی آنسو ٹوٹ کر اس کے عارضوں پر بہے

وہ تینوں اس وقت باغ میں گھوم رہے تھے عروب پیچھے پیچھے تھی اور ہارب اور کرن آگے آگے چل رہے تھے

عروب جلتی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

ہارب کو کرن کی موجودگی میں عروب کو بالکل ہی بھول گیا تھا اسے
کرن کے سوا کچھ دکھ ہی نہیں رہا تھا
ایسی سوچ عروب کی تھی

ہارب۔۔ میں اپنے رزلٹ کا انتظار نہیں کروں گی میں چاہتی ہوں اب
ہماری شادی ہو جائے۔۔۔
کرن کی بات پر جہاں عروب کو آگ لگی وہاں ہارب ہلکا سا مسکرایا اور
کرن کی طرف دیکھا
لیکن میں چاہتا ہوں تم تھوڑا اور انتظار کرو۔۔ جب تک میں ڈاکٹر نہیں
بن جاتا۔۔
ہارب کی بات پر عروب کے چلتے قدم تھم گئے پر وہاں پرواہ کسے تھی وہ
دونوں آہستہ آہستہ چلتے مستقبل کے خواب سجا رہے تھے۔۔۔
آپ ڈاکٹر کب بنیں گے؟؟ کرن نے نروٹھے پن سے کہا

بن جاؤں گا تم فکر مت کرو۔۔۔ہارب نے کرن کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی جو بے صبری ہو رہی تھی

ہارب کی حرکت پر وہ مسکرائی اور اس کا بازو تھام کر اس کے کندھے پر سر رکھ لیا

عروب کو اپنے پورے جسم میں آگ لگتی محسوس ہوئی اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹنے لگے۔۔وہ غصے سے ہانپنے لگی۔۔۔

اس نے اپنے بالوں کو مٹھیوں میں دبوچ کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کے دماغ میں کلک ہوا

آااہ۔۔۔ہارب۔۔میرا پاؤں۔۔۔

عروب زمین پر گرتی زور سے چیخی تو ہارب جھٹکے سے مڑا اور عروب کی طرف دیکھا جو نیچے بیٹھی دایاں پاؤں ہاتھ میں پکڑے درد سے بلبلا رہی تھی

عروب۔۔۔

ہارب نے فوراً گرن کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹایا اور عروب کی طرف تیز قدموں سے بھاگا

ہارب۔۔۔

عروب روتے ہوئے ہارب کو پکارنے لگی

عروب بی بی۔۔۔ کیا ہوا ہے آپ گری کیسے ؟؟ ہارب نے اس کے پاس نیچے بیٹھتے پریشانی سے پوچھا

ہارب۔۔۔ میرا پاؤں۔۔ مڑ گیا۔۔ بہت درد۔۔ ہو رہا ہے۔۔

عروب فل ڈرامائی انداز میں بولی دور کھڑی کرن نے یہ منظر بڑے غور سے دیکھا

ہارب نے عروب کے پاؤں سے سینڈل اتارا اور اس کا پاؤں دیکھنے لگا کہ موچ کہاں آئی ہے

ہارب کی انگلیوں کا لمس اپنے پاؤں پر محسوس کرتے

عروب کے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا

ہارب نرمی سے اس کا پاؤں سہلانے لگا۔۔

کہاں موچ آئی ہے ؟؟؟ہارب نے عروب کی طرف دیکھتے پوچھا۔۔

یہاں۔۔ عروب نے پاؤں کے بائیں حصے کی طرف اشارہ کر دیا جبکہ
اسے موچ کہیں نہیں آئی تھی کرن ناگواری سے دیکھتی ان کے قریب
آکر کھڑی ہو گئی

ہارب خود ایک ڈاکٹر بننے والا تھا اس نے اچھے سے عروب کا پاؤں چیک
کیا کہیں بھی سوجھن نہیں تھی

ہلکا سا درد ہے آپ اٹھ کر چلیں ٹھیک ہو جائے گا۔۔ہارب نے عروب
کا پاؤں چھوڑتے کھڑے ہو کر کہا

تم ہیلپ کر دو نا۔۔ عروب نے اپنا ہاتھ ہارب کی طرف بڑھایا جسے
ہارب نے تھام کر اسے آہستہ سے کھڑا کیا

کرن کو یہ سب بہت برا الگ رہا تھا ہارب کا عروب کو

چھونا۔۔ کرن کو ناگوار گزر رہا تھا پر وہ چپ تھی

عروب کا ہاتھ اب بھی ہارب کے ہاتھ میں تھا جسے عروب نے جان بوجھ کر تھام رکھا تھا۔۔

چلیں میں آپ کو حویلی چھوڑ دوں۔۔ ہارب نے کہا تو عروب سر ہلا کر ہارب کا ہاتھ پکڑے آہستہ آہستہ چلنے لگی

اب کرن ان دونوں کے پیچھے چل رہی تھی

عروب کو اپنے ہاتھ پر ہارب کا لمس بہت اچھا لگ رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا یہ وقت یہیں رک جائے اور اس کے ہاتھ سے ہارب کا ہاتھ کبھی نہ چھوٹے۔۔۔

میں فرنٹ پر بیٹھوں گی۔۔ ہارب عروب کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھانے لگا تو عروب جھٹ بول اٹھی۔۔۔

ہارب نے سر ہلا کر فرنٹ ڈور کھول دیا تو عروب بیٹھ گئی کرن کو عروب کی حرکتیں شک میں مبتلا کر رہی تھیں

لیکن فلحال وہ خاموشی اختیار کر کے بعد میں ہارب سے بات کرنے کا
ارادہ کر چکی تھی

بہروز خانزادہ اپنے کمرے کے ٹیرس پر دونوں ہاتھ ریلنگ پر رکھے زرا
ساجھک کر غصے سے لب بھنچے کھڑا تھا
وہ ابھی عبادت کے ساتھ کیا حرکت کر کے آیا تھا ابھی تک اسے سمجھ
نہیں آرہی تھی
بہروز خانزادہ کو ابھی تک اپنے ہونٹوں پر عبادت کے ہونٹوں کا نرم
لمس محسوس ہو رہا تھا اس وقت دل چاہ رہا تھا کہ وہ کبھی ان ہونٹوں کو
آزادی نہ بخشے
یونہی اس کے ہونٹوں سے جام پیتا اپنی تشنگی مٹاتا رہے۔۔۔
پر کیوں؟؟

وہ ایسا کیوں چاہ رہا تھا جبکہ وہ تو بیلا سے محبت کرتا ہے دو سال سے اس نے بیلا کو سوچا ہے اس کی یادوں سے محبت کی ہے ان دو سالوں میں بیلا نے نا جانے کتنے ہی فون کر ڈالے تھے۔۔

پر چاہے یہ نکاح بہروز خانزادہ کی مرضی سے نہیں ہوا تھا پر سچ تو یہی ہے نا۔۔ عبادت اس کی منکوحہ ہے اور بیلا اس کی محبت۔۔۔ کبھی نہ ملنے والی محبت۔۔۔

بہروز خانزادہ نے آہستہ سے آنکھیں بند کیں تو عبادت کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں اسے بے چین کر گئیں

بہروز خانزادہ نے گھبرا کر فوراً آنکھیں کھول لیں۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے ؟؟ میں کیوں عبادت کے قریب جا رہا ہوں۔۔

کیوں میرا دل چاہ رہا ہے میں پھر سے اس کے ہونٹوں کو چھوؤں۔۔

بہروز خانزادہ نے پریشانی سے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

یہ لڑکی ضرور مجھ پر جادو کر رہی ہے کوئی سحر پھونک رہی ہے۔۔ ورنہ بہروز خانزادہ کو اس کی محبت بیلا اتنا یاد نہیں آئی جتنا ایک ہی حویلی میں رہتے ہوئے اس کی منکوحہ عبادت تڑپا رہی ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے بے بسی سے سوچا۔۔

نہیں۔۔ میں اب عبادت کے قریب نہیں جاؤں گا۔۔ کچھ بھی ہو جائے میں اس کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں۔۔

بہروز خانزادہ نے گہرا سانس لیتے خود کو ریلیکس کرتے اٹل فیصلہ کیا۔۔

یہ جانے بغیر کہ اب تو اسے عبادت ہی ہر جگہ دکھے گی۔۔۔ وہ خود بخود عبادت کے قریب جائے گا۔۔

محبت کا جادو سر چڑھ کر بولے گا۔۔ اور بہروز خانزادہ ایسا عبادت کی محبت میں گرفتار ہو گا کہ اس کے دل و دماغ پر عبادت کی حکمرانی ہو گی

ہارب نے گاڑی حویلی کے گیٹ پر کھڑی کیناوت اتر کر عروب کو نیچے اترنے میں مدد کی۔۔ کرن نے یہ منظر ناگواری سے دیکھا۔۔

اندر تک چھوڑ دوں؟؟ ہارب نے عروب سے پوچھا

نن۔۔ نہیں میں چلی جاؤں گی۔۔ عروب نے گھبرا کر کہا کیونکہ موچ اسے آئی نہیں تھی اگر ہارب اسے چھوڑنے جاتا تو حویلی میں سب نے پریشان ہو جانا تھا اس لیے عروب نے ہارب کو گیٹ سے ہی کھسکا دیا ہارب جیسے ہی گیٹ سے نکلا عروب بھاگ کر حویلی کے اندرونی حصے کی طرف چلی گئی

وہ سیدھی اپنے کمرے میں آئی اور بکس ٹیبل پر پٹکیں

یہ سب کیا تھا؟؟ میں اس لڑکی سے جیلس کیوں ہو رہی ہوں۔۔۔

عروب نے دونوں ہاتھوں سے بال مٹھیوں میں بھینچ لیے۔۔۔

یا اللہ۔۔ کل تک تو سب ٹھیک تھا پر مجھے وہ لڑکی ہارب کے ارد گرد برداشت کیوں نہیں ہو رہی تھی۔۔

عروب بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی اس کے شولڈر کٹ بال اس کے چہرے کے دائیں طرف گرے۔۔ جنہیں اس نے ایک ہاتھ سے کان کے پیچھے اڑسا

مجھے لگتا ہے مجھے ہارب اچھا۔۔

نہیں نہیں۔۔ایک نمبر کا کھڑوس ہے وہ۔۔ جب دیکھو ٹوکتا رہتا ہے۔۔

مجھے وہ اچھا نہیں لگ سکتا۔۔۔

عروب نے خود کو تسلی دی۔۔

تو پھر اس کی منگنی کا سن کر مجھے اچھا کیوں نہیں لگا۔۔۔اگلے ہی پل عروب نے پھر سے بے بسی سے سوچا۔۔

اس نے بیڈ پر ہڑا اپنا موبائل اٹھایا اور ہارب کو فون کرنے لگی ہارب اور کرن ابھی گھر پہنچے ہی تھے اس نے اپنا موبائل باہر صحن میں پڑی چارپائی پر رکھا اور خود فریش ہونے چلا گیا۔۔

تبھی ہارب کا فون بجا کرن جو کمرے میں جانے ہی لگی تھی فون کی بیل پر واپس مڑی۔۔

ہاتھ بڑھا کر اس نے موبائل اٹھایا تو عروب کی کال تھی۔۔۔

کرن کے ماتھے پر بل پڑے۔۔

ہارب۔۔۔ کہاں ہو؟؟

کرن نے ابھی فون اٹھایا ہی تھا جب عروب کی بے چین آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

ہارب فریش ہونے گئے ہیں۔۔ کچھ کام تھا آپ کو؟؟ کرن نے بمشکل اپنا لہجہ نارمل رکھا

دوسری طرف کرن کی آواز پر عروب کے تن بدن میں آگ لگ گئی

۔۔۔

تمہارے پاس ہارب کا فون کیا کر رہا ہے؟؟ عروب نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

جب ہارب ہی میرے ہیں تو ان کی ہر چیز پر میرا حق ہے۔۔ کرن نے گہرا سانس لیتے سکون سے کہا وہ عروب سے بدتمیزی نہیں کرنا چاہتی تھی پر اسے لگ رہا تھا عروب ہارب میں انٹرسٹڈ ہے۔۔

کرن کی بات پر عروب کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے پتا نہیں کیوں کرن کی بات پر دل میں تکلیف سی اٹھی تھی

اس نے بنا کوئی جواب دیے خاموشی سے فون بند کر دیا۔۔اور سرہانے پر سر رکھ کر بے آواز رونے لگی

آج ملک فرحان اور اس کے بیٹے ملک اویس نے خان حویلی ڈنر پر آنا تھا اور ساتھ ہی مہر کو دیکھنے بھی۔۔۔

مہر صبح سے بولائی بولائی سی پھر رہی تھی کل سے اس نے مصطفٰی کو نہیں دیکھا تھا اب اس کا دل چاہ رہا تھا وہ ایک نظر مصطفٰی کو دیکھ لے۔۔

وہ کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتی تھی پتا نہیں کیوں دل اداس ہو رہا تھا دل چاہ رہا تھا وہ چیخ چیخ کر روئے

ڈنر پر اچھا خاصا اہتمام کیا گیا تھا ملک فرحان تھوڑی دیر میں حویلی پہنچنے والے تھے مصطفیٰ صبح سے کسی کام سے شہر گیا ہوا تھا

عبادت تو بہروز کی حرکت کے بعد کمرے سے ہی نہیں نکلی۔۔

اس کے ہونٹ پر ہلکا سا زخم ہو گیا تھا جسے اس نے لپ اسٹک سے چھپا تو لیا تھا پر پھر بھی اسے محسوس ہو رہا تھا اور ڈر بھی لگ رہا تھا کسی کو پتا نہ چل جائے کہ اس کے ہونٹ پر زخم کیسے ہوا ہے

بالاج خانزادہ اور روپ کا موڈ ابھی بھی خراب تھا جبکہ محبوب خان زادہ اور الفت نے چپ کی چادر اوڑھ لی تھی اور پھر مصطفیٰ نے بھی انہیں قسم دے دی تھی کہ اب وہ کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔۔

بالاج خانزادہ کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ ڈنر میں شرکت ہی نہ کرے پر صبا کی وجہ سے وہ ضبط کر گیا تھا کیونکہ جب

مہر نے ہی انکار کر دیا تھا تو صبا بھی کیا کرتی۔۔

ملک فرحان اور ان کے بیٹے ملک اویس حویلی پہنچ گئے تھے

براق خانزادہ اور یوسف خان زادہ نے خوشدلی سے ان کا استقبال کیا۔۔

بہروز خانزادہ نے ماتھے پر بل ڈال کر اوپر سے لے کر نیچے تک ملک اویس کا معائنہ کیا پھر برا سا منہ بنا کر سائیڈ پر ہو گیا۔۔

عبادت اور عروب کا بھی کچھ یہی حال تھا مصطفیٰ کی پرسنیلٹی کے آگے اس کی پرسنیلٹی انہیں زیرو لگی تھی۔۔

ملک اویس نے عبادت اوت عروب کو بڑے غور سے دیکھا شاید وہ سوچ رہا تھا مہران دونوں میں سے کوئی ہے

اور یہ سین بہروز خانزادہ کی چیل آنکھوں سے چھپا نہ رہ سکا غصے سے اس نے جبڑے بھینچے۔۔

تم دونوں نکلو یہاں سے۔۔ مہر خانی کے ساتھ آنا۔۔

بہروز خانزادہ نے ان دونوں کے قریب جا کر غصے سے کہا تو عبادت نے ایک سخت گھوری بہروز خانزادہ پر ڈالی اور وہاں سے ہٹ گئی

بہروز خانزادہ کے چہرے پر غصے کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی۔۔

پاگل لڑکی۔۔ بہروز خانزادہ نے مسکرا کر سر جھٹکا۔۔

براق خان۔۔ ہماری بیٹی مہرماہ کو تو بلائیں۔۔ ملک فرحان نے صوفے پر پھیلتے ہوئے مسکرا کر کہا تو ملک اویس نے گہرا سانس لیا

یوسف خان زادہ نے صبا کو اشارہ کیا تو وہ سر ہلا کر مہر کو لینے اس کے کمرے کی طرف بڑھی

عبادت مہر کے بیڈ پر چپ چاپ بیٹھی تھی مہر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے گم سم کھڑی تھی عروب اسے کے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنا رہی تھی مہر نے لائٹ پنک کلر کا خوبصورت ڈریس پہن رکھا تھا لائٹ سے میک اپ میں وہ مزید خوبصورت لگ رہی تھی اگر اس وقت مصطفٰی اسے دیکھ لیتا تو یقیناً اپنا آپ ہار جاتا۔۔

مہر۔۔ چلو بیٹے آپ کو سب نیچے بلا رہے ہیں۔۔ صبا نے مہر کی طرف دیکھتے کہا جس کا سوگوار سا حسن دیکھ صبا ایک پل کے لیے چونک گئی تھی۔۔

مہر کا دل خوف سے دھک دھک کرنے لگا پتا نہیں ملک اویس کیسا ہو گا مصطفیٰ کو تو وہ بچپن سے جانتی تھی پر وہ جان کر بھی اسے جان نہیں پائی

۔۔

گھبراہٹ ہو رہی ہے؟؟ مہر کو ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مڑوڑتے دیکھ صبا نے پوچھا تو مہر کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا

مم۔۔۔ ماما۔۔ وہ۔۔

مہر۔۔ گھبرانا چھوڑو اور چلو۔۔ صبا نے اس کی بات سننا ٹھیک نہی سمجھا کہیں نہ کہیں صبا کو بھی مہر سے گلہ تھا کہ اس نے مصطفیٰ کو کیوں ٹھکرا دیا

مہر نیچے آئی تو ملک فرحان اسے آتا دیکھ کھڑے ہو گئے وہ سمجھ گئے تھے یہ ہی مہر ہے

اسلام علیکم۔۔

مہر نے آہستہ آواز میں سلام کیا تو ملک اویس نے نظریں اٹھا کر مہر کی طرف دیکھا اور نظریں پلٹنا بھول گیا

عبادت اور عروب کا دھیان ملک اویس کی طرف ہی تھا

ٹھرکی لوفر۔۔

عروب آہستہ سے بڑبڑائی تو عبادت نے اپنی ہنسی دبائی

بہروز خانزادہ کا دھیان عبادت کی طرف گیا جو ہلکا سا مسکراتی اسے بہت پیاری لگی

وعلیکم السلام آؤ بیٹا بیٹھو۔۔۔

ملک فرحان نے مہر کر سر پر پیار دیا تو مہر سنگل صوفے پر بیٹھ گئی پر اس دوران اس نے ایک بار بھی نظریں اٹھا کر ملک اویس کی طرف نہیں دیکھا

پر ملک اویس بڑی فرصت سے مہر کو ہی دیکھ رہا تھا

عروب اور عبادت صوفے کے پیچھے کھڑی تھیں جس صوفے پر بالاج خانزادہ اور محبوب خان زادہ بیٹھے تھے بہروز خانزادہ چپکے سے عبادت کے ساتے جا کر کھڑا ہو گیا اور عبادت کا ہاتھ تھام لیا

عبادت جو ملک اویس کا ایکسرے کر رہی تھی اسے ساتھ کھڑے بہروز خانزادہ کا احساس تک نہ ہوا جب اسے اپنے ہاتھ پر کسی کے مضبوط ہاتھ کا احساس ہوا تو اس نے چونک کر اپنے دائیں طرف دیکھا

عروب عبادت کے بائیں جانب کھڑی تھی عبادت نے حیرت سے پہلے سر نیچے کر کے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جو بہروز خانزادہ کے ہاتھ میں تھا پھر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا جو انجان بنا سامنے دیکھ رہا تھا عبادت نے غصے سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھ کر آہستہ سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی پر بہروز خانزادہ اس کا ارادہ بھانپتے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر گیا

عبادت نے بے بسی سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا جو اس کی طرف دیکھ ہی نہیں رہا تھا

عبادت نے سب کی طرف دیکھا صد شکر کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا

اس نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تو اس بار بہروز خانزادہ نے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا لیں۔۔

عبادت کا دل بری طرح دھڑکنے لگا بہروز خانزادہ کے مضبوط ہاتھ کا لمس اسے کانپنے پر مجبور کر رہا تھا

چ۔۔چھوڑیں۔۔عبادت نے دھیمی آواز سے منمنا کر کہا

خاموشی سے کھڑی رہو۔۔بہروز خانزادہ نے اسے آنکھیں دکھا کر آہستہ آواز میں کہا تو عبادت نے مزاحمت چھوڑ دی اور بہروز خانزادہ کو اس کی منمانی کرنے دی

بہروز خانزادہ آہستہ آہستہ عبادت کے ہاتھ کی پشت اپنے انگوٹھے سے سہلا رہا تھا عبادت اس کے ہاتھ کا لمس خاموشی سے محسوس کرنے لگی تبھی مصطفیٰ خانزادہ بھی حویلی آگیا۔۔

اسلام علیکم۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے سب کو مشترکہ سلام کیا تو سب کی نظریں مصطفیٰ کی طرف اٹھیں۔۔

مہر نے بھی آنکھیں اٹھا کر مصطفیٰ کی طرف دیکھتے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھائی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔آؤ مصطفیٰ۔۔

بالاج خانزادہ نے سلام کا جواب دیتے ہاتھ کے اشارے سے مصطفیٰ کو اپنے پاس بلایا تو وہ بالاج خانزادہ کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا

یہ مصطفیٰ خانزادہ ہے۔۔اس حویلی کا سب سے بڑا بیٹا۔۔بالاج خانزادہ کے تعارف پر مصطفیٰ نے زرا سا سر گھما کر بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

کیسے ہو برخوردار؟؟ ملک فرحان نے مصطفٰی کے شانے پر ہاتھ رکھتے کہا

وہ خود بھی مصطفی کی پرسنیلٹی سے متاثر ہوئے تھے

جی الحمدللہ۔۔۔ مصطفٰی نے ہلکا سا مسکرا کر کہا

مصطفٰی خان۔۔ یہ ملک اویس ہے ملک فرحان کے بیٹے۔۔

بالاج خانزادہ نے ملک اویس کا تعارف مصطفٰی سے کروایا تو مصطفٰی نے آگے ہو کر ملک اویس سے ہاتھ ملایا۔۔

اس دوران سب کی نظریں مصطفٰی پر تھیں جس کے چہرے سے اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت اس کے دل کی کیا کیفیت ہے۔۔

موقع کی نزاکت دیکھتے بہروز خانزادہ نے خود ہی عبادت کا ہاتھ چھوڑ دیا

تو عبادت نے شکر کا سانس لیا اور وہاں سے کھسک گئی

اس لڑکی میں کوئی جادو ہے میں نے سوچا تھا اس سے دور رہوں گا پر دل اس کے اور قریب جانے کو کرتا ہے

بہروز خانزادہ نے عبادت کی پشت کو دیکھ کر بے بسی سے سوچا۔۔۔

چلیں ڈنر کرتے ہیں۔۔ بالاج خانزادہ آگے بڑھا تو مصطفٰی فریش ہونے
اپنے کمرے میں چلا گیا

کھانا کافی اچھے ماحول میں کھایا گیا ملک اویس مہر کو ہی دیکھتا رہا اور یہ بات
عروب عبادت اور بہروز خانزادہ نے کافی اچھے سے نوٹس کی۔۔

بہروز خانزادہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ ملک اویس کو یہاں سے غائب
کر دے۔۔

براق خان۔۔ ہمیں آپ کی پوتی بہت پسند ہے ہمیں یہ رشتہ منظور ہے
۔۔ملک فرحان نے مہر کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تو مہر کو مزید گھبراہٹ
ہونے لگی۔۔

اب آپ لوگوں کو ملک ولا آنا ہے تاکہ ہم بچوں کو جلد از جلد ایک
مضبوط رشتے میں باندھ دیں۔۔

ملک فرحان کی بات حویلی کے بڑوں کو پسند آئی دو دن بعد ملک فرحان
نے خان حویلی کے مکینوں کو ملک ولا آنے کی دعوت دی

ملک فرحان نے کچھ پیسے مہر کے ہاتھ پر رکھ دیئے جس کا مطلب تھا مہر اب ان کی امانت ہے۔۔

مہمانوں کے جانے کے بعد مہر بنا کسی کی طرف دیکھے چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

عروب اور عبادت بھی اپنے کمروں میں چلی گئی۔۔

بابا۔۔۔مجھے ملک اویس کچھ خاص پسند نہیں آیا۔۔یوسف خان زادہ نے سب کے سامنے صاف گوئی سے اپنے دل کی بات رکھی۔۔

کوئی زبردستی نہیں ہے یوسف خان۔۔ ہمیں بات پسند آئی تو آگے بڑھائیں گے ورنہ یہیں معاملہ ختم کر دیں گے۔۔ براق خانزادہ زبردستی کے قائل نہیں تھے اس لیے انھوں نے یوسف خانزادہ کو تسلی دی یوسف خان زادہ کی بات سب کے دل کو لگی تھی ملک اویس کسی کو بھی پسند نہیں آیا تھا سوائے علینا کے۔۔۔

مہر کمرے میں آئی اس نے دوپٹہ سر سے اتار کر بیڈ پر پھینکا ایک ایک کر کے جیولری اتار کر فرش پر پھینکی اور بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

اس نے ایک بار بھی ملک اویس کی طرف نہیں دیکھا تھا پر ملک اویس کی نظریں خود پر وہ بخوبی محسوس کرتی رہی تھی

مہر کا دل چاہ رہا تھا وہ خود کو نوچ دے۔۔ملک اویس کی نظروں سے اسے بے حد بری لگ رہی تھیں

وہ ہوتا کون ہے مجھے دیکھنے والا۔۔مجھے دیکھنے ہے تو مصطفیٰ دیکھیں۔۔ کوئی اور مجھے کیوں دیکھے۔۔

مہر سوں سوں کرتے بڑبڑا رہی تھی۔۔

میں نے دادو کی باتوں میں آکر مصطفیٰ کا دل تو توڑا۔۔ساتھ میں اپنا بھی توڑ لیا۔۔

مہر پھر سے زار و قطار رونے لگی۔۔آنکھوں کا کاجل پھیل گیا تھا بار بار آنسو صاف کرنے سے گال سرخ ہو رہے تھے۔۔

مصطفٰی نے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا بہت ناراض ہیں وہ مجھ سے۔۔

مہر نے معصومیت سے سوچا۔۔۔

لیکن میں منالوں گی انہیں۔۔ہاں۔۔میں ابھی مناتی ہوں انہیں۔۔مہر دوپٹہ لے کر اٹھ کھڑی ہوئی

جب وہ ملک اویس مجھے دیکھ رہا تھا تو مصطفٰی نے اسے منع کیوں نہیں کیا۔۔اسے کہا کیوں نہیں۔۔یہ میری ماہ ہے۔۔اس پر صرف میرا حق ہے۔۔

مہر کمرے سے نکل کر مصطفٰی کے کمرے کی طرف جاتے منہ میں بڑ بڑا رہی تھی ساتھ ساتھ آنسو بھی صاف کر رہی تھی۔۔۔

مصطفیٰ خاموشی سے ڈنر کر کے اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا

اس نے آج لندن ویزے کے لیے اپلائی کر دیا تھا

یہ بات حویلی میں صرف مصطفیٰ اور الفت جانتے تھے مصطفیٰ خانزادہ نے

بڑی مشکل سے الفت کو راضی کیا تھا۔۔

وہ فلحال حویلی سے دور جانا چاہتا تھا

اس نے کیسے خود پر ضبط کیا تھا یہ اس کا اللہ اور وہ خود جانتا تھا اپنی تکلیف

چھپانا وہ بخوبی جانتا تھا

آج جب ملک اویس مہر کی طرف دیکھ رہا تھا تو مصطفیٰ

جانتا تھا کیسے اس نے خود کو روک رکھا تھا

ورنہ دل تو چاہ رہا تھا اس انسان کا منہ تھپڑوں سے لال کر دے اس کا دل

رو رہا تھا پر آنکھیں خشک تھیں۔۔

وہ لاکھ مہر کو دل و دماغ سے نکال رہا تھا پر وہ تو کم عمری سے ہی اس کے

حواسوں پر سوار تھی

مصطفیٰ جانتا تھا مہر معصوم اور نا سمجھ ہے اس لیے

وہ علینا کی باتوں میں آئی

پر جو الفاظ مصطفیٰ مہر ماہ کے منہ سے اپنے کانوں سے سن چکا تھا وہ الفاظ مصطفیٰ کو مزید درد سے دو چار کر رہے تھے۔۔

اس نے علینا کے سامنے صاف لفظوں سے کہا تھا کہ اسے مصطفیٰ پسند نہیں ہے اور جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا نکلے گا۔۔۔

اتنا مصطفیٰ کو اس بات سے تکلیف نہیں ہوئی تھی کہ مہر اسے پسند نہیں کرتی جتنا درد اس بات سے اٹھا تھا کہ جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا نکلے گا۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اٹھ کر کمرے کی لائٹ آف کر کے نائٹ بلب جلایا۔۔اے سی کی سپیڈ بڑھائی اور بیڈ کی سائیڈ ٹیبل ڈرا سے سگریٹ اور لائٹر نکال کر سگریٹ نوشی کرنے لگا

اس نے کبھی زندگی میں سگریٹ نہیں پیا تھا پر آج صبح سے وہ کتنے ہی سگریٹ پی چکا تھا اگر الفت یا محبوب خان زادہ کو پتا چل جائے تو یقیناً وہ

مصطفیٰ سے ناراض ہوتے پر مصطفیٰ فلحال سب کو سائیڈ پر رکھ کر خود کو سگریٹ کی عادت ڈال رہا تھا

وہ ساتھ ساتھ کمرے میں چکر بھی لگا رہا تھا اور ساتھ ساتھ سگریٹ کے کش بھی لگا رہا تھا

ابھی اس نے آدھا سگریٹ پیا ہی تھا جب کلک کی آواز پر اس کے کمرے کا دروازہ کھلا۔۔۔

مصطفیٰ نے چونک کر سگریٹ اپنے پیچھے چھپایا اور سوچا وہ دروازہ لاک کرنا کیسے بھول گیا

پر سامنے ہی مہر کو کھڑے دیکھ وہ کچھ پل کے لیے حیران ہوا کمرے میں جلے نائٹ بلب کی روشنی میں مہر نے اپنی روئی ہوئی آنکھوں سے سامنے دیکھا تو کمرے کے بیچ و بیچ مصطفیٰ کھڑا تھا

کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک اور سگریٹ کی سمیل پھیلی تھی جو مہر کی نتھوں سے ٹکرائی

مہر ایک سیکنڈ سے پہلے تیز قدم چلتی کمرے میں آئی اور مصطفیٰ کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

مصطفیٰ نے حیرت سے سر نیچے کر کے مہر کی طرف دیکھا جو اس کے سینے پر سر رکھے رونے میں مصروف تھی

مصطفیٰ نے سگریٹ زمین پر پھینکا اور پاؤں سے مسلا۔۔

آپ بہت برے ہیں۔۔میں آپ سے بہت ناراض ہوں۔۔

مصطفیٰ ابھی بھی شاکڈ کیفیت میں تھا جب اس کی سماعتوں سے مہر کی ہچکیوں میں ڈوبی آواز سنائی دی مصطفیٰ نے چونک کر مہر کی طرف دیکھا جو ابھی بھی اس کے سینے سے لگی تھی

ایک دم سے مصطفیٰ کو مہر کے کہے الفاظ یاد آئے اس نے مہر کو بازوؤں سے پکڑ کر پیچھے کیا

یہ کیا حرکت ہے؟؟؟ بتانا پسند کرو گی؟؟

مصطفیٰ نے مہر کے قریب سے گزر کر لائٹ آن کی پر جیسے ہی وہ مڑا مہر کا ستا ہوا چہرہ دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا۔۔

آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھیں آنکھیں کا جل پھیلنے سے کالی ہو گئی تھیں بال ہلکے سے بکھرے ہوئے تھے

میں آپ سے ناراض ہوں۔۔

مہر نے آنسو پونچھتے مصطفیٰ کے سوال کو نظرانداز کر کے اس سے معصومیت بھرا شکوہ کیا۔۔

مہر کی بات پر مصطفیٰ کے ماتھے پر بل پڑے۔۔

مجھے تمہاری ناراضگی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تم یہ بتاؤ رات کے گیارہ بجے میرے کمرے میں کیا کرنے آئی ہو؟؟

مصطفیٰ نے سخت لہجے میں پوچھا

کیوں میں آپ کے کمرے میں نہیں آسکتی؟؟ پھر سے معصوم بھرا سوال۔۔۔

نہیں۔۔تم میرے کمرے میں نہیں آسکتی نہ تمہیں اجازت ہے میرے کمرے میں آنے کی۔۔

مصطفٰی کے اتنے سخت لہجے پر مہر کے آنسو ٹپ ٹپ گرے

آپ کیوں مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں ناراض تو میں ہوں آپ سے۔۔

مہر نے مصطفٰی کے رُوبرو کھڑے ہوتے کہا

کیوں؟؟ مصطفٰی نے دوسری طرف دیکھتے کہا مہر کا رویا ہوا چہرہ اسے بے چین کر رہا تھا

کیونکہ آپ نے آج اس ملک اویس کو منع نہیں کیا۔۔ مصطفٰی دوسری جانب دیکھ رہا تھا مہر جا کر اس طرف کھڑی ہو گئی۔۔۔ مصطفٰی نے غصے سے لب بھینچے۔۔

میں اسے کس بات سے منع کرتا؟؟ مصطفٰی نے ناسمجھی سے کہا۔۔

وہ مجھے گندی گندی نظروں سے دیکھ رہا تھا آپ نے اسے کہا کیوں نہیں کہ میری ماہ کی طرف مت دیکھو۔۔

مہر کی بات پر مصطفیٰ نے حیرت سے مہر کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں ڈھیروں شکوے لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

مصطفیٰ کی سمجھ میں نہیں آیا مہر نے اسے یہ بات کیوں کہی۔۔ یہ بات تو مہر تب کرتی نا جب اسے مصطفیٰ سے محبت ہوتی۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ جاؤ آرام کرو۔۔ مصطفیٰ نے سنجیدگی سے کہا اور بیڈ کی طرف جانے لگا۔۔۔

میری طبیعت آپ کی وجہ سے خراب ہوئی ہے۔۔ اس سب کے زمہ دار آپ ہیں۔۔ مہر نے روتے ہوئے کہا تو مصطفیٰ کو مزید حیرت ہوئی

کہنا کیا چاہتی ہو تم ؟؟ مصطفیٰ نے مڑ کر گہرا سانس لیتے کہا۔۔ وہ اتنی رات کو مہر کے اپنے کمرے میں آنے کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔۔

آپ محبوب ماموں سے کہیں وہ بالاج ماموں سے میرا آپ کے لیے رشتہ مانگیں۔۔ میں اب انکار نہیں کروں گی۔۔۔

مہر کی بات پر مصطفیٰ اپنی جگہ کھڑے کا کھڑا رہ گیا اسے مہر سے اس بات سے توقع نہیں تھی

مصطفیٰ ابھی بھ سمجھ نہیں پا رہا تھا مہر چاہتی کیا ہے اگر اسے اقرار ہی کرنا تھا تو اس نے پہلے انکار ہی کیوں کیا۔۔اپنی داد وسائیں کی باتوں میں آکر

۔۔

مصطفیٰ خانزادہ کا دل کیا مہر کا دماغ ٹھکانے لگا دے۔۔اس نے سر اوپر کر کے گہرا سانس کھینچتے خود کا غصہ کنڑول کرنے کی کوشش کی۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔ مصطفیٰ خانزادہ نے سنجیدگی سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے کہا تو مہر نے فوراً سر نفی میں ہلا دیا مصطفیٰ خانزادہ کا میٹر گھوم گیا

میرا دماغ خراب مت کرو مہر۔۔۔ جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہیں یا خود کو کچھ کر دوں گا۔۔ مصطفیٰ خانزادہ نے مٹھیاں بھینچتے کہا۔۔

آپ مجھے مہر کیوں کہہ رہے ہیں آپ تو مجھے ماہ کہتے ہیں نا۔۔ مہر مصطفیٰ خانزادہ کے غصے کو خاطر میں ہی نہیں لا رہی تھی اس کی معصومیت عروج پر تھی

اگر تم میری ماہ ہوتی تو کبھی بھی انکار نہیں کرتی۔۔ مصطفیٰ خانزادہ کی زبان سے شکوہ پھسلا۔۔

میں آپ کی ماہ بن جاؤں گی۔۔ ہمیشہ کے لیے بن جاؤں گی مہر نے مصطفیٰ کے قریب ہوتے کہا تو اسی پل مصطفیٰ دو قدم پیچھے ہوا

نہیں مہر۔۔ اب وقت گزر چکا ہے۔۔ میری دعا ہے تم ملک اویس کے ساتھ خوش رہو۔۔ مصطفیٰ نے خود پر کمال ضبط کرتے یہ لفظ ادا کئے تھے

نہیں۔۔ مجھے وہ بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔۔ وہ مجھے گندی نظروں سے دیکھ رہا تھا میں چاہتی ہوں مجھے بس آپ دیکھیں اور کوئی نہیں۔۔

مہر نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا

تم ملک اویس کی گندی نظروں کی بات کرتی ہو میرا باپ تو گندا انسان تھا جیسا باپ ہو ویسا ہی بیٹا نکلتا ہے۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے مہر کی طرف دیکھتے چبا چبا کر کہا تو

مہر کو اپنی کہی باتیں یاد آئیں اس کا سر شرمندگی سے جھک گیا۔۔

وہ۔۔۔میں نے۔۔غصے میں۔۔کہا تھا۔۔داد و سائیں کی باتوں۔۔میں آ گئی تھی۔۔مہر نے مصطفیٰ سے نظریں چرائیں

ہمم۔۔۔میں جانتا ہوں تم ضرورت سے زیادہ معصوم ہو پر اتنی بھی بچی نہیں ہو کہ میری محبت تمہیں محسوس نہیں ہوئی۔۔بچپن سے لے کر بڑے ہونے تک میں نے تم پر آتے جاتے اپنی محبت جتائی ہے اور کتنی آسانی سے تم کسی کی بھی باتوں میں آ کر کہہ گئی کہ جیسا باپ ہو ویسا بیٹا بھی نکلے گا۔۔

مصطفیٰ خانزادہ کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ ایک پل کے لیے مہر

کو اس سے خوف محسوس ہوا غصے سے اس کی رگیں تن گئیں تھیں ۔۔

چہرہ سرخ ہو گیا تھا

معاف کر دیں ۔۔اب کسی کی باتوں میں نہیں آؤں گی ۔۔ مہر نے سر جھکا

کر روتے ہوئے کہا

ایک کام کرو تم مجھے معاف کر دو اور چلی جاؤ یہاں سے ۔۔ تم مصطفیٰ

خانزادہ کو توڑ چکی ہو اس کے مان کو خاک میں ملا چکی ہو ۔۔اب چلی جاؤ

یہاں سے ۔۔

مصطفیٰ خانزادہ دھیمی آواز میں غصے سے دھاڑا ۔۔

نہیں جاؤں گی میں ۔۔ آپ کو مجھ پر یقین کیوں نہیں آرہا ۔۔ میں کہہ

رہی ہوں نا میں اب انکار نہیں کروں گی ۔۔ آپ بے شک ابھی مجھے

بڑے ماموں کے پاس لے جائیں میں ان سے کہہ دوں گی کہ مجھے آپ

کے ساتھ رہنا ہے آپ سے شادی کرنی ہے ۔۔

مہر کا دل خوف سے کانپ رہا تھا کیونکہ مصطفیٰ کے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے تھے مہر کو یہی خوف کھا رہا تھا کہ پتا نہیں مصطفیٰ اسے معاف کرے گا یا نہیں۔۔۔

مہر۔۔میں آخری بار کہہ رہا ہوں جاؤ یہاں سے۔۔ مصطفیٰ خانزادہ نے غصے سے وارننگ دی تو مہر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

مصطفیٰ خانزادہ کتنی دیر اسے خاموشی سے دیکھتا رہا

تم جا رہی ہو یا میں چلا جاؤں۔۔ مصطفیٰ خانزادہ نے دھمکی دی تو مہر نے روئی ہوئی آنکھوں سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا۔۔۔۔

اب انکار نہیں کروں گی۔۔۔ مہر نے ہاتھوں کو آپس میں مروڑتے منت بھرے انداز سے کہا

تم ایسے نہیں جاؤ گی۔۔ مصطفیٰ خانزادہ کہتے ہی دو قدم بڑھا اس نے مہر کو بازو سے پکڑا اور کمرے سے باہر نکالنے لگا۔۔۔

پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔اب کسی کی باتوں میں نہیں آؤں گی۔۔ایک بار معاف کر دیں۔۔ مہر نے مصطفیٰ کے آگے ہاتھ جوڑے پر مصطفیٰ خانزادہ کو پتھر بھی مہر نے ہی بنایا تھا وہ آج سخت بنا تھا یہاں تک کہ مہر کے آنسو بھی اسے موم نہیں کر رہے تھے۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے مہر کو کمرے سے باہر نکالا اور دروازہ بند کر کے لاک کر لیا مہر نے ہچکی لیتے بند دروازے کی طرف دیکھا۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے دروازہ سے سر ٹکایا اور گہرا سانس لیتے اپنے آنسو اندر دھکیلے۔۔اس نے آج بھی خود کو رونے سے باز رکھا آنسو کا ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلنے نہیں دیا۔۔

غلطی میری ہے مہر۔۔مجھے تم سے محبت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا کہ میں اس حویلی کا خون نہیں ہوں میں محبوب خان زادہ کا خون نہیں ہوں۔۔

پر میں نے جان بوجھ کر تو تم سے محبت نہیں کی نا۔۔مجھے تو تم سے محبت ہو گئی۔۔

تمہیں ملک اویس کی نظریں گندی لگیں۔۔۔میرا ضبط دیکھو مہر۔۔میں اپنی محبت کسی اور کے لیے چھوڑ رہا ہوں صرف اس وجہ سے کہ میں ایک کریکٹر لیس باپ کا بیٹا ہوں

لوگوں کی سوچ ہے میں بھی اپنے باپ جیسا نکلوں گا۔۔

پر میرا اللہ گواہ ہے مہر۔۔میں نے آج تک تمہارے علاؤہ کسی لڑکی کو نظر بھر کر نہیں دیکھا میں نے خود کو اسی دن تمہاری امانت سمجھ کر سنبھال لیا تھا جس دن مجھے احساس ہوا تھا کہ مجھے ماہ سے محبت ہے۔۔

پر میں بھول گیا تھا مہر۔۔میں تمہارے لائق نہیں ہوں کیونکہ میں محبوب خان زادہ کی سگی اولاد نہیں ہوں۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے سگریٹ جلایا اور کانپتے ہاتھوں سے سگریٹ پینے لگا

۔۔اسے اپنے اندر دل کے مقام پر تکلیف محسوس ہوئی تو اس نے شرٹ

اتار کر صوفے پر رکھ دی۔۔

اے سی کی سپیڈ فل تھی پھر بھی مصطفیٰ کو گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی

اس کا دل گھبرا رہا تھا مہر کی روئی سرخ آنکھیں اسے بے قرار کر رہی

تھیں

پر مصطفیٰ خانزادہ اب اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا وہ چاہتا تھا مہر

کو اچھا لائف پارٹنر ملے جس کا فیملی بیک گراؤنڈ بہت اچھا ہو

مصطفیٰ خانزادہ کے اصلی باپ کی طرح شرمناک نہیں۔۔۔

مہر کتنی ہی دیر دروازے کو تکتی ہچکیاں لیتی رہی پھر ہارے ہوئے

قدموں سے اپنے کمرے کی طرف چل پڑی

رو رو کر اسے سر میں ٹیسیں اٹھتیں محسوس ہونے لگیں وہ کمرے میں

آ کر بیڈ پر گری اور ہچکیوں سے پاگلوں کی طرح رونے لگی

ہارب۔۔مجھے عروب کچھ اچھی نہیں لگی۔۔

ہارب اور کرن اس وقت چھت پر بیٹھے چائے پی رہے تھے جب کرن نے اپنے دل کی بات ہارب سے کہی تو ہارب نے چونک کر کرن کی طرف دیکھا

کیا مطلب تمہیں وہ اچھی نہیں لگی؟؟ہارب نے ناسمجھی سے کرن کی طرف دیکھا

میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آج عروب کے پاوں پر چوٹ نہیں آئی تھی وہ گری نہیں تھی اس نے بہانا کیا تھا نہ ہی اس کی طبیعت خراب تھی اس نے یونیورسٹی جانے سے جان بوجھ کر انکار کیا۔۔۔کرن نے جو محسوس کیا اس نے کو بتادیا

یہ تم کیا کہہ رہی ہو کرن ایسا کچھ نہیں ہے تم نے دیکھا نہیں وہ درد سے کتنا تڑپ رہی تھی ہارب کا اشارہ عروب کے پاؤں کی طرف تھا

نہیں ہارب۔۔۔آپ وہ نہیں دیکھ رہے جو میں دیکھ رہی ہوں کرن نے سنجیدگی سے کہا

میں کیا نہیں دیکھ رہا جو تم دیکھ رہی ہو۔۔۔ہارب کا لہجہ بھی سنجیدہ ہوا

ہارب مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے عروب آپ میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔

کرن نے ڈرتے ڈرتے دل کی بات کہی تو ہارب کے ماتھے پر بل پڑے

کیا ہو گیا ہے کرن؟؟؟ کیسی باتیں کر رہی ہو؟؟؟ اسے کرن کی بات اچھی تو نہیں لگی تھی لیکن وہ کنڑول کر گیا تھا

ہارب آپ خود سوچیں نا۔۔۔پہلے وہ اچھی بھلی یونیورسٹی جانے کے لیے نکلی تھی لیکن جیسے ہی میں نے اسے بتایا کہ میں آپ کی منگیتر ہوں تو اس کی طبیعت خراب ہو گئی آپ نے اسے حویلی چھوڑنے کے بات کی تو اس نے سوچا کہ میں اور آپ اکیلے گاؤں کی سیر کریں گے ساتھ ہی اس کی طبیعت بھی ٹھیک ہو گئی۔۔

ہم اکیلے وقت گزار رہے تھے تو اس نے جان بوجھ کر پاؤں کے درد کا بہانہ بنا دیا۔۔ کرن ایک ایک بات حارب کے آگے رکھ رہی تھی

تم غلط سوچ رہی ہو کرن۔۔۔ وہ بس تھوڑی سی جذباتی ہے اور شرارتی بھی۔۔۔ پر جیسا تم سوچ رہی ہو ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔

حارب کو واقعی کرن کی باتیں بری لگ رہی تھی

ٹھیک ہے آپ کہہ رہے ہیں تو ایسا ہی ہو گا لیکن میں نے جو نوٹس کیا وہ آپ سے کہہ دیا اور میں آپ سے پھر بھی یہی کہوں گی کہ وہ آپ میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔

کرن اپنی بات پر قائم رہی تو حارب نے گہرا سانس لیا

چلو سونے چلتے ہیں صبح جلدی اٹھنا ہے۔۔۔ حارب نے کھڑے ہوتے کہا تو کرن بھی سر ہلا کر کھڑی ہو گئی

حارب عروب کے متعلق ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عروب اس سے چڑ کھاتی ہے اور اس سے نفرت بھی کرتی ہے۔۔

پھر وہ کیسے ہارب میں انٹرسٹڈ ہو سکتی تھی اس نے سوچا کہ کرن کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہے اس لیے اس نے کرن کی باتوں کو سرے سے نظر انداز کر دیا

پر یہ تو کل کا سورج ہارب کو بتانے والا تھا کہ کرن نے جو محسوس کیا وہ سچ ہے یا جھوٹ۔۔

رات کو بہروز خانزادہ سونے کے لیے لیٹا تو آج کے دن کی اپنی حرکتیں سوچ ہی خود ہی ہنس پڑا کیسے آج وہ عبادت کو تنگ کرتا رہا

پتا نہیں کیا چاہتی ہے یہ لڑکی مجھ سے۔۔ سوچتا ہوں اس کے قریب نہیں جانا۔۔ پھر اس کے قریب چلا جاتا ہوں۔۔ یا تو مجھ پر جادو ٹونہ کرتی ہے یا کچھ پڑھ کر پھونکتی ہے۔۔

ورنہ بہروز خانزادہ یونہی کسی پر بلا وجہ فدا نہیں ہوتا۔۔

بہروز خانزادہ اپنے بیڈ پر چت لیٹا عبادت کے متعلق سوچ رہا تھا اس کا دل عبادت کی طرف مائل ہو رہا تھا جسے وہ جادو ٹونے کا نام دے رہا تھا کہیں یہ کھانے میں تو کچھ ملا کر نہیں دیتی مجھے۔۔ بہروز خانزادہ اٹھ کر بیٹھ گیا

ہاں۔۔۔ایسا ہی ہے تبھی تو ہر وقت کیچن میں گھسی رہتی ہے۔۔ بہروز خانزادہ کو ٹینشن ہونے لگی

ایک کام کرتا ہوں اسے رنگے ہاتھوں پکڑتا ہوں۔۔ہاں یہ صحیح رہے گا۔۔ بہروز خانزادہ فیصلہ کرتے مطمئن ہو گیا

نہیں۔۔اسے ابھی اور اسی وقت رنگے ہاتھوں پکڑتا ہوں۔۔ بہروز خانزادہ سوچتے ہی اٹھ کھڑا ہوا پاؤں میں سلیپرز پہنے پھر وال کلاک کی طرف دیکھا تو رات کا ایک بج رہا تھا وہ مطمئن ہو کر کمرے سے نکل کر عبادت کے کمرے کی طرف چل پڑا۔۔

عبادت بالوں کا جوڑا کیے چہرے پر دو آوارہ لٹیں گرائے شارٹ شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر انسٹا گرام پر ریلز دیکھ رہی تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا

عبادت نے چونک کر پہلے دروازے کی طرف دیکھا پھر وال کلاک کی طرف دیکھا جہاں گھڑی کی سوئی ایک بجا رہی تھی۔۔

اسوقت کون آگیا۔۔ عبادت سوچتے اٹھ کھڑی ہوئی اور پاس پڑا دوپٹہ شانوں پر پھیلایا

اس نے اپنے ہی دھیان میں کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی بہروز خانزادہ کو کھڑے دیکھ اسے بے حد حیرت ہوئی

اسے لگا تھا ملازمہ کسی کام سے آئی ہو گی پر بہروز خانزادہ کو کھڑے دیکھ عبادت کو کافی حیرانگی ہوئی اس نے سوالیہ نظروں سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

سر میں درد ہے۔۔ایک کپ چائے ملے گی؟؟ بہروز خانزادہ نے مسکین سی شکل بنا کر کہا تو عبادت نے ایک آبرو اچکا کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

یہ کام آپ کسی ملازمہ سے کروالیں مجھے نیند آرہی ہے۔۔ عبادت روکھے لہجے میں کہہ کر دروازہ بند کرنے لگی پر بہروز نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر دروازہ بند ہونے سے روکا

عبادت نے گھور کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

ملازمہ سوگئی ہے پلیز تم بنا دو۔۔ بہروز خانزادہ نے پھر سے بے چاری سی صورت بنائی

آپ عروب سے کہہ دیں وہ جاگ رہی ہو گی۔۔ عبادت تو بہروز خانزادہ کے ڈھیٹ بننے پر حیران ہو رہی تھی

عروب پڑھ رہی ہو گی تم تو فری ہو۔۔ پلیز بنا دو۔۔ سر بہت درد کر رہا ہے۔۔ بہروز خانزادہ نے اپنا ماتھا مسلتے فل ڈرامائی ایکٹنگ کی

عبادت سمجھ گئی وہ جان نہیں چھوڑے گا اس لیے گہرا سانس لیتے وہ

چائے بنانے کے لیے پیر پٹختی اپنے کمرے سے نکل گئی

بہروز خانزادہ اپنی ہنسی دباتے اس کے پیچھے چل پڑا۔۔

عبادت۔۔پلیز چائے کمرے میں لے آنا میں تب ے ک میڈیسن کھا

لیتا ہوں۔۔بہروز خانزادہ ایک اور حکم دیتا بنا عبادت کا جواب سنے اپنے

کمرے میں چلا گیا

عبادت غصے سے کیچن میں آئی اور برتن پٹکتے چائے بنانے لگی چائے کا

پانی چولہے پر چڑھا کر اس میں چائے پتی ڈالی چینی ڈالنے ہی لگی تھی جب

اسے شرارت سوجھی اس نے چائے میں چینی کی جگہ نمک ڈال دیا۔۔

ایسا سر درد سے آرام آئے گا کہ دوبارہ سر درد نہیں ہو گا۔۔عبادت نے

چائے کپ میں ڈالتے مسکرا کر کہا

بہروز خانزادہ کمرے کا دروازہ کھولے ہی بیڈ پر بیٹھا عبادت کا انتظار

کر رہا تھا

عبادت نے کھلا دروازہ دیکھ کر دروازہ نوک کیا تو بہروز خانزادہ نے سر اٹھا کر عبادت کی طرف دیکھا

پلیز چائے ٹیبل پر رکھ دو۔۔بہروز خانزادہ کی ایکٹنگ عروج پر تھی

عبادت کا دل کیا یہی چائے بہروز خانزادہ کے سر پر انڈیل دے۔۔

اس نے بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کیا اور کمرے میں آیا چائے ٹیبل پر رکھی تبھی بہروز خانزادہ نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور اٹھ کر جلدی سے دروازہ بند کر کے لاک کر لیا

عبادت چائے رکھ کر جیسے ہی مڑی بہروز خانزادہ تب تک دروازہ لوک کر چکا تھا عبادت نے گھبرا کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا۔۔

یہ۔۔کیا بد تمیزی ہے؟؟دروازہ لوک کیوں کیا؟؟عبادت نے اپنی گھبراہٹ چھپاتے کہا

بہروز خانزادہ قدم قدم چلتا عبادت کی طرف بڑھ رہا تھا عبادت کا دل زور و شور سے دھڑکنے لگا

بب۔۔۔بہروز۔۔چچ۔۔چائے بن گئی۔۔مم۔۔۔میں جاؤں؟؟

عبادت نے تھوک نگلتے کہا اور دو قدم پیچھے ہوئی

چلی جانا۔۔پہلے بتاؤ چائے میں کیا ملایا ہے؟؟ بہروز خانزادہ نے عبادت کے سر پر پہنچتے اسے غصے سے گھورا تو عبادت کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں

یا اللہ۔۔انہیں کیسے پتا چلا میں نے چائے میں نمک ملایا ہے۔۔عبادت نے گھبرا کر سوچا وہ جانتی تھی بہروز خانزادہ غصے کا تیز ہے اسے اب اپنی شامت آتی نظر آئی۔۔

مم۔۔میں۔۔۔نے۔۔چائے میں۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔گھبراہٹ میں عبادت کے منہ سے لفظ ٹوٹ کر نکلے۔۔

وہ پیچھے قدم لے رہی تھی اور بہروز خانزادہ اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا

جھوٹ۔۔میں جانتا ہوں تم جھوٹ بول رہی ہو دیکھو عبادت سچ بتادو تم نے چائے میں کیا ملایا ہے ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا۔۔

بہروز خانزادہ کو عبادت کے چہرے کے بدلتے رنگوں پر ہنسی آرہی تھی جسے وہ بڑی مشکل سے ضبط کر رہا تھا

ہائے اللہ۔۔اب میں کیا کروں ؟؟ مجھے ان سے بچانے کون آئے گا۔۔ بھاگ بھی نہیں سکتی کمرہ لاک ہے۔۔عبادت نے بے بسی سے بند دروازے کی طرف دیکھتے سوچا

کیا سوچ رہی ہو ؟؟ عبادت پیچھے کو ہوتی دیوار کے ساتھ جا لگی اب راہِ فرار ناممکن تھی بہروز خانزادہ نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے دائیں بائیں رکھتے سنجیدگی سے پوچھا

وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے بے حد قریب کھڑے تھے

بہروز خانزادہ کے کلون کی خوشبو عبادت کو اپنے حواسوں پر سوار ہوتی محسوس ہونے لگی

اور عبادت کے جسم سے اٹھتی مسحور کن مہک سے بہروز خانزادہ کو لگا وہ بہک جائے گا

کک۔۔ کچھ نہیں۔۔ مجھے جانے دیں پلیز۔۔ عبادت نے بمشکل اپنے حواسوں میں واپس آکر منمناتے کہا

نہیں۔۔ پہلے بتاؤ۔۔ تم مجھ پر کیا پڑھ کر پھونکتی ہو جو میں تمہارے لیے پاگل ہونے لگا ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے مدھم آواز پر عبادت نے جھٹکے سے سر اٹھا کر بے یقینی سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں محبت کے شرارے پھوٹ رہے تھے

بتاؤ۔۔ کونسا جادو کرتی ہو مجھ پر۔۔ میرا دل تمہارے قریب آکر تمہیں چھونے کو کرتا ہے۔۔

ایسا کونسا منتر پھونکتی ہو جو تمہارے پاس آکر مجھے سکون ملتا ہے ایسا سکون کہ دل کرتا ہے ہر وقت مجھے یہی سکون میسر ہو۔۔

بہروز خانزادہ بول رہا تھا اور عبادت شاکڈ کیفیت میں اسے سن رہی تھی آنکھوں میں بے یقینی بھر کر وہ بہروز خانزادہ کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

بولو نا پلیز۔۔ بہروز خانزادہ جو شیر بن کر عبادت کو رنگے ہاتھوں پکڑنے آیا تھا اب بے بس سا اس کے سامنے کھڑا تھا

میں نے۔۔ کچھ بھی۔۔ نہیں کیا۔۔ عبادت کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ بہروز خانزادہ کو کیا جواب دے

تو پھر میں کیوں تمہارے سامنے بے بس ہو جاتا ہوں؟؟؟ میرا دل تمہاری طرف کیوں مائل ہو رہا ہے؟؟

بہروز خانزادہ نے جو دونوں ہاتھ عبادت کے دائیں بائیں دیوار پر رکھے تھے اب انہی ہاتھوں سے اس نے عبادت کا چہرہ تھام کر کہا

اپنے چہرے پر بہروز خانزادہ کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے عبادت کو اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا پر بہروز خانزادہ کی باتیں اسے بری بھی لگ رہی تھیں

آآاپ۔۔ ہوش میں نہیں ہیں۔۔ صبح بات کریں گے۔۔ عبادت نے غصے سے کہا پہلے تو بہروز خانزادہ کی باتیں اس کا دل دھڑکا رہی تھیں پر جیسے ہی اس کے دل میں خیال آیا کہ بہروز خانزادہ سمجھتا ہے کہ عبادت اس پر ٹُونے کرتی ہے عبادت کا دل دکھا تھا۔۔

ہاں۔۔ میں واقعی ہوش میں نہیں ہوں۔۔ تمہاری خوشبو مجھے بہکا رہی ہے۔۔ بہروز خانزادہ نے عبادت کے ماتھے پر ماتھا ٹکا کر مدہوش لہجے میں کہا تو عبادت کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی

ب۔۔ بہروز۔۔ تھوڑا۔۔ دور ہو کر۔۔ بات کریں پلیز۔۔

عبادت کے خود حواس سلب ہو رہے تھے۔۔

عبادت۔۔میں تم سے کچھ مانگوں تو دو گی؟؟ بہروز خانزادہ نے عبادت کی بات کو نظرانداز کرتے گھمبیر آواز میں کہا تو عبادت کا دل بری طرح کانپا

اس نے اپنا دوپٹہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں بھینچ کر گھبراہٹ سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا جو اس کے ماتھے پر ماتھا ٹکائے آنکھیں بند کیے کھڑا تھا

پتا نہیں اب بہروز خانزادہ اس سے کیا مانگنے والا تھا عبادت نے سوالیہ نظروں سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھتے سوچا

بہروز خانزادہ نے زرا سی آنکھیں کھول کر عبادت کے گھبرائے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا

مجھے ایک ٹائٹ ہگ دو گی؟؟ بہروز خانزادہ کی فرمائش پر عبادت کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں

اس کے سامنے اس وقت اس کا محرم کھڑا تھا جو اس کی محبت بھی تھا اور محبت میں جب محبوب ایک اشارہ ہی محبت سے کر دے تو سامنے والا اپنا آپ خوشی خوشی سونپ دیتا ہے

اس وقت عبادت کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا بہروز خانزادہ کے محبت بھرے ایک اشارے پر اس نے اپنے کانپتے ہاتھ آہستہ آہستہ بہروز خانزادہ کی کمر پر رکھے اور اس کے سینے سے لگ گئی

بہروز خانزادہ کے پورے جسم میں سکون کی لہر دوڑ گئی اس نے سکون سے آنکھیں بند کرتے عبادت کی کمر پر بازوؤں کا گھیرا تنگ کیا اور اسے خود میں بھینچ لیا

عبادت کو بھی ایک عجیب سا سکون محسوس ہوا اس نے بہروز خانزادہ کی کمر سے بازو نکال کر اس کے گردن پر حائل کر دیے

بہروز خانزادہ نے اپنے دہکتے ہونٹ عبادت کی دودھیا گردن پر رکھے تو عبادت کے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا

وہ دونوں شدت سے ایک دوسرے کو ساتھ لگائے کھڑے تھے بہروز خانزادہ عبادت کی کمر پر اوپر نیچے ہاتھ پھیرتے اس کی گردن پر جگہ جگہ ہونٹ رکھ رہا تھا

عبادت کو آج اپنا آپ ہارتا محسوس ہو رہا تھا اسے آج بہروز خانزادہ کے لمس سے سکون سا مل رہا تھا بہروز خانزادہ نے عبادت کے گلے سے دوپٹہ نکال کر صوفے پر اچھال دیا

اب اس کی دودھیا صاف شفاف گردن بہروز خانزادہ کی آنکھوں کے سامنے تھی عبادت کا پورا جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا بہروز خانزادہ کی منمانیاں اسے کانپنے پر مجبور کر رہی تھیں۔۔۔ آج پہلی بار وہ بنا دوپٹے کے بہروز خانزادہ کے سامنے کھڑی تھی

شرم سے اس کی پلکیں اٹھنے سے انکاری ہو رہی تھیں۔۔

بہروز خانزادہ شدت سے اس کی گردن پر بوسے دینے لگا عبادت نے دم سادھے بہروز خانزادہ کی شرٹ کندھوں سے پکڑ کر مٹھیوں میں بھینچ لی

وہ دونوں دنیا جہاں سے بیگانہ ایک دوسرے پر اپنی محبتیں نچھاور کر رہے تھے اس وقت انہیں کوئی ہوش نہیں تھا

اس سے پہلے وہ مزید حدوں کو پار کرتے بہروز خانزادہ کے کمرے کا دروازہ بجا تو وہ دونوں چونک گئے

دونوں نے گھبرا کر ایک ساتھ دروازے کی طرف دیکھا پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔

دروازہ ایک بار پھر بجا تو عبادت کا دل خوف و کانپنے لگا اس نے آنکھوں میں آنسو اور ڈر لیے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا۔۔

ب۔۔ بہروز۔۔ کوک۔۔ کون آیا ہے ؟؟

عبادت کو یہ بات ستانے لگی کہ اگر حویلی میں سے کسی نے رات کے اس پہر عبادت کو بہروز خانزادہ کے کمرے میں دیکھ لیا تو کیا سوچیں گے۔۔ حالانکہ وہ اس کا منکوح تھا لیکن رخصتی تو نہیں ہوئی تھی نا۔۔یہی بات عبادت کے ڈر میں اضافہ کر گئی

کچھ نہیں ہوتا۔۔ تم گھبراؤ نہیں۔۔ڈریسنگ روم چلی جاؤ میں دیکھتا ہوں کون ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اسے پیار سے تسلی دی تو عبادت سر ہلا کر جلدی سے ڈریسنگ روم گھس گئی اور اندر سے لاک کر لیا

بہروز خانزادہ کو جب تسلی ہوئی کہ عبادت نے لاک کر لیا ہے تو وہ اپنے بال اور شرٹ ٹھیک کر کے دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھولا سامنے ہی روپ کھڑی تھی۔۔ بہروز خانزادہ نے خود کو کمپوز کرتے روپ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا

بہروز۔۔ابھی تک کیوں جاگ رہے ہو؟؟طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟

روپ گزر رہی تھی تو اس نے بہروز خانزادہ کے کمرے کی لائٹ جلتی دیکھی تو اسے پریشانی ہوئی

مام۔۔میں ٹھیک ہوں بس سونے ہی لگا تھا۔۔بہروز خانزادہ نے ایک ہاتھ سے دروازہ پکڑا تھا جبکہ دروازہ تھوڑا سا کھول کر وہ خود کھڑا تھا کہ کہیں روپ اندر نہ اجائے۔۔

چلو ٹھیک ہے سو جاؤ۔۔زیادہ دیر تک نہیں جاگنا۔۔روپ نے مسکرا کر کہا تو بہروز خانزادہ بھی مسکرا دیا

اوکے۔۔شب بخیر۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکراتے کہا تو روپ بھی شب بخیر کہتی چلی گئی۔۔

بہروز خانزادہ نے دروازہ بند کر کے لاک کیا پھر گہرا سانس لیتے وہ ہنس کر ڈریسنگ روم کے دروازے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اندر عبادت

پریشانی سے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مڑوڑ رہی تھا دل

الگ خوف سے اچھل رہا تھا۔۔۔

عبادت۔۔۔ باہر آجاؤ۔۔

بہروز خانزادہ نے دروازہ نوک کر کے دھیمی آواز میں کہا تو عبادت نے

کانپتے ہاتھ سے دروازہ کھول کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا جو محبت

پاش نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ عبادت کچھ دیر یونہی نظریں

جھکائے کھڑی رہی پھر اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے وہ بھاگ کر

ڈریسنگ روم سے نکلی اور صوفے پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر شانوں پر پھیلایا

بہروز خانزادہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا اور اسے پیچھے سے

بانہوں میں بھر لیا۔۔

عبادت کا ایک دم سانس رک گیا۔۔ بہروز خانزادہ اس کے کندھے پر

دیوانہ وار چومنے لگا

ب۔۔ بہروز۔۔ جانے دیں پلیز۔۔ عبادت نے بے بسی سے کہا اور اپنا آپ چھڑوانے لگی

ایک شرط پر۔۔ بہروز خانزادہ نے عبادت کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبایا تو اس کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی۔۔

کک۔۔ کیسی شرط؟؟ بہروز خانزادہ تو آج عبادت سے اپنا آپ منوا رہا تھا۔۔

تم مجھے روز اسی طرح ٹائٹ ہگ دو گی۔۔ بہروز خانزادہ نے عبادت کے کندھے پر ٹھوڈی ٹکا کر شریر لہجے میں کہا تو عبادت کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ گیا

مم۔۔ مجھے جانے دیں۔۔ پلیز ز۔۔

عبادت کے لہجے میں التجاء تھی نہ اس نے ہاں کہا نا نہ کہا۔۔

ٹھیک ہے جاؤ۔۔ لیکن میری بات یاد رکھنا مجھے روز تمہارے وجود سے سکون چاہیے۔۔ اور تم بنا مزاحمت کیے مجھے سکون دو گی۔۔

بہروز خانزادہ کے لہجے میں اس وقت محبت تھی جسے عبادت نے محسوس کیا۔۔اس نے بہروز خانزادہ کے ہاتھوں پر جو اس وقت اس کے پیٹ پر تھے

اس نے آہستہ سے پیچھے کیے اور جانے لگی جب بہروز خانزادہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

اب تو بتا دو چائے میں کیا ملایا ہے۔۔بہروز خانزادہ نے شرارت سے مسکرا کر کہا تو عبادت نے دانتوں تلے لب دبائے۔۔

نن۔۔۔نمک۔۔۔عبادت نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو بہروز خانزادہ نے پہلے حیرت سے عبادت کی طرف دیکھا پھر اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بہروز خانزادہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

عبادت نے اسے گھور کر دیکھتے اپنا ہاتھ چھڑایا اور تیز قدم لیتی اس کے کمرے سے نکل گئی

پیچھے بہروز خانزادہ نے مسکرا کر ٹیبل پر پڑے چائے کے کپ کی طرف دیکھا جو ٹھنڈی ہو چکی تھی

اس نے سر جھٹکا اور دروازہ بند کر کے لائٹ آف کرتے سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔

سکون اسے مل گیا تھا اب اسے چائے کی قطعی طلب نہیں تھی کیونکہ آج وہ سمجھ گیا تھا اس کا سکون اس کی محرم عبادت کے پاس ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے موبائل پر ٹائم دیکھا فجر میں ابھی کافی وقت تھا وہ الارم لگا کر آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا

عبادت سیدھا اپنے کمرے میں آئی دروازہ لاک کیا اور شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر دوپٹے اتار کر خود کو دیکھنے لگی۔۔

عبارت نے آنکھیں بند کر کے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرا جہاں بہروز خانزادہ نے اپنے لمس چھوڑے تھے۔۔

کتنا خوبصورت احساس تھا آج بہروز خانزادہ کے لمس میں محبت تھی اسکے ہونٹوں میں نرمی تھی وہ بڑے پیار سے عبادت کی گردن پر بوسوں کی بوچھاڑ کر رہا تھا

عبادت آنکھیں کھول کر پورے دل سے مسکرائی اور سونے کے لیٹ گئی پر آج نیند کہاں آنی تھی نیند تو بہروز خانزادہ کی اتنی سی قربت سے ہی بھاگ گئی تھی

اب تو گہری رات تھی اور بہروز خانزادہ کا پیار بھرا لمس۔۔ جسے وہ بڑھتی رات میں بار بار محسوس کر کے خود میں سمٹ رہی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

عروب سونے کے لیے لیٹی تو اس کے خیالوں میں آج ہارب ہی بسا ہوا تھا۔۔۔ آنکھیں بند کرتی تو ہارب کا چہرہ دکھائی دیتا۔۔

غرض اسے ہر جگہ ہارب ہی دکھائی دے رہا تھا کبھی حارب کا مسکراتا ہوا چہرہ اس کی آنکھوں کے آگے آتا۔۔۔

تو کبھی ہارب کی کالی آنکھیں اس کا دل دھڑ کا تیں۔۔

عروب جھنجھلا کر سونے کے لیے لیٹ گئ

پر ہارب کی یاد نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا۔۔اس نے اپنا موبائل پکڑا اور

ہارب کو فون کرنے لگی

ہارب کرن سے باتیں کر کے چھت سے ابھی نیچے آیا ہی تھا اور اپنے

کمرے میں سونے کے لیے لیٹا تھا جب اس کے موبائل پر رنگ

ہوئی۔۔۔

ہارب نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو عروب کی کال تھی عروب اسے اکثر

اس وقت کال کر لیا کرتی تھی یہ کہنے کے لیے کہ وہ صبح جلدی آجائے

ہارب نے یہی سوچا کہ عروب کو یہی کہنا ہو گا اس لیے اس نے فون اٹھا

لیا

السلام علیکم عروب بی بی۔۔۔

آپ فکر نہیں کریں میں صبح جلدی اور ٹائم پر پہنچ جاؤں گا۔۔۔ہارب نے فون اٹھاتے ہی بنا عروب کی سنے کہہ دیا

ہارب کی بات پر عروب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی ہاں میں نے تمہیں یہی کہنے کے لیے فون کیا تھا کہ صبح جلدی آجانا۔۔۔ عروب نے حارب کی بات کی تصدیق کی پر اصل میں وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اس نے ہارب کو کیوں فون کیا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میں صبح جلدی آجاؤں گا۔۔۔اب بہت وقت ہو گیا ہے آپ سو جائیں میں بھی سونے ہی لگا تھا۔۔۔حارب نے گہرا سانس لیتے کہا تو عروب ایک دم سے اداس ہو گئی

ہارب مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔ عروب کے لہجے میں اداسی تھی۔۔۔

ہارب ایک دم چونک گیا اگر اسے نیند نہیں آرہی تھی تو وہ ہارب کو یہ سب کیوں بتا رہی تھی۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔اپ کی طبیعت بھی تو ٹھیک نہیں تھی نا۔آپ ایک کام کریں آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کریں نیند آجائے گی۔۔۔ہارب نے نرم لہجے میں کہا تو عروب چپ ہو گئی۔۔۔

دوسری طرف سے خاموشی پا کر حارب بھی خاموش ہی رہا۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔۔ عروب بی بی۔۔

آپ مجھے سن رہی ہیں؟؟ حارب نے عروب کو چپ دیکھ کر کہا

ہاں میں سن رہی ہوں چلو ٹھیک ہے میں بھی سو جاتی ہوں تم بھی آرام کرو۔۔۔ عروب کا لہجے نم تھا جو ہارب نے صاف محسوس کیا لیکن اس نے پوچھنا ٹھیک نہیں سمجھا اور شب بخیر کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔ فون بند ہوتے ہی ہارب تو سو گیا لیکن عروب۔۔۔۔۔

وہ سو نہ سکی یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو گیا پر عروب کی آنکھوں سے نیند روٹھ گئی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ہارب سے بات کرے،

حارب کو دیکھے۔۔۔ حارب کو سنے۔۔۔ لیکن حارب اس وقت عروب کی دسترس سے بہت دور تھا۔۔۔

اور کسی اور کی امانت بھی۔۔۔

عروب کے دل میں جب جب کرن کا خیال آتا اس کے دل میں آگ سی لگ جاتی۔۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے پہلے تو میں نے کبھی حارب کے متعلق ایسا نہیں سوچا تھا لیکن جب آج اس کی منگیتر کو اس کے ساتھ دیکھا تو مجھے برا کیوں لگا۔۔۔

کیوں میں حارب کو صبح سے سوچ رہی ہوں۔۔۔ کہیں مجھے حارب سے محبت تو نہیں ہو گئی۔۔۔ عروب نے بے بسی سے سوچا۔۔۔

آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پر بہے

نہیں یہ غلط ہے میں حارب سے کیسے محبت کر سکتی ہوں وہ کسی اور کی امانت ہے اس کی انگیجمنٹ ہو چکی ہے میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔

عروب نے خود کو تسلی دی۔۔۔ لیکن اگر مجھے حارب سے محبت ہو گئی ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے

میں نے سوچ سمجھ کر تو محبت نہیں کی نا۔۔۔

ایک اور سوچ عتوب کے ذہن میں آئی۔۔ عروب نے سر تکیے میں گرایا اور بے آواز رونے لگی۔۔۔

محبت نے اس کے دل پر دستک دے دی تھی اسے ہارب سے محبت ہو گئی تھی اور اس بات کو ماننے میں عروب نے چوبیس گھنٹے بھی نہیں لگائے تھے

وہ حارب کے آگے ہار گئی تھی وہ اپنا ہار گئی تھی اپنا دل ہار گئی تھی اسے حارب سے محبت ہو گئی تھی

صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے کل انہوں نے ملک فرحان کے گھر دعوت پر جانا تھا اج کا دن تیاریوں میں ہی گزر جانا تھا

حسب معمول عبادت کچن میں سب کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی لیکن آج اس نے بہروز خانزادہ کے لیے سپیشل ناشتہ بنایا تھا

وہ بہروز خان زادہ کے لیے الو کے پراٹھے اپنے ہاتھوں سے بڑے پیار سے بنا رہی تھی

بہروز خان زادہ جانتا تھا کہ عبادت اج اس کے لیے کچھ سپیشل کرے گی اس لیے وہ جان بوجھ کر ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا موبائل چلانے میں مصروف تھا

تھوڑی دیر بعد عبادت کچن سے نکلی اور اس نے ہچکچاتے ہوئے ایک پراٹھا بہروز خانزادہ کی پلیٹ میں رکھ دیا۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر پہلے پراٹھے کی طرف دیکھا پھر ہلکی سی نظریں اٹھا کر عبادت کی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسی کی طرف دیکھ رہی تھی

کسی کا بھی دھیان ان کی طرف نہیں تھا سب ناشتے میں مصروف تھے

بہروز خان زادہ نے موقع دیکھ کر ایک آنکھ ونک کر دی تو عبادت نے گھبرا کر فوراً ادھر ادھر دیکھا

پر صد شکر کسی نے بھی بہروز خانزادہ کی اس حرکت کو نہیں دیکھا تھا

عبادت نے ایک لمبا سانس لیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ کر خود بھی ناشتہ کرنے لگی

صبا۔۔۔

مہر کیوں نہیں آئی ناشتے پر۔۔۔ جاؤ مہر کو بلا کر لاؤ۔۔۔ یوسف خان زادہ نے پریشانی سے کہا کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ مہر ناشتے پر نہ ہو۔۔

یوسف مہر کو کافی تیز بخار ہے میں نے اسے تھوڑی دیر پہلے ہی ناشتہ کروا کر میڈیسن کھلادی تھی۔۔صبا کا لہجہ کافی سنجیدہ تھا صبا کی بات پر یوسف خان زادہ نے صبا کو چونک کر دیکھا

مہر کو بخار ہے اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔۔یوسف خان زادہ کہتے ہی پریشانی سے اٹھا جب کہ مصطفی اس دوران خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا مہر کی خراب طبیعت کا سن کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن اس نے اپنا چہرہ سپاٹ رکھا اور چپ چاپ سر جھکا کر آہستہ آہستہ ناشتہ کرتا رہا۔۔

تھوڑی دیر بعد سب حویلی والے مہر کے کمرے میں موجود تھے

مہر کا بخار ابھی بھی نہیں اترا تھا وہ ابھی بھی تیز بخار میں پھک رہی تھی

یوسف خان زادہ کو پریشانی ہونے لگی اس نے صبا سے ٹھنڈے پانی کا باؤل اور پٹیاں منگوائیں

اور مہر کو پٹیاں کرنے لگا۔۔۔

سب پریشانی سے مہر کی طرف ہی دیکھ رہے تھے جس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی مہر نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر سب کی طرف دیکھا۔۔۔

یوسف خان زادہ اس کے سرہانے بیٹھا اس کو پٹیاں کر رہا تھا اس وقت وہاں حویلی کے سب افراد موجود تھے

سوائے مصطفی خانزادہ کے اور یہی بات مہر کو چبھ رہی تھی

اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر بالوں میں جذب ہو گئے

کیا ہوا ہے مہر؟؟؟ رو کیوں رہی ہو بیٹا؟؟ کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شیئر کرو....

یوسف خان زادہ نے میں مہر کے آنسوؤں سے تڑپ کر کہا ایک ہی تو اولاد تھی ان کی۔۔۔ وہ اسے کیسے روتا تڑپتا دیکھ سکتے تھے

یوسف خان زیادہ کے پیار سے پوچھنے پر مہر مزید سسکنے لگی تو سب حویلی والے بھی پریشان ہو گئے

الفت اور محبوب خانزانہ نے ایک دوسرے کی طرف پر سوچ نظروں سے دیکھا شاید وہ کچھ کچھ سمجھ گئے تھے مہر کے رونے کی اصل وجہ کیا ہے لیکن وہ دونوں چپ تھے کیونکہ محبوب خان زادہ کو مصطفی نے قسم دے رکھی تھی کہ وہ مہر کا رشتہ اس کے لیے نہیں مانگیں گے اس لیے محبوب خان زادہ اب اس معاملے میں بے بس تھا

بب۔۔۔ بابا۔۔ مم۔۔۔مجھے۔۔ ملک اویس۔۔۔سے شادی۔۔ نہیں کرنی۔۔۔ مہر کے منہ سے لفظ ٹوٹ کر ادا ہوئے سب اس کی بات سمجھ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جب کہ علینہ کے چہرے پر حیرت اور غصہ تھا

ٹھیک ہے بیٹا اگر آپ کو اس سے شادی نہیں کری تو ہم یہ بات یہیں پر ختم کر دیں گے لیکن پلیز آپ رو نہیں اور نہ ہی آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت ہے۔۔۔

یوسف خان زادہ کچھ کچھ سمجھ گیا تھا اس کے بیمار ہونے کی اصل وجہ یہی ہے شاید وہ ساری رات پریشان رہی تھی اس وجہ سے صبح بخار میں پھک رہی تھی یوسف خان زادہ نے مہر کو تسلی دی تو مہر کے دل کو کچھ سکون سا ملا

سب حویلی والے سمجھ گئے تھے کہ مہر کیا چاہتی ہے سب ایک دوسرے کے چہروں کی طرف دیکھ رہے تھے خاص کر محبوب خانزادہ اور الفت کی طرف۔

اس امید سے دیکھ رہے تھے کہ وہ موقع کی نزاکت دیکھ کر صبا اور یوسف سے پھر رشتے کا سوال کریں گے لیکن وہاں ایسا کچھ نہیں ہوا نہ الفت کچھ بولی نہ ہی محبوب خانزادہ نے دوبارہ رشتے کی بات کی اور یہ بات صبا اور یوسف خانزادہ کے دل کو کافی لگی تھی

صبا تو خود دل سے چاہتی تھی کہ مہر کی شادی مصطفی سے ہو جائے تاکہ مہر ساری زندگی اسی حویلی میں رہے اس کی آنکھوں کے سامنے لیکن مہر خود انکار کر کے اپنے پاؤں پہ کلہاڑی مار چکی تھی

محبوب خانزادہ اور الفت سب کی نظریں خود پر مرکوز دیکھ کر آگے پیچھے چپ چاپ کمرے سے نکل گئے

انکا رخ اب سیدھا مصطفی کے کمرے کی طرف تھا مصطفی خانزادہ کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا جب محبوب خان زادہ اور الفت اس کے کمرے میں آئے عبادت بھی ان کے پیچھے ہی چلی آئی

ارے بابا آپ۔۔ کچھ کام تھا تو مجھے بلا لیتے۔۔ مصطفی خان زادہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا خود پر پرفیوم سپرے کر رہا تھا جب کمرے میں آگے پیچھے وہ تینوں داخل ہوئے۔۔ ایک پل کے لیے مصطفی ان تینوں کو اکٹھے دیکھ کر حیران ہوا تھا

نہیں بیٹا۔۔۔کام ہی کچھ ایسا تھا ہمیں خود چل کر آنا پڑا محبوب خانزادہ

نے سنجیدگی سے کہا تم مصطفی چپ سا ہو گیا

دیکھو مصطفی میں جانتا ہوں تم نے مجھے قسم دے رکھی ہے کہ میں اب

دوبارہ مہر کا رشتہ نہ مانگوں لیکن بیٹا مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ مہر اب اپنے

انکار پر پچھتا رہی ہے اس نے ملک اویس سے شادی کرنے سے بھی انکار

کر دیا ہے اگر تم چاہو تو میں ایک بار پھر یوسف خانزادہ اور صبا سے بات

کروں۔۔۔محبوب خان زادہ نے مصطفی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

بابا میں نے آپ سے پہلے بھی کہہ دیا تھا مجھے اس متعلق اب کوئی بات

نہیں کرنی پہلے میرے ہی کہنے پر آپ لوگ رشتہ لے کر گئے تھے اب

میں ہی آپ سے کہہ رہا ہوں مجھے مہر سے شادی نہیں کرنی۔۔۔مصطفی

کا لہجہ کافی حد تک سنجیدہ تھا

اس کے انکار پر محبوب خانزادہ اور الفت نے ایک دوسرے کی طرف

دیکھا

لیکن لالا۔۔۔ مہر خانی کافی بیمار ہیں اور مجھے لگ رہا ہے کہ وہ آپ کے لیے اب راضی ہو جائیں گی کیونکہ ملک اویس حویلی میں ہم سب میں سے کسی کو بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

عبادت کے لہجے میں مہر کے لیے محبت چھلک رہی تھی وہ بے شک مہر سے ناراض تھی کہ اس نے اس کے لالہ کے لیے انکار کر دیا تھا لیکن وہ سب ایک ساتھ پلے بڑے تھے ایک دوسرے کے لیے پیار ان کے دلوں میں اج بھی ویسے کا ویسا ہی تھا

تو تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حویلی میں سے کسی کو ملک اویس پسند نہیں آیا اس لیے اب سب چاہتے ہیں کہ مہر کی شادی مجھ سے ہو جائے۔۔ مصطفی خان ذیادہ نے جتلاتے ہوئے انداز میں کہا تو عبادت ایک دم چپ سی ہو گئی

ایسی بات نہیں ہے بیٹا۔۔

ایسی بات ہی ہے بابا۔۔اپ لوگ پلیز میرے ساتھ زبردستی مت کریں میں نے جب ایک بار کہہ دیا ہے کہ مجھے مہر سے شادی نہیں کرنی تو نہیں کرنی۔۔پلیز اپ لوگ میرے ساتھ زبردستی مت کریں میں نے آپ کو قسم دی تھی کہ آپ لوگ مہر کا رشتہ اب دوبارہ نہیں مانگیں گے اج میں آپ کو ایک اور قسم دیتا ہوں آپ مجھ سے اس متعلق دوبارہ کبھی بات نہیں کریں گے

مصطفی خان زادہ نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا اور تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے سے نکل گیا پیچھے وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

حارب اور عروب اس وقت گاڑی میں تھے عروب پیچھے بیٹھی حارب کو ہی دیکھی جارہی تھی جبکہ حارب کا سارا فوکس ڈرائیونگ پر تھا

حارب۔۔۔

کرن چلی گئی کیا؟؟ عروب نے یہ سوچ کر پوچھا کہ وہ ہاں کہے گا تو وہ شکرادا کرے گی لیکن ہارب کا جواب سن کر عروب کے چہرے پر اداسی چھا گئی

نہیں۔۔وہ کیوں جائے گی اس کے ایگزیمز ختم ہو گئے ہیں اور ویسے بھی اب اسے ساری زندگی یہی رہنا ہے۔۔۔کرن کا ذکر کرتے ہارب کے چہرے پر جو چمک تھی وہ چمک عروب کو تیش دلا گئی۔۔

یکم عروب کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔۔

ہارب۔۔گاڑی روکو۔۔عروب نے غصے سے نتھے پھلا کر کہا تو ہارب نے نا سمجھی سے بیک مرر سے عروب کی طرف دیکھا جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

لیکن ابھی تو یونیورسٹی کافی دور ہے۔۔ہارب نے نا سمجھی سے کہا تو عروب کو مزید غصہ آگیا

میں نے کہا گاڑی روکو۔۔ عروب نے چلا کر کہا تو گاڑی نے اسے ایک نظر بیک مرر سے دیکھ کر سائیڈ پر گاڑی روک دی جیسے ہی گاڑی رکی عروب نے پچھلی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور گاڑی سے اتر گئی

ہارب بھی اسے اترتا دیکھ خود بھی گاڑی سے نکل آیا۔۔

عروب سڑک کے کنارے چلنے لگی ہارب اس کے پیچھے چلنے لگا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ ؟؟یوں بیچ سڑک گاڑی کیوں رکوا دی آپ نے ؟؟اور کدھر جا رہی ہیں ؟؟

ہارب نے عروب کے پیچھے چلتے اپنا غصہ ضبط کرتے کہا اسے عروب کی بچگانہ حرکت پر غصہ آ رہا تھا جو بلاوجہ گاڑی رکوا کر سڑک پر ٹہل رہی تھی

تم سے مطلب ؟؟میں جو مرضی کروں جہاں مرضی جاؤں۔۔ تمہیں کونسا میری فکر ہے۔۔۔ عروب نے بنا پیچھے مڑے چبا چبا کر کہا

فکر ہے تو آپ کے پیچھے آرہا ہوں۔۔ورنہ میری بلا سے آپ جہاں مرضی جاتیں جو مرضی کرتیں۔۔ہارب نے صاف گوئی کی۔۔۔

نہیں تمہیں میری فکر ہوتی تو تم مجھے اکیلا نہیں چھوڑتے۔۔ عروب نے رک کر پیچھے مڑ کر نم آنکھوں سے کہا اور بات مکمل کر کے پیچھے سے چلنے لگی۔۔

میں نے کب آپ کو اکیلا چھوڑا؟؟ عروب کی باتیں ہارب کے سر سے گزر رہی تھیں

تم نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا ہے ہارب۔۔ عروب کے آنسو نکل کر باقاعدہ گالوں پر لڑھکے

آپ کیا کہہ رہی ہیں میری کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔۔اور پلیز گاڑی میں بیٹھیں۔۔اس طرح سڑک پر مت چلیں۔۔ہارب نے جھنجھلا کر کہا۔۔

میری باتیں تمہیں کہاں سمجھ میں آئیں گی۔۔تم تو اپنی منگیتر کی زبان سمجھتے ہو نا۔۔ عروب کے لہجے میں کانچ کی چبھن تھی

ہارب نے ایک پل کے لیے چونک کر عروب کی طرف دیکھا

ان سب باتوں میں کرن کہاں سے آگئی ؟؟اور آپ گاڑی میں بیٹھ رہی ہیں یا میں سردار سائیں کو فون کروں ؟؟

ہارب نے اکتا کر غصے سے دھمکی دی

کرن ہماری باتوں میں نہیں وہ باقاعدہ ہمارے بیچ آگئی ہے سنا آپ نے ۔۔ عروب نے مڑ کر حلق کے بل چلا کر کہا تو ہارب نے ٹھٹھک کر عروب کی طرف دیکھا

کیا مطلب ؟؟ہارب کو کچھ کچھ سمجھ آرہا تھا عروب کیا کہنا چاہتی ہے اس کا دل انجانے خوف سے کانپا

اتنے بھی بچے نہیں ہو جو میری بات کا مطلب نہ سمجھ سکو۔۔ عروب نے آنسو پونچھتے کہا

واقعی ہارب بچہ تو نہیں تھا جو عروب کا لہجہ نہ سمجھ سکتا جو آج اس کی بدلی آنکھیں اس کا بدلا رویہ نہ سمجھ سکتا۔۔

وہ عروب جس کے چہرے پر ہارب کو دیکھتے ہی ناگواری آجاتی تھی آج ان آنکھوں میں محبت کے دیپ تھے

ہارب نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔۔

عروب کس راہ پر چل پڑی تھی کرن نے اسے کل بتایا تو تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے منسوب ہیں پھر عروب کیوں حد سے بڑھی۔۔

اور سب سے بڑی بات۔۔ان کے سٹیٹس میں کتنا فرق تھا پھر عروب نے کیسے اپنے جذبات کنڑول نہیں کیے۔۔

عروب ہارب کے رُوبرو کھڑی زاروقطار رو رہی تھی اور ہارب ابھی بھی صدمے میں تھا

مطلب کل رات کرن نے جو کہا وہ سو فیصد درست نکلا عروب ہارب میں انٹرسٹڈ تھی۔۔

ہارب نے خود کو کمپوز کرتے گہرا سانس لیا

آپ چل رہی ہیں یا میں سردار سائیں۔۔

یہ میری بات کا جواب نہیں ہے۔۔ عروب نے ہارب کی بات کاٹتے اس کا گریبان پکڑے کہا

ہارب نے حیرت سے عروب کی طرف دیکھا اسے عروب سے خوف محسوس ہونے لگا

عروب کی آنکھوں میں ہارب کے لیے محبت چھلک رہی تھی

تم اپنی کزن سے کہو وہ واپس چلی جائے۔۔ میں تمہیں کسی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی۔۔ عروب نے بے بسی سے کہا

عروب شاکڈ کیفیت میں عروب کی طرف دیکھی جا رہا تھا

میں نہیں جانتی ہارب۔۔ یہ سب کیسے ہوا۔۔ پر یہی سچ ہے مجھے تم سے محبت۔۔۔۔

بسسسسسس۔۔۔

اسے سے پہلے عروب بات مکمل کرتی ہارب کی گرجدار آواز نے اسے خاموش کروا دیا۔۔

ہارب نے اپنے گریبان سے عروب کے ہاتھ جھٹکے۔۔۔

میں مزید ایک لفظ نہیں سنوں گا۔۔ پچھلے دس منٹوں سے میں آپ کی حرکتیں اور باتیں برداشت کر رہا ہوں مزید میں کچھ بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ ہارب نے انگلی اٹھا کر غصے سے سرخ آنکھیں لیے کہا تو عروب چپ سی ہو گئی۔۔

چپ چاپ گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔ میں آپ کو یونیورسٹی چھوڑ دوں۔۔۔ کرن گھر پر میرا انتظار کر رہی ہے۔۔ ہارب نے عروب کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچنے کے انداز میں گاڑی تک لے جانے لگا

کرن کے نام پر عروب کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگیں اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا

نہیں جانا مجھے کہیں بھی۔۔۔ نہ یونیورسٹی۔۔۔۔ نہ حویلی۔۔۔۔ جب تک تم مجھ سے یہ وعدہ نہیں کرو گے تو تم صرف میرے ہو تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔

تب تک میں کہیں نہیں جاؤں گی یہی کھڑی رہوں گی

پھر چاہے بابا سائیں کو فون کر و یا کسی اور کو۔۔مجھے کوئی فرق نہیں

پڑتا۔۔۔

عروب کے لہجے میں کچھ تو تھا کہ ہارب ایک بار پھر سے ٹھٹک گیا اسے

عروب کے انداز واطوار سے مزید خوف محسوس ہونے لگا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ عروب کو کیسے سمجھائے کہ جو راستہ اس نے

چن لیا ہے وہ سراسر غلط ہے

عروب۔۔تحمل سے میری بات سنو۔۔یہ غلط ہے۔آپ جیسا سوچ

رہی ہیں ویسا نہیں ہو سکتا۔۔میں دو سالوں سے کرن سے منسوب

ہوں۔۔اور سب سے اہم بات۔۔میں اسے پسند کرتا ہوں۔۔۔

ہارب کی آخری بات پر عروب کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا۔۔

پسند کرتے ہو محبت تو نہیں کرتے نا۔۔ میں تو تم سے محبت کرتی ہوں۔۔ عروب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ہارب نے اسے بے بسی سے دیکھا

اچھا آپ یونیورسٹی چلیں۔۔۔ لیٹ ہو رہا ہے۔۔ ہارب نے جان بوجھ کر بات گھمائی۔۔۔

پہلے مجھ سے وعدہ کرو۔۔ تم صرف میرے ہو۔۔ عروب نے دو قدم چل کر ہارب کے قریب ہوتے کہا

نہیں عروب بی بی۔۔۔ میں آپ کو جھوٹی آس نہیں دلا سکتا۔۔ میں کرن سے منسوب ہوں۔۔۔ بے شک مجھے وہ پسند ہے لیکن وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔۔ اور میں اس کا دل نہیں توڑ سکتا۔۔۔ میں اسے آس کی ڈوری تھما چکا ہوں اور اب پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔۔۔

آپ ابھی سے اپنے جذبات پر قابو رکھیں گی تو بہتر ہو گا ورنہ آگے چل کر مسئلہ آپ ہی کو ہو گا۔۔

اس لیے بہتر ہو گا آپ ابھی سے پیچھے ہٹ جائیں۔۔

ہارب نے عروب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا تو عروب کو لگا ہارب اس کے اندر سے اس کی سانسیں کھینچ رہا ہے

نہیں ہارب۔۔۔ میں پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔۔ میں اپنی محبت پا کر رہوں گی تم صرف عروب کے ہو۔۔۔ رہی بات کرن کی محبت کی۔۔ تو جاؤ جا کر اپنی منگیتر سے پوچھو کیا وہ تم سے اتنی محبت کرتی ہے کہ تمہارے لیے مر جائے۔۔

میں تم سے اتنی محبت کرتی ہوں کہ تمہارے لیے اپنی زندگی ہار سکتی ہوں۔۔

عروب نے آخری بات ہارب کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر کہا

ہارب دم سادھے عروب کے لفظوں پر بت بنا کھڑا تھا

تم بابا سائی کی فکر مت کرنا حارث انہیں میں منالوں گی بابا سائیں تمہیں

بہت پسند کرتے ہیں وہ کبھی بھی تمہارے لیے منع نہیں کریں گے

عروب نے کو لگا کہ ہاری بلاج خان زیادہ سے خوف کھا رہا ہے غالب

کے ماتھے پر بل پڑے اس نے جھٹکے سے عروج کی ہاتھ اپنے چہرے

سے ہٹائے

میں نے اپ کی بہت بکواس سن لی۔۔۔اب بہتر یہی ہو گا آپ چپ

چاپ گاڑی میں بیٹھیں اور میں اپ کو یونیورسٹی چھوڑ دوں۔۔۔

اور اگر آپ کو یہی کھڑے رہنا ہے تو آپ کی مرضی۔۔۔پانچ منٹ

ہے آپ کے پاس۔۔۔۔میں گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔

اگر آپ پانچ منٹ میں نہیں آئیں۔۔تو میں آپ کو یہیں چھوڑ کر چلا

جاؤں گا۔۔۔ہارب کا لہجہ سرد تھا اس نے اپنی بات مکمل کی اور گاڑی

میں جا کر بیٹھ گیا

عروب پیچھے سن کھڑی ہارب کو دیکھتی رہ گئی۔۔وہ ہارے ہوئے قدموں سے چلتی گاڑی تک آئی اور پچھلا دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی

اس کے بیٹھتے ہی ہارب نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔ہارب نے غصے سے جبڑے بھینچے ہوئے تھے اس کا بس نہیں چل رہا تھا عروب کو کچھ کر دے۔۔

اگر عروب کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً ہارب نے اس لڑکی کا حشر برا کر دینا تھا

عروب سارے راستے سسکتی رہی ہارب نے اس کی ہچکیوں کو مکمل نظر انداز کیا اور ڈرائیونگ کرتا رہا

پر ڈرائیونگ کے دوران وہ ایک فیصلہ کر چکا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

میں ناراض ہوں تم سے۔۔۔عبادت مہر کے پاس بیٹھی تھی جب اس کے موبائل پر میسج بپ بجی

بہروز خانزادہ کا ٹیکسٹ تھا جسے پڑھ کر عبادت کو حیرت ہوئی۔۔۔۔

کوئی وجہ تو ہو گی ناراضگی کی؟؟عبادت نے ہلکا سا مسکرا کر ریپلائے کیا

وجہ نہیں وجوہات۔۔بہروز خانزادہ نے ریپلائے کیا

چلیں کوئی ایک وجہ ہی بتادیں۔۔عبادت کے چہرے پر مسکراہٹ رقص کر رہی تھی آج پہلی بار بہروز خانزادہ اور وہ میسج پر بات کر رہے تھے۔۔

مجھے سکون چاہیئے جو کہ ابھی تک نہیں ملا۔۔بہروز خانزادہ کے ریپلائے پر عبادت کو بہروز خانزادہ کی کل رات کی کہی بات یاد آئی اس نے کل رات عبادت سے کہا تھا کہ اسے روز عبادت کے وجود سے سکون چاہیے۔۔بہروز خانزادہ کا ریپلائے پڑھ کر عبادت کے دل کا دل زور سے دھڑکنے لگا

اس نے پاس لیٹی مہر کی طرف دیکھا جو نیند میں جا چکی تھی اب اس کا بخار کافی حد تک اتر چکا تھا

لیکن عبادت اس کے پاس ہی اس کی دیکھ بھال کے لئے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

بہروز خانزادہ کے ریپلائے پر عبادت سوچ میں پڑ گئی کہ اب کیا کرے۔۔

پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔ میرے کمرے میں آؤ اور اگر تم نہیں آئی تو کبھی مت آنا۔۔ عبادت کی طرف سے خاموشی پا کر بہروز خانزادہ نے پھر سے میسج کیا جسے پڑھ کر عبادت پریشانی سے ہونٹ کاٹنے لگی۔۔ وہ کشمکش میں پڑ گئی جائے کہ نہ جائے۔۔۔ پھر گہرا سانس لیتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس کے قدم بہروز خانزادہ کے کمرے کی طرف اٹھ رہے تھے

لیکن عبادت کو ڈر بھی لگ رہا تھا کل تو رات تھی سب سو رہے تھے اب تو دوپہر کا وقت تھا حویلی میں چہل قدمی تھی۔۔

یہ بھی نا۔۔رات تک کا انتظار نہیں کر سکتے تھے۔۔ عبادت منہ میں بڑبڑائی اور بہروز خانزادہ کے کمرے کے باہر کھڑی ہو کر اس نے تسلی کرنے کے لیے ادھر ادھر دیکھا

جب اسے تسلی ہو گئی کہ وہاں کوئی نہیں ہے تو اس نے دروازے کی ناٹ پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمایا تو دروازہ کھل گیا

عبادت جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی بہروز خانزادہ کمرے کے وسط میں کھڑا اسی کا انتظار کر رہا تھا دونوں کی نظریں ملیں

بہروز خانزادہ تیزی سے چلتا عبادت کی طرف بڑھا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے جھٹکے سے اپنے ساتھ لگا کر دوسرے ہاتھ سے دروازہ بند کر دیا

عبادت کٹی ڈال کی طرح بہروز خانزادہ کے چوڑے سینے سے جا لگی

بہروز خانزادہ نے دونوں بازو اس کی کمر میں حائل کر کے گھیرا تنگ کیا

عبادت نے بھی بہروز خانزادہ کی شرٹ کو سینے سے مٹھیوں میں بھینچا

اور اسے کے ساتھ چپک گئی۔۔

کتنی ہی دیر وہ دونوں ایک دوسرے کو ساتھ لگائے کھڑے رہے

عبادت کے ہونٹ بہروز خانزادہ کی گردن کو چھو رہے تھے جبکہ بہروز

خانزادہ کے ہونٹ عبادت کے کندھے پر تھے۔۔

صبح سے کہاں تھی تم؟؟ بہت مزہ آتا ہے مجھے تڑپا کر؟؟ بہروز خانزادہ

نے عبادت کے کان میں سرگوشی کی

ب۔۔ بہروز۔۔

آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟ عبادت نے بہروز خانزادہ کی بات کو

نظر انداز کرتے ہچکچا کر کہا

وہ ابھی بھی بہروز خانزادہ کے سینے سے لگی تھی

ہاں پوچھو۔۔ بہروز خانزادہ نے اس کے کھلے بالوں میں انگلیاں چلاتے
محبت بھرے لہجے میں کہا

آااپ۔۔ تو۔۔ کسی اور سے۔۔ محبت کرتے تھے نا۔۔

عبادت کی بات پر بہروز خانزادہ کی آنکھوں کے پردوں پر بیلا کا چہرہ لہرایا

۔۔

اس نے ایک دم عبادت کو بازوؤں سے تھام کر خود سے الگ کیا تو

عبادت نے حیرت سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں
غصے سے خون چھلک رہی تھیں

عبادت کو یک دم اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ غلط وقت پر غلط سوال پوچھ
بیٹھی تھی۔۔

بہروز خانزادہ سرد آنکھوں سے عبادت کی طرف ہی دیکھ رہا تھا جو کانپتے
دل سے بہروز خانزادہ کے سامنے سر جھکا کر کھڑی تھی

بہروز خانزادہ نے ایک نظر اس کے جھکے سر کی طرف دیکھا اور ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈال کر کمرے سے نکل گیا۔۔

عبادت نے بھیگی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا۔۔

اس نے تو محض ایک سوال کیا تھا جو اس کا حق تھا پر شاید بہروز خانزادہ کو عبادت کا سوال کرنا برا لگا تھا اس لیے وہ بنا جواب دیئے جا چکا تھا لیکن اگر اسے برا لگا تھا تو وہ عبادت کو ڈانٹ دیتا اس سے لڑ لیتا یوں منہ موڑ کر مت جاتا۔۔

عبادت تو پہلے دن سے ہی اس کی محبت میں اپنا آپ ہاری بیٹھی تھی لیکن بہروز خانزادہ کے اچانک اس پر محبتیں لٹانے پر عبادت کے دل میں سو سوال اٹھ رہے تھے اس لیے اس نے بنا سوچے سمجھے بہروز خانزادہ سے سوال کر لیا۔۔

عبادت نے اپنی انگلیوں کی پوروں سے آنسو صاف کیے اور خود بھی بہروز خانزادہ کے کمرے سے نکل گئی

مہر کا بخار کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا

پر مصطفیٰ نے ایک بار بھی اس کا حال احوال

نہیں پوچھا اور یہی ایک بات مہر کو

بار بار ستا رہی تھی

اسے لگا تھا مصطفیٰ اس کی خراب طبیعت

کا سن کر تڑپے گا اور اس کے پاس اسے

دیکھنے آئے گا پر مصطفیٰ نے آنا تو دور

مہر کو دیکھا تک نہیں۔۔۔

مہر اپنے بیڈ پر چت لیٹی بے آواز رو رہی تھی

یوسف خان زادہ پچھلے پانچ منٹ سے

اس کے سر پر کھڑا تھا پر مہر اس قدر

مصطفیٰ کے خیالوں میں گم رونے میں

مصروف تھی کہ اسے یوسف خان زادہ

کے آنے کا پتا ہی نہ چلا۔۔۔

یوسف خان زادہ اسے بے سدھ پڑا دیکھ اندر

ہی اندر تڑپ رہا تھا اس کا بس نہیں

چل رہا تھا وہ اپنی بیٹی کی آنکھوں سے

سارے آنسو سمیٹ لے۔۔

یوسف خان زادہ نے آنکھ کے کونے سے آنسو

صاف کیا اور مہر کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا

مہر نے ایک دم چونک کر یوسف خان زادہ

کی طرف دیکھا

اس نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے اور اٹھ

کر بیٹھ گئی

طبیعت کیسی ہے ؟؟ یوسف خان زادہ نے مہر کا

ماتھا چھو کر بخار چیک کرتے کہا

ٹھیک ہوں۔۔ مہر نے ہلکی سی آواز میں کہا تو یوسف خانزادہ نے بغور اس

کے مرجھائے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔

مہر۔۔ آپ کے دل میں جو بھی بات ہے مجھ

سے کرو۔۔ مجھے اپنی بیٹی کی خوشی سے

بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔۔ یوسف خان زادہ نے

مہر کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے یقین دلاتے کہا

یوسف خان زادہ کے لہجے میں باپ کا پیار

چھلک رہا تھا مہر اس کے سینے سے لگ کر

پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

اس کا ضبط یوسف خان زادہ کی بات پر جواب

دے گیا تھا یوسف خان زادہ نے اسے رونے دیا

بب۔۔۔ بابا۔۔ مم۔۔۔مجھے۔۔ مصطفیٰ۔۔

مہر ہچکیوں سے رو رہی تھی اس کے منہ سے

لفظ ٹوٹ کر نکل رہے تھے پر یوسف خان زادہ نے

جب مہر کے منہ سے مصطفیٰ کا نام سنا تو

وہ سمجھ گیا کہ مہر کیا کہنا چاہ رہی ہے۔۔

بابا۔۔مجھے۔۔ مصطفیٰ۔۔سے۔۔۔

مہر کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ کیسے اپنے

دل کی بات یوسف خان زادہ کے سامنے رکھے

لیکن یوسف خان زادہ اس کا باپ تھا وہ سمجھ

گیا کہ اس کی بیٹی کیا چاہتی ہے

یوسف خان زادہ نے گہرا سانس لیا اور مہر کے

سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

آپ نے اس دن بالاج لالہ کو انکار کیوں کیا تھا۔۔

یوسف خان زادہ کو یہ سوال دو دن سے

تنگ کر رہا تھا یوسف خان زادہ کے سوال پر مہر نے

سر اٹھا کر ہچکی لیتے یوسف خان زادہ

کی طرف دیکھا

م۔۔مجھے۔۔۔داد و سائیں نے بولا تھا۔۔ مصطفیٰ

کے اصلی بابا اچھے نہیں تھے۔۔ مصطفیٰ بھی

ان کے جیسا ہی نکلے گا۔۔میں اس لیے ڈر گئی۔۔

اور میں نے انکار کر دیا۔۔مہر کے منہ سے علینا

کا کیا دھرا سن کر یوسف خان زادہ کا

پارہ چڑھ گیا غصے سے اس لی رگیں تن گئیں

مہر۔۔آپ نے ایک بار اپنی مام سے یا مجھ سے

تو پوچھا ہوتا۔۔آپ جانتی ہیں مصطفیٰ سے

اچھا لڑکا آپ کے لیے ہو ہی نہیں سکتا۔۔

جب بالاج لالہ نے رشتہ مانگا تو مجھے یہی

ڈر تھا آپ انکار نہ کردو اور آپ نے وہی کیا۔۔

لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا آپ ماما کے پیچھے

لگ کر انکار کرو گی۔۔

یوسف خان زادہ اپنا غصہ کنڑول کرتے مہر

کو سمجھانے لگا

جبکہ مہر کو خود اپنے کیے پر پچھتاوا ہو رہا تھا

خیر اب جو ہونا تھا ہو گیا۔۔میں بالاج لالہ سے

اس متعلق بات کرتا ہوں۔۔اور ایسا ضروری نہیں

ہے مہر۔۔جیسا باپ تھا ویسا ہی بیٹا نکلے۔۔

مصطفٰی کی پرورش ہمارے ہاتھوں ہوئی ہے

ہمیں اپنی پرورش پر پورا بھروسہ ہے

اور مصطفٰی پر بھی۔۔

مصطفیٰ کا باپ بد کردار تھا پر مصطفیٰ کے

کردار کی گواہی میں دیتا ہوں۔۔

یوسف خان زادہ کی باتوں پر مہر نے شرمندگی

سے سر جھکا لیا واقعی مصطفیٰ کی پرورش

اس حویلی میں ہوئی تھی سب بچوں کے بیچ

۔۔مہر کے ساتھ۔۔

مصطفیٰ ڈب کی آنکھوں کے سامنے پلا بڑھا تھا

پھر وہ کیسے اپنے باپ کی طرح بدکردار نکل

سکتا تھا

آپ فکر نہیں کرو۔۔میں بالاج لالہ سے بات کرتا

ہوں وہ کوئی نہ کوئی حل ضرور نکالیں گے۔۔

مصطفیٰ کا دل تو دکھا ہے دو دن سے میں نے

اس میں بدلاؤ دیکھا ہے وہ اپنے کام سے کام

رکھ رہا ہے اسے تمہارا انکار سن کر تکلیف تو ہوئی۔۔

میں مصطفیٰ سے معافی مانگ لوں گی۔۔

یوسف خان زادہ کی بات کاٹ کر مہر جلدی سے

بولی تو یوسف خانزادہ نے سر ہلا کر اسے کے

سر ہر تھپکی دی اور پر سوچ انداز میں کمرے

سے نکل گئے

اسے اپنی بیٹی کی ویران آنکھیں دیکھ کر ہول

اٹھ رہے تھے آج انہیں احساس ہو گیا تھا

مہر کی خوشی مصطفیٰ ہے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ہارب نے عروب کو حویلی چھوڑ کر گاڑی

پارک کی اور خود پیدل گھر کی راہ لی۔۔

ہارب میری بات تو سنو۔۔ عروب اس کے پیچھے

بھاگی۔۔۔دماغ تو ٹھیک ہے آپ کا؟؟اس طرح
میرے پیچھے بھاگ کر کیوں اپنا اور میرا
تماشا بنوانا چاہ رہی ہیں۔۔
ہارب نے دبے دبے غصے سے کہا تو عروب کو
احساس ہوا کہ وہ حویلی سے باہر کھڑے ہیں۔۔
ہارب۔۔میں مر جاؤں گی۔۔عروب نے روتے ہوئے
کہا تو ہارب نے گہرا سانس لیا
آپ کا جو دل کرتا ہے وہ کریں۔۔بس میری
جان چھوڑ دیں۔۔ہارب نے دو ٹوک انداز میں کہا
اور تیز قدم لیتا وہاں سے چل پڑا عروب نے
بھیگی آنکھوں سے اسے خود سے دور جاتے دیکھا۔۔۔
ہارب سیدھا گھر آیا لیکن اج اس کا موڈ کافی
خراب تھا وہ اپنے کمرے میں جا کر بیڈ پر بیٹھا

اور سر ہاتھوں میں تھام لیا

جس دن حشمت علی نے اسے عروب کی زمہ داری سونپی تھی ہارب نے اسی دن حشمت علی سے کہا تھا کہ وہ یہ زمہ داری نہیں اٹھا سکتا پر حشمت علی نے کہا کہ انہیں اپنے پوتے پر پورا یقین ہے۔۔۔

ہارب کی بات کا مطلب حشمت علی سمجھ چکا تھا لیکن انہیں اپنے پوتے پر مان تھا جسے ہارب نے ہرگز نہیں توڑا۔۔

لیکن آج عروب کی آنکھوں میں خود کے لیے شدتیں دیکھ کر ہارب واقعی پریشان ہو گیا تھا

اس نے کبھی بھی عروب کے متعلق ایسی سوچ نہیں رکھی نہ ہی کبھی اسے کسی اور نظر سے

دیکھا تھا

بے شک عروب اس سے بدتمیزی کر جاتی تھی

پر ہارب نے ہمیشہ اسے احترام بھری نظروں

سے ہی دیکھا تھا

کرن ہارب کے لیے پانی لے کر آئی تو وہ سر ہاتھوں

میں گرائے پریشان بیٹھا تھا

ہارب۔۔ طبیعت ٹھیک ہے؟؟ سر میں تو درد نہیں؟؟

کرن نے پانی کا گلاس ہارب کی طرف بڑھاتے پوچھا

نہیں۔۔ تم جاؤ۔۔ میں ٹھیک ہوں بس کچھ دیر

آرام کر لوں۔۔ ہارب نے پانی کا گلاس پکڑ کر

سنجیدگی سے کہا تو کرن اسے ایک نظر دیکھ

کر کمرے سے چلی گئی

تبھی حشمت علی دوپہر کے کھانے کے لیے گھر

میں داخل ہوئے۔۔

حشمت علی کی آواز سن کر ہارب کچھ سوچ

کر ان سے بات کرنے کی غرض سے باہر نکلا

اسلام علیکم دادا سائیں۔۔۔

ہارب نے حشمت علی کو سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔آگئے عروب بیٹی کو چھوڑ کر؟

حشمت علی نے صحن میں رکھی چارپائی پر

بیٹھتے پوچھا۔۔

جی۔۔دادا سائیں۔۔مجھے آپ سے کچھ بات کرنی

ہے۔۔ہارب نے بغیر کسی تمہید کے بات شروع کی

کرن نے آکر حشمت علی کو پانی کا گلاس پکڑایا

اور پھر سے کیچن میں چلی گئی

وہ اور زرینہ دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی

تھیں۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔ حشمت علی نے پانی پی کر گلاس

سائیڈ پر رکھا

دادا سائیں۔۔ کرن کے ایگزیمز ہو چکے ہیں میں

چاہتا ہوں آپ ہمارا نکاح کر دیں۔۔

ہارب نے بنا ہچکچاہٹ کے کہا کیچن میں کھڑی

کرن اور زرینہ تک ہارب کی آواز بخوبی پہنچی

تھی کرن کے چہرے کا رنگ پل میں گلابی ہوا

ٹھیک ہے میں تمہاری ماں جی سے مشورہ

کر لوں پھر نکاح کی تاریخ رکھ لیتے ہیں۔۔

حشمت علی خود بھی چاہتا تھا دونوں بچوں

کا نکاح ہو جائے۔۔

کیونکہ وہ اب ایک گھر میں رہ رہے تھے اور

حشمت علی نہیں چاہتا تھا کوئی بھی ان پر

انگلی اٹھائے

جی بہتر۔۔۔ہارب نے گہرا سانس لیتے کہا کیچن

سے کھانا لاتی کرن نے ایک نظر ہارب کی بات

دیکھا ہارب کی نظریں بھی کرن پر اٹھیں

دونوں کی نظریں ملیں۔۔

کرن کی دھڑکنوں نے شور برپا کر دیا ہارب

نے ہلکا سا مسکرا کر کرن کی طرف دیکھا تو

شرم سے کرن کی نگاہیں جھک گئیں

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

بہروز خانزادہ دوپہر کا حویلی سے نکلا ابھی

تک نہیں لوٹا تھا عبادت کے دل میں ہول اٹھ

رہے تھے

وہ خود کو کوس رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی

بہروز خانزادہ کو ناراض کرنے۔۔

کتنی مشکل سے تو وہ عبادت کے قریب ہوا

تھا اور آج عبادت کی ناسمجھی کی وجہ سے

وہ ناراض ہو گیا تھا

دوپہر سے رات ہو گئی تھی پر بہروز خانزادہ

ابھی تک نہیں آیا تھا

رات کے بارہ بجے اس کی گاڑی خان حویلی

داخل ہوئی وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا

دروازہ کھول کر لائٹ آن کی تو سامنے ہی

بیڈ پر عبادت بیٹھی تھی

بہروز خانزادہ اسے دیکھ کر ایک پل کے لیے

چونکا پھر اس نے خود کو کمپوز کرتے کمرے

کا دروازہ بند کیا اور صوفے پر بیٹھ کر اپنے
شوز کے لیسز کھولنے لگا
وہ عبادت کو مکمل طور پر اگنور کر رہا تھا
اور یہی بات عبادت کے دل کو لگ رہی تھی
وہ آہستہ سے اٹھی اور قدم قدم چلتی بہروز
خانزادہ کے پاس آکر کھڑی ہو گئی
بہروز۔۔۔ مجھ سے ناراض ہیں؟؟ عبادت نے
ہمت کر کے پوچھا۔۔
تم یہاں کیا کرنے آئی ہو جاؤ یہاں سے۔۔ بہروز
خانزادہ نے اس کے سوال کو نظر انداز کر کے
بنا عبادت کی طرف دیکھے سرد لہجے میں کہا
میں آپ کے۔۔ سکون کے لیے۔۔۔ آئی ہوں۔۔ عبادت
کے جواب پر بہروز خانزادہ نے سر اٹھا کر عبادت

کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں محبت سموئے

اسے ہی دیکھ رہی تھی

بہروز خانزادہ کھڑا ہوا اور عبادت کو کمر سے

پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ایک سکینڈ کی دیر

کیے بغیر بہروز خانزادہ نے اس کے گال پر دانت

گاڑھ دیئے۔۔

آااہ۔۔عبادت کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی

آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں

مل گیا مجھے سکون۔۔اب جاؤ یہاں سے۔۔بہروز

خانزادہ نے عبادت کی کمر سے ہاتھ ہٹائے اور

وارڈروب کی طرف بڑھا

بہروز آپ مجھ سے خفا ہیں؟؟عبادت بہروز کے

پیچھے چلتے اس سے پوچھنے لگی

ہاں۔۔ کیونکہ آج اگر تم مجھ سے یہ پوچھتی کہ بہروز آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟؟ تو یقین کرو۔۔ میں تمہیں بتاتا۔۔

کہ تم بہروز خانزادہ کے لیے کتنی اہم ہو گئی ہو تمہیں کیا لگا میں تمہیں اپنے ہوس کے لیے اپنے پاس بلاتا ہوں؟؟

بہروز خانزادہ کے لہجے میں آگ کی تپش تھی

نن۔۔۔ نہیں۔۔ مجھے ایسا کچھ نہیں۔۔۔

عبادت پلیز جاؤ یہاں سے۔۔ تمہاری کمزور سی وضاحتیں میری ناراضگی دور نہیں کر سکتیں۔۔

بہروز خانزادہ نے وارڈروب سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ نکالتے کہا۔۔۔

ایسا بھی کیا پوچھ لیا میں نے جو آپ اتنے خفا

ہو رہے ہیں۔۔ میرا حق ہے آپ سے سوال کرنے کا۔۔۔

عبادت نے غصے سے کہا تو بہروز خانزادہ کے

واش روم کی طرف بڑھتے قدم رک گئے

جس دن تمہیں چھوڑ کر کسی اور کے پاس جاؤں

گا اس دن سوال کرنا۔۔۔ میں مانتا ہوں میں کسی

اور سے محبت کرتا تھا لیکن اب۔۔۔

بہروز خانزادہ بات کرتے خاموش ہو گیا

اب کیا؟؟

عبادت نے بے چینی سے پوچھا اس کے دل میں

خواہش جاگی کہ بہروز خانزادہ کہے کہ اسے

عبادت سے محبت ہے۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ بہروز خانزادہ بات ٹال کر پھر سے

مڑنے لگا۔۔

پہلے دو سال مجھے تڑپایا اور اب پھر سے مجھے

تڑپا رہے ہیں۔۔

عبادت دبی آواز میں غصے سے چلائی آنکھوں

سے آنسو گالوں پر پھسلے بہروز خانزادہ نے

عبادت کی طرف غصے سے دیکھا

ٹھیک ہے جو دل کرتا ہے وہ کریں۔۔میں بھی اب

آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔جیسا پہلے چل

رہا تھا پھر سے ویسے ہی چلنے دیتے ہیں۔۔

جائیں اپنی ناراضگی کے نشے میں دھت رہیں۔۔

عبادت آج بہروز خانزادہ کے سامنے شیر بنی

ہوئی تھی اور یہ خود بہروز خانزادہ کا ہی کمال

تھا اس کی دو دن کی محبت بھری باتوں نے

عبادت کو شیر بنا دیا تھا

عبادت نے ہاتھ سے اپنے آنسو صاف کیے ایک
شکوہ بھری نظر بہروز خانزادہ پر ڈالی اور
کمرے سے جانے لگی

جب بہروز خانزادہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے
روکا۔۔

نشہ تو مجھے آج کل تمہارا چڑھا رہتا ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے اپنے کپڑے صوفے پر اچھالے
اور عبادت کو اپنی طرف کھینچا

عبادت کی دھڑکنیں بہروز خانزادہ کے چوڑے سینے
سے ٹکرائیں۔۔۔

بہروز خانزادہ کا ایک ہاتھ عبادت کی کمر پر جبکہ
دوسرے ہاتھ سے وہ عبادت کے آنسو صاف کرنے لگا

عبادت خاموشی سے نظریں جھکائے کھڑی رہی

اس کے دونوں ہاتھ بہروز خانزادہ کے سینے

پر تھے۔۔۔

ایک تو غلط سوال پوچھتی ہو اوپر سے غصہ

بھی کرتی ہو اور رو کر بھی دکھاتی ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے گال پر نرمی سے

ہونٹ رکھتے کہا تو عبادت اس کے سینے سے

لگ کر سسکنے لگی۔۔

عبادت۔۔ تم چپ کرو گی یا میں ایک لگاؤں تمہیں۔۔

بہروز خانزادہ نے مصنوعی غصے سے کہا

پہلے بتائیں۔۔ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟؟

عبادت نے سر اٹھا کر سوں سوں کرتے کہا تو

بہروز خانزادہ ہلکا سا مسکرا دیا

میں یہ بات تمہیں اتنی آسانی سے نہیں بتانا چاہتا

بہروز خانزادہ عبادت کے ہونٹوں پر فوکس کرتے گھمبیر لہجے میں کہا

تو عبادت کا دل بری طرح سے دھڑکا۔۔

بہروز خانزادہ صبح سے بے سکون تھا عبادت کے کانپتے گلابی ہونٹ اسے گستاخی کرنے پر اکسا رہے تھے

اگر ایسے ہی میرے سامنے کھڑی رہو گی تو میں بھول جاؤں گا کہ ہماری رخصتی ابھی باقی ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے شرارت سے کہا تو حیا کی لالی سے عبادت کے گال گلابی ہوئے

مم۔۔۔میں۔۔جاتی ہوں۔۔عبادت بہروز خانزادہ

کی بے باک نظروں سے ڈر کر وہاں سے کھسکنے لگی

پر بہروز خانزادہ اپنے سکون کو کیسے خود

سے دور جانے دیتا

وہ ایک سکینڈ میں پہلے عبادت کہ گردن پر

جھک کر خود کو سکون پہنچانے لگا۔۔

عبادت کا پورا جسم ہولے ہولے لرزنے لگا اس

نے بہروز خانزادہ کی شرٹ کو کندھوں سے

مضبوطی سے تھام کر آنکھیں میچ لیں

عبادت جانتی تھی وہ اپنی منمانی کر کے رہے گا

پر بہروز خانزادہ آج کچھ زیادہ ہی رومینٹک

موڈ میں تھا۔۔۔

اس کے لب آہستہ آہستہ نیچے کی جانب ہوئے

عبادت کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کی دھڑکنیں چومنے لگا

عبادت کو لگا وہ بہروز خانزادہ کی شدتیں

سہہ نہیں پائے گی۔۔

اس کی سانسیں تیز ہونے لگیں۔۔عبادت نے

بہروز خانزادہ کو پیچھے کرنا چاہا تو بہروز

خانزادہ اپنے لمس میں شدت لے آیا

بہروز خانزادہ کے مضبوط حصار میں عبادت

کو اپنی مزاحمت بے کار لگ رہی تھی

بب۔۔۔بہروز۔۔کک۔۔۔۔کوئی۔۔آرہا ہے۔۔

عبادت کو کمرے کے باہر کسی کا ٹہلنا محسوس

ہوا بہروز خانزادہ خود کو ہوش میں نہیں

تھا وہ عبادت کے جسم کی خوشبو میں حواس

کھو رہا تھا

بہروز خانزادہ نے عبادت کی بات کو سرے سے

نظرانداز کیا اور جھٹکے سے اس کا رخ موڑ

کر عبادت کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا

عبادت مزید کانپنے لگی۔۔۔

اسے بہروز خانزادہ کی شدتوں سے خوف

آنے لگا۔۔۔

ب۔۔۔بہروز رکیں۔۔۔پلیز۔۔۔

عبادت نے کانپتے لہجے میں کہا۔۔

کیوں؟؟میرا لمس تمہیں اچھا نہیں لگ رہا؟؟

بہروز خانزادہ نے عبادت کے بالوں میں منہ

چھپائے بہکتے انداز میں کہا

ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔

مم۔۔۔مطلب۔۔جی۔۔۔

مم۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔

پ۔۔۔پتا نہیں۔۔۔

عبادت کی سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ وہ

کیا جواب دے۔۔

اس کے بے تکے جواب پر بہروز خانزادہ کی

ہنسی نکل گئی

عبادت نے خود کہ انسلٹ محسوس کرتے

کہنی بہروز خانزادہ کے پیٹ میں ماردی۔۔

بہت بد تمیز ہیں آپ۔۔جائیں میں نہیں بات

کرتی آپ سے۔۔

عبادت نے غصے سے کہا اور کمرے سے جانے لگی

عبادت۔۔سنو تو۔۔

بہروز خانزادہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتے عبادت

کے پیچھے گیا

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔آپ بہت بے شرم ۔۔۔۔

عبادت نے جیسے ہی دروازہ کھولا اس کے

الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

میں تمہارے ساتھ بے شرم ہی رہوں ۔۔۔۔

بہروز خانزادہ بھی دروازے تک پہنچا تو سامنے

دیکھتے اس کی آواز بھی پل میں گم ہوئی

عبادت کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔بہروز خانزادہ

کی نظریں جھک گئیں۔۔

اس کے کمرے کے باہر کوئی اور نہیں بالاج خانزادہ

کھڑا تھا۔۔۔۔

بالاج خانزادہ پیچھے کمر پر ہاتھ باندھے ان

دونوں کی طرف سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا

عبادت کا دل خوف سے تھر تھر کانپنے لگا

بہروز خانزادہ کو رات کے اس پہر عبادت کے

ساتھ پکڑے جانے پر بالاج خانزادہ سے ڈر

محسوس ہوا

حالانکہ وہ اس کی منکوحہ تھی پر پھر بھی

بہروز خانزادہ کو جھجھک محسوس ہوئی تھی

بالاج خانزادہ دونوں کی طرف سنجیدہ نظروں

دیکھ رہا تھا

شرم سے عبادت سے نظریں اٹھانا محال ہو گیا

وہ اس وقت کو رونے لگی جب وہ بہروز خانزادہ

کو منانے اس کے کمرے میں آئی تھی

تم دونوں میرے کمرے میں آؤ۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے کہا اور اپنے کمرے

کی طرف چلا گیا

اس کے جاتے ہی عبادت پھوٹ پھوٹ کر رونے

لگی۔۔

بہروز خانزادہ نے اسے غصے سے گھورا۔۔۔

میں تمہارا محرم ہوں عاشق نہیں جو پاگلوں

کی طرح رو رہی ہو۔۔۔

بہروز خانزادہ نے اس کے آنسو صاف کرتے

اسے تسلی دی جو بچوں کی طرح رو رہی تھی

لیکن۔۔۔ہم ملتے تو عاشقوں کی طرح ہیں نا۔۔

عبادت نے معصومیت سے کہا تو بہروز خانزادہ

کا دل کیا اس کے گال پر ایک اور بائٹ کر دے۔۔

اب چلو۔۔ورنہ میرا دل مزید گستاخ ہو رہا

ہے۔۔بہروز خانزادہ نے عبادت کے گریبان

پر نظریں جمائے کہا تو اس کی نظروں کا

تعاقب دیکھ کر عبادت نے اسے گھوری دی

تو بہروز خانزادہ مسکرا کر اس کا ہاتھ کھینچتے

اسے بالاج خانزادہ کے کمرے میں لے گیا

ب۔۔۔بہروز۔۔آپ اکیلے چلے جائیں نا۔۔۔عبادت

اس کے ساتھ کھینچتی چلی جا رہی تھی

جی نہیں۔۔تم میرے کمرے میں تھی میں

تمہارے کمرے میں نہیں تھا

بہروز خانزادہ نے ہنسی دباتے شرارت سے کہا

ٹھیک ہے بچو۔۔۔آج کے بعد آپ کو اپنی شکل

نہیں دکھانی میں نے۔۔۔

عبادت نے رونی صورت بنا کر دھمکی دی جس

کا بہروز خانزادہ پر زرا بھی اثر نہیں ہوا

بالاج خانزادہ کمرے میں آیا تو روپ سونے

کی تیاری کر رہی تھی

اسلام علیکم۔۔۔

بالاج خانزادہ نے کمرے میں داخل ہو کر کہا

وعلیکم السلام۔۔۔

روپ مسکرا کر بیڈ سے اٹھی اور بالاج خانزادہ

کے سینے سے لگ گئی۔۔

بالاج خانزادہ نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

روپ۔۔

ہمم۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہمیں بہروز خان اور گڑیا کی

رخصتی کر دینی چاہیئے۔۔۔

بالاج خانزادہ کی بات پر روپ نے جھٹکے سے

سر اٹھا کر بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

ابھی روپ کچھ کہتی کمرے کا دروازہ بجا

اس وقت کون آگیا؟؟

روپ نے دروازے کی طرف دیکھتے کہا

تمہارا بیٹا اور بہو۔۔

بالاج خانزادہ مسکرا کر کہتے صوفے پر

بیٹھ گیا

روپ نے نا سمجھی سے بالاج خانزادہ کی طرف

دیکھا پھر دروازہ کی طرف بڑھی اور دروازہ

کھول دیا

سامنے ہی بہروز خانزادہ کھڑا تھا ساتھ عبادت

سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

ارے تم دونوں اس وقت۔۔اور وہ بھی ایک ساتھ۔۔

روپ نے حیرت اور بے یقینی سے کہا

اندر آؤ۔۔

پیچھے سے بالاج خانزادہ کی غصیلی آواز پر

عبادت نے گھبرا کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

بہروز خانزادہ نے اسے آنکھوں سے تسلی دی

روپ تو حیرت سے کبھی بہروز کبھی عبادت

تو کبھی بالاج خانزادہ کی طرف دیکھ رہی تھی

گڑیا ٹائم کیا ہو رہا ہے ؟؟

بالاج خانزادہ نے عبادت کے جھکے سر کی طرف

دیکھتے سنجیدگی سے کہا تو عبادت کا سر

شرم سے مزید جھک گیا

بہروز خانزادہ نے التجائیہ نظروں سے بالاج خانزادہ

کی طرف دیکھا

جس کا مطلب تھا وہ میری چھوٹی سی منکوحہ

کو تنگ نہ کریں۔۔

بالاج خانزادہ نے اس کی آنکھوں کا اشارہ سمجھ

کر اپنی ہنسی کنٹرول کی

آپ گڑیا سے ٹائم کیوں پوچھ رہے ہیں سامنے

گھڑی لگی تو ہے۔۔روپ نے نا سمجھی سے کہا

اچھا۔۔مجھے تو ٹائم دکھ رہا ہے پر شاید ان

دونوں کو وقت کا احساس نہیں ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے مصنوعی غصے سے کہا تو

روپ نے نا سمجھی سے ان دونوں کی طرف دیکھا

عبادت تو رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی جبکہ

بہروز خانزادہ آنکھوں سے بالاج خانزادہ کو

اشارے کرنے میں مصروف تھا

ایسا کیا کیا ہے ان دونوں نے؟؟روپ نے سوالیہ

نظروں سے بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا۔۔

مجھے تو کہتے ہوئے شرم۔۔۔

بڑے پاپا۔۔میری غلطی۔۔۔نہیں ہے۔۔سارا قصور

ان کا ہے۔۔یہ مجھ سے۔۔۔ناراض تھے۔۔۔

میں بس۔۔۔۔انہیں منانے۔۔۔۔ان کے۔۔۔۔

کمرے میں۔۔۔۔۔گئی تھی۔۔۔۔۔

عبادت نے زاروقطار روتے کہا روپ نے حیرت

سے عبادت کی طرف دیکھا جو ہچکیاں لے

رہی تھی

بہروز خانزادہ عبادت کے رونے پر اپنی ہنسی

کنٹرول کرنے میں لگا تھا

روپ نے آنکھوں کے اشارے سے عبادت کے رونے

کی وجہ پوچھی

ہاہاہاہا۔۔۔

عبادت کے رونے پر بالاج خانزادہ کو روپ کا بھاں

بھاں کرتے رونا یاد آگیا بالاج خانزادہ کا چھت

پھاڑ قہقہہ پورے کمرے میں گونجا

بالاج۔۔ کیوں تنگ کر رہے ہیں میری بیٹی کو؟؟

روپ سمجھ گئی بالاج خانزادہ کسی نہ

کسی بات پر عبادت کو تنگ کر رہا ہے اس

نے عبادت کو اپنے ساتھ لگا کر کہا تو عبادت

روپ سے لپٹ کر مزید رونے لگی

ہاں بتائیں۔۔ آپ میری بیوی کو تنگ کیوں

کر رہے ہیں؟؟ میں نے کبھی آپ کی بیوی

کو تنگ کیا ہے؟؟

بہروز خانزادہ نے مصنوعی غصے سے بالاج

خانزادہ سے کہا

تم مجھے کیوں تنگ کروگے ؟؟ میں ماں ہوں

تمہاری۔۔بد تمیز۔۔۔

روپ نے بہروز خانزادہ کے بازو پر چپت لگاتے کہا

میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔

بالاج خانزادہ اٹھ کر عبادت کی طرف بڑھا

میں جانتا ہوں میرا بیٹا بہت غصے والا ہے

جان بوجھ کر تم سے ناراض ہوتا ہوگا کہ تم

اسے پیار سے مناؤ۔۔۔

بالاج خانزادہ نے عبادت کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا

جو روپ سے لپٹی کھڑی تھی

بالاج خانزادہ کی بات پر عبادت روپ سے الگ

ہو کر بالاج خانزادہ کے سینے سے لگ گئی

بڑے پاپا۔۔ یہ جان بوجھ کر ہی مجھ سے

ناراض ہوتے ہیں۔۔ پھر جب میں منانے جاؤں

تو مجھے ڈانٹتے بھی ہیں

عبادت نے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھتے

بالاج خانزادہ کو اس کی شکایت لگائی تو

بہروز خانزادہ نے اسے ہونٹوں سے فلائنگ

کس کیا۔۔۔

عبادت نے گھور کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

بہروز خان۔۔

خبر دار جو تم نے میری بیٹی کو ڈانٹا یا غصہ

کیا۔۔ میں تمہیں گنجا کر دوں گا

بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ کو آنکھ مارتے

غصے سے کہا۔۔

نہیں۔۔ بڑے پاپا۔۔ پلیز گنجا نہیں۔۔ ورنہ سب مجھے گنجے کی بیوی بولیں گے۔۔

عبادت نے سر اٹھا کر معصومیت سے کہا تو

اس کی بات سن کر ان تینوں نے پہلے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

پھر تینوں کے قہقہے کمرے میں گونجے۔۔

عبادت ایک دم اپنی بات پر جھینپ کر روپ کے گلے لگ گئی۔۔

خوش رہو۔۔

بہروز خانزادہ بالاج خانزادہ سے بغلگیر ہوا

بالاج خانزادہ نے دل سے اپنے بچوں کو دعا دی

کون جانتا تھا عشق نے ابھی ان دو دیوانوں

کا امتحان لینا تھا

بہروز خانزادہ دل میں عبادت کی محبت پر

ایمان لے آیا تھا وہ اپنے دل کی بدلتی کیفیت

سمجھ گیا تھا

وہ جان گیا تھا اسے عبادت سے بے پناہ عشق

ہے اور وہ عبادت کے بغیر بے مول ہے

❤❤❤❤❤❤❤❤

صبح حویلی میں بالاج خانزادہ نے عبادت

اور بہروز خانزادہ کی رخصتی کا اعلان

کر دیا تھا ایک ہفتے بعد عبادت اور بہروز

خانزادہ کی دھوم دھام سے رخصتی تھی۔۔

یوسف خان زادہ نے جب سنا تو وہ بالاج خانزادہ

کے پاس ڈیرے پر پہنچا۔۔اور مصطفیٰ اور

مہر کے متعلق بات کی۔۔۔

یوسف خان زادہ نے سوچا مہر اور مصطفیٰ

سب بچوں سے بڑے ہیں تو ان کی شادی

بھی ساتھ ہی کر دینی چاہیئے

اس لیے وہ بالاج خانزادہ سے بات کرنے

ڈیرے پر آیا اور بنا کسی لگی لپٹی کے اس

نے بالاج خانزادہ سے کہا کہ وہ چاہتا ہے

مہر اور مصطفیٰ کی شادی ہو جائے۔۔

ملک فرحان سے براق خانزادہ نے فون کر کے

معذرت کر لی تھی انہوں نے ملک فرحان سے

یہی کہا کہ ان کے بچے آپس میں رشتہ کرنا

چاہتے ہیں

ملک فرحان نے بنا برا مانے بات کو سمجھا اور

خوشی خوشی فون بند کر دیا۔۔

میں تو پہلے ہی راضی تھا مہر نے ہی انکار

کر دیا تھا اب پتا نہیں مصطفیٰ کا کیا ارادہ ہے۔۔

یوسف خان زادہ کی پوری بات سن کر بالاج

خانزادہ نے پر سوچ اندار میں کہا

لالہ۔۔ مہر ماما کی باتوں میں آگئی تھی آپ

پلیز مصطفیٰ سے بات کریں وہ آپ کی بات

کبھی نہیں ٹالے گا۔۔

یوسف خان زادہ کے لہجے میں مہر کے لیے

فکر تھی کیونکہ کل وہ مہر کی حالت سے

اندازہ لگا چکے تھے کہ مہر کی خوشی مصطفیٰ

ہی ہے۔۔

ہمم۔۔ تم فکر نہیں کرو میں رات کو ہی محبوب

خان اور مصطفیٰ سے بات کرتا ہوں مجھے

لگتا ہے مصطفیٰ کو انکار کا دکھ ہوا ہے اس

لیے وہ خاموش رہنے لگا ہے۔۔۔اوپر کی چچی

سائیں کی بات کہ وہ خان حویلی کا خون نہیں

ہے۔۔یہ بات بھی مصطفیٰ کے دل پر لگی ہو گی

بالاج خانزادہ کو واقعی دکھ ہوا تھا علینا کی

بات پر۔۔۔

کتنے آرام سے وہ کہہ گئی تھی کہ مصطفیٰ

خان حویلی کا خون نہیں ہے۔۔۔

میں مصطفیٰ سے معذرت کر لوں گا۔۔یوسف

خانزادہ نے گہرا سانس لیتے کہا اسے بس

ہر حال میں مہر کی خوشی عزیز تھی۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے چاہے وہ خان حویلی

کا خون نہیں ہے پر اس کی پرورش خان حویلی کی دیواروں میں ہوئی ہے۔۔

مصطفیٰ کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ تم اس سے معافی مانگو۔۔

میں آج رات ہی ان سے بات کر کے مہر اور مصطفیٰ کی بات پکی کر دوں گا۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔

بالاج خانزادہ نے یوسف خانزادہ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تو یوسف خانزادہ نے ہلکا سا سر ہلا دیا

ادھر حویلی میں عبادت بہروز خانزادہ سے چھپتی پھر رہی تھی۔۔۔

بہروز خانزادہ نے جب سے سنا تھا اس کی

رخصتی طے ہو گئی ہے وہ جان بوجھ کر

آتے جاتے عبادت کو چھیڑ رہا تھا

کبھی گزرتے ہوئے اس کے ہاتھ پر ٹچ کرتا

عبادت کرنٹ کھا کر پیچھے ہوتی

کبھی عبادت کو دیکھ کر آنکھ مار دیتا

تو کبھی اسے دیکھ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھ

کر اسے اشارے سے کہتا

کہ وہ اس کے سینے سے لگ کر اسے سکون

پہنچائے۔۔

عبادت بیچاری سب کے بیچ گھبرا کر رہ جاتی۔۔

بہروز خانزادہ اس کی حالت سے لطف اٹھاتے

اسے مزید زچ کرتا

رات کو سب ڈائننگ ٹیبل پر ڈنر کر رہے تھے

بڑے پاپا۔۔مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

مصطفیٰ کے دل میں ڈر تھا کہ کہیں بالاج

خانزادہ اس کی بات سن کر اس سے خفا

نہ ہو جائے

بالاج خانزادہ سمیت سب نے سوالیہ نظروں

سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا مہر کی نظریں

بھی مصطفیٰ پر تھیں

بڑے پاپا۔۔میں نے لندن ویزے کے لیے اپلائی

کیا تھا جو اپروو ڈ ہو گیا ہے۔۔میں اگلے

مہینے لندن جا رہا ہوں۔۔۔

مصطفیٰ بول رہا تھا اور وہاں بیٹھے سبھی

لوگوں کو لگ رہا تھا جیسے ان کی سماعتوں

نے کچھ غلط سنا ہو سوائے الفت کے۔۔۔۔

میں جانتا ہوں آپ سے بنا اجازت میں نے

یہ قدم اٹھایا ہے لیکن میں۔۔۔

مصطفیٰ بات کرتے خاموش ہو گیا بالاج خانزادہ

سنجیدگی سے اسے سن رہا تھا

محبوب خان زادہ کی آنکھوں میں بے یقینی تھی

جبکہ مہر کے چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند

سفید پڑ گیا تھا

کس تاریخ کو جا رہے ہو؟؟ بالاج خانزادہ نے

نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے پوچھا

جبکہ اس کے سوال پر یوسف خان زادہ نے

جھٹکے سے بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

جس نے آج ڈیرے پر یوسف خان زادہ کو تسلی

دی تھی کہ وہ آج مہر اور مصطفیٰ کی بات

پکی کر دے گا

اور اب بالاج خانزادہ مصطفٰی کو روکنے کی

بجائے اس کے جانے کی تاریخ پوچھ رہا تھا

اگلے مہینے کی دس تاریخ کو۔۔۔

مصطفٰی خانزادہ نے تشکر بھرا سانس لیا

اسے لگا تھا بالاج خانزادہ اس پر غصہ کرے

گا پر بالاج خانزادہ نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔

مہر کی آنکھیں پانیوں سے لبریز تھیں وہ

کانپتے ہوئے مصطفٰی کی طرف دیکھ رہی تھی

ٹھیک ہے۔۔ تمہیں جانا ہے شوق سے جاؤ۔۔مجھے

کوئی اعتراض نہیں ہے پر جانے سے پہلے تمہیں

مہر سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔

بالاج خانزادہ نے کرسی سے ٹیک لگا کر سکون

سے حکم سنایا تو مصطفیٰ چپ سا ہو گیا۔۔۔

جبکہ باقی سب ابھی بھی بالاج خانزادہ کی

بات پر حیرت میں مبتلا تھے۔۔۔

اس میں سوچنے والی کونسی بات ہے سب سے

بڑے بیٹے ہو اس حویلی کے۔۔۔ٹھیک ہے تم نے

اکیلے فیصلہ بھی کر لیا اور تیاری بھی کر لی۔۔۔

پر ہمارا ابھی کچھ حق بنتا ہے۔۔

بنتا ہے یا نہیں؟؟

بالاج خانزادہ نے مصطفیٰ کی طرف دیکھتے

پوچھا جو سر جھکائے سنجیدگی سے بیٹھا تھا

بالاج خانزادہ کے سوال پر اس نے ہلکا سا

سر ہلا دیا۔۔۔۔

ہمم۔۔ٹھیک ہے پھر پرسوں تمہارا اور مہر کا

نکاح ہے۔۔ نکاح ہم سادگی سے کریں گے جب

تمہارا لندن کا شوق پورا ہو جائے گا پھر رخصتی

رکھ لیں گے۔۔

بالاج خانزادہ اپنا فیصلہ سنا کر جا چکا تھا

روپ نے مسکرا کر الفت کی طرف دیکھا جو

خود بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔

الفت کے بیٹے کو اس کی محبت مل رہی تھی

اس سے بڑھ کر خوشی کی بات الفت اور

محبوب خان زادہ کے لیے کیا ہونی تھی۔۔

مبارک ہو سب کو۔ حویلی میں دو دو خوشیاں

آ رہی ہیں۔۔

براق خانزادہ نے خوشدلی سے کہا تو سب نے

مسکرا کر مبارکباد وصول کی۔۔

مہر کی نظریں مصطفیٰ پر ہی ٹکی تھیں جو

ایسے بیٹھا تھا جیسے نکاح اس کا نہیں کسی

اور کا طے ہوا ہو۔۔۔

مصطفیٰ آہستہ سے اٹھا اور اپنے کمرے میں

چلا گیا مہر کی نم آنکھوں نے دور تک اس کا

پیچھا کیا۔۔۔۔

مصطفیٰ اپنے اپنے کمرے میں گیا اور بیڈ پر

بیٹھ کر اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا

وہ مہر سے دور بھاگنے کے لیے ہی تو لندن

جا رہا تھا اور بالاج خان زادہ اسے مہر کے

قریب کرنے کی پلاننگ کر بیٹھے تھے۔۔

مصطفی کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا

وہ کیا کرے اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ

ایک سیکنڈ سے پہلے یہاں سے بھاگ جائے۔۔

تبھی کمرے کا دروازہ کھلا اور محبوب خان زادہ

اور الفت اندر آئے۔۔۔

مصطفی انہیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا محبوب خانزادہ مصطفی سے کا

لگ رہا تھا

بہت بڑے ہو گئے ہو تم مصطفی۔۔۔اتنے بڑے کہ

اپنی زندگی کے فیصلے کرنے سے پہلے تم

ایک بار بھی اپنے باپ سے پوچھنا یا اسے

بتانا ضروری نہیں سمجھتے۔۔۔

محبوب خان زادہ نے شکوہ کیا

مصطفی نے لندن جانے والی بات محبوب خانزادہ سے چھپائی

بات آج جب کھلی

تو محبوب خانزادہ کو تکلیف ہوئی تھی

بابا۔۔۔اگر میں آپ کو بتا دیتا تو آپ مجھے
جانے سے روک دیتے۔۔۔
مصطفی خانزادہ نے نظریں چرائیں
چلو اچھی بات ہے۔۔۔اب تم نکاح کرو اور لندن
جانے کی تیاری کرو۔۔۔مجھے لالا کے فیصلے
پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں ان کے
فیصلے میں ان کے ساتھ ہوں۔۔۔
محبوب خان زادہ نے جتانے والے انداز میں کہا
بابا۔۔۔پلیز آپ یہ نکاح روک دیں پلیز۔۔۔
کسی طرح آپ یہ نکاح روک دیں۔۔۔
مصطفیٰ نے محبوب خانزادہ کا ہاتھ پکڑ کر
التجائی انداز میں کہا
مصطفی تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔۔ایسا کیوں

.. کہہ رہے ہو؟؟ تمہیں تو مہر اچھی لگتی ہے نا

بلکہ مجھے تو لگتا ہے تمہیں مہر سے محبت ہے

پھر تم ایسی بات کیوں کر رہے ہو؟؟

تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تمہیں تمہاری

محبت مل رہی ہے۔۔۔

محبوب خانزادہ نے حیرت سے کہا الفت اس

دوران چپ چاپ ان دونوں باپ بیٹے کی باتیں

سن رہی تھی۔۔۔

نہیں بابا۔۔۔ پلیز آپ یہ نکاح روک دیں میں مہر

سے نکاح نہیں کرنا چاہتا میں بلکہ شادی ہی

نہیں کرنا چاہتا۔۔

آپ بڑے پاپا سے کہیں وہ آپ کی بات مانیں

گے پلیز بابا۔۔۔

مصطفی نے بے بسی سے کہا

محبوب خان زادہ نے بے یقینی سے الفت کی

طرف دیکھا جو خود حیرت سے مصطفی کی

طرف ہی دیکھ رہی تھی ان دونوں کو

مصطفی کا ری ایکشن سمجھ میں نہیں آرہا تھا

اس نکاح سے انکار کی وجہ جان سکتا ہوں میں؟

محبوب خان زادہ نے ذرا غصے سے پوچھا

اسے مصطفی کا انکار کرنا برا لگ رہا تھا

وجہ ایک ہی ہے بابا۔۔اور وجہ یہ ہے کہ میں

اس حویلی کا خون نہیں ہوں۔۔

مصطفی خانزادہ کی آواز میں صدیوں کا

دکھ تھا۔۔۔

الفت نے تڑپ کر مصطفی کی طرف دیکھا

محبوب خان زادہ کا دل بھی مصطفیٰ کی بات

سے تڑپا تھا

مصطفیٰ تم بے شک اس حویلی کا خون نہیں

ہو لیکن تم میرے بیٹے ہو تم محبوب خان زادہ

کے بیٹے ہو اور ہمیشہ تم میرے ہی بیٹے رہو گے

محبوب خانزادہ نے مصطفیٰ کو گلے لگاتے کہا

لیکن بابا جس انسان نے مجھے پیدا کیا تھا

وہ کریکٹر لیس تھا اگر میں بھی اس کے

جیسا نکلا تو؟؟؟

مصطفیٰ نے بھرائی آواز میں کہا تو محبوب

خانزادہ نے اسے خود سے الگ کر کر غصے سے دیکھا

خبردار۔۔۔جو دوبارہ تمہارے منہ سے ایسی

بات بھی نکلی تو۔۔۔مجھے اپنی پرورش پر

پورا بھروسہ ہے سمجھے تم۔۔

محبوب خان زادہ کو مصطفی پر غصہ آرہا تھا

وہ کیوں اتنا سوچ رہا تھا

نہیں بابا مہر کی یہی سوچ ہے کہ جیسا باپ تھا

ویسا ہی بیٹا نکلے گا مجھے مہر کی یہ بات

نہیں بھول رہی۔۔

دن رات مجھے یہ بات کوڑوں کی طرح لگتی ہے

اب تو مجھے اپنی ذات پر شک ہونے لگا ہے

کہیں واقعی میں بھی اپنی باپ جیسا نکلا تو۔۔۔

آپ میرے بابا کیوں نہیں ہیں؟؟ کاش آپ

میرے بابا ہوتے۔۔ میری رگوں میں آپ کا

خون ہوتا۔۔ میں کسی کریکٹر لیس باپ کی

نہیں صرف آپ کا بیٹا ہوتا۔۔۔

مصطفی کی آنکھوں سے آنسو نکلے

الفت بھی بے آواز رونے لگی

محبوب خان زادہ کی آنکھیں نم ہوئیں

یہ اللہ کے فیصلے ہیں مصطفیٰ۔۔ ہمیں

اللہ کے فیصلوں میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے

"تم میرے ہی بیٹے ہو۔۔" مصطفیٰ محبوب خان زادہ

محبوب خان زادہ کی آواز میں غرور چھلک

رہا تھا۔۔۔

مصطفیٰ محبوب خان زادہ کے گلے لگ کر

کتنی ہی دیر بے آواز روتا رہا محبوب خان زادہ

نے اسے رونے دیا تا کہ اس کا دل ہلکا ہو جائے

مہر نے ایسا کیوں کہا یہ تم اچھی طرح جانتے

ہو وہ علینا چچی کی باتوں میں آ کر

ان کی ہی زبان بول رہی ہو گی

تم فکر نہیں کرو جب تم مہر سے محبت کرو

گے تو وہ بدلے میں تمہیں ڈھیر محبت کرے گی

محبوب خان زادہ بیٹے کے دکھ پر اندر ہی

اندر تڑپ رہا تھا

محبوب خان زادہ کی بات پر مصطفی ایک پل

کے لیے خاموش ہو گیا

مصطفی میں چاہتی ہوں تم مہر سے نکاح کر لو۔۔

الفت نے مصطفی کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے

میں بھر کر مان سے کہا

مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر میں مہر کو خوش نہ

رکھ سکا تو؟؟

مصطفی نے بے بسی سے کہا

مجھے اپنے بیٹے پر پورا بھروسہ ہے میں

جانتی ہوں تم مہر سے بہت محبت کرتے ہو

اور تم مہر کو ہمیشہ خوش رکھو گے۔۔۔

الفت نے پر یقین لہجے میں کہا تو محبوب

خان زادہ نے بھی اس کی بات کی تائید کی

ٹھیک ہے۔۔آپ سب چاہتے ہیں کہ میں مہر سے

نکاح کرلوں میں کرلیتا ہوں لیکن یہ مت

سوچیے گا کہ میں نکاح کے بعد اپنا فیصلہ

بدل لوں گا میں لندن جانے کا فیصلہ کر چکا ہوں

اور پلیز کوئی بھی مجھے ایمو شنل کر کے روکنے

کی کوشش مت کیجئے گا۔۔

مصطفی نے اٹل انداز میں کہا تو الفت نے بے بسی

سے محبوب خانزادہ کی طرف دیکھا

جس نے اسے آنکھوں کے اشارے سے چپ رہنے

کو کہا محبوب خان زادہ کے لیے یہی بہت تھا

کہ مصطفی نکاح کے لیے مان گیا ہے

اب مصطفی لندن جائے گا یا نہیں اس کا فیصلہ

تو نکاح کے بعد خود مصطفی نے کرنا تھا

آج حویلی میں سب لوگ ناشتے کے بعد مصطفیٰ

اور مہر ماہ کے نکاح کی تیاری کرنے میں

مصروف تھے۔۔۔

عبادت تو بہروز خانزادہ سے خوب نخرے اٹھوا

رہی تھی وہ اسوقت بہروز خانزادہ کے کمرے

میں موجود اسے تنگ کر رہی تھی

بہروز۔۔آپ کو میری قسم۔۔اپ کل نکاح میں

شلوار قمیض پہنے گے اور ساتھ اجرک بھی لیں گے۔۔

بالکل جیسے بڑے پاپا لیتے ہیں قسم سے بہت پیارے

لگیں گے۔۔

عبادت نے تالی بجا کر بچوں کی طرح خوش

ہوتے کہا تو بہروز خانزادہ نے سر ہاتھوں

میں تھام لیا۔۔

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا۔۔تم اچھے سے

جانتی ہو میں نے کبھی شلوار قمیض نہیں

پہنی۔۔پھر مجھے کیوں تنگ کر رہی ہو؟؟

بہروز خانزادہ کب سے اس کی ایک ہی بک بک

سن کر تھک گیا تھا

ٹھیک ہے۔۔میں بھی آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔اور کل تو بالکل بھی نہیں کروں گی۔۔

عبادت نے مصنوعی غصے سے کہا اور اس کے کمرے سے جانے لگی

بہروز خانزادہ تیزی سے چلتا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

تم کچھ زیادہ ہی میرے سر پر چڑھ رہی ہو۔۔

فضول میں ناراض ہونے کا مطلب؟؟

بہروز خانزادہ نے غصے سے گھورا۔

ہٹیں سامنے سے۔۔مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کے سر چڑھنے کا۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کو سائیڈ پر کرنا چاہا پر وہ ایک انچ بھی نہیں ہلا۔۔

میرے سر پر چڑھنے کا شوق نہیں تو میرے

اوپر چڑھ جاؤ۔۔ قسم سے تمہاری ہر بات

مانوں گا۔۔

بہروز خانزادہ کی بے باک بات پر عبادت کے

چہرے پر لالی بکھر گئی۔۔

بہروز خانزادہ اسے شرماتا دیکھ مزید اپنا

دل ہار رہا تھا۔۔۔

ایک ہگ دے دو میری جان۔۔

بہروز خانزادہ اپنی باہیں وا کر کے عبادت

کے گلے لگنے لگا پر عبادت نے اس کے سینے

پہ ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دے دیا

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ جب آپ میری

بات نہیں مانتے تو میں آپ کی بات کیوں مانوں۔۔

عبادت نے منہ چڑھا کر کہا اور کمرے سے

چلی گئی۔۔

آج تو چلی گئی۔۔ کل تم سے آج کا سکون بھی

وصول کروں گا۔۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر سوچا

❤❤❤❤❤❤❤❤

مصطفیٰ نکاح کی تیاری میں کوئی دلچسپی

نہیں لے رہا تھا وہ صبح ناشتے کے بعد چھوٹی

حویلی جا کر چپ کر کے بیٹھ گیا تھا

اگر ڈیرے پر جاتا تو وہاں بالاج خانزادہ یا

محبوب خان زادہ اسے مل جاتے۔۔

اور اس وقت وہ کسی سے بات یا کسی کا

سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا

بہروز خانزادہ اسے فون پہ فون کر رہا تھا

تاکہ وہ دونوں شہر جا کر نکاح کی شاپنگ

کریں پر مصطفیٰ ڈھیٹ بنا فون ہی نہیں

اٹھا رہا تھا

بہروز خانزادہ جانتا تھا مصطفیٰ اسے چھوٹی

حویلی ہی ملے گا اس لیے وہ بنا ٹائم ویسٹ

کیے چھوٹی حویلی پہنچا

کیا مصیبت ہے لالہ۔۔ کب سے فون کر رہا ہوں

آپ اٹھا کیوں نہیں رہے تھے ؟؟

بہروز خانزادہ چھوٹی حویلی پہنچا تو مصطفیٰ

بڑے مزے سے لان میں ٹہل رہا تھا

تو تم سمجھ جاؤ نا کہ میرا بات کرنے کا موڈ

نہیں ہے۔۔

مصطفیٰ نے سکون سے کہا

کیوں بھئی؟؟؟ کل آپ کا نکاح ہے آپ کو تو لڈیاں ڈالنی چاہیے۔۔ بہروز خانزادہ نے معصومیت سے کہا

جب تمہارا نکاح تھا تم نے لڈیاں ڈالی تھی؟؟ مصطفیٰ نے اس کی معصومیت سے جل کر کہا

میری تو بات اور تھی اچانک نکاح ہو گیا پر آپ تو مہر خانی سے محبت کرتے ہیں نا۔۔۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر مصطفیٰ نے اسے حیرت سے دیکھا اس نے کبھی بھی کسی سے نہیں کہا تھا یہاں تک کہ کسی پر ظاہر تک نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

ایسے مت دیکھیں جب آپ مہر خانی۔۔ اوہ سوری۔۔ ماہ کے پیچھے پیچھے گھومتے تھے تو میں اب

اندھا تھوڑی نا تھا جو آپ کی ان کے لیے محبت

نہ دیکھ سکتا۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر جتانے والے انداز میں

کہا تو مصطفیٰ نے بے ساختہ پہلو بدلا۔۔۔

اب یہ سوگ چھوڑیں اور شاپنگ پر چلیں۔۔

بہروز خانزادہ نے مصطفیٰ کا بازو پکڑ کر اسے

کھینچا۔۔۔

مجھے کوئی شاپنگ نہیں کرنی۔۔ سب کچھ ہے

میرے پاس۔۔ مصطفیٰ نے اپنا بازو چھڑواتے کہا

جی۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ پر کل آپ کا نکاح ہے اور

نکاح کے لیے کچھ سپیشل اور نیا ہونا چاہیے اب

ڈرامے بازیاں چھوڑیں اور چلیں۔۔

آفٹر آل اپنی ماہ کے لیے گفٹ بھی تو لینا ہو گا نا

آپ نے۔۔۔

بہروز خانزادہ نے آخری بات شرارت سے کہی۔۔

نکاح ہے۔۔۔رخصتی نہیں ہے جو میں گفٹ لیتا پھروں۔۔

مصطفیٰ نے دانت پیستے کہا

ہائے اوئے۔۔آپ آرڈر کریں۔۔ہم رخصتی بھی کروا

دیں گے۔۔

بہروز خانزادہ آج مصطفیٰ کو زچ کرنے پر تلا تھا

بہروز خان۔۔۔مجھ سے مار کھاؤ گے۔۔جاؤ یہاں

سے۔۔ مصطفیٰ نے غصے سے گھورا

ٹھیک ہے آپ بھی چلیں۔۔بہروز خانزادہ نے اسے

پھر سے کھینچا تو نا چاہتے ہوئے بھی مصطفیٰ

کو اس کے ساتھ جانا پڑا۔۔

مصطفیٰ جانتا تھا وہ ڈھیٹ اسے اپنے ساتھ

لے جا کر رہے گا

♥♥♥♥♥♥♥♥

آج حویلی کے سب سے بڑے بیٹے مصطفیٰ

خانزادہ کا نکاح حویلی کی سب سے بڑی

بیٹی مہرماہ خانزادی سے ہو رہا تھا

پوری حویلی برقی قمقموں سے جگمگ کر رہی

تھی نکاح کی تقریب حویلی میں ہی منعقد

کی گئی تھی

صرف کچھ جاننے والوں کو ہی بلایا گیا تھا

مہر آف وائیٹ غرارہ پہنے جس پر گولڈن اور

سلور کام ہوا تھا لائٹ سے میک اپ میں

ہلکی پھلکی جیولری پہنے، بالوں کو ایک سائیڈ

پر کرل کر کے پیارا سا ہیئر سٹائل بنائے بہت ہی

معصوم اور پیاری لگ رہی تھی

عبادت اور عروب نے بھی آف وائٹ کلر کے غرارے

پہنے تھے مناسب سی تیاری میں وہ دونوں بے

حد حسین لگ رہی تھیں

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ نے ایک جیسی

شلوار قمیض پہنی تھی ان دونوں نے پہلی

بار شلوار قمیض پہنی

آف وائیٹ کلر کی شلوار قمیض پہنے، بالوں کو

جیل سے سیٹ کیے ہاتھوں میں برینڈ واچ پہنے

وہ دونوں نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ

رہے تھے

ڈائننگ ہال میں جیسے ہی ان دونوں نے ایک ساتھ

قدم رکھا سب کی ستائشی نظریں ان پر ٹک گئیں

ماشاءاللہ۔۔۔

بالاج خانزادہ نے محبت بھری نظروں سے اپنے

دونوں بیٹوں کو دیکھ کر دل ہی دل میں کہا

روپ کے ساتھ باقی سب ان دونوں کو شلوار قمیض

میں دیکھ کر ہی حیرت میں مبتلا تھے

وہ دونوں بڑی شان سے صوفے پر آکر بیٹھ گئے

عبادت کے تو دل کی کیفیت ہی الگ تھی اس

کا بس نہیں چل رہا تھا وہ بہروز خانزادہ پر

اپنی محبتیں نچھاور کر دے۔۔

بہروز خانزادہ نے صرف اس کے کہنے پر آج

پہلی بار شلوار قمیض پہنی تھی وہ خود پر

عبادت کی نظروں کی تپش بخوبی محسوس

کر رہا تھا۔۔

جو آنکھوں ہی آنکھوں میں اس پر جزبات لٹا رہی تھی۔۔

لالہ۔۔سب ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے ہم کوئی خلائی مخلوق لگ رہے ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے مصطفیٰ کے کان میں گھس کر کہا تو مصطفیٰ نے اسے کہنی ماردی

چپ کرو تم بدتمیز۔۔مجھے بھی اپنے ساتھ شلوار قمیض پہنادی۔۔ایسا لگ رہا ہے جیسے میں جوان لڑکا نہیں کوئی آدمی ہوں۔۔

مصطفیٰ نے اپنی بھری جوانی پر افسوس سے کہا

لاحول ولا قوۃ۔۔۔

ایسا مت کہیں لالہ۔۔ورنہ میں ابھی چینج کر کے آجاؤں گا۔۔

بہروز خانزادہ نے معصومیت سے کہا تو مصطفیٰ

نے اسے گھور کر دیکھا

تبھی براق خانزادہ اور شارق خانزادہ کے ساتھ

مولوی صاحب کی انٹری ہوئی

بالاج خانزادہ نے روپ کو اشارے سے کہا کہ وہ

مہر کو لے آئے۔۔

روپ، الفت اور صبا مہر کو لینے چلی گئیں جو

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی خود کو پر سوچ

نظروں سے دیکھ رہی تھی

ماشاءاللہ۔۔ مہر بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

الفت نے مہر کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا تو

مہر نے چونک کر ان تینوں کی طرف دیکھا

ممانی۔۔۔۔ مصطفیٰ آ گئے ؟؟

مہر کے سوال پر ان تینوں نے ایک دوسرے کی
طرف ناسمجھی سے دیکھا
مہر۔۔ مصطفیٰ تو کب کا آگیا۔۔ اور اسے کیوں
نہیں آنا تھا۔۔ اس کے لیے آج سب سے بڑا دن
ہے اسے اس کی محبت جو ملنے والی ہے۔۔
روپ نے پیار سے مہر کی ٹھوڑی چھو کر کہا
لیکن بڑی ممانی۔۔ میں نے ان کا دل۔۔
بھول جاؤ ان باتوں کو مہر۔۔ بس آنے والے
وقت کا سوچو۔۔۔ اور اگر تمہیں لگے کہ مصطفیٰ
تم سے ناراض ہے تو اسے پیار سے منا لینا۔۔
روپ نے مہر کی بات کاٹ کر اس کے دل کے
اندیشوں کو دور کرنا چاہا
مہر چپ سی ہو گئی صبا نے اسے آنکھوں ہی

آنکھوں میں تسلی دی تو اس مے گہرا سانس

لیتے خود کو مصطفیٰ کی ناراضگی سہنے

کے لیے تیار کیا

ماحول میں اچانک تبدیلی سی محسوس ہوئی

مصطفیٰ کو ماہ کی خوشبو نزدیک سے محسوس

ہوئی۔۔

اس نے بے اختیار آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو اس

کی ماہ دلہن بنی خود کو اس کے نام کرنے

سج سج کر اس کے قریب آرہی تھی

مصطفیٰ کے دل کی دھڑکنیں تھم گئیں۔۔

مہر کے چہرے پر نیٹ کا گھونگھٹ تھا وہ

اس گھونگھٹ میں ہی غضب ڈھا رہی تھی

جب گھونگھٹ اٹھتا تب مصطفیٰ کی کیا حالت

ہونی تھی۔۔

آہم آہم۔۔۔۔۔

بہروز خانزادہ نے مصطفیٰ کو یک ٹک مہر کو دیکھتا

پا کر گلا کھنکارا تو مصطفیٰ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا

مہر کو مصطفیٰ کے سامنے والے صوفے پر بیٹھایا

گیا۔۔ بالاج خانزادہ کی اجازت سے نکاح شروع ہوا

اور تھوڑی سی دیر میں مہر ماہ خانزادی ہمیشہ

کے لیے مصطفیٰ کی ماہ بن گئی۔۔

سب نے ایک دوسرے کو گلے لگا کر مبارکباد دی۔۔

نکاح سے لے کر اب تک مصطفیٰ سنجیدہ ہی رہا

جبکہ مولوی صاحب نکاح کے بول بول رہے تھے

تو مصطفیٰ کے دماغ میں مہر کی کہی بات

گونج رہی تھی

وہ کل رات سے ان لفظوں سے پیچھا چھڑا رہا

تھا پر مصطفیٰ جتنا مہر کے الفاظوں کو نظر انداز

کرتا وہ الفاظ اتنا ہی اسے تکلیف سے دو چار کرتے

مصطفیٰ خان۔۔ مہر کے ساتھ بیٹھو۔۔

بالاج خانزادہ نے مسکرا کر کہا تو مصطفیٰ

سنجیدگی سے سر ہلا کر اٹھا اور مہر کے

ساتھ زرا فاصلہ بنا کر بیٹھ گیا

مہر نے اپنا دوپٹہ مٹھیوں میں بھینچ لیا

مصطفیٰ خانزادہ آج اس کا محرم بنا اس

کے ساتھ پورے حق سے بیٹھا تھا

لیکن مہر یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے دل

کی کیا کیفیت ہے۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے کان میں سرگوشی

کی عبادت پلیٹ میں مٹھائی نکال رہی تھی

وہ ایک دم چونک گئی اور بہروز خانزادہ کو

گھور کر دیکھا

جب میری بات ماننی تھی تو پہلے نخرے کیوں

کر رہے تھے ؟؟

عبادت نے روٹھے ہوئے انداز میں شکوہ کیا

اس کا اشارہ بہروز خانزادہ کی ڈریسنگ کی

طرف تھا جو کل عبادت کے سامنے نخرے

کر رہا تھا۔۔

میں تو اپنی بیوی کو سرپرائز دینا چاہتا تھا

ویسے کیسا لگا تمہیں سرپرائز ؟؟

بہروز خانزادہ نے پلیٹ سے ایک رس گلہ اٹھا

کر کھاتے پوچھا تو عبادت نے اسے سر سے

لے کر پاؤں تک دیکھا

اگر میں کہوں ایک کمی ہے تو؟؟

عبادت نے بھنویں اچکا کر کہا

اچھا۔۔کیا کمی ہے؟؟

بہروز خانزادہ نے خود کو اوپر سے لے کر نیچے

تک دیکھتے کمی ڈھونڈنی چاہی جو اسے

نہیں ملی۔۔

اجرک کہاں ہے آپ کی؟؟

عبادت نے ایک آبرو اچکا کر پوچھا تو بہروز

خانزادہ خاصا بدمزہ ہوا

اجرک کی تمہیں پڑی ہے اور جو میرے دل کی

حالت ہے اس کا بھی خیال کرلو بی بی۔۔۔

بہروز خانزادہ نے غصے سے دانت پیستے کہا تو

عبادت کی ہنسی چھوٹ گئی

ہنس لو ہنس لو۔۔رات کو ہاتھ لگنا میرے پھر

تمہاری ہنسی غائب کروں گا۔۔۔

بہروز خانزادہ نے جل کر کہا تو عبادت نے اپنی

ہنسی کنٹرول کی

میرے بابُو کو سکون چاہیے ؟؟

عبادت نے اسے بچوں کی طرح پچکارتے پوچھا

تو بہروز خانزادہ نے فوراً سر ہاں میں ہلا دیا

نہیں دوں گی۔۔

عبادت نے منہ چڑھا کر کہا اور مٹھائی کی

پلیٹ پکڑ کر رفو چکر ہو گئی

بہروز خانزادہ نے اس کا دوپٹہ پکڑنا چاہا پر

وہ پھرتی سے بھاگ گئی

مصطفیٰ اور مہر کو ایک ساتھ بیٹھے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا پر نہ مصطفیٰ نے مہر سے کوئی بات، نہ مہر نے مصطفیٰ سے۔۔

مہر اپنے دودھیا ہاتھ گود میں رکھے مسل رہی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا مصطفیٰ اس سے کوئی بات کرے

یا پھر محبت بھرا کوئی جملہ ہی بول دے۔۔

یا پھر زبان سے کوئی شکوہ ہی کر دے۔۔

پر مصطفیٰ تو ہونٹ سیے بیٹھا تھا جیسے مہر اس کے لیے اجنبی ہو۔۔

م۔۔۔مصطفیٰ؟؟؟

مہر نے ہمت کر کے خود ہی مصطفی کو آہستہ

مصطفیٰ اس سے پکارا پر وہ ایسے بنا جیسے

کا نہیں کسی اور کا نام ہے

مہر کی آنکھوں میں مرچیاں بھرنے لگیں۔۔

دل ایک دم اداس سا ہوا۔۔

وہ مہر سے اتنا خفا تھا کہ اس کی بات بھی

نہیں سننا چاہتا تھا

مصطفیٰ۔۔ مم۔۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔

مہر نے ہلکی سی آواز میں گزارش کی کوئی

بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا سب کھانا

کھانے میں مصروف تھے۔۔

مہر کی معافی پر مصطفیٰ گہرا سانس لیتے

وہاں سے اٹھ کر بہروز خانزادہ کے پاس جا کر

کھڑا ہو گیا

جو عروب اوٹ عبادت کے ساتھ کھانا کھا

رہا تھا۔۔

مہر نے نم آنکھوں سے اسے جاتے دیکھ اپنے

دل کا درد چھپانے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو سردار سائیں۔۔

حشمت علی نے بالاج خانزادہ کو مبارکباد دی

خیر مبارک۔۔

بالاج خانزادہ نے خوشدلی سے مبارکباد وصول کی

سردار سائیں میں نے ہارب کا نکاح پکا کر دیا

ہے۔۔

حشمت علی کے مسکرا کر بتانے پر پاس سے

گزرتی عروب کے قدم ٹھٹھک گئے

ماشاءاللہ۔۔ مبارک ہو۔۔

بالاج خانزادہ کو سن کر خوشی ہوئی تھی

اسے ہارب بہت اچھا لگتا تھا وہ جب بھی

بالاج خانزادہ سے ملتا تھا نظریں جھکا کر

پوری عزت دیتا تھا

وہ ڈاکٹر بننے والا تھا اور اس بات کا اس

میں زرا بھی گھمنڈ نہیں تھا

اور اس کی یہی بات بالاج خانزادہ کو

پسند تھی ہارب کے چہرے پر بالاج خانزادہ

کو شرافت دکھتی تھی

خیر مبارک۔۔

حشمت علی نے مبارکباد وصول کی

عروب جوں کی توں کھڑی تھی اس کے

چہرے پر ہوائیاں اڑی تھیں رنگ ایک دم

لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا

آنکھوں میں ننھے ننھے موتی چمکنے لگے

اسے وہاں کھڑے رہنا مشکل لگا

عروب جھٹکے سے مڑی اور تیز قدم لیتی

اپنے کمرے میں چلی گئی

کھانا کھانے کے بعد جو تھوڑے بہت مہمان

تھے وہ الوداع لے کر چلے گئے

مصطفیٰ بھی اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ

مہر اپنی جگہ جوں کی توں بیٹھی رہ گئی۔۔

مصطفیٰ خانزادہ کی بے رُخی اس کی جان پر

بن آئی تھی۔۔

مہر چلو بیٹا۔۔آپ بھی آرام کرو۔۔

صبا نے مہر کے قریب آکر کہا تو وہ آنسو چھپاتی

اٹھ گئی

عروب نے کمرے میں آکر دوپٹہ اتار کر صوفے پر

پھینکا اور بیڈ پر گر کر لمبے لمبے سانس لینے لگی

آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں

ہارب کے نکاح کا سن کر اس کے سینے میں درد

اٹھ رہا تھا

اس کا جسم ہارب کو کھونے کے خوف سے

کانپنے لگا۔۔

عروب نے تکیے پر پڑا موبائل اٹھایا اور کانپتے

ہاتھوں سے ہارب کا نمبر ڈائل کر دیا

ہارب کھانا کھانے کے بعد چھت پر ٹہلنے آیا تھا

جب اس کے موبائل پر عروب کی کال آئی

پہلے تو ہارب کا دل چاہا کاٹ دے

پھر کچھ سوچتے اس نے کال ریسیو کر دی۔۔

ہ۔۔ہارب تم میرے۔۔۔۔ساتھ ایسا۔۔ نہیں کر سکتے۔۔

ہارب کے فون اٹھاتے ہی عروب نے کانپتے لہجے

میں کہا۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے؟؟اور آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟

ہارب نے نا سمجھی سے پوچھا

تم نے نکاح کرنے کا فیصلہ کر لیا ایک بار بھی

میرا نہیں سوچا۔۔

عروب نے زار و قطار روتے ہوئے کہا۔۔

میں کیوں سوچوں آپ کے متعلق؟؟ہمارے بیچ

رشتہ ہی کیا ہے محض یہ کہ آپ میرے سر دار

سائیں کی بیٹی ہیں۔۔

میں کیوں سوچوں آپ کے متعلق۔۔ جبکہ میں

نے آپ سے کوئی وعدہ نہیں کیا نہ ہی آپ کو کوئی آس دلائی۔۔ہارب نے سخت لہجے میں کہا

تو عروب پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

ہارب۔۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں تم پلیز یہ نکاح مت کرنا۔۔میں سہہ نہیں پاؤں گی۔۔میں نے زندگی میں پہلی بار کسی سے بے حد محبت کی ہے۔۔میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی۔۔

وہ عروب جو ہارب کے آگے تنک کر رہتی تھی آج وہی عروب ہارب سے اپنی محبت کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔

اور کرن؟؟؟اس کا آپ نے نہیں سوچا؟؟وہ بھی تو مجھ سے محبت کرتی ہے آپ کے پاس

آپ کے سب اپنے ہیں کرن کا تو میرے
علاوہ کوئی نہیں ہے۔۔

دو سال سے وہ مجھ سے منسوب ہے میں کیسے
اس کا دل توڑ دوں۔۔

نہیں عروب بی بی۔۔میں مر کر بھی کرن کے
خواب نہیں توڑ سکتا۔۔

وہ ہر لحاظ سے میرے لیے پرفیکٹ ہے جیسی میں
لائف پارٹنر چاہتا ہوں وہ بالکل ویسی ہی ہے۔۔

آپ کے اور میرے بیچ سب سے بڑا فرق ہی
ہمارے سٹیٹس کا ہے۔۔

آپ کے بابا اس گاؤں کے اٹھارہ قبیلوں کے
سردار ہیں۔۔

اور میں؟؟؟میں کون ہوں محض ان کے ایک

معمولی ملازم کا پوتا

میں آپ کی کیفیت سمجھ سکتا ہوں لیکن مہربانی

ہوگی آپ بھی مجھے سمجھیں۔۔اور میرا خیال

اپنے دل سے نکال دیں۔۔

کیونکہ ہارب کرن سے ہی نکاح کر کے ساری

زندگی اسی کا ساتھ نبھائے گا۔۔

ہارب بول رہا تھا اور عروب دم سادھے اس

کے ایک دم لفظ کو سن رہی تھی۔۔

آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔

اور ہاں۔۔میں اب آپ کو یونیورسٹی چھوڑنے

کی زمہ داری مزید نہیں نبھا سکتا میں کل سے

نہیں آؤں گا ہو سکے تو کسی اور ڈرائیور کا بندوست

کر لیں۔۔

ہارب نے سخت لہجے میں کہا اور فون بند کر دیا

عروب بیڈ پر بیٹھی موبائل ہاتھ میں پکڑے گم سم

بیٹھی رہ گئی۔۔۔

ہارب سے اس نے اس لیے محبت نہیں کی تھی

کہ وہ اسے کسی اور کا ہونے دے۔۔

عروب کسی بھی حال میں ہارب کو کھونا نہیں

چاہتی تھی ہارب کی باتیں سن کر اتنا تو وہ

جان گئی تھی محبت کے اس سفر میں اس کا

پیار یک طرفہ ہے۔۔

لیکن وہ ہمت نہیں ہارنا چاہتی تھی اس نے

فیصلہ کر لیا کہ وہ کسی بھی قیمت پر ہارب کو

پا کر رہے گی۔۔

عروب نے بے دردی سے آنسو صاف کرتے

ایک فیصلہ کیا اور اٹھ کر چینج کرنے چلی گئی

عروب نے جزبات میں آکر پتا نہیں کیا کرنا

تھا یہ تو اب وقت نے ہی بتانا تھا

عروب اپنی محبت پا لیتی ہے یا نہیں

❤❤❤❤❤❤

بہروز خانزادہ چینج کر کے اپنا موبائل پکڑے بیڈ

پر لیٹ کر عبادت کو ٹیکسٹ کیا

مجھے نیند نہیں آرہی۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے نمبر پر ٹیکسٹ کیا

عبادت بھی چینج کر کے اپنا میک اپ ریمو و کر

رہی تھی اس نے مسکرا کر بہروز خانزادہ کا

ٹیکسٹ پڑھا

آنکھیں بند کر کے مجھے یاد کریں نیند آجائے گی

عبادت کے ریپلائے پر بہروز خانزادہ کے

چہرے پر مسکراہٹ ابھری

کیوں تم سلیپنگ پلز ہو؟؟جو تمہیں یاد کر کے

میں ٹُن ہو جاؤں گا۔۔

بہروز خانزادہ کے شرارت بھرے ریپلائے پر

عبادت کی ہنسی چھوٹ گئی

تو پھر آپ خود کے سکون کے لیے مجھے اپنے

سینے سے کیوں لگاتے ہیں؟؟

عبادت کے ریپلائے پر بہروز خانزادہ تھوڑی دیر

کے لیے لاجواب ہو گیا

یہ تم خود سے پوچھو۔۔ایسا کیا ہے تم میں۔۔جو

مجھے تمہارے وجود سے سکون ملتا ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے دل پر ہاتھ رکھتے ریپلائے کیا اس

کا دل پوری رفتار سے دھڑکنے لگا تھا

عبادت دن بہ دن لمحہ بہ لمحہ اس کے حواسوں

پر سوار ہو رہی تھی

ٹھرکی پن نہ جھاڑا کریں۔۔ میں نہیں آ رہی۔۔

کل بھی بڑے پاپا نے چھاپہ مار دیا تھا۔۔ اتنی

شرمندہ ہوئی میں ان کے سامنے۔۔ کیا سوچتے

ہوں گے وہ۔۔ گڑیا کو چین نہیں ہے۔۔

عبادت سونے کے لیے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔

بالکل نہیں میری جان۔۔ تمہارے بڑے پاپا

سوچتے ہوں گے ان گڑیا ان کے گڈے

سے بہت محبت کرتی ہے۔۔ اب نخرے بند

کر واور جلدی سے ایک ٹائٹ ہگ دے جاؤ۔۔

ورنہ میری ساری رات دیواروں سے ٹکریں

مارتا پھروں گا۔۔۔

بہروز خانزادہ نے بے چارگی سے ریپلائے کیا

تو عبادت گہرا سانس لیتے اٹھ بیٹھی

وہ جانتی تھی وہ اگر نہیں گئی تو وہ خود آ جائے

گا اس لیے عبادت نے سوچا جلدی سے جا کر

ہگ دے کر آ جاتی ہے۔۔۔

پر وہ یہ نہیں جانتی تھی یہ ایک ہگ اسے کتنا

مہنگا پڑنے والا ہے۔۔

♥♥♥♥♥

مصطفیٰ اپنے کمرے میں بیٹھا سگریٹ پر سگریٹ

پھونک رہا تھا

آج جو کچھ بھی ہوا وہ ایسا نہیں چاہتا تھا وہ

چاہتا تھا مہر کی شادی کسی ایسے شخص سے

ہو جس کا بیک گراؤنڈ بہت اچھا ہو

پر آج مہر کے نام کے ساتھ اس کا نام جڑ گیا تھا۔۔ مصطفیٰ کو ایک بات بہت بے چین کر رہی تھی اسے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں زندگی میں وہ مہر کے ساتھ کہیں ناانصافی نہ کر دے کہیں اس کی حق تلفی نہ کر دے

ورنہ اس کے اور اس کے باپ میں کیا فرق

رہ جانا تھا۔۔

اس کا باپ الفت کو بیوی تو بنا کر رکھتا تھا

پر محبت سے اسے محروم رکھتا تھا

مصطفیٰ کم عمری سے ہی مہر سے محبت کرتا تھا

پر مہر کی بات "جیسا باپ تھا ویسا ہی بیٹا نکلے گا"

مہر کی اس بات نے مصطفیٰ کا سکون ختم کر دیا تھا
میں لندن جا کر تمہیں اس رشتے سے آزاد
کر دوں گا۔۔ ورنہ میں ساری زندگی اسی
کشمکش میں رہوں گا کہ کہیں میں تمہارے ساتھ
کسی معاملے میں ناانصافی تو نہیں کر رہا۔۔ کہیں
میں تمہیں خوشیوں سے محروم تو نہیں رکھ
رہا جس کی تم حقدار ہو۔۔

مہر تم بہت معصوم ہو تم ایک بہت اچھا انسان
ڈیزرو کرتی ہو۔۔

مجھے تم سے محبت تو ہو گئی جس پر میرا اختیار
نہیں تھا پر مجھے یہ بات تم پر ظاہر نہیں
ہونے دینا چاہیے تھی۔۔

میں اپنے جذبات اپنے سینے میں ہی دفن کر لیتا

کاش۔۔مجھے تم سے محبت ہی نہ ہوتی۔۔

آنسوؤں سے مصطفیٰ کا چہرہ تر تھا۔۔

اگر حالات کچھ مختلف ہوتے تو آج مصطفیٰ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

پر آج مصطفیٰ خوش نہیں تھا اس کی محبت اس کے نام ہو تو گئی تھی پر اس طرح نہیں جس طرح سے وہ چاہتا تھا

مصطفیٰ صوفے کی پشت پر سر ٹکائے آنسو بہانے میں مصروف تھا آنسو نکل کر اس کی کنپٹی میں جذب ہو رہے تھے

تبھی کمرے کا دروازہ بجا

مصطفیٰ چونک کر سیدھا ہوا اور حیرت

سے وال کلاک کی طرف دیکھا جہاں رات

کے بارہ بج رہے تھے

مصطفیٰ کے ماتھے پر بل پڑے

اس وقت کون آگیا؟؟اس نے بڑبڑاتے اپنا

تر چہرہ صاف کیا ہاتھ میں پکڑا سگریٹ ایش

ٹرے میں مسل کر ایش ٹرے صوفے کے نیچے

چھپائی اور کمرے میں ہلکی سی روم سپرے

کردی۔۔

دروازہ پھر سے نوک ہوا تو مصطفیٰ دروازے

کی طرف متوجہ ہوا۔۔

گہرا سانس لیتے وہ دروازے کی طرف بڑھا

اور ناٹ گھما کر دروازہ کھولا تو سامنے مہر

کھڑی تھی

جسے دیکھ کر مصطفیٰ کے ماتھے کی شکنیں

مزید بڑھیں اس نے سوالیہ نظروں سے مہر کی

طرف دیکھا

جو کنفیوز سی ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں

مسل رہی تھی۔۔

کچھ چاہیئے تھا؟؟

جب وہ کچھ نہ بولی تو مصطفیٰ نے خود

ہی اس کے آنے کا مقصد پوچھ لیا

مہر نے ہلکا سا سر ہلا دیا

اچھی بات ہے۔۔ لیکن سوری۔۔ میرے پاس

تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔۔

مصطفیٰ کا چٹانوں سا سخت لہجہ مہر

کے آنکھوں میں پانی لے آیا

آااپ۔۔۔سے۔۔بات کرنی ہے۔۔

مہر نے بھرائی آواز میں کہا

ہمم۔۔۔کرو۔۔

مصطفیٰ نے وہیں کھڑے کہا تو مہر

تذبذب کا شکار ہوئی

اندر۔۔آجاؤں؟؟مہر نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا

نہیں۔۔جو کہنا ہے کہو اور جاؤ۔۔

مصطفیٰ نے اسی انداز میں کہا تو مہر کی

آنکھوں میں کب کے رکے آنسو نکل پڑے

مصطفیٰ کی نظر اس کے آنسوؤں پر پڑی تو

اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا

آااپ۔۔ناراضگی۔۔کب چھوڑیں گے؟؟مہر نے

آنسو صاف کرتے کہا

تم سے کس نے کہا میں تم سے ناراض ہوں ؟؟

مصطفیٰ نے الٹا اسی سے سوال کر لیا

تو پھر۔۔ آپ مجھ سے۔۔ دور کیوں۔۔ رہتے ہیں۔۔

اور۔۔ مجھ سے ٹھیک طرح۔۔ بات بھی۔۔ نہیں کرتے

مہر کی آنکھوں میں شکوہ تھا

دیکھو مہر۔۔ میرے بدلاؤ کی وجہ تم اچھی

طرح جانتی ہو۔۔

مصطفیٰ نے گہرا سانس لیتے کہا اس بار اس کا

لہجہ سخت نہیں تھا پر نرم بھی نہیں تھا

لیکن اج تو ہمارا نکاح ہو گیا نا۔۔ اور آپ مجھے

ماہ کہہ کر بھی نہیں بلاتے۔۔

مہر کی زبان سے ایک اور شکوہ پھسلا

ماہ وہ تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور

میں اب کسی سے محبت نہیں کرتا۔۔نہ ماہ سے،

نہ مہر سے۔۔

رہی بات ہمارے نکاح کی تو یہ میں نے بڑے پاپا

کے کہنے پر کیا ہے بہت احسان ہیں اس حویلی

کے مجھ پر اور خاص کر بڑے پاپا کے۔۔

میں ان کا کہا ٹال نہیں سکتا تھا ورنہ میری کیا

اوقات۔۔میں ایک کریکٹر لیس باپ کا بیٹا ہوں

جیسا باپ تھا ویسا ہی میں بھی نکلوں گا۔۔

اس لیے بہتر ہو گا تم مجھ سے امید مت لگانا۔۔

کیونکہ کریکٹر لیس باپ کا بیٹا کریکٹر لیس

ہی نکلے گا۔۔

اور مجھے نہیں لگتا تم ایسے شخص کے

ساتھ زندگی گزار سکو گی۔۔

بہتر ہو گا تم مجھ سے دور ہی رہنا۔۔

بہت وقت ہو گیا ہے جا کر آرام کرو اور آئندہ

اس وقت یہاں مت آنا۔۔

مصطفیٰ کے الفاظ تیز دھار خنجر کی طرح

مہر کے دل پر لگے تھے وہ ساکت کھڑی مصطفیٰ

کے الفاظ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

جو بنا سوچے سمجھے اس کے معصوم دل پر

اپنے الفاظوں کے تیر چلا گیا تھا

مصطفیٰ کی باتیں سن کر مہر کا دل چاہا زمین

پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔

مصطفیٰ اس کے کہے الفاظ اس کے منہ پر مار

گیا تھا۔۔

جب مہر نے بولتے وقت لحاظ نہیں کیا تھا تو

آج مصطفیٰ کیوں اس کے حال پر اس کے آنسوؤں

پر ترس کھاتا۔۔

ناجانے کتنے کرب سے گزارا ہو گا مہر کے الفاظوں

نے مصطفیٰ خانزادہ کو۔۔

جو مصطفیٰ ان لفظوں کو بھول ہی نہیں پا رہا تھا

مہر ہارے ہوئے قدموں سے واپس لوٹ گئی

❤❤❤❤❤❤

عبادت بہروز خانزادہ کے کمرے میں پچھلے

پانچ منٹ سے اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی

بہروز خانزادہ اسے چھوٹے بچوں کی طرح

خود میں بھینچے ہوئے تھا

بہروز۔۔اب بس بھی کریں۔۔پھر سے کوئی

اجائے گا۔۔۔

عبادت نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

آنے دو۔۔ بہروز خانزادہ نے گھمبیر لہجے میں کہا

وہ عبادت کے کبھی کندھوں پر تو کبھی اس

کی دودھیا گردن پر ہونٹ رکھ رہا تھا

نہیں نا۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا ابھی رخصتی

نہیں ہوئی ہے۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کے حصار سے نکلنا

چاہا پر اس کی گرفت مضبوط تھی

رخصتی سے زیادہ نکاح امپورٹنٹ ہوتا ہے میری

جان۔۔ اور وہ ہمارا ہو چکا ہے۔۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے ہونٹوں پر ہلکی

سی جسارت کرتے کہا تو شرم سے اس کے

گال مزید گلابی ہوئے

اچھا اب میں جاتی ہوں۔۔ عبادت نے التجائیہ

انداز میں اجازت چاہی

نہیں۔۔ میرا من نہیں ہے۔۔ میرا دل چاہ رہا ہے

آج رات میں ہمارے بیچ سارے پردے چاک

کر دوں۔۔

بہروز خانزادہ کی بے باک بات پر عبادت کا

دل خوف سے بری طرح دھڑکا بہروز خانزادہ

اس کے گریبان پر اس کی دھڑکنیں چوم رہا تھا

بب۔۔ بہروز۔۔ میں جاتی ہوں۔۔

عبادت نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہہ کر بہروز

خانزادہ کو پوری طاقت سے پیچھے کیا تو

بہروز خانزادہ تھوڑا سا پیچھے ہو گیا

اس کے ہاتھ اب بھی عبادت کی کمر پر تھے

اور عبادت کے اس کے سینے پر۔۔

بہروز خانزادہ کی آنکھیں عبادت کی اتنی سی

قربت سے سرخ ہو گئی تھیں عبادت کو اس

سے خوف محسوس ہوا

چھوڑیں پلیز۔۔

عبادت نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر لے جاتے

بہروز خانزادہ کے ہاتھ ہٹانے چاہے

پر بہروز خانزادہ نے اسے جھٹکے سے مزید

خود کے قریب کر لیا۔۔

عبادت نے سہم کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

تم ڈر کیوں رہی ہو میں تمہارا محرم ہوں۔۔

پاک رشتہ ہے ہمارے درمیان۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے بالوں سے کیچر اتارا

تو اس کے ریشمی بالوں کھل گئے

رخصتی نہیں ہوئی ہے۔۔

عبادت نے اس کے ہاتھ سے کیچر پکڑنا چاہا پر

بہروز خانزادہ نے اسے بیڈ کی طرف اچھال دیا

پتا ہے تم آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور

میں جانتا ہوں تم میرے لیے سجی تھی۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کی شہ رگ پر ہونٹ

رکھتے کہا تو عبادت نے خوف سے تھوک نگلا

اسے بہروز خانزادہ کے ارادے ٹھیک نہیں لگ

رہے تھے۔۔

مم۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے میں جاتی ہوں۔۔

عبادت نے پھر سے بہروز خانزادہ کی مضبوط گرفت

سے نکلنے کی ناکام سعی کی۔۔

بہروز خانزادہ ہر چیز سے بے خبر عبادت کی

دودھیا گردن پر لمس چھوڑ رہا تھا آہستہ آہستہ

اس کے لمس میں شدت آرہی تھی

عبادت کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ بہروز خانزادہ

کو کیسے پیچھے کرے۔۔

اصل میں عبادت کے پسینے اس وقت چھوٹے جب

بہروز خانزادہ نے اسے بانہوں میں اٹھایا اور

بیڈ کی طرف بڑھا

آپ کی سمجھ میں نہیں آرہا میں کیا کہہ رہی۔۔۔
ہششششش۔۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کو بیڈ پر لیٹایا تو عبادت

اٹھ کر بیٹھ گئی

میں جانتا ہوں تمہیں اسی بات کا ڈر ہے نا کہ ہماری رخصتی نہیں ہوئی اور ہم چھپ چھپ کر ملتے ہیں۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا

جی۔۔۔اور ویسے بھی اگلے مہینے رخصتی ہے آپ اس وقت تک انتظار کریں۔۔اور مجھے اب جانے دیں۔۔عبادت دو ٹوک انداز میں کہہ کر بیڈ سے اترنے لگی تو بہروز خانزادہ نے اس کی کلائی تھام لی

عبادت پلیز آج کی رات یہیں رک جاؤ۔۔

بہروز خانزادہ نے منت بھرے انداز میں کہا

بہروز آپ پاگل تو نہیں ہو گئے۔۔اگر صبح کسی نے دیکھ لیا تو میں تو شرم سے ہی مر جاؤں گی۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کو سمجھانا چاہا پر آج وہ

سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھا

تمہیں سب کی فکر ہے ایک مجھے چھوڑ کر۔۔ بہروز خانزادہ نے بیڈ سے کھڑے ہو کر غصے سے کہا

بہروز کچھ دنوں کی تو بات ہے پھر میں اسی کمرے میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کے گال پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے کہا

تم میرے لیے اتنا نہیں کر سکتی۔۔ اگر میں کہہ رہا ہوں آج رات رک جاؤ تو کیا تکلیف ہے تمہیں؟

بہروز خانزادہ ہتھے سے اکھڑ گیا

اسے بات نہ مانتا دیکھ عبادت نے گہرا سانس لیا

ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں آپ کو ناراض ہونا ہے تو ہو جائیں۔۔ مجھے آپ کی ناراضگی سے زیادہ

ان نظروں کی فکر ہے جو صبح مجھ پر اٹھیں گی۔۔

عبادت نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا اور دروازے کی طرف بڑھی

بہروز خانزادہ اس کی بات سن کر مزید طیش میں آگیا وہ تیز قدم چلتا عبادت کے سامنے کھڑا ہوا

اگر تمہیں میری ناراضگی کی پرواہ نہیں ہے تو مجھے بھی تمہاری ناراضگی سے کوئی فکر نہیں پڑتا۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کو کہنی سے پکڑ کر بیڈ تک لایا۔۔

بہروز اگر آپ نے میرے ساتھ کچھ بھی کیا تو میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کو بیڈ پر دھکا دیا

میں محرم ہوں تمہارا۔۔ حق ہے میرا تم پر۔۔

اور تم مجھے میرے حق سے دستبردار نہیں کر سکتی

اگر اس وقت مجھے تمہاری قربت چاہیے تو

تمہارا فرض بنتا ہے چپ چاپ میری بات ماننا۔۔

بہروز خانزادہ نے اپنی شرٹ اتار کر بیڈ کی

سائیڈ پر اچھالی۔۔

عبادت کا جسم خوف سے کانپ رہا تھا وہ

ابھی یہ سب نہیں چاہتی تھی وہ چاہتی تھی

اس کی رخصتی ہو جائے۔۔

بے شک وہ دونوں ایک دوسرے کے محرم تھے

پر دنیا کی نظر میں ان کی ابھی رخصتی نہیں

ہوئی تھی۔۔

بہروز۔۔ میری بات سنیں۔۔ آپ ریلیکس ہو جائیں

میں یہاں سے چلی جاتی ہوں۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔

عبادت کے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

آج تو اس کے آنسو بھی بہروز خانزادہ کو

پگھلا نہیں رہے تھے

میں ریلیکس تمہاری قربت سے محسوس کروں

گا اور پلیز اب مزاحمت بند کرو اور میرا ساتھ

دو۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کی گردن پر جھکتے

اپنے دانت گاڑھے تو ہلکی سی سسکی عبادت

کے منہ سے نکلی

بہروز خانزادہ نے اسے دوپٹے سے آزاد کیا پھر

اس کے دل کے مقام پر شدت سے ہونٹ رکھنے

لگا۔۔

بہروز پلیز۔۔ایسا مت کریں۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کو بیٹھا کر اسے شرٹ

سے آزاد کیا تو عبادت نے ایک بار پھر اس کی

منت کی۔۔

جسے نظر انداز کر کے بہروز خانزادہ نے عبادت

کو ٹانگوں سے کھینچ کر لیٹا یا اور اس پر سایہ

فگن ہوا۔۔

عبادت نے ہاتھ پیر چلاتے اسے روکنے کی کوشش

کی پر بہروز خانزادہ اسے کپڑوں سے آزاد کرتا

عبادت میں خود کو سما گیا

عبادت کی لاکھ مزاحمتیں بہروز خانزادہ کو

روک نہ پائیں۔۔ وہ اج عبادت کی جان نکالنے

کے درپہ تھا

عبادت نے اس کے سینے پر مکے مارے تو بہروز

خانزادہ نے اس کے دونوں کو اپنی گرفت میں

لے کر عبادت کے سر کے اوپر لے جاتے انہیں

قید کر لیا

سکون کی لہر بہروز خانزادہ کے رگ وپے میں

دوڑی تو اس نے عبادت کو آزادی بخشی

❤❤❤❤❤❤❤

صبح کا اجالا پوری دنیا کو روشن کر رہا

تھا معمول کے مطابق حویلی کے ملازم

حویلی کی صفائی ستھرائی کرنے میں

مصروف تھے۔۔

مصطفیٰ خانزادہ اور مہر کے ساتھ کل کی

رات عبادت پر بھی بہت بھاری گزری تھی۔۔

عبادت جو بہروز خانزادہ کو لے کر ننھے ننھے

خواب دیکھنے لگی تھی

کل رات اس کے خواب چکنا چور ہو گئے تھے

کہنے کو بہروز خانزادہ نے اس سے اپنا حق

لیا تھا۔۔

لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پایا کہ اپنا حق وصول

کرنے کے چکر میں وہ عبادت کو توڑ چکا ہے

بہروز خانزادہ شرٹ لیس اپنے کمرے کی بالکنی

میں کھڑا ریلنگ پر ہاتھ رکھے زرا سا نیچے کو

جھکا گم سم کھڑا تھا

اندر کمرے میں عبادت کی سسکیاں اسے

بالکنی تک صاف سنائی دے رہی تھی جو

اسے کرب میں مبتلا کر رہی تھیں

عبادت کا پورا وجود درد کر رہا تھا اس سے

ہلا بھی نہیں جا رہا تھا

وہ بے سدھ بیڈ پر پڑی اپنی حالت پر آنسو

بہا رہی تھی جو اس انسان نے کی۔۔

جس پر وہ آنکھ بند کر کے اعتبار کرنے لگی تھی

جس کے ایک میسج پر وہ دوڑی چلی آتی تھی

آج اسی انسان نے عبادت کی تکلیف کی پرواہ

کیے بغیر صرف اپنی منمانی کی۔۔

عبادت اپنے دُکھتے وجود کو لیے آہستہ سے اٹھی

اور کپڑے پہننے لگی۔۔

نظریں ادھر ادھر دوڑا کر صوفے پر پڑا اس

نے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور لرزتے وجود سے وہ

بہروز خانزادہ کے کمرے سے نکل گئی

بہروز خانزادہ نے دروازہ کھلنے کی آواز پر

زراسی گردن موڑ کر عبادت کی پشت کو دیکھا

عبادت کمرے سے نکل کر دیوار کے سہارے

آہستہ آہستہ چلتی اپنے کمرے میں آگئی

صد شکر اس وقت وہاں کوئی ملازم نہیں تھا

ورنہ عبادت کو اس حلیے میں دیکھ کر صبح

تک یہ بات پوری حویلی میں پھیل جاتی۔۔

عبادت نے کمرے میں آکر دروازہ لوک کیا اور

خود میں پیدا کرتی وہ سیدھا واش روم آگئی

شاور آن کر کے وہ کپڑوں سمیت شاور کے نیچے

کھڑی ہو گئی

آنسو زاروقطار اس کے گال بھگو رہے تھے شاور

کے پانی میں اس کے آنسو مکس ہو رہے تھے

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔آپ

نے میرا بھروسہ توڑا۔۔یہ سکون تھا آپ کا۔۔

جس کے لیے ہر رات آپ مجھے اپنے پاس بلاتے

تھے۔۔اور میں بیوقوف آپ کی ہوس کو محبت

سمجھ بیٹھی۔۔

کوئی محبت نہیں کرتے آپ مجھ سے۔۔

آپ نے بس میرے وجود سے اپنی ہوس پوری کی۔۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔

آپ میرے محرم ہو آپ کا حق تھا مجھ پر۔۔

لیکن کیا میری مرضی کوئی اہمیت نہیں رکھتی

تھی آپ کے آگے۔۔

آپ نے تو کبھی مجھ سے کہا ہی نہیں کہ آپ

کو مجھ سے محبت ہے۔۔

پھر بھی میں بیوقوف آپ کے اشاروں پر

چلتی رہی۔۔

عبادت نے کرب سے سوچا اور وہی فرش پر دوزانوں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

بہروز خانزادہ اپنے کمرے میں آیا تو بیڈ کی طرف دیکھا جہاں کل رات اس نے عبادت کی مرضی کے بغیر اس سے اپنا حق وصول کیا۔۔

کیا تھا اگر وہ رخصتی تک رک جاتا۔۔

کیا تھا اگر وہ اس کا بھرم رکھ لیتا۔۔

کیا تھا اگر وہ اس کی بات مان لیتا۔۔

عبادت کتنا روئی، اس نے کتنی منتیں کیں پر بہروز خانزادہ نے اس کی ایک نہ سنی

بہروز خانزادہ پر اس وقت جنون سوار تھا

کل رات وہ کتنا خوش تھی بہروز خانزادہ

نے اس کے کہنے پر شلوار قمیض پہنی

اور اسی رات بہروز خانزادہ نے عبادت

کے چہرے سے مسکراہٹ چھین لی۔۔

بہروز خانزادہ نے بیڈ پر بیٹھ کر سر ہاتھوں

میں تھام لیا۔۔

وہ اب اپنے کیے پر پچھتا رہا تھا پر اب

پچھتانے کا کیا فائدہ۔۔

وقت ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔۔

کیا اب عبادت اس سے پہلے جیسی محبت

کرے گی۔۔

اس پر پہلے جیسا اعتبار کرے گی۔۔اس

کے ایک میسج پر بنا وقت دیکھے دوڑی

چلی آئے گی۔۔

اس کے لیے محبت سے ناشتہ بنائے گی۔۔

محبت سے اسے کہے کہ بہروز آپ شلوار قمیض

پہنے۔۔

نہیں۔۔اب ایسا کچھ نہیں ہوگا کیونکہ بہروز

خانزادہ سے محبت کرنے والی عبادت کو

اس نے کل رات اپنی ہوس سے مار دیا تھا

آنسو ٹوٹ کر نکلے اور بہروز خانزادہ کے

گال بھگوتے گئے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

ڈائننگ ٹیبل پر سب موجود تھے سوائے

الفت اور عبادت کے۔۔۔

اسلام علیکم۔۔

بہروز خانزادہ نے دھیمی آواز میں سب

کو سلام کیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

آج اس کی آواز میں وہ چہک نہیں تھی جو

ہوا کرتی تھی

وعلیکم السلام۔۔

بالاج خانزادہ نے سلام کا جواب دیا اور

پھر سے ناشتہ کرنے لگا۔۔

بہروز خانزادہ نے ڈائننگ ٹیبل پر نظریں دوڑائیں

تو عبادت کہیں نہیں تھی۔۔

شاید کیچن میں ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے سوچتے خود کو تسلی دی۔۔

بابا۔۔ہارب نہیں آئے گا۔۔اس نے کل کہا تھا

وہ اب یہ زمہ داری نہیں نبھا سکتا۔۔

عروب نے بالاج خانزادہ سے کہا کہ شاید وہ

ہارب کو فون کر کے بلائیں اور پھر سے عروب

کی زمہ داری سونپیں

ہمم۔۔اس کا نکاح بھی ہے اور بہت جلد وہ

ڈاکٹر بھی بننے والا ہے شاید اس وجہ سے۔۔

خیر تم فکر نہیں کرو۔۔میں کوئی اور بھروسے

مند ڈرائیور کا بندوبست کرتا ہوں۔۔

عروب نے جیسا سوچا ویسا نہیں ہوا۔۔

بالاج خانزادہ کے جواب پر اس نے مایوسی

سے سر ہلا دیا۔۔

بڑے پاپا۔۔شادی کی ڈیٹ کونسی ہے؟؟

مصطفیٰ نے بالاج خانزادہ سے بہروز اور عبادت

کی شادی کی تاریخ پوچھی

خیریت ؟؟

بالاج خانزادہ نے ناشتہ کرتے پوچھا

جی۔۔مجھے ٹکٹ کنفرم کرنی ہے اور میں شادی

کے بعد کی ٹکٹ کروانا چاہتا ہوں اس لیے آپ

مجھے بتادیں تاکہ میں بعد میں ٹکٹ کروالوں۔۔

مصطفٰی کی بات پر مہر کے اندر چھن سے کچھ

ٹوٹا اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے مصطفٰی کی

طرف دیکھا

ٹھیک ہے کل تک ڈیٹ فکس کر لیتے ہیں۔۔

پھر تم ٹکٹ کروالینا۔۔

بالاج خانزادہ نے نیپکن سے ہاتھ صاف کیے

اور اٹھ کر چلا گیا

مہر کی نظریں اب بھی مصطفٰی پر تھیں اور

مصطفیٰ خود پر مہر کی نظروں کی تپش

بخوبی محسوس کر رہا تھا

پر وہ کمال مہارت سے نظر انداز کر رہا تھا

گڑیا ناشتے پر کیوں نہیں آئی ؟؟

الفت۔۔ گڑیا کا بخار کم ہوا؟؟

الفت ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے پکڑے آ رہی

تھی جب محبوب خان زادہ نے بے چینی

سے پوچھا

جبکہ اس کے سوال پر بہروز خانزادہ نے

جھٹکے سے سر اٹھا کر پہلے محبوب پھر

الفت کی طرف دیکھا

جی۔۔ پہلے سے بہتر ہے میں نے ناشتہ کروا

کے میڈیسن دے دی ہے ابھی وہ آرام کر رہی

ہے۔۔

الفت بتا کر کیچن میں چلی گئی جبکہ بہروز

خانزادہ کو بے چینی ہونے لگی۔۔

مام۔۔عبادت کو بخار ہے؟؟

بہروز خانزادہ نے کانپتے لہجے میں روپ

سے پوچھا

ہاں۔۔الفت اس کے کمرے میں گئی تو فرش

پر بے ہوش گری تھی تمہارے بابا نے ڈاکٹر

کو بلا کر چیک اپ کروایا ہے

اب پہلے سے بہتر ہے۔۔

روپ نے ناشتے کے برتن سمیٹتے کہا

آپ نے مجھے انفارم کیوں نہیں کیا؟؟

بہروز خانزادہ جھٹکے سے اٹھا اور بنا روپ

کا جواب سنے عبادت کے کمرے کی طرف بھاگا

جبکہ اس کی عبادت کے لیے فکرمندی دیکھ

کر سب کو خوشی ہوئی تھی

ارے۔۔مجھے لگا یہ سو رہا ہے تبھی میں نے

اسے نہیں اٹھایا۔۔

روپ مسکرا کر بڑبڑاتے بہروز خانزادہ کے

پیچھے گئی

بہروز خانزادہ نے عبادت کے کمرے کا دروازہ

کھولا تو وہ بیڈ پر خود میں سمٹی سو

رہی تھی۔۔

بہروز خانزادہ آہستہ سے چلتا بیڈ کے قریب

آیا اور تھوڑی سی جگہ پر بیٹھ گیا

آنکھیں ہلکی سی سوجھی ہوئی تھی چہرے

پر درد کے آثار تھے

وہ دوائی کے زیرِ اثر نیند میں تھی پر نیند

میں بھی وہ وقفے وقفے سے سسک رہی تھی

بہروز خانزادہ کا دل کیا وہ عبادت کو

خود میں بھینچ لے

بہروز۔۔ عبادت ٹھیک ہے فکر نہیں کرو معمولی

سا بخار تھا اتر گیا۔۔

روپ نے بہروز خانزادہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ

کر اسے تسلی دی تو بہروز خانزادہ نے نم آنکھیں

اٹھا کر روپ کی طرف دیکھا

مام۔۔ پلیز اس کا خیال رکھیے گا۔۔

بہروز خانزادہ نے بھرائی آواز میں کہا تو روپ

عبادت کے لئے بہروز خانزادہ کی محبت دیکھ

کر پہلے تو حیران ہوئی پھر اسے خوشی بھی

ہوئی تھی۔۔

ہاں میں اپنے بیٹے کی محبت کا خیال رکھوں گی

روپ نے مسکرا کر کہا تو بہروز خانزادہ سر

ہلا کر ایک نظر عبادت کو دیکھ کر کمرے سے

نکل چلا گیا۔۔

روپ کو کچھ کھٹکا تھا لیکن کیا۔۔اسے سمجھ

نہیں آئی۔۔

اس نے گہرا سانس لیتے عبادت کا ماتھا چھوا

بخار کم ہو چکا تھا

روپ نے عبادت پر کمفرٹر ٹھیک سے اوڑھایا

اور کمرے سے نکل گئی

مہر خانی۔۔آپ کو نیچے لان میں سردارنی جی بلا

رہی ہیں۔۔

مہر کمرے میں بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی

جب ملازمہ نے آکر اسے روپ کا پیغام دیا

ٹھیک ہے آتی ہوں۔۔

مہر گہرا سانس لیتے کھڑی ہو گئی۔۔

وہ نیچے لان میں آئی تو روپ کین کی کرسی پر

بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی

اسلام علیکم بڑی ممانی۔۔آپ نے بلایا۔۔

مہر کے سلام کرنے پر روپ مہر کی طرف متوجہ

ہوئی۔۔

وعلیکم السلام۔۔آؤ بیٹھو۔۔

روپ نے مسکرا کر جواب دیتے مہر کو سامنے والی

کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

مہر کرسی پر بیٹھتے ہی سوالیہ نظروں سے

روپ کی طرف دیکھنے لگی۔۔

کل تمہارا اور مصطفیٰ کا نکاح ہوا ہے۔۔ تم خوش

ہو؟؟روپ کے اچانک سوال پر مہر ایک دم

ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا روپ

اس سے اس طرح کا سوال کرے گی۔۔

ج۔۔جی۔۔ ممانی۔۔

مہر نے نظریں نیچی کر کے ہچکچا کر کہا

تم چاہتی ہو مصطفیٰ لندن چلا جائے؟؟روپ

سوالوں کے دوران مہر کے چہرے پر کھوجتی

نظروں سے دیکھ رہی تھی جس سے مہر مزید
ہچکچا رہی تھی

روپ کے اس سوال پر مہر کی آنکھیں نمکین پانیوں
سے بھر گئیں

اس نے فوراً سر نفی میں ہلا دیا۔۔

روپ کی نظروں سے اس کے آنسو چھپے نہ
رہ سکے۔۔۔

اگر تم چاہتی ہو مصطفیٰ لندن نہ جائے تو جو
میں کہوں گی تم کرو گی؟؟

روپ نے مہر کی ٹھوڑی اوپر کر کے کہا تو مہر
نے بمشکل اپنے آنسو پیچھے دھکیلے

لیکن۔۔ ممانی۔۔ وہ مجھ سے۔۔ ناراض ہیں۔۔

مہر نے بھرائی آواز میں کہا

تو یہ کون سی بڑی بات ہے وہ تمہارا محرم ہے

تمہارا تو کام تھا کل رات کا اسے منا لیتی۔۔

روپ نے شرارت سے کہا پر مہر سدا کی معصوم

روپ کی شرارت سمجھ ہی نہ سکی۔۔

میں گئی تھی منانے۔۔ لیکن انہوں نے مجھے

ڈانٹ دیا۔۔

مہر نے معصومیت سے کہا تو روپ کو اس

پر بے حد پیار آیا

میری جان۔۔ مرد جب ناراض ہوتا ہے تو وہ اتنی

آسانی سے نہیں مانتا۔۔ شوہر کو منانے کے لیے

کچھ سپیشل کرنا پڑتا ہے۔۔

روپ نے اسے آنکھ مارتے شرارت سے کہا

سپیشل؟؟؟ میں سپیشل کیا کروں؟؟

مہر نے پر سوچ انداز میں کہا

پھول لے جاؤں ان کے لیے ؟؟

چار پانچ سیکنڈ سوچنے کے بعد مہر نے خوشی

خوشی کہا تو روپ نے گہرا سانس لیا

نہیں۔۔وہ پھول سے نہیں مانے گا۔۔روپ

بے چاری خود پریشان ہو گئی مہر کو کیسے سمجھائے۔۔

تو پھر کوئی گفٹ لے لیتی ہوں۔۔

مہر نے ایک اور آئیڈیا پیش کیا۔۔

نہیں مہر۔۔ مصطفیٰ ان تحفے تحائف سے

نہیں مانے گا۔۔

روپ نے جھنجھلا کر کہا۔۔

تو پھر آپ ہی بتا دیں میں کیا کروں ؟؟

مہر نے رونی صورت بنا کر کہا تو روپ نے

شرارت سے اس کی طرف دیکھا

وہی جو ہر بیوی اپنے شوہر کو منانے کے لیے

کرتی ہے۔۔روپ کے مسکرا کر کہنے پر مہر نے

نا سمجھی سے روپ کی طرف دیکھا

اب اسے کیا پتا بیویاں شوہر کو کیسے مناتی

ہیں مہر کا تو پہلی بار نکاح ہوا تھا نا۔۔

یہ سوچ خود مہر کی تھی۔۔

پیار کر کے۔۔محبت سے۔۔رومینٹک باتیں کر کے،

روپ نے مسکرا کر کہا تو مہر کا چہرہ شرم سے

لال ٹماٹر ہو گیا

اگر رو دھو کر مصطفٰی کے آگے پیچھے گھومتی

رہو گی تو بس پھر مان گیا وہ۔۔

اسے محبت دو۔۔اسے احساس دلاؤ کہ اب وہ

اکیلا نہیں ہے تم بھی اس کے ساتھ جڑ چکی

ہو اسے اپنے پیار کی اتنی عادت ڈال دو کہ

لندن جانے کا خیال ہی چھوڑ دے۔۔

روپ مہر کو سمجھا رہی تھی اور مہر شرم

سے سرخ پڑتی جا رہی تھی

یہ شرم و حیا بھی مصطفیٰ کو ہی دکھانا۔۔

رونا تو بالکل بھی نہیں۔۔

اور ہاں۔۔

میرا کام تھا تمہیں سمجھانا۔۔اب آگے جو

کرنا ہے تمہیں کرنا ہے۔۔

اب سوچ لینا تمہیں کیا کرنا ہے۔۔کیونکہ مصطفیٰ

اب تمہارا محرم ہے اور اسے کیسے منانا ہے

یہ تمہیں پتا ہونا چاہیے۔۔

روپ کہہ کر چلی گئی جبکہ مہر سوچ میں

پڑ گئی۔۔

ٹھیک ہی تو کہا ممانی نے۔۔روتی رہوں گی

تو روتی ہی رہ جاؤں گی۔۔

پہلے خود بھی تو میرے پیچھے پیچھے رہتے

تھے نا۔۔مجھے کتنا تنگ کرتے تھے۔۔

اب میں بھی پیچھے پیچھے رہوں گی اور

خوب تنگ کروں گی۔۔

مہر دل ہی دل میں مصطفٰی کو منانے کے

پلین ترتیب دے رہی تھی اب دیکھنا یہ ہے

مہر کس طرح مصطفٰی کو مناتی ہے

اور مہر جس طریقے سے مصطفٰی کو منائے گی

اس وقت مصطفٰی کا ری ایکشن کیا ہو گا

♥♥♥♥♥♥♥♥

عبادت کی شام چھ بجے آنکھ کھلی وہ زرا سا
ہلی تو جسم میں ہلکی سی تکلیف محسوس
ہوئی جس وجہ سے اس کے منہ سے ہلکی سی
سسکی نکلی۔۔

سسکی نکلتے ہی کل رات کے سارے مناظر
اس کے ذہن میں فلم کی طرح چلنے لگی۔۔
عبادت پھوٹ کر رونے لگی
میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی آپ
نے میرا امان توڑا۔۔مجھے توڑا۔۔
میں آپ کو کبھی نہیں بخشوں گی۔۔میری
اجازت کے بغیر آپ نے میرے ساتھ زبردستی کی
مجھے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔۔

میری نظروں سے گر چکے ہو تم بہروز خانزادہ

نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے۔۔

میں نے تم جیسے ہوس پرست انسان سے

محبت کی تم پر اعتبار کیا۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔

عبادت تکیے میں منہ دے کر ہچکیوں سے

رونے لگی

♥♥♥♥♥♥♥♥

بہروز خانزادہ صبح سے حویلی سے نکلا

ابھی تک نہیں لوٹا تھا

وہ سب کو بنا بتائے چھوٹی حویلی چلا گیا

تھا اس نے کل رات عبادت کے ساتھ جو کچھ

بھی کیا اب وہ اپنے کیے پر پچھتا رہا تھا

بہروز خانزادہ چھوٹی حویلی میں باہر گارڈن

میں لگے جھولے پر بیٹھا کل رات کے متعلق

سوچ رہا تھا

عبادت نے اسے کتنا منع کیا وہ کتنا روئی کتنے

واسطے ڈالے اس نے۔۔روکر،

غصے سے، پیار سے دھمکی دے کر اس نے بہروز

خانزادہ کو روکنے کی کوشش کی پر بہروز خانزادہ

نے اس کی ایک نہ سنی

الٹا وہ کل رات اپنے اور عبادت کے حسین پل

برباد کر گیا

وہ حسین لمحات جس میں اس نے عبادت کو

احساس دلانا تھا کہ بہروز خانزادہ اس سے

کتنی محبت کرنے لگا ہے

الٹا کل رات اس کے بہکنے سے عبادت اب اس

کی محبت کو ہوس سمجھے گی۔۔

بہروز خانزادہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا

عبادت اب اس پر کبھی اعتبار نہیں کرے گی

کبھی اسے معاف نہیں کرے گی۔۔

کیا تھا اگر وہ کل رات اس کا بھرم رکھ لیتا

پر نہیں۔۔ بہروز خانزادہ اس وقت بہک گیا

تھا اور اس نے عبادت کی مرضی کے بغیر

اسے ساری رات اپنے بیڈ پر رکھا

کتنی تکلیف ہوئی ہو گی نا اسے، اب بھی

وہ نا جانے کتنی تکلیف میں ہو گی۔۔

پر بہروز خانزادہ کو اسکے درد کی کہاں پرواہ

تھی اگر اسے فکر ہوتی تو وہ عبادت کے

ساتھ کبھی بھی ایسا سلوک نہ کرتا۔۔

اس سے اچھا تو وہ پہلے جب عبادت کی طرف

دیکھتا تک نہ تھا

ویسے ہی رہتا، کم از کم عبادت کو پتا تو

تھا بہروز خانزادہ نے اس پر محبت نہیں جتائی

اسے اس بات کا علم تو تھا کہ بہروز خانزادہ

کو اس سے محبت نہیں ہے۔۔

اب بہروز خانزادہ نے اسے مزید تکلیف سے

دوچار کر دیا تھا

بہروز خانزادہ نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا

آنسوؤں کا ریلا اس کی آنکھوں سے نکل پڑا۔۔

وہ اب پچھتا رہا تھا پر اب پچھتانے کا کوئی

فائدہ نہیں تھا

اس نے خود اپنے ہاتھوں عبادت کے بھروسے

کا خون کیا تھا

اسے بس ایک ہی بات تکلیف دے رہی تھی

وہ اب کیسے عبادت کا سامنا کرے گا کس

منہ سے اس سے معافی مانگے گا

♥♥♥♥♥♥♥

ہارب بیٹا۔۔

اگلے ہفتے حویلی میں بہروز سائیں اور عبادت

خانی کی رخصتی ہے میں سوچ رہا ہوں

ان کی رخصتی کے بعد تمہارا اور کرن کا

نکاح رکھ لیتے ہیں۔۔

کرن، ہارب، حشمت علی اور زرینہ دستر خوان

پر بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے جب حشمت

علی ہارب سے مخاطب ہوئے

دادا سائیں۔۔ ہمارا حویلی کی شادی سے کیا

لینا دینا۔۔ میں چاہتا ہوں آپ دو تین دن میں

ہمارا نکاح پڑھوا دیں۔۔

ہارب نے خود کو نارمل ظاہر کیا

اپنے نکاح کی بات پر کرن کے چہرے پر لالی

بکھر گئی تھی۔۔

ہمم۔۔ ٹھیک ہے جیسے تم راضی۔۔

حشمت علی کو بھلا کیا اعتراض ہونا تھا

نیک کام میں دیری کیسی۔۔ میں تو کہتی ہوں

پرسوں ہی نکاح رکھ لیتے ہیں۔۔

زرینہ نے مسکرا کر کہا تو حشمت علی نے

تائیدی انداز میں سر ہلا یا

ٹھیک ہے پھر کل تم سب تیاری کر لینا۔۔پرسوں

انشااللہ نکاح کر دیں گے اپنے دونوں بچوں کا۔۔

حشمت علی نے بھی خوشی سے فیصلہ سنایا

تو ہارب نے مسکرا کر کرن کی طرف دیکھا جو

اسی کی طرف دیکھ رہی تھی ہارب کے دیکھنے

پر اس نے فوراً شرم سے نظریں جھکا لیں

مبارک ہو سب کو۔۔

زرینہ نے سب کو مبارکباد دی۔۔۔۔

اب ہارب نے کسی بھی طرح نکاح کی بات

عروب سے چھپانی تھی تاکہ عروب کوئی

غلط قدم نہ اٹھا لے۔۔

کیونکہ وہ اتنا تو جان گیا تھا کہ عروب بہت

جذباتی ہے

ہارب فیصلہ تو کر چکا تھا اور یقیناً انسان

اچھا ہی فیصلہ کرتا ہے پر قسمت کو پتا نہیں

کیا منظور ہے

اب دیکھتے ہیں ہارب کے نصیب میں کرن کا

پیار لکھا ہے یا عروب کا جنونی عشق۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

مصطفیٰ رات کو گیارہ بجے حویلی لوٹا وہ

سیدھا اپنے کمرے میں گیا فریش ہو کر اس

نے آرام دہ ٹراؤزر اور شرٹ پہنی

کمرے میں نائٹ بلب جلا کر

ابھی وہ بیڈ پر سونے کے لیے لیٹا ہی تھا

جب اسے اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی

کا احساس ہوا

مصطفیٰ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اس نے کمرے

میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں پر اسے

کوئی بھی نظر نہیں ایا

مصطفیٰ نے اپنا وہم سمجھا اور پھر لیٹ گیا

ابھی دو منٹ ہی گزرے تھے اسے پھر اپنے

کمرے میں کسی کا احساس ہوا

مصطفیٰ اٹھ کر بیٹھا اور اس نے سائیڈ ٹیبل

پر پڑا لیمپ آن کیا

مصطفیٰ نے غور سے چاروں طرف نظریں دوڑائیں

نظریں دوڑاتے اس کی نظر دوبارہ گھوم کر

کھڑکی پر لگے کرٹن پر رک گئیں

اسے لگا وہاں کوئی ہے۔۔

مصطفیٰ بیڈ سے اٹھا اور پردہ ہٹا کر دیکھا تو

اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

پردے کے پیچھے کوئی اور نہیں مہر تھی جو

آنکھیں بند کیے منہ میں آیت الکرسی پڑھ رہی

تھی مصطفیٰ نے اسے حیرت سے دیکھا

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟

مصطفیٰ کی چنگارتی آواز پر مہر نے پٹ سے

آنکھیں کھول کر مصطفیٰ کی طرف دیکھا

جو کڑے تیوروں سے اسے ہی گھور رہا تھا

وہ۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔

مہر نے تھوک نگلتے بات ادھوری چھوڑی

کیا میں؟؟

مصطفیٰ نے پھر غصے سے پوچھا

آاااپ۔۔ کو۔۔ پیار سے۔۔ منانے آئی تھی۔۔

مہر نے ڈرتے ڈرتے کہا تو مصطفیٰ نے نا سمجھی

سے مہر کی طرف دیکھا

میں نے تم سے کہا تھا نا۔۔ تم اس وقت میرے

کمرے میں نہیں آؤ گی۔۔

مصطفیٰ نے مہر کا ہاتھ پکڑ کر اسے پردے سے

باہر کھینچا۔۔

تو پھر۔۔ کس وقت آؤں؟؟

مہر نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جو اب بھی

مصطفیٰ کے ہاتھ میں تھا

مہر کی نظروں کے تعاقب میں مصطفیٰ نے اپنے

ہاتھ کی طرف دیکھا اور جھٹکے سے مہر کا

ہاتھ چھوڑ دیا۔۔

کسی وقت بھی نہیں۔۔۔ اور اب جاؤ یہاں سے۔۔

اس سے پہلے میں غصے میں تمہیں کچھ بول

دوں۔ پھر روتی رہو گی بیٹھ کر۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔

مصطفیٰ نے دروازے کی طرف اِشارہ کرتے کہا

پہلے تو مہر رونے کی تیاری پکڑنے لگی پھر

اسے روپ کی کہی باتیں یاد آئیں

رو کر نہیں پیار کر کے منانا ہے۔۔ مہر نے فوراً

اپنے امڈنے والے آنسو پیچھے دھکیلے

اگر میں نہ جاؤں تو؟؟

مہر نے ہمت کر کے کہا تو مصطفیٰ اس کی

دلیری پر ایک سیکنڈ کے لیے حیران ہوا

تو کل صبح میں سب کو بتا دوں گا کہ تم

روز رات کو مجھے آکر پریشان کرتی ہو۔۔

مصطفیٰ نے اسے جان بوجھ کر ڈرایا جبکہ

مصطفیٰ کی بات سن کر مہر کو اب سچ مچ

رونے اور خوف آنے لگا

اگر واقعی مصطفیٰ نے سب سے اس کی شکایت

لگا دی تو کیا عزت رہ جاتی اس کی۔۔

سب اسے معصوم نہیں بدتمیز سمجھیں گے۔۔

یہ سوچ مہر کی تھی۔۔

آپ کو شرم نہیں آئے گی سب کو بتاتے ہوئے؟

مہر نے بھرائی آواز میں کہا

نہیں۔۔جب تمہیں یہاں آتے ہوئے شرم نہیں

آتی تو مجھے بتاتے ہوئے کیوں آئے گی۔۔

مصطفیٰ کو اپنا آئیڈیا کامیاب ہوتا دکھائی دیا

سب کو بتائیں گے میں راتوں کو آپ سے چھپ

چھپ کر ملنے آتی ہوں؟؟؟

مہر نے غصے سے نم آنکھوں سے پوچھا

ہاں۔۔سب کو بتاؤں گا۔۔

مصطفیٰ نے اٹل لہجے میں کہا

اچھا۔۔واقعی بتائیں گے ؟؟

مہر نے پھر اسی انداز میں پوچھا

ہاں بتاؤں گا سب کو بتاؤں گا معصوم دکھنے

والی مہر۔۔راتوں کو مجھ سے چھپ چھپ کر

ملنے آتی ہے۔۔

مصطفیٰ نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اٹل

انداز میں کہا

ٹھیک ہے پھر یہ بھی سب کو بتایئے گا۔۔

مہر نے غصے سے کہا

کیا؟؟

مصطفیٰ نے نا سمجھی سے پوچھا اب پتا نہیں

وہ کیا تھا جو مہر چاہ رہی تھی کہ مصطفیٰ

سب کو بتائے۔۔

یہ۔۔

مہر نے ہونٹ بھینچتے کہا اور مصطفیٰ کی شرٹ

گریبان سے پکڑ کر اپنی ایڑیاں زرا سی اٹھائیں

اور اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے۔۔

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ مصطفیٰ خانزادہ کی

سمجھ میں ہی نہیں آیا۔۔

وہ آنکھیں کھولے حیرت سے مہر کی طرف دیکھنے

لگا جو آنکھیں بند کیے اس کے ہونٹوں پر

اپنے نرم ہونٹوں کا لمس چھوڑ رہی تھی

مہر کے لمس میں اپنی نرمائٹ تھی کہ مصطفیٰ

خانزادہ کو لگا وہ ابھی چاروں شانے چت کر

جائے گا

وہ بت بنا ابھی بھی حیرت میں مبتلا تھا۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے مدہوش ہوتے آنکھیں

بند کر کے اپنے

ہونٹوں کو ہلکی سی جنبش دی تو اس کی

زبان مہر کے ہونٹوں سے لگی۔۔۔

مصطفیٰ کے پورے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا

اس نے اپنے ہاتھ آہستہ سے اٹھا کر مہر کی

کمر پر رکھنا چاہے

پر اسی وقت مہر نے مصطفیٰ کے ہونٹوں پر

زور سے بائٹ کی اور پیچھے ہو گئی

اااآااہ۔۔۔

مصطفیٰ کے منہ سے ہلکی سی سسکی نکلی

اس کا ہونٹ پھٹ کر خون کا ننھا سا قطرہ

اس کے نچلے ہونٹ پر چمکنے لگا۔۔

اسے لگا وہ کسی خوبصورت خواب کے زیرِ

اثر تھا جو ایک دم سے ٹوٹ گیا

صبح یہ بھی سب کو ضرور بتایئے گا۔۔

مہر نے لٹھ مار انداز میں کہا اور مصطفیٰ

کو حیرت میں مبتلا چھوڑ کر چلی گئی

مصطفیٰ خانزادہ نے انگلی سے نچلا ہونٹ

صاف کیا تو ہلکا سا خون اس کی انگلی پر

لگ گیا

اسے اپنے ہونٹوں پر ابھی بھی مہر کے نرم

ہونٹوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔

مصطفیٰ نے ہلکا سا مسکرا کر سر پر ہاتھ پھیرا

اس کا دل چاہا مہر یونہی اس کے ہونٹوں

پر اپنے ہونٹ رکھتی ۔۔

وہ کیوں چلی گئی ۔۔ وہ مصطفیٰ کے جذبات

جگا کر خود چلی گئی اور مصطفیٰ کو ساری

رت جگا سونپ گئی

اب کمرے میں کوئی نہیں تھا بیڈ پر مصطفیٰ

لیٹا کروٹیں بدل رہا تھا

پر نیند وہ ظالم منکوحہ اپنے ساتھ لے گئی تھی

مہر کمرے میں آ کر ابھی بھی اپنی حرکت

پر حیران تھی

یہ میں نے کیا کر دیا ۔۔ مصطفیٰ میرے متعلق

کیا سوچیں گے ۔۔

مہر نے بیڈ پر بیٹھ کر پریشانی سے سوچا

سوچتے رہیں جو سوچنا ہے میں بھی کیا

کرتی۔۔اتنی بار معافی مانگی پر اپنا موڈ

ٹھیک ہی نہیں کرتے۔۔

اگر کل بھی انہوں نے مجھے نخرے دکھائے

تو اور زیادہ پیار سے مناؤں گی پر لندن

نہیں جانے دوں گی

مہر نے پکا ارادہ کیا اور مزے سے سو گئی

پر مصطفیٰ ابھی تک جاگ رہا تھا

♥♥♥♥♥♥♥

بہروز خانزادہ رات کو دیر سے حویلی پہنچا

حویلی میں خاموشی کا راج تھا سب اپنے

اپنے کمروں میں سو رہے تھے

بہروز خانزادہ کچھ سوچتے عبادت کے کمرے

کی طرف بڑھا

عبادت کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر وہ تزبز

کا شکار ہوا

کہ جائے یا نا جائے۔۔

اگر چلا گیا تو عبادت کا سامنا کیسے کرے گا

اور اگر نہیں گیا تو وہ ساری رات بے چین رہے گا

بہروز خانزادہ نے گہرا سانس لیتے خود کو

عبادت کے روکھے رویے کے لیے تیار کیا

اور آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھولنے لگا

بہروز خانزادہ نے تھوڑا سا سر اندر کر کے دیکھا

تو کمرے میں ملگجا اندھیرا تھا

عبادت سو رہی تھی۔۔

بہروز خانزادہ بنا آواز کیے کمرے میں آیا اور

دروازہ بند کر کے دبے پاؤں بیڈ کی طرف بڑھا

عبادت گہری نیند سو رہی تھی۔۔

بہروز خانزادہ کو صبح سے اب اس کی حالت

کچھ بہتر لگی

اس نے ہاتھ کی پشت سے عبادت کا ماتھا چھوا

تو نارمل ٹمپریچر تھا

بہروز خانزادہ آہستہ سے بیڈ پر عبادت کے

قریب بیٹھ گیا اور اسے یک ٹک دیکھنے لگا۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ عبادت کو دیکھتے اپنی

آنکھوں کو سکون پہنچاتا رہا

وہ اپنے کیے پر پچھتا رہا تھا پر اب کچھ نہیں

ہو سکتا تھا اب وقت گزر چکا تھا

پتا نہیں عبادت اسے معاف کرے گی یا نہیں۔۔

یہ سوچ بہروز خانزادہ کے دل میں درد
بڑھا رہی تھی

وہ عبادت سے محبت کرنے لگا تھا اس نے
سوچا تھا شادی کی پہلی رات وہ عبادت
پر اپنے احساسات عیاں کرے گا
لیکن کل رات تو بہروز خانزادہ اس پر اپنی
ہوس عیاں کر گیا۔۔
نہیں عبادت۔۔ وہ میری ہوس نہیں محبت تھی۔۔
بہروز خانزادہ ہوس کے نام پر اندر ہی اندر
تڑپ اٹھا
اس نے زرا سا جھک کر عبادت کے گال پر
نرمی سے ہونٹ رکھے تو عبادت نیند میں زرا

سا کسمسائی

پر نیند میں ہی عبادت کو اپنے قریب کسی

کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس نے پٹ

سے آنکھیں کھول دیں اور جھٹکے سے اٹھ کر

بیٹھ گئی۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کے ایک دم اٹھنے سے

ہڑ بڑا کر پیچھے ہوا

عبادت نے سائیڈ ٹیبل سے لیمپ آن کیا اور

بہروز خانزادہ کی طرف غصے سے سرخ آنکھیں

لیے دیکھنے لگی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں آنے کی؟

عبادت نے غصے سے کہا وہ غصے میں آپ سے

تم پر آ گئی تھی

جو بہروز خانزادہ کو کافی برا لگا پر وہ برداشت کر گیا کیونکہ غلطی خود اسی کی تھی

عبادت میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے نظریں جھکا کر شرمندگی سے کہا

معافی؟؟؟

اٹھو یہاں سے اور نکلو میرے کمرے سے۔۔۔

عبادت نے اونچی آواز میں غصے سے دروازے کی طرف اشارہ کرکے کہا

تو بہروز خانزادہ نے ایک دم گھبرا کر عبادت کی طرف دیکھا

وہ اونچا بول رہی تھی اگر کوئی سن لیتا تو بہروز خانزادہ سب سے کیا کہتا

عبادت آہستہ بولو۔۔

بہروز خانزادہ نے دھیمے لہجے میں کہا

تم ایسے نہیں مانو گے۔۔

عبادت کہتے ہی بیڈ کی دوسری سائیڈ سے

اٹھنے لگی بہروز خانزادہ اسے بیڈ سے

اترتا دیکھ خود بھی کھڑا ہو گیا

عبادت غصے سے دروازے کی طرف بڑھ

رہی تھی بہروز خانزادہ اس کا ارادہ بھانپتے

جلدی سے اس کے پیچھے لپکا

اور اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے قریب

کرتے اس کے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھ لیا

تاکہ وہ چیخ نہ مارے۔۔

بہروز خانزادہ کا ایک ہاتھ عبادت کی کمر پر

جبکہ دوسرا عبادت کے ہونٹوں پر تھا

عبادت نے خود کو چھڑانے کے لیے مزاحمت

شروع کردی۔۔

میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں پر تم شاید

تماشا لگوانے کے موڈ میں ہو۔۔

جبکہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے ابھی

میں جا رہا ہوں جب دماغ پر چڑھی چربی

تھوڑی اتر جائے تو بتا دینا

میں تم سے ہر طریقے سے معافی مانگنے کے

لیے تیار کھڑا ہوں گا۔۔

پر میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا کہ تم حویلی

میں اپنا یا میرا تماشا لگاؤ۔۔

جانے سے پہلے ایک بار پھر تم سے اپنے کل

کے رویے کی معافی مانگتا ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے اپنی گرے آنکھیں عبادت

کی آنسوؤں سے تر غصے سے بھری سرخ

آنکھوں میں گاڑھ کر کہا

اور اسے نرمی سے چھوڑ دیا۔۔

اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں معاف کروں

گی؟؟؟

عبادت کے آنسو گالوں پر لڑھکے جسے اس

نے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا

تم جب تک مجھے معاف نہیں کرو گی میں

تم سے معافی مانگتا رہوں گا۔۔

بہروز خانزادہ نے گہرا سانس لیتے کہا

ہنہ۔۔اتنے بنو مت۔۔کل رات میں تمہاری

اصلیت دیکھ چکی ہوں۔۔ میری نظر میں تم

ایک گھٹیا اور ہوس پرست انسان ہو۔۔

جس نے اپنی ایک رات کی ہوس کے لیے اپنی

منکوحہ کو اس کے مان کو روندھ دیا

اور تم چاہتے ہو میں تمہیں معاف کر دوں۔۔

عبادت کے الفاظوں پر بہروز خانزادہ نے کیسے

خود کا اشتعال قابو کیا یہ بس وہی جانتا تھا

وہ بہروز خانزادہ کو گھٹیا اور ہوس پرست

بول گئی تھی

آج تک کسی میں اتنی جرات نہیں تھی کہ کوئی

بہروز خانزادہ سے اونچی آواز میں بات کر لے

اور آج بہروز خانزادہ کی محبت اس کی بیوی

اس کے منہ پر اسے گھٹیا بول گئی تھی

اور بہروز خانزادہ غصے سے مٹھیاں بھینچے

براداشت کر گیا تھا۔۔

میں جانتا ہوں جو ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے۔۔

اوہ پلیز۔۔یہ ڈرامے بازیاں بند کرو اور جاؤ

یہاں سے۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کی بات کاٹتے کہا

ایک منٹ۔۔

کہیں آج پھر تم اپنی ہوس پوری کرنے۔۔

شٹ اپ۔۔

میں اگر سن رہا ہوں تو اپنی زبان کو لگام دو

بہروز خانزادہ نے عبادت کی بات کاٹتے دو قدم

اس کی طرف بڑھ کر انگلی اٹھا کر غصے سے

وارننگ دی

اپنا یہ رعب اور غصہ کسی اور پر جھاڑنا۔۔۔

اب نکلو یہاں سے۔۔

عبادت آج بہروز خانزادہ سے تمیز کا دائرہ

چھوڑ کر بات کر رہی تھی

اور سچ تو یہ تھا بہروز خانزادہ کو برا نہیں

لگ رہا تھا

بس عبادت کے الفاظ اسے تکلیف پہنچا رہے

تھے پر یہ تکلیف تو کچھ بھی نہیں

جو بہروز خانزادہ نے کل رات عبادت کو دی تھی۔۔

بہروز خانزادہ کو اس وقت یہاں سے جانا ٹھیک

لگا اس لیے وہ عبادت پر ایک نظر ڈال کر کمرے

سے نکل گیا

اگر تم میرے شوہر نہیں ہوتے تو میں تمہیں

بتاتی

جب ایک لڑکی کا مان اس کا اعتبار ٹوٹتا ہے

تو کتنی تکلیف ہوتی ہے

پر میں تمہیں کبھی اپنی تکلیفیں نہیں دکھاؤں

گی جو تم نے مجھے کل رات دیں

کبھی تم۔سے اپنا درد نہیں بانٹوں گی جو

تمہاری وجہ سے مجھے ہوا

کیونکہ تم کل رات میرا مان میرا اعتبار توڑ جو

چکے ہو۔۔

تم اس لائق ہی نہیں ہو بہروز خانزادہ

کہ تم سے محبت کی جائے۔۔

عبادت زار و قطار روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی

چلی گئی۔۔۔

آج کا دن خان حویلی کے مکینوں کو ساری زندگی

یاد رہنا تھا کیونکہ آج خان حویلی میں بالاج خانزادہ

نے ایک سخت فیصلہ لینا تھا اب دیکھنا یہ ہے

بالاج خانزادہ کے اس فیصلے سے کتنی زندگیاں

متاثر ہوتی ہیں

اس وقت صبح کے آٹھ بج رہے تھے سب لوگ

خاموشی سے ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھے

عبادت کا ناشتہ آج بھی اس کے کمرے میں

پہنچا دیا گیا تھا ویسے تو اس کی طبیعت اب ٹھیک

تھی پر عبادت جان بوجھ کر سب کے سامنے

نہیں آ رہی تھی

مصطفٰی کی نظریں بھٹک بھٹک کر مہر پر اٹھ رہی

تھیں جو سر جھکائے خود کو ناشتے کرنے میں
مصروف ظاہر کر رہی تھی پر مصطفیٰ کی لو دیتی
نگاہیں وہ خود پر بخوبی محسوس کر رہی تھی
دوسری طرف بہروز خانزادہ کا پورا فوکس
مصطفیٰ پر تھا وہ دونوں ساتھ ساتھ کرسی پر
بیٹھے تھے بہروز خانزادہ مڑ مڑ کر مصطفیٰ
کی طرف دیکھ رہا تھا مصطفیٰ نے پہلے تو محسوس
کر کے نظرانداز کر دیا پھر اس نے تھک کر
پوچھ ہی لیا
بھائی تجھے کیا مسئلہ ہے ؟؟ کیوں بار بار میری
طرف دیکھ رہے ہو ؟؟ کہیں تجھے مجھ میں میری
بہن تو نہیں دکھ رہی ؟؟
مصطفیٰ نے ہلکی سی آواز میں بہروز خانزادہ

سے پوچھا تو بہروز خانزادہ نے ں ا سے بتیسی

نکال کر دیکھا

لالہ۔۔کچھ خاص نہیں۔۔بس آپ کے نچلے

ہونٹ پر جو زخم ہوا ہے وہ جاننے کا تجسس

ہو رہا ہے کہ زخم کیسے ہوا

بہروز خانزادہ نے مسکراہٹ دباتے معصومیت سے

کہا تو مصطفیٰ نے بے اختیار اپنا پہلو بدلا

اسے کل رات کی مہر کی شرارت یاد آگئی

مصطفیٰ ہڑ بڑا کر سیدھا ہوا اور سر جھکا کر ناشتہ

کرنے لگا

بہروز خانزادہ نے بھی جان بوجھ کر گلا کھنکار کر

پہلے مہر کی طرف دیکھا پھر مصطفیٰ کی طرف۔۔

مصطفیٰ نے جلدی سے ناشتہ ختم کیا اور وہاں سے

چلا گیا بہروز خانزادہ نے مسکرا کر سر جھٹکا اور

خود بھی اٹھ گیا۔۔

بابا۔۔آپ ہارب سے کہیں نا مجھے یونیورسٹی چھوڑ دے۔۔

عروب نے ناشتہ ختم کرتے بالاج خانزادہ سے کہا

لیکن بیٹا وہ انکار کر چکا ہے۔۔ بالاج خانزادہ نے نرمی

سے عروب سے کہا

جب تک کسی نئے ڈرائیور کا بندوبست نہیں ہو جاتا تب

تک تو وہ یہ زمہ داری نبھالے۔۔ عروب کو بلاوجہ

ہارب کے انکار پر غصہ چڑھ رہا تھا

تم ایک کام کرو اپنے لالہ کے ساتھ چلی جاؤ۔۔ بالاج

خانزادہ نے بہروز خانزادہ کا حوالہ دیتے کہا

لالہ روز روز میری زمہ داری نہیں نبھائیں گے۔۔

عروب کو بس ہارب کے ساتھ جانے کی پڑی تھی کتنے

دن ہو گئے تھے اس نے ہارب کو دیکھا بھی نہیں تھا لیکن عروب۔۔ہارب نہیں مانے گا ویسے بھی کل اس کا نکاح ہے وہ مصروف ہو گا۔۔ بالاج خانزادہ نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے کہا تو عروب کو لگا اس کے سر پر ساتوں آسمان گر گئے ہوں

ماشاءاللہ۔۔یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔روپ نے مسکرا کر کہا

ہمم۔۔ہارب بہت اچھا لڑکا ہے بہت خوش قسمت ہو گی وہ لڑکی جو ہارب کے ساتھ زندگی گزارے گی

بالاج خانزادہ اور روپ اپنی باتیں کر رہے تھے اور عروب کو لگ رہا تھا اس کے جسم سے قطرہ قطرہ کو سانس کھینچ رہا ہو۔۔

اس کا جسم لرزنے لگا آنکھوں میں ننھے جگنو چمکنے

لگے۔۔کوئی کیا بول رہا ہے اسے کچھ سنائی نہیں

دے رہا تھا وہ آہستہ سے اٹھی اور بھاری قدموں

سے اپنے کمرے میں چلی گئی

یہ تو ہے۔۔ایک دو بار دیکھا ہے اسے وہ دکھنے

میں ہی بہت سلجھا ہوا لگتا ہے۔۔بالاج خانزادہ

کی بات پر روپ نے بھی اپنی رائے پیش کی

ہمم۔۔میں چلتا ہوں اللہ حافظ

بالاج خانزادہ ڈیرے پر چلا گیا باقی سب اپنے

اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے

عروب کمرے میں پاگلوں کی طرح چکر کاٹ رہی

تھی ساتھ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں

مسل رہی تھی۔۔

دل ہارب کو کھونے کے ڈر سے پوری رفتار سے

دھڑک رہا تھا

اس نے اپنا موبائل پکڑا اور ہارب کو فون کرنے لگی

ہارب ناشتہ کر کے اپنے کمرے میں چائے پی رہا

تھا ساتھ ساتھ ہاتھ میں پکڑی لسٹ دیکھ رہا تھا

جو زرینہ نے اسے نکاح کے لیے کچھ ضروری سامان

کرن سے لکھوا کر دی تھی

موبائل کی بجتی بیل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

ہارب نے سٹڈی ٹیبل پر رکھا موبائل پکڑا جس

پر عروب کا نمبر جگمگا رہا تھا

اس نے گہرا سانس لیتے فون پک کر لیا۔۔

اسلام علیکم۔۔

ہارب نے فون اٹھا کر سنجیدگی سے کہا

تو تم کل نکاح کر رہے ہو۔۔ عروب کی آنسوؤں

میں ڈوبی آواز ماؤتھ سپیکر سے ابھری

توہارب نے آنکھیں بند کر کے خود کو ملامت کی

کہ وہ کیسے اپنے داداسائیں سے کہنا بھول گیا کہ

یہ بات ابھی خان حویلی کسی کو نہ پتا چلے۔۔

اب چپ کیوں ہو؟؟ بولو۔۔ عروب نے غصے

سے کہا

عروب۔۔ تم سمجھنے کی کوشش کرو۔۔ ہارب نے

تھکے ہوئے انداز میں کہا

کیا سمجھوں میں ہارب۔۔ میں نے جان بوجھ کر

تم سے محبت نہیں کی۔۔ تمہیں میری محبت

کیوں نہیں دکھتی؟؟ کرن مجھ سے زیادہ تم سے

محبت کرتی ہے؟؟ بولو۔۔

عروب نے زاروقطار روتے کہا

دیکھیں عروب بی بی۔۔آپ نے ایک بار کہا تھا

میں آپ کا ملازم ہوں۔۔

تو ملازم سے محبت نہیں کی جاتی۔۔۔بہتر ہو گا

آپ خود کو سمجھائیں۔۔ہارب نے زرا سخت لہجے

میں کہا۔۔

ٹھیک ہے سمجھا دیتی ہوں میں خود کو۔۔پہلے یہ

بتاؤ۔۔تم کرن سے محبت کرتے ہو؟؟

عروب نے آنسو پونچھتے پوچھا تو اس کے سوال پر

ہارب ایک دم خاموش ہو گیا اور سوچ میں پڑ گیا

اس کے دل نے کبھی بھی گواہی نہیں دی تھی

کہ اسے کرن سے محبت ہے بس اس کے دادا

سائیں نے اس کا رشتہ پکا کیا تو ہارب نے سر

جھکا کر ہاں کہہ دی۔

نہ کرنے کی اس وقت کوئی وجہ ہی نہیں تھی۔

پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے منسوب کر دیئے گئے۔۔

پر محبت ؟؟

کیا ہوا؟؟ جواب نہیں ملا؟؟ ہارب کی سوچوں کا تسلسل عروب کی آواز سے ٹوٹا

میں بتا دیتی ہوں۔۔ تم کرن سے محبت نہیں کرتے۔۔ تم بس اپنے داداسائیں کی دی ہوئی زبان کا پاس رکھ رہے ہو۔۔ وہ دو سالوں سے تمہارے نام سے منسوب ہے تم بس اس لیے اب پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے۔۔ اس کے پیرنٹس نہیں ہے تو تم اس پر ترس کھا کر اس سے نکاح کر رہے ہو۔۔

لیکن تم کرن سے محبت نہیں کرتے۔۔ سمجھے۔۔

عروب نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تو ہارب کو

جیسے سانپ سونگھ گیا

اگر تمہیں اس سے محبت ہوتی تو میں کبھی بھی

تم دونوں کے بیچ نہیں آتی۔۔

اس لیے بہتر ہو گا ہارب تم اس نکاح سے منع

کر دو۔۔ تم مجھے جس حال میں بھی رکھو گے

میں رہ لوں گی۔۔ کبھی تم سے شکوہ نہیں کروں

گی۔۔

لیکن میں تم سے الگ نہیں رہ سکتی ہارب۔۔ میں

تمہیں کسی اور کے ساتھ دیکھ بھی نہیں سکتی۔۔۔

عروب کی سسکیاں بڑھ رہی تھی

عروب اب آپ حد سے بڑھ رہی ہیں میں اگر

چپ چاپ سن رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں

کہ آپ سنائی جائیں۔۔

عروب نے سرد لہجے میں کہا اسے عروب کی

باتیں کڑوی لگ رہی تھی جیسے سچ کڑوا لگتا ہے

ٹھیک ہے۔۔رات تک کا وقت دے رہی ہوں

اگر تم نے مجھے خود فون کر کے نہیں بتایا کہ

تم نکاح سے انکار کر چکے ہو تو پھر جو میں کروں

گی اس کے زمہ دار تم اکیلے ہو گی۔۔

رات دس بجے تک کا وقت دے رہی ہوں اللہ حافظ

عروب نے کہتے ہی کھٹاک سے فون بند کر دیا اور

ہارب بے بسی سے موبائل کو گھورنے لگا

یہ لڑکی بالکل اپنے باپ پر گئی ہے نڈر اور

اور بے خوف۔۔

ہارب نے موبائل اپنی پاکٹ میں رکھا اور سر

جھٹک کر لسٹ میں لکھا سامان لینے چلا گیا وہ

عروب کو ہلکا لے رہا تھا یہ سوچے بغیر وہ آج

رات اس کی زندگی میں طوفان لانے والی ہے

❤❤❤❤❤❤

بہروز خانزادہ اپنے معمول کے کاموں سے فارغ

ہو گیا تھا پر سارا دن اسے عبادت کی شکوہ

کرتی آنکھوں نے سکون نہیں لینے دیا تھا

اس کا دل چاہ رہا تھا وہ پچھلا وقت واپس لے آئے

اور سب ٹھیک کر دے

یا پھر وہ پل جلدی سے آجائے جب عبادت اسے

معاف کرے گی۔۔

پر نہ تو گزرا وقت واپس آتا ہے اور نہ ہی آنے

والا وقت اپنے وقت سے پہلے آتا ہے

بہروز خانزادہ حویلی پہنچ کر سیدھا عبادت کے

کمرے میں گیا۔۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو

عبادت کہیں نہیں تھی

بہروز خانزادہ اسے ڈھونڈتے ہوئے کیچن کی

طرف آیا تو محترمہ کیچن میں کھڑی کچھ بنانے

میں مصروف تھیں

بہروز خانزادہ نے ادھر ادھر دیکھا تو کوئی نہیں تھا

وہ دبے پاؤں کیچن میں گیا اور عبادت کے پیچھے

کھڑا ہو گیا

ایک کپ چائے ملے گی۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے کان میں سرگوشی کی

تو عبادت جو اپنے دھیان میں لگی تھی بہروز خانزادہ کی آواز پر ایک دم ڈر گئی

اس نے مڑ کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

ڈرو مت۔۔ میں تمہارا محافظ ہوں۔۔ بہروز خانزادہ نے بغور اس کا چہرہ دیکھتے کہا عبادت اسے پہلے سے کافی بہتر لگی تھی

خود کے محافظ بھی اعتبار توڑنے میں وقت نہیں لگاتے۔۔ اصل میں مجھے ڈر خود کے محافظ سے ہی لگتا ہے۔۔

عبادت نے جتانے والے انداز میں کہا اور مڑ کر اپنے کام میں مگن ہو گئی

بہروز خانزادہ اس کی بات پر شرمندہ سا ہوا

چائے بنا دو گی ؟؟؟ بہروز خانزادہ نے کچھ پل خاموشی

کے بعد نرم لہجے میں کہا

نہ تو میں اس حویلی کی ملازمہ ہوں نہ آپ کی۔۔

عبادت نے بنا مڑے تیکھے لہجے میں کہا

بیوی تو ہو۔۔ بہروز خانزادہ نے مسکرا کر کہا

صرف کچھ دنوں کی۔۔

عبادت نے مڑ کر سنجیدگی سے کہا تو بہروز خانزادہ

نے بھنویں سیکڑ کر اسے ناسمجھی سے دیکھا

بہت جلد میں آپ سے خلع۔۔

عبادت۔۔۔۔

بہروز خانزادہ کا ہاتھ اٹھا پر ہوا میں ہی رہ گیا

کیونکہ اس کا ہاتھ بالاج خانزادہ نے راستے میں

ہی روک کر پکڑ لیا تھا

عبادت نے خوفزدہ آنکھوں سے بہروز خانزادہ

کے پیچھے کھڑے بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

جو آنکھوں میں غصے کی سرخی لیے بہروز خانزادہ

کو گھور رہا تھا

بہروز خانزادہ نے مڑ کر دیکھنا چاہا کہ اس کا ہاتھ

کس نے روکا ہے پر جیسے ہی وہ مڑا

اپنی جگہ سُن کھڑا رہ گیا۔۔

بالاج خانزادہ ابھی ڈیرے سے واپس آیا تھا وہ

کیچن کی طرف سے گزر رہا تھا جب بہروز خانزادہ

اور عبادت کو دیکھ کر اس طرف چلا آیا

اس نے سوچا آج پھر ان دونوں کے ساتھ مستی

ہو جائے۔۔پر جیسے ہی وہ کیچن میں گیا اس

سے پہلے بہروز خانزادہ عبادت پر ہاتھ اٹھاتا بالاج

خانزادہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی؟

بالاج خانزادہ نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ

چھوڑتے کہا۔۔

ب۔۔۔ بابا۔۔ عبادت۔۔ بدتمیزی۔۔ کر رہی تھی۔۔

بہروز خانزادہ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا

جواب دے

بہروز خانزادہ کی بات پر بالاج خانزادہ نے عبادت

کی طرف دیکھا تو بالاج خانزادہ کو اپنی طرف

دیکھتا پا کر عبادت نے سر جھکا لیا

تم جاؤ یہاں سے۔۔

بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ سے کہا تو وہ

خاموشی سے جانے لگا پر بالاج خانزادہ کی آواز

پر رک گیا۔۔

سنو۔۔

بالاج خانزادہ پیچھے کمر پر ہاتھ باندھ کر بہروز خانزادہ کے رُوبرو کھڑا ہوا

آئندہ اگر گڑیا بد تمیزی کرے گی تو تم پھر بھی اس پر ہاتھ نہیں اٹھاؤ گے۔۔ ورنہ یاد رکھنا بہروز خان۔۔

میں بہت برا پیش آؤں گا۔۔ بالاج خانزادہ نے وارننگ دیتے کہا

تو بہروز خانزادہ سر ہلا کر چلا گیا اس کے جاتے ہی بالاج خانزادہ عبادت کے پاس آیا جو تب سے سر جھکائے آنسو پینے میں مصروف تھی

وہ تم سے چائے مانگ رہا تھا کیونکہ تم اس کی بیوی ہو ملازمہ نہیں۔۔

ایک چائے مانگنے پر بیویاں شوہر سے خلع
نہیں مانگتیں۔۔

بالاج خانزادہ نے عبادت کے سر پر ہاتھ رکھتے
نرمی سے سمجھایا جس کا مطلب تھا وہ ان
کی باتیں سن چکا تھا

ب۔۔ بڑے پاپا۔۔ایم سوری۔۔ میں ان سے۔۔
ناراض ہوں نا۔۔ تو غصے میں۔۔ کہہ دیا۔۔

عبادت کے آنسو گالوں پر پھسلے بہروز خانزادہ
نے چاہے اس کے ساتھ غلط کیا تھا
پر وہ بہروز خانزادہ سے خلع لینے کا تصور بھی
نہیں کر سکتی تھی

پر آج غصے میں اس کی زبان سے وہ لفظ نکل گیا جو
خود اسے تکلیف پہنچا رہا تھا

عبادت کے رونے پر بالاج خانزادہ نے اس کے

آنسو صاف کیے

اگر آئندہ بہروز خان میری گڑیا کو ناراض

کرے گا تو میں خود اس کا باجا بجاوں گا۔۔

بالاج خانزادہ کی بات پر عبادت کی ہنسی نکل گئی

بالاج خانزادہ نے اس کا سر اپنے سینے سے لگا لیا

آئندہ غصہ بھی ہو تو تم ایسے الفاظ اپنے منہ

سے نہیں نکالو گی۔۔

کچھ دنوں میں تم دونوں کی رخصتی ہے ایک

دوسرے کو سمجھ کر اور پیار سے زندگی

گزارنی ہے نہ کہ زرا زرا سی بات پر ایسے

الفاظ استعمال کرنے ہیں

بالاج خانزادہ عبادت کو دھیرے دھیرے سمجھا رہا تھا

ایم سوری۔۔عبادت نے سر اٹھا کر شرمندگی

سے کہا

سوری مجھے نہیں۔۔اپنے شوہر کو کہو اور اسے

چائے بھی بنا کر دو۔۔

بالاج خانزادہ نے کہا تو عبادت نے سر ہلا دیا

ارے واہ۔۔یہ سسر صاحب اپنی بہو کو

کتنے پیار سے مشورے دے رہے ہیں

میرے بیٹے کو ناراض کر کے۔۔

روپ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر بالاج خانزادہ اور

عبادت کو گھورا۔۔

تو لگا دی تمہارے سپوت نے میری شکایت؟؟

بالاج خانزادہ نے برا سا منہ بنا کہا

بہروز خانزادہ غصے سے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا جب

روپ نیچے آرہی تھی

اسے غصے میں دیکھ روپ نے اس سے وجہ پوچھی

تو بہروز خانزادہ نے کہا

آپ کے شوہر نے میری بیوی کے سامنے

میری انسلٹ کر کے مجھے بھگا دیا ہے صرف

ایک چائے مانگنے کی گستاخی کی میں نے۔۔

بہروز خانزادہ غصے سے کہہ کر سیڑھیاں

پھلانگتا اوپر چلا گیا

جی ہاں۔۔اور آپ نے میرے بیٹے کو ڈانٹا کیوں؟

روپ تو آج لڑاکا ماں بن گئی تھی

کیونکہ تمہارے بیٹے نے میری بیٹی کو ڈانٹا۔۔

بالاج خانزادہ نے مسکرا کر عبادت کی طرف

اشارہ کیا

تو آپ کی بیٹی کونسی سیدھی ہے۔۔ایک چائے
ہی تو مانگی تھی میرے معصوم نے۔۔

روپ کے بہروز خانزادہ کو معصوم کہنے پر
عبادت غش کھا کر گرنے والی ہو گئی

تو تمہارے معصوم کو میری بیٹی ملازمہ دکھتی ہے؟

بالاج خانزادہ جو ابھی عبادت کو اچھی اچھی
باتیں سکھا رہا تھا اب عبادت کے لیے روپ
سے لڑ رہا تھا

عبادت کو اپنے بڑے پاپا پر بے حد پیار آیا جبکہ
مستقبل میں روپ سے خوف محسوس ہوا

نہیں بیوی دکھتی ہے۔۔

روپ نے دوبدو جواب دیا

اور تم ماں دکھتی ہو بنا دو چائے اپنے بیٹے کی

بھی اور بیٹے کے باپ کی بھی۔۔

بالاج خانزادہ سے کبھی کوئی جیت سکتا تھا

میں نہیں بنا رہی اپنی بہو سے کہیں۔۔

روپ رخ موڑ کر خفا ہو گئی۔۔

میں تو اپنی بیٹی کے ہاتھ کی کھیر کھاؤں گا جو

وہ بنا رہی ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے چولہے پر بنتی کھیر کی طرف

اشارہ کیا۔۔

ہیں؟؟کھیر؟؟

روپ نے چولہے کی طرف حیرت سے جھانکا

یہ کس خوشی میں؟؟

روپ نے عبادت کی طرف دیکھتے پوچھا

میرا دل چاہ رہا تھا ڈنر میں ٹھنڈی ٹھنڈی کھیر

کھاؤں۔۔اس لیے سوچا ابھی بنا کر فریز کر

دیتی ہوں تا کہ ڈنر تک ٹھنڈی ہو جائے

روپ نے کھیر میں چمچہ چلاتے کہا۔۔تو روپ

نے مسکرا کر بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

ٹھیک ہے پھر۔۔رات کو ہمارے کمرے میں

کھیر پارٹی ہو گی۔۔

بالاج خانزادہ نے اعلان کیا

کھیر پارٹی؟؟پہلی دفع سنا ہے پر کوئی نہیں

ہم راضی ہیں۔۔

روپ نے کندھے اچکا کر کہا

گڑیا۔۔چائے بنا کر بہروز خان کو بھجوا دینا۔۔

روپ کی رضامندی پر بالاج خانزادہ نے

عبادت سے کہا اور کیچن سے چلا گیا روپ

بھی ایک نظر عبادت کو مسکرا کر دیکھتے بالاج خانزادہ کے پیچھے چلی گئی

عبادت نے گہرا سانس لیتے دوسرے چولہے پر چائے بننی رکھ دی

کھیر اس نے باؤل میں نکال کر فریز ہونے کے لیے رکھ دی اور چائے کپ میں ڈال کر بہروز خانزادہ کو دینے چلی آئی۔۔

عبادت نے دروازہ نوک کیا تو اندر سے بہروز خانزادہ کی جھنجھکائی آواز سُنائی دی

کون ہے؟؟

عبادت نے دروازہ کھولا تو بہروز خانزادہ سر صوفے کی پشت پر ٹکا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے آنکھیں موند کر بیٹھا تھا

عبادت نے ٹیبل پر چائے کا کپ رکھا اور
مڑ کر جانے لگی

جب بہروز خانزادہ کو اپنے قریب عبادت
کا احساس ہوا اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں

عبادت میری بات سنو۔۔

بہروز خانزادہ جھٹکے سے اٹھا اور عبادت کا
راستہ روک کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

ایم سوری۔۔میں تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا
چاہتا تھا تم نے غلط بات کی تو بس غصے
میں ہو گیا۔۔

بہروز خانزادہ نے شرمندگی سے کہا

اچھا۔۔آپ نے بھی تو غلط حرکت کی۔۔
میرا تو غصے سے ہاتھ نہیں اٹھا۔۔۔

عبادت نے پیٹ پر دونوں ہاتھ باندھتے

جتانے والے انداز میں کہا تو بہروز خانزادہ

چپ سا ہو گیا۔۔

کب معاف کرو گی مجھے ؟؟ کچھ پل کی خاموشی

کے بعد بہروز خانزادہ نے بھرائے ہوئے

لہجے میں کہا

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔

عبادت نے گہرا سانس لیتے کہا اور بہروز خانزادہ

کی سائیڈ سے ہو کر اس کے کمرے سے

نکل گئی

بہروز خانزادہ نے مڑ کر بے بسی سے عبادت

کی پشت کو دیکھا پھر صوفے پر اسی انداز

میں براجمان ہو گیا

♥♥♥♥♥♥

ڈنر کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

ملازمائیں کیچن میں کام کرنے لگیں۔۔

عبادت کھیر کا باؤل ٹرے میں سجا کر بالاج خانزادہ

کے کمرے میں چلی گئی۔۔

بہروز خانزادہ بھی وہی موجود تھا۔۔

مہر کا ارادہ آج پھر مصطفیٰ کو منانے کا تھا اس

لیے وہ مصطفیٰ کے کمرے کی طرف جا رہی تھی

مہر۔۔ کہاں جا رہی ہو؟

پیچھے سے آتی علینہ کی آواز پر مہر ٹھٹھک کر

رک گئی

تمہارا کمرہ تو پیچھے ہے اُدھر کدھر جا رہی ہو؟

علینہ نے مہر کے قریب آکر کہا

وہ۔۔دادو۔۔سائیں۔۔ مم۔۔میں۔۔

مہر کی سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا کہے۔۔اسی پل مصطفیٰ اپنے کمرے سے نکل کر اسی طرف آرہا تھا

میں جانتی ہوں تم مصطفی کے کمرے میں جارہی تھی۔۔

علینہ کی بات پر مہر کا سر جھک گیا جبکہ مصطفیٰ کے قدم وہیں رک گئے وہ پلر کی اوٹ میں چھپ گیا علینہ کی مصطفیٰ کی طرف پشت تھی

دیکھو مہر۔۔ تمہارا نکاح تو میں روک نہیں سکی پر اب بھی کچھ نہیں بگڑا ہے تم مصطفیٰ سے جان چھڑوا سکتی ہو۔۔

وہ لندن جاتا ہے تو اسے جانے دو۔۔اس کے

بعد تم اس سے اپنا پیچھا چھڑوا لینا کیونکہ اس

کی رگوں میں اس کے باپ کا خون ہے اور

ایک دن یہ خون اپنا رنگ ضرور دکھائے

گا۔۔

علینا کی بات پر مصطفیٰ نے اپنا غصہ کیسے

ضبط کیا یہ وہی جانتا تھا اس نے غصے سے

اپنی مٹھیاں بھینچیں

مہر اس دن کی طرح آج بھی چپ چاپ سر

جھکائے علینا کی باتیں سن رہی تھی

تم سمجھ رہی ہو نا میں جو کہہ رہی ہوں؟؟

علینا کے پوچھنے پر مصطفیٰ کا دل چاہا مہر علینا

کو صاف کہہ دے کہ اسے مصطفیٰ پر

بھروسہ ہے اور وہ ساری زندگی مصطفیٰ کے

ساتھ رہنا چاہتی ہے

پر مہر آج بھی چپ رہی۔۔ مصطفیٰ نے شدت

سے اس کے بولنے کا انتظار کیا

مہر نے محض "جی" کہا تو مصطفیٰ جو کل سے

مہر اور خود کے رشتے کو موقع دینے کا سوچ

رہا تھا مصطفیٰ کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا

علینا وہاں سے جا چکی تھی۔۔

مہر نے گہرا سانس لیا اور مصطفیٰ کے کمرے

کی طرف جانے لگی

پر اسی پل مصطفیٰ پلر کی اوٹ سے نکل آیا مہر

کے قدم ٹھٹھک گئے اس نے چونک کر

مصطفیٰ کی طرف دیکھا

جو آنکھوں میں اشتعال لیے اسے ہی گھور

رہا تھا مہر کو اس سے خوف محسوس ہوا

مصطفیٰ نے مہر کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتا اپنے

کمرے میں لے گیا

❤❤❤❤❤

عبادت کھیر کی ٹرے لیے بالاج خانزادہ اور

روپ کے کمرے میں گئی تو بہروز خانزادہ

بیڈ پر روپ کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا

بالاج خانزادہ صوفے پر بیٹھا ان ماں بیٹا کو

گھور رہا تھا جو دوپہر سے اسے نخرے دکھا رہے تھے

اسلام علیکم ۔۔

عبادت نے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کیا

تو بہروز خانزادہ نے محبت بھری نظروں سے

عبادت کی طرف دیکھا

وعلیکم السلام آؤ گڑیا۔۔

بالاج خانزادہ نے مسکرا کر ہاتھ کے اشارے سے

عبادت کو اپنے پاس بلایا تو وہ میز پر ٹرے

رکھ کر خود بالاج خانزادہ کے ساتھ بیٹھ گئی

اچھا ہوا تم آگئی۔۔ ورنہ یہ ماں بیٹا تو کب

سے گھوری جا رہے ہیں۔۔

بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ اور روپ کی

طرف اشارہ کرتے کہا تو عبادت نے سامنے

بیڈ کی طرف طرف دیکھا

عبادت کے دیکھتے ہی بہروز خانزادہ نے اسے

آنکھ ماردی

ب۔۔ بڑے پاپا۔۔ کھیر کھائیں۔۔

عبادت ہڑبڑا کر بالاج خانزادہ سے پوچھنے لگی

ہاں کیوں نہیں۔۔ بالاج خانزادہ نے خوشدلی

سے کہا تو عبادت نے کھیر ڈال کر پہلے بالاج کو

دی پھر اٹھ کر روپ اور بہروز خانزادہ کو دی

میں ایک شرط پر کھیر کھاؤں گا۔۔

بہروز خانزادہ نے اٹھ کر بیٹھتے کھیر کی کٹوری

پکڑتے کہا تو ان تینوں نے سوالیہ نظروں

سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

اسے کہیں۔۔ مجھے اپنے ہاتھوں سے کھلائے۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر عبادت کا چہرہ شرم

سے سرخ پڑ گیا

بے شرم۔۔

روپ نے بہروز خانزادہ کی کمر پر ایک ہلکا سا

مکا مارتے کہا

بیٹا جی یہ کام اپنے کمرے میں کرنا۔۔ورنہ تمہیں دیکھ کر میں بھی اپنی بیوی سے فرمائش کر بیٹھوں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے شرارت سے کہا تو روپ نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ عبادت شرم سے سر جھکا کر کھیر کھانے میں مصروف ہو گئی

ٹھیک ہے آپ اپنی بیوی سے فرمائش کریں میں اپنی بیوی کو لے کر اپنے کمرے میں جاتا ہوں۔۔ بہروز خانزادہ بیڈ سے اٹھنے لگا تو عبادت نے بوکھلا کر پہلے روپ پھر بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

بہروز۔۔ بیٹھو پاگل۔۔

روپ نے اسے شرٹ سے کھینچ کر بیٹھایا تو وہ

برا سا منہ بنا کر کھیر کھانے لگا

یہ عروب کہاں رہ گئی ۔۔میں نے اسے ٹیکسٹ کیا تھا کہ میری بیوی کے ہاتھ کی بنی میٹھی میٹھی کھیر آ کر کھا۔۔

ابھی بہروز خانزادہ بات پوری کرتا جب عروب دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر آئی

ان چاروں نے ایک ساتھ عروب کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑی تھیں

عروب نے ہاتھ میں کچھ پیپرز پکڑے تھے

بابا۔۔مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

عروب نے روتے ہوئے کہا تو وہ سب اس کے رونے پر پریشانی سے عروب کی طرف بڑھے۔۔

کیا بات ہے عروب تم رو کیوں رہی ہو؟؟

بہروز خانزادہ نے پریشانی سے پوچھا

لالہ۔۔وہ۔۔ہارب۔۔

عروب کہتے ہی بہروز خانزادہ کے سینے سے
لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

وہ سب اس کے رونے پر مزید پریشان ہو رہے تھے
بالاج خانزادہ نے فکر مندی سے روپ کی
طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا شاید اسے
کچھ پتا ہو

روپ نے بالاج خانزادہ کی نظروں کا مطلب
سمجھ کر سر نفی میں ہلا دیا

عروب بہروز خانزادہ کے سینے سے لگی پھوٹ
پھوٹ کر رو رہی تھی

رات کے سوا دس بج رہے تھے عروب نے
ہارب کو دس بجے تک کا ٹائم دیا تھا
ہارب ڈنر وغیرہ کر کے نکاح کی تیاریاں
مکمل کر کے سونے کی تیاری کر رہا تھا جب اس
کے نمبر پر بالاج خانزادہ کا فون آیا

مصطفیٰ مہر کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے کمرے
میں لے جا رہا تھا مہر ٹرانس کی طرح اس کے
ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی
دل اس کا خوف سے دھڑک رہا تھا کیونکہ اس
بات کا اسے یقین ہو گیا تھا کہ مصطفیٰ علینہ
کی باتیں سن چکا ہے
مصطفیٰ نے اسے کمرے میں لے جا کر دروازہ بند

کرتے اسے دروازے کے ساتھ پن کیا

مم۔۔ مصطفیٰ میری۔۔ بات

شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔

مہر کی بات کاٹتے مصطفیٰ دبی آواز میں اتنے

غصے سے غرایا کہ مہر کی زبان تالو سے چپک گئی

کیا لگتا ہے تمہیں اور تمہاری داد و سائیں کو

میں گرا پڑا انسان ہوں؟؟ یا میرے منہ میں

زبان نہیں ہے

بولو۔۔۔

مصطفیٰ نے مہر کی دائیں سائیڈ پر دروازے پر

زور سے مکا مارتے کہا تو مہر نے ڈر کر آنکھیں

زور سے میچ لیں

مم۔۔ میں نے کچھ۔۔ نہیں کہا۔۔ آپ کو۔۔

مہر نے آنکھیں کھول کر معصومیت سے کہا

تو مصطفیٰ کو اس پر مزید طیش آیا

اسی بات کا تو مجھے افسوس ہے تم تب

بھی میرے لیے نہیں بولتی تھی اور آج

جب میں تمہارا محرم ہوں تب بھی تم

دوسروں کے منہ سے میری لیے باتیں چپ

چاپ سن لیتی ہو۔۔

مصطفیٰ کا دل کر رہا تھا آج مہر کا دماغ

درست کر دے۔۔

میں کیا بولوں ؟

مہر کا دھیان مصطفیٰ کے نچلے ہونٹ پر

گیا تو اسے اپنی کل کی حرکت یاد آگئی

شرم سے اس نے نظریں جھکا لیں

ٹھیک ہے تم چپ رہو۔۔ کچھ نہ بولو
میں جب لندن چلا جاؤں گا تب بھی
زبان منہ میں رکھنا۔۔
اور اوور ایکٹنگ تو بالکل بھی مت کرنا
مصطفیٰ نے جل کر کہا
اور بس مصطفیٰ کا اتنا ہی کہنا تھا مہر
کی آنکھوں سے آبشار بہہ نکلا
وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگی۔۔
مصطفیٰ نے اپنے سامنے کھڑی نوٹنکی
کو دیکھا جو سوں سوں کرتے گالوں
سے آنسو صاف کر رہی تھی
مصطفیٰ نے اسے رونے سے نہیں روکا نہ ہی

اس کے آنسو صاف کیے

مہر پوری دلجمعی سے روتی رہی اور مصطفیٰ

اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا

جب مصطفیٰ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا

تو اس نے گہرا سانس لیا اور مہر کو

اس کی گردن سے پکڑ کر اس کے ہونٹوں

پر جھک گیا

مہر نے آنکھیں بڑی کر کے حیرت سے مصطفی

کی طرف دیکھا جو بڑے مزے سے اس کے

ہونٹوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹا رہا تھا

مہر کا دل پوری رفتار سے دھڑکنے لگا مصطفیٰ

کے لمس میں نرمی تھی

مہر کو اس کے لمس سے سکون سا محسوس ہوا

مصطفیٰ اتنی محبت اور نرمی سے مہر
کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لیے کھڑا
تھا کہ مہر اس کے لمس سے مدہوش ہونے لگی
مہر نے آنکھیں بند کیں اور مصطفیٰ کی شرٹ
کندھوں سے مٹھیوں میں بھینچ کر اس
کا ساتھ دینے لگی
مصطفیٰ مہر کی اس حرکت پر اندر تک
سرشار ہوا
وہ کل سے اس پل کے لیے ترس رہا تھا
مہر کل اس کے جذبات جگا کر خود سو
گئی تھی اور مصطفیٰ کی ساری رات
آنکھوں میں کٹی
تھوڑی دیر بعد مصطفیٰ نے مہر کے ہونٹوں

سے اپنے ہونٹ ہٹائے

تو مہر کا چہرہ مصطفیٰ کی اتنی سی

قربت سے شرم سے لال اناری ہو گیا تھا

اس کی پلکیں لرز رہی تھیں

مصطفیٰ نے غور سے اپنی چاہت کے رنگ

مہر کے چہرے پر دیکھے

وہ دونوں ابھی بھی ایک دوسرے کے اتنے

قریب کھڑے تھے کہ دونوں کی چلتی

سانسیں ایک دوسرے کی سانسوں سے

ٹکرا رہی تھیں

جب کوئی میرے متعلق بات کرتا ہے تو

تم سامنے والے کو جواب کیوں نہیں دیتی

مصطفیٰ کی زبان سے شکوہ پھسلا

داد و سائیں مجھ سے بڑی ہیں میں انہیں

کیا جواب دوں

جب ہم دونوں ایک ساتھ خوش رہیں گے

تو سب کی زبانیں خود ہی بند ہو جائیں

گی

خاص کر داد و سائیں کو خود ہی جواب

مل جائے گا۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے سینے پر سر رکھتے کہا

تمہیں یقین ہے میں تمہیں خوش رکھوں گا؟

مصطفیٰ نے مہر کی کمر میں ہاتھ ڈالتے پوچھا

تو مصطفیٰ کے لمس سے مہر کے دل کی

دھڑکنیں منتشر ہوئیں

جی۔۔ مجھے پتا ہے آپ مجھ سے بہت محبت

کرتے ہیں۔۔

مہر نے بنا ہچکچاہٹ کے کہا تو مصطفیٰ ہلکا سا مسکرا دیا

تم کرتی ہو مجھ سے محبت؟؟

مصطفیٰ کے اگلے سوال پر مہر نے اپنا چہرہ اٹھا کر مصطفیٰ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں مجھے اس بات کا دیر سے احساس ہوا پر سچ یہی ہے مصطفیٰ۔۔

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں اور مجھے آپ پر یقین ہے آپ مجھے ہمیشہ ایسے ہی محبت کریں گے

اور میں اپنی ساری زندگی آپ کے ساتھ

گزارنا چاہتی ہوں

مہر کے اقرار پر مصطفیٰ اندر تک سرشار

ہوتا اسے مزید خود میں بھینچ گیا

مصطفیٰ ساری زندگی تمہارا ہی رہے گا

میں کبھی بھی تمہارا حق کسی اور کے

ساتھ نہیں بانٹوں گا

میں، میری محبتیں اور میری قربتیں صرف

تمہیں میسر ہوں گی

یہ مصطفیٰ خانزادہ کا اپنی منکوحہ مہرماہ

سے وعدہ ہے

مصطفیٰ کے اتنے خوبصورت اقرار پر مہر

کو اپنا آپ معتبر لگا۔۔

ایک پل کے لیے اسے مصطفیٰ سے شرمندگی
محسوس ہوئی

کہ کیسے اس نے نکاح سے پہلے مصطفیٰ کے
متعلق غلط بات کی تھی

یہ تو مصطفیٰ کی محبت تھی جو اس نے
مہر کو معاف کر دیا تھا

ورنہ مہر کے الفاظوں سے وہ کتنے کرب سے
گزرا یہ مصطفیٰ ہی جانتا تھا

❤❤❤❤❤❤❤

عروب کچھ تو بولو؟؟ کیوں رو رہی ہو؟

عروب بہروز خانزادہ کے سینے سے لگی
زاروقطار رو رہی تھی

بالاج خانزادہ روپ اور عبادت اس کے

رونے سے پریشان ہو رہے تھے

عروب۔۔ادھر آؤ۔۔

روپ نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کیا

بیٹا بتاؤ۔۔کیا پرابلم ہے؟؟جب تک بتاؤ گی نہیں ہم کیسے تمہاری پرابلم سالو کریں گے۔۔

روپ نے عروب کو شانوں سے تھام کر

پیار سے پوچھا

تو عروب نے سسکتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑے پیپرز روپ کی طرف بڑھائے

روپ نے پہلے پیپرز کی طرف دیکھا پھر عروب کی طرف۔۔

عروب سسکیاں لے کر رو رہی تھی روپ

نے ناسمجھی سے پیپرز پکڑے اور انہی

کھول کر دیکھنے لگی

ان تینوں کی نظریں روپ کے چہرے پر

ٹکی تھیں

جس کے چہرے پر آہستہ آہستہ سختی،

بے یقینی اور غصہ نے جگہ لے لی

چٹاخ۔۔۔

روپ کا ہاتھ اٹھا اور عروب کے گال پر

پڑا عروب فرش پر گرنے لگی پر بہروز

خانزادہ نے اسے تھام لیا

جبکہ عبادت نے حیرت اور بے یقینی سے

روپ کی طرف دیکھا

یہ کیا بدتمیزی ہے روپ؟ تمہاری جرات کیسے ہوئی میری بیٹی پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے کہا تو روپ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے وہ غصے سے عروب کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

جو گال پر ہاتھ رکھے بہروز خانزادہ کے سینے سے لگی نظریں جھکائے رو رہی تھی

بالاج خانزادہ کے پوچھنے پر روپ نے وہ پیپرز بالاج خانزادہ کی طرف بڑھا دیئے

♥♥♥♥♥♥♥

ہارب اپنے نکاح کی تیاریاں مکمل کر کے ابھی لیٹا ہی تھا جب اس کا موبائل رنگ ہوا

ہارب نے موبائل پکڑا تو بالاج خانزادہ کا

فون تھا

ھارب پہلے حیران ہوا کیونکہ بالاج خانزادہ
نے خود سے کبھی ھارب کو فون نہیں کیا تھا

اسلام علیکم سردار سائیں۔۔

ھارب نے فون اٹھا کر کہا

دس منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔اپنے دادا سائیں
کو لے کر حویلی پہنچو۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے لب بھینچتے کہا

اور بنا ھارب کا جواب سنے فون بند کر دیا

ھارب ابھی کچھ بولتا فون بند ہو چکا تھا

اس نے حیرت سے بند ہوتے فون کو دیکھا

اسے بالاج خانزادہ کا لہجہ پہلے جیسا نہیں

لگا تھا کچھ تو تھا بالاج خانزادہ کے لہجے

میں جو ہارب کو پل میں پریشان کر گیا تھا

وہ گہرا سانس لیتے اٹھا اور کپڑے بدل کر

حشمت علی کے کمرے کی طرف بڑھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

مصطفیٰ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا ٹانگیں سیدھی

کر کے بیٹھا تھا

اور مہر اس کے ساتھ اس کے سینے پر

سر رکھے بیٹھی تھی

مصطفیٰ کا ایک ہاتھ مہر کی کمر پر جبکہ

دوسرے ہاتھ سے وہ کبھی مہر کے چہرے

سے بال ہٹاتا

تو کبھی اس کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگاتا

مصطفیٰ۔۔

ہمم۔۔۔

آپ لندن نہیں جائیں گے نا؟؟

مہر کو ابھی بھی خوف ستا رہا تھا کہ

مصطفیٰ لندن چلا جائے گا

ایک شرط پر۔۔

مصطفیٰ نے سنجیدگی سے کہا تو مہر نے

سر اوپر کر کے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

جیسے کل پورے حق سے اپنا حق لے کر

گئی تھی آج بھی مجھ پر اپنا حق جتاو۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے دھیمی آواز میں سرگوشی

کی تو اس کی بات میں چھپا مطلب سمجھ کر

مہر کے گال شرم سے سرخ پڑ گئے

بعد میں شرما لینا ابھی فلحال شروع ہو جاؤ

مصطفیٰ نے بیڈ کراؤن پر بازو رکھتے اس پر

اپنا سر ٹکا کر سکون سے کہا

مہر نے جھکیں آنکھیں اٹھا کر مصطفیٰ کی

طرف دیکھا جو اس کا منتظر اسی کی طرف

دیکھ رہا تھا

مم۔۔ مصطفیٰ۔۔۔ میں اب جاتی ہوں۔۔ کوئی

اجائے گا۔۔

مہر نے مصطفیٰ کی لو دیتی آنکھوں سے

بچنے کے لیے راہِ فرار ڈھونڈی

خبردار جو تم میری اجازت کے بغیر ہلی

بھی۔۔

مجازی خدا ہوں تمہارا۔۔ میرا کہا ماننا تم

پر فرض ہے اس لیے جو کہا ہے وہ کرو ورنہ

میں اگلی پچھلی ساری سزائیں دینے میں

وقت نہیں لگاؤں گا۔۔

مصطفیٰ کا انداز وارننگ دے رہا تھا مہر ایک

پل کے لیے چپ سی ہو گئی

تمہیں سنائی نہیں دے رہا؟؟

مصطفیٰ نے غصے سے کہا تو مہر اس کے

غصے سے ڈرتی ایک سیکنڈ سے پہلے اس

کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤

حشمت علی اور رہارب حویلی پہنچ گئے تھے

وہ سیدھا ڈائننگ ہال میں آئے

جہاں بالاج خانزادہ کمر پر ہاتھ باندھے غصے

سے کھڑا تھا اس کے چہرے پر چٹانوں کی

سختی تھی

روپ صوفے پر بیٹھی سر جھکائے بے آواز رو رہی تھی

ایک سائیڈ پر عروب کھڑی سسک رہی تھی

جبکہ عبادت اس کا ہاتھ تھامے اسے چپ کروا رہی تھی

بالاج خانزادہ سے تھوڑی دور بہروز خانزادہ

سنجیدگی سے سر جھکائے زمین کو گھور رہا تھا

ہارب کو ڈائننگ ہال کا ماحول کچھ عجیب سا لگا۔۔

اس کے دل میں انجانا سا خوف پیدا ہوا

اسلام علیکم سردار سائیں۔۔

حشمت علی کے سلام کرنے پر سب اس کی

طرف متوجہ ہوئے

بالاج خانزادہ نے جھٹکے سے مڑ کر چہرے
پر غصیلے تاثرات سجائے پہلے حشمت علی
پھر ہارب کی طرف دیکھا

ہارب کو ان کی آنکھوں میں خود کے لیے
سوائے غصے اور نفرت کے کچھ بھی محسوس
نہیں ہوا۔۔

آپ نے بلوایا تھا سائیں۔۔

جب بالاج خانزادہ کچھ نہ بولا تو حشمت علی
پھر سے بولا

بالاج خانزادہ قدم قدم چلتا ہارب کے رُوبرو
کھڑا ہوا تو ہارب نے نظریں اٹھا کر بالاج
خانزادہ کی طرف دیکھا

پر جیسے ہی اس نے بالاج خانزادہ کی آنکھوں

میں دیکھا اسے خوف محسوس ہوا

ہارب نے فوراً نظریں جھکا لیں

چٹاخ۔۔۔

ہارب نے جیسے ہی نظریں نیچی کیں بالاج خانزادہ

کا بھاری ہاتھ اٹھا اور ہارب کے گال پر پڑا

تھپڑ اتنی زور سے لگا کہ ہارب کے قدم لڑکھڑائے

جبکہ بالاج خانزادہ کے اس عمل پر ڈائنگ

ہال کے سبھی نفوس کو سانپ سونگھ گیا

ہارب۔۔

عروب نے تڑپ کر کہا اور ہارب کی طرف

بڑھنے لگی پر عبادت نے اس کا ہاتھ مضبوطی

سے تھام کر اسے روک لیا

ہارب کا ہونٹ پھٹ کر خون نکلنے لگا اس

نے بے یقینی اور حیرت سے بالاج خانزادہ

کی طرف دیکھا

دوسری طرف حشمت علی کی حالت بھی

ہارب سے مختلف نہیں تھی

گ۔۔ گستاخی معاف سردار سائیں۔۔۔

ہم سے۔۔ کوئی بھول۔۔ ہو گئی؟؟

حشمت علی نے لڑکھڑاتی آواز سے پوچھا

جبکہ ہارب ابھی بھی بے یقین نظروں سے

بالاج خانزادہ کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

شاید اپنا گناہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا

یہ تم اپنے اس گھٹیا پوتے سے پوچھو۔۔

جس نے میری عزت خراب کرتے ایک بار بھی

نہیں سوچا۔۔

بالاج خانزادہ بولا نہیں دھاڑا تھا اس کی

دھاڑ سے سب کے دل خوف سے کانپ اٹھے

حشمت علی نے سوالیہ نظروں سے ہارب کی

طرف دیکھا

حشمت علی کی آنکھوں کا مطلب سمجھ کر

ہارب نے ناسمجھی سے نفی میں سر ہلا دیا

وہ تو بالاج خانزادہ کی عزت خراب کرنے

کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور

بالاج خانزادہ نے اسے کتنے آرام سے گھٹیا

کہہ دیا تھا

کیا ہوا؟؟ چپ کیوں ہو؟؟ اپنے دادا سائیں

کو اپنا کارنامہ نہیں بتاؤ گے؟؟

بالاج خانزادہ نے ہارب کی طرف غصے سے

سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھا

سردار سائیں۔۔میں نے کیا کیا ہے؟؟

ہارب نے ہمت کر کے پوچھا

جبکہ اس کا اتنا پوچھنا ہی بالاج خانزادہ

کو مزید طیش دلا گیا

چٹاخ۔۔

بالاج خانزادہ نے پھر سے ایک تھپڑ ہارب

کے منہ پر مارا پر اس بار ہارب لڑکھڑایا نہیں تھا

ہاں آنکھوں میں پانی ضرور بھر گیا تھا

بے غیرت انسان۔۔میری بیٹی کی زندگی برباد

کر کے پوچھ رہے ہو میں نے کیا کیا ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے ہارب کا گریبان پکڑے کہا

حشمت علی نے آج بہت سالوں بعد بالاج

خانزادہ کو غصے میں دیکھا تھا

روپ کے بالاج خانزادہ کی زندگی میں آنے کے

بعد بالاج خانزادہ کا غصہ ختم ہو گیا تھا

پر آج حشمت علی کو وہ پہلے والا سفاک سردار

لگ رہا تھا

س۔۔۔ سردار سائیں۔۔

ہارب سے ے کونسا گناہ ہوا ہے ؟؟

حشمت علی پوچھ رہا تھا جبکہ ہارب کا دماغ

بالاج خانزادہ کی بات پر اٹک گیا

اس نے کب عروب کی زندگی برباد کی۔۔

ہارب نے نظریں گھما کر عروب کی طرف دیکھا

جو سر جھکائے رو رہی تھی

جاننا چاہتے ہو اپنے پوتے کے کرتوت؟؟

بالاج خانزادہ نے جھٹکے سے ہارب کا گریبان چھوڑتے کہا

جبکہ بالاج خانزادہ کی اونچی آواز سے حویلی میں سب جاگ گئے تھے اور باری باری سب ڈائننگ ہال میں جمع ہو کر معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے

مصطفیٰ۔۔یہ تو بڑے ماموں کی آواز ہے

مہر اور مصطفیٰ کو شور سنائی دیا مہر کی بات پر مصطفیٰ جھٹکے سے کھڑا ہوا

آوازیں اب تیز ہونے لگی تھیں

مصطفیٰ نے جلدی سے پہلے اپنی شرٹ ٹھیک کی پھر بال ٹھیک کیے

مہر بھی بیڈ سے اتر کر کھڑی ہو گئی

مجھے نیچے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا میرے

جانے کے پانچ منٹ بعد تم نیچے آجانا

مصطفٰی نے مہر نے ماتھے پر ہونٹ رکھتے

کہا تو مہر نے فوراً سر ہلا دیا

مصطفٰی جلدی سے کمرے سے نکلا اور نیچے

کی طرف بھاگا

یہ رہے تمہارے بیٹے کے کارنامے۔۔

بالاج خانزادہ نے وہی پیپرز حشمت علی کے

منہ پر مارے جو عروب نے روپ کو پڑھنے

کے لیے دیے تھے

حشمت علی نے زمین پر گرے پیپرز اٹھائے

اور انہیں دیکھنے لگا

حشمت علی ان پڑھ تھا اس نے نا سمجھی

سے ہارب کی طرف دیکھا

ہارب نے جلدی سے حشمت علی کے ہاتھ سے

پیپرز پکڑے اور پڑھنے لگا

جیسے جیسے ہارب پیپرز پڑھ رہا تھا اس

کے چہرے کا رنگ سفید پڑ رہا تھا

ہارب نے بے یقینی سے سر اٹھا کر عروب کی

طرف دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہی

تھی ہارب کے دیکھتے ہی عروب نے فوراً

نظریں جھکا لیں

ہارب پتر۔۔ کیا لکھا ہے ان کاغذات میں ؟؟

حشمت علی ہارب کے چہرے کا اڑا رنگ دیکھ

چکا تھا اس نے بے چینی سے پوچھا

پر ہارب کے منہ میں جیسے زبان ہی نہیں تھی

وہ صدمے اور بے یقینی سے عروب کی

طرف ہی دیکھی جارہا تھا

جبکہ ڈائننگ ہال میں سب افراد کو جاننے

کا تجسس ہوا کہ پیپرز میں کیا لکھا ہے

مصطفٰی بھی نیچے آگیا تھا اس نے آنکھوں

کے اشارے سے بہروز خانزادہ سے معاملہ

جاننا چاہا

پر بہروز خانزادہ شرمندگی سے سر جھکا گیا

وہ کس منہ سے بتاتا کہ پیپرز میں کیا لکھا ہے

یہ کس منہ سے تمہیں اپنی گھٹیا حرکت بتائے

گا۔۔ میں نے تمہارے پوتے پر آنکھیں بند کر کے

اعتبار کیا اور اس نے میرا اعتبار خاک

میں ملا دیا۔۔۔

بالاج خانزادہ کا بس نہیں چل رہا تھا ہارب

کی جان لے لے۔۔

سردار سائیں۔۔

آپ مجھے اس کا گناہ بتائیں میں خود اسے

سزا دوں گا۔۔

حشمت علی جانتا تھا اس کا پوتا کبھی بھی

بالاج خانزادہ کی عزت میلی نہیں ہونے

دے گا یہ الفاظ اس نے کس منہ سے کہے یہ

اس کا اللہ جانتا تھا

ہارب نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔۔

بہروز خان۔۔

بالاج خانزادہ نے بنا حشمت علی کو جواب دیے

بہروز خانزادہ کو پکارا تو وہ مرے ہوئے

قدموں سے بالاج خانزادہ کے قریب جا کر

کھڑا ہو گیا

پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔ جہاں سے مرضی

جیسے بھی کر کے مولوی بلواو۔۔۔

بالاج خانزادہ کے حکم پر ہارب نے جھٹکے سے

سر اٹھا کر بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

س۔۔ سردار سائیں۔۔

خاموش۔۔

اگر ایک لفظ بھی تمہارے منہ سے نکلا تو

زبان کاٹ دوں گا۔۔

اس سے پہلے ہارب اپنی صفائی میں کچھ

کہتا بالاج خانزادہ کی دھاڑ نے اسے

خاموش کروادیا

ہارب کادل چاہا چیخ چیخ کر کہے کہ یہ

جھوٹ ہے اسے اپنی بے گناہی ثابت کرنے

کا ایک موقع دیا جائے

پر بالاج خانزادہ کے حکم کے آگے وہ بے گناہ

ہوتے ہوئے بھی سر جھکا گیا

مہر بھی ڈائننگ ہال میں آگئی تھی اور

حیرت سے سب کے پریشان چہروں کی طرف

دیکھ رہی تھی

حشمت علی سمیت باقی سب بھی معاملہ

سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے

بہروز خانزادہ مولوی صاحب کو لینے نکل

گیا تھا

سردار سائیں۔۔

مجھے میرے پوتے کا گناہ تو بتائیں۔۔

حشمت علی کو یہی سمجھ نہیں آیا کہ

اتنی رات کو بالاج خانزادہ نے مولوی کو

کیوں بلایا ہے

یہ تم اپنے پوتے سے گھر جا کر پوچھنا

فلحال تمہارے پوتے کا عروب سے نکاح

ہو رہا ہے تمہارے لیے یہی جاننا کافی ہے

بالاج خانزادہ کی بات پر حشمت علی سمیت

حویلی کے سبھی افراد سکتے میں چلے گئے

سب نے حیرت اور بے یقینی سے ایک دوسرے

کی طرف دیکھا

بالاج خان۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے ؟؟

کب سے خاموش کھڑے شارق خانزادہ نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں بابا سائیں۔۔جب حویلی کی بیٹیاں مان توڑنے لگیں تو حویلی کے سرداروں کو رات کے اندھیرے میں حویلی کی چار دیواری میں ایسے فیصلے لینے پڑتے ہیں۔۔

بالاج خانزادہ نے کرب سے کہا تو عروب نے تڑپ کر بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

بابا۔۔مجھے معاف۔۔

عروب نے دو قدم بڑھتے کہا تو بالاج خانزادہ نے ہاتھ بڑھا کر اسے وہیں روک دیا

عروب اپنی جگہ جم سی گئی۔۔

روپ صوفے پر ایسے بیٹھی تھی جیسے اس

کے جسم میں جان ہی نہ ہو۔۔

حشمت علی نے سر گھما کر ہارب کی طرف

دیکھا جس کے چہرے پر ازیت تھی

حشمت علی کو آج پہلی بار اپنے پوتے کا

چہرہ پڑھنے میں دقت محسوس ہو رہی تھی

ایسا کیا کر دیا ہے عروب نے کہ تم اس کا

نکاح اپنے ملازم کے پوتے سے کر رہے ہو؟؟

کب سے چپ کھڑی علینا سے رہا نہیں گیا

میں نے کہا نا۔۔۔ آپ سب کے لیے یہ جاننا ضروری

نہیں ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے سرد لہجے میں کہا تو

علینا چپ ہو گئی

دوبارہ کسی کی ہمت نہیں ہوئی کوئی سوال

کرنے کی۔۔

جبکہ خود کو ملازم کا پوتا کہے جانے پر

ہارب کے دل میں ٹیس اٹھی جسے وہ فوراً

دبا گیا۔۔

بہروز خانزادہ مولوی صاحب کو لے کر آگیا تھا

بالاج خانزادہ نے عبادت کو اشارہ کیا تو

عبادت نے عروب کے سر پر دوپٹہ ٹھیک کیا

اور اسے روپ کے ساتھ صوفے پر بیٹھا دیا

روپ نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر عروب

کی طرف نہیں دیکھا۔۔

سردار سائیں۔۔مجھے کچھ کہنے کا موقع دیں

ہارب نے ایک آخری کوشش کی پر بالاج

خانزادہ کی سرد آنکھوں سے وہ بے بسی

سے سر جھکا گیا

بالاج خانزادہ کے اشارے پر مولوی صاحب نے

نکاح شروع کیا

اور کچھ ہی پل میں عروب اور ہارب کا

نکاح ہو گیا۔۔

ہارب نے غصے سے لب بھینچتے نکاح نامے

پر دستخط کیے ایک پل کے لیے اس کا دل

کیا یہاں سے بھاگ جائے

یا پھر چیخ چیخ کر سب سے کہے وہ بے قصور

ہے اس نے کچھ نہیں کیا

پر ہارب نی جیسے ہمیشہ سردار سائیں کی

عزت پر کبھی آنکھ نہیں رکھی

آج بھی سردار سائیں کے حکم پر وہ اپنا

سر۔ جھکا گیا

نکاح ہوتے ہی بہروز خانزادہ نے مولوی صاحب

جو روانہ کر دیا اور سختی سے منع کیا

یہ بات فلحال کسی کو پتا نہ چلے۔۔

حشمت علی۔۔

تم میرے وفادار رہے ہو اس لیے میں نے تمہارے

پوتے کو اپنی بیٹی کی زمہ داری سونپی تھی

پر تمہارے پوتے نے ثابت کر دیا

کہ کسی پر بھی اندھا اعتبار نہیں کرنا چاہیے

بالاج خانزادہ کے الفاظوں پر جہاں حشمت

علی کو تکلیف ہوئی تھی ہارب نے بھی

تڑپ کر آنکھیں بند کیں تھیں

اس نے کب سردار سائیں کا اعتبار توڑا۔۔

وہ تو عروب کی ہمیشہ حفاظت کرتا تھا

کبھی بھی غلط نظر سے دیکھنا تو دور کسی

کی غلط نظر پڑنے نہیں دیتا تھا

پر یہاں قصور سردار سائیں کا نہیں۔۔

ہارب کے سامنے بیٹھی کچھ ہی منٹ پہلے

بنی اس کی بیوی کا تھا

ہارب پیپرز دیکھ کر پل میں سمجھ گیا تھا

عروب اس کا نکاح کرن سے رکوانے کے لیے

یہ سب کر رہی ہے

پر عروب اتنی گری ہوئی حرکت کرے گی

ہارب سوچ بھی نہیں سکتا تھا

آج سے میرا اور اس حویلی کے کسی بھی

فرد کا تمہاری بیوی سے کوئی تعلق نہیں۔۔

بالاج خانزادہ نے حارب سے کہا تو عروب کا

دل خوف سے دھڑکنے لگا

روپ نے بھی بے یقینی سے بالاج خانزادہ

کی طرف دیکھا

باقی سب کا بھی یہی حال تھا۔۔

ب۔۔ بابا۔۔

آپ ایسا۔۔ نہیں کر سکتے۔۔

عروب نے ٹوٹے ہوئے الفاظوں سے کہا

میرے لیے تم مر گئی ہو۔۔

بالاج خانزادہ نے کھڑے ہوتے سرد لہجے

میں کہا تو عروب کی آنکھوں سے زار و قطار

آنسو نکلے۔۔

باقی سب بھی سن لو۔۔اگر کسی نے میری

اجازت کے بعد اس لڑکی سے ملنے کی کوشش

کی یا رابطہ کیا تو میں اس سے اپنے سارے

رشتے ختم کر دوں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے سب کی طرف خاص کر

روپ کی طرف دیکھتے فیصلہ کن انداز میں کہا

تو روپ نے کرب سے آنکھیں بند کیں

نہیں۔۔بابا۔۔

عروب تڑپ کر اٹھی۔۔۔

اٹھو اپنی بیوی کو لو اور دفع ہو جاؤ یہاں

سے۔۔آئندہ تم یا تمہاری بیوی اس حویلی

میں قدم نہیں رکھنا ورنہ ایسی سزا دوں گا

کہ پورا گاؤں دیکھے گا کہ سردار بالاج خانزادہ

نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنے اور اس کا

بھروسہ توڑنے کی کتنی دردناک سزا دی ہے

بالاج خانزادہ نے آخری الفاظ عروب کی طرف

دیکھ کر کہے۔۔

لیکن بابا۔۔اب جب نکاح ہو چکا ہے تو آپ

عروب کو معاف۔۔

چپ ہو جاؤ بہروز خان۔۔ تم سے کسی نے

رائے نہیں مانگی۔۔

اس سے پہلے بہروز خانزادہ عروب کے حق

میں کچھ بولتا بالاج خانزادہ اس کی بولتی

بند کروا چکا تھا

اٹھو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔

بالاج خانزادہ نے ہارب کی طرف دیکھ سرخ

آنکھوں سے دیکھتے کہا

ہارب اٹھا اور وہاں سے نکلنے لگا۔۔

رکو۔۔

بالاج خانزادہ کی آواز پر وہ وہیں رک گیا پر
مڑ کر نہیں دیکھا

بالاج خانزادہ نے عروب کا ہاتھ پکڑا اور اسے
کھینچ کر ہارب کے قریب لے گیا
یہ ہماری کچھ نہیں لگتی۔۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے جبڑے بھینچ کر

عروب کا ہاتھ ہارب کے ہاتھ میں تھما دیا

جسے ہارب نے سختی سے تھام لیا

بابا۔۔مجھے معاف کر دیں ورنہ میں مر جاؤں گی

عروب نے سسکتے ہوئے بالاج خانزادہ کی

اجرک مٹھی میں پکڑ لی

تم ہمارے لیے مر گئی اور ہم تمہارے لیے۔۔

بالاج خانزادہ نے جھٹکے سے عروب کا ہاتھ

نیچے کیا اور تیز قدموں سے چلتا ڈائننگ

ہال سے نکلتا چلا گیا

بابا۔۔

بابا۔۔میری بات سنیں۔۔

عروب نے اپنا ہاتھ ہارب کے ہاتھ سے چھڑانا

چاہا پر ہارب کی گرفت مضبوط تھی

اس کے ایک ہاتھ میں عروب کا ہاتھ جبکہ

دوسرے ہاتھ میں نکاح نامہ اور وہی پیپرز

تھے جو اسے گناہ گار ثابت کر گئے تھے

ماما۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

عروب نے پھر سے ہاتھ چھڑا کر روپ کی

طرف بھاگنا چاہا

پر ہارب نے اس بار بھی عروب کا ہاتھ نہیں

چھوڑا۔۔۔

ہارب میرا ہاتھ چھوڑ دو پلیز۔۔۔

عروب نے مڑ کر ہارب سے منت بھرے لہجے

میں کہا تو ہارب نے غصے سے سرخ آنکھیں

اٹھا کر عروب کی طرف دیکھا

کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں۔۔

غصہ، شکوہ، نفرت، مان ٹوٹنے کی ازیت

عروب شرمندہ ہو گئی

ہارب جھٹکے سے مڑا اور عروب کو کھینچتے

ہوئے ڈائننگ ہال سے نکلتا چلا گیا

پیچھے حشمت علی بھی نکل گیا روپ نے

آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر اپنی جان

سے پیاری بیٹی کو جاتے دیکھا

اس سے پہلے ہارب عروب کو لے کر خان حویلی

کا گیٹ عبور کرتا

بہروز خانزادہ کی آواز پر وہ رک گیا

عروب نے مڑ کر دیکھا تو بہروز خانزادہ

اور مصطفیٰ ان کی طرف ہی آرہے تھے

لالہ۔۔

لالہ مجھے معاف کر دیں۔۔

عروب روتے ہوئے بہروز خانزادہ کے سینے

سے لگ گئی مصطفیٰ نے عروب کے سر پر

ہاتھ رکھتے اسے بھائیوں والا مان بخشا

عروب کا ہاتھ اب بھی ہارب کے ہاتھ میں تھا

تم نے بہت غلط کیا ہے عروب۔۔

بابا کا غصہ جائز ہے۔۔یقین کرو اگر ان کی

جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک تم دونوں زندہ

درگون ہو گئے ہوتے۔۔

پر بابا نے تم دونوں کے ساتھ نرمی برتی ہے

صرف اس لیے کہ تم ان کی لاڈلی بیٹی ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے عروب کے آنسو صاف کرتے کہا

لالہ۔۔آپ بابا سے کہیں مجھے معاف کردیں

مجھے خود سے الگ مت کریں۔۔

عروب نے روتے ہوئے کہا

وقت لگے گا عروب۔۔بہروز خانزادہ نے

گہرا سانس لیتے کہا

ہارب ۔۔ ہم امید کرتے ہیں تم عروب کو

خوش رکھو گے ۔۔۔اور اس کے حقوق کسی

کے ساتھ نہیں بانٹو گے ۔۔

مصطفٰی نے ہارب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے

سخت لہجے میں کہا

مصطفٰی کا اشارہ ہارب اور کرن کے نکاح کی

طرف تھا جو آج صبح بالاج خانزادہ نے

ڈائننگ ٹیبل پر ان سب کو بتایا تھا

مصطفٰی کی بات پر ہارب خاموش رہا۔۔۔

یہ مت سمجھنا ہم اپنی بہن سے بے خبر

رہیں گے ۔۔اگر تم نے عروب کے ساتھ کچھ

بھی غلط کیا تو ہم نے آج تو تمہیں بخش

دیا اگلی بار نہیں بخشیں گے

بہروز خانزادہ کی وارننگ پر ہارب مجرموں

کی طرح سر جھکائے کھڑا رہا

وہ کیا کہتا، کیا بولتا اپنی صفائی میں۔۔

اسے وہاں سننے والا، اس پر یقین کرنے

والا کوئی نہیں تھا

جب عروب ہی اسے سب کے سامنے گرا چکی

تھی تو وہ کیا سب کے سامنے سر اٹھاتا

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ کی باتوں پر

عروب اندر ہی اندر شرمندہ ہو رہی تھی

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ سے مل کر وہ تینوں

خان حویلی کا گیٹ عبور کر گئے۔۔

عروب کا ہاتھ ابھی بھی ہارب کی مضبوط

گرفت میں تھا

وہ کہتے ہیں نا کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا

پڑتا ہے

عروب نے ہارب سے نکاح تو کروالیا پر اپنے

پیارے اس سے چھِن گئے

❤❤❤❤❤

کرن کیچن میں پانی پی رہی تھی جب گھر

جا دروازہ زور و شور سے بجا

کرن نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا

پھر صحن میں لگی گھڑی کی طرف۔۔

جہاں رات کے دو بج رہے تھے

اس وقت کون آگیا۔۔

کرن نے پانی جا گلاس سائیڈ پر رکھا اور

دروازے کی طرف بڑھی

دروازہ پھر سے بجا۔۔

کون ہے؟

کرن نے دروازے کے قریب جا کر ہانک لگائی

دروازہ کھولو۔۔

ہارب کی سنجیدہ آواز پر کرن پل میں چونکی

اور اس نے دروازہ کھول دیا

ہارب۔۔ آپ اس وقت۔۔

کرن نے دروازہ کھولتے ہی ہارب سے اتنی لیٹ

باہر رہنے کی وجہ پوچھنی چاہی پر ہارب

کے ساتھ کھڑی عروب اور پیچھے حشمت

علی کو دیکھ کر وہ پل میں ساکت ہوئی

ہارب کے ہاتھ میں عروب کا ہاتھ دیکھ کر کرن

کو جھٹکا لگا

ہارب عروب کا ہاتھ تھامے گھر میں داخل ہوا

صحن کے وسط میں جا کر اس نے عروب

کا ہاتھ چھوڑا اور بنا عروب کی طرف دیکھے

اپنے کمرے میں جانے لگا

جیسے عروب کی زمہ داری اس پر یہی تک

کی تھی

رکو ہارب۔۔

حشمت علی کی آواز پر ہارب بنا مڑے رک گیا

کرن نے حیرت سے عروب کی طرف دیکھا

جس کی آنکھیں رونے سے سوجھ گئی تھیں

پھر ہارب کی پشت سے نظریں ہوتیں ہارب

کے ہاتھ پر ٹک گئیں

جس ہاتھ میں کچھ پیپرز پکڑے تھے

کرن کے دل میں انجانا سا خوف پیدا ہوا

اتنی رات کو عروب ہارب کے ساتھ اس کے

گھر کیا لینے آئی

اور ہارب نے اس کا ہاتھ کیوں تھام رکھا تھا

عروب رو کیوں رہی تھی

بہت سے سوال کرن کے دماغ میں گردش کرنے لگے

اب بھی ان سب کی وجہ نہیں بتاؤ گے ؟؟

حشمت علی کے لہجے میں نرمی تھی اور ان

کا نرم لہجہ بتا رہا تھا انہیں اپنے پوتے پر

یقین ہے ۔۔

زرینہ بھی حشمت علی کی آواز سن کر کمرے

سے نکل آئی اور صحن میں کھڑی پیاری سی

لڑکی کو حیرت سے دیکھنے لگی

جو مسلسل رو رہی تھی۔۔

حشمت علی کے پوچھنے پر ہارب خاموش رہا

ہارب پتر۔۔مجھے جواب چاہیئے۔۔

حشمت علی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا

اس کے سردار سائیں نے آدھی رات کو بلوا کر

پہلے اس کے پوتے پر ہاتھ اٹھایا پھر بنا اس

کا قصور بتائے اس کا نکاح پڑھوا دیا

کیا ہوُا ہے ہارب پتر ؟؟تمہارے منہ پر خون

کیسا؟؟اور یہ لڑکی کون ہے ؟؟

زرینہ نے ہارب کے ہونٹ پر لگے خون کی طرف

اشارہ کرتے کہا

جواب جم چکا تھا۔۔

بہو ہے تمہاری۔۔ہمارے ہارب کی دلہن۔۔

جب ہارب کچھ نہ بولا تو حشمت علی نے
گہرا سانس بھرتے زرینہ اور کرن کی
سماعتوں پر بم پھوڑا
کرن نے حیرت سے پہلے عروب کی طرف دیکھا
پھر بے یقینی سے نم آنکھیں لیے ہارب کی
طرف دیکھا۔۔۔
دوسری طرف زرینہ کا بھی یہی حال تھا۔۔
ہارب پتر۔۔ تم نے نکاح کب کیا اور یہ لڑکی
کون ہے؟؟
زرینہ نے بے چینی سے پوچھا کیونکہ کرن
بے آواز کھڑی روتے ہوئے کانپ رہی تھی۔۔
ہمارے سردار سائیں کی بیٹی ہے۔۔۔۔
حشمت علی نے ہی پھر سے زرینہ کو جواب

دیا تو اس بار زرینہ نے حیرت سے عروب کا

طرف دیکھا

جو سر جھکائے رو رہی تھی۔۔

دادا سائیں۔۔آپ کو مجھ پر یقین ہے یا نہیں؟

ہارب نے نم آنکھیں اٹھا کر بھرائی آواز میں

حشمت علی سے پوچھا

پتر۔۔مجھے تم پر اور اپنی پرورش پر بڑا

مان ہے۔۔

حشمت علی نے ہارب کا چہرہ ہاتھوں کے

پیالے میں بھر کر کہا وہ اپنے پوتے کی نم

آنکھوں سے تڑپ اُٹھے تھے

حشمت علی کی بات پر ہارب نے سکون سے

ہلکا سا سر ہلا دیا جیسے اس کے سر سے

تھوڑا سا بوجھ اتر گیا ہو۔۔۔

آپ جاننا چاہتے ہیں نا ان کاغذات میں کیا لکھا ہے؟؟

ہارب نے پیپرز حشمت علی کے سامنے کرتے کہا

تو حشمت علی نے سوالیہ نظروں سے ہارب کی طرف دیکھا

ان پیپرز کے مطابق عروب میرے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔

ہارب نے ایک اور بم کرن کی سماعتوں پر پھوڑا پر اس بار حشمت علی کی سماعتوں پر بھی یہ بم پھوٹا تھا

حشمت علی نے سکتے کی حالت میں عروب کی طرف دیکھا جو روتے ہوئے اپنے ہاتھوں

کی انگلیاں چٹخا رہی تھی

ہارب وہاں سے جا چکا تھا اس سے وہاں مزید کھڑے رہنا مشکل ہو رہا تھا وہ چھت پر چلا گیا

حشمت علی اور زرینہ نے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر کرن اور پھر عروب کی طرف۔۔

بچی کو ہارب کے کمرے میں لے جاؤ۔۔۔

کافی دیر کی خاموشی کے بعد حشمت علی نے کمزور سی آواز میں زرینہ سے کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

چلو بیٹی۔۔ آرام کر لو۔۔

زرینہ نے عروب کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے کہا

اور اسے ہارب کے کمرے میں لے گئی

کرن صحن میں اکیلی کھڑی رہ گئی اس نے

بے دردی سے آنسو صاف کیے اور چھت پر

ہارب کے پیچھے چلی گئی

روپ کمرے میں آئی تو بالاج خانزادہ بنا چینج کیے

بیڈ پر آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا

روپ نے نم آنکھوں سے بالاج خانزادہ کی طرف

دیکھا اور وارڈروب سے کپڑے نکال کر واش

روم چلی گئی

بالاج خانزادہ روپ کا کمرے میں آنا محسوس

کر چکا تھا لیکن وہ بنا کوئی ریسپانس دیے اسی

پوزیشن میں لیٹا رہا

روپ چینج کر کے آئی تو بالاج خانزادہ ویسے ہی

لیٹا تھا

جب بہروز خانزادہ پیدا ہوا تو بالاج خانزادہ نے

روپ سے کہا ہماری فیملی تب مکمل ہو گی جب

ہماری ایک بیٹی ہو گی

جب عروب پیدا ہوئی تو بالاج خانزادہ بے حد

خوش تھا اتنا خوش تو وہ بہروز خانزادہ کی

پیدائش پر نہیں ہوا تھا جتنا عروب کے پیدا

ہونے پر ہوا تھا

بالاج خانزادہ نے عروب کی ہر خواہش پوری کی

حویلی کے اصول تک توڑ کر اسے ہر طرح کی

آزادی دی

اور آج عروب نے بالاج خانزادہ کا مان و قار بھروسہ

سب مٹی میں ملا دیا تھا

روپ نے آنسو صاف کیے اور بالاج خانزادہ کی

طرف بڑھی

بالاج۔۔۔

روپ نے دھیمی پر بھرائی آواز میں کہا پر بالاج

خانزادہ چت لیٹا رہا

بالاج سنیں۔۔

روپ نے پھر سے پکارا پر بالاج خانزادہ بنا

جواب دیے آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا رہا

بالاج۔۔ مجھ سے تو بات کریں۔۔

روپ نے روتے ہوئے کہا پر بالاج خانزادہ آج

روپ سے بھی ناراض ہو گیا تھا

بالاج۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کا بازو آنکھوں سے

ہٹایا تو بالاج خانزادہ نے آنکھیں کھول کر

روپ کی طرف دیکھا

آنسو ضبط کرتے بالاج خانزادہ کی آنکھیں

سرخ ہو رہی تھیں

سو جاؤ روپ۔۔

بالاج خانزادہ نے سرد لہجے میں کہا اور

کروٹ لے لی

کیسے سو جاؤں؟؟ میری بچی پتا نہیں کس

حال میں ہو گی۔۔ آپ بہت سفاک ہیں

آپ نے بہت غلط فیصلہ لیا ہے۔۔

روپ کے آنسو زار و قطار نکل رہے تھے۔۔۔

بالاج خانزادہ روپ کی بات پر چپ رہا

آپ چاہے کچھ بھی کر لیں۔۔ میں کل عروب

کو واپس حویلی لے آؤں گی۔۔

روپ نے جذبات سے کہا تو بالاج خانزادہ

غصے سے کھڑا ہو گیا

میرے غصے کو مزید ہوا مت دو روپ۔۔ ورنہ

عروب کے ساتھ تم سے ہر رشتہ ختم کر لوں گا

بالاج خانزادہ نے غصے سے آنکھیں بڑی کر کے

انگلی اٹھا کر روپ کو وارننگ دی تو روپ کو

لگا وہ ابھی مر جائے گی

آااپ۔۔ مجھے چھوڑیں گے؟؟

روپ نے بے یقینی سے پوچھا

ہاں۔۔۔

بالاج خانزادہ حلق کے بل چیخا تو روپ کا

دل خوف سے کپکپایا

بب۔۔۔ بالاج۔۔

روپ کی آواز میں کرب تھا جیسے اسے

بالاج خانزادہ کی بات پر یقین نہ آیا ہو

تمہاری بیٹی نے مجھے رسوا کرنے میں کوئی

کسر نہیں چھوڑی۔۔

بالاج خانزادہ کے آنسو بند توڑ کر بہے

میری بیٹی ؟؟؟

روپ نے اپنی طرف اشارہ کرتے پوچھا

ہاں تمہاری بیٹی۔۔

نہیں ہے وہ میری بیٹی۔۔

اگر میری بیٹی ہوتی تو اپنے باپ کے سر

میں خاک نہ ڈالتی میری عزت، میرے مان

میرے بھروسے کی حفاظت کرتی

پر اس نے مجھے گاؤں بھر میں رسوا کر دیا

مجھے منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا

میں اٹھارہ قبیلوں کا سردار۔۔

ایک اپنی بیٹی نہیں سنبھال سکا پورا گاؤں

کیسے چلاؤں گا۔۔

جو لوگ مجھ سے ڈرتے ہیں میری عزت کرتے

ہیں کل صبح جب انہیں پتا چلے گا تو مجھ

پر تھوکیں گے۔۔

بالاج خانزادہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھا

اور سر ہاتھوں میں گرا کر بے دردی سے

رونے لگا

روپ نے آج دوسری بار بالاج خانزادہ کو

اذیت میں دیکھا تھا

پہلے تب جب اسے پتا چلا تھا کہ اس کا

اور نتاشہ کا رشتہ حرام تھا

اور آج جب عروب نے بالاج خانزادہ کا

بھروسہ توڑا

بالاج۔۔وہ ابھی نادان ہے اسے معاف کر دیں

روپ نے بالاج خانزادہ کے کندھے پر ہاتھ

رکھتے کہا تو بالاج خانزادہ نے غصے سے

اس کا ہاتھ جھٹک دیا

تمہیں ابھی بھی اپنی بیٹی کی فکر ہے تو

ایک کام کرو

مجھے زہر دے دو۔۔تا کہ میں مر جاؤں اور

تم اپنی بیٹی کو یہاں واپس لے آنا۔۔

بالاج خانزادہ کی بات پر روپ نے تڑپ کر

بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا اور پھوٹ پھوٹ

کر رونے لگی

چلی جاؤ میری نظروں کے سامنے سے تم بھی۔۔

بالاج خانزادہ نے سرد لہجے میں کہا

بالاج۔۔ میرا کیا قصور ہے آپ مجھ سے کیوں

خفا ہو رہے ہیں ہمارا دکھ ایک ہے

میرے ساتھ دکھ باٹنے کی بجائے آپ مجھ پر

غصہ کیوں کر رہے ہیں؟؟

روپ نے بالاج خانزادہ کے ساتھ بیٹھ کر اس

کے کندھے پر سر رکھتے کہا

روپ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔

بالاج خانزادہ نے کھڑے ہوتے بنا روپ کی طرف

دیکھے کہا

لیکن بالاج۔۔۔

میں نے کہا نا مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔

بالاج خانزادہ گہرے سانس لیتے پوری قوت

سے دھاڑا تو روپ کا دل لرز اُٹھا اس نے آنسوؤں

سے بھری آنکھوں سے بالاج خانزادہ کی طرف

دیکھا اور جھٹکے سے مڑ کر کمرے سے نکل گئی

بالاج خانزادہ پھر سے بیڈ پر اسی پوزیشن

میں بیٹھ گیا اور سر ہاتھوں میں تھام لیا

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ خود کو کچھ

کر لے۔۔

روپ عروب کے کمرے میں آگئی اور زار و قطار

رونے لگی۔۔

اس کی وجہ سے آج بالاج خانزادہ اور روپ میں پہلی بار لڑائی ہوئی تھی

ورنہ پچیس سالوں میں ان میں کبھی لڑائی نہیں ہوئی تھی

روپ فرش پر بیٹھ کر زاروقطار رونے لگی

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔۔

عروب نے بہت غلط کیا۔۔

وہ روپ سے بھی زیادہ بالاج خانزادہ سے اٹیچڈ تھی

پر آج روپ کو لگ رہا تھا اس کے جسم کا کوئی حصہ اس سے الگ ہو گیا ہو

اس نے اپنی پیاری سی بیٹی کی رخصتی

ایسے تو نہیں سوچی تھی

پر قسمت کو یہی منظور تھا اور عروب

کو بھی۔۔

تبھی تو اس نے بنا سوچے سمجھے ہارب کا

نکاح رکوانے کے لیے یہ انتہائی قدم اٹھایا

عروب نے سوچا تھا بالاج خانزادہ خفا ہو گا

پر عروب اسے منا لے گی

پر بالاج خانزادہ نے تو عروب پر حویلی کے

دروازے ہی بند کر دیے تھے

عروب اس وقت ہارب کے کمرے میں کھڑی

بھیگی آنکھوں سے پورے کمرے کو دیکھ

رہی تھی

کمرہ زیادہ بڑا نہیں ہے پر صاف ستھرا تھا

ایک سائیڈ پر پرانے سٹائل کا چھوٹا سا بیڈ

لگا تھا

بیڈ کے ساتھ بیڈ سے ملتا جلتا ڈریسنگ ٹیبل

پڑا تھا

جس پر ہارب کی ضرورت کا سامان پڑا تھا

بیڈ کے سامنے رائیٹنگ ٹیبل پر ایک لیمپ

اور کچھ کتابیں پڑی تھیں

جو یقیناً ہارب کی تھیں۔۔رائیٹنگ ٹیبل کے

کے ساتھ ہی ایک ونڈو تھی جو گلی میں

کھلتی تھی

کمرے میں صوفہ کہیں نہیں تھا ہاں اٹیچ باتھ

روم ضرور تھا

عروب نے کمرے کا جائزہ لیا اور بیڈ کی ایک

سائیڈ پر بیٹھ کر پھر سے سسکنے لگی

اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ ہار ب

سے نکاح کی خوشی منائے

یا پھر اپنے بابا کے روٹھنے کا غم۔۔

معاملہ جس حد تک بگڑ چکا تھا ایسا اس

کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

کم از کم حویلی سے نکالے جانا۔۔ عروب نے

سوچا تک نہیں تھا

بابا۔۔ میں جانتی ہوں میں آپ کی بہت بری

بیٹی ہوں پر میں آپ کو منا لوں گی۔۔

جیسے میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں

آپ سے مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔

مجھے یقین ہے آپ ایک دن مجھے معاف

کر دیں گے۔۔

عروب سوں سوں کرتے بڑبڑا رہی تھی پر اس

کا ننھا ذہن یہ نہیں جانتا تھا

کہ اس نے آج بالاج خانزادہ کو کس قدر توڑا ہے

پتا نہیں وقت کے ساتھ اسے معافی ملنی

تھی یا سزا۔۔

پر عروب بالاج خانزادہ کے ساتھ ہارب کی

بھی گنہگار تھی

اس نے خود غرض ہو کر ہارب پر تہمت لگائی

پتا نہیں اب ہارب عروب کو کس صورت میں

سزا دینے والا تھا

کیونکہ عروب نے معافی والا کام ہی نہیں کیا تھا

اس نے ہارب پر بہت بڑی تہمت لگائی تھی

ہارب چھت پر بیٹھا آسمان پر چمکتے چاند

کو دیکھ رہا تھا

پل۔۔ صرف کچھ ہی پل لگے تھے اور اس کی

زندگی بدل گئی تھی

تھوڑی دیر پہلے وہ اپنے کل کے نکاح کی

تیاری کر رہا تھا اور کچھ ہی دیر بعد اس

کا نکاح تو ہو گیا

پر دلہن بدل گئی آنے والے وقت کا کسے پتا

ہوتا ہے

ہارب نے کرب سے آنکھیں بند کیں تو اپنے

کندھے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا

ہارب نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور سر گھما

کر اپنے پیچھے دیکھا تو کرن کھڑی تھی

دونوں کی نظریں ملیں

کیا کچھ نہیں تھا کرن کی نم آنکھوں میں۔۔

شکوے ہی شکوے، ڈھیروں سوال،

غصہ، محبت کے بَٹ جانے کی تکلیف، نکاح

کے ٹوٹ جانے کا درد۔۔

ہارب زیادہ دیر اس کی آنکھوں میں نہیں

دیکھ سکا اس نے فوراً نظریں جھکا کر رخ

پھیر لیا

ہارب۔۔

کرن کے آنسو گالوں پر پھسلے تو ہارب نے

گہرا سانس لیا

کرن۔۔ تم نے جو کچھ بھی سنا وہ سب

سچ ہے۔۔

میرا اور عروب کا نکاح ہو چکا ہے۔۔

ہارب نے سنجیدگی سے کہا تو کچھ پل خاموشی

کی نزر ہوئے

اور وہ بچے والی بات؟؟

کرن نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں پوچھا

تمہیں کیا لگتا ہے؟؟

ہارب نے الٹا اسی سے سوال کر لیا

جھوٹ ہے۔۔

کرن نے ایک سیکنڈ سے پہلے جواب دیا تو

ہارب خاموش ہی رہا

میں تم سے نکاح نہیں کر سکتا۔۔

کچھ پل خاموشی کے بعد ہارب نے کرن

کے جسم سے اس کی روح کھینچی تو

کرن نے تڑپ کر ہارب کی طرف دیکھا

میرا قصور؟؟

کرن پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔

تم مجھے میرا قصور بتا دو۔۔

ہارب نے نظریں چاند پر ٹکا کر کہا

سارا قصور آپ ہی کا ہے میں نے آپ سے کہا

تھا مجھے عروب کی آنکھوں میں آپ کے

دیپ جلتے دکھائی دیتے ہیں

لیکن آپ نے میری بات ہوا میں اڑائی۔۔

کرن نے غصے سے روتے ہوئے کہا

کرن۔۔ میں اس وقت بہت بری حالت میں

ہوں پلیز مجھے تنہا چھوڑ دو۔۔

ہارب نے التجاء کی تو کرن نے اپنے آنسو

صاف کیے۔۔

کسی کا کچھ نہیں گیا ہارب، میں پہلے بھی اکیلی تھی اور آج بھی اکیلی رہ گئی۔۔

آپ کو آپ کی بیوی مل گئی عروب کو اس کی محبت مل گئی۔۔

اگر کوئی تنہا کھڑا ہے تو صرف میں۔۔۔

کرن نے ٹوٹے بکھرے لہجے میں کہا اور نیچے چلی گئی

ہارب کے دماغ میں کچھ دیر پہلے والے مناظر گھومنے لگے

بالاج خانزادہ کی آنکھوں میں آج اس نے خود کے لیے غصہ اور شدید نفرت دیکھی تھی

وہ آج حویلی والوں کی نظروں میں گر گیا

تھا۔۔

بالاج خانزادہ نے اس پر اعتبار کر کے عروب

کی زمہ داری اسے سونپی تھی

پر عروب کے ایک جذباتی فیصلے نے آج سب

کچھ تہس نہس کر دیا تھا

ہارب کو لگا تھا عروب وقتی جزبات کے

پیشِ نظر اسے فون پر دھمکی دے گئی ہے

کل جب اس کا نکاح ہو گا تو وہ خود ہی

پیچھے ہٹ جائے گی

پر عروب اس حد تک چلی جائے گی یہ ہارب

نے سوچا ہی نہیں تھا

یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا عروب۔۔مجھے سب

کی نظروں میں دو کوڑی کا کر دیا

خود تو تم زلیل ہوئی مجھے بھی کہیں کا
نہیں چھوڑا۔۔
پتا نہیں دادا سائیں اور اماں جی میرے
متعلق کیا سوچ رہے ہوں گے
تم نے مجھے خود سے نظریں ملانے لائق
نہیں چھوڑا۔۔
نفرت ہو رہی ہے مجھے تم سے عروب۔۔
میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا مجھ
سے محبت کرنے کی ایسی سزا دوں گا کہ تم
اپنے کیے پر پچھتاؤ گی
آج تک تم نے ہارب کا نرم روپ دیکھا تھا آج
سے تم ہارب کا جانور روپ دیکھو گی۔۔
ہارب نے سر اوپر کر کے آنکھیں موندتے سوچا

اس کے چہرے پر پتھریلے تاثرات تھے

ہونٹ کی سائیڈ پر اب بھی خون لگا تھا جو

جم چکا تھا

ہارب نے لب بھینچتے بالوں میں ہاتھ پھیرا

اور جارحانہ تیور لیے سیڑھیاں اترتا اپنے

کمرے کی طرف بڑھا

یقیناً وہ عروب کو سزا دینے جا رہا تھا

❤❤❤❤❤❤❤

مصطفیٰ بھاری قدموں سے اپنے کمرے میں

آیا جیسے ہی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا

سسکیوں کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

"ماہ"

مصطفیٰ نے تڑپ کر لائٹ آن کی جیسے

ہی لائٹ آن ہوئی

مہر بھاگ کر مصطفٰی کے سینے سے لگی

اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ماہ۔۔

کیا ہوا؟؟ کیوں رو رہی ہو؟؟

مصطفٰی اسکے آنسوؤں پر تڑپ رہا تھا

مصطفٰی۔۔

بڑے ماموں بہت برے ہیں۔۔

انہوں نے عروب کو حویلی سے نکال دیا

مہر نے ہچکیوں سے کہا تو مصطفٰی نے

گہرا سانس لیتے اسے خود میں بھینچ لیا

عروب نے غلط کیا۔۔

بڑے پاپا نے اسے سزا دی ہے۔۔

مصطفیٰ کا دل ابھی بھی عروب کی طرف

سے بے چین تھا

وہ جس طرح سے روتی تڑپتی حویلی سے

نکلی مصطفیٰ کا بس نہیں چل رہا تھا

اس کے لیے ڈٹ کر کھڑا ہو جائے

پر بالاج خانزادہ کے آگے بولنے کی جرات

کون کرتا۔۔۔

اتنی بڑی سزا کون دیتا ہے۔۔

عروب یہاں آ رو رہی تھی

مہر کی آنکھوں کے آگے عروب کا رویا ہوا

چہرہ گھوم رہا تھا

تم فکر نہیں کرو۔۔ابھی بڑے پاپا غصے

میں ہیں جیسے ہی ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گا ہم

انہیں منا کر عروب کو واپس لے آئیں گے

مصطفٰی نے مہر کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا

تو مہر کو تسلی ہو گئی

پر مصطفٰی کو ایک پل کے لیے بھی تسلی

نہیں ہوئی۔۔

کیونکہ بالاج خانزادہ کا غصہ اتنی آسانی

سے اترنے والا نہیں تھا

عروب نے بالاج خانزادہ کے بھروسے کو ٹھیس

پہنچائی

پتا نہیں عروب کو کبھی معافی ملنی بھی

تھی کہ نہیں۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

عروب بیڈ کے کنارے بیٹھی سسک رہی تھی

کلک کی آواز پر دروازہ کھلا تو عروب نے

سسکی روکتے سر گھما کر دروازے کی

طرف دیکھا

ہارب دروازہ کھول کر اندر آیا تو عروب

بیڈ پر بیٹھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی

چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

بہت زیادہ رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں

سوجھ گئی تھیں

عروب نے جیسے ہی ہارب کی طرف دیکھا

اس کا دل خوف سے کانپا

ہارب کے چہرے پر چٹانوں کی سختی تھی

غصے سے اس کی آنکھوں سے خون چھلک

رہا تھا ایک پل کے لیے عروب اسے دیکھ کر

سہم گئی

ہارب نے دروازہ لاک کیا اور سخت تاثرات لیے

عروب کی طرف بڑھا

عروب اسے اپنی طرف آتا دیکھ آہستہ سے

کھڑی ہو گئی

ہ۔۔۔ہارب۔۔۔

مم۔۔میں نے۔۔جان بوجھ کر۔۔کچھ نہیں کیا۔۔

ہارب کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ عروب کے

منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکلے

عروب کا اتنا کہنا تھا ہارب غصے سے لب

بھینچتا عروب کی طرف تیز قدموں سے بڑھا

عروب خوف سے پیچھے کی جانب ہوئی

پر ہارب نے ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے

عروب کے شولڈر کٹ بالوں کو مٹھی میں

سختی سے پکڑ لیا

آااہ۔۔

درد سے عروب کے منہ سے سسکی اور آنکھوں

سے موتی بہے

تو تم میرے بچے کی ماں بننے والی ہو؟؟

ہارب نے ہاتھ کی گرفت مضبوط کی تو

عروب کو لگا اس کے بال جڑ سے اکھڑ جائیں گے

ہ۔۔۔ہارب۔۔

چھوڑ دو۔۔درد ہو رہا ہے۔۔۔

عروب نے درد سے کراہتے کہا

بالاج خانزادہ اور روپ نے اسے نازوں سے

پالا تھا کبھی سوئی جتنی بھی تکلیف نہیں

دی تھی

اگر کبھی عروب بیمار پڑ جاتی تو وہ دونوں

چھوٹے بچے کی طرح اس کا خیال رکھتے

آج پہلی بار عروب کو پتا چلا تھا اصل میں

درد ہوتا کیا ہے۔۔۔

درد؟؟؟

جانتی بھی ہو درد کسے کہتے ہیں؟؟

ہارب نے دوسرے ہاتھ سے عروب کا جبڑا

دبوچ لیا

عروب کو ہارب سے خوف آرہا تھا اس نے

ہارب کو پہلی بار اتنے غصے میں دیکھا تھا

درد اسے کہتے ہیں عروب بی بی۔۔

جو آج تم نے مجھے اور میرے بوڑھے دادا

دادی کو دیا ہے۔۔

درد اسے کہتے ہیں جو آج تم نے اپنے ماں باپ

کو دیا ہے۔۔

ہارب نے چبا چبا کر کہا تو عروب کے آنسو

مزید بہنے لگے

مم۔۔۔مجھے۔۔معاف۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔

ابھی عروب کچھ بولتی ہارب نے اسے بیڈ

پر دھکا دیا وہ اوندھے منہ بیڈ پر گری

معافی کا تو سوچنا بھی مت۔۔اگر تمہیں

مجھ سے کچھ ملے گا تو صرف سزائیں۔۔۔

تم صرف سزا کی حقدار ہو۔۔

اور تمہیں تمہارا حق ہارب روز دے گا۔۔۔

پل پل دے گا۔۔

ہارب دبی آواز میں غرایا عروب سیدھی ہو

کر بیٹھی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ارے۔۔روکیوں رہی ہو؟؟

آج تو ہماری ویڈنگ نائٹ ہے تمہیں تو

خوش ہونا چاہیے۔۔

ہارب کی بات پر عروب کا سانس خشک ہوا

اس نے سہمی آنکھوں سے ہارب کی طرف دیکھا

جس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی

ہ۔۔ہارب۔۔

ہششششش۔۔۔

اج ہمارا نکاح ہوا ہے تو اس حساب سے آج

ہماری ویڈنگ نائٹ ہے۔۔

چلو رونا بند کرو اور آج کی رات کو حسین

بنانے میں میرا ساتھ دو۔۔

ہارب نے اپنی شرٹ اتار کر سٹڈی ٹیبل کی

طرف اچھالی تو عروب کی آنکھیں خوف

سے پھیلیں۔۔

عروب جلدی سے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر

جانے لگی ہارب اس کا ارادہ بھانپتے اس

کی طرف لپکا

اور اسے دونوں پاؤں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

ہارب چھوڑو مجھے۔۔

عروب نے خود کو بچانے کے لیے ہاتھ پیر

چلائے تو ہارب نے اسے دونوں کلائیوں سے

پکڑ کر تکیے پر گرایا

اور خود اس پر سایہ فگن ہوا

ہارب تم کچھ نہیں کروگے میرے ساتھ۔۔۔

عروب نے اس کے برہنہ سینے پر ہاتھ رکھ کر

اسے پیچھے کرنا چاہا پر ہارب پر آج غصہ

سوار تھا

میری جان۔۔ڈر کیوں رہی ہو؟؟یہی تو

تم چاہتی تھی اسی لیے تو تم نے مجھے سب

کے بیچ ذلیل کر کے مجھ سے نکاح کیا

ہارب نے عروب کے دونوں ہاتھوں کو تکیے

پر دائیں بائیں کرتے پِن کیا

میں تم سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ نہیں دیکھ

سکتی کسی کو بھی تمہارے ساتھ۔۔

میں نے جو کچھ بھی کیا تم سے محبت

میں کیا۔۔

عروب نے سسکتے ہوئے کہا

محبت کا مطلب بھی سمجھتی ہو

خود غرض لڑکی۔۔

کوئی محبت نہیں کرتی تم مجھ سے۔۔

میں نے تمہیں ٹھکرایا تو تم مجھے بدنام

کر گئی۔۔

مجھے میری ہی نظروں میں گرادیا۔۔

بہت محبت ہے نا تمہیں مجھ سے۔۔آج

سے ہارب علی تمہیں خود سے محبت

کرنے پر دن رات سزا دے گا۔۔

میں تمہارا جینا حرام کردوں گا ایسی

حالت کروں گا تمہاری کہ تم خودکشی

کرتے وقت بھی سو بار سوچو گی۔۔۔

حارب کا لہجہ اتنا سخت اور الفاظ پتھریلے تھے

کہ عروب پل میں ساکت ہوئی

اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتی حارب نے

اس کے دونوں ہاتھ سر کے اوپر لے جاتے

اپنے ایک ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے

اور دوسرے ہاتھ سے عروب کا دوپٹہ اتار کر

سائیڈ پر پھینکا

حارب میرا دوپٹہ۔۔۔

یہ تم کیا کر۔۔

اس سے پہلے عروب احتجاج کرتی حارب نے

عروب کی شرٹ اس کے گریبان سے نیچے کی

طرف کھینچی جو تھوڑی سی پھٹ گئی

ہارب ایک سیکنڈ سے پہلے عروب کے برہنہ

سینے پر جھکا اور سختی سے دانت گاڑھ دیئے

آآاااااہ۔۔۔۔

اس سے پہلے عروب چیختی ہارب نے اس کے

منہ پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ

دبا دی

ہارب پوری طاقت سے عروب کی دھڑکنوں کے

مقام پر اپنے دانت گاڑھ رہا تھا

عروب سے درد برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا

اسے لگ رہا تھا اس درد سے وہ مر جائے گی

عروب نے ہمت کرتے اپنی ٹانگیں چلانی شروع

کیں تو ہارب نے عروب کی ٹانگوں کو اپنی

ٹانگوں میں مضبوطی سے لاک کر دیا

درد کی شدت اور بے بسی سے عروب کے

آنسو تواتر بہنے لگے

ہارب اپنی پوری طاقت سے عروب کو تکلیف

دے رہا تھا وہ آج سفاکی کی انتہا پر تھا

آہستہ آہستہ عروب کا سانس اکھڑنے لگا

ہارب کا ہاتھ اب بھی عروب کے منہ پر تھا

جس سے اسے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا

اوپر سے سینے میں ہارب کے دانت گاڑھنے کا

درد۔۔

عروب کا جسم ڈھیلا پڑنے لگا اس نے مزاحمت

بند کرتے اپنا آپ بے جان چھوڑ دیا

ہارب کو جب محسوس ہوا عروب کے لیے

آج اتنی ہی سزا کافی ہے

تو اس نے پھر سے زور سے دانت گاڑھے اور

سر اٹھا کر عروب کی طرف دیکھا

جو آنکھوں میں آنسو، درد اور بے بسی

لیے ہارب کو ہی دیکھ رہی تھی

ہارب نے نظریں نیچی کر کے عروب کے گریبان

کی طرف دیکھا

جہاں اس نے دانت گاڑھے تھے وہاں اس کے

دانتوں کے نشان پڑ گئے تھے وہاں سے حصہ

نیلا پڑ رہا تھا

ایک پل کے لیے اپنی حرکت پر ہارب کو

شرمندگی محسوس ہوئی

پر جیسے ہی اسے اپنی تزلیل یاد آئی ہارب

نے قہر برساتی آنکھوں سے عروب کی طرف

دیکھا

ہارب نے عروب کے چہرے سے ہاتھ ہٹایا تو

عروب نے آنکھیں بند کرتے لمبا سانس کھینچا

جیسے مرنے والے انسان کو آکسیجن ملا ہو۔۔

ہارب نے عروب کا جبڑا پکڑا اور اپنا چہرہ

اس کے چہرے کے قریب لے گیا

پتا چلا درد کسے کہتے ہیں؟؟

یہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔جو درد تم نے

مجھے دیا ہے یہ اس درد کے آگے بہت کم ہے۔۔

ہارب عروب کے چہرے پر پھنکارا عروب بے بسی

کی مورت بنی چپ چاپ ہارب کا دیا درد

اور اس کے لفظوں کی مار برداشت کر رہی تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی غلطی اس کی ہے

اس نے آج ہارب کے ساتھ بالاج خانزادہ اور

روپ کے ساتھ بھی غلط کیا ہے

تمہیں کیا لگا۔۔میں یہاں تمہیں اپنی قربت

میں رکھوں گا

غلط فہمی ہے تمہاری۔۔

ہارب کی محبت بھری قربت تمہیں کبھی

میسر نہیں ہو گی

تم ایک نہایت خود غرض لڑکی ہو

اور ہارب خود غرض لوگوں سے نفرت کرتا ہے

تم نے صرف اپنا سوچا

ایک بار بھی میرا یا اپنے ماں باپ کا نہیں سوچا

تمہیں میرا نام تو مل گیا

پر میں، میری محبت تمہیں کبھی نہیں ملے گی

مرتی مر جاؤ گی

پر میں کبھی تمہیں اپنے دل میں جگہ نہیں

دوں گا۔۔

کیونکہ تم دل میں رہنے کے جوتی کی نوک

پر رکھنے کے لائق ہو۔۔

ہارب کے الفاظ عروب کے دل میں خنجر کی

طرح لگ رہے تھے

تم کہتی ہو تمہیں مجھ سے محبت ہے

نہیں عروب بی بی۔۔

وہ لڑکی جس نے ایک بار بھی اپنے ماں باپ

کا نہیں سوچا ان کی اتنی سالوں کی محبت

کا بھرم نہیں رکھا

وہ مجھ سے کیسے محبت کر سکتی ہے

تم اپنے ماں باپ کی نہیں بنی میری کیا

خاک بنو گی۔۔

گر گئی ہو تم میری نظروں سے۔۔

نفرت کرتا ہوں میں تم سے۔۔

شدید نفرت

ہارب غصے سے سرخ آنکھیں لیے عروب

کے منہ پر غرایا

اور جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑتے الماری

سے کپڑے نکالتا واش روم گیا

عروب بے آواز آنسو بہاتی جوں کی توں لیٹی

رہ گئی

اس میں ہلنے کی بھی سکت نہیں تھی

ہارب کی حرکت سے زیادہ اسے ہارب کے

لفظوں پر درد ہو رہا تھا

اس کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں

سما جائے

سچ ہی تو کہا ارب نے۔۔۔

اس نے ایک بار بھی اپنے جان لٹانے والے

ماں باپ کا نہیں سوچا۔۔

اگر وہ اس وقت تکلیف میں ہے تو وہ

بھی کس قدر ازیت میں ہوں گے

اور انہیں اس حال میں پہنچانے والی خود

عروب تھی

عروب نے ہلکی سی کروٹ لی اور چہرہ تکیے

میں دے کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

❤❤❤❤❤❤❤

عبادت گم سم بیڈ پر بیٹھی تھی وہ آج

کے ہونے والے واقعے کو سوچ رہی تھی

مہر ہمیشہ سے ہی الگ تھلگ رہنے والی لڑکی

تھی اس وجہ سے عبادت اور عروب میں

تھوڑی بہت دوستی تھی

عروب نے کبھی بھی ظاہر ہی نہیں ہونے دیا

کہ وہ کسی کو پسند کرتی ہے

نا ہی عبادت کو کبھی کچھ محسوس ہوا

عبادت انہی سوچوں میں گم تھی جب اس

کے کمرے کا دروازہ بجا وہ ایک دم چونک گئی

اور خیالوں کی دنیا سے باہر آئی

عبادت نے گہرا سانس لیا اور اٹھ کر دروازہ

کھولا

ایک دم وہ سامنے بہروز خانزادہ کو دیکھ

کر ٹھٹھک گئی پھر فوراً خود جو کمپوز کیا

طبیعت ٹھیک نہیں ہے چائے ملے گی؟؟

بہروز خانزادہ نے کمزور سی آواز میں کہا

پہلے تو عبادت کا دل کیا منع کر دے اور

اس کے منہ پر دروازہ بند کر دے

پر بہروز خانزادہ کی سرخ آنکھوں کو دیکھ

کر اس کے دل کو کچھ ہوا

شاید نہیں یقیناً وہ بھی عروب کو لے کر

پریشان تھا

عبادت نے سر ہلایا اور بہروز خانزادہ کی

سائیڈ سے گزر کر کمرے سے نکلی اور

کیچن کی طرف بڑھی

بہروز خانزادہ نے شکر کا سانس لیا اور

عبادت کے پیچھے چلنے لگا

اسے لگا تھا عبادت انکار کر دے گی پر وہ

خاموشی سے مان گئی بہروز خانزادہ کے

لیے یہی بہت تھا

عبادت کیچن میں بہروز خانزادہ کے لیے

چائے بنانے لگی

بہروز خانزادہ اس کے پاس کھڑا اسے محبت

بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا

وہ اس کے دیکھنے پر کنفیوژ ہو رہی تھی پر

بنا کچھ کہے سر جھٹک کر وہ چائے بناتی

رہی۔۔۔

عبادت نے چائے بنا کر مگ بہروز خانزادہ

کے آگے شیلف پر رکھ دیا اور بنا اس کی

طرف دیکھے وہاں سے جانے لگی

عبادت۔۔

بہروز خانزادہ کی آواز پر وہ بنا مڑے رکی

بہروز خانزادہ دو قدم چلتا اس کے قریب

کھڑا ہوا

میں بہت لو فیل کر رہا ہوں پلیز میرے سینے

سے لگ جاؤ۔۔

بہروز خانزادہ نے بے بسی سے کہا تو عبادت

نے مڑ کر حیرت اور غصے سے بہروز خانزادہ

کی طرف دیکھا

اس کی جتاتی آنکھوں سے بہروز خانزادہ

نے شرمندگی محسوس کرتے سر جھکا لیا

میں جانتی تھی چائے تو بہانہ ہے

اصل میں آپ کو مجھ سے یہی سب چاہیئے۔۔

عبادت نے بے یقینی سے بھرائی آواز میں کہا

تو بہروز خانزادہ عبادت کی اتنی غلط سوچ

پر تڑپ کر رہ گیا

نہیں عبادت۔۔

تم غلط سوچ رہی ہو میں اس رات کے لیے

اج بھی شرمندہ ہوں

جب جب جیسے جیسے کہو گی میں ویسے

ہی تم سے معافی مانگوں گا

پر میرے جزبات غلط نہیں ہیں عبادت۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کا ہاتھ پکڑنا چاہا

پر عبادت نے پیچھے کر لیا

کیوں مانگ رہے ہیں مجھ سے معافی ؟؟

آپ تو مجھ سے محبت نہیں کرتے نا۔۔

آپ کا دل مجھے دیکھ کر رفتار نہیں پکڑتا۔۔

نہ ہی دھڑکن تیز ہوتی ہے

جب میں آپ کے آس پاس نہیں ہوتی آپ

بے چین نہیں ہوتے۔۔

آنکھیں بند کرنے پر آپ کو میرا چہرہ دکھائی

نہیں دیتا

نہ ہی آپ کا دل میری طرف مائل ہوتا ہے۔۔

آپ کا دل مجھے دیکھنے کی سننے کی حسرت

نہیں کرتا

نہ ہی مجھ سے باتیں کرنے کو تڑپتا ہے۔۔

آپ تو مجھے پسند بھی نہیں کرتے۔۔

پھر اب یہ سب کیوں کر رہے ہیں کیوں میرے

جزبوں سے کھیل رہے ہیں؟؟

عبادت نے بہروز خانزادہ کو اس کی کہی باتیں

یاد دلائیں جو اس نے عبادت سے کہی تھیں

عبادت چہرہ ہاتھوں میں چھپائے سسکنے لگی

بہروز خانزادہ کو خود کی کہی باتوں پر

پچھتاوا ہوا

انجانے میں ہی وہ عبادت کا دل توڑ چکا تھا

اور ایک بار نہیں بار بار اس نے عبادت کے

جزبوں اور بھروسے کو ٹھیس پہنچائی تھی

بہروز خانزادہ آج عبادت کو بتانا چاہتا تھا

کہ وہ بہروز خانزادہ کا جنون بن گئی ہے

وہ بہروز خانزادہ کا سکون بن گئی ہے۔۔

بہروز خانزادہ کی ہر چلتی سانس عبادت

کی طلب اور خواہش کرتی ہے

وہ عبادت کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ بہروز خانزادہ

کا چین بن گئی ہے

وہ بہروز خانزادہ کے لیے "انت الحیات" ہے

پر عبادت کی سسکیوں پر بہروز خانزادہ

اپنے جزبات کا گلا گھونٹ کر شرمندگی سے

سر جھکائے کیچن سے چلا گیا

عبادت نے روتے ہوئے بہروز خانزادہ کی پشت

کو دیکھا مزید رونے لگی

وہ انتظار کر رہی تھی کہ بہروز خانزادہ اسے

اپنی محبت کا یقین دلائے گا

اسے ہر طریقے سے منائے گا اسے کہے گا کہ

عبادت وہ سب جھوٹ تھا

لیکن وہ تو غیروں کی طرف چپ چاپ وہاں

سے چلا گیا

عبادت ہارے ہوئے قدموں سے خود بھی اپنے

کمرے میں چلی گئی

کیچن کی شیلف پر چائے کا مگ جوں کا توں

پڑا رہ گیا

❤❤❤❤❤❤❤❤

ہارب نہا کر نکلا تو عروب کروٹ لے کر

لیٹی تھی

ہارب نے ایک غصیلی نگاہ عروب پر ڈالی

اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو کر

گیلے بالوں میں برش کرنے لگا

عروب کمرے میں ہارب کی موجودگی محسوس

جو چکی تھی

پر وہ بنا ہلے لیٹی رہی۔۔

ہارب بیڈ کے قریب آیا اور پورے بیڈ کا جائزہ

لیا بیڈ اتنا بڑا نہیں تھا کہ وہ دونوں سو سکتے

اور اتنا چھوٹا بھی نہیں تھا

کہ وہ دونوں نہ سو سکتے۔۔

اگر وقت کچھ اور ہوتا تو یہ بیڈ ہی ان دونوں

کے سونے کے لیے کافی تھا

پر ہارب عروب کو کسی بھی قسم امید نہیں

دینا چاہتا تھا اس نے عروب کو ہر وقت سزا

دینے کا ہی سوچا تھا

ہارب نے کچھ سوچتے عروب کی طرف قدم

برڑھائے

وہ عروب کے سر پر پہنچا تو عروب آنکھیں

بند کیے بے آواز رو رہی تھی

اگر سوگ ختم ہو گیا ہو تو اٹھو اور میرا بیڈ خالی

کرو مجھے سونا ہے۔۔

ہارب نے غصے سے دانت پیستے کہا پر عروب

ٹس سے مس نہ ہوئی

ہارب نے کچھ دیر عروب کے ہلنے یا بولنے کا

انتظار کیا

پر جب عروب کی طرف دیکھا کوئی رسپانس

نہ ملا تو ہارب کا میٹر گھوم گیا

اس نے عروب کا بازو دبوچا اور اسے جھٹکے

سے کھینچ کر اپنے روبرو کھڑا ہوا

آااااہ۔۔

اچانک کھینچے جانے پر عروب کی ہلکی سی

چیخ نکلی اس کے سینے میں بھی کھینچاو کی

وجہ سے درد اٹھا

ہارب کی نظر عروب کے گریبان پر گئی

عروب کا گریبان پھٹا ہوا تھا اس کی سرخ

وسفید رعنائیاں صاف دکھ رہی تھیں

دائیں سائیڈ پر ہارب کے دانتوں کے نشان تھے

اتنی بے دردی سے ہارب نے دانت گاڑھے تھے کہ

عروب کو پورے جسم میں درد محسوس

ہو رہا تھا عروب کا درد اس کے چہرے پر

دکھائی دے رہا تھا

ہارب کا دل کیا اس نشان پر نرمی سے ہونٹ

رکھ کر عروب کا درد خود میں بھینچ لے۔۔

اس نے کبھی کسی کو تکلیف نہیں دی تھی

یہاں تک کہ اپنی باتوں سے بھی نہیں۔۔

پر آج پہلی بار ہارب نے کسی کو جسمانی

تکلیف دی تھی

اور وہ کوئی اور نہیں اس کی بیوی تھی جس

نے اسے زلیل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی

ہ۔۔ہارب۔۔درد۔۔ہو رہا ہے۔۔ چھوڑ دو۔۔

عروب نے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی

اس سے کھڑا ابھی نہیں ہوا جا رہا تھا پورے

جسم میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں

عروب کی التجاء پر ہارب نے نظروں کا

زاویہ بدلا اور اپنی سوچ کی نفی کی۔۔

الماری میں بستر ہو گا فرش پر بچھاؤ اور

سو جاؤ۔۔

ہارب نے عروب کا بازو چھوڑتے کہا اور خود

عروب کہ چھوڑی ہوئی جگہ پر لیٹ گیا

ہارب کی بات پر عروب ایک پل کے لیے پریشان

ہوئی۔۔

ہارب۔۔مجھے۔۔فرش پر۔۔سونا نہیں آتا۔۔۔

عروب نے منمنا کر کہا تو ہارب غصے سے

کھڑا ہو گیا

کیوں؟؟ تم تو مجھ سے بہت محبت کرتی ہو نا

تو میرے لیے اتنا نہیں کر سکتی؟؟

میرے لیے فرش پر نہیں سو سکتی؟؟

ہارب نے جتانے والے انداز میں کہا تو عروب

بنا کچھ کہے خاموشی سے پلٹی اور الماری

سے بستر نکال کر ہارب کے پاس ہی فرش

پر بچھانے لگی

ہارب نے اسے ایک نظر دیکھا اور لائٹ آف

کر کے لیٹ گیا

جیسے ہی لائٹ آف ہوئی کمرے میں گھپ اندھیرا

ہوا عروب کی جان پل میں ہوا ہوئی

وہ کمرے میں نائٹ بلب جلا کر سونے کی

عادی تھی

اور ہارب گھپ اندھیرا کر کے سونے کا عادی۔۔

ہ۔۔ہارب۔۔

عروب نے بستر پر بیٹھ کر ہارب کو پکارا

ہارب سن کر ان سنی کر گیا

ہارب ۔۔ نائٹ بلب جلادیں ۔۔ مجھے نیند نہیں

آئے گی اندھیرے میں ۔۔

عروب نے کپکپاتے لہجے میں کہا تو ہارب

کے ماتھے پر بل پڑے

مہارانی ہو گی تم خان حویلی میں ۔۔

یہ میرا گھر ہے اور میرا کمرہ ۔۔

یہاں کیا ہو گا یہ میں ڈیسائیڈ کروں گا

اس سے پہلے میں تمہیں مزید سزا دوں

میرا دماغ خراب مت کرو اور سو جاؤ ۔۔

آئی بڑی مجھ سے محبت کرنے والی ۔۔

ہارب نے آخری الفاظ غصے سے بڑبڑائے پر

عروب سن چکی تھی

وہ آنسو پونچھتی لیٹ گئی ۔۔

سوچوں میں گم ہارب کی آنکھ لگ گئی جبکہ عروب
کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی

اسے رہ رہ کر بالاج خانزادہ اور روپ کی یاد آرہی
تھی خود سے شرمندگی بھی محسوس ہو رہی
تھی وہ بھی حیران ہو رہی تھی کہ جیسے اس
نے بنا سوچے سمجھے ہارب پر الزام لگا دیا تاکہ
اس کا نکاح رک جائے

پر عروب نے یہ سب بالکل بھی نہیں سوچا تھا
کہ وہ اپنوں سے بچھڑ جائے گی۔۔

آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کے بالوں میں
جذب ہو رہے تھے عروب بے آواز سسک رہی تھی

ایسا نہیں تھا کہ وہ اب پچھتا رہی تھی بس

تکلیف اور دکھ اس بات کا تھا کہ اس کے

ماں باپ نے اس سے منہ موڑ لیا تھا

عروب نے بہتے آنسو صاف کیے اور آنکھیں

بند کر کے اللہ سے معافی مانگی اور دعا

کی کہ اس کی زندگی پہلے جیسی ہو جائے

اسے اس کے ماں باپ کا پیار مل جائے اور

ساتھ ہا رب کا بھی۔۔

عروب نے گہرا سانس لیتے آنکھیں بند کیں

اور سونے کی کوشش کرنے لگی

پر اسے بے چینی ہی ہو رہی تھی ایک تو

اچانک سے کمرہ بدل گیا پھر بستر بھی

ایسا کہ اسے فرش پر سونا پڑ رہا تھا

عروب کروٹیں بدلتے بدلتے تھک کر اٹھ بیٹھی

کمرے میں اندھیرا تھا

ہارب گہری نیند سو رہا تھا عروب آہستہ

سے اٹھی اور اندازے سے کھڑکی کی طرف

بڑھی۔۔

کھڑکی کا ایک پٹ کھولا تو کمرے میں چاند

کی ہلکی سی روشنی پھیل گئی

عروب نے ہارب کی طرف دیکھا جو بیڈ کی

ایک سائیڈ پر سو رہا تھا

بیڈ کی دوسری سائیڈ خالی تھی

اچھی خاصی جگہ ہے بیڈ پر۔۔ پھر بھی جان

بوجھ کر مجھے فرش پر سلا رہا ہے۔۔

میں بھی عروب ہوں بیڈ پر ہی سوؤں گی۔

عروب منہ میں بڑبڑاتے فرش سے تکیہ اٹھا

کر آہستہ سے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر

جا کر لیٹ گئی

کمرے میں پھیلی چاند کی روشنی میں

ہارب کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا

عروب نے اس کی سائیڈ کروٹ لی اور ہارب

کو مسکراتی آنکھوں سے دیکھنے لگی

جب اسے کرن کے متعلق نہیں پتا تھا تو ہارب

اسے بے حد برا لگتا تھا

پر جیسے ہی عروب کو پتا چلا کہ ہارب

انگیجڈ ہے

اس دن اسے احساس ہوا کہ اسے ہارب سے

محبت ہے اور وہ ہارب کو کسی کے ساتھ

بھی بانٹ نہیں سکتی

کاش! تمہیں بھی محبت سے محبت ہو جائے

یااللہ۔۔ہارب کو مجھ سے شدید والی محبت

ہو جائے آمین

عروب نے دل ہی دل میں دعا کی اور آنکھیں

موندلیں

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

صبح کا سورج معمول کے مطابق طلوع

ہوا تھا

پر خان حویلی میں آج کی صبح معمول کے

مطابق نہیں تھی

کل رات خان حویلی میں جو کچھ بھی ہوا

حویلی کے بڑے تو ابھی تک انجان تھے کہ

ایسی کونسی بات تھی کہ راتوں رات بالاج

خانزادہ نے اپنی لاڈلی بیٹی کا نکاح ملازم

کے پوتے سے کر دیا

لیکن کسی میں بھی ہو چھنے کی ہمت نہیں

تھی کیونکہ کل رات بالاج خانزادہ نے سختی

سے منع کر دیا تھا کہ بات جاننا ان سب کے

لیے ضروری نہیں ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے جھجھکتے ہوئے مصطفیٰ کو

تھوڑی بہت بات بتادی تھی

روپ عروب کے کمرے میں ہی تھی رات سے

صبح ہو گئی تھی پر وہ ایک پل کے لیے بھی

نہیں سوئی تھی

رو رو کر آنسو خشک ہو گئے تھے پپوٹے سوج

گئے تھے

روپ ہمت کر کے اٹھی اور اپنے کمرے میں آئی

تو بالاج خانزادہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا

تیار ہو رہا تھا

روپ اتنے میں ہی جان گئی کہ جیسے وہ ساری

رات نہیں سوئی بالاج خانزادہ بھی نہیں سویا

بالاج خانزادہ نے روپ کے کمرے میں آنے کا

نوٹس نہیں لیا وہ روپ کو اگنور کیے خود پر

پرفیوم سپرے کرتا کمرے سے جانے لگا

جب روپ اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی

بالاج خانزادہ نے سنجیدگی سے روپ کی

طرف دیکھا

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ ؟؟ بہت بری لگ

رہی ہوں میں؟؟

روپ نے بھرائی آواز میں کہا آنکھوں میں

پھر سے نمکین پانی جمع ہونے لگا

روپ کی روئی آنکھیں دیکھ بالاج خانزادہ

کے دل میں ٹیس اٹھی جسے وہ فوراً دبا گیا

مجھے تم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے راستے

سے ہٹو۔۔

بالاج خانزادہ نے ازحد سنجیدگی سے کہا

بالاج۔۔

بس کردیں پلیز۔۔میں پہلے ہی عروب کی وجہ

سے۔۔۔

نام مت لو اس لڑکی کا۔۔

روپ کی بات کاٹتے بالاج خانزادہ غصے سے دھاڑا

اس سے اچھا وہ پیدا ہوتے ہی مر جاتی۔۔

بالاج خانزادہ کی آواز میں کرب تھا

اللہ نہ کرے بالاج۔۔اپنی اولاد کے لیے ایسی

باتیں منہ سے مت نکالیں۔۔

روپ نے روتے ہوئے تڑپ کر کہا

نہیں ہے وہ میری اولاد۔۔ نفرت ہو گئی ہے مجھے

اس سے۔۔

بالاج خانزادہ نے نم آواز میں کہا

اولاد سے بھی بھلا کسی کو نفرت ہوتی ہے۔۔

یہ آپ کا غصہ بول رہا ہے۔

سچ تو یہ ہے آپ عروب سے خفا ہیں کیونکہ

اس نے آپ کا بھروسہ توڑا

پر اپنی بیٹی سے نفرت آپ کبھی بھی نہیں

کر سکتے۔۔

روپ نے پر اعتماد لہجے میں بالاج خانزادہ کی

کرسٹل گرے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

کہا تو ایک پل کے لیے بالاج خانزادہ چپ ہو گیا

تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھو۔۔بس اس بات

کا خیال رکھنا

دوبارہ اس لڑکی کا نام تم میرے سامنے نہیں

لو گی۔۔

ورنہ میں کچھ غلط کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا

بالاج خانزادہ نے غصے سے سرد لہجے میں

کہا اور تیز قدم لیتا کمرے سے نکل گیا

چلو دیکھتے ہیں۔۔آپ اپنی جان سے پیاری بیٹی

سے کب تک خفا رہتے ہیں اور کب تک اس

کا نام اپنی زبان پر نہیں لیتے

روپ نے آنسو پونچھتے دل ہی دل میں سوچا

اور واش روم کی طرف بڑھی

❤❤❤❤❤❤❤

ہارب کو نیند میں اپنی گردن پر سانسوں

کی تپش محسوس ہوئی سینے پر بھی وزن

محسوس ہوا۔۔

اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر دیکھا

تو عروب اس کے سینے پر سر رکھے مزے

سے سو رہی تھی

عروب کا چہرہ اوپر کی طرف اٹھا تھا

جس سے اس کی سانسیں ہارب کو اپنی

گردن پر پڑتی محسوس ہو رہی تھیں

وہ جانتا تھا اس کی زبردستی کی بنی نازک

مزاج بیوی کبھی بھی فرش پر نہیں سوئے گی

اس لیے ہارب نے خود کو پہلے ہی مینٹلی طور

پر تیار کر رکھا تھا

کہ صبح عروب اسے بیڈ پر ہی ملے گی

پر عروب ہارب کے اتنے قریب سوئے گی یہ

اس نے نہیں سوچا تھا

ہارب کی نظریں بھٹکتی عروب کے گریبان

پر ٹھہر گئیں

دوپٹے سے بے نیاز عروب کا پھٹا گریبان اس

کی خوبصورت رعنائیاں عیاں کر رہا تھا

پر عروب کے دائیں سائیڈ پر ہارب کی درندگی

کے نشان اب نیل میں بدل گئے تھے

وہ حصہ سوج گیا تھا اور گہرے نیل پڑ گئے تھے

ہارب کو ایک بار پھر اپنی حرکت پر شرمندگی

محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس نشان پر نرمی سے

انگلیاں پھیریں

تو نیند میں ہی درد محسوس کرتے عروب

کے منہ سے سسکی نکلی

ہارب نے فوراً ہاتھ ہٹا لیا۔۔

کیوں کیا یہ سب تم نے عروب۔۔

مجھے تو بدنام کیا خود کو بھی رسوا کر دیا

میں نہیں جانتا تھا تم میرے لیے اس قدر

جزباتی ہو جاؤ گی

کچھ بھی نہیں سوچا تم نے۔۔

صرف خود کا سوچا۔۔
پتا نہیں اب زندگی کیسے کٹے گی۔۔
میں کیسے تمہارے ساتھ زندگی گزاروں گا
تم آسائشوں میں پلی ہو
اور میں ایک عام سی زندگی گزارنے والا
انسان ہوں۔۔
ہارب عروب کا چہرہ دیکھتے دل ہی دل میں
سوچ رہا تھا وہ سوتے ہوئے ہارب کو بہت
معصوم لگ رہی تھی
نہیں عروب۔۔
تم نے جذبات میں بہت غلط قدم اٹھایا ہے
میں کیسے بھی کر کے تمہیں اس بات کا
احساس دلاؤں گا

کہ میں تمہیں کبھی بھی خوش نہیں رکھ

سکتا اور تمہارا فیصلہ سراسر غلط ہے

ہارب نے سنجیدگی سے سوچا اور عروب کا

سر اٹھا کر تکیے پر رکھا

عروب گہری نیند سو رہی تھی ہارب نے

الماری سے کپڑے نکالے اور نہانے چلا گیا

♥♥♥♥

خان حویلی میں سب معمول کے مطابق

ناشتہ کر رہے تھے

فرق بس اتنا تھا آج ان میں سے عروب نہیں

تھی اور سب بالاج خانزادہ کے خوف سے

گہری سنجیدگی لیے سر جھکائے ناشتے میں

لگے تھے

کیونکہ بالاج خانزادہ کے چہرے پر سخت

تاثرات کسی کو بھی منہ کھولنے سے روک

رہے تھے۔۔

بہروز۔۔

دو دن بعد تمہاری اور عبادت کی رخصتی ہے

میں اس موقع پر ایک اہم اعلان کرنا چاہتا ہوں

بالاج خانزادہ نے سنجیدگی سے ناشتہ کرتے

بہروز خانزادہ کو مخاطب کیا

تو بالاج خانزادہ کی بات سن کر بہروز خانزادہ

سمیت سب کو تجسس ہوا کہ بالاج خانزادہ

کیا اعلان کرنے والا ہے

میں یہ گدی تمہارے سپرد کرنا چاہتا ہوں۔۔

بالاج خانزادہ کی بات پر سب نے حیرت سے

بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

جس کے چہرے پر سنجیدگی تھی جبکہ اس

کی بات پر بہروز خانزادہ ایک دم گھبرا گیا

لیکن بابا۔۔ میں کیسے۔۔

میرا مطلب ہے میں ابھی ان زمہ داریوں میں

نہیں پڑنا چاہتا۔۔

بہروز خانزادہ نے نرمی سے منع کرنا چاہا

چاہتے کیا ہو تم سب ؟؟

صبح میں نے محبوب خان سے کہا کہ وہ یہ

گدی سنبھال لے

اس نے بھی منع کر دیا

اور اب تم بھی میرے منہ پر انکار کر رہے ہو

بالاج خانزادہ غصے سے پھٹ پڑا

صبح کمرے سے نکل کر وہ سیدھا محبوب

خانزادہ کے پاس گیا

اور اسے کہا کہ وہ گدی سنبھال لے پر محبوب

خانزادہ نے سہولت سے منع کرتے کہا

کہ اب اس گدی پر بہروز خانزادہ کا حق ہے

بالاج خانزادہ کو ایک دم غصے میں آتا دیکھ

سب کے پسینے چھوٹ گئے

کیونکہ روپ سے شادی کے بعد اس نے غصہ

کرنا چھوڑ دیا تھا

پر کل رات کے واقعے کے بعد وہ پھر سے

غصہ کر رہا تھا۔۔

بالاج خانزادہ کی دھاڑ پر بہروز خانزادہ ایک

دم چپ سا ہو گیا

لیکن لالہ۔۔ آپ گدی کیوں چھوڑ رہے ہیں؟؟

محبوب خان زادہ کے دماغ میں صبح سے یہ

سوال گھوم رہا تھا اس نے ہمت کر کے پوچھا

ابھی تو بات حویلی کی چار دیواری میں ہے

جب پورے گاؤں کو پتا چلے گا کہ سردار کی

بیٹی اس کے سر میں خاک ڈال چکی ہے

تو پورا گاؤں مجھ پر تھوکے گا

بالاج خانزادہ نے ڈائننگ ٹیبل پر دونوں ہاتھ

رکھتے کرب سے کہا

تو وہاں بیٹھے سبھی نفوس کو بالاج خانزادہ

کی حالت پر دکھ ہوا

آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں لالہ۔۔ آپ نے عروب

کا نکاح کر کے اسے رخصت کیا ہے

آپ نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔۔

محبوب خان زادہ کا دل اپنے لالہ کی حالت

پر تکلیف میں مبتلا ہو رہا تھا

ٹھیک کہا تم نے۔۔میں نے کچھ غلط نہیں کیا

نکاح کر کے رخصت کر دیا

پر جب سب اس نکاح کی وجہ پوچھیں گے

تو میں کیا جواب دوں گا

آج نہیں تو کل یہ بات پورے گاؤں میں پھیلے

گی کہ پتا نہیں کیا وجہ رہی

جو سردار نے اپنی بیٹی کا نکاح راتوں رات

کر کے اسے رخصت کر دیا

اور وہ بھی اپنے وفادار ملازم کے پوتے سے۔۔

بالاج خانزادہ کی بات پر سب کو چپ لگ گئی

پر سب دل ہی دل میں یہی سوچ رہے تھے

کہ پتا نہیں اصل معاجرہ کیا ہے

روپ سنجیدگی سے سر جھکائے بیٹھی تھی

وہ کسی بھی بات میں نہیں بول رہی تھی

آپ فکر نہیں کریں بڑے پاپا۔۔

کسی میں بھی اتنی جرات نہیں ہے کہ وہ

خانوں پر انگلی اٹھائے۔۔

مصطفیٰ خانزادہ نے بالاج خانزادہ کو تسلی

دینی چاہی۔۔

مصطفیٰ کی بات پر بہروز خانزادہ نے مصطفیٰ

کو پر سوچ نظروں سے دیکھا

منہ پر چاہے کوئی کچھ نہ کہے۔۔پر پیٹھ پیچھے

لوگ جوتے ماریں گے

خیر۔۔

تم کل تک مجھے اپنا فیصلہ سنا دینا۔۔

بالاج خانزادہ نے آخری بات بہروز خانزادہ

سے کہی۔۔

بابا۔۔

میں ابھی یہ زمہ داری نہیں سنبھال سکتا

آپ ایک کام کریں

مصطفیٰ لالہ کو گدی سونپ دیں

ویسے بھی وہ حویلی کے بڑے بیٹے ہیں ان

کا پہلے حق ہے۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر سب کو سانپ

سونگھ گیا

سوائے روپ، بالاج، عبادت اور مہر کے۔۔

جبکہ خود مصطفی خونخوار نظروں سے

بہروز خانزادہ کو دیکھ رہا تھا

نہیں بہروز بیٹا۔۔

تم بالاج خانزادہ کے اس گاؤں کے سردار

کے بیٹے ہو

تمہارا پہلے حق ہے۔۔

علینہ سے برداشت نہیں ہوا تو وہ بول اٹھی

اور ویسے بھی تم اس حویلی کا خون ہو

تمہارا ہی حق بنتا ہے

علینہ کی بات پر الفت کی آنکھوں کے

ڈورے سرخ ہونے لگے

جبکہ بالاج خانزادہ کے ماتھے کی رگیں تن

گئیں

آپ سے کسی نے مشورہ مانگا؟؟

بالاج خانزادہ نے سرد لہجے میں کہا تو علینہ

اپنی بے عزتی محسوس کرتے چپ ہو گئی

میرے لیے جیسے تم ہو ویسے ہی مصطفی

خان ہے۔۔

گدی تم سنبھالو یا مصطفی خان۔۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے

تم دونوں کے پاس آج شام تک کا وقت ہے

فیصلہ کر کے بتا دینا کہ کون گدی نشین بنے گا

بالاج خانزادہ بات کرتے کھڑا ہوا

اور ہاں۔۔

وہ جانے لگا پھر واپس مڑ کر ایک نظر سب

کی طرف دیکھا

میں فضول حویلی میں چہ میگوئیاں نہ سنوں

ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

بالاج خانزادہ نے سخت وارننگ دی اور چلا گیا

مصطفٰی نے فورک پلیٹ میں پٹخا

اور اٹھ کر چلا گیا جس کا مطلب تھا اسے

بہروز خانزادہ کا مشورہ ایک آنکھ نہیں بھایا

بہروز خانزادہ نے اسے جاتے دیکھ گہرا سانس

لیا اور اٹھ کر اسے منانے اس کے پیچھے

چلا گیا۔۔

❤❤❤❤❤

زرینہ نے خستہ پراٹھے بنا کر دستر خوان پر

رکھے کرن کیچن سے چائے کپوں میں ڈال

کر لے آئی

عروب نے آنکھیں پٹ پٹا کر دیسی گھی

والے پراٹھے کو دیکھا

ہارب اس کی ایک ایک حرکت کو تیکھی نظروں

سے دیکھ رہا تھا

عروب کل رات والے کپڑوں میں ہی تھی اپنے

سینے پر اس نے اچھے سے دوپٹہ پھیلا کر

اپنا پھٹا گریبان چھپا لیا تھا

شولڈر کٹ بالوں کو سائیڈ مانگ نکال کر

اچھے سے سلجھا لیا تھا

اتنی سی تیاری میں ہی وہ ہارب کو بہت

پیاری لگی

ہارب نے اپنی سوچ پر تین حرف بھیجتے

نظروں کا زاویہ بدلا اور ناشتہ کرنے لگا

وہ چاروں ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئے

پر عروب معصومیت سے دیسی گھی کے

پراٹھے ہی دیکھی جا رہی تھی

کیا ہوا عروب بیٹی ؟؟ ناشتہ شروع کرو

حشمت علی نے عروب کو نہ کھاتے دیکھ

نرمی سے کہا تو عروب پریشانی سے

انگلیاں چٹخانے لگی

کیسے کرے گی ناشتہ ۔۔ آپ کی عروب بیٹی

تو حویلی میں بریڈ پر جیم لگا کر، ساتھ

جوس کا گلاس

یا پھر فروٹس کھاتی ہو گی

آپ کے دیسی گھی کے پراٹھے اور کڑک چائے

سے یہ محترمہ کوسوں دور ہیں

ہارب نے عروب کی طرف دیکھتے جتانے

والے انداز میں کہا تو عروب نے سب سے

نظریں چرائیں

اچھا بیٹی۔۔کوئی بات نہیں۔۔تم بیٹھو میں

تمہارے لیے ناشتہ لے آتا ہوں۔۔

حشمت علی اپنا ناشتہ چھوڑ کر اٹھنے لگا

زرینہ نے بھی اس کی بات کی تائید کرتے

سر ہلایا

لیکن ہارب کے سر پر لگی اور تلوؤں پر بجھی

کوئی ضرورت نہیں اپنا ناشتہ چھوڑ کر کہیں

بھی جانے کی۔۔

اس گھر میں جو بھی کھانا بنے گا اسے ہر صورت

کھانا پڑے گا

ورنہ دوسری صورت میں یہ بھوکی بھی رہ

سکتی ہے

ہارب نے غصے سے دانت پیستے کہا

ہارب کی بات پر عروب کی آنکھوں کے ڈورے

سرخ ہوئے

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔آہستہ آہستہ عادی ہو

جائے گی۔۔

زرینہ نے ہارب کو چپ رہنے کا اشارہ کیا وہ

عروب کی بھیگی آنکھوں دیکھ چکی تھیں

آہستہ آہستہ کیوں۔۔آج سے بلکہ ابھی سے

یہ عادت ڈال لے۔۔

میں نے نہیں کہا تھا ان محترمہ کو مجھ سے

محبت کرے

اب جب محبت کر لی اور مجھے زلیل کر کے

نکاح بھی پڑھوالیا

توجو میں چاہوں گا وہی ہو گا۔۔

اور آپ دونوں کو اس کی سائیڈ لینے کی

قطعی ضرورت نہیں ہے

جتنی ہی بھولی دکھتی ہے اتنی ہے نہیں۔۔

اور ویسے بھی اس کا بھولپن میں کل رات

بہت اچھے سے دیکھ چکا ہوں۔۔

چپ ہو جاؤ ہارب پتر۔۔بس بھی کر دو

ہارب کے اتنے سخت الفاظوں پر عروب سر

جھکائے سسکنے لگی

اسے روتے دیکھ حشمت علی نے ہارب کو

جھڑپ دیا پر وہ بھی ہارب تھا

اسے عروب پر اپنی تزلیل کا غصہ تھا اب

کسی نہ کسی طریقے سے وہ غصہ نکالنا

تو تھا ہی۔۔

اور ویسے بھی وہ عروب کو سزا دینے کا

فیصلہ کر چکا تھا

وہ عروب کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ

اس نے خود غرضی میں کتنوں کے ساتھ

غلط کیا ہے

میں نے آپ سے کہا نا۔۔اس کی بھولی صورت

پر مت جائیے گا

آپ کے سامنے رو کر ہمدردی وصول کر رہی ہے

ھارب کے الفاظ عروب کے سینے میں خنجر

کی طرح پیوست ہو رہے تھے

ہارب پتر تمہیں شرم کیوں نہیں آرہی اپنی

بیوی کو اس حالت میں رلا رہے ہو

اس حالت میں عورتوں کا من بدلتا رہتا ہے

اگر اسے یہ ناشتہ نہیں کرنا تو کیوں اسے

سنا کر رلا رہے ہو

بچے پر برا اثر پڑتا ہے۔۔۔

زرینہ کی بات پر ہارب کے ساتھ عروب کو

بھی سانپ سونگھ گیا

ہارب نے کھا جانے والی نظروں سے عروب

کی طرف دیکھا تو عروب نے نظریں چرا لیں

تو میں نے کونسا اسے کہا ہے کہ بھوک ہڑتال

کرے۔۔ یہ پراٹھے کھائے

دیسی گھی کے ہیں اس کے بچے کی صحت

بہت اچھی بنے گی

ہارب نے غصے سے دانت کچکچا کر کہا

عروب سے مزید سنا نہیں جا رہا تھا وہ جھٹکے

سے اٹھی اور بھاگ کر ہارب اور اپنے کمرے

میں بند ہو گئ

کرن چپ چاپ سب دیکھ اور سن رہی تھی

مل گیا سکون۔۔آ گیا چین۔۔

ایسی تربیت تو نہیں کی ہم نے تمہاری جو

کسی کا ننھا سا دل دکھاؤ

شرم نہیں آتی تمہیں ہارب پتر۔۔

عروب کے جاتے ہی زرینہ نے ہارب کی کلاس لی

ہارب تو منہ کھولے حیرت سے زرینہ کی

طرف دیکھنے لگا

اس کی اماں جی نے آج تک اس کی طرف غصے سے دیکھا تک نہیں تھا اور آج عروب کے لیے ہارب کو ڈانٹ دیا

رہنے دو زرینہ۔۔اسے کچھ بھی کہنا بے کار ہے اسے یہ بھی لحاظ نہیں آیا

کہ میں سب کے بیچ اپنی بیوی کی بے عزتی کر رہا ہوں

پڑھ لکھ کر اس کا سر ساتویں آسمان پر پہنچ گیا ہے

ڈاکٹر بن کر تو یہ ہمیں کچھ سمجھے گا ہی نہیں۔۔۔

حشمت علی نے زرینہ کا ساتھ دیتے ہارب کو مزید سنائیں

اور ہارب تو ایسے جیسے اب منہ میں زبان

ہی نہ ہو

میں بچی کے لیے ناشتہ لے آتا ہوں تم اسے

کروا دینا۔۔

حشمت علی نے زرینہ سے کہا اور عروب کے

لیے ناشتہ لینے چلا گیا

ہارب نے غصے سے ناشتہ چھوڑا اور اپنے کمرے

میں آگیا

عروب بیڈ پر الٹا لیٹی ہچکیاں لے رہی تھی

ہارب غصے سے آگے بڑھا اور عروب کا بازو

کھینچ کر اسے اپنے روبرو کھڑا کیا

عروب نے ایک دم بوکھلا کر ہارب کی طرف دیکھا

سمجھتی کیا ہو تم خود کو؟؟؟

میں سردار سائیں کی طرح اس گاؤں کا

سردار نہیں ہوں

ایک عام سا انسان ہوں۔میں تمہاری یہ روز

روز کی خواہشیں پوری نہیں کر سکتا۔۔

میرے دادا سائیں کی اتنی تنخواہ نہیں ہے کہ

وہ تمہاری منہ زور ضرورتیں پوری کر سکیں

اس لیے بہتر ہو گا تم اپنے کیے پر غور کرو

ابھی بھی کچھ نہیں بدلا عروب۔۔

واپس چلی جاؤ اور سب کو سچ بتادو

سردار سائیں اور سردارنی جی تم سے بہت

محبت کرتے ہیں

وہ تمہیں معاف کر دیں گے۔۔

ہارب نے آخر میں نرم پڑتے عروب کو سمجھانا

چاہا۔۔۔

نہیں ہارب۔۔ میں تمہارے ساتھ زندگی گزارنے

کافیصلہ کرچکی ہوں

میں اب پیچھے نہیں مڑ سکتی۔۔ میری محبت

اتنی کمزور نہیں ہے کہ ایک ہی رات میں

ختم ہو جائے

میں نے یہ انتہائی قدم اس لیے اٹھایا تھا کیونکہ

میں تم سے محبت کرتی ہوں

اور میں اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے نہیں

دیکھ سکتی تھی۔۔

میں نہیں مانگتی تم سے کوئی بھی آسائش۔۔

یہاں تک کہ محبت بھی نہیں مانگتی۔۔

مجھے تمہارا نام مل گیا یہی بہت ہے۔۔

ے م مت کرو مجھ سے محبت۔۔ میں کروں

گی تم سے محبت،اور ہمیشہ کروں گی

تم مت دو مجھے آسائشیں۔۔

میں تمہارے ساتھ کہیں بھی رہ لوں گی۔۔

لیکن پلیز۔۔مجھے یہ مت کہو کہ میں

واپس لوٹ جاؤں

ہمارا نکاح ہوا ہے ہارب۔۔

نکاح کوئی کھیل تماشہ نہیں ہے جو کل ہوا

اور آج ختم کر لیں

میں یہ نکاح ساری زندگی نبھانا چاہتی ہوں

اور تمہیں بھی نبھانا ہو گا۔۔

ہنس کر یا غصے سے۔۔

یہ تمہاری مرضی۔۔

پر تم صرف میرے ہو صرف میرے۔۔۔

عروب کہتے ہی ہارب کے گلے لگ گئی جبکہ

ہارب تو اس کی باتوں کے سحر میں کھو

سا گیا تھا

اتنی محبت کرتی تھی وہ ہارب سے۔۔ کہ

اس کے لیے اپنا سب کچھ چھوڑ گئی تھی

کیا کرن ہارب سے اتنی محبت کرتی ہے؟؟

ہارب کے دل نے چپکے سے سوال کیا۔۔

ہاں۔۔ شاید نہیں۔۔ شاید ہاں۔۔

ہارب کو جواب ہی نہ ملا

ہارب کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا

وہ کیا کرے۔۔

اس لڑکی نے اسے ایک ہی رات میں پاگل

کر دیا تھا

عروب اس کے گلے میں باہیں ڈال کر رو

رہی تھی

میں سب کچھ بھول جاؤں گا عروب۔۔پر

کل رات جو تم نے مجھ پر الزام لگا کر مجھے

سب کے بیچ ذلیل کیا

میں اس کے لیے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں

گا۔۔

تم نے مجھے سب کی نظروں میں دو کوڑی

کا کر دیا۔۔

یہاں تک کہ میرے داداسائیں کو بھی حویلی

والوں کی نظروں میں شرمندہ کر دیا

میں تمہیں کبھی نہیں بخشوں گا عروب۔۔

کبھی نہیں۔۔

محبت یہ نہیں کہتی کہ خودغرض بن جاؤ

لیکن تم خودغرض بن گئی۔۔

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا تم اتنی گھٹیا

حرکت کرو گی

صرف میرا نکاح رکوانے کے لیے تم نے یہ سب

کیا۔۔

میں چاہوں تو ابھی تمہیں اس رشتے سے آزاد

کردوں۔۔

میں چاہوں تو ابھی کرن سے دوسرا نکاح

پڑھوالوں۔۔

کیا کرلو گی تم؟؟ میرا کیا بگاڑ لو گی؟؟

حویلی والے تم سے ویسے ہی ہر رشتہ ختم

کر چکے ہیں۔۔

بہروز سائیں اور مصطفیٰ سائیں بھی میرا

زیادہ سے زیادہ کیا بگاڑ لیں گے

مجھے جان سے مار دیں گے۔۔

ویسے اچھا ہی ہے وہ مجھے جان سے مار

دیں۔۔

کیونکہ تمہارے ساتھ زندگی اب ویسے بھی

کٹھن ہونے والی ہے۔۔

ہارب نے عروب کو بازوؤں سے پکڑ کر خود

سے الگ کیا اور اس کے منہ پر پھنکارتا کمرے

سے چلا گیا

عروب فرش پر ڈھے کر پھر سے سسکنے لگی

اس کا دماغ ہارب کی ایک ہی بات پر اٹک

گیا۔۔

میں چاہوں تو ابھی کرن سے دوسرا نکاح

پڑھوالوں۔۔

کیا کر لو گی تم؟؟؟ میرا کیا بگاڑ لو گی؟؟؟

میں تمہاری جان لے لوں گی ہارب۔۔پر تمہیں

کسی کے ساتھ شئیر نہیں کروں گی

تم نے میری محبت ابھی دیکھی ہی کہاں ہے

ایسا کچھ کر کے دکھاؤ۔۔

اس دن تم عروب کا خود کے لیے جنون بھی

دیکھ لو گے

عروب نے بے دردی سے آنسو صاف کیے اور

اٹھ کر واش روم جا کر اپنا چہرہ دھویا

حشمت علی ناشتہ لے آیا۔۔

زرینہ نے عروب کے لیے بریڈ جیم اور ساتھ

جوس کا گلاس ٹرے رکھ کر کرن سے کہا کہ

وہ عروب کو اس کے کمرے میں دے آئے

کرن ٹوٹے دل سے عروب کے کمرے میں آئی

تو وہ واش روم میں تھی

کرن سٹڈی ٹیبل پر ٹرے رکھ کر جانے لگی

تو عروب واش روم سے نکل پڑی

اور کرن کو سامنے دیکھ کر اس کا پارہ چڑھ

گیا اور وہ ہزیانی انداز میں کرن کی طرف بڑھی۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں آنے کی؟؟

عروب نے کرن کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے

زور سے دھکا دیا تو کرن دو قدم لڑکھڑائی

اس سے پہلے وہ گرتی سٹڈی ٹیبل کے پاس

رکھی کرسی کو اس نے تھام لیا ورنہ وہ گر پڑتی

کرن نے عروب کی بدتمیزی پر حیرت سے اس

کی طرف دیکھا جو کھا جانے والی نظروں

سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

یہ تمہارا نہیں ہارب کا کمرہ ہے۔۔

کرن نے اپنا لہجہ سخت ہونے سے روکا ورنہ اسے

عروب کا بدتمیزی کرنا اچھا نہیں لگا تھا

اچھا جی۔۔جب ہارب میرا ہے تو اس کا کمرہ

بھی میرا ہے یہاں تک کہ اس کی ہر چیز پر

صرف میرا حق ہے

عروب نے جتانے والے انداز میں کہا

جس لہجے میں تم مجھ سے بات کر رہی ہو نا

اس لہجے میں مجھے تم سے بات کرنی چاہیے

پر میں تمہاری طرح بے شرم نہیں ہوں

کرن نے بھی دو بدو جواب دیا اور کمرے سے

جانے لگی

تمہاری جرات کیسے ہوئی مجھے بے شرم

بولنے کی؟؟

خود تم میں کونسی شرم ہے ابھی ناشتہ کرتے

وقت تم میرے شوہر کو میٹھی نگاہوں سے

دیکھ رہی تھی

اس حساب سے تو تم بے شرم ہوئی

عروب نے کرن کا بازو پکڑ کر اسے کھینچ کر

اپنے روبرو کھڑا کیا

ہاں دیکھوں گا۔۔ بار بار دیکھوں گی۔۔ کیونکہ تم نے میری خوشیاں نگل لیں۔۔

تم نے مجھ سے میرا آخری سہارا بھی چھین لیا۔۔ تمہارے پاس تو سب کچھ تھا

میرے پاس ہارب کے سوا کچھ نہیں تھا

تم نے ایک آخری امید بھی چھین لی۔۔

کرن کی آنکھوں سے آنسو بہے۔۔

میں نے نہیں چھینا۔۔ہارب میرا نصیب تھا جو مجھے مل گیا۔۔

اگر وہ تمہارے نصیب میں ہوتا میں کچھ بھی کر لیتی ہارب تمہارا ہی مقدر بنتا

میں نے تو کل رات سوچا بھی نہیں تھا کہ

ہمارا نکاح ہو جائے گا

پر اللہ نے ہمیں ملانا تھا اور ہم ایک دوسرے کے

نام ہو گئے۔۔

رہی بات ہارب کو دیکھنے کی۔۔

تو یاد رکھنا کرن۔۔ہارب صرف عروب کا ہے۔۔

کوئی میرے علاوہ میرے ہارب کو دیکھے یہ

میں ہرگز برداشت نہیں کروں گی

عروب نے کرن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

کر کہا۔۔

تم میرے اور ہارب کے درمیان آئی ہو آج

ہمارا نکاح تھا۔۔

میں اور ہارب ایک دوسرے سے محبت کرتے

ہیں تم نے ہم دونوں کو الگ کر دیا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تمہیں ہارب مل جائے گا

ہنہہ ۔۔خوش فہمی ہے تمہاری ۔۔

ہارب کبھی بھی تم سے محبت نہیں کرے گا

کیونکہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے

کرن نے بھی بنا کسی خوف کے کہا تو عروب

کو لگا وہ ابھی مر جائے گی

ہارب اس سے نہیں کرن سے محبت کرتا ہے

یہ سوچ ہی عروب کو مار رہی تھی

بکواس بند کرو اپنی۔۔ ورنہ میں تمہارا منہ

توڑ دوں گی۔۔۔

عروب نے کرن کو اس کی گردن سے پکڑ لیا

پاگل لڑکی۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔

کرن نے خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش کی

دوبارہ میرے شوہر کا نام مت لینا ورنہ میں

تمہاری جان لے لوں گی

عروب نے کرن کو جھٹکے سے چھوڑا تو وہ

گرتے گرتے بچی

تم جو مرضی کرلو۔۔ہارب مجھ سے ہی

محبت کرتا ہے۔۔

کرن نے بناڈرے اپنی بات پر زور دیتے کہا تو

عروب سے مزید برداشت نہیں ہوا

وہ غصے سے آگے بڑھی اور کرن کے منہ پر

تھپڑ مارنے لگی

اس سے پہلے اس کا ہاتھ کرن کے گال پر نشان

چھوڑتا عروب کا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا

عروب نے سر گھما کر دیکھا تو ہارب اس کا

ہاتھ پکڑے غصے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

یہ کیا بد تمیزی ہے ؟؟؟ جان سکتا ہوں میں ؟؟

ہارب نے جھٹکے سے عروب کا ہاتھ چھوڑتے

سخت لہجے میں پوچھا

اسے کہو دور رہے تم سے۔۔ کیوں یہ تمہیں

دیکھتی ہے۔۔ کیوں یہ تمہارا نام لے رہی ہے۔۔۔

کیوں تمہارے لیے فضول آنسو بہا رہی ہے

اسے کہہ دو تم صرف میرے ہو۔۔

عروب نے غصے سے چلا کر کہا تو اس کے

جنونی انداز پر ہارب نے بے یقینی سے عروب

کی طرف دیکھا

یہاں تک کہ کرن بھی حیرت میں مبتلا ہو

گئی تھی۔۔

عروب کے لیے ہارب اس کا جنون بن گیا تھا

اور یہ بات آج ہارب بہت اچھے سے جان گیا تھا

بدتمیزی نہیں کرو عروب۔۔ معافی مانگو کرن

سے۔۔

ہارب نے عروب کا لہجہ نظرانداز کرتے نرمی

سے کہا۔۔۔

کس بات کی معافی؟ یہ معافی مانگے مجھ سے۔۔

کیونکہ یہ میرے شوہر سے محبت کے

دعوے کررہی ہے۔۔

عروب نے کرن کی طرف دیکھتے غصے سے

دانت پیستے کہا

توہارب نے بھی افسوس بھری نظروں سے کرن

کی طرف دیکھا۔۔

کیا ضرورت تھی کرن کو عروب سے اس طرح

کی باتیں کرنے کی۔۔

ابھی بھی دعوہ کرتی ہوں اور ہمیشہ کرتی

رہوں گی۔۔

جسے جو کرنا ہے کرلے۔۔

کرن کہہ تو عروب سے رہی تھی پر دیکھ

ہارب کی طرف رہی تھی

کرن اپنی بات کہہ کر رکی نہیں تیز قدم لیتی

کمرے سے نکل گئی

میں اس کا منہ توڑ دوں گی۔۔

عروب غصے سے کرن کے پیچھے جانے لگی تو

ہارب نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا

بس کردو عروب۔۔ تم تھکتی نہیں ہو فضول

حرکتیں کرکے ؟؟

ہارب غصے سے عروب پر پھٹ پڑا۔۔

فضول حرکتیں میں نہیں فضول باتیں تمہاری

یہ سو کالڈ کزن سسٹر کر کے گئی ہے۔۔

عروب بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھی

یہ میرا گھر ہے اسے جنگ کا میدان مت بناؤ

اور اگر تمہیں کرن سے مسئلہ ہے تو تم یہ

گھر چھوڑ کر جا سکتی ہو

ہارب نے سوچا جب معاملہ گرم ہے تو کیوں نہ

آر یا پار ہو جائے

تم ہوتے کون ہو مجھے اس گھر سے نکالنے والے۔۔

یہ گھر میرا ہے اور اگر کسی کو یہاں سے

جانا چاہیے تو وہ ہے تمہاری کزن سسٹر۔۔

سمجھے تم۔۔

عروب نے ہارب کے سینے پر انگلی رکھ کر

اسے جتانے والے انداز میں کہا

اور سٹڈی ٹیبل پر پڑا اپنا ناشتہ پکڑ کر

بیڈ پر رکھ کر مزے سے کھانے لگی

ہارب غصے سے کھڑا اسے گھورنے لگا

اتنے پیار سے مت دیکھو مجھے۔۔ محبت مزید

بڑھ جائے گی۔۔

عروب نے جوس کا گلاس منہ کو لگاتے

ہارب کو آنکھ مارتے کہا

تو وہ مسکرا کر کمرہ لاک کرتے عروب کے

قریب بیڈ پر ہی بیٹھ گیا

عروب نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا

محبت ایسے نہیں بڑھتی میری جان۔۔ محبت

بڑھانے کے لیے تھوڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔۔

ہارب نے ناشتے کی ٹرے سائیڈ پر کھسکائی

اور عروب کے گریبان کی طرف ہاتھ لے جانے لگا

عروب کو ہارب کی کل رات کی سفاکی یاد

آئی تو وہ جی جان سے لرز اٹھی

عروب نے اپنے گریبان پر ہاتھ رکھا اور تیزی

سے بیڈ سے اٹھنے لگی

ہارب نے اس کا ارادہ بھانپتے اس کا ہاتھ کھینچ

کر اسے بیڈ پر گرایا

ہ۔۔ہارب نہیں پلیز۔۔مجھے کل بہت۔۔درد

ہوا تھا۔۔۔

عروب کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا

ہارب نے عروب کے دونوں ہاتھ تکیے پر دائیں

بائیں رکھے

کرن کو بھی ابھی تمہاری باتوں سے بہت

تکلیف پہنچی ہے۔۔احساس ہے تمہیں اس

بات کا؟؟

ہارب نے عروب کی دودھیا گردن

پر زور سے دانت گاڑھے

آااہ۔۔

عروب کے منہ سے سسکی نکلی اور آنکھوں

سے آنسو رواں ہوئے

اس کی تکلیف کی پرواہ ہے اور میری نہیں۔۔

عروب نے بھیگی آنکھوں سے شکوہ کیا

مجھے خود غرض لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں۔۔

ہارب نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا

اور عروب کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر پھینکا

عروب کی اوپر نیچے ہوتی دھڑکنوں پر ہارب

جھکا اور شدت سے نشان چھوڑنے لگا

عروب کا درمیان سے پھٹا گریبان ہارب اپنے

دانتوں سے کبھی دائیں طرف کھسکا کر

عروب کے دائیں جانب دانت گاڑھتا تو

کبھی بائیں جانب۔۔

عروب سختی سے ہونٹ بھینچے آنکھیں بند

کیے تکلیف برداشت کر رہی تھی

ہارب کے لمس میں شدت اور سختی تھی

پر کل سے کم تھی

میں بہت نرمی سے پیش آیا ہوں عروب۔۔

بتاؤ کرن سے معافی مانگو گی؟؟

ہارب نے اپنی طرف سے اسے ڈرایا کہ یہ

صرف ڈیمو تھا

کل رات سے بھی بڑی فلم وہ دکھا سکتا ہے

ہارب کی بات سمجھتے عروب کی آنکھیں

مزید چھلکیں

تم کرن سے معافی منگوانے کے لیے مجھے

درد دے رہے ہو؟؟

عروب نے درد بھرے لہجے میں کہا

ہاں ۔۔کیونکہ تم غلط ہو۔۔

بتاؤ۔۔معافی مانگو گی یا میں تمہیں مزید

سخت سزا دوں؟؟

ہارب کی۔آنکھیں غصے سے سرخ ہوئیں

میں کسی سے معافی نہیں مانگوں گی۔۔

وہ بے شرم لڑکی میرے شوہر کو تاڑ رہی

تھی اور تم چاہتے ہو میں اس سے معافی

مانگوں؟؟ ہر گز نہیں۔۔

عروب نے دو ٹوک انداز میں کہا

ٹھیک ہے پھر بھگتو اب۔۔

ہارب نے کہتے ہی عروب کا گریبان مزید

پھاڑ دیا

نہیں ہارب۔۔ تم کسی کی وجہ سے میرے ساتھ۔۔

آااااہ۔۔۔

ہارب نے اپنا ہاتھ عروب کے منہ پر رکھ دیا

کل عروب کے دائیں جانب ہارب نے دانت

گاڑھے تھے

آج وہ بائیں جانب اپنی سفاکیت چھوڑ

رہا تھا۔۔

اس میں جتنی بھی طاقت تھی وہ پوری طاقت

سے عروب کو درد دے رہا تھا

ہارب کا جب غصہ ختم نہیں ہوا تو وہ

عروب کے گریبان پر جگہ جگہ دانتوں

کے نشان چھوڑنے لگا

عروب سے درد برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا

اس نے ہمت کر کے مزاحمت کرنے کی

کوشش کی پر ہارب کے چوڑے جسم کے

نیچے اس کا نازک سراپا ہل ہی نہیں سکا

نہ وہ کچھ بول سکتی تھی نہ ہل سکتی

تھی صرف آنکھوں سے اشک بہہ رہے تھے

ہارب کو جب محسوس ہوا عروب مزید

برداشت نہیں کر پائے گی تو اس نے سر اٹھا

کر عروب کی طرف دیکھا

جو آنکھوں میں آنسو اور التجا لیے اسے ہی

دیکھ رہی تھی

ہارب نے جھٹکے سے عروب کو چھوڑا دوپٹہ

اٹھا کر اس کے گریبان پر پھینکا

اور کمرے سے نکل گیا اس کے جاتے ہی

عروب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ابھی کل رات والا درد کم نہیں ہوا تھا ہارب

اسے مزید درد دے گیا تھا

اگر یہی سب ہارب محبت سے کرتا تو عروب

اپنا آپ اسے سونپ دیتی

پر ہارب جنگلی جانوروں کی طرح اسے

نوچ کر گیا تھا

عروب ہمت کر کے اٹھ کر بیٹھی اور اپنے

گریبان کی طرف دیکھا

جو ہارب کے دانتوں سے سرخ ہو رہا تھا

کئی جگہ پر نیل پڑنے شروع ہو گئے تھے

بابا۔۔آپ نے تو کبھی مجھے سوئی بھی

نہیں چبھنے دی تھی

ہارب مجھے بہت درد دے رہا ہے میں نے

آپ کا دل دکھایا نا۔۔

اللہ مجھے سزا دے رہا ہے۔۔مجھے معاف

کر دینا بابا۔۔

پلیز مجھے معاف کر دینا۔۔عروب چہرہ

ہاتھوں میں چھپائے ہچکیاں بھرنے لگی

میرا فون بھی حویلی رہ گیا ورنہ میں

بہروز لالہ سے بات کر لیتی

مجھے آپ سب کی بہت یاد آ رہی ہے۔۔

میں کبھی آپ سب سے دور نہیں رہی۔۔

ایک ہی رات میں آپ سب سے اداس ہو گئی

ہوں۔۔ ماما کی بھی بہت یاد آ رہی ہے

عروب چھوٹے بچوں کی طرح رونے لگی

اگر سچ میں ہارب کو کرن سے محبت ہوئی

تو؟؟

میں مر جاؤں گی ماما۔۔ میں مر جاؤں گی۔۔

آہستہ آہستہ اس کی ہچکیاں بڑھنے لگی۔۔

♥♥♥♥♥♥

لالہ میری بات تو سنیں۔۔۔

مصطفیٰ غصے سے حویلی سے نکل رہا تھا

اور بہروز خانزادہ اس کے پیچھے پیچھے تھا

بہروز خان۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دو

ورنہ میں تمہارے کان کے نیچے بجانے میں

دیر نہیں لگاؤں گا

مصطفیٰ نے بنا پیچھے مڑے کہا اور اپنی

گاڑی میں بیٹھ گیا

بہروز خانزادہ بھاگ کر گاڑی کا اگلا دروازہ

کھول کر اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا

آپ ایک کام کریں پہلے میرے کان کے نیچے

بجا ہی دیں۔۔

بہروز خانزادہ نے سیٹ بیلٹ باندھتے معصومیت

سے کہا۔۔۔۔

نکلو باہر۔۔

مصطفیٰ نے غصے سے گھور کر کہا

یار آپ چلو تو۔۔بیٹھ کر سکون سے بات کرتے ہیں نا۔۔

بہروز خانزادہ نے ایسے کہا جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔۔

سکون سے رہنے کہاں دیتے ہو۔۔جب دیکھو کوئی نہ کوئی پیچھے پڑا رہتا ہے

مصطفیٰ نے بڑبڑاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی

آپ اپنی منکوحہ کا غصہ مجھ غریب پر کیوں نکال رہے ہیں۔۔

ایک وہی آپکے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر مصطفیٰ نے اسے

مزید گھورا تو اس نے ڈرنے کی ایکٹنگ

کرتے سوری بولا

میری ایک بات کان کھول کر سن لو بہروز

خان۔۔

میں کبھی بھی سردار نہیں بنوں گا۔۔یہ

حق تمہارا ہے اس لیے بہتر ہو گا تم سب کا

دھیان مجھ پر دلانا بند کرو

مصطفیٰ کو لگا بہروز خانزادہ جان بوجھ کر

اس کا نام لے رہا ہے تاکہ حویلی میں جنہیں

لگتا ہے کہ مصطفیٰ اپنے باپ جیسا نکلے گا

ان کے منہ بند ہوں

میں ایسا کچھ نہیں کر رہا لالہ۔۔

میں بس ابھی ان زمہ داریوں میں نہیں

پڑنا چاہتا۔۔

میں ابھی عبادت کے ساتھ سکون بھری

زندگی گزارنا چاہتا ہوں بنا کسی ٹینشن کے۔۔

بہروز خانزادہ نے صاف گوئی کی

گدی نشیں ہونا ٹینشن کی بات ہے؟؟

مصطفیٰ کو شاید بہروز خانزادہ کی بات

بری لگی تھی۔۔

نہیں پر۔۔ میں ابھی یہ زمہ داری نہیں سنبھال

سکتا۔۔ اس لیے میں نے آپ کا نام لیا ہے

بس اور کوئی وجہ نہیں ہے۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر مصطفیٰ نے

گہرا سانس لیا۔۔

نہ تم ان زمہ داریوں میں پڑنا چاہتے ہو

نا میں۔۔

مصطفیٰ نے گاڑی ٹرن کرتے کہا

آپ کو کیا مسئلہ ہے؟؟

بہروز خانزادہ کی سوئی وہی اٹکی تھی

یہ دیکھ بھائی۔۔مجھے معاف کر دے۔۔

مصطفیٰ نے ایک سیکنڈ کے لیے سٹیرنگ

سے ہاتھ ہٹا کر بہروز خانزادہ کے آگے جوڑے

میں سوچ رہا تھا لندن جانے کا ارادہ ترک

کر دوں۔۔پر نہیں۔۔

تمہیں شوق ہے اپنی خانی کو رلانے کا تو

ٹھیک ہے میں اگلے ہفتے لندن چلا جاتا ہوں

اور اس سب کے زمہ دار تم ہو گے۔۔

مصطفیٰ نے تنگ آکر بہروز خانزادہ کو

مہر کی طرف سے دھمکی دی

ٹھیک ہے پھر میں بھی آپ کے ساتھ لندن

چلا جاتا ہوں۔۔

اور پیچھے جب آپ کی بہن آنسو بہائے گی

تو اس کے زمہ دار آپ ہوں گے

بہروز خانزادہ نے بھی دوبدو جواب دیا

گاڑی چھوٹی حویلی کے گیٹ پر رکی۔۔

ٹھیک ہے پھر ایک کام کرتے ہیں۔۔

مصطفیٰ نے گاڑی سے نکلتے کہا

کونسا کام؟؟

بہروز خانزادہ بھی گاڑی سے نکلا وہ دونوں

چھوٹی حویلی کے اندر بڑھے

نہ تم مانو نہ میں مانتا ہوں بڑے پاپا جب دیکھیں

گے کہ نہ میں مان رہا ہوں نہ تم مان رہے

ہو تو وہ یا تو بابا کو سردار بنا دیں گے یا پھر

خود ہی سردار بنے رہیں گے

مصطفیٰ نے بات ہی ختم کر دی۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لالا۔۔پر عروب کی وجہ سے

بابا پہلے ہی بہت پریشان ہیں ایسے میں ہم

بھی ان کو پریشان کر رہے ہیں

بہروز خانزادہ ایک دم سیریس ہوا۔۔۔

بہروز خان۔۔کل تمہاری اور عبادت کی رخصتی

ہے تو کیا عروب نہیں اۓ گی؟؟

مصطفیٰ نے دل میں آیا سوال پوچھ لیا

پتہ نہیں لالہ۔۔میں خود بہت پریشان ہوں

کل رات سے ابھی تک اس کا کچھ پتہ نہیں

نہ اس سے کوئی رابطہ ہوا ہے۔۔

پتہ نہیں وہ کیسی ہو گی کس حال میں ہو گی۔۔

بہروز خانزادہ کے چہرے پر اداسی تھی

ایک بات کہوں؟

مصطفیٰ نے پر سوچ اندار میں کہا تو بہروز

خانزادہ نے محض سر ہلایا

مجھے کل ایسا کیوں لگا کہ ہارب کچھ کہنا

چاہتا ہے

مطلب بڑے پاپا نے ایک بار بھی اس کی بات

نہیں سنی۔۔

تمہیں کچھ عجیب نہیں لگا۔۔

مصطفیٰ نے اپنا دماغ چلاتے کہا

پتا نہیں لالہ۔۔پر کل جو بھی ہوا بہت غلط

ہوا۔۔

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ باہر گارڈن میں

رکھی کین کی کرسیوں پر بیٹھ گئے

ہمم۔۔ تم فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو جائے گا

مصطفیٰ نے بہروز خانزادہ کو تسلی دی

پھر وہ دونوں مل کر پلیننگ کرنے لگے کہ بالاج

خانزادہ کو کیسے راضی کرنا ہے

اور یہ بھی کہ عروب پرسوں حویلی کے فنکشن

میں کیسے آئے گی

اس بات کے لیے بھی انہوں نے بالاج خانزادہ

کو راضی کرنا تھا

اب دیکھنا یہ ہے بالاج خانزادہ راضی ہوتا ہے

یا عروب پر مزید حویلی کے دروازے بند

ہوں گے

❤❤❤❤❤❤

زرینہ صحن میں بیٹھی سبزی کاٹ رہی
تھی عروب جھجھکتے ہوئے اس کے
قریب ہی بیٹھ گئی
زرینہ نے مسکرا کر ایک نظر عروب کی
طرف دیکھا اور پھر سے سبزی کاٹنے لگی
وہ۔۔مجھے۔۔
عروب کو سمجھ نہیں آیا زرینہ کو کیا
کہہ کر بلائے۔۔
ہارب مجھے اماں جی بلاتا ہے تم بھی مجھے
اماں جی بلا لیا کرو۔۔
زرینہ عروب کے دل کی بات سمجھتے نرمی

سے بولی تو عروب نے مسکرا کر سر ہلا دیا

اماں جی۔۔ میرا سوٹ۔۔ پھٹ گیا ہے۔۔ میں۔۔

کیسے۔۔ سلائی کروں۔۔

عروب اب انہیں ڈائریکٹ تو نہ کہہ سکی کہ

آپ کے نالائق پوتے نے میرے سوٹ کا گریبان پھاڑ

دیا ہے۔۔

عروب کی بات پر زرینہ نے اسے غور سے

دیکھا وہ کل سے اسی سوٹ میں تھی

پتر تم کرن کا کوئی جوڑا پہن لو۔۔ میں

کل ہارب سے تمہارے لیے نئے جوڑے

منگوا دوں گی

زرینہ نے مشورہ دیا جو عروب کو زرا بھی

پسند نہیں آیا

وہ مر کر بھی کرن کی اترن نہ پہنتی

نہیں اماں جی۔۔آپ مجھے سوئی دھاگہ دے

دیں۔۔میں کوشش کر کے سلائی کر لیتی

ہوں۔۔

عروب نے سہولت سے منع کرتے کہا

ٹھیک ہے پتر۔۔پھر تم میرا جوڑا پہن لو۔۔

زرا کھلا آئے گا پر تم گزارا کر لو۔۔کل پھر

ہارب تمہارے لیے نئے جوڑے لے آئے گا

زرینہ سمجھ گئی عروب کرن کے کپڑے

نہیں پہننا چاہتی

زرینہ کی بات پر عروب نے فوراً سر ہلا دیا

اسے بھلا ہارب کی اماں جی کے جوڑے پر

کیا اعتراض ہونا تھا

اس لیے وہ فوراً راضی ہو گئی

زرینہ کمرے میں گئی اور ایک سرخ جوڑا

لا کر عروب کو تھما دیا

عروب سرخ رنگ دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی

واہ اماں جی۔۔رنگ تو کمال کا لائی ہیں

اب آپ کے نالائق پوتے کو احساس ہو گا وہ بیوی

والا ہے۔۔

عروب نے سوٹ پکڑتے دل ہی دل میں

سوچا اور اپنے کمرے میں آ کر سوٹ کھول

کر بیڈ پر رکھے خود نہانے چلی گئی

عبادت گم سم اپنے کمرے میں بیٹھی تھی

پرسوں اس کی رخصتی تھی

پر وہ خوش ہونے کی بجائے اداس تھی۔۔

اس وہ رات بھلائے نہیں بھول رہی تھی

اس جا بس نہیں چلتا تھا وہ بہروز خانزادہ

کو کوئی ایسی سزا دے کہ وہ ساری

زندگی یاد رکھے۔۔

پر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ

وہ بہروز خانزادہ سے محبت کرتی تھی

اور وہ چاہ کر بھی بہروز خانزادہ کو

تکلیف نہیں دے سکتی تھی

پر اس پر اپنی ناراضگی پوری طرح ظاہر

کر رہی تھی

تاکہ اسے احساس رہے کہ اس نے عبادت

کے ساتھ غلط کیا ہے

عبادت بہروز خانزادہ کو سوچ رہی تھی

جب اس کے کمرے کا دروازہ بجا

آجاؤ۔۔

عبادت چونک کر سیدھی ہوئی

چھوٹی خانی۔۔آپ کو بہروز سائیں اپنے

کمرے میں بلا رہے ہیں

ملازمہ نے عبادت کو بہروز خانزادہ کا

پیغام دیا تو عبادت نے حیرت سے ملازمہ

کی طرف دیکھا

آن تک بہروز خانزادہ نے کبھی ملازمہ کے

ہاتھ پیغام نہیں بھیجا تھا

وہ میسج کرتا تھا یا خود آتا تھا

وہ چھوٹی خانی۔۔آپ کا فون بند جا رہا

ہے اس لیے انہوں نے مجھے بھیجا ہے

انہوں نے یہ بھی بتانے کو کہا تھا

ملازمہ نے مزید کہا تو عبادت ادھر ادھر

دیکھتے موبائل ڈھونڈنے لگی

جو آف پڑا تھا

ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتی ہوں۔۔

عبادت نے موبائل چارجنگ پر لگا کر کہا

بہت ہی بے شرم ہیں پرسوں رخصتی ہے

اور آج ملنے کے لیے تڑپ رہے ہیں

عبادت غصے سے بڑبڑاتی بہروز خانزادہ کے

کمرے کی طرف جا رہی تھی

..جی فرمائیں

عبادت نے کمرے کا دروازہ کھولتے اونچی آواز

میں کہا

بہروز خانزادہ جو کمرے میں ٹہل کر

اسی کا انتظار کر رہا تھا اس نے جان

لٹاتی نظروں سے عبادت کے حسین چہرے

کی طرف دیکھا

اندر نہیں آؤ گی ؟؟

بہروز خانزادہ ایسے نارملی بولا جیسے ان

کے بیچ کچھ ہوا ہی نہیں ۔۔

نہیں ۔۔جو کہنا ہے جلدی کہیں ۔۔

عبادت نے سنجیدگی سے کہا

نمبر کیوں آف ہے ؟؟

بہروز خانزادہ نے عبادت کے قریب جاتے پوچھا

میرا موبائل میری مرضی ۔۔

عبادت نے پیٹ پر ہاتھ باندھتے سکون

سے جواب دیا

تو اس کے جواب پر بہروز خانزادہ نے

سر ہلا دیا

میری بیوی میری مرضی۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر کہا تو عبادت

نے نا سمجھی سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

کیا مطلب؟؟

عبادت نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا

چوبیس گھنٹوں میں ایک جچھی مانگتا ہوں

وہ بھی تم سے دی نہیں جاتی۔۔

ظالم بیوی۔۔

بہروز خانزادہ نے گھور کر کہا

یہ فضول باتیں کرنے کے لیے بلایا ہے؟؟

عبادت نے بیزاری سے کہا

فضول بات؟؟

بہروز خانزادہ کو صدمہ لگ گیا

جی۔۔آپ بھی فضول، آپ کی باتیں بھی

فضول۔۔

عبادت نے ہاتھ جھاڑتے کہا اور مڑ کر جانے لگی

بہروز خانزادہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے

میں کھینچا اور دروازہ بند کر دیا

عبادت نے گھبرا کر بہروز خانزادہ کی

طرف دیکھا

ڈرو نہیں عبادت۔۔میں کچھ نہیں۔۔

شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔

میں جتنا آپ کے متعلق اچھا سوچتی ہوں

آپ کچھ نہ کچھ کر کے میرا پھر سے دل

توڑ دیتے ہیں۔۔

عبادت کی آنکھوں کے ڈورے سرخ ہوئے

مجھے تم آج ایک بات بتا ہی دو۔۔

میں تمہارے پاس نہ آؤں تو کہاں جاؤں؟؟

بہروز خانزادہ کا لہجہ سخت ہوا اسے

عبادت کی بات بری لگی تھی

بہروز خانزادہ سے غلطی ہوئی تھی پر وہ

اپنے کیے پر پشیمان تھا اور آج تک معافی

مانگ رہا تھا

جائیں اپنی پہلی محبت کے پاس۔۔

مجھے تو آپ نے ہوس پوری کرنے کے لیے

رکھا ہوا ہے۔

عبادت نے سارے لحاظ سائیڈ پر رکھتے کہا

میں نے تم سے ہوس پوری نہیں کی تھی اپنا

حق لیا تھا۔۔

بہروز خانزادہ نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں

دو سالوں سے آپ کو یاد نہیں تھا کہ اس

حویلی میں آپ کی کوئی منکوحہ بھی ہے

اب ہوس جاگی تو حقوق یاد آ گئے۔۔

عبادت کے آنسو گالوں پر پھسلے

میری محبت کو ہوس کا نام دے کر ہمارے

پاک رشتے کی توہین مت کرو عبادت۔۔

بہروز خانزادہ اپنا غصہ کیسے ضبط کر

رہا تھا یہ رہی جانتا تھا

پاک رشتہ رہنے ہی کہاں دیا آپ نے؟؟

عبادت کو آج بھی وہ رات یاد آتی تو اس

کا دل تکلیف سے بھر جاتا

ایسا بھی کیا کر دیا میں نے۔۔ نکاح میں ہو

تم میرے۔۔

اگر کچھ وقت تمہارے ساتھ گزار لیا تو

کونسا گناہ کر دیا

بہروز خانزادہ غصے سے پھٹ پڑا

میری اجازت کے بغیر آپ میرے قریب

آئے۔۔ یہ گناہ ہی ہے۔۔

عبادت بھی غصے سے چیخی

ٹھیک ہے عبادت۔۔ میں نے بہت بار معافی

مانگ لی تم سے۔۔

تمہاری نظر میں میں غلط ہوں تو ٹھیک ہے

اب تم خود بھی چاہو گی تو بہروز خانزادہ

تمہارے قریب نہیں آئے گا۔۔

تم خود میرے قریب آؤ گی۔۔

بہروز خانزادہ نے انگلی اٹھا کر کہا

ہنہہ۔۔مجھے ہوس پرست شوہر کے قریب

آنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔

عبادت نے دوٹوک جواب دیا

یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔کون کس کے

قریب آتا ہے۔۔

ایک بات یاد رکھنا عبادت۔۔

مجھے لڑکیوں کی کمی نہیں ہے میں نے

تمہارے جسم کے لیے تم سے محبت نہیں کی

بازاروں میں سرِ عام ملتا ہے۔۔

اور بہروز خانزادہ خریدنے کی پوری حیثیت

رکھتا ہے۔۔

بس مسئلہ یہ ہے میں تم سے سچی محبت

کر بیٹھا ہوں۔۔

پر تمہارے لیے میری محبت ہوس ہے۔۔

آج سے بلکہ ابھی سے بہروز خانزادہ تمہارے

قریب آنا تو دور تمہاری طرف دیکھنا بھی

اپنی اپنی توہین سمجھے گا۔۔

بہروز خانزادہ کی آواز میں نمی گھلی تھی

وہ عبادت کے منہ پر ایک ایک لفظ مارتا وہاں

سے جا چکا تھا

اور عبادت جوں کی توں کھڑی رہ گئی۔۔

آج پہلی بار بہروز خانزادہ نے کھلے الفاظوں

میں عبادت سے کہا کہ وہ اس سے سچی

محبت کر بیٹھا ہے

آج پہلی بار اس نے کھل کر اظہار کیا تھا

کل کیچن میں یہی اظہار تو عبادت سننا

چاہتی تھی

پر اس وقت بہروز خانزادہ بنا کچھ کہے چلا

گیا تھا

اور آج جب ان میں سب ٹھیک ہونے کی

بجائے پھر سے بگڑ گیا تھا

تو عبادت کو احساس ہوا کہ اس نے بہروز

خانزادہ کے ساتھ سخت الفاظ استعمال

کیے ہیں۔۔

اس نے شاید عبادت کو سینے سے لگانے کے

لیے بلایا تھا

اور اس کے سکون کو عبادت ہوس کا نام

دے گئی۔۔

عبادت سننے کے ترستی تھی کہ کب بہروز

خانزادہ اسے کہے گا کہ اسے عبادت سے

محبت ہے

ذور آج جب اس نے کہا بھی تو تب، جب

عبادت غصے سے بھری پڑی تھی

اب اسے احساس ہو رہا تھا جب بہروز خانزادہ

وہاں سے جا چکا تھا

عبادت جلدی سے بہروز خانزادہ کے پیچھے

بھاگی پر وہ حویلی سے جا چکا تھا

ہارب جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اسے واش

روم سے پانی گرنے کی آواز آئی اس نے ایک

نظر واش روم کے بند دروازے کی طرف دیکھا

پھر سر جھٹک کر وہ بیڈ کے قریب آیا تو بیڈ

پر پڑا سرخ جوڑا دیکھ کر اس کے ماتھے پر

بل پڑے۔۔

پتا نہیں کیا چاہتی ہے یہ لڑکی۔۔ کیوں بار بار

میرے غصے کو ہوا دے رہی ہے۔۔

ہارب نے سوٹ پکڑ کر بیڈ کی دوسری سائیڈ

پر اچھالا اور خود بیڈ پر لیٹ کر اسنے آنکھیں

موندلیں۔۔

عروب نہائی تو اسے احساس ہوا وہ کپڑے کمرے

میں ہی رکھ آئی ہے حویلی میں تو اس کے کمرے

میں بنا اجازت کوئی نہیں آتا تھا

پر اب اس کا اور ہارب کا مشترکہ کمرہ تھا

عروب نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر

جھانکا ہارب بیڈ پر آنکھیں بند کیے چت لیٹا تھا

ہارب۔۔

عروب نے ڈرتے ڈرتے اسے آواز دی۔

ہارب ان سنی کرتا لیٹا رہا۔۔

ہارب۔۔ پلیز میرے کپڑے پکڑا دو۔۔

عروب نے اس بار اونچی آواز میں کہا تو

ہارب نے آنکھیں کھول کر واش روم کی

جانب دیکھا۔۔

عروب کا پانی سے تر ہاتھ واش روم سے باہر

تھا جو اس نے کپڑے پکڑنے کے لیے نکالا تھا

میں تمہارا ملازم نہیں ہوں۔۔ خود آکر پکڑ لو۔۔

ہارب نے بیزاریت سے کہا اور کروٹ لے کر

لیٹ گیا

میں باہر کیسے آؤں ؟؟ پلیز تم پکڑا دو یا پھر

تم کمرے سے چلے جاؤ میں باہر آکر کپڑے

پہن لیتی ہوں۔۔

عروب نے منمنا کر کہا

میں کیوں جاؤں اپنے کمرے سے ؟؟ اور مجھے

تمہیں دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔

آکر لے لو کپڑے۔۔

ہارب نے کروٹ لیتے ہی جواب دیا اور آنکھیں

موند لیں۔۔

عروب پریشانی سے ہونٹ کاٹنے لگی اس نے

ٹاول اپنے اوپر پھیلایا اور زرا سا سر باہر نکال

کر ہارب کی طرف دیکھا

جو اسی پوزیشن میں لیٹا تھا

عروب دبے پاؤں واش روم سے نکلی اور آہستہ

آہستہ بیڈ کی طرف بڑھنے لگی۔۔

ہارب کروٹ لیے آنکھیں موندے لیٹا رہا

عروب نے دھڑکتے دل سے اپنے کپڑے اٹھائے

اور واش روم کی طرف بھاگنے لگی

اس سے پہلے ہی ہارب جھٹکے سے اٹھا اور عروب

کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ کے ساتھ دیوار سے

پن کیا۔۔

عروب اس وقت صرف ٹاول لپیٹے تھی گیلے

شولڈر کٹ بال اس کے کندھوں پر پانی کی

بوندیں پھینک رہے تھے

دودھیار نگت پانی کے قطروں سے مزید نکھر

رہی تھی۔۔

ہارب کی نظر عروب کی دھڑکنوں کے مقام

پر گئی

ہارب کے دانتوں کے نشانوں سے وہ حصہ

کہیں سے نیلا تو کہیں سے سرخ ہو گیا تھا

اور جس حصے پر ہارب نے درندگی دکھائی وہ

حصہ سوج گیا تھا

عروب کا ہاتھ ہارب کے ہاتھ میں تھا ہارب نے

عروب کو سر تا پیر سلگتی نگاہوں سے دیکھا

میں جانتا ہوں تم جان بوجھ کر ایسی حرکتیں

کر کے مجھے بہکا رہی ہو۔۔

تاکہ میں تمہارے ساتھ بیڈ پر وقت گزاروں۔۔

پر بھول ہے تمہاری۔۔ہارب نفس کا ہلکا نہیں

ہے تم جو مرضی کرلو۔۔

پر میری محبت بھری قربت تمہیں کبھی نصیب

نہیں ہو گی۔۔

ہارب عروب کا جبڑا دبوچ کر اس کے منہ پر

پھنکار رہا تھا عروب بے یقینی سے ہارب کے

الفاظوں کے تیر سے اپنا آپ زخمی ہوتے

محسوس کر رہی تھی

ہ۔۔ہارب۔۔میں اپنے کپڑے۔۔

او جسٹ شٹ اپ۔۔ تم کپڑے واش روم میں

بھی رکھ سکتی تھی پر نہیں۔۔

پہلے جان بوجھ کر مجھ سے مانگ رہی تھی پھر

اس حلیے میں باہر آ گئی۔۔

تم نے کیا سوچا میں تمہیں اس حلیے میں دیکھ

کر بہک جاؤں گا تمہارا گناہ معاف کر دوں گا؟؟

ہارب نے عروب کے گیلے شولڈر کٹ بال

مٹھی میں دبوچ لیے

آااہ۔۔

نہیں ہارب۔۔میں بس کپڑے لینے آئی تھی

بال چھوڑ دو پلیز۔۔مجھے درد ہو رہا ہے

عروب کے آنسو اس کے گالوں پر پھسلے

یہ درد اب ساری زندگی تمہیں ہوتا رہے گا

تم نے مجھے زلیل کیا۔۔میں تمہیں دن رات

اذیتیں دے کر تمہارا وہ حال کروں گا کہ

تم اپنے کیے پر پچھتاؤ گی۔۔

میں اپنے اندر تمہارے لیے جتنا قہر اور نفرت

لیے پھر رہا ہوں تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔

آئندہ میرے سامنے اس حلیے میں مت آنا

ورنہ تمہیں زندہ درگور کر دوں گا۔۔

ہارب نے جھٹکے سے عروب کے بال چھوڑے

اور اس پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈال کر

کمرے سے نکل گیا

عروب نے آج پھر سے ہارب کا ایک الگ ہی

روپ دیکھا تھا

گزرتے دن کے ساتھ ہارب کا غصہ کم ہونے کی

بجائے مزید بڑھ رہا تھا

عروب سسکتے ہوئے وہی فرش پر بیٹھتی چلی گئی

وہ بے دھیانی میں نہانے چلی گئی پھر اس نے

ہارب سے کہا بھی کہ کپڑے پکڑا دے

پر ہارب الٹا اسے ہی الزام دے گیا

عروب کو اب احساس ہوا کہ ایک چھوٹے سے

الزام پر وہ کتنا تڑپی ہے

اس نے تو ہارب پر اتنا گھٹیا الزام لگایا ہے

وہ کتنا تڑپا ہو گا

ہارب تو ابھی عروب سے نرمی برت رہا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا عروب سخت رویوں کی

عادی نہیں ہے

اور کچھ حشمت علی کی وجہ سے وہ چپ تھا

ہارب جانتا تھا حشمت علی اسے کبھی بھی

عروب کے ساتھ سختی نہیں کرنے دیں گے

اور اس کا ڈیمو وہ آج ناشتے میں دیکھ چکا تھا

❤❤❤❤❤

مصطفیٰ

مصطفیٰ۔۔

مصطفیٰ اپنے کمرے میں کھڑا اوارڈروب سے

کچھ نکال رہا تھا جب مہر اس کے پیچھے آکر

کھڑی ہوئی اور اسے اس کے نام سے پکارا

مصطفیٰ نے مسکرا کر مڑتے مہر کی طرف دیکھا

مصطفیٰ کی جان۔۔ پھر سے نام لو میرا۔۔

مصطفیٰ نے مہر کو کمر سے کھینچ کر اپنے

ساتھ لگا یا

مصطفیٰ کے سینے سے ٹکراتے مہر کے دل کی

دھڑکنیں اتھل پتھل ہوئیں

دوسری طرف مصطفیٰ کا بھی یہی حال تھا

مم۔۔ مصطفیٰ۔۔

مہر کے پنک لپ گلوز لگے ہونٹوں نے پھر

سے مصطفیٰ کا نام لیا

تو مصطفیٰ سے مزید اپنے جزباتوں پر بندھ باندھنا

مشکل ہو گیا

اس نے مہر کو خود میں بھیچ لیا مہر بھی سکون

سے آنکھیں بند کرتی مصطفیٰ کی مضبوط

گرفت میں سما گئی

"ماہ"

میرے لیے تم سے دور رہنا بہت مشکل ہوتا

جا رہا ہے۔۔

مصطفیٰ نے مہر کی کمر پر گرفت مضبوط کرتے کہا

میرے لیے بھی۔۔

مہر نے جھجھکتے ہوئے کہا تو مصطفیٰ کو اپنی

سماعتوں پر یقین نہیں آیا

اس نے جھٹکے سے مہر کو اپنے سامنے کرتے

اسے بے یقین نظروں سے دیکھا

مہر کی پلکیں شرم سے لرزنے لگیں

جو ابھی کہا۔۔پھر سے کہو۔۔

مصطفیٰ نے مہر کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں

بھر کر کہا

مصطفیٰ۔۔۔آاپ۔۔ بڑے ہیں۔۔تو پہلے

رخصتی۔۔ہماری ہونی۔۔چاہیئے تھی۔۔

مہر نے مصطفیٰ کی شرٹ کے بٹنز سے کھیلتے

معصومیت سے کہا تو مہر کی بات پر مصطفیٰ

مزید حیران ہوا۔۔

تم چاہتی ہو ہماری جلدی رخصتی ہو جائے؟؟

مصطفیٰ نے مہر کا چہرہ اوپر کرتے اسکے

گلابی ہونٹوں پر جسارت کرتے کہا

مصطفیٰ کی جسارت پر مہر کے چہرے پر مصطفیٰ

کی محبت کے رنگ بکھر گئے

ج۔۔۔جی۔۔

مہر تو آج اچھے بچوں کی طرح مصطفیٰ کے

سارے سوالوں کا جواب دے رہی تھی

مصطفیٰ کو مہر کی یہی ادائیں اچھی لگتی تھیں

ٹھیک ہے میں ابھی بڑے پاپا سے کہتا ہوں

کہ ماہ چاہتی ہے اس کی بھی کل عبادت

کے ساتھ رخصتی ہو جائے

مصطفیٰ نے ہنسی دباتے شرارت سے کہا اور

مہر کا ہاتھ پکڑ کر لے جانے لگا

مہر نے بوکھلا کر مصطفیٰ کی طرف دیکھا

مم ۔۔۔ مصطفیٰ ۔۔

رکیں پلیز ۔۔

مہر نے اپنا ہاتھ کھینچ کر مصطفیٰ کو روکا

اااآ آپ ۔۔ تو ۔۔ سیریس ہو گئے ۔۔ مم ۔۔ میں

تو مزاق ۔۔ کر رہی تھی

مہر نے اپنی جان چھڑانے کے لیے جلدی سے

جھوٹ بول دیا

تم مذاق کر رہی تھی ؟؟ مصطفیٰ نے مہر کو

غصے سے گھورتے کہا

نن ۔۔ نہیں ۔۔ مم ۔۔ مطلب جی ۔۔

مم ۔۔ میرا مطلب ہے ۔۔ نہیں ۔۔

مہر کی سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا کہے مہر کے
ہکلانے پر مصطفیٰ کی ہنسی چھوٹ گئی

ہاہاہاہا۔۔

پاگل لڑکی۔۔مذاق تو میں کر رہا تھا۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے ماتھے پر ہاتھ مارتے اسے
محبت بھری نظروں سے دیکھتے کہا

میں نہیں بولتی آپ سے۔۔مہر کی آنکھوں
سے چھم چھم پانی گرنے لگا

وہ روتے ہوئے ناراض ہو کر جانے لگی تو
مصطفیٰ نے اسے پیچھے سے ہگ کر لیا

سوری جان۔۔پلیز آنسو مت بہانا۔۔تمہیں
میری قسم۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے آنسوؤں پر تڑپتے اس کے

کندھے پر ہونٹ رکھتے کہا

مہر تو خود مصطفی کی دیوانی ہو رہی تھی آج کل

اسے مصطفیٰ کے علاوہ کچھ سوجھتا ہی

نہیں تھا اس کا بس نہیں چلتا تھا وہ چوبیس گھنٹے

مصطفیٰ سے چپکی رہے

مصطفیٰ کے ہاتھ مہر کے پیٹ پر تھے وہ مہر کے

کندھے پر اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا

مصطفیٰ کے لمس پر مچلتے مہر جھٹکے سے مڑی اور

مصطفیٰ کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے

مصطفیٰ ایک دم چونک گیا پھر اندر تک سرشار

ہوتے مصطفیٰ نے مہر کو مزید خود کے قریب

کیا اور شدت سے مہر کے ہونٹوں پر

لمس بکھیرنے لگا

پر آج مصطفیٰ سے زیادہ مہر کے لمس میں
شدت تھی۔۔
مہر آج پل پل مصطفیٰ کو حیران کر رہی تھی نکاح
کے بعد مہر کو احساس ہوا وہ تو بہت پہلے سے
ہی مصطفی کی دیوانی تھی

پر اسے احساس دیر سے ہوا اور اب جب وہ
اس کا محرم بن گیا تھا تو مہر اس پر اپنی
محبت ظاہر کرنا چاہتی تھی
اسے پل پل احساس دلانا چاہتی تھی کہ وہ
مصطفیٰ سے بے حد محبت کرتی ہے
وہ دونوں ہر چیز سے بے خبر ایک دوسرے
کے ہونٹوں کا جام پینے میں مصروف تھے
نہ مصطفیٰ کو ہوش تھی نہ مہر کو۔۔

ماہ۔۔اب بس بھی کر دو۔۔بچے کی جان

لو گی کیا؟؟

مصطفیٰ نے آہستہ سے مہر کے ہونٹوں سے

ہونٹ ہٹاتے شرارت سے کہا

صرف کس کرنے سے جان تھوڑی نہ جاتی ہے۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے گلے میں بازو حائل

کرتے کہا

اچھا۔۔تو پھر کیسے جان جاتی ہے۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے نیچے ہونٹ پر انگوٹھا

پھیرتے گھمبیر آواز میں کہا

سب کچھ کرنے سے۔۔مہر نے ہونٹ مصطفیٰ

کے کان کے قریب لے جا کر سرگوشی کی

اور کب ہو گا ہمارے بیچ سب کچھ؟؟مہر

کی باتوں سے مصطفیٰ کو اپنے جزبات پر

قابو پانا مشکل لگ رہا تھا

وہ خود تو سکون سے جا کر سو جاتی تھی پر

مصطفیٰ کی نیندیں اڑا دیتی تھی

جب ہماری رخصتی ہو گی۔۔ مہر نے مصطفیٰ

کے گال پر ہونٹ رکھے

ٹھیک ہے۔۔ میں تب تک صبر کر لوں گا۔۔

مصطفیٰ نے ٹھنڈی آہ بھرتے کہا تو مہر

مسکرا دی

کل کے فنکشن کے لیے کچھ چاہئیے تو نہیں؟؟

مصطفیٰ نے مہر کے بال کان کے پیچھے اڑستے پوچھا

ہمم۔۔ مہر نے فوراً سر ہلا دیا

کیا؟؟

ہم کل ایک ہی کلر کی ڈریسنگ کریں گے

کپل گول

مہر کی بات پر مصطفیٰ کی مسکراہٹ تھم گئی

جبکہ وہ خاموش ہی رہا

کیا ہوا؟؟ چپ کیوں ہو گئے؟؟

مہر نے پریشانی سے پوچھا

اگر تم کل ریڈ پہنو گی تو کیا مجھے بھی ریڈ

کلر پہننا پڑے گا؟؟

مصطفیٰ نے گھبرا کر پوچھا

حد ہو گئی۔۔ میری رخصتی ہے جو میں ریڈ کلر

پہنوں گی۔۔

ہم دونوں بلیک پہنے گے۔۔ مہر نے مصطفیٰ کی

پریشانی دور کی

تھینک گاڈ۔۔مجھے لگا کوئی پیلا گلابی پہننا پڑے گا

مصطفیٰ نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے کہا

تو مہر نے گھور کر دیکھا

چائے پیئیں گے ؟؟

مہر نے مصطفیٰ کی بات ہوا میں اڑائی

نہیں۔۔

کیوں ؟

میرے منہ میں تمہاری زبان کا ذائقہ گھُل

گیا ہے اور ابھی میرا ٹیسٹ چینج کرنے

کا ذرا ابھی موڈ نہیں ہے بلکہ یہی ٹیسٹ

مجھے پھر سے چاہیئے

مصطفیٰ کہتے ہی پھر سے مہر کے ہونٹوں پر

جھک گیا

♥♥♥♥

حشمت علی حویلی سے لوٹا وہ باہر صحن میں

بیٹھ کر پانی پی رہا تھا پاس ہی کرسی پر ہارب

بیٹھا موبائل پر ٹائیپنگ کر رہا تھا

عروب ہچکچاتے ہوئے حشمت علی کے پاس

آکر کھڑی ہو گئی

کیا ہوا بیٹی ؟؟؟ کچھ چاہیے ؟؟

حشمت علی نے پریشان کھڑی عروب سے پوچھا

جو کھڑی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی

ہارب نے اسے ٹیڑھی نظروں سے دیکھا سرخ

جوڑے میں عروب کا دودھیار نگت دمک

رہا تھا ہارب سر جھٹک کر

پھر سے ٹائیپنگ کرنے لگا۔۔

وہ۔۔آاآپ۔۔حویلی گئے تھے نا۔۔تو بابا۔۔
کیسے ہیں؟؟

بالاج خانزادہ کا پوچھتے عروب کی آواز میں نمی گھل گئی

ہارب نے اس بار غصے سے عروب کی طرف دیکھا

سردار سائیں ٹھیک ہیں۔۔کل حویلی میں رخصتی ہے تو اسی تیاریاں چل رہی ہیں۔۔

حشمت علی نے سنجیدگی سے بتایا اب وہ عروب سے کیا کہتا کہ اتنے سالوں کی وفاداری کے بعد آج پہلی بار بالاج خانزادہ نے اس سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی

رخصتی کے زکر پر عروب کہ آنکھیں چھلک پڑیں کتنے ارمان تھے اس کے اپنے لالہ

کی شادی کے ۔۔

آج مہندی ہوگی حویلی میں ؟؟

عروب نے اداس لہجے میں پوچھا

نہیں ۔۔ کل رات جو کچھ بھی ہوا اس وجہ سے

سردار سائیں نے صرف رخصتی کا

اعلان کر دیا ہے

حشمت علی نے گہرا سانس لیتے کہا تو عروب کا

دل مزید تکلیف سے بھر گیا

اس کی وجہ سے اس کے لالہ اور عبادت خانی

کی رخصتی کتنی سادگی سے ہو رہی تھی

اتنی ہی یاد آرہی ہے ان کی تو واپس چلی جاؤ ۔۔

ہارب نے نظریں موبائل پر مرکوز کرتے

طنزاً کہا حشمت علی نے گھور کر ہارب کی طرف دیکھا

تم چپ نہیں رہ سکتے ہارب پتر۔۔ حشمت علی
نے ہارب کو آنکھیں دکھائیں
میں تو کل رات سے چپ ہی ہوں داداسائیں۔۔
جس دن میری زبان کھلی آپ کی اس
عروب بیٹی کو ایسی چپ لگے گی کہ قبر تک
اپنی زبان نہیں کھولے گی۔۔۔
ہارب نے کھڑے ہوتے عروب کی طرف
غصیلی نگاہوں سے دیکھا اور اپنے کمرے
میں چلا گیا
عروب بے آواز آنسو بہاتی وہیں کھڑی رہ گئی
دماغ اس کا حویلی میں ہی اٹکا ہوا تھا اس کا
بس نہیں چل رہا تھا اڑ کر چلی جائے اور
اپنے بہروز لالہ اور عبادت خانی کی رخصتی

کی تقریب میں شامل ہو جائے

عروب بیٹی۔۔ تم فکر نہیں کرو میں سردار سائیں

سے بات کرتا ہوں انہیں کہتا ہوں کہ تمہیں

بھی کل کی تقریب میں شامل ہونے کی

اجازت دے دیں۔۔

حشمت علی نے عروب کے دل کی بات سمجھتے

کھڑے ہو کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا

نہیں۔۔ بابا نہیں مانے گے الٹا آپ سے خفا

ہوں گے۔۔ آپ رہنے دیں۔۔

عروب نے سسکتے ہوئے کہا اور ہارب کے

پیچھے کمرے میں چلی گئی

کمرے میں ہارب جیسے اس کے انتظار میں ہی

بیٹھا تھا عروب کو دیکھ کر وہ

پھر سے شروع ہو گیا

میرے بچے کی ماما کو میکے کی یاد آ رہی ہے ؟؟

ہارب نے عروب کی ٹھوڑی پکڑ کر اس

کا چہرہ اوپر کرتے مصنوعی لاڈ سے کہا

عروب نے بھیگی آنکھوں سے ہارب کی طرف

دیکھا۔۔

اتنی ہی فکر تھی اپنے لالہ کی رخصتی کی تو

مجھے زلیل کرنے سے پہلے ایک بار ان

کا ہی سوچ لیتی۔۔

ہارب نے عروب کے چہرے کا جھٹکا دیتے چھوڑا

ہ۔۔ہارب۔۔مجھے کل کی تقریب میں

شامل ہونا ہے۔۔

عروب نے روتے ہوئے ہارب سے اپنے دل کی

بات کی۔۔

کیوں ؟؟؟ایک ہی دن میں ساری ہوا نکل گئی ؟؟

ہارب نے دل جلانے والی مسکراہٹ عروب

کی طرف اچھالی

ہارب میں ہر سزا کے لیے تیار ہوں پلیز

مجھے کل حویلی لے جاؤ۔۔

عروب نے ہارب کا ہاتھ پکڑتے سسکتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے لے جاؤں گا پر ایک شرط پر۔۔

ہارب نے ایک نظر اپنے ہاتھ کی طرف

دیکھا جو عروب کے ہاتھ میں تھا

ک۔۔۔کیسی شرط۔۔

عروب کا دل انجانے خوف سے لرزا۔۔

اگر تم کل سب کو سچ بتاؤ گی تبھی میں تمہیں

حویلی لے جاؤں گا۔

ہارب کا لہجہ سخت نہیں تھا پر نرم بھی نہیں تھا

جبکہ ہارب کی بات پر عروب نے ایک

دم ہارب کا ہاتھ چھوڑ دیا

اگر وہ سب کو سچ بتائے گی تو یقیناً ہارب اسے

چھوڑ دے گا یہاں تک کہ حویلی میں

بھی سب اسے ہارب سے الگ کر دیں گے

کل تو بچے کے نام پر بالاج خانزادہ نے اس

کا نکاح پڑھوا دیا

سچ سن کر وہ پتا نہیں کیا ری ایکٹ کریں گے

نن۔۔نہیں۔۔ہارب۔۔سب مجھے تم سے

الگ کر دیں گے۔۔اور تم بھی مجھے چھوڑ

دو گے۔۔

عروب نے آنکھوں میں خوف لیے ڈرتے

ڈرتے کہا

وہ تو ویسے بھی میں تمہیں ایک دن چھوڑ

دوں گا۔۔ کسی بھول میں مت رہنا تم۔۔

ہارب نے غصے سے لب بھینچے

عروب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

رونا بند کرو۔۔ سخت زہر لگتی ہو مجھے جب تم

مگرمچھ کے آنسو بہاتی ہو دل تو چاہتا ہے

تھپڑوں سے تمہارا منہ لال کر دوں۔۔

ہارب کی آنکھیں غصے سے لال ہوئیں

ہاں۔۔ یہ کسر رہ گئی ہے پوری کر دو۔۔ کل

رات سے دو بار تمہارے ظلم کا نشانہ

بن چکی ہوں۔۔ اب بھی کچھ کرنا ہے تو کر لو۔۔

کل بھی اتنی پین ہوئی ابھی بھی ہو رہی ہے

مزید سہہ لوں گی میں۔۔

عروب نے بچوں کی طرح سوں سوں کرتے کہا

عادت ڈال لو سہنے کی۔۔ابھی تو میں دادا

سائیں کی وجہ سے نرمی برت رہا ہوں

جس دن میرا دماغ خراب ہوا نا عروب۔۔

اپنی ٹوٹی ہڈیاں، چیخیں اور آنسو گنتی رہ

جاؤ گی۔۔

ہارب کا دل عروب کے آنسوؤں پر بھی نہیں

پگھلا تھا۔۔

ہ۔۔ہارب۔۔

نام مت لیا کرو میرا۔۔جب میرا نام لیتی ہو

اپنے نام سے نفرت محسوس کرتا ہوں میں۔۔

ہارب غصے سے چلایا تو عروب ڈر کر دو

قدم پیچھے ہوئی

دفع ہو جاؤ میری نظروں سے ورنہ تمہارا یہ سوٹ

بھی تمہارے اس خوبصورت جسم پر سلامت

نہیں رہے گا۔۔

ہارب نے عروب کا بازو دبوچے کہا۔۔

پھاڑ دو۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔

غصے سے ہی سہی تمہارے ہونٹ میرے جسم

کا لمس تو محسوس کرتے ہیں۔۔

عروب نے درد سے بلبلاتے کہا ہارب کی

انگلیاں اس کے بازو میں پیوست ہو رہی تھیں

پر عروب کی اتنی کھلم کھلا بات پر ہارب

کی زبان تالو سے چپک گئی

وہ حیرت سے عروب کی طرف دیکھنے لگا

شاید اسے عروب سے اتنی بے باکی کی

امید نہیں تھی

زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے بیوی

ہوں تمہاری۔۔ نفرت سے، پیار سے۔۔

جیسے چاہو حق لے لو۔۔

میں نہیں روکوں گی۔۔

عروب نے ہلکا سا مسکرا کر کہا تو ہارب نے

اسے جھٹکے سے بیڈ پر دھکا دے دیا

بہت شوق ہے تمہیں حق لینے کا؟؟؟

جس دن میں نے اپنا حق لے لیا تمہیں چلنے

پھرنے لائق نہیں چھوڑوں گا۔۔ میری زرا سی

سختی پر ابھی تک تمہارا درد ختم نہیں ہوا

پوری سختی کرنے پر آیا تو سوچو پھر کیا

حالت ہو گی تمہاری۔۔

ہارب کہہ کر جانے لگا پر عروب کی بات

پر اس کے قدم تھم گئے

سیدھی طرح کہیں ڈر لگتا ہے میری قربت سے۔۔

آپ کو مجھ سے محبت ہو جائے گی۔۔

عروب نے ہلکی سی آواز میں منمنا کر کہا تو

ہارب کی حیرت سے انتہا نہ رہی وہ غصے

سے مٹھیاں اور لب بھینچتا کمرے سے نکل گیا

عروب کو جواب دینے کا کوئی فائدہ نہیں تھا

ہارب اگر اسے کچھ کہتا تو وہ آگے سے

مزید بے باک ہو سکتی تھی

کیونکہ عروب سے اب کسی بھی قسم کی

امید کی جا سکتی تھی

جبکہ عروب بیٹھے اپنی ہی کہی باتوں پر شرمندہ ہو رہی تھی

میں نے کونسا کسی ایرے غیرے سے بولا ہے

اپنے محرم سے کی ہیں محبت بھری باتیں۔۔

عروب نے سوچتے خود کو پرسکون کیا پر
اسے نئی فکر لاحق ہو گئی تھی

وہ کل ہر حال میں حویلی جانا چاہتی تھی پر کیسے۔۔

یہ اسکی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا

عروب ساری رات سو نہ سکی اسے رہ رہ
کر حویلی کی یاد آ رہی تھی وہ فرش پر
اپنے بستر پر لیٹے بے آواز روتی رہی
ہارب اس کا رونا صاف محسوس کر رہا تھا

پر مجال ہے جو اس نے تسلی کے دو بول

بولے ہوں

وہ سخت دل کیسے لیٹا رہا پر سویا وہ بھی نہیں۔۔

♥♥♥♥

عبادت بیڈ پر رخصتی کا جوڑا رکھے اسے ایک ٹک

دیکھ رہی تھی آج اس کی رخصتی تھی

اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ آج خوش

ہو یا نہیں۔۔

بہروز خانزادہ نے کل اپنے دل کی بات

تو کہی پر وہ سہی وقت نہیں تھا

ہمیشہ میں ہی غلط ہوتی ہوں کیا؟؟ میں ایک

لڑکی ہوں میری بھی کچھ فیلنگز ہیں جن کی

انہیں فکر ہی نہیں ہے۔۔

میں کیسے بھول جاؤں وہ اذیت بھری رات۔۔

زرا سا بھی ترس نہیں کھایا انہوں نے مجھ پر۔۔

اور اب چاہتے ہیں میں انہیں معاف کر دوں۔۔

میں انسان ہوں فرشتہ نہیں۔۔

معاف کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا پر وقت

کے ساتھ صبر آ جاتا ہے۔۔

مجھے بھی آ ہی جائے گا پر وہ اذیت میں

کبھی نہیں بھول پاؤں گی۔۔

میں سوائے صبر کے کچھ نہیں کر سکتی۔۔

اگر میں غلط ہوتی تو کیا بہروز مجھے اتنی

آسانی سے معاف کر دیتے؟؟

مجھے بھی تو کوئی سمجھے۔۔ میری فیلنگز ہرٹ

ہوئی ہیں۔۔

میں اپنی تکلیف کسی سے شیئر بھی نہیں
کر سکتی۔۔
عبادت ہاتھوں میں چہرہ چھپائے سسکنے لگی
پوری حویلی جگمگا رہی تھی پر اس سب کے
باوجود سب کے چہرے اور دل اداس تھے
اور وجہ تھی اس حویلی کی رونق عروب۔۔
بابا۔۔میں چاہتا ہوں عروب بھی آج کے فنکشن
کے لیے حویلی آئے۔۔
بالاج خانزادہ اپنے کمرے میں سر جھکائے گم سم
بیٹھا تھا روپ اپنے اور اس کے کپڑے
نکال رہی تھی جب بہروز خانزادہ نے
آ کر التجائیہ انداز میں کہا
بالاج خانزادہ نے سر اٹھا کر خونخوار نظروں

سے بہروز خانزادہ کو گھورا

روپ نے پلٹ کر ایک نظر بالاج خانزادہ
پھر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

تمہارے لیے آج خوشی کا دن ہے میں
نہیں چاہتا میرے منہ سے کچھ ایسا نکلے
جو تمہیں برا لگے۔۔

بالاج خانزادہ نے کھڑے ہو کر اپنی گھڑی
اتارے لہجہ سخت ہونے سے روکا

آپ کو جو کہنا ہے کہہ لیں۔۔ لیکن پلیز
عروب کو۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے ڈریسنگ ٹیبل
پر ہاتھ مارا تو ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی

ساری چیزیں نیچے گر گئیں۔۔

پرفیومز ٹوٹ کر بکھر گئیں اور خوشبو پورے

کمرے میں پھیل گئی

جبکہ بالاج خانزادہ کے اتنے سخت ری ایکشن

پر روپ خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی

پر بہروز خانزادہ بنا ہلے سنجیدگی سے کھڑا رہا

شاید وہ خود کو ان سب کے لیے تیار

کر کے لایا تھا

بابا۔۔ میری ایک ہی تو بہن ہے۔۔ نازوں سے

پالا ہے اسے۔۔

آپ ہی نے کہا نا میرا لیے آج خوشی کا دن

ہے تو پھر میری بات مان لیں۔۔

عروب کو صرف آج کے لیے حویلی آنے کی

اجازت دے دیں۔۔

بہروز خانزادہ نے منت بھرے انداز میں کہا

مر گئی ہے وہ میرے لیے۔۔ایسا نہ ہو کہ

میں تم سے بھی ہر رشتہ ختم کرلوں۔۔

اس لیے چلے جاؤ یہاں سے۔۔

بالاج خانزادہ نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی اور

صوفے پر پڑی اجرک پکڑ کر کمرے سے چلا گیا

اس کے جاتے ہی روپ پھوٹ پھوٹ کر

رو پڑی۔۔

ماما۔۔مت روئیں۔۔آپ دیکھنا ایک دن بابا

عروب کو خود حویلی لے کر آئیں گے۔۔

بہروز خانزادہ نے جلدی سے آگے بڑھ کر

روپ کو اپنے ساتھ لگایا

بہروز۔۔مجھے کچھ تو اس کے بارے میں بتاؤ

وہ جس حال میں ہے خوش بھی ہے یا نہیں۔۔

روپ نے بہروز خانزادہ کے سینے سے

لگتے سسکتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے میں پتا کرواتا ہوں آپ روئیں

تو نہیں۔۔

بہروز خانزادہ نے اپنی ماما روپ کے آنسو صاف

کرتے کہا

پتا نہیں ہماری خوشیوں کو کس کی نظر لگ گئی

ہے کتنے خوش تھے ہم سب۔۔

روپ کے آنسو تھم ہی نہیں رہے تھے

انشاءاللہ ہمارے خوشیوں بھرے دن پھر

سے آئیں گے آپ بس دعا کیا کریں اور

پریشان نہیں ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے گہرا سانس لیتے کہا پر روپ
ماں تھی اسے دو دن سے صبر ہی نہیں
آرہا تھا
اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا اسے اپنی اولاد
کی طرف سے اتنا بڑا دکھ جھیلنے کو ملے گا
اوپر سے بالاج خانزادہ بھی اس کے ساتھ
سخت رویہ رکھے ہوئے تھا جیسے ان سب
میں روپ کا ہی قصور ہو۔۔

بہروز خانزادہ وائیٹ شلوار قمیض کے ساتھ بلیک
اجرک کندھوں پر رکھے ہاتھ میں برینڈڈ واچ پہنے

بالوں کو جیل سے سیٹ کیے خود پر پرفیوم سپرے

کرتا اپنی بھرپور پرسنلٹی کے ساتھ کمرے سے

نکلا اس کا رخ لان میں بنے سٹیج کی طرف تھا

مصطفیٰ نے اسے کہا کہ وہ شیروانی پہنے پر

بہروز خانزادہ نے صاف منع کر دیا

ایک تو عروب فنکشن میں شامل نہیں ہو رہی تھی

دوسرا جسے وہ رخصت کر کے ایک کمرے سے

دوسرے کمرے میں لے جا رہا تھا وہ خوش ہی

نہیں تھی۔۔

وہ بہروز خانزادہ کی محبت کو ہوس کا نام

دے چکی تھی۔۔

بہروز خانزادہ کو اپنی غلطی کا احساس تھا

وہ کتنی بار معافی بھی مانگ چکا تھا پر عبادت

نے معاف نہیں کرنا تھا اس نے نہیں کیا۔۔

بہروز خانزادہ سٹیج پر جا کر بیٹھ گیا مصطفیٰ

بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

اس نے اپنی ماہ کے کہنے پر بلیک شلوار قمیض

ساتھ بلیک ہی اجرک لی تھی

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ دونوں ہی سٹیج

پر صوفے پر بیٹھے بہت ہینڈسم لگ رہے تھے

آنے والے مہمان خان حویلی کے ان دو

شاندار مردوں کو ستائشی نظروں سے دیکھ

رہے تھے۔۔

عبادت کو بیوٹیشن تیار کر کے جا چکی تھی

وہ ریڈ لہنگے میں برائیڈل میک اپ کیے

بے حد حسین لگ رہی تھی

اسے صبح سے عروب کی کمی محسوس

ہو رہی تھی پر وہ خاموش تھی

اس نے کسی سے کوئی بات نہیں کی۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی بالاج خانزادہ

کے آگے کوئی بولنے کی ہمت نہیں کرے گا

عبادت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی خود

کو دیکھ رہی تھی

جب الفت مسکرا کر کمرے میں آئی

ماشاءاللہ۔۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

الفت کی آواز میں نمی گھلی تھی۔۔

ماما۔۔آپ رو رہی ہیں؟؟

عبادت نے الفت کا ہاتھ تھام کر پوچھا

ہمم۔۔۔آؤ بیٹھو۔۔ تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔۔

الفت بھی عبادت کا ہاتھ تھام کر اسے
صوفے تک لے آئی
عبادت نے صوفے پر بیٹھتے سوالیہ نظروں
سے الفت کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں
میں نمی تھی
پتا ہے عبادت۔۔ جب میری شادی ہوئی تھی
میں نا سمجھ تھی
رشتوں کو کیسے نبھانا ہے انہیں کیسے پروان
چڑھانا ہے مجھے ان سب باتوں کا بالکل بھی
نہیں پتا تھا
میں بس اتنے میں ہی خوش تھی کہ میری
شادی ہو رہی ہے
پر میرا نصیب ایسے انسان سے جڑا جس نے

مجھے رشتوں سے نفرت کروادی

جس نے میری زندگی کے خوبصورت دن

اذیتوں سے بھر دیئے

الفت کے آنسو گالوں پر پھسلے عبادت خاموشی

سے الفت کی باتیں سن رہی تھی

اس اذیت بھرے وقت میں مجھے مصطفیٰ

کا ساتھ ملا میں پھر سے سب بھلا کر جینے

لگی مجھے جیسے مصطفیٰ کے روپ میں

جینے کا سہارا مل گیا۔۔

پر میری اذیتیں پھر بھی ختم نہیں ہوئیں۔۔

جانتی ہو کیوں ؟؟؟

الفت نے عبادت کی طرف دیکھتے کہا تو

عبادت نے سوالیہ نظروں سے الفت کی

طرف دیکھا

کیونکہ میں طلاق کے دھبے سے ڈرتی تھی

میں نہیں چاہتی تھی مجھ پر طلاق کا

لیبل لگے۔۔

میں نے اس رشتے کو نبھانے کی جی جان

سے کوشش کی پر جب سامنے والا ہی نبھانا

نہیں چاہتا تھا تو میں اکیلی کچھ نہ کر سکی۔۔

الفت کے دماغ میں ماضی گھوم رہا تھا

آج وہ خود اپنے زخم تازہ کر رہی تھی جو

اسے شہروز نے دیے تھے

پھر وہی ہوا جس سے میں ڈرتی تھی مجھے

طلاق دے دی گئی۔۔۔

الفت نے کرب سے آنکھیں بند کیں اس بار

عبادت کے آنسو بھی نکل پڑے

اس نے الفت کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دباتے اسے تسلی دی۔۔

سب مجھے ہی غلط سمجھتے تھے جیسے

میں خود چاہتی تھی مجھے طلاق ہو۔۔

وہ انسان مجھے دن رات مارتا تھا

میں نے پھر بھی وہ رشتہ نبھانا چاہا پر

لوگوں کو لگتا تھا الفت ہی غلط ہے۔۔

مجھے نفرت ہو گئی تھی ہر مرد ذات سے۔۔

میرا اعتبار اٹھ گیا تھا

اور کیوں نہ اٹھتا۔۔ میرا اعتبار توڑنے والا

مجھے روندنے والا مرد ہی تھا

میں نے صبر کیا اور اللہ پر چھوڑ دیا اور

اس صبر کا مجھے بہت خوبصورت صلہ ملا

پھر پتا ہے میری زندگی کے خوبصورت دن

شروع ہو گئے۔۔

الفت نے بھیگی آنکھوں سے مسکرا کر کہا

تمہارے بابا میری زندگی میں آئے اور میری

زندگی محبت اور خوشیوں سے بھر دی

الفت کے لہجے میں محبوب خان زادہ کے

لیے بے حد محبت تھی جسے عبادت محسوس

کر رہی تھی۔۔

بہروز بہت اچھا ہے تھوڑا غصے والا اور جذباتی

ہے پر دل کا برا نہیں ہے۔۔

بہروز کے نام پر عبادت کی آنکھیں نم ہوئیں

گڑیا میں چاہتی ہوں تم اس رشتے کو دل

سے نبھاؤ۔۔

میں جانتی ہوں تمہارا نکاح بہت جلدی میں

ہوا تھا تمہیں سوچنے سمجھنے کا موقع ہی

نہیں ملا۔۔

پر آج تمہاری رخصتی ہے تمہاری زندگی نئے

سرے سے شروع ہونے والی ہے۔۔

مجھ پر تو طلاق کا لیبل لگ گیا پر میں نہیں

چاہتی میری بیٹی کے ساتھ۔۔

عبادت کی ہلکی سی سسکی نکلی جسے وہ

فوراً دبا گئی

بہروز تم پر غصہ کرے تم سے خفا ہو تم

کبھی بھی اس کے ساتھ بدتمیزی نہیں کرو گی

چاہے کچھ بھی ہو جائے گڑیا۔۔

تم یہ رشتہ ہر صورت نبھاؤ گی مجھ سے

وعدہ کرو۔۔

الفت کے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے

ماما۔میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں میں یہ

رشتہ دل سے نبھاؤں گی

لیکن اگر بہروز نے نہ نبھایا تو؟؟

عبادت نے روتے ہوئے کہا اس کا اپنا دل خوف

سے کانپ رہا تھا

وہ بہروز خانزادہ سے بے حد محبت کرنے

لگی تھی

پر بہروز خانزادہ کا بدلتا مزاج اسے پریشانی

میں مبتلا کر دیتا تھا

اللہ نہ کرے گڑیا۔الفت نے تڑپ کر کہا تو

عبادت الفت کے سینے سے لگ گئی

ماما۔۔ بہروز کے مزاج کی مجھے سمجھ نہیں

آتی۔۔ کبھی ایسا لگتا ہے انہیں کسی اور

سے محبت ہے پر کبھی ایسے محسوس

کرواتے ہیں انہیں مجھ سے زیادہ کسی سے

محبت نہیں۔۔

عبادت نے الفت کے سینے سے لگے کھوئے ہوئے

لہجے میں کہا

تم سے کس نے کہا بہروز کسی اور سے محبت

کرتا ہے۔۔

الفت نے حیرت سے پوچھا

میں نے خود محسوس کیا اور میں جانتی

ہوں وہ کسی اور میں انٹرسٹڈ تھے۔۔

عبادت نے پر یقین لہجے میں کہا

تم چھوڑو ان باتوں کو۔۔اب تم بہروز خانزادہ

کی بیوی ہو۔۔

وہ کس میں انٹرسٹڈ تھا کس میں نہیں۔۔

وہ سب ماضی تھا۔۔۔

میری ایک بات یاد رکھنا گڑیا۔۔تم کبھی بھی

بہروز خانزادہ سے اس کے ماضی کے متعلق

بات نہیں کرو گی۔۔

اسے بس یہ احساس دلانا کہ تم اس کی بیوی

ہو اس کا حال بھی اور مستقبل بھی۔۔

الفت نے عبادت کو پیار سے سمجھایا تو

عبادت نے ہلکا سا سر ہلا دیا

ماما آپ بے فکر رہیں۔۔آپ کی بیٹی ہمیشہ

یہ رشتہ نبھائے گی اور بہروز کی آپ فکر نہیں کریں۔۔

مجھے یقین ہے وہ مجھے کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے۔۔

عبادت نے الفت کے آنسو صاف کرتے اسے تسلی دی تو الفت مسکرا دی۔۔

ممانی آپ یہاں ہیں نیچے ماموں آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔۔

مہر دھڑام سے دروازہ کھول کر آندھی طوفان بن کر آئی

وہ پیروں تک چھوتی بلیک فراک پہنے بہت ہی معصوم اور حسین لگ رہی تھی۔۔

مہر کی بات پر الفت مسکرا اٹھی اور

انہیں جلدی نیچے آنے کی ہدایت دے کر چلی گئی۔۔

گڑیا۔۔ تم بہت پیاری لگ رہی ہو آج تو بہروز کی خیر نہیں۔۔

مہر نے شرارت سے کہا

ہمم۔۔خانی آج آپ بھی سراپا قیامت بنی ہیں مصطفیٰ لالہ کی بھی خیر نہیں۔۔

عبادت نے دوبدو جواب دیا تو مہر کے گال شرم سے سرخ ٹماٹر ہوئے۔۔

ماشاءاللہ۔۔

عبادت نے مہر کے چہرے پر مصطفیٰ کی محبت کے رنگ دیکھ کر ہلکی سی آواز میں ماشاءاللہ بولا

♥♥♥♥

عروب صبح سے ہی اداس پھر رہی تھی

دل دماغ حویلی میں ہی اٹکا تھا

ہارب آتا جاتا اسے جانچتی نظروں سے

دیکھ رہا تھا پر وہ خاموش تھا شاید

عروب کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا

حشمت علی صبح ہی حویلی چلا گیا تھا

زرینہ رات کا کھانا کھانے کے بعد اپنے

کمرے میں آرام کر رہی تھی

عروب کمرے میں بیڈ پر بیٹھی سب کو

یاد کر رہی تھی

کون کیسا لگ رہا ہو گا کوئی اسے یاد بھی

کر رہا ہو گا یا نہیں۔۔

پر عروب سب کو یاد کر رہی تھی۔۔

ہارب فون پر کسی سے بات کرتا کمرے

میں آیا تو عروب گم سم بیٹھی تھی اس

نے ہارب کے آنے کا بھی نوٹس نہیں لیا۔۔

ہارب فون بند کر کے الماری کی طرف بڑھا

پانچ منٹ بعد وہ چینج کر کے آیا تو عروب

اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی

زندہ ہو؟؟

ہارب نے عروب کے آگے چٹکی بجائی تو

وہ چونک کر ہارب کی طرف دیکھنے لگی

خواب دیکھ لیے ہوں تو بیڈ سے اٹھو مجھے

لیٹنا ہے۔۔

ہارب نے سنجیدگی سے کہا تو عروب بنا

اسے جواب دیے بیڈ سے کھڑی ہو گئی

ہارب نے حیرت سے عروب کی طرف دیکھا

ہارب کو جواب دینا وہ ثواب سمجھتی تھی

پر آج وہ خاموش تھی

عروب بجھے دل سے الماری سے اپنا بستر

نکال لائی اور فرش پر بچھا کر لیٹ گئی

ہارب اس کی ایک ایک حرکت کو بغور

دیکھ رہا تھا

ابھی وہ لیٹی ہی تھی جب کمرے کا

دروازہ بجا عروب نے اٹھ کر جلدی سے

بستر بیڈ کے نیچے کیا اور اٹھ کر دروازہ کھولا

پر سامنے کرن کو دیکھ کر اس کے ماتھے

پر بل پڑے

تمہیں دادا سائیں بلا رہے ہیں۔۔

کرن نے کہا اور یہ جا وہ جا۔۔

عروب گہرا سانس لیتی صحن میں کھڑے

حشمت علی کے پاس آئی

بیٹی حویلی چلنا ہے تم تیار ہو جاؤ۔۔

حشمت علی نے عروب کی طرف دیکھتے

گہری سنجیدگی سے کہا

کیاا؟؟سچ؟؟ بابا مان گئے؟؟

عروب خوشی سے چہک اٹھی ہارب بھی

کمرے سے باہر آگیا تھا

کرن بھی صحن میں ہی تھی۔۔

نہیں۔۔ میں تمہیں اپنی زمہ داری پر لے

چلتا ہوں۔۔ سردار سائیں سے بات کرنے

کا موقع نہیں ملا۔۔

حشمت علی نے صبح عروب کا اداس چہرہ
دیکھ لیا تھا وہ حویلی بالاج خانزادہ سے
بات کرنے کی غرض سے گیا تھا
پر بالاج خانزادہ آج کل اسے کم ہی مخاطب
کرتا تھا حشمت علی کو بات کرنے کا موقع
ہی نہیں ملا

اس لیے اس نے سوچا کہ وہ عروب کو حویلی
لے جاتا ہے زیادہ سے زیادہ سردار سائیں
اس کی بے عزتی کریں گے
پر عروب اپنوں سے مل تو لے گی۔۔

حشمت علی نے گہرا سانس لیتے کہا تو
عروب پھر سے اداس ہو گئی

بابا۔۔ ہم دونوں پر غصہ ہوں گے۔۔

عروب نے اداسی سے کہا

کوئی بات نہیں۔۔ ہم ان کا غصہ برداشت

کرلیں گے۔۔ تم تیار ہو کر آجاؤ۔۔۔

حشمت علی نے عروب کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا

ہارب پیچھے کھڑا چپ چاپ ان کی باتیں

سن رہا تھا

ٹھیک ہے میں ابھی آئی۔۔

عروب تو خود حویلی جا کر سب سے ملنا

چاہتی تھی خاص کر اپنے بابا۔۔

کتنے دن ہو گئے نہ اس نے اپنے بابا کو دیکھا

نہ سنا نہ ان سے محبت جتائی

اب تو عروب کی ہمت بھی جواب دے رہی

تھی اس کا دل چاہتا تھا وہ بالاج خانزادہ

کے سینے سے لگ کر ان سے معافی مانگے ۔۔

اور یہی سوچ کر عروب نے جانے کی ہامی بھری

عروب کہیں نہیں جائے گی ۔۔۔

ہارب کی بھاری آواز پر ان دونوں نے چونک

کر ہارب کی طرف دیکھا

کیوں ؟؟

حشمت علی نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا

جبکہ عروب کی آنکھوں میں خوف پھیلا

کیونکہ میں اس کا شوہر ہوں اور یہ میری

اجازت کے بغیر اس گھر سے باہر قدم

نہیں رکھے گی ۔۔

ہارب کہہ تو حشمت علی سے رہا تھا پر

دیکھ عروب کو رہا تھا عروب بھی ہارب
کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

اس گھر میں بڑا میں ہوں۔۔ میری بات
کی کوئی اہمیت ہے یا نہیں۔۔

حشمت علی نے زرا سخت لہجے میں کہا

دادا سائیں۔۔ یہ اسی صورت اس گھر سے
نکلے گی جب اس نے سب کو سچ بتانا ہو
ورنہ یہ کہیں نہیں جائے گی

ہارب کی آنکھوں میں غصے کی لکیریں تھیں

عروب خاموشی سے کھڑی ہارب کو سن
رہی تھی

کیسا سچ؟؟؟

حشمت علی نے نا سمجھی سے پوچھا

یہ جانتی ہے میں کس سچ کی بات کر رہا ہوں

ہارب نے عروب کو گھورا

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔آپ رہنے دیں۔۔

حشمت علی سے پہلے عروب بول اٹھی

تم اس کی فکر مت کرو اور تیار ہو جاؤ

میں تمہیں لے چلتا ہوں۔۔

حشمت علی نے ہارب کی باتیں نظر انداز کیں لیکن۔۔

میں نے کہا نا بیٹی تم چلو۔۔یہ ابھی غصے میں ہے واپس آکر اسے ٹھیک کر لیں گے

حشمت علی نے ہارب کو آنکھیں دکھائیں

جس کا اس پر زرا بھی اثر نہیں ہوا

حشمت علی کی بات پر عروب سر ہلا کر

کمرے میں منہ ہاتھ دھونے کی غرض سے
جانے لگی
عروب تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔
ہارب غصے سے دھاڑا تو عروب نے سہم کر
حشمت علی کی طرف دیکھا
حشمت علی نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں
تسلی دی جو ہارب سے چھپی نہ رہ سکی
اگر تم نے گھر سے باہر قدم رکھا تو میں تم
سے واپسی کے سارے حق چھین لوں گا۔۔۔
ہارب عروب کی طرف آنکھوں میں آنکھیں
ڈال کر غصے سے غرایا
تو عروب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی
وہ ہارب سے علیحدگی کا سوچ بھی نہیں

سکتی تھی۔۔۔

ہارب پتر۔۔ کیا ہو گیا ہے؟؟ وہ حویلی ہی تو جا رہی ہے اتنی سی بات پر کوئی ایسے کہتا ہے؟؟

حشمت علی کو ہارب کی بات بری لگی تھی

آپ کے لیے یہ اتنی سی بات ہے؟؟ اس نے مجھ پر اتنی بڑی تہمت لگا دی اور اپ کو یہ اتنی سی بات لگ رہی ہے۔۔

ہارب کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا عروب کو اب پریشانی ہونے لگی کہ کہیں ہارب غصہ میں اسے کچھ الٹا سیدھا نہ کہہ دے۔۔

میں نہیں جاؤں گی ہارب۔۔ پلیز چپ ہو جاؤ۔۔

عروب نے بھیگی آنکھوں سے کہا

گڈ فار یو بے بی۔۔

ہارب نے دل جلانے والی مسکراہٹ عروب

کی طرف اچھالی

ہارب تم اسے دھمکی دے رہے ہو؟؟

حشمت علی کو ہارب پر غصہ آ رہا تھا

اسے لگ رہا تھا ہارب عروب کو دبا رہا ہے

کچھ بھی سمجھ لیں۔۔پر یہ کہیں نہیں

جائے گی۔۔اس نے مجھے سب کی نظروں

کی زلیل کر دیا

اور اب چلی ہے اپنوں کی خوشیوں میں

شامل ہونے۔۔۔

ہارب نے گہرا طنز کیا تو عروب نظریں جھکا گئی

ہارب۔۔ ہم نے تمہاری ایسی تربیت تو

نہیں کی تھی۔۔

حشمت علی نے افسوس سے کہا

میں جانتا ہوں دادا سائیں۔۔ میں ایسا

نہیں تھا۔۔

پر اس لڑکی نے مجھے ایسا بنا دیا ہے

میں رات بھر سو نہیں پاتا۔۔

صرف یہ سوچ کر کہ سردار سائیں کا

رویہ آپ کے ساتھ پہلے جیسا نہیں رہا۔۔

ان کی وفاداری کرتے میں آپ نے سالوں

گزار دیئے

اور اس لڑکی کی ایک بے وقوفی نے سب

برباد کر دیا۔۔

کسی ایک کا بھی نہیں سوچا۔۔ صرف

اپنا سوچا۔۔

اور آپ چلے ہیں اس کی خاطر سردار سائیں

سے لڑنے۔۔

نہیں دادا سائیں۔۔

ہم نے پہلے بھی کچھ نہیں کیا تھا ہم اب

بھی کچھ نہیں کریں گے۔۔

سب اسی کا کیا دھرا ہے اس نے بگاڑا ہے

تو سنوارے گی بھی یہی۔۔

ورنہ دوسری صورت میں یہ اس گھر سے

باہر ایک قدم نہیں رکھے گی۔۔

اور اگر رکھا تو جو ہو گا اس کی زمہ دار

یہ خود ہو گی۔۔

ہارب نے آخری الفاظ عروب کی طرف

دیکھتے کہا اور وہاں سے چلا گیا

عروب روتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی

حشمت علی کچھ دیر کھڑا رہا پھر گہرا

سانس لیتے حویلی چلا گیا

کرن بھی خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی

❤❤❤❤❤❤

ماشاءاللہ۔۔

مصطفٰی اپنے ہی دھیان میں مہر کے قریب

سے گزرا تو مہر نے ہلکی سی آواز میں کہا

مصطفٰی نے چونک کر مڑتے مہر کی طرف

دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا

وہ بلیک فراک میں لائٹ میک اپ کیے سیدھی

مصطفیٰ کے دل میں اتر رہی تھی

مصطفیٰ ایک ٹک مہر کو دیکھنے لگا مہر

کی شرم سے پلکیں لرزنے لگیں

مہر۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو جاؤ گڑیا

کو نیچے لے آؤ۔۔

علینہ مہر اور مصطفیٰ کو دیکھ کر اس

طرف آئی اور غصے سے بولی

مہر نے ایک دم گھبرا کر مصطفیٰ کی

طرف دیکھا جو ریلیکس کھڑا تھا

ج۔۔جی۔

مہر کہہ کر جانے لگی پر مصطفیٰ نے

اس کا ہاتھ پکڑ لیا

علینہ نے گھور کر مصطفیٰ کو دیکھا پر

وہاں فرق کسے پڑ رہا تھا
تم صرف اپنے شوہر یعنی مصطفیٰ خانزادہ
کے ساتھ ہی جچتی ہو۔۔
اور ہمیشہ تمہیں اپنی نظروں کے حصار
میں ہی رکھنا چاہتا ہوں۔۔
گڑیا کا لالہ اور خانی ایک ساتھ اسے لے
کر آئیں گے۔۔
مصطفیٰ مہر کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے
بنا علینہ کی طرف دیکھے عبادت کو
لینے چلا گیا
پیچھے علینا دانت پیستی رہ گئی۔۔۔
مصطفیٰ۔۔
یہ آپ نے کیا کیا؟؟ نانو سائیں کو غصہ۔۔

ہششش۔۔۔

مصطفیٰ مہر کا ہاتھ پکڑے اسے کھینچے

لے جا رہا تھا مہر اس کے ساتھ کھینچتی

چلی جا رہی تھی

مہر بولی تو مصطفیٰ نے پلٹ کر اس کے

نرم گداز ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے

خاموش کروایا

بہت بولتی ہو تم۔۔ جتنا بولتی ہو اتنا

مجھ پر پیار لٹا لیا کرو۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے ہونٹوں پر فوکس

کرتے کہا

آپ ملتے ہی کب ہیں جو میں پیار لٹاؤں

مہر نے کیوٹ سا منہ بنا کر کہا

ملنا چاہتی ہو مجھ سے ؟؟

مصطفیٰ نے مہر کی کمر میں ہاتھ ڈال کر

اسے اپنے ساتھ لگایا

مصطفیٰ چھوڑیں مجھے۔۔ کوئی اجائے گا۔۔

مہر نے ایک دم بوکھلا کر کہا

وہ لان سے زرا دور کھڑے تھے کوئی بھی

انہیں دیکھ سکتا تھا

بس یہی دیکھنا تھا میں نے۔۔

تم بس باتیں کرتی ہو۔۔ کرتی کچھ بھی نہیں۔۔

مصطفیٰ نے گھور کر کہا

یہاں لان کی سائیڈ میں کھڑے ہو کر میں

کیا کروں آپ کے ساتھ۔۔

مہر نے جھنجھلا کر کہا

ڈرتی رہو تم۔۔ میں اپنا کام کر کے رہوں گا

کوئی دیکھتا ہے تو دیکھے۔۔

مصطفیٰ کہتے ہی مہر کے ہونٹوں پر

جھک گیا

مہر بھی مسکرا مصطفیٰ کے گلے میں

بانہیں ڈال کر سکون سے آنکھیں بند

کرتی اس کا ساتھ دینے لگی۔۔

کچھ پل یوں ہی سر کے۔۔ وہ آس پاس

بھلائے ایک دوسرے میں مگن تھے

مہر کو محسوس ہوا کوئی ان کے آس

پاس ہے۔۔

اس نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر دیکھا

تو علینا حیرت سے منہ کھولے انہیں ہی

دیکھ رہی تھی

مہر کی آنکھیں خوف سے بڑی ہو گئیں

اس نے مصطفیٰ کو کندھوں سے پکڑ کر

پیچھے کرنا چاہا

پر مصطفیٰ ملنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

علینہ انہیں کھڑی گھورے جا رہی تھی

اور مہر مصطفیٰ کو پیچھے کرنے میں

لگی تھی۔۔

مصطفیٰ نے غصے سے مہر کے ہونٹوں کو

آزادی بخشی۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔کیوں ڈسٹرب کر رہی

ہو۔۔۔

مصطفیٰ کی آنکھیں شدتِ جذبات سے سرخ

ہو رہی تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا پھر

سے مہر کے ہونٹوں پر جھک جائے

تم تو ایسے کھڑی ہو جیسے کوئی بُڈھی چڑیل

دیکھ لی ہو۔۔

مہر کے چہرے پر خوف دیکھ کر مصطفیٰ

نے ہلکا سا مسکرا کر کہا

مصطفیٰ کی علینہ کی طرف پیٹھ تھی

اس لیے اسے علینہ کے آنے کا پتا نہیں چلا۔۔

جبکہ خود کو بڈھی چڑیل کہے جانے پر

علینہ کا پارہ چڑھ گیا

مہر۔۔

علینہ غصے سے چیخی تو مصطفیٰ نے

چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا

شرم نہیں آتی تم دونوں کو۔۔ سرعام
واہیات حرکتیں کرتے ہوئے۔۔
علینہ کو جیسے موقع مل گیا تھا مصطفیٰ
کو سنانے کا۔۔

علینہ کی بات پر مہر کی آنکھیں نم ہوئیں
جبکہ مصطفیٰ کے ماتھے پر بل پڑے
ہم نے کون سی واہیات حرکتیں کی ہیں؟؟
مصطفیٰ نے لہجہ سخت ہونے سے روکا

بے شرم انسان۔۔ مجھے جھٹلا رہے ہو۔۔
کچھ تو شرم کرو۔۔ یا باپ کی طرح شرم
بیچ دی تم نے۔۔

علینہ کے جو منہ میں آیا وہ کہہ گئی۔۔
پر شہروز کے نام پر مصطفیٰ کی رگیں

تن گئیں۔۔

اگر ہم بے شرمی کر رہے تھے تو آپ کونسا

سیدھی ہیں

مزے سے کھڑے ہو کر ہمیں دیکھ رہی تھیں

بے شرم تو آپ بھی ہیں۔۔

لائیونیٹ فلیکس دیکھنے لگیں۔۔

مصطفیٰ کی بات پر مہر نے جھٹکے سے

سر اٹھا کر مصطفیٰ کی طرف دیکھا

شاید اسے مصطفیٰ سے اس جواب کی

توقع نہیں تھی

پر علینہ شرم سے کچھ بول ہی نہ سکی۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے مہر کو گھورنے لگی

میری بیوی کو گھورنا بند کریں۔۔

یہ میری محبت میری بیوی ہے۔۔جب چاہوں،
جیسے چاہوں،اپنے حق لے سکتا ہوں۔۔
آپ مجھے روک نہیں سکتیں۔۔
مصطفیٰ نے غصے سے ایک ایک لفظ چبا
کر کہا اور مہر کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیاں
چڑھ گیا۔۔
علینہ کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا
تمہارا تو میں بندوبست کرتی ہوں۔۔
علینہ غصے سے بڑبڑائی اور لان کی
طرف چلی گئی

❤❤❤❤❤❤

گڑیا۔۔۔
مصطفیٰ نے عبادت کے کمرے میں داخل

ہو کر اسے پکارا تو عبادت نے مسکرا کر

مہر اور مصطفیٰ کی طرف دیکھا

جو ایک ساتھ بہت حسین لگ رہے تھے

عبادت مسکرا کر کھڑی ہو گئی

ہم تمہیں لینے آئے ہیں چلو نیچے۔۔

مصطفیٰ نے عبادت کے سر پر ہاتھ رکھتے

کہا پر مہر خاموش تھی

خانی۔۔ کیا ہوا چپ کیوں ہیں آپ؟؟

عبادت نے مہر کا پریشان چہرہ دیکھتے کہا

ن۔۔۔ نہیں کچھ نہیں۔۔

مہر نے فوراً خود جو کمپوز کیا

مصطفیٰ نے ایک نظر مہر کو دیکھا اور

عبادت کا ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے لان

میں لے آئے

بہروز خانزادہ سٹیج پر بیٹھا تھا بالاج

خانزادہ تھوڑی دور کھڑا تھا

روپ اور بالاج خانزادہ میں بات نہ ہونے

کے برابر تھی

محبوب خان زادہ اور الفت بھی عبادت

کے ساتھ کھڑے ہو گئے

عبادت آہستہ آہستہ چلتی سٹیج کے

قریب آ رہی تھی

پر بہروز خانزادہ نے ایک بار بھی نظریں

اٹھا کر عبادت کی طرف نہیں دیکھا تھا

دنیاداری کے لیے وہ کھڑا ہوا اور نظریں نیچی

رکھ کے عبادت کی طرف ہاتھ بڑھایا

عبادت نے نظریں اٹھا کر بہروز خانزادہ

کی طرف دیکھا جو اسے تو بالکل بھی

نہیں دیکھ رہا تھا

چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔

عبادت نے اپنا دایاں ہاتھ بہروز خانزادہ

کے ہاتھ پر رکھ دیا

وہ بہروز خانزادہ کے سنگ سٹیج پر لگے

ڈیکوریٹ صوفے پر بیٹھ گئی

بہروز خانزادہ اس سے زرا فاصلہ بنا کر

بیٹھ گیا جو عبادت نے محسوس کیا

سب مہمان عروب کی غیر موجودگی نوٹ

کر رہے تھے

پر کسی نے بالاج خانزادہ کے غصے کی

وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں کی۔۔

بہروز خانزادہ اور عبادت کی جوڑی کو

سراہا جارہا تھا

تبھی ایک لڑکی خان حویلی کے گیٹ سے

اندر داخل ہوئی

اس نے بلیک ٹائٹس کے ساتھ شارٹ شرٹ

پہن رکھی تھی

شانوں سے زرا نیچے تک آتے گولڈن ڈائی بال

کھلے چھوڑے تھے

جبکہ دوپٹہ بدارد تھا وہ لڑکی بڑی شان

سے چلتی سیدھی سٹیج کی طرف آئی

کیسے ہو خان؟؟

بہروز خانزادہ جو موبائل میں بزی عبادت

کو مکمل نظر انداز کر رہا تھا

جانی پہچانی آواز پر اس نے چونک کر

سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھیں

حیرت سے پھیل گئیں

جبکہ عبادت بھی حیرت سے اپنے سامنے

کھڑی ماڈرن لڑکی کو دیکھنے لگی

جو مسکرا کر بہروز خانزادہ کی طرف

دیکھ رہی تھی

صرف عبادت نہیں سب حویلی والے

اس انجان ماڈرن لڑکی کو دیکھ رہے تھے

مہمان کھانا کھانے میں مصروف تھے اس

لیے کسی کا بھی دھیان اس لڑکی کی

طرف نہیں گیا۔۔

بہروز خانزادہ حیرت سے کھڑا ہوا اور اپنے سامنے کھڑی بیلا کو دیکھنے لگا۔۔

ب۔۔ بہروز۔۔

بہروز خانزادہ کب سے سٹیج پر خاموش بیٹھا تھا اس نے عبادت کو مخاطب کرنا تو دور اس کی طرف دیکھا تک نہیں تھا

وہ جو پور پور اس کے لیے سجی تھی اسے اپنا سجنا بے کار لگ رہا تھا کیونکہ بہروز خانزادہ کے چہرے پر سنجیدگی تھی

عبادت کا دل چاہا وہ کوئی شرارت بھری بات کرے یا پھر اس کی تعریف ہی کر دے پر بہروز خانزادہ سنگدل بنے بیٹھا تھا۔۔

تھک کر عبادت نے ہلکی سی آواز میں بہروز

خانزادہ کو مخاطب کیا

پر وہ ان سنی کرتا موبائل میں مصروف ہو گیا

بہروز۔۔ سنیں نا پلیز۔۔

عبادت نے پھر سے ہلکی سی آواز میں منمنا

کر کہا پر بہروز خانزادہ شاید عبادت سے

نخرے اٹھوانے کے موڈ میں تھا

عبادت کو یہی محسوس ہوا۔۔

عبادت نے نظریں ترچھی کر کے اپنے کھڑوس

سنگدل دلہے کی طرف دیکھا

جو وائیٹ شلوار قمیض میں بہت پیارا لگ

رہا تھا عبادت کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی

خان حویلی کے گیٹ کے اندر ایک لڑکی

داخل ہوئی

جو ٹائٹس کے ساتھ شارٹ شرٹ پہنے، شانے تک آتے گولڈن ڈائی بال کھلے چھوڑے۔۔

ایک ہاتھ میں ہینڈ بیگ لٹکائے بڑی ادا سے چلتی سیدھی سٹیج کی طرف آ رہی تھی

دوپٹہ اس کا ندادر تھا

حویلی کے سب لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے

بالاج خانزادہ نے ماتھے پر بل ڈالے اس لڑکی کو دیکھا جو اسے کافی بولڈ لگی

کیسے ہو خان؟؟

بیلا سٹیج پر آئی اور ایک طنز بھری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر اس نے بہروز خانزادہ

کو مخاطب کیا

بہروز خانزادہ جو عبادت کو اگنور کرنے کے

چکر میں موبائل میں مصروف تھا

جانی پہچانی آواز پر اس نے چونک کر

سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی حیرت کی

انتہا نہ رہی

بیلا آنکھوں میں ڈھیروں شکوے لیے

بہروز خانزادہ کو دیکھ رہی تھی

عبادت بھی اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو

حیرت سے دیکھ رہی تھی جو بہروز خانزادہ

کو خان کہہ رہی تھی

بہروز خانزادہ کھڑا ہوا اور ایک نظر سب

پر ڈالی۔۔

حویلی کے افراد اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

جبکہ بالاج خانزادہ اسے سوالیہ نظروں

سے دیکھ رہا تھا

بہروز خانزادہ نے سب سے نظریں چرائیں

بیلا تم یہاں ؟؟

بہروز خانزادہ کے چہرے پر ناگواری تھی

شکر ہے تمہیں میرا نام تو یاد ہے مجھے

تو لگا تھا تم مجھے بھول گئے ہو۔۔

بیلا نے طنز کرتے ایک نظر دلھن بنی

عبادت کی طرف دیکھا

عبادت لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھ

گئی یہ وہی لڑکی ہے جسے بہروز خانزادہ

محبت کرتا تھا۔۔

یا پھر ابھی بھی کرتا ہے۔۔۔

عبادت نے بیلا کو سر تا پیر دیکھا اسے

بیلا کافی پیاری پر بولڈ لگی۔۔

عبادت کو اپنا آپ بیلا کے آگے کمتر لگنے لگا

بیلا کی خوبصورتی اور بولڈ ڈریسنگ سے

ہی بہروز خانزادہ امپریس ہوا تھا

ایسی سوچ عبادت کی تھی جبکہ عبادت

باربی ڈول سے کم نہ تھا

تبھی تو حویلی والے اسے گڑیا کہہ کر بلاتے تھے

اس کے معصوم نین نقوش سب کو

اپنی طرف متوجہ کرتے تھے اور عبادت کی

اسی معصومیت پر تو بہروز خانزادہ

اپنا آپ ہارا تھا

چلو اندر چل کر بات کرتے ہیں۔۔ بہروز

خانزادہ کہہ کر جانے لگا

کیوں یہاں کیا مسئلہ ہے؟ یا پھر بیوی

سے ڈرتے ہو۔۔

بیلا نے نڈر ہو کر کہا تو بہروز خانزادہ

نے اسے غصے سے دیکھا

عبادت کی آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھیں

میں جب کہہ رہا ہوں اندر چلتے ہیں تو

اندر چلو۔۔

بہروز خانزادہ نے دھیمی آواز میں غرا کر کہا

تو بیلا کی اس کے آگے بولتی بند ہو گئی

وہ بہروز خانزادہ کا غصہ جانتی تھی اس

لیے چپ چاپ اس کے پیچھے چل پڑی

حویلی کے سب لوگوں نے عبادت سمیت

بہروز خانزادہ کو اس لڑکی کے ساتھ

حویلی کے اندر جاتے الجھن بھری نظروں

سے دیکھا۔۔

بیلا تم یہاں کیسے؟؟

بہروز خانزادہ بیلا کو ڈائننگ ہال میں

لے آیا وہاں اس وقت کوئی نہیں تھا

بہروز خانزادہ کا اتنا پوچھنا تھا بیلا کی

آنکھیں چھلکیں اور وہ جھٹکے سے بہروز

خانزادہ کے گلے لگ گئی

اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی بہروز خانزادہ

نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں

اسے بیلا کا ہگ کرنا اچھا نہیں لگا تھا

بیلا۔۔کیوں رو رہی ہو؟؟سب ٹھیک

ہے نا؟؟

بہروز خانزادہ نے آہستہ سے بیلا کو خود

سے الگ کر کے پوچھا۔۔

میرا فون کیوں نہیں اٹھاتے تھے؟؟

بیلا نے الٹا بہروز خانزادہ سے سوال کر لیا

بس۔۔ٹائم۔۔نہیں۔۔ملتا تھا۔۔

بہروز خانزادہ کی سمجھ میں نہیں آیا کہ

اسے کیا جواب دے۔۔

مجھے بس ایک سوال جا جواب دے دو خان۔۔

کیا میں اتنی بری تھی کہ پلٹ کر ایک بار

بھی مجھے پوچھنا گوارا نہیں کیا۔۔

کیا ہماری دوستی اتنی کچی تھی کہ نکاح

ہوتے ہی مجھے بھول گئے۔۔

نکاح والی بات پر بہروز خانزادہ نے چونک کر بیلا کی طرف دیکھا

تمہیں میرے نکاح کا کیسے پتا چلا؟

بہروز خانزادہ نے حیرت سے پوچھا

مجھے سب پتا ہے خان۔۔ تمہاری ایک ایک ایکٹیویٹی کا پتا ہے مجھے۔۔

میں اپنی محبت سے بے خبر نہیں رہی۔۔

پر تم مجھ نکاح ہوتے ہی بھول گئے۔۔

بیلا کے منہ سے لفظ محبت سن کر بہروز خانزادہ خاموش ہو گیا

چپ کیوں ہو خان؟؟ بتاؤ

کیا تمہیں مجھ سے محبت نہیں تھی؟؟؟

بولو خان۔۔

بیلا بہروز خانزادہ کا گریبان پکڑے اسے جھنجھوڑنے لگی۔۔

بہروز خانزادہ نے گہرا سانس لیتے اسے

بازوؤں سے تھاما

میری بات سنو بیلا۔۔

میں تم سے اٹیچڈ تھا پر سچ یہی ہے

میں اپنی بیوی عبادت سے محبت کرتا ہوں

بہروز خانزادہ نے بغیر کسی لگی لپٹی

کے بیلا کی سماعتوں پر بم پھوڑا

جھوٹ۔۔

تم اس دن یونی میں مجھے پرپوز کرنے

والے تھے۔۔

جیسے ہی فون آیا تم حویلی بھاگ آئے

اور آج تک نہیں لوٹے۔۔

میں امید بھری نظروں سے راہ تکتی

رہ گئی۔۔

اور تم کسی اور سے نکاح پھر محبت

کر بیٹھے۔۔

نہیں خان۔۔ ہر گز نہیں۔۔ میں تمہارے

نکاح کا سن کر بھی چپ تھی اس امید

پر کہ ایک دن تم لوٹ آؤ گے۔۔

پر مجھے ہی آنا پڑا۔ اور اب جب میں

آ گئی ہوں میں خالی ہاتھ واپس نہیں

لوٹوں گی۔۔

بیلا کی آنکھوں کے ڈورے سرخ ہو گئے تھے

وہ غصے سے پھٹ پڑی تھی۔

بہروز خانزادہ چپ چاپ اسے سن رہا تھا

میں نے کبھی تم سے نہیں کہا کہ مجھے

تم سے محبت ہے

نہ ہی میں تمہیں کوئی امید دلا کر بھاگا تھا

بہروز خانزادہ نے نرمی سے کہا

میں کچھ نہیں جانتی۔۔ان دو سالوں میں

مجھ پر کیا گزری

ایک بار بھی نہیں پوچھا تم نے۔۔

تم اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے ڈیڈ

مجھ سے محبت نہیں کرتے میں اکیلا محسوس

کرتی ہوں۔۔

پھر بھی تم نے مجھے پوچھا تک نہیں۔۔

بیلا غصے سے چیخی۔۔ بیلا کی ماں کچھ

سال پہلے اس دنیا سے چلی گئی تھی

بیلا کی اس کے ڈیڈ سے زرا بھی نہ بنتی تھی

ماں کے جانے کے بعد بیلا اکیلی ہو گئی

تھی ایسے میں اسے بہروز خانزادہ کی دوستی

نے سہارا دیا تھا

بہروز خانزادہ بیلا کے ہر حالات سے واقف تھا

بیلا۔۔ میں کس رشتے سے تم سے رابطہ

کرتا۔۔ میرے پیروں میں نکاح کی بیڑیاں

ڈال دی گئی تھیں۔۔

مجھے لگتا تھا تم اسے کنٹیکٹ کر کے میں

عبادت کے ساتھ زیادتی کر دوں گا۔۔

پھر مجھے محسوس ہوا میں عبادت سے

محبت کر بیٹھا ہوں۔۔

یہ سچ ہے بیلا۔۔میں عبادت سے بے حد

محبت کرتا ہوں۔۔

میں نہیں رہ سکتا اپنی بیوی کے بغیر۔۔

پتا نہیں کیسے۔۔پر وہ میرے دل و دماغ

پر سوار ہو چکی ہے۔۔

عبادت کا زکر کرتے بہروز خانزادہ کی

آنکھوں میں اس کا عکس تھا جو بیلا

کی آنکھوں میں مخف نہیں رہ سکا

ٹھیک ہے تم نے نکاح بھی کر لیا محبت

بھی کر لی۔۔

میں کہاں جاؤں۔۔کس کے پاس جاؤں۔۔

بیلا پھر سے رونے لگی۔۔

تم لوٹ جاؤ بیلا۔۔ میرے پاس تمہیں

دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔۔

دوستی بھی نہیں۔۔ ہمدردی بھی نہیں۔۔

میں عبادت کو کھونا نہیں چاہتا۔۔

اس کے لیے سب کو چھوڑ سکتا ہوں ایک

اسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔

بہروز خانزادہ نے بیلا کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر صاف گوئی کی

بہروز خانزادہ رکا نہیں وہ تیز قدم لیتا

ڈائننگ ہال سے نکلا پر باہر کھڑے

بالاج خانزادہ کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا

ب۔۔ بابا۔۔ ااآپ۔۔

بہروز خانزادہ نے گھبرا کر کہا بالاج خانزادہ

کی آنکھوں میں سرخی اتری تھی

جتنی جلدی ہو سکے اس لڑکی کو واپس

بھیجو۔۔

ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔

بالاج خانزادہ کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ

بہروز خانزادہ خاموشی سے سر جھکا گیا

بیلا پیچھے کھڑی سب سن چکی تھی

مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے یہاں رہنے کا

بیلا نے تڑخ کر کہا

تو بالاج خانزادہ کے ماتھے پر ناگواری سے

بل پڑے

بیلا۔۔چپ ہو جاؤ۔۔

بہروز خانزادہ نے بیلا کو آنکھیں دکھائیں

کیوں چپ ہو جاؤں۔۔

سالوں پہلے اس شخص نے میرے باپ

کو اس گاؤں سے نکال دیا

اور اب جب قسمت نے تمہیں میری جھولی

میں ڈالنا چاہا تو پھر سے ان سب نے

تمہیں مجھ سے چھین لیا۔۔

بیلا کی بات پر بہروز خانزادہ نا سمجھی

سے بیلا کو دیکھنے لگا

جبکہ بالاج خانزادہ کی رگیں مزید تن گئیں

کون ہو تم؟؟ کس باپ کی بات کر رہی ہو؟؟

بالاج خانزادہ دو قدم بیلا کی طرف بڑھتے

پوچھا۔۔

میں چوہدری حسین کی بیٹی ہوں۔۔

الفت پھپھو کی بھتیجی۔۔

بیلا نے بالاج خانزادہ کے سر پر دھما کا کیا

الفت پھپھو۔۔

بہروز خانزادہ نے ہلکی سی آواز میں بڑبڑایا

اوہ۔۔ تو تم اس انسان کی بیٹی ہو جس

نے میری بیوی پر گندی نظریں ڈالی تھیں۔۔

بالاج خانزادہ نے بیلا کو خونخوار نظروں

سے دیکھا

اس کی بات پر بہروز خانزادہ نے بھی

بیلا کی طرف دیکھا۔۔

تب تک محبوب خان زادہ، یوسف خانزادہ

اور مصطفیٰ اندر آ گئے تھے۔۔

تو آپ کی بیوی کونسا دودھ کی دھلی۔۔

شٹ اپ۔۔

اس سے پہلے بیلا روپ کے متعلق کچھ غلط

بولتی بہروز خانزادہ کی دھاڑ نے اسے

خاموش کروا دیا

جسٹ شٹ اپ اینڈ گیٹ آؤٹ۔۔

بہروز خانزادہ کی آنکھیں خون چھلکنے لگیں

اس کا بس نہیں چل رہا تھا بیلا کی زبان

کاٹ دے۔۔

آہستہ آہستہ حویلی کے بڑے اندر آرہے تھے

باہر سٹیج پر عبادت کے ساتھ مہر تھی

مہمانوں کی چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں

روپ بھی ڈائننگ ہال میں آگئی تھی اور

ناسمجھی سے سب کی طرف دیکھ رہی تھی

خان۔۔

میں نہیں جانتی کون غلط ہے کون سہی۔۔

میں بس اِتنا جانتی ہوں میں تم سے بہت

محبت کرتی ہوں۔۔

بیلا بہروز خانزادہ کا ہاتھ پکڑتے روتے ہوئے

بولی۔۔

سب نے حیرت سے اس لڑکی کی طرف دیکھا

جو بہروز خانزادہ سے عشق کے دعوے

کررہی تھی۔۔

الفت اس لڑکی کو غور سے دیکھ رہی تھی

اسے یہ چہرہ جانا پہچانا لگا

پر بیلا کی بات کہ اسے بہروز خانزادہ سے

محبت ہے۔۔

الفت کو بہت بری لگی۔۔وہ لڑکی اس کی

بیٹی عبادت کے حق پر ڈاکا ڈال رہی تھی

تمہارا باپ جانتا ہے تم اس وقت یہاں ہو؟

بالاج خانزادہ نے نفرت سے پوچھا

نہیں۔۔میں انہیں منہ لگانا پسند نہیں کرتی

ان کی وجہ سے میری ماں مر گئی۔۔

بیلا پھر سے سسکنے لگی۔۔

بہروز خانزادہ کو خود پر غصہ آ رہا تھا

وہ کیوں بیلا کو اندر لے آیا

حویلی کے باہر لے جاتا اور وہاں سے ہی

چلتا کرتا۔۔

اب سب کو بیلا کے متعلق پتا چل گیا تھا

اچھی بات ہے۔۔اب ایک کام کرو۔۔یہاں سے

بھی چلی جاؤ۔۔ورنہ تمہارا باپ تمہاری شکل دیکھنے کو ترسے گا۔۔

بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ کو آنکھوں سے اشارہ کیا تو بہروز خانزادہ بیلا کا بازو تھامے اسے وہاں سے لے جانے لگا

جتنا تم نے مجھے زلیل کرنا تھا کر لیا اب چلو یہاں سے۔۔

بہروز خانزادہ نے اسے اپنے ساتھ کھینچا

چھوڑو خان۔۔میں اپنی پھپھو سے ملے بغیر نہیں جاؤں گی۔

بیلا نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا پھر پہلے روپ، پھر صبا پھر الفت کی طرف دیکھا

الفت پر نظر پڑتے ہی اس کی نظریں ٹک گئیں

سب نا سمجھی سے بیلا کو ہی دیکھ رہے تھے

الفت پھپھو۔۔

آپ میری الفت پھپھو ہیں نا۔۔

بیلا نے الفت کے پاس جاتے اس کے دونوں

ہاتھ تھام کر کہا

الفت کے دماغ میں کلک ہوا اس لڑکی

کی شکل چوہدری حسین سے مل رہی تھی

تو کیا وہ اس کے لالہ کی بیٹی تھی

محبوب خان زادہ نے غصے سے الفت کی

طرف دیکھا

جو آنکھوں میں آنسو اور بے یقینی سے

اپنے سامنے کھڑی بیلا کو دیکھ رہی تھی

ت۔۔ تم۔۔ حسین۔۔ لالہ۔۔ کی۔۔ بیٹی ہو؟

الفت نے ٹوٹے پھوٹے الفاظوں سے پوچھا

تو بیلا نے روتے ہوئے فوراً سر ہلا دیا

پر وہاں کھڑے روپ سمیت سب کو سانپ

سونگھ گیا۔۔

مصطفیٰ کو اپنا حسین ماموں آج بھی یاد

تھا وہ بھی حیرت سے بیلا کو دیکھنے لگا

الفت نے روتے ہوئے بیلا کو خود میں بھینچ لیا

کتنی ہی دیر وہ بیلا کو سینے سے لگائے

روتی رہی

پچیس سالوں ہو گئے تھے اسے اپنے لالہ کو

دیکھے ہوئے۔۔

اور آج الفت اس کی بیٹی سے مل رہی تھی۔۔

میں جانتی تھی آپ مجھے اسی طرح گلے

لگا کر ملیں گی۔۔

بیلا نے الفت کے سینے سے لگے کہا

محبوب خان زادہ سے مزید برداشت نہ ہوا

الفت۔۔

محبوب خان زادہ نے الفت کو تنبیہہ نظروں

سے دیکھا تو الفت نے نظریں چرائیں

لالہ کیسے ہیں؟؟

الفت نے بیلا کو خود سے الگ کر کے پوچھا

پتا نہیں۔۔آپ کے لالہ کو میری فکر کب

ہے۔۔پیدا کر کے بھول گئے بس۔۔

جب ماں کی ضرورت تھی تو آپ کے لالہ

کی لاپرواہی کی وجہ سے وہ بھی مجھے

چھوڑ کر چلی گئی

ایک پھپھو ہیں وہ بھی کوسوں دور۔۔

میرا تو کوئی نہیں ہے نا۔۔

بیلا ہچکیوں سے رونے لگی الفت نے

اسے پھر سے اپنے سینے سے لگا لیا

نہیں میری بچی۔۔ تم اکیلی نہیں ہو۔۔ تمہاری

پھپھو ہیں نا تمہارے ساتھ۔۔

میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔ الفت نے بیلا

کو تسلی دی

پر محبوب خان زادہ کا ضبط اب جواب

دے گیا تھا

وہ غصے سے آگے بڑھا اور بیلا کو الفت

سے الگ کر دیا

تم نے مل لیا اپنی پھپھو سے۔۔ اب جاؤ

یہاں سے۔۔

محبوب خان زادہ نے دوٹوک انداز میں کہا

تو بیلا نے التجائیہ نظروں سے الفت کی

طرف دیکھا

بہروز خان۔۔اسے گیٹ تک چھوڑ آئو۔۔

محبوب خان زادہ نے حکمیہ لہجے میں کہا

تو بہروز خانزادہ نے پھر سے بیلا کا

بازو پکڑا۔۔

پھپھو۔۔میں کہاں جاؤں۔۔میرا کوئی

نہیں ہے۔۔پلیز مجھے اپنے پاس رکھ لیں۔۔

بیلا نے الفت کا ہاتھ تھامے کہا

الفت نے سوالیہ نظروں سے محبوب خان زادہ

کی طرف دیکھا

محبوب خان زادہ نے رخ موڑ لیا۔۔

چلو بیلا۔۔

بہروز خانزادہ نے پھر سے کہا تو بیلا پھٹ

پڑی۔۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔یہ میری پھپھو

کا گھر ہے۔۔ سمجھے تم۔۔

بیلا نے چلا کر کہا تو بہروز خانزادہ

غصے سے اسے گیٹ تک لے جانے لگا پر

بالاج خانزادہ کے اشارے پر وہ رک گیا

سب نے سوالیہ نظروں سے بالاج خانزادہ

کی طرف دیکھا۔۔

باہر سب مہمان ہیں رخصتی کی تیاری

کرو۔۔

بالاج خانزادہ کہہ کر رکا نہیں وہ باہر

لان میں چلا گیا

اس کی بات میں چھپا مطلب سب سمجھ

گئے تھے کہ حویلی مہمانوں سے بھری ہے

بیلا کوئی تماشہ نہ کر دے اس لیے بالاج

خانزادہ نے فلحال خاموشی اختیار کر لی۔۔

عروب کی وجہ سے بالاج خانزادہ پہلے ہی

ڈسٹرب تھا وہ مزید بدمزگی نہیں چاہتا تھا

اس لیے اس نے سوچا بیلا کا فیصلہ وہ

صبح کرے گا

فلحال عبادت کی رخصتی ضروری تھی

سب لوگ باہر لان میں چلے گئے

ڈائننگ ہال میں اب صرف بیلا اور الفت

ہی کھڑی تھیں

تمہارا نام بیلا ہے ؟؟

الفت نے بیلا کی ٹھوڈی چھو کر پوچھا

جی۔۔

پتا ہے آج میری بیٹی کی رخصتی ہے۔۔

چلو تم بھی حویلی کے فنکشن میں شامل

ہو جاؤ۔۔

الفت نے مسکرا کر کہا

وہ باہر۔۔ دلہن۔۔۔ آپ کی بیٹی ہے ؟؟

بیلا کی سماعتوں نے جیسے غلط سنا

ہاں۔۔ میری بیٹی اور تمہاری کزن سسٹر۔۔

الفت نے خوشی سے کہا اور بیلا کا ہاتھ

پکڑ کر اسے باہر لے آئی

بیلا کو یہ سن کر دکھ ہوا تھا کہ بہروز

خانزادہ کی بیوی اس کی پھپھو کی بیٹی ہے

بہروز خانزادہ سٹیج پر آیا تو عبادت نے

اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ لڑکی کون

ہے جو سب اتنی دیر سے حویلی کے

اندر تھے

پر وہ کسی سے پوچھ نہ سکی مہر بھی

اس کے ساتھ ہی باہر تھی

ورنہ وہ مہر سے پوچھ لیتی۔۔

بہروز خانزادہ نے ابھی بھی عبادت کی

طرف نہیں دیکھا تھا وہ اپنی بات پر قائم تھا

روپ اور الفت سٹیج پر آئیں

بیلا الفت کے پیچھے ہی تھی عبادت نے

الجھن زدہ نظروں سے بیلا کی طرف دیکھا

وہ لڑکی ابھی بھی حویلی میں موجود تھی

اور اس کی ماں اور بڑی ماں کے پیچھے

سٹیج تک آ گئی تھی

اور کسی نے اسے کچھ نہیں کہا تھا

رخصتی کر کے عبادت ایک کمرے سے دوسرے

کمرے میں شفٹ ہو گئی۔۔

اسے بہروز خانزادہ کے کمرے میں پہنچا دیا

گیا جبکہ بیلا کو الفت نے عبادت کے کمرے

میں رہنے کا بول دیا تھا

سب مہمان چلے گئے تھے حویلی کے سب

افراد اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے

رخصتی کا فنکشن رات بارہ بجے اختتام

کو پہنچا۔۔

گڑیا۔۔یہ تمہارے ماموں کی بیٹی بیلا ہے

عبادت بہروز خانزادہ کے کمرے میں گلاب

کی پتیوں سے بکھرے بیڈ پر بیٹھی تھی

جب الفت نے آکر اس کی معلومات میں

اضافہ کیا

عبادت نے حیرت سے اپنے سامنے کھڑی

بیلا کی طرف دیکھا

جس کا دھیان عبادت کی طرف نہیں تھا

وہ بہروز خانزادہ اور عبادت کے سجے کمرے

کو سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی

بیلا یہ میری گڑیا ہے۔۔

الفت نے بیلا کو مخاطب کیا تو وہ چونک

کر بیڈ پر بیٹھی عبادت کی طرف دیکھنے لگی

تو یہ ہے میرے خان کی محبت۔۔

بیلا نے دل ہی دل میں سوچا

کیسی ہو گڑیا؟؟

بیلا نے عبادت کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے

عبادت نے کچھ پل سوچتے تھام لیا

ٹھیک ہوں۔۔

عبادت نے سنجیدگی سے ہی جواب دیا

چلو ہم چلتے ہیں صبح ملاقات ہو گی۔۔

الفت بیلا کو لیے کمرے سے نکل گئی پر

عبادت کے ذہن میں سو سوال گردش کرنے لگے۔۔

اگر وہ اس کے ماموں کی بیٹی تھی تو

سٹیج پر آکر اس نے بہروز خانزادہ کو

خان کہہ کر کیوں مخاطب کیا

ظاہر سی بات ہے وہ دونوں ایک دوسرے

کو جانتے تھے تبھی تو بہروز خانزادہ

اسے لیے حویلی کے اندرونی حصے میں

چلا گیا تھا

اور اگر وہ الفت سے ملنے آئی تھی تو

سب سے پہلے الفت سے ملتی

سٹیج پر بہروز خانزادہ سے ملنے کیوں آئی

عبادت جتنا سوچتی اتنا الجھ رہی تھی۔۔

لیکن وہ بہروز خانزادہ سے پوچھ بھی

نہیں سکتی تھی

کیونکہ الفت نے اسے سختی سے منع کیا

تھا وہ بہروز خانزادہ کے ماضی کے متعلق

اس سے کوئی بات نہیں کرے گی

❤❤❤❤❤

ہارب شام کا نکلا رات دس بجے گھر آیا تھا

اس کے کمرے میں آتے ہی عروب اس

پر پھٹ گئی

سمجھتے کیا ہو خود کو؟؟ میں نے نکاح

اس لیے نہیں کیا تھا کہ تم مجھے بات بات

پر چھوڑنے کی دھمکی دو۔۔

عروب نے ہارب کے رُوبرو کھڑے ہو کر

غصے سے کہا۔۔

اپنی شکل گم کرو۔۔ میرے منہ لگنے کی

ضرورت نہیں ہے۔۔

ہارب نے بیزاریت سے کہااور عروب کی

سائیڈ سے گزر کر جانے لگا

ابھی تک تو نہیں لگی تھی تمہارے منہ۔۔

پر اب لگوں گی۔۔

عروب نے ہارب کا بازو پکڑ کر اس کا رخ

اپنی طرف موڑا

پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے

پوری طاقت سے دھکا دیا

ہارب پیچھے بیڈ پر گر پڑا۔۔ عروب

جنونی انداز میں ہارب پر چڑھی اور

بنا اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیے

بغیر اس کے ہونٹوں پر جھک گئی۔۔

عروب کی اتنی بے باکی پر ہارب کی

آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔

عروب ہارب کے ہونٹوں پر شدت سے

جسارت کرتے پیچھے ہو گئی

منہ لگنا اسے کہتے ہیں۔۔۔اگر نہیں سمجھ

آیا تو پھر سے سمجھا دوں؟؟

ہارب دھکا لگنے کی وجہ سے بیڈ پر سیدھا

لیٹ گیا تھا

عروب کا نازک سراپا اس کے وجود پر تھا

عروب کے نرم ہونٹوں کا لمس ملتے ہی

ہارب سب کچھ بھولنے لگا

اس نے عروب کو بازوؤں سے پکڑ کر جھٹکے

سے گھما کر اپنے نیچے کیا

اور ایک سیکنڈ سے پہلے اس کے ہونٹوں

کو اپنی دسترس میں لے لیا

عروب پہلے تو حیران ہوئی پھر ہارب کے

ہونٹوں کا لمس محسوس کرتے وہ مدہوش

ہونے لگی۔۔

ہارب کے لمس میں نرمی تھی وہ آنکھیں

بند کیے عروب کے ہونٹوں پر اپنی نرماہٹ

بکھیر رہا تھا۔۔

عروب کو ہارب کی ہلکی سی بیئرڈ سے

اپنے ہونٹوں پر گدگدی محسوس ہورہی تھی

اسے جب گدگدی محسوس ہوتی ہارب

شدت سے اس کے ہونٹوں پر لمس بکھیرتا

کتنے ہی پل یونہی سرکتے رہے۔۔۔

ہارب کسی اور ہی دنیا میں پہنچ چکا تھا

ہوش اسے تب آیا جب عروب کا لگایا
الزام اس کے دماغ میں گھوما
ہارب جھٹکے سے عروب سے پیچھے ہوا
عروب نے حیرت سے ہارب کی طرف
دیکھا جو آنکھوں میں غصہ لیے عروب
کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

ہارب۔۔

عروب نے اٹھ کر بیٹھتے محبت سے ہارب
کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا
مجھے مکمل کر دو۔۔میں تمہاری محبت
اور تماری قربت سے ہی مکمل ہوں گی
میں بکھر گئی ہوں ہارب۔۔

پلیز مجھے اپنی بانہوں میں سمیٹ لو۔۔

عروب کی آنکھیں نم پر لہجے میں ہارب

کے لیے بے پناہ محبت تھی

وہ ہارب کو اپنا آپ سونپنا چاہتی تھی

اور کیوں نہ سونپتی۔۔

وہ تو بنی ہی ہارب کے لیے تھی اس نے

اگر ہارب پر الزام لگایا تھا

تو خود بھی رسوا ہوئی تھی اپنے پیارے

اس سے دور ہو گئے تھے

صرف ہارب کے لیے۔۔ وہ اپنوں کی بے رخی

سہہ رہی تھی

کبھی نہیں۔۔ تمہیں روتا بکھرتا اور ٹوٹتا

دیکھ کر مجھے سکون ملتا ہے

ہارب نے جھٹکے سے عروب کے ہاتھ اپنے

چہرے سے ہٹائے

اتنی بری ہوں میں؟؟

عروب زاروقطار رونے لگی۔۔

نہیں عروب۔۔ تم بہت بری ہو۔۔ میرا بس

چلے تو میں تمہارا خون کر دوں۔۔

ہارب غصے سے کہہ کر اٹھ کر جانے لگا۔۔

ہارب تم مجھے ادھورا نہیں چھوڑ سکتے۔۔

میں مر جاؤں گی۔۔

عروب نے ہارب کو گریبان سے پکڑ لیا

تم ساری زندگی ادھوری ہی رہو گی اور

ادھوری ہی مرو گی۔۔

آج تو میرے قریب آ گئی دوبارہ یہ غلطی

مت کرنا۔۔

ورنہ اس رات تم میرے ظلم کا نشانہ بنو گی

ہارب نے اسے کندھوں سے پکڑ کر دھکا دیا

عروب فرش پر گر گئی

آااہ۔۔

اس کے منہ سے سسکی نکلی پر اس درد

سے زیادہ ہارب کے الفاظ تکلیف میں مبتلا

کر گئے تھے۔۔

اگر میں مر گئی تو؟؟

عروب نے فرش پر سٹل بیٹھے کرب سے کہا

تو میں روز تمہاری بخشش کے لیے دعا

کر دیا کروں گا۔۔

ہارب جو کمرے سے جانے لگا تھا عروب کی

بات پر مڑا اور نفرت سے کہتا واپس مڑ کر

چلا گیا۔۔

ہارب کی اتنی سفاکی پر عروب کے ہونٹوں

پر زخمی مسکراہٹ در آئی

میں واقعی زندہ رہنے کے لائق نہیں ہوں

بابا اور ماما کا میں نے دل دکھایا ہے وہ

مجھ سے روٹھ گئے ہیں۔۔۔

ہارب پر میں نے الزام لگایا اسے بابا سے

تھپڑ پڑے۔۔میں پھر بھی کچھ نہ بولی۔۔

اسے سب کے بیچ زلیل کر دیا۔۔

ماما بابا کی محبت بھی چھِن گئی اور

جس کے لیے یہ سب کیا

اس نے تو ایک پل کے لیے بھی پیار سے

بات تک نہیں کی۔۔

میں نے ہارب سے اس کی خوشیاں چھین

لیں اس کی محبت چھین لی

اسی لیے میں آج اکیلی ہوں میں تو معافی

کے لائق بھی نہیں ہوں

میں کس لیے زندہ ہوں؟؟ کیوں زندہ ہوں؟

میرے جینے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔۔

یااللہ میں مر کیوں نہیں جاتی۔۔

میں نے بہت کوتاہیاں اور گناہ کر دیے

سب مجھ سے نفرت کرتے ہیں

میں نفرتوں کی عادی نہیں ہوں میں نہیں

سہہ سکتی سب کی نفرت

میں بابا اور ہارب کی نفرت نہیں سہہ

سکتی۔۔

یا اللہ مجھے موت دے دے۔۔مجھے موت

دے دے۔۔

عروب فرش پر ماتھا ٹکائے زار و قطار

رونے لگی۔۔یہ سوچے بغیر کوئی گھڑی

قبولیت کی بھی ہوتی ہے۔۔

اور شاید یہ قبولیت کا وقت تھا

❤❤❤❤❤

مصطفیٰ آپ کو نانو سے اس طرح بات

نہیں کرنی چاہیے تھی

مہر نے بیڈ پر لیٹتے مصطفیٰ کو ٹیکسٹ

کیا۔۔

مصطفیٰ جو خود بیڈ پر لیٹ کر موبائل

پر نیوز سن رہا تھا میسج سین کرتے

وہ اچھا خاصا بدمزہ ہوا

نانو کی چمچی۔۔

اپنے خالی دماغ پر زور ڈالنا بند کرو

اور مجھے پیاری سی کس دو۔۔

مصطفیٰ کے ریپلائے پر مہر کی مسکراہٹ

گہری ہوئی۔۔

آج دی تو تھی اور کتنی چاہیئے؟؟

مہر نے شرم سے سرخ ہونٹ کاٹتے ریپلائے

کیا کس کے نام پر اسے اپنے ہونٹوں پر

مصطفیٰ کا لمس محسوس ہوا

فلحال ابھی چار چاہیئے باقی کل بتادوں گا

مصطفیٰ نے مسکراہٹ دباتے میسج کیا

صرف چار؟؟ مجھے تو دس چاہیئے۔۔

مہر کے ریپلائے پر مصطفیٰ سے کنٹرول

کرنا مشکل ہونے لگا

میں آؤں یا تم آؤ گی؟؟

مصطفیٰ نے مسکرا کر میسج کیا

نہیں آپ نہیں۔۔میں آتی ہوں۔۔

مہر نے ریپلائے کیا اور جلدی سے اٹھ کر

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی

بالوں میں برش کر کے اس نے اپنے ہونٹوں

پر پنک لپ گلوز لگایا

اور خود کو آئینے میں دیکھ کر تسلی کرتے

وہ کمرے سے نکل آئی

مہر۔۔

ابھی مہر دو قدم بڑھی ہی تھی کہ علینہ کی

آواز پر اس کے قدم تھم گئے

اس وقت سج دھج کر کہاں جا رہی ہو ؟

علینہ جان بُوجھ کر مہر کے کمرے کے

باہر پہرہ دے رہی تھی

شاید وہ جانتی تھی مہر مصطفیٰ سے

ملنے ضرور جائے گی

علینہ کے سوال پر مہر کے ماتھے پر پسینے

کی بوندیں چمکیں۔۔

وہ۔۔نانو۔۔میں۔۔

مہر کو اتنی رات کوئی بہانہ ہی نہیں سوجھ

رہا تھا

مصطفیٰ سے ملنے جا رہی تھی نا؟؟

علینہ کے کہنے پر مہر نے نظریں جھکا لیں

میں نے تمہیں سمجھایا تھا نا۔۔وہ اچھا

انسان نہیں ہے۔۔ایک دن اپنے باپ جیسا۔۔

بس کر دیں نانو سائیں۔۔

آپ کو اللہ سے ڈر نہیں لگتا؟؟

مہر ہمت کر کے بول پڑی۔۔

اللہ سے بھی ڈر لگتا ہے اور تمہارے برے

وقت سے بھی۔۔

علینہ نے دوبدو جواب دیا

کل کیا ہونے والا ہے یہ صرف اللہ جانتا ہے۔۔

مہر نے نرمی سے کہا اور جانے لگی

کہاں جا رہی ہو؟؟ چلو اپنے کمرے میں۔۔

علینہ نے مہر کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

میں اپنے شوہر کے پاس جا رہی ہوں آپ

تو کیا کوئی بھی نہیں روک سکتا مجھے۔۔

مہر نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا

تو علینا مہر کے لہجے پر حیران رہ گئی

دیکھا۔۔اس گھٹیا لڑکے نے تمہیں میرے

آگے بولنا سکھا دیا۔۔۔

اس لیے کہتی ہوں دور رہو اس سے۔۔

علینہ نے غصے سے کہا

میرے شوہر کو گھٹیا مت کہیں۔۔

مہر کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔۔

تم چلو اپنے کمرے میں۔۔علینہ نے اس

کی بات نظر انداز کرتے مہر کا ہاتھ

کھینچ کر اسے کمرے میں لے جانا چاہا

پر اسی پل مہر کا دوسرا ہاتھ کسی نے

اپنے ہاتھ میں لے کر اسے روکنا چاہا

مہر نے مڑ کر دیکھا تو مصطفیٰ اس کا

ہاتھ پکڑے سنجیدگی سے کھڑا تھا

علینہ نے بھی مڑ کر پہلے مہر پھر مصطفیٰ

کی طرف دیکھا

مصطفیٰ کو دیکھ کر مہر کے چہرے پر

سکون پھیل گیا تھا

آپ کو مجھ سے مسئلہ کیا ہے؟؟

مصطفیٰ نے مہر کا ہاتھ چھڑایا جو علینا

کے ہاتھ میں تھا

تمہارا خون۔۔

علینہ نے بنا ہچکچاہٹ کے جواب دیا

تو یہ آپ کا مسئلہ ہے میرا نہیں۔۔اس لیے

میری پیاری سی معصوم سی بیوی کو

پریشان مت کیا کریں۔۔

مصطفیٰ نے مہر کی کمر میں ہاتھ ڈال کر

اسے اپنے قریب کیا

علینہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا

بے شرم باپ کی بے شرم اولاد ہو تم۔۔

علینہ غصے سے پھنکاری

اپنی بیوی کے معاملے میں میں بے شرم

ہی رہوں گا۔۔آپ کو جو کرنا ہے کر لیں

مصطفیٰ نے مہر کو بانہوں میں اٹھایا اور

علینہ کو سلگتا چھوڑ کر مہر کو اپنے

کمرے میں لے گیا

علینہ پیچھے غصے سے بل کھاتی رہ گئی۔۔

مہر اور مصطفیٰ ایک دوسرے پر اپنی
محبتیں نچھاور کرتے رہے
وہ ساری رات مصطفیٰ کے کمرے میں
ہی رہی۔۔
مصطفیٰ نے اسے بیڈ پر سلایا اور خود
صوفے پر سو گیا
وہ جانتا تھا علینا باہر پہرہ دے رہی ہے
اس لیے اس نے علینا کو مزید سلگانے کے
لیے مہر کو کمرے میں ہی سلا دیا

کافی۔۔
بالاج خانزادہ چینج کر کے آیا تو روپ نے اس

کے آگے کافی کا مگ کیا بالاج خانزادہ نے

نظر اٹھا کر ایک اچٹتی نظر روپ پر ڈالی

موڈ نہیں ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے روکھا سا جواب دیا اور

بیڈ پر جا کر لیٹ گیا

روپ کا دل دُکھانے میں وہ کوئی کسر نہیں

چھوڑ رہا تھا۔۔۔

روپ بھیگی آنکھیں لیے ٹیبل کی طرف بڑھی

اور کافی مگ ٹیبل پر رکھ دیا

ایسا کب تک چلے گا؟؟

روپ نے وہیں کھڑے کھڑے نم آواز میں پوچھا

پر بالاج خانزادہ نے کوئی جواب نہیں دیا

اس نے کروٹ لے کر آنکھیں موند لیں۔۔

بالاج میں آپ سے بات کر رہی ہوں کچھ پوچھا ہے میج میں نے آپ سے۔۔

روپ بالاج خانزادہ کے سر پر کھڑی ہو گئی

اس نے جتنی بالاج خانزادہ کی بے رخی سہنی تھی سہہ لی تھی

آج اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا

بالاج خانزادہ ہنوز لیٹا رہا۔۔

دل بھر گیا ہے مجھ سے؟؟ تنگ آ گئے ہیں تو بول دیں میں چلی جاتی ہوں آپ کی زندگی سے۔۔

روپ غصے سے بولی

بالاج خانزادہ نے ابھی بھی کوئی جواب نہیں دیا وہ چپ چاپ لیٹا رہا

روپ کو اس کی خاموشی چبھ رہی تھی

آپ کی چپ سے اندازہ ہو رہا ہے

مجھے کہ آپ کو میرے ہونے یا نہ ہونے سے

کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

روپ نے سسکتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں آپ کی زندگی

سے ،اس حویلی سے دور، آپ سے دور،

پھر سکون سے سوئیے گا۔۔

روپ بالاج خانزادہ کی خاموشی پر تڑپ

رہی تھی اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور

حویلی چھوڑنے کا سوچ کر ابھی اس نے

دو قدم بڑھائے ہی تھے

کہ بالاج خانزادہ اٹھ کر بیٹھ گیا

بہت شوق سے مجھ سے دور جانے کا؟

بالاج خانزادہ نے سرد لہجے میں پوچھا

شوق آپ کو چڑھا ہے مجھ سے دور رہنے کا۔۔۔

میں تو بس آپ کے شوق پورے کر رہی ہوں

روپ کہہ کر جانے لگی

ایک قدم بھی بڑھایا تو مجھ سے برا کوئی

نہیں ہوگا۔۔

بالاج خانزادہ روپ کا بازو دبوچے غرایا

آپ سے برا ہے بھی نہیں کوئی۔۔سنا آپ نے۔۔

روپ نے جھٹکے سے بازو چھڑایا اور پھر

سے رونے لگی۔۔۔

کس نے کہا مجھ سے برا کوئی نہیں ہے۔۔

تم ہو بری۔۔سب سے بری۔۔

بالاج خانزادہ نے شہادت کی انگلی سے

روپ کی طرف اشارہ کیا

بری ہوں تو مار دے مجھے یا پھر چھوڑ۔۔

ابھی روپ اپنی بات مکمل کرتی بالاج

خانزادہ نے اس کی سانسوں کو قید کر لیا

♥♥♥♥♥♥

عبادت بیڈ پر بیٹھی بہروز خانزادہ کا

انتظار کر رہی تھی پر وہ ظالم اسے انتظار

کی سولی پر لٹکا کر خود نجانے کہاں چلا

گیا تھا۔۔

کہیں وہ بیلا کے ساتھ۔۔

عبادت کے زہن میں خیال آیا جسے اس نے

فوراً جھٹک دیا۔۔۔

ایسا کون سا کام ہے جو مجھ سے زیادہ

ضروری ہے۔۔

عبادت کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

میں بھی ساری رات یونہی بیٹھ کر انتظار

کرتی رہوں گی۔۔

عبادت نے اٹل فیصلہ کیا

بہروز خانزادہ جان بوجھ کر حویلی سے چلا

گیا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا

وہ کمرے میں جا کر کیا کرے۔۔

اگر عبادت سے حق لے گا تو وہ تو پہلے ہی

اسے ہوس پرست کہہ چکی ہے

اگر حق نہیں لے گا تو عبادت کا پور پور

سجا وجود، اس کا حسین سراپا دیکھ بہروز

خانزادہ اپنا آپ ہار جائے گا

اور ایسا وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا وہ عبادت

سے کہہ چکا تھا کہ وہ اس کی طرف دیکھنا

بھی توہین سمجھے گا

پر ایک ہی کمرے میں وہ اپنی محبت کو

بنا دیکھے کیسے رہے گا

کیسے اپنے جذبات پر قابو پائے گا۔۔

بہروز خانزادہ حویلی سے تھوڑی دور گاڑی

میں بیٹھا سوچوں میں الجھا تھا

پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ حویلی جائے گا

کمرے میں بھی جائے گا پر عبادت کے

معاملے میں خود پر پورا کنٹرول رکھے گا

انہی سوچوں میں وہ حویلی پہنچا۔۔

بہروز خانزادہ کمرے میں جارہا تھا جب

اچانک سے بیلا اس کے سامنے آکر کھڑی

ہوگئی۔۔

بہروز خانزادہ ایک دم چونک گیا اس نے

حیرت اور غصے سے بیلا کی طرف دیکھا

بیوی کے پاس جارہے ہو؟؟

بیلا کی آنکھیں سرخ تھیں جیسے وہ

کافی دیر روتی رہی ہو

ظاہر ہے میری فرسٹ نائٹ ہے تو بیوی کے

پاس ہی جاؤں گا نا۔۔

بہروز خانزادہ نے سکون سے کہا اور بیلا

کی سائیڈ سے گزر کر جانے لگا

مت جاؤ خان۔۔

بیلا نے اس کا ہاتھ تھام کر روتے ہوئے

التجاء کی

بہروز خانزادہ نے حیرت اور بے یقینی سے

مڑ کر پہلے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جو

بیلا کے ہاتھ میں تھا پھر غصے سے بیلا

کی طرف دیکھا۔۔

تم ہوتی کون ہو مجھے روکنے والی۔۔۔

بہروز خانزادہ ہاتھ چھڑا کر دھیمی آواز

میں غرایا

میں تمہاری پہلی محبت ہوں۔۔

بیلا نے بہروز خانزادہ کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر بنا خوف کے کہا

غلط۔۔وہ محبت نہیں وقتی جذبات تھے

بس اور کچھ نہیں۔۔

میں عبادت سے محبت کرتا ہوں۔۔
سمجھی تم۔۔

بہروز خانزادہ نے غصے سے آنکھیں بڑی

کر کے کہا

تم مکر رہے ہو خان۔۔ تم کتنا بدل گئے ہو
تمہیں تو میرے سوا کچھ دکھتا ہی نہیں تھا

اور اب کہہ رہے ہو وہ وقتی جزبات تھے۔۔

بیلا نے افسوس سے کہا

ہاں میں جانتا ہوں میں تم سے کافی اٹیچڈ

تھا پر عبادت سے محبت ہونے کے بعد مجھے

محسوس ہوا۔۔

کہ سچی محبت اسے کہتے ہیں۔۔ تم سے دور

رہ کر مجھے تمہاری یاد تو آئی پر دو دن

میں، میں تمہیں بڑی آسانی سے بھول گیا

پر عبادت صرف نظر ہی نہیں آتی تو میرا

دل بے چین ہونے لگتا ہے۔۔ جب تک اسے سینے

سے نہ لگالوں مجھے سکون نہیں ملتا۔۔

آسان لفظوں میں کہوں گا۔۔

عبادت میرا عشق ہے میرا سکون ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے آخری الفاظ آنکھیں بند

کر کے عبادت کا خوبصورت عکس آنکھوں

میں سموئے کہا

عبادت کا زکر کرتے اس کے چہرے پر الوہی

چمک تھی

بیلا جتنے ضبط سے کھڑی تھی وہی جانتی

تھی ورنہ دل تو چاہ رہا تھا بہروز خانزادہ

کی زبان کاٹ دے

جس سے وہ عبادت کا نام لے رہا تھا

اور ہاں۔۔

یہ میرا ضبط ہے بیلا جو تم ابھی تک

صحیح سلامت میرے سامنے کھڑی ہو

ورنہ میری ماں کے متعلق تم نے آج جو

بھی بکواس کی ہے اس کی سزائیں تمہیں

ایسی دیتا کہ تم بہروز خانزادہ سے ہونے

والی محبت ساری زندگی یاد رکھتی

بہروز خانزادہ کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ ایک

پل کے لیے بیلا کا دل خوف سے کانپا

بہروز خانزادہ پھر رکا نہیں تھا وہ تیز قدم

لیتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

پیچھے بیلا کلستی رہ گئی

کلک کی آواز پر دروازہ کھلا عبادت کا دل

زور سے دھڑکا اس نے چونک کر دروازے

کی سمت دیکھا

بہروز خانزادہ نظریں جھکائے کمرے میں آیا

بنا عبادت کی طرف دیکھے وہ ڈریسنگ ٹیبل

کے سامنے کھڑا ہوا

ہاتھ سے گھڑی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی

پر چلتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا

عبادت اس دوران خاموشی سے بہروز خانزادہ

کو دیکھ رہی تھی جس نے اس پر ایک نظر

ڈالنا گوارا نہیں کیا تھا

اس کی نظریں ابھی بھی بہروز خانزادہ

پر تھیں۔۔

بہروز خانزادہ نے اجرک اتار کر سائیڈ پر

رکھی اور جوتے اتار کر پر سکون ہوتے صوفے

کی پشت پر سر ٹکا کر اس نے آنکھیں موند لیں

عبادت انتظار کرتی رہی کب بہروز خانزادہ

اس کے پاس آئے گا

اور کب اس پر پیار جتائے گا۔۔

آج عبادت خود چاہتی تھی بہروز خانزادہ

اس سے سارے حقوق لے۔۔

پر آج بہروز خانزادہ سخت دل کیے بیٹھا تھا

بہروز خانزادہ کو محسوس ہو رہا تھا

عبادت اسے آس بھری نظروں سے دیکھ

رہی ہے۔۔

پر اس نے اس دن عبادت سے صاف لفظوں

میں کہا تھا

جب تک وہ اس کے قریب نہیں آئے گی وہ

عبادت کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔۔

لیکن عبادت چاہتی تھی ہر بار کی طرح

آج بھی بہروز خانزادہ خود پہل کرے

وہ ہر بار اسے روکتی تھی پر آج نہیں

روکے گی۔۔

کتنے ہی لمحے خاموشی سے سرکے۔۔

عبادت یک ٹک بہروز خانزادہ کو ہی دیکھتی رہی

اور بہروز خانزادہ آنکھیں بند کر کے

خود پر ضبط کے پہرے بیٹھا رہا تھا

ضبط عبادت کا ضبط بھی جواب دے گیا

وہ بیڈ سے اٹھنے لگی

چوڑیوں کی کھنک خاموش کمرے میں گونجی

بہروز خانزادہ کے خیالوں میں خلل پڑا

پر اس نے آنکھیں نہیں کھولیں

عبادت آہستہ آہستہ چلتی بہروز خانزادہ

کے قریب آکر کھڑی ہو گئی

بہروز۔۔

عبادت نے آہستہ سے پکارا تو بہروز خانزادہ

کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں

عبادت کا دل بھی دھک دھک کر رہا تھا

بہروز خانزادہ نے پٹ سے آنکھیں کھولیں

اور عبادت کی طرف دیکھا

ایک پل صرف ایک پل لگا تھا بہروز خانزادہ کو اپنا ہوش کھونے میں۔۔

عبادت دلہن بنی اپسرا الگ رہی تھی بہروز خانزادہ نے اپنی زندگی میں اتنی حسین دلہن نہیں دیکھی تھی

ماشاءاللہ۔۔

بہروز خانزادہ کے دل سے آواز آئی وہ یہ ٹک عبادت کو ہی دیکھنے لگا

وہ یہ تک بھول گیا کہ اس نے کہا تھا کہ اسے دیکھنا اپنی توہین سمجھے گا

پر آج عبادت کو دیکھنا فرض سمجھ رہا تھا

عبادت بہروز خانزادہ کی نظروں سے کنفیوز ہونے لگی

بس۔۔ سر درد ہے۔۔ تو چائے بنا دوں؟؟

عبادت نے گھبراہٹ سے پوچھا جانے بہروز

کیا جواب دے

بہروز خانزادہ ایک دم چونکا اور فوراً

نظروں کا زاویہ بدلا

ہمم۔۔

بہروز خانزادہ نے محض ہمم کہا تو عبادت

کو سکون محسوس ہوا

اس نے غور سے بہروز خانزادہ کی طرف

دیکھا اس کے چہرے پر سختی کہیں

نہیں تھی

مم۔۔۔ میں ابھی بنا لاتی ہوں۔۔

عبادت کی آواز میں کھنک بہروز خانزادہ

نے صاف محسوس کی

میں چلتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔

بہروز خانزادہ کو ایک دم بیلا کا خیال آیا

تو فوراً کھڑا ہو گیا

عبادت نے ہلکا سا سر ہلا دیا

وہ دونوں آگے پیچھے کمرے سے نکلے۔۔

عبادت اپنا بھاری لہنگا اٹھائے آگے چل

رہی تھی

بہروز خانزادہ اس کی پشت کو محبت

بھری نگاہوں سے دیکھتا اس کے پیچھے

چل رہا تھا

عبادت کے سر پر باریک دوپٹہ تھا جس سے

اس کے لہنگے کی شرٹ کے بیک پر لگی

ڈوریوں کی وجہ سے اس کی ددھیا کمر

عیاں ہو رہی تھی

بہروز خانزادہ کا دل بے ایمان ہونے لگا

عبادت کیچن میں پہنچی اور چائے بنانے لگی

بہروز خانزادہ اس کے قریب کھڑا ہو کر

موبائل میں گم ہو گیا

وہ عبادت کو نظرانداز کر رہا تھا پر دل

اور دماغ اسی کی طرف تھے

چائے۔۔

عبادت نے چائے کا کپ بہروز خانزادہ کی

طرف بڑھایا

جسے اس نے خاموشی سے تھام لیا پھر

وہ کیچن سے نکل کر سیدھا کمرے میں

آ گئے ۔۔

دو سلگتی نگاہوں نے ان کا کمرے تک

پیچھا کیا تھا

بہروز خانزادہ کمرے میں آ کر صوفے پر

بیٹھا اور چائے پینے لگا

عبادت کھڑے ہو کر بہروز خانزادہ کو

دیکھنے لگی

تم تھک گئی ہو گی چینج کرو اور سو جاؤ

بہروز خانزادہ نے بنا عبادت کی طرف

دیکھے سنجیدگی سے کہا

عبادت کا دل چاہا کھڑی کھڑی سنا دے

نیند نہیں آ رہی ۔۔

عبادت نے معصومیت سے کہا

مجھے بھی۔۔

بہروز خانزادہ نے دل میں کہا۔۔

میں صوفے پر سو جاؤں گا تم بیڈ پر

سو جانا۔۔

بہروز خانزادہ نے اپنے جذبات تھپکی دے

کر سلائے۔۔

کیوں؟؟؟ڈر لگتا ہے؟؟

عبادت نے مسکراہٹ دباتے پوچھا

کس سے؟؟

بہروز خانزادہ نے اس سب میں دوسری

بار عبادت کی طرف دیکھا اور فوراً

سے نظروں کا زاویہ بدلا

ورنہ دل تو آج گستاخ ہو رہا تھا

میری قربت سے۔۔

عبادت نے دھیمی آواز میں کہا پر

بہروز خانزادہ سن چکا تھا

نہیں۔۔ خود سے ڈر لگتا ہے کیونکہ میں

ایک ہوس پرست انسان ہوں

تم پاس ہوگی تو تم سے اپنی ہوس

پوری کرنے لگوں گا۔۔

اس لیے میں یہی صوفے پر ٹھیک ہوں

بہروز خانزادہ ایک دم تلخ ہوا

عبادت کا دل بہروز خانزادہ کی باتوں

سے بے حد دُکھا۔۔

بہروز۔۔ میں اس دن ایک دم غصے میں

آگئی تھی میں آپ سے یہ سب کہنا ہی

نہیں چاہتی تھی

پر پتا نہیں کیسے میرے منہ سے اتنے

گھٹیا الفاظ نکلے۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کو یقین دلانے

کی بھرپور کوشش کی

اس کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔۔

کوئی بات نہیں۔۔ غلطی میری ہی ہے عبادت۔۔

میں اس رات خود پر کنٹرول نہیں کر پایا

اور نتیجاتم مجھے ہوس پرست کہہ گئی۔۔

مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے۔۔

تم اپنی جگہ ٹھیک ہو۔۔۔

بہروز خانزادہ کی آواز میں کرب تھا وہ

کہہ کر الماری کی طرف بڑھا اور اپنا

نائٹ سوٹ نکالنے لگا

مجھے معاف نہیں کریں گے ؟؟

عبادت کے گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹکا

تم کیوں معافی مانگ رہی ہو ؟؟ معافی

تو مجھے مانگنی چاہیے۔۔

میں تمہارا گنہگار ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے پلٹ کر سنجیدگی سے کہا

ٹھیک ہے پھر مانگے مجھ سے معافی۔۔

عبادت بہروز خانزادہ نے روبرو کھڑی ہوئی

اس کی بات پر بہروز خانزادہ نے

ناسمجھی سے عبادت کی طرف دیکھا

کیا ہوا؟ چپ کیوں ہیں ؟! آپ میرے

گنہگار ہیں تو مجھ سے معافی مانگیں۔۔

عبادت نے اپنے لفظوں پر زور دیا

بہروز خانزادہ کچھ سیکنڈز کے لیے خاموش ہوا

میں اس رات تمہاری محبت میں بہک گیا

تھا۔۔ تم سے حلال رشتہ تھا

حق رکھتا تھا تم پر۔۔۔

نیا نیا تم سے محبت کا احساس جاگا تھا

تم سینے سے لگی کھڑی تھی

میرے جزبات مجھے گستاخ کر گئے تھے

مجھے یہ ہوش تک نہ رہا کہ تم خفا ہو

جاؤ گی۔۔

تم میری شدتیں نہیں سہہ پاؤ گی۔۔

تم راضی نہیں ہو تو میں خود پر ضبط

کر لوں۔۔

پر میں بے بس ہو گیا اور تمہیں تکلیف

پہنچا گیا

جس کے لیے آج بھی شرمندہ ہوں اور

چاہتا ہوں تم مجھے معاف کر دو۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر کہا

میں اس رات آپ کی شدتوں سے ڈر گئی

تھی بہروز۔۔

اسی لیے اس دن غصے میں آپ کو ہوس

پرست بول دیا۔۔

مجھے معاف کر دیں۔۔

عبادت کی آنکھوں سے موتی بہے۔۔

میں کون ہوتا ہوں تمہیں معاف کرنے والا۔۔

میں خود تمہارے آگے شرمندہ ہوں

بہروز خانزادہ نے بے بسی سے کہا

بہروز۔۔مجھے بہت درد ہوا تھا اس رات۔۔

اور آج بھی آپ مجھے تکلیف دے رہے ہیں

فرق صرف اتنا ہے

اس رات آپ کے عمل سے درد ہوا آج آپ

کی باتوں سے تکلیف ہو رہی ہے۔۔

عبادت نے زاروقطار روتے کہا

بہروز خانزادہ کی نظریں جھک گئیں

میرے فیلنگز کوئی اہمیت نہیں رکھتی؟؟

میں آپ کا کب سے انتظار کر رہی ہوں

اور آپ نے ایک نظر دیکھنا گوارا نہیں کیا

یہ اوقات ہے میری آپ کی نظروں میں؟؟

عبادت نے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا

ڈر رہا تھا خود پر قابو نہیں رکھ پاؤں گا

اور تم مجھے پھر سے ہوس۔۔

بہروز خانزادہ نے بات ادھوری چھوڑ دی

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔۔

آپ نے اس رات بھی مجھے لیے مول کیا اور

آج بھی کر رہے ہیں۔۔

آج جب میں چاہتی ہوں آپ مجھے دیکھیں

مجھے سینے سے لگائیں۔۔

مجھ پر حق جتائیں

تو آپ صرف اس لیے نظرانداز کر رہے تھے

کیونکہ آپ چاہتے تھے میں آپ کے پاس

خود چل کر آؤں۔۔

تاکہ بعد میں، میں آپ کو ہوس پرست نہ
کہہ سکوں
عبادت بہروز خانزادہ کے دل کی بات
سمجھ گئی تھی
نہیں عبادت۔۔ایسی بات۔۔
بس کردیں پلیز۔۔
جب آپ کا دل چاہا مجھے ٹھکرادیا جب
دل چاہا سینے سے لگالیا
جب دل چاہا بیڈ پر لے گئے
جب دل چاہا آزمالیا اور جب دل چاہا
نظرانداز کردیا
میری کوئی مرضی نہیں ہے سب کچھ
آپ کی مرضی سے ہوتا آیا ہے اور آج بھی

آپ کی مرضی ہو رہی ہے

آج آپ اگنور کر رہے ہیں یہ بھی آپ ہی کی مرضی ہے۔۔

عبادت اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی

بہروز خانزادہ خاموشی سے سنتا رہا

ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی آج تک بہروز خانزادہ نے اپنی منمانیاں ہی کیں۔۔

عبادت سے اس کی اجازت پوچھی ہی کب گئی تھی۔۔

آج بھی بہروز خانزادہ اس کی مرضی جانے بغیر یہ ارادہ کر بیٹھا تھا کہ وہ عبادت کو مکمل نظر انداز کرے گا

بہروز خانزادہ کو عبادت کے آگے اپنا آپ

مجرم لگنے لگا

عبادت کی سسکیاں بڑھ گئیں بہروز خانزادہ

نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا

نائٹ سوٹ صوفے پر اچھالا اور عبادت کی

طرف قدم بڑھائے

عبادت نے سسکی لیتے بھیگی آنکھوں سے

بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر باہیں وا کیں

عبادت پہلے حیران ہوئی پھر لمحے ضائع

کیے بغیر وہ بہروز خانزادہ کے سینے سے

لگ گئی

بہروز خانزادہ نے اس کی کمر میں بازو حائل

کیے اسے خود میں بھینچ لیا

آئی لو یو عبادت۔۔

بہروز خانزادہ نے محبت سے چور لہجے میں کہا

آئی لو یو ٹو بہروز۔۔

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔

عبادت اور بہروز خانزادہ شدت سے ایک

دوسرے کو گلے لگائے کھڑے تھے

بہروز خانزادہ نے عبادت کے چہرے کو

ہاتھوں کے پیالے میں بھرا

اور شدت سے اس کے ہونٹوں کو قید کر گیا

♥♥♥♥♥♥

روپ بالاج خانزادہ کے سینے پر سر رکھے

پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

آج کے بعد مجھے چھوڑ کر جانے کی

بات مت کرنا روپ۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کے بالوں پر ہونٹ

رکھتے تحکم بھرے لہجے میں کہا

تو آپ بھی مجھ سے خفا مت ہونا۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کے سینے سے سر

اٹھا کر غصے سے کہا

تو اور کیا کرتا میں؟؟اس لڑکی نے مجھے

خود سے نظریں ملانے لائق نہیں چھوڑا۔۔

اور تم۔۔

تم تو ماں ہو اس کی۔۔تم کیوں نہ جان سکی

وہ کیا کرتی پھر رہی ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے روپ کی طرف دیکھا

میں ماں ہوں پر وہ مجھ سے زیادہ آپ

کے قریب تھی

روپ نے دوبدو جواب دیا

میں نے اس پر اعتبار کیا تھا اور وہ میرے

سر پر خاک ڈال گئی

بالاج خانزادہ کی آواز میں کرب تھا

بالاج وہ جیسی بھی ہے ہماری اولاد ہے

وہ ناسمجھ ہے پلیز اسے معاف۔۔

ہرگز نہیں۔۔میں اسے کبھی معاف نہیں

کروں گا وہ مر بھی جائے گی پھر بھی نہیں۔۔

بالاج خانزادہ غصے سے دھاڑا

اللہ کرے اسے کچھ ہو۔۔

روپ لالے تڑپ کر کہا

پھر تم دعا کرو میں مر جاؤں۔۔

بالاج خانزادہ نے ہارے ہوئے انداز میں کہا

اللہ نہ کرے بالاج۔۔پلیز ایسی باتیں مت کریں

میں سہہ نہیں پاؤں گی

روپ روتے ہوئے فرش پر بیٹھتی گئی

میرے دن رات اذیتوں میں گزر رہے ہیں

میری ازیت کم ہونے کی بجائے بھڑ رہی ہے

مجھے سکون چاہیئے روپ۔۔

مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔

بالاج خانزادہ کی آنکھوں سے اشک بہے

آپ عروب کو معاف کر کے سینے سے لگا لیں

آپ کو سکون مل جائے گا

آپ کو اس کی یادیں سکون نہیں لینے دے

رہیں۔۔

آپ کو اس کی فکر ہے وہ کس حال میں

ہو گی خوش بھی ہو گی یا نہیں۔۔

یہیں باتیں آپ کو بے سکون کر رہی ہیں

روپ نے سر اٹھا کر روتے ہوئے کہا

بالاج خانزادہ روپ کی باتوں پر چپ

سا ہو گیا۔۔

ہاں اسے عروب کی یاد آتی تھی دل چاہتا

تھا وہ ایک نظر اسے دیکھ لے اسے سن لے

پر عروب نے جو حرکت کی

وہی سوچ کر بالاج خانزادہ کا غصہ بڑھ جاتا

اور اس نے اس غصے کا نشانہ روپ کو

بنایا تھا

تم اٹھو۔۔اور رونا بند کرو

بالاج خانزادہ نے روپ کو بازوؤں میں اٹھایا

بہت موٹی ہوگئی ہو۔۔ کم کھایا کرو۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کو ہنسانے کے لیے

مسکرا کر کہا

نہیں آپ بوڑھے ہوگئے ہیں۔۔

روپ سمجھ گئی تھی بالاج خانزادہ اس

کی کہی باتوں کو نظر انداز کر گیا ہے

اس نے بالاج خانزادہ کے کندھے پر سر

رکھتے کہا

آج بھی گاؤں کی لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کو بیڈ پر لیٹایا

لڑکیاں یا آنٹیاں؟؟

روپ نے منمنا کر کہا تو بالاج خانزادہ

کی ہنسی چھوٹ گئی

روپ بھی ہنسنے لگی آج کتنے دنوں بعد

وہ دونوں ایک ساتھ ہنسے تھے

پر دونوں کے دل ابھی بھی اداس تھے۔۔

عروب ان کی اولاد تھی وہ کیسے اسے

بھول سکتے تھے

❤❤❤❤❤❤

بہروز خانزادہ نے عبادت کو بانہوں میں

اُٹھایا اور بیڈ پر لے آیا

آہستہ آہستہ وہ عبادت کی جیولری اتارنے لگا

عبادت پیار بھری نظروں سے بہروز خانزادہ

کو ہی دیکھ رہی تھی

جو آنکھوں میں شوخی لیے کبھی عبادت

کی طرف دیکھتا تو کبھی اس کو جیولری

سے آزاد کرتا

بہروز خانزادہ نے عبادت کا دوپٹہ اتارا تو

اس کی نظر عبادت کی دودھیا کمر پر گئی

وہ بے خود سا ہوتا عبادت کی کمر پر

ہونٹ رکھ گیا

عبادت کے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا دل

الگ شور مچانے لگا

بہروز خانزادہ نے عبادت کی شرٹ کی

ڈوری کھینچی تو وہ کھل گئی

عبادت کی دودھیا کمر مزید برہنہ ہو گی

بہروز خانزادہ اس کی کمر پر اپنی محبت

کی چھاپ چھوڑنے لگا

عبادت کے پورے جسم پر اپنی حکمرانی
کرتے بہروز خانزادہ اس سے اپنے سارے
حقوق لے گیا
اس کے جسم پر جگہ جگہ بہروز خانزادہ
کی شدتوں کے نشان تھے
بہروز خانزادہ کا جہاں دل چاہا اس نے
اپنی محبت کی مہریں لگائیں
عبادت کی میٹھی سسکیاں کمرے میں
وقفے وقفے سے گونج رہی تھیں
بہروز خانزادہ کو اپنے پورے جسم میں
سکون سرایت ہوتا محسوس ہوا
صبح فجر سے پہلے بہروز خانزادہ نے
عبادت کو سونے کی اجازت دی

وہ اس کے سینے پر سر رکھے سکون

سے آنکھیں موند گئی

آج ان دونوں کی محبت مکمل ہو گئی تھی

عبادت نے اپنی انا کو پیچھے چھوڑ کر

پہل کی۔۔

بہروز خانزادہ نے بھی عبادت کی پہل پر

اپنا آپ اس کے سپرد کر دیا

اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک

اپنی انا لے کر بیٹھ جاتا

تو وہ دونوں ہی یہ خوبصورت لمحے کھو

دیتے اور شاید ان کا رشتہ بھی کمزور پڑتا

لیکن آج بہروز خانزادہ نے اپنی شدتوں سے

عبادت کو ظاہر کروا دیا تھا

وہ صرف اسی کا ہے اس کی قربت کا ہر
لمحہ صرف عبادت کے لیے ہے
عبادت کے چہرے پر سکون بھری نیند تھی
بہروز خانزادہ بھی سائیڈ لیمپ آف کرتا
عبادت کو مزید خود میں بھینچ کر سونے
کی غرض سے آنکھیں موند گیا

الفت کمرے میں آئی تو محبوب خانزادہ آنکھوں
پر بازو رکھے بیڈ پر لیٹا تھا
الفت پل میں سمجھ گئی وہ اس سے ناراض
ہے اس نے گہرا سانس لیا
اور مسکرا محبوب خان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی

محبوب خان زادہ کو محسوس ہو گیا تھا

الفت اسکے قریب بیٹھی ہے

سنیں۔۔

الفت نے محبوب خان زادہ کا بازو ہلا کر کہا

پر محبوب خان زادہ نے کوئی رسپانس نہیں دیا

سنیں نا۔۔۔

الفت نے پھر سے بازو ہلایا

سونے دو الفت۔میں بہت تھک گیا ہوں

محبوب خان زادہ نے نروٹھے پن سے کہا

ناراض ہیں مجھ سے؟

الفر سے معصومیت سے پوچھا

نہیں۔۔۔

محبوب خان زادہ نے ہنوز لیٹے جواب دیا

تو پھر میری طرف دیکھ کر کہیں۔۔الفت

نے محبوب خان زادہ کی آنکھوں سے

بازو ہٹایا

محبوب خان زادہ سنجید گی سے الفت کی

طرف دیکھا پھر اس نے کروٹ لے لی

دیکھا۔۔ناراض ہیں مجھ سے۔۔ تبھی تو

منہ بنا ہوا ہے۔۔

الفت نے مصنوعی رونی صورت بنائی

اگر اتنی ہی فکر تھی میرے منہ بننے کی تو

اپنی بھتیجی پر کھڑے کھڑے پیار نہ لٹاتی تم۔۔

محبوب خان زادہ نے غصے سے کہا

کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟ وہ میری بھتیجی ہے

میرا خون ہے میں کیسے اسے نظر انداز

کر دیتی ؟؟

الفت نے نرم لہجے میں کہا

بس کر دو تم۔۔۔ تمہاری بھتیجی خانی کے

متعلق جو بکواس کر رہی تھی وہ تم نے

نہیں سنی۔۔

اور بہروز خان سے محبت کے دعوے بھی

کر رہی تھی۔۔

محبوب خان زادہ اٹھ کر بیٹھ گیا

وہ ابھی نا سمجھ ہے میں اسے رشتوں

کے تقدس سمجھا دوں گی۔۔

الفت نے سکون سے کہہ کر محبوب خانزادہ

کا سکون اڑا دیا

کیا مطلب سکھا دوں گی۔۔ تم کل صبح

اسے یہاں سے چلتا کرو۔۔

یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھ لو مجھے لالہ

کے سامنے شرمندہ مت کروانا۔۔

محبوب خان زادہ تلخ ہوا۔۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں میں کیوں آپ کو

شرمندہ کرواؤں گی۔۔اور میں اسے کہاں

بھیج دوں۔۔

جوان لڑکی ہے نہ ماں ہے، باپ نہ ہونے کے

برابر ہے۔۔ایک میرا ہی آسرا ہے اسے۔۔

میں اسے اس سے نظریں پھیر لوں۔۔

الفت اپنی بات پر قائم رہی۔۔

الفت۔۔ایسا نہ ہو اسے چھت دینے کے چکر

میں تم اپنی بیٹی کا گھر اجاڑ بیٹھو۔۔

محبوب خان زادہ نے اسے آنے والے وقت

سے ڈرایا۔۔

اللہ نہ کرے۔۔ میری بیٹی کا گھر ہمیشہ

سلامت رہے۔۔

الفت کا دل خوف سے دھڑکا۔۔

اس لیے تو کہہ رہا ہوں اسے کل صبح یہاں

سے بھیج دو۔۔

محبوب خان زادہ نے جتاتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے میں کل صبح بیلا سے بات

کروں گی۔۔

آپ تو ناراض مت ہوں۔۔

الفت کو بس محبوب خان زادہ کی ناراضگی

کی ٹینشن تھی

مجھے تم ناراض ہی رہنے دو۔۔جب تک

یہ لڑکی اس حویلی سے چلی نہیں جاتی

میرا منہ بنا ہی رہنا ہے

تو بہتر ہو گا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو

محبوب خان زادہ دو ٹوک کہتا لیٹ گیا

شرم تو نہیں آتی۔۔اس عمر میں مجھ

سے ناراض ہوتے ہوئے۔۔

الفت نے خفگی سے کہا

اگر میری ناراضگی دور کرنی ہے تو پیار

سے منالو۔۔میں مان جاؤں گا۔۔

محبوب خان زادہ نے شرارت سے کہا تو

الفت مسکرا کر محبوب خان زادہ کے

ساتھ لیٹ گئی

محبوب خان زادہ نے اسے خود میں بھینچ

لیا۔۔

♥♥♥♥♥

بیلا ساری رات کمرے میں غصے سے یہاں

وہاں جلے پیر کی بلی کی طرح پھرتی رہی

اسے یہ سوچ سوچ کر ہی جلن محسوس

ہو رہی تھی

کہ اس کا خان اپنی بیوی کے ساتھ ایک

ہی کمرے میں ہے

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہاں سے عبادت

کو ہٹا کر خود اس کی جگہ لے لے۔۔

تھک کر بیلا بیڈ پر لیٹ گئی آنسو زار و قطار

اسکی آنکھوں سے بہہ کر تکیہ بھگونے لگے

ماما بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔

بابا نے کبھی پوچھا ہی نہیں۔۔

ایک تمہارا آسرا ملا تھا خان۔۔وہ بھی مجھ

سے چھِن گیا۔۔

بیلا ہچکیوں سے رونے لگی

♥♥♥♥♥♥

صبح کا سورج ہر سو پھیل گیا تھا چرند

پرند اللہ کی حمد و ثناء میں مصروف تھے

ہارب کی ساری رات آنکھوں میں کٹی۔۔

اس نے کل عروب کے ساتھ بہت سخت الفاظ

استعمال کیے تھے

اسے رہ رہ کر اپنے ان الفاظوں پر افسوس

ہو رہا تھا۔۔

وہ بیڈ پر کروٹ لے کر لیٹا تھا نظریں اس

کی فرش پر سوئی عروب کی طرف تھیں

عروب کل رات سے چپ چپ تھی وہ ہارب

کو مکمل نظرانداز کر رہی تھی

کھانے کے دوران بھی وہ خاموش رہی

اور رات کو چپ چاپ فرش پر بستر لگا

کر سو گئی

ورنہ روز رات وہ ہارب سے بحث کر کے

یا تو بیڈ پر سوتی یا پھر ہارب کے سونے

کے بعد چپکے سے اس کے ساتھ بیڈ پر

لیٹ جاتی

پر کل رات سے عروب خاموش اور سنجیدہ

تھی اس کی چپ ہارب کو اندر ہی اندر

پریشان کر رہی تھی

صبح آٹھ بجے ہارب بیڈ سے اٹھا اور ایک

نظر سوئی عروب پر ڈال کر نہانے چلا گیا

دس منٹ بعد جب وہ نہا کر نکلا تو عروب

کمرے میں نہیں تھی

اس کا بستر بھی نہیں تھا۔۔ہارب نے جلدی

سے کپڑے پہنے بالوں میں برش کیا اور باہر

صحن میں آگیا

کیچن سے زرینہ کی آواز آئی تو ہارب کیچن

میں آگیا

جہاں زرینہ عروب کو پراٹھا بنانا سکھا

رہی تھی

آسلام علیکم۔۔۔

ہارب نے سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔

زرینہ نے پلٹ کر جواب دیا پر عروب نے

دیکھنا گوارا نہیں کیا

وہ گول پراٹھا بنانے کی تگ ودو میں تھی

اور زرینہ اسے سکھانے میں۔۔

اماں جی۔۔ناشتہ دے دیں۔۔ہارب نے کہا

زرینخ سے پر نظریں عروب پر تھیں۔۔

بس پانچ منٹ پتر۔۔

زرینہ نے پیار سے کہا تو ہارب عروب پر

نظر ڈال کر دستر خوان پر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔

دو منٹ بعد عروب آئی اور خاموشی سے

ہارب کے آگے ناشتہ رکھ کر پلٹ گئی

ہارب نے حیرت سے عروب کو جاتے دیکھا

اس کا دل چاہ رہا تھا عروب اس سے

بات کرے۔۔

اس سے لڑائی کرے۔۔ کچھ تو اسے کہے۔۔

پر عروب خاموش تھی۔۔۔

اماں جی چائے بجھوا دیں۔۔

ہارب نے غصے سے ہانک لگائی اسے عروب

کا نظر انداز کرنا غصہ دلا رہا تھا

عروب کیچن سے نکلی اور ہارب کے آگے

چائے رکھ کر پلٹنے ہی لگی تھی

ہارب جلدی سے اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

عروب نے خاموش نگاہیں اٹھا کر ہارب

کی طرف دیکھا

جان بوجھ کر مجھے اگنور کر رہی ہو نا؟؟

ہارب نے غصے سے پوچھا

عروب نے نظروں کا زاویہ بدل کر آہستہ

سے سر نفی میں ہلا دیا

تو پھر میری طرف دیکھتی کیوں نہیں؟

بات کیوں نہیں کر رہی مجھ سے؟؟

ہارب نے عروب کا بازو دبوچ کر دبے دبے

غصے سے کہا

مجھے روتا، بکھرتا دیکھ کر تمہیں سکون

ملتا ہے نا۔۔

بس تمہیں سکون دینے کے لیے یہ سب کر

رہی ہوں۔۔

عروب کی آواز میں نمی گھلی۔۔

ہارب پہلے ہی اپنے لفظوں پر پچھتا رہا

تھا عروب کے کہنے پر وہ مزید پشیمان ہوا

ت۔۔تو۔۔تم میرے۔۔قریب۔۔نہ آتی۔۔

ہارب کی زبان لڑکھڑائی۔۔

اب نہیں آؤں گی۔۔

عروب کے گال بھیگنے لگے ہارب کو اس

کے بھیگتے گال دیکھ کر دل میں ٹیس اٹھی

اس نے لمحے میں عروب کا چہرہ ہاتھوں

کے پیالے میں بھرا

اور ہونٹوں سے اس کے آنسو چننے لگا

عروب شاکڈ کیفیت میں کھڑی تھی۔۔

ہارب نے نرمی سے عروب کے بھیگے گال

اپنے ہونٹوں سے خشک کیے۔۔

ہارب نے آنکھیں کھول کر عروب کی طرف

دیکھا جس کے گال شرم سے سرخ ہو

گئے تھے

پلکیں شرم سے لرز رہی تھیں۔۔

ہارب نے بے خودی میں جھک کر عروب

کی آنکھوں پر باری باری ہونٹ رکھے

عروب کا دل پوری رفتار سے دھڑکنے لگا

ہارب خود کو عروب کے آگے ہارتا محسوس

کر رہا تھا

اس سے پہلے ہارب مزید بے باک ہوتا انہیں

پیچھے کچھ گرنے کی آواز آئی

وہ دونوں چونک کر ہوش میں آئے ہارب

نے مڑ کر دیکھا

تو کرن آنکھوں میں آنسو لیے ایک نظر ان پر ڈال کر وہاں سے چلی گئی۔۔

عروب کو کرن کی ہوش ہی کب تھی وہ بے یقینی سے ہارب کی طرف ہی دیکھی جا رہی تھی۔۔

ہارب نے ماتھے پر بل ڈال کر پہلے کرن کی طرف دیکھا پھر عروب کی طرف۔۔

ایم سوری۔۔۔

ہارب نے سرد لہجے میں کہا اور تیز قدم لیتا وہاں سے چلا گیا

عروب نے نا سمجھی سے ہارب کی پشت کو دیکھا

وہ کس بات کی معافی مانگ کر گیا تھا

عروب کو چھونے کی۔۔

یا اپنے کل رات کے رویے کی۔۔

عروب الجھ کر کیچن میں چلی گئی

❤❤❤❤❤❤

بہروز خانزادہ کی آنکھ پانی کے چھینٹوں

سے کھلی

اس نے آنکھیں میچ کر کھولیں تو عبادت

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے گیلے

بال خشک کر رہی تھی

گرین کلر کا ڈریس اس کے نازک سراپے پر

بہت خوبصورت لگ رہا تھا

کالے لمبے گیلے بال اس کی کمر پر آبشار کی

طرح پھیلے تھے

بہروز خانزادہ بے خودی کے عالم میں اسے

دیکھنے لگا

عبادت لاپرواہی سے اپنے کام میں مگن تھی

بہروز خانزادہ بنا آہٹ کیے بیڈ سے اٹھا اور

عبادت کو پیچھے سے باہوں کے گھیرے

میں لے لیا

بہروز خانزادہ کے لمس سے عبادت کا دل

زور سے دھڑکا

بہروز۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں پلیز چھوڑیں۔۔

عبادت نے گھبرا کر کہا کل رات وہ بہروز

خانزادہ کی شدتوں سے اچھی طرح واقف

ہو چکی تھی

اسے ڈر لگنے لگا کہیں بہروز خانزادہ پھر

سے شروع نہ ہو جائے۔۔

تم سے کس نے کہا تھا مجھے اٹھاؤ۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کے گیلے بالوں سے

اٹھتی بھینی بھینی خوشبو سے مدہوش

ہوتے بولا

میں نے کب اٹھایا آپ کو؟؟

عبادت نے حیرت سے پوچھا

تمہارے ان گیلے بالوں نے مجھے اٹھانے کی

گستاخی کی ہے۔۔اب بھگتو۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے بال سائیڈ پر

کیے تو اس کی دودھیا گردن پر پانی کی

ننھی ننھی بوندیں چمک رہی تھی

بہروز خانزادہ جھک کر عبادت کی دودھیا

گردن سے اپنے ہونٹوں سے پانی چننے لگا۔۔

عبادت کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا سنائی

دینے لگا۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کا رخ اپنی طرف

موڑا عبادت کی گردن پر بہروز خانزادہ

کی شدتوں کے نشان پوری آب وتاب سے

چمک رہے تھے

بہروز خانزادہ جھک کر ان نشانوں پر

نرمی سے ہونٹ رکھنے لگا

عبادت نے آنکھیں بند کر کے بہروز خانزادہ

کے لمس کو محسوس کیا

بہروز۔۔اب بس بھی کریں۔۔

عبادت خود بہروز خانزادہ کے لمس سے

مدہوش ہورہی تھی اس نے بمشکل اپنے

جذبات پر قابو پاتے کہا

بہروز خانزادہ مسکرا کر پیچھے ہو گیا

جو حکم میری جان۔۔

بہروز خانزادہ نے جھک کر ادب سے کہا

تو عبادت بھی مسکرادی

بہروز خانزادہ نے ڈریسنگ ٹیبل کی ڈرا

سے ایک خوبصورت سا باکس نکالا

اور اس میں سے ایک چین لاکٹ نکالا

عبادت خاموشی سے بہروز خانزادہ کی

طرف دیکھ رہی تھی

بہروز خانزادہ عبادت کی پشت کے پیچھے

کھڑا ہوا پیچھے سے بال آگے کیے

اور اس کے گلے میں خوبصورت چین لاکٹ

پہنانے لگا

عبادت نے ڈریسنگ ٹیبل کے مرر سے چین

لاکٹ دیکھا

جس پر چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈ سے بہروز خان

لکھا تھا۔۔

عبادت نے انگلی کی پوروں سے لاکٹ چھوا

کیسا لگا منہ دکھائی کا گفٹ ؟؟

بہروز خانزادہ نے پیچھے سے ہگ کر کے

اس کے کندھے پر تھوڑی رکھ کر پوچھا

بہت پیارا ہے۔۔

عبادت کو واقعی وہ لاکٹ بہت پسند ایا۔۔

یہ بہروز خانزادہ کی طرف سے ملنے والا

پہلا تحفہ تھا

رات کو کیوں نہیں دیا؟؟؟

عبادت نے شکوہ کیا

رات کو تم نے ہوش میں رہنے ہی کب دیا۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر کہا

تو عبادت شرم سے جھینپ گئی بہروز خانزادہ

نے عبادت کے کندھے پر ہونٹ رکھے

پھر مسکرا کر شاور لینے واش روم چلا

گیا عبادت بھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

کھڑی ہو کر تیار ہونے لگی

♥♥♥♥♥

ناشتے کی ٹیبل پر اس وقت سب موجود

تھے بیلا بھی ایک کرسی گھسیٹ کر

بیٹھ گئی

بالاج خانزادہ سمیت سب نے اسے ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا پر کسی نے کچھ نہیں کہا کیونکہ فیصلے کا اختیار بالاج خانزادہ کو تھا

اسلام علیکم۔۔

بہروز خانزادہ اور عبادت ناشتے کی ٹیبل پر آئے اور سب کو مشترکہ سلام کیا

عبادت گرین کلر کے ڈریس میں لائٹ میک اپ کیے ہاف بالوں کو کیچر میں مقید کر کے سر پر دوپٹہ لیے نکھری نکھری بہت خوبصورت لگ رہی تھی

بہروز خانزادہ نے عبادت کے کہنے پر سکن کلر کی شلوار قمیض ساتھ سکن اور گولڈن

اجرک لی تھی

جس میں وہ بہت پیارا لگ رہا تھا دونوں

کے چہروں پر الوہی چمک تھی

بہروز خانزادہ نے عبادت کا ہاتھ اپنے ہاتھ

میں پکڑا تھا جسے وہ جھجھک کر چھڑوا

رہی تھی

پر بہروز خانزادہ کی گرفت مضبوط تھی

وعلیکم السلام۔۔

بالاج خانزادہ نے خوشدلی سے جواب دیا

سب نے بہروز خانزادہ اور عبادت کو خوش

دیکھ کر دل ہی دل میں ماشاءاللہ بولا

سوائے بیلا کے۔۔

وہ انہیں ایک ساتھ خوش دیکھ کر غصے

سے نظروں کا زاویہ بدل گئی تھی

بہروز خانزادہ اور عبادت ساتھ ساتھ

کرسی پر بیٹھے تھے

سب لوگ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے۔۔

بیلا وقفے وقفے سے بہروز خانزادہ اور

عبادت کی طرف دیکھ رہی تھی

بہروز خانزادہ عبادت کے کان میں سرگوشی

کرتا تو عبادت کے چہرے پر اس کی

محبت کے رنگ چڑھ جاتے

بیلا سے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا

عبادت۔۔

بہروز خانزادہ نے مدھم سرگوشی کی۔۔

جی۔۔

عبادت نے بھی ہلکی سی آواز میں جواب دیا

تمھیں پتا ہے تم سر تا پیر بہت خوبصورت ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے گھمبیر آواز میں سرگوشی

کی تو کل رات کی بہروز خانزادہ کی شدتیں

یاد کرتے عبادت کا چہرہ شرم سے سرخ

ہو گیا۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر اپنی شرمیلی

بیوی کی طرف دیکھا

جس کی اٹھتی جھکتی پلکیں اس کے

جذبات جگا رہی تھی

بہروز خان۔۔۔

بالاج خانزادہ نے ناشتہ کر کے بہروز خانزادہ

کو مخاطب کیا

جی بابا۔۔

بہروز خانزادہ بالاج خانزادہ کی طرف متوجہ ہوا

آج پنچائیت میں، میں نے اعلان کرنا ہے

کہ اگلا سردار کون بنے گا۔۔

تم نے اور مصطفیٰ خان نے فیصلہ کیا ہے تو

مجھے بتادو۔۔

بالاج خانزادہ نے سنجیدگی سے کہا

بہروز خانزادہ نے سوالیہ نظروں سے ناشتہ

کرتے مصطفیٰ کی طرف دیکھا

جس نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔

بابا۔۔ میں نے اور لالہ نے فیصلہ کیا ہے آپ ہی

سردار بنے رہیں۔۔

ہم دونوں ابھی گدی نہیں سنبھال سکیں گے۔۔

بہروز خانزادہ نے ڈرتے ڈرتے کہا

بالاج خانزادہ کے موڈ کا کیا پتا ابھی ہتھے

سے اکھڑ جائے۔۔

میں بھی یہی چاہتی ہوں آپ ابھی بچوں

پر زمہ داری نہ ڈالیں۔۔

بہروز کی نئ نئ شادی ہوئی ہے اور مصطفی

ایک دو دن میں لندن چلا جائے گا

تو ٹھیک یہی رہے گا آپ ہی اپنی زمہ داریاں

سنبھالیں۔۔

روپ نے بنا خوف کے اپنے دل کی بات سب

کے سامنے رکھی

حویلی کے سبھی افراد نے روپ کی بات پر

رضا مندی ظاہر کی

جبکہ لندن جانے والی بات پر مصطفیٰ کو

زبردست اچھولگ گیا

اس نے نظریں ترچھی کر کے مہر کی طرف

دیکھا جو غصے سے اسے ہی گھور رہی تھی

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے تمہاری شادی کی وجہ سے

اور مصطفیٰ خان تمہارے لندن جانے کی

وجہ سے فلحال میں کوئی فیصلہ نہیں

لیتا پر بہت جلد مجھے اگلا گدی نشین چننا

ہے اور امید کرتا ہوں تم دونوں بغیر کسی

بہانے اور نخرے کے آپس میں فیصلہ کر کے

مجھے بتا دو گے۔۔

بالاج خانزادہ روپ کی بات ٹھکرانے کی

گستاخی نہیں کر سکتا تھا اس نے نیپکن

سے ہاتھ صاف کیے اور روپ کی طرف دیکھا

جو محبت بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ

رہی تھی۔۔

بالاج خانزادہ نے کھڑے ہوتے ایک آنکھ ونک

کی اور ڈیرے کے لیے نکل گیا

روپ مسکرا کر سر جھٹکتے ناشتہ کرنے لگی

♥♥♥♥♥♥

اسلام علیکم داداسائیں۔۔

حشمت علی عروب کو بیلا کے متعلق

بتا رہا تھا کہ کل رات رخصتی کی تقریب

میں کوئی لڑکی آئی تھی

حشمت علی زیادہ کچھ نہیں جانتا تھا

اس نے بس بیلا کو آتے دیکھا پھر بہروز

خانزادہ اور بیلا کو ایک ساتھ حویلی کے

اندر جاتے دیکھا

آہستہ آہستہ حویلی کے سبھی افراد حویلی

کے اندر گیے تھے پھر تھوڑی دیر بعد

بیلا الفت کے ساتھ لان میں آئی تھی

حشمت علی بس اِتنا ہی جانتا تھا جبکہ

سے عروب الجھ گئی کہ سوچ میںھ پڑ گئی

کہ کون ہو سکتی ہے وہ لڑکی۔۔

تبھی ہارب نے آکر حشمت علی کو سلام

کیا اور ایک نظر عروب کی طرف دیکھ

کر حشمت علی کے پاس ہی بیٹھ گیا

ہارب کو دیکھ کر عروب کا دل زور سے دھڑ کا

وعلیکم السلام۔۔

حشمت علی نے نارملی جواب دیا

داداسائیں میرا لیٹر آگیا ہے میں پرسوں

کراچی کے لیے نکل رہا ہوں۔۔

ہارب نے مسکراکر کہا تو حشمت علی

بھی مسکرااٹھا

جبکہ عروب کے چہرے پر پریشانی درآئی

ماشاءاللہ۔۔اللہ کامیاب کرے۔۔

حشمت علی نے ہارب کے کندھے پر ہاتھ

رکھتے کہا

ماشاءاللہ۔۔میرا پتر ڈاکٹر بن جائے گا۔۔

زرینہ کیچن میں کھڑی سن رہی تھی وہ

بھی مسکراکر صحن میں آگئی

جی اماں کی۔۔میرا خواب پورا ہو جائے گا

آپ کا ہارب پتر ڈاکٹر بن کر مریضوں

کی سیوا کرے گا۔۔

ہارب کے چہرے پر الگ ہی خوشی تھی جسے

عروب نے غور سے دیکھا

اس کا خواب تھا ڈاکٹر بننا جو پورا ہونے

جا رہا تھا۔۔

ہارب کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی کراچی

چلا جائے۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔اللہ بری نظر سے بچائے

آمین۔۔

زرینہ نے ہارب کا ماتھا چوم کر کہا

پتر۔۔ عروب بیٹی کو بھی ساتھ لے جانا وہ

یہاں اکیلی کیا کرے گی۔۔۔

حشمت علی نے اداس بیٹھی عروب کی
طرف اشارہ کرتے کہا
حشمت علی نے عروب کے دل کی بات کی تھی
عروب کو اندر ہی اندر خوشی ہوئی
اس کا وہاں کوئی کام نہیں ہے۔۔اور ویسے
بھی میں وہاں جا کر مصروف ہو جاؤں گا
یہ وہاں اکیلی ہو گی۔۔
یہاں تو اس کے پاس آپ سب ہیں۔۔
ہارب نے نرمی سے منع کر دیا عروب کا
چہرہ بجھ سا گیا
کوئی بات نہیں پتر۔۔تم لے جاؤ۔۔تھکے
ہارے لوٹو گے۔۔روٹی پکا کر تمہارے آگے
تو رکھ دے گی۔۔

زرینہ نے عروب کی سائیڈ لی۔۔

اسے روٹی پکانی آتی ہے؟؟

ہارب نے طنزیہ کہا تو عروب کا چہرہ اہانت سے سرخ ہو گیا

میں نے آج سکھا دی ہے۔۔۔ کل بھی سکھا دوں گی۔۔ تم بس اپنے ساتھ اسے بھی لے جاؤ۔۔

یہ تمہاری زمہ داری ہے پتر۔۔ اپنی زمہ داریوں سے بھاگا نہیں کرتے۔۔

زرینہ نے ہارب کو نرمی سے سمجھایا تو وہ چپ ہو گیا۔۔

عروب خاموشی سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔

وہاں جا کر بہو کو جوڑے بھی دلا دینا

کتنے دنوں سے ایک ہی جوڑا پہن رکھا ہے

معصوم نے۔۔

زرینہ نے مصروف انداز میں کہا

جبکہ عروب کو معصوم کہے جانے پر ہارب

عش عش کر اٹھا

میں وہاں سیر سپاٹے پر نہیں جا رہا جو

آپ کی معصوم بہو کو شاپنگ کرواتا پھروں۔۔

ہارب نے صاف ہری جھنڈی دکھائی

پیسوں کی فکر مت کرنا میں تمہیں پیسے

دے دوں گا۔۔

حشمت علی سمجھا ہارب پیسوں کی

وجہ سے انکار کر رہا ہے

آپ کے پاس پیسے ہیں تو ایک کام کریں

آپ ہی اپنی معصوم بہو کو شاپنگ کروادیں۔۔

ہارب نے جان چھڑاتے کہا

باؤلا ہو گیا ہے کیا؟؟ وہ تیری گھر والی

ہے تو لے جا اسے۔۔

زرینہ نے غصے سے گھورا تو ہارب جھنجھلا

کر وہاں سے اٹھ گیا

عروب کمرے میں بیڈ شیٹ ٹھیک کر رہی

تھی ہارب اسے دیکھ کر اس پر چڑھ دوڑا

تم باہر بول نہیں سکتی تھی کہ تمہیں میرے

ساتھ نہیں جانا۔۔

ہارب نے عروب کا بازو کھینچ کر کہا

میں کیا بولوں؟؟

عروب نے معصومیت سے کہا اس کا دماغ

خراب تھا جو وہ جانے سے منع کرتی

ہاں تم تو گونگی ہو۔۔ تمہاری زبان بس میرے

آگے چلتی ہے۔۔۔

ہارب نے جھٹکے سے بازو چھوڑا

ہارب میں بھی کراچی جا کر اپنی سٹڈی

کنٹینیو کر لوں؟؟

عروب نے امید بھرے لہجے میں پوچھا

کس خوشی میں؟؟

ہارب نے غصے سے گھورا

تم سے نکاح کرنے کی خوشی میں۔۔

عروب ہلکی آواز میں بڑبڑائی پر ہارب

سن چکا تھا۔۔

اتنا ہی شوق تھا پڑھنے کا تو نکاح رہنے

دیتی۔۔پہلے اپنا شوق پورا کرتی۔۔

ہارب نے طنز کا تیر چھوڑا اور بیڈ پر

لیٹ گیا۔۔۔

ہمم۔۔پڑھنے سے زیادہ تم سے نکاح کرنے

کا شوق چڑھا تھا۔۔

عروب نے ہلکا سا مسکرا کر کہا

ہو گیا شوق پورا؟؟

ہارب نے جتاتے ہوئے کہا

نہیں۔۔

عروب نے دائیں بائیں سر ہلایا

اور کیسے شوق پورا ہو گا؟؟

ہارب نے مصنوعی دلچسپی سے پوچھا

تو عروب نے شرارت سے مسکراہارب

کی طرف دیکھتے ایک آنکھ ونک کر دی۔۔

عروب کی بے باک آنکھوں کا مطلب سمجھتے

ہارب کی مصنوعی مسکراہٹ پل میں

غائب ہوئی

بے شرم۔۔

ہارب نے غصے سے دانت کچکچا کر کہا

اور کروٹ لے لی

عروب اپنی ہنسی دبا کر کمرے سے چلی گئ

پر ہارب کے لیے سوچوں کے ادوار کھول گئ

♥♥♥♥

اچھا تو آپ لندن جا رہے ہیں؟؟

مصطفیٰ لان میں بیٹھا سوچوں میں

گم تھا جب اسے اپنے قریب مہر کی
غصے سے بھری آواز سُنائی دی۔۔۔
نہیں میری جان۔۔ میں تمہیں چھوڑ کر
کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔
مصطفیٰ نے مہر کا ہاتھ تھام کر اسے
اپنے ساتھ والی کرسی پر بیٹھایا
تو یہ بات اندر کرتے منہ میں درد ہوتا تھا
مہر نے غصے سے کہا پہلے وہ مصطفیٰ
کے آگے بولتی نہیں تھی
اور اب بے دھڑک ہو کر بولتی تھی یہ
چھوٹ اسے مصطفیٰ کی محبت نے
دی تھی۔۔
میں نے سوچا۔۔ رات کو اکیلے میں بڑے

پاپا سے کہہ دوں گا۔۔

مصطفیٰ نے منمنا کر کہا وہ جانتا تھا

اس کی ماہ ابھی بہت غصے میں ہے۔۔

اکیلے میں کیوں؟؟ سب کے سامنے کیوں

نہیں؟؟

مہر نے ایک آبرو اچکا کر پوچھا

یار تم یہی چاہتی ہو نا کہ میں نہ جاؤں

تو میں نہیں جاؤں گا۔۔ ڈونٹ وری۔۔

مصطفیٰ نے مہر کو تسلی دی۔۔

مطلب میرے نہ چاہنے سے آپ نہیں جا رہے۔۔

ورنہ آپ جانا چاہتے ہیں۔۔

مہر نے مشکوک نظروں سے گھورا

تم پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔ ایک منٹ مجھے

لگتا ہے صبح صبح اپنی دادو سائیں سے
مل کر آرہی ہو تبھی انگارے چبار کھے ہیں۔۔
مصطفیٰ نے علینہ کا حوالہ دیتے کہا
بات مت بدلیں۔۔
مہر نے انگلی اٹھا کر غصے سے کہا
میں خود بھی نہیں جانا چاہتا ہوں۔۔
میری ماں اب غصہ چھوڑ دو۔۔
مصطفیٰ نے مہر کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔
تنگ آگئے ہیں مجھ سے؟؟
مہر نے بھیگی آنکھوں سے کہا
ہیں؟؟ کیا مطلب؟؟
مصطفیٰ نے نا سمجھی سے پوچھا
ہاتھ جوڑ رہے ہیں۔۔ مطلب میں دفع

ہو جاؤں یہاں سے۔۔

ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں آپ یہاں

بیٹھ کر جسے سوچ رہے تھے

اسے ہی سوچیں۔۔

مہر غصے سے پیر پٹختی اٹھی اور

حویلی کے اندرونی حصے میں چلی گئی

پیچھے مصطفیٰ سوچتا رہ گیا

وہ کسے یاد کر رہا تھا وہ تو لان میں

ہوا کھانے بیٹھ گیا تھا

اور وہ کب تنگ آیا ماہ سے۔۔۔۔

مہر تو مصطفیٰ کو پریشان ہی کر گئی

تھی وہ ہوا کھانے بیٹھا

اور طنز کے تیر کھا کر وہاں سے اٹھا

😂😂😂😂

ماہ۔۔

ماہ سنو تو یار۔۔ تم کتنی پاگل ہو۔۔

مصطفیٰ خانزادہ آج صبح سے مہر کے پیچھے

پیچھے اسے منانے کے چکر میں تھا

جبکہ اس کی ماہ اسے مکمل اگنور کر رہی تھی

ابھی بھی وہ اپنے کمرے میں کھڑی وارڈروب

میں کپڑے ٹھیک کر رہی تھی

جب مصطفیٰ اسے مخاطب کر کر کے تھک

چکا تھا پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارا تھا

میں پاگل ہوں؟؟

مہر نے رونی صورت بنا کر کہا

نہیں۔۔میں پاگل ہوں جو صبح سے بے
وقوفوں کی طرح تمہارے پیچھے پیچھے
گھوم رہا ہوں اور تم منہ لگانا پسند نہیں
کر رہی۔۔
مصطفیٰ نے جھنجھلا کر کہا۔۔
تو آپ مت گھومیں میرے پیچھے پیچھے۔۔
جب آپ نے لندن ہی گھومنا ہے تو۔۔
مہر نے ہینگ کیا ہوا سوٹ غصے سے
زمین پر مارا۔۔
دیکھو اب تم فضول میں مجھے کھپا
رہی ہو۔۔میرا دماغ گھوم گیا نا۔۔تو
تم سے کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا۔۔
مصطفیٰ نے غصے سے مہر کو ڈراتے کہا

اور مہراب کہاں مصطفیٰ سے ڈرتی تھی

اچھا۔۔آپ ایک کام کریں۔۔اپنا دماغ گھومائیں۔۔اگر میں نے کنٹرول نہیں کیا تو میرا نام بھی مسز مصطفیٰ نہیں۔۔

مہر نے کھلم کھلا چیلنج دیتے کہا تو

مصطفیٰ نے غصے سے دانت پیسے۔۔

اوکے فائن۔۔نکلو۔۔

اب تم مجھے آتا دیکھو گی یا جاتا دیکھو گی۔۔

جب دو دن تمہارے قریب نہیں آؤں گا نا۔۔تو ساری بہادری ہوا ہو جائے گی تمہاری۔۔

مصطفیٰ نے چبا چبا کر کہا اور جانے لگا

جب مہر نے اس کا بازو کھینچ کر اس

کا رخ اپنی طرف موڑا۔۔

میرے قریب نہیں آئیں گے؟؟

مہر نے مصطفیٰ کا گریبان پکڑ کر اسے

گھور کر پوچھا

زرا سا بھی۔۔

مصطفیٰ نے لاپرواہی سے کہا

اگر میں آؤں تب بھی نہیں؟؟

مہر نے آنکھیں جھپکا کر حیرت سے پوچھا

کہا نا نہیں۔۔ مطلب نہیں۔۔

مصطفیٰ اپنی بات پر قائم رہا

اگر میں کس کروں تب بھی نہیں؟؟

مہر نے شرارت سے پوچھا

تم کچھ بھی کر لو۔۔ مجھے اب کوئی

فرق نہیں پڑے گا۔۔ آئی بڑی مجھے کس

کرنے والی۔۔

مصطفیٰ نے غصے سے سر جھٹکا اس

کا گریبان ابھی بھی مہر کے ہاتھ

میں تھا۔۔

اچھاااا۔۔ میں کچھ بھی کروں آپ کو

فرق نہیں پڑے گا؟؟

مہر نے مصطفیٰ کا گریبان چھوڑ کر

دو قدم پیچھے ہو کر پوچھا

بہری ہو سنائی نہیں دیتا؟؟ نہیں مطلب

نہیں۔۔ مصطفیٰ کو کچھ کھٹک رہا تھا

پر کیا۔۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا

ہمم۔۔۔ اگر میں یہ کروں تب بھی نہیں؟؟

مہر نے سپنا دوپٹہ اتار کر بیڈ پر اچھالا

آف وائیٹ ڈریس میں اس کا متناسب سراپا

مصطفیٰ کی آنکھوں کے سامنے تھا

اس کے گریبان کی فٹنگ مہر کی خوبصورتی

میں اضافہ کر رہی تھی

مصطفیٰ نے نظریں چرائیں۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔

مصطفیٰ کے منہ سے بمشکل لفظ نکلے

اچھا اچھا۔۔ اگر میں یہ کروں تب بھی

نہیں؟؟

مہر نے رخ موڑ کر اپنی کمر سے بال آگے

کیے اور دونوں ہاتھ کمر پر لے جا کر شرٹ

کی بیک کی تھوڑی سی زِپ کھول دی۔۔

مصطفیٰ کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم

ہوئی۔۔

مہر کی دودھیا کمر پر نظر پڑتے ہی مصطفی

کا دل چاہا وہاں زور سے دانت گاڑھے

ک۔۔کوئی۔۔چکر۔۔نہیں۔۔

مہر کی مصطفیٰ کی طرف پیٹھ تھی

مصطفیٰ نے ماتھے پر آیا پسینہ چپکے سے

صاف کیا۔۔۔

ہمم۔۔۔اب بھی نہیں؟؟

مہر نے مصطفیٰ کی طرف رخ موڑ کر

اپنے دونوں کندھوں سے شرٹ کھسکا دی

مہر کا خوبصورت ابھرتا سراپا مصطفیٰ

کی خمار آنکھوں کے سامنے تھا

مصطفیٰ سے ضبط کرنا مشکل ہو گیا وہ
بے خودی میں دو قدم آگے بڑھا
تو مہر دو قدم پیچھے ہوئی۔۔
کیا ہوا؟؟ میں تو کچھ بھی کروں آپ
کو فرق نہیں پڑتا تو اب میرے قریب
کیوں آرہے ہیں ؟؟
مصطفیٰ بہکتے ہوئے مہر کے قریب جا
رہا تھا اور مہر اپنے قدم پیچھے لے رہی تھی
کوئی کافر ہی ہو گا جو اتنی خوبصورت
صنفِ نازک بیوی کو بنا چھوئے چھوڑ دے گا
مصطفیٰ نے اپنے قدم تیز کیے
مہر بھی تیزی سے پیچھے ہوئی پر پیچھے
دیوار تھی

مہر دیوار کے ساتھ لگی مصطفیٰ نے موقع

دیکھتے مہر کے دائیں بائیں دیوار پر ہاتھ

رکھ کر اس کے بھاگنے کے راستے بند کیے

لیکن آپ تو کہہ رہے تھے آپ کو فرق نہیں

پڑتا۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے گلے میں بانہیں حائل کیں

وہ آج مصطفیٰ کے ضبط کا اچھا خاصہ

امتحان لے رہی تھی

نہیں۔۔فرق پڑتا ہے بہت فرق پڑتا ہے۔۔

مصطفیٰ کہتے ہی مہر کی کمر میں ہاتھ

ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچتے اس کے

نرم ہونٹوں پر جھک گیا

مصطفیٰ مہر کے ہونٹوں پر شدت سے اپنا

لمس بکھیر رہا تھا

مصطفیٰ کا دایاں ہاتھ مہر کی کمر پر جبکہ

بائیں ہاتھ سے وہ مہر کی دھڑکنیں چھونے لگا

اپنی دھڑکنوں پر مصطفیٰ کے ہاتھ کا لمس

محسوس کرتے مہر کے پورے جسم میں

کرنٹ دوڑ گیا

اسے اپنی جان جاتی محسوس ہوئی مصطفیٰ

کے ہاتھ کی بے باکیاں بڑھنے لگیں تو مہر

نے مصطفیٰ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے

زور سے دھکا دیا

مصطفیٰ مدہوش تھا اس نے اپنا آپ مہر

پر چھوڑ دیا تھا دھکا لگنے سے وہ دو قدم

پیچھے ہوا

مصطفیٰ کی خمار آنکھیں دیکھ کر مہر

نے اسے جتاتی آنکھوں سے دیکھا۔۔

مصطفیٰ کی نگاہیں بھٹک بھٹک کر مہر

کے گریبان پر اٹھ رہی تھیں

مہر۔۔

مصطفیٰ نے پھر سے مہر کی طرف قدم

بڑھایا ہی تھا کہ مہر کے کمرے کا دروازہ

بجا اور علینہ نے اسے پکارا۔۔

مہر اور مصطفیٰ نے چونک کر دروازے

کی طرف دیکھا۔۔

مہر بیٹا۔۔دروازہ کھولو۔۔

علینہ نے دروازہ بجاتے کہا تو مہر نے فوراً

اپنی شرٹ ٹھیک کر کے زپ بند کی

اور جلدی سے بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر

شانوں پر پھیلایا

م۔۔۔مصطفیٰ۔۔آآاپ۔۔ چھپ جائیں۔۔

مہر نے گھبرا کر کہا پر مصطفیٰ مہر

کے حسن میں کھویا تھا اسے ہوش ہی

کب تھی

مصطفیٰ

مصطفیٰ۔۔

مہر نے مصطفیٰ کو ہلا کر کہا تو مصطفیٰ

ہوش کی دنیا میں واپس آیا

آاا۔۔ہاں۔۔

مصطفیٰ نے ہوش قائم کرتے کہا

دادو سائی دروازے پر کھڑی ہیں آپ چھپ

جاؤ۔۔

مہر نے حل پیش کیا تو مصطفیٰ مسکرا

کر پردے کے پیچھے چھپ گیا

مہر نے تسلی کرتے دروازہ کھولا

مہر۔۔اتنی دیر کیوں لگا۔۔۔

علینہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے مصطفیٰ

مہر کے پیچھے سے نکلا اور ایک شرارت سے

علینہ کو آنکھ مار کر چلا گیا

مہر نے غصے اور حیرت سے مصطفیٰ کو

جاتے دیکھا

جبکہ علینہ کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا۔۔

کتنی ہی دیر وہ بول نہ سکی

مہر کا دل سوکھے پتے کی مانند لرزا۔۔

مہر ماہ۔۔اب تیری خیر نہیں۔۔

مہر نے دل ہی دل میں سوچا مصطفٰی

اسے پھنسا کر خود مزے سے چلا گیا

تھا اب علینہ تھی اور اس کے چبھتے سوال۔۔

مہر۔۔مجھے تو لگتا ہے تم نے شرم بیچ

کھائی ہے۔۔

علینہ نے ہواس بحال کرتے غصے سے کہا

دادو سائیں۔۔وہ میرے شوہر ہیں۔۔

مہر نے منمنا کر کہا۔۔

تو ایک کام کرو بی بی۔۔رخصتی کروا لو۔۔

پھر پتا ہے کیا کرنا۔۔کمرے سے باہر ہی

مت نکلنا۔۔

اچھی طرح شوق پورے کرنا پھر دل کیا

کرے تو ہمیں اپنی شکل دکھا دیا کرنا۔۔

ورنہ گھسے رہنا کمرے میں ہی۔۔

علینہ غصے سے پھنکارتی یہ جاہ وہ جاہ۔۔

مصطفیٰ جان بوجھ کر دادو سائیں کے

سامنے آئے۔۔زرا بھی نہیں سوچا سننے

کو مجھے ملیں گی۔۔

مہر نے غصے سے کمرے کا دروزہ بند کیا

اور رونی صورت بنا کر مصطفیٰ کے متعلق

سوچنے لگی۔۔

جو اسے پھنسا کر خود غائب ہو گیا تھا

✿✿✿✿✿✿

عبادت کیچن میں بہروز خانزادہ کے لیے

چائے بنا رہی تھی جب بیلا اس کے پاس

آ کر کھڑی ہو گئی

کیسی ہو عبادت؟؟

بیلا نے مسکرا کر پوچھا

ٹھیک ہوں۔۔

عبادت نے زبردستی مسکرا کر جواب دیا

خان کدھر ہے؟؟

بیلا نے بہروز خانزادہ کے متعلق پوچھا تو

عبادت کو اس کا بہروز خانزادہ کو خان

کہنا ایک آنکھ نہیں بھایا

کون خان؟؟

عبادت جان بوجھ کر انجان بنی۔۔

میں بہروز کے متعلق پوچھ رہی ہوں۔۔

بیلا سمجھ تو گئی وہ جان بوجھ کر

انجان بنی ہے پر وہ چپ رہی

کمرے میں ہیں۔۔

عبادت نے مختصر جواب دیا اور کپ میں
چائے ڈالنے لگی۔۔

بیلا نے اس کے گلے میں جھولتا لاکٹ دیکھا
تو سلگنے لگی

لاکٹ پر خوبصورت حروف میں بہروز
خان لکھا تھا

بیلا پل میں سمجھ گئی یہ عبادت کا رونمائی
گفٹ ہے۔۔

ساتھ ہی بیلا کی نظر عبادت کی دودھیا رنگ
پر گئی جہاں بہروز خانزادہ کی شدتیں
عیاں تھی

عبادت نے انہیں میک اپ کی مدد سے کافی

حد تک چھپا لیا تھا

وہ صبح سے سر پر دوپٹہ لے کر گھوم رہی تھی تبھی کوئی دیکھ نہ سکا

ابھی اس کا دوپٹہ سر پر نہیں تھا اس لیے بیلا کی تیز نظروں نے وہ نشان دیکھ لیے تھے۔۔

بڑی مشکل سے بیلا نے خود کو کمپوز کیا

چلو ٹھیک ہے میں سوچ رہی تھی خان سے کہتی ہوں مجھے گاؤں گھما لائے

ابھی جا کر کہتی ہوں۔۔

بیلا نے مسکرا کر کہا اور چلی گئی جبکہ عبادت کے چلتے ہاتھ بیلا کی بات پر تھم گئے اس نے غصے سے بیلا کی پشت کو گھورا۔۔

خان۔۔

بیلا بنا نوک کیے کمرے میں آگئی۔۔ بہروز
خانزادہ صوفے پر بیٹھا موبائل چلا رہا تھا
اور ساتھ اپنی چائے کا انتظار کر رہا تھا
جو اس کی بیوی بنانے گئی تھی۔۔

بہروز خانزادہ نے ماتھے پر بل ڈال کر بیلا
کی طرف دیکھا

کسی کے کمرے میں نوک کر کے آتے ہیں

بہروز خانزادہ نے موبائل پر نظریں جمائے
جتاتے ہوئے کہا پر سامنے بھی بیلا تھی
حد درجے کی ڈھیٹ۔۔

کیوں ؟؟؟ یہ میرے فرینڈ کا کمرہ ہے اور
فرینڈز میں یہ سب چلتا ہے

بیلا بہروز خانزادہ کے ساتھ ہی صوفے پر

بیٹھ گئی

بہروز خانزادہ نے غصے سے بیلا کی اس

حرکت کو دیکھا پھر فاصلہ بنا کر بیٹھ گیا

میں سوچ رہی تھی تم مجھے گاؤں دکھا

لاؤ۔۔

بیلا نے اپنی خواہش ظاہر کی۔۔

سوری۔۔ میری کل ہی نئی نئی شادی ہوئی ہے

میں اپنی بیوی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا

ہوں۔۔اس لیے معذرت۔۔

بہروز خانزادہ نے صاف ہری جھنڈی دکھائی

تو بیلا کا چہرہ اہانت کے احساس سے

سرخ ہوا

تبھی عبادت کمرے میں چائے لے کر آئی

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر عبادت کی

طرف دیکھا

جبکہ عبادت نے ناگواری سے بیلا کی طرف

دیکھا جو بہروز خانزادہ کے ساتھ صوفے

پر بیٹھی تھی

آپ کی چائے؟؟

عبادت نے چائے کا کپ بہروز خانزادہ کی

طرف بڑھاتے سنجیدگی سے کہا

اور خود بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔ بہروز خانزادہ

اس کا خراب موڈ دیکھ کر سمجھ گیا۔۔

تھوڑا سا وقت اپنی دوست کے لیے بھی

نکال لو۔۔

بیلا نے پیار سے کہا تو عبادت نے ایک

شکوہ بھری نظر بہروز خانزادہ پر ڈالی۔۔

میں نے تم سے کل رات بھی کہا تھا اور

اب بھی کہہ رہا ہوں میرے پاس تمہیں

دینے کے لیے دوستی بھی نہیں ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے نرمی سے کہا اور اٹھ کر

عبادت کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا

بیلا نے غصے سے دائیں ہاتھ کی مٹھی بھینچی

بہروز خانزادہ جیسے ہی عبادت کے پاس

بیٹھا وہ کھل اٹھی۔۔

تمہیں چائے نہیں پینی تھی؟؟

بہروز خانزادہ نے پیار سے پوچھا

نہیں۔۔ابھی من نہیں تھا۔۔

عبادت نے مسکرا کر جواب دیا

اچھا جی۔۔ تو پھر کیا من ہے میری بیوی کا؟

بہروز خانزادہ نے عبادت کا ہاتھ پکڑ

کر اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائیں

اس دوران وہ مکمل طور پر بیلا کو اگنور

کر رہے تھے

پر بیلا نے شرم پیچ کھائی تھی وہ غصہ

ضبط کرتے ان دونوں کی طرف دیکھ رہی تھی

ہمم۔۔۔ ڈنر پر چلیں؟؟

عبادت نے پُر جوش انداز میں کہا

ٹھیک ہے تم ریڈی ہو جاؤ تھوڑی دیر

میں نکلتے ہیں۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے ہاتھ پر بوسہ

دیتے کہا تو وہ شرم سے سرخ پڑ گئی

جبکہ بیلا سے مزید برداشت کرنا مشکل

ہوا وہ جھٹکے سے اٹھی اور کمرے سے

چلی گئی

بہروز خانزادہ نے اسے جاتے دیکھ لاپرواہی

سے سر جھٹکا

میں ابھی ریڈی ہو جاتی ہوں۔۔

عبادت نے خوشی سے کہا اور تیار ہونے

ڈریسنگ روم چلی گئی

بہروز خانزادہ چائے پیتے بیلا کے متعلق سوچنے

لگا کہ کیسے اسے حویلی سے بھیجا جائے

✿✿✿✿✿✿✿

عروب آج صبح سے خوش بھی تھی اور

اداس بھی۔۔

اس کا دل کر رہا تھا وہ کراچی جانے سے

پہلے ایک بار حویلی سے ہو آئے

پر ہارب کی شرط اس کے پاؤں میں

بیڑیاں ڈال دیتی تھی

وہ بے دلی سے ہارب کی پیکنگ کر رہی تھی

خود اس کے پاس اپنی پیکنگ کے لیے کچھ

تھا ہی نہیں۔۔

آنسو باہر آنے کو بے تاب تھے اس کا ننھا دل

بالاج خانزادہ اور روپ کے لیے تڑپ رہا تھا

ہو گئی پیکنگ ؟؟

ہارب نے مصروف سے انداز میں پوچھا

جی۔۔

عروب نے محض جی کہا تو ہارب اس کی

آواز میں نمی محسوس کرتے چونک کر

اس کی طرف دیکھنے لگا

اب کسی خوشی میں رونے کو دل کر رہا ہے؟

ہارب نے عروب کو جانچتی نظروں سے دیکھا

اس کا اتنا پوچھنا تھا عروب چہرہ ہاتھوں

میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ہارب نے اسے تاسف سے دیکھا

اگر نہیں رہا جا رہا اپنے بابا کے بغیر تو

تم واپس چلی کیوں نہیں جاتی۔۔

ہارب نے نارمل لہجے میں کہا

ہاں۔۔ تم تو یہی چاہتے ہو میں چلی جاؤں

اور تم اپنی کزن سسٹر سے نکاح کر لو۔۔

عروب نے سوں سوں کرتے کہا

تم سے کس بے وقوف نے کہا میں اس

سے نکاح کرنے کے لیے تمہیں واپس جانے

کا کہہ رہا ہوں ؟؟

ہارب نے جھنجھلا کر کہا

تو پھر کون سی آگ لگی ہے جو بار بار

مجھے جانے کا بولتے ہو ؟؟

عروب بھی کہاں کم تھی

اگر میں کہوں ہاں کرن کے لیے ہی تمہیں

جانے کا بول رہا ہوں تو ؟؟

ہارب نے ایک آبرو اچکا کر پوچھا

تو تمہیں میں اتنی سیدھی لگتی ہوں جو

چپ چاپ اپنا شوہر اپنی محبت کسی

اور کی جھولی میں ڈال کر پتلی گلی سے

چلتی بنوں گی۔۔

عروب نے لڑاکا بیویوں کی طرح کہا

تو پھر روتی کیوں ہو؟؟اپنی منمانیاں

کی ہیں تو بھگتو اب۔۔

ہارب کو اصل میں عروب کے آنسو تکلیف

پہنچاتے تھے پر وہ جان بوجھ کر عروب

کے سامنے سخت بن جاتا تھا

ہاں بھگت ہی رہی ہوں۔۔اور تمہیں اپنے

ساتھ بھگتاوں گی۔۔

کراچی جا کر مجھے شاپنگ کروا دینا جب

سے نکاح ہوا ہے مجال ہے جو تم نے مجھے

ایک گفٹ بھی دیا ہو

لڑکیوں کو تو شادی کی پہلی رات منہ دکھائی

مل جاتی ہے

مجھے تو محبت بھری ایک کس بھی نصیب

نہیں ہوئی۔۔

عروب بولی تو نان اسٹاپ بولتی چلی گئی

ہارب خاموشی سے اسے سن رہا تھا

کراچی جا کر اپنی حیثیت کے مطابق تمہیں

شاپنگ کروادوں گا رہی بات منہ دکھائی کی

تو میں کونسا تمہیں پہلی بار دیکھ رہا تھا

جو رونمائی گفٹ دیتا۔۔

نہ ہی ہمارا نکاح نارمل حالات میں ہوا تھا

جو تمہارے نصیب میں محبت بھری کس آتی۔۔

ہارب نے دوبدو جواب دیا

کیا مطلب ؟؟ جس بیوی کو پہلی بار دیکھو

اسے ہی منہ دکھائی دیتے ہیں ؟

عروب تو صدمے میں ہی چلی گئی

ھارب کا ضبط جواب دے گیا اس نے عروب

کو بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کیا

عروب کٹی ڈال کی طرح ھارب کے سینے

سے جا لگی

دونوں کی دھڑکنوں اتھل پتھل ہوئیں

تم دلہن بنی ؟

سرخ جوڑا پہنا ؟

میرے لیے سجی ؟

بیڈ پر بیٹھ کر میرا انتظار کیا ؟

اپنے ہونٹوں پر سرخ لپ اسٹک لگائی ؟؟

نہیں نا۔۔

تو منہ دکھائی کیوں دیتا تمہیں۔۔

ہارب نے شہادت کی انگلی سے عروب کے

ماتھے سے لے کر گردن تک لکیر کھینچی۔۔

عروب نے بمشکل تھوک نگلا

م۔۔۔میرے پاس۔۔دلہن۔۔کا جوڑا۔۔نہیں ہے۔۔

عروب نے معصومیت سے کہا

بہت شوق ہے دلہن کا جوڑا پہننے کا؟؟

ہارب نے عروب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر

اسے مزید اپنے قریب کیا

دونوں کی سانسیں آپس میں الجھنے لگیں۔۔

صرف تمہارے لیے میں نے سارے شوق پالے ہیں۔۔۔

عروب نے نظریں نیچی کرکے کہا

لیکن بس ایک کمی ہے۔۔

ہارب نے ہلکا سا مسکرا کر کہا

کونسی ؟

عروب نے جلدی سے پوچھا

تم ایک نمبر کی خود غرض لڑکی ہو۔۔

اچانک ہارب کا لہجہ سخت ہوا تو عروب کی مسکراہٹ بھی غائب ہو گئی

ہ۔۔ہارب۔۔اب بس بھی کر دو اور کتنے طعنے مارو گے۔۔

عروب نے بے بسی سے کہا

ابھی تو شروعات ہے میری خود غرض وائف۔۔

ان طعنوں سے تمہاری عقل ٹھکانے نہ لگا دی تو کہنا۔۔

ہارب نے عروب کو جھٹکا دیا تو وہ دو قدم
پیچھے لڑکھڑائی
ہارب ایک نفرت بھری نگاہ عروب پر ڈال کر
کمرے سے نکل گیا
میری عقل کو کیا تکلیف ہے جو ٹھکانے لگانی
ہے میری عقل کو ٹھکانے لگاتے ایسا نہ ہو خود
کی عقل سے پیدل ہو جائیں۔۔
عروب رونی صورت بنا کر بڑبڑائی اور ہارب
کے کپڑے بیگ میں پٹکنے لگی
✿✿✿✿✿✿
مجھے یہ لڑکی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔
بالاج خانزادہ اور محبوب خان زادہ ڈیرے
پر بیٹھے بیلا کے متعلق بات کر رہے تھے

جب بالاج خانزادہ نے بے دھڑک اپنے دل کی

بات کہی۔۔

ہمم۔۔مجھے بھی بیلا کو دیکھ کر کچھ اچھا

محسوس نہیں ہوتا۔۔

محبوب خان زادہ نے رضامندی ظاہر کی

تم الفت کو سمجھاؤ محبوب خان۔۔

ایسا نہ ہو یہ لڑکی ہمارے بچوں کی خوشیوں

کی راہ میں رکاوٹ بنے۔۔

بالاج خانزادہ نے سنجیدگی سے کہا

میں نے بات کی تھی الفت سے۔۔فلحال اس

کا ارادہ نہیں ہے بیلا کو حویلی سے بھیجنے کا۔۔

محبوب خان زادہ نے نظریں چرا کر کہا

تو تم سمجھاؤ اسے۔۔میں تمہاری بیوی کی

وجہ سے چپ ہوں ورنہ کل رات ہی اسے

دھکے دے کر نکال دیتا

اور جب میں فیصلہ لینے پر آیا تو میرے

فیصلے پر کوئی انگلی اٹھانے کی ہمت نہیں

کرے گا۔۔اس سے پہلے میں سخت فیصلہ

لوں تم سمجھاؤ الفت کو۔۔

بالاج خانزادہ اچھا خاصا تلخ ہوا

آپ فکر نہیں کریں لالہ۔۔میں آج پھر الفت

سے بات کروں گا۔۔

محبوب خان زادہ نے تسلی دی تو بالاج خانزادہ

خاموش ہو گیا

✿✿✿✿✿✿

بہروز خانزادہ اور عبادت ڈنر کے لیے نکل

گئے تھے انہوں نے لاہور جا کر ڈنر کرنے کا

پروگرام گیا۔۔

عبادت بے بی پنک ڈریس میں لائٹ میک اپ

کیے بالوں کو سٹریٹ کھلا چھوڑ کر بہت

ڈیسنٹ اور پیاری لگ رہی تھی

بہروز خانزادہ نے بلیو جینز کے ساتھ آف

وائیٹ ٹی شرٹ پہنی تھی جس میں وہ

ڈُوڈ لگ رہا تھا

ان کی گاڑی گاؤں کی حدود سے نکل گئی

تھی بالاج خانزادہ نے ان کے ساتھ گارڈز

بھیجے تھے

گارڈز کی گاڑی بہروز خانزادہ کی گاڑی

کے پیچھے تھی

گاڑی میں لائٹ سا میوزک چل رہا تھا

بہروز خانزادہ کی نظریں بھٹک بھٹک

کر عبادت کی طرف اٹھ رہی تھیں

جو لاپرواہی سے شیشے سے باہر کے مناظر

دیکھ رہی تھی

میری طرف بھی دیکھ لو۔۔اتنا بھی برا نہیں

دکھتا میں۔۔

بہروز خانزادہ نے شرارت سے کہا تو عبادت

نے مسکرا کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

میں نے کب کہا برے دکھتے ہیں۔۔آپ بہت

اچھے دکھتے ہیں۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کے گال پر محبت

سے چٹکی کاٹتے کہا

تو بہروز خانزادہ نے ایک دم گاڑی روک دی

عبادت نے حیرت سے بہروز خانزادہ کی

طرف دیکھا

بہروز خانزادہ نے بہکتے ہوئے اپنی سیٹ بیلٹ

اتاری اور زرا سا آگے کو کھسکتے عبادت کا

چہرہ ہاتھوں میں تھامے اس کے ہونٹوں

پر جھک گیا

یہ سب اتنی اچانک ہوا عبادت کو سوچنے

سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا

بہروز خانزادہ آہستہ آہستہ عبادت کی

سانسیں پی رہا تھا

بہروز خانزادہ کی گاڑی رکتے ہی پیچھے

گارڈز کی گاڑی بھی رک گئی

پر کسی میں اتنی مجال نہیں تھی وہ

آگے بڑھ کر بہروز خانزادہ سے گاڑی

روکنے کی وجہ پوچھتے

دو تین گارڈز گاڑی سے اتر کر بہروز خانزادہ

کی گاڑی سے تھوڑا دور کھڑے ہو گئے

بہروز خانزادہ کتنی ہی دیر مدہوش ہوتے

عبادت کے پنک لپ گلوز لگے ہونٹوں کے

جام پینے میں مصروف رہا

اپنی منمانی کرنے کے بعد بہروز خانزادہ

نے نرمی سے عبادت کے ہونٹوں کو آزادی بخشی

اس کے ہونٹوں سے بہروز خانزادہ کی

شدت سے لہو ٹپکنے لگا

وہ گہرے سانس لیتی بہروز خانزادہ کی

آنکھوں میں دیکھنے لگی

جو شدتِ جذبات سے سرخ ہو رہی تھیں

آپ کوئی بھی موقع جانے نہیں دیتے۔۔

عبادت نے شرم سے چُور لہجے میں شکوہ کیا

یہی تو موقع ہیں فائدہ اٹھانے والے۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے گلے میں لاکٹ

پر اپنے ہونٹ رکھے

اب چلیں بھی۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔

عبادت نے جان چھڑانے کے لیے کہا تو

بہروز خانزادہ اس کے ہونٹوں پر جسارت

کرتے پیچھے ہو گیا

بہروز خانزادہ اور عبادت کو ڈنر کرتے کافی

وقت ہو گیا تھا موسم بھی خراب ہو رہا تھا

اس لیے وہ ڈنر کر کے جلدی ہی لاہور سے نکل

گئے تھے راستے میں بارش شروع ہو گئی تھی

موسم کافی زبردست ہو گیا تھا

گاڑی میں سوفٹ میوزک اور باہر بادلوں کی

گرج پر بہروز خانزادہ کا دل بے ایمان ہو رہا تھا

بہروز۔۔ مجھے بارش انجوائے کرنی ہے پلیز

گاڑی روک دیں۔۔

عبادت نے بچوں کی طرح کیوٹ سا منہ بنا

کر کہا۔۔

بالکل نہیں۔۔ بابا تو پتا چلا تو میرا بینڈ بجا

دیں گے۔۔۔

بہروز خانزادہ نے نرمی سے منع کیا

ہنہہ۔۔صاف بہانے ہیں۔۔اگر ہر بات بڑے پاپا

کو پتا چلتی ہے تو مجھے کس لئے بھی کیوں کیا

رہنے دیتے۔۔۔یہ سوچتے کہ بابا کو پتا چلا تو

آپ کا بینڈ بجا دیں گے۔۔

عبادت نے طنز جا تیر چھوڑا جو نشانے پر

لگا بہروز خانزادہ نے مسکراہٹ دباتے گاڑی

سائیڈ پر روک دی۔۔

تمہارے لیے میں بابا سے اپنا بینڈ باجا سب

بجوا سکتا ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر کہا اور گاڑی

سے نکل گیا

عبادت بھی خوشی سے چہکتی گاڑی سے

باہر آگئی

گارڈز کی گاڑی ان کے گاڑی سے زرا فاصلے

پر تھی

جب بہروز خانزادہ گاڑی سے نکلا تو باہر

نکلتا دیکھ گارڈز بھی نکل آئے

جیسے ہی عبادت گاڑی سے نکلی بہروز خانزادہ

نے گارڈز کی طرف سرد آنکھوں سے دیکھا

وہ جلدی سے رخ موڑ کر سرکھا گئے

عبادت تیز بارش میں خوشی سے جھومنے لگی

بہروز خانزادہ اسے محبت سے دیکھنے لگا

عبادت نے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا عبادت نے

مسکرا کر ہاتھ آگے بڑھایا

تو بہروز خانزادہ دو قدم چلتا آگے بڑھا

اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ رکھ دیا

عبادت نے بہروز خانزادہ کا ہاتھ سر سے اوپر

کیا ذور دیا گول مٹول گھومنے لگی

رات ایک بجے کا وقت تھا سڑک پر اکا دکا

گاڑیاں ان دو دیوانوں کو دیکھ کر گزر

رہی تھیں

وہ دونوں لاپرواہی سے بارش میں بھیگ

رہے تھے۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کی کمر میں ہاتھ

ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا

عبادت بہروز خانزادہ کے سینے سے جا لگی

بارش میں بھیگا کپکپاتا عبادت کا نازک

سراپا بہروز خانزادہ کو بہکا رہا تھا

بے بی پنک کلر کا سوٹ گیلا ہونے کے باعث

عبادت کے وجود سے چپک گیا تھا

اوپر سے سردی سے کپکپاتے ہونٹ بہروز

خانزادہ کو گستاخی پر اکسا رہے تھے

بہروز خانزادہ کو خود کے اتنے قریب پا کر

عبادت کی آنکھیں شرم سے لرزنے لگی تھیں

عبادت ایسا کیا ہے تم میں۔۔ جو میں دن

بدن تمہارے پیچھے پاگل ہو رہا ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے گھمبیر آواز میں کہا

م۔۔ مطلب ؟؟؟

عبادت نے سردی سے کپکپاتے کہا

میرا دل تمہیں دیکھ کر بہت زور سے دھڑکتا

ہے۔۔جب تم آس پاس نہیں ہوتی میرا دل بے

چین ہونے لگتا ہے۔۔

آنکھیں بند کروں تو تمہارا چہرہ دکھائی

دیتا ہے۔۔میرا دل تمہاری طرف مائل

ہو رہا ہے۔۔

تمہیں دیکھنے کی سننے کی حسرت

کرتا ہے۔۔تم سے باتیں کرنے کو تڑپتا ہے۔۔

بہروز خانزادہ شدت سے اظہارِ محبت

کر رہا تھا

عبادت گم سم اس کی ایک ایک بات کو

غور سے سن رہی تھی

"کل تک ان الفاظوں میں عبادت کے "نہ

لفظ موجود تھا

پر آج عبادت کے لیے بہروز خانزادہ کے

لفظ پر فقط ہاں تھی

عبادت کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ

کر بہے اور عبادت کے چہرے پر گرنے

والے بارش کے پانی میں شامل ہو گئے۔۔

لیکن اس کی بھیگی آنکھیں بہروز خانزادہ

سے چھپی نہ رہ سکیں۔۔

میں نے تمہیں بہت تڑپایا ہے نا؟؟

بہروز خانزادہ نے عبادت کے گال انگلیوں

کی پوروں سے صاف کیے۔۔

ہاں۔۔آپ نے مجھے بہت تڑپایا ہے۔۔اب سے

نہیں۔۔بہت پہلے سے۔۔

عبادت نے نظریں جھکا کر بہروز خانزادہ

کے سینے سے لگتے شکوہ کیا

مجھے معاف کر دو۔۔میں اب کبھی بھی

تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے گرد بازو

حائل کرتے کہا

آپ کو پتا ہے میں آپ سے کب سے محبت

کرتی ہوں؟؟

عبادت نے بھیگے لہجے میں پوچھا

ہاں۔۔نکاح کے بعد سے۔۔

بہروز خانزادہ نے گہرا سانس لیتے کہا

نہیں بہروز۔۔

عبادت نے سر اٹھا کر کہا تو بہروز خانزادہ

نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

میں آپ سے تب سے محبت کرتی ہوں جب

آپ کو پتا ہی نہیں تھا کہ میری ایک کزن

ہے جو مجھ پر چپکے سے مر مٹی ہے۔۔

عبادت نے مسکراتی آنکھوں سے کہا تو

بہروز خانزادہ کو حیرت کا جھٹکا لگا

یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟؟

بہروز خانزادہ نے الجھ کر پوچھا

میں نے ہمیشہ آپ ہی سے محبت کی ہے

جب آپ مجھے اور مہر خانی کو اگنور کر کے

صرف عروب سے بات کرتے تھے

میں نے آپ سے تب سے محبت کی ہے جب

ہمارے نکاح کا دور دور تک پتا نہیں تھا

میں نے تب سے آپ سے محبت کی ہے۔۔

آپ نے تو کبھی میری طرف دیکھا ہی نہیں

تھا ہمیشہ غصے میں رہتے تھے

میں آپ کے غصے سے اتنا ڈرتی تھی کہ

اللہ سے کبھی آپ کو نہیں مانگتے ڈر لگتا تھا

عبادت بہروز خانزادہ کے سینے پر ماتھا

ٹکائے آہستہ آہستہ اپنی محبت عیاں کر رہی

تھی بہروز خانزادہ شاکڈ کیفیت میں

اسے سن رہا تھا

"آپ میری وہ دعا ہو جو بن مانگے قبول ہوئی ہے"

عبادت کے اتنے خوبصورت اظہار اور شدید

محبت پر بہروز خانزادہ کی آنکھ سے

آنسو ٹپکا۔۔

وہ اتنے عرصے سے اس کے لیے پاگل تھی اور

بہروز خانزادہ کو علم ہی نہ ہو سکا

وہ کزن میرج کے خلاف تھا اسے ڈر لگتا تھا

کہ کہیں اس کے بابا اس کی شادی مہر

یا عبادت سے نہ کروادیں

اس لیے وہ مہر اور عبادت سے فاصلہ بنا

کر رکھتا تھا

پر ہونی کو کون ٹال سکتا ہے عبادت بہروز

خانزادہ کا نصیب تھی اور بہروز خانزادہ

عبادت کا۔۔

کتنا پاگل تھا میں۔۔جو تمہاری آنکھوں

میں چھپی محبت دیکھ نہ سکا۔۔

بہروز خانزادہ نے کرب سے کہا۔۔

آپ میری طرف دیکھتے ہی کب تھے۔۔

عبادت نے پھر سے شکوہ دہرایا

سوری عبادت۔۔میں واقعی پاگل تھا جو

تمہارا نازک دل دکھاتا رہا

لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔۔

بہروز خانزادہ کی محبت اور قربتوں کی

تم اکلوتی وارث کہلاؤ گی۔۔

یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کا چہرہ ہاتھوں

کے پیالے میں بھر کر محبت سے چور لہجے

میں کہا

اپنا وعدہ مت توڑیے گا ورنہ میں ٹوٹ

جاؤں گی۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کی شرٹ گریبان

سے پکڑ کر مٹھیوں میں بھینچ کر کہا

نہیں میری جان۔۔

بہروز خانزادہ تمہیں کبھی ٹوٹنے نہیں

دے گا۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کو خود میں بھینچ لیا

بارش ہلکی ہو گئی تھی سردی سے وہ

دونوں کانپنے لگے تھے

بہروز خانزادہ نے عبادت کو بانہوں میں

اٹھایا اور گاڑی میں بیٹھا کر گاڑی گاؤں

کے راستے پر ڈال دی۔۔

گارڈز کی گاڑی بھی ان کی گاڑی کے

پیچھے تھی

گاڑی میں تھوڑی ہیٹ تھی جس سے ان

دونوں کو سکون ملا تھا

پر بہروز خانزادہ حویلی جا کر اپنی بیوی

کی مکمل سردی اتارنے کے موڈ میں تھا

پر راستہ تھا جو ختم ہی نہیں ہو رہا تھا

✿✿✿✿✿

داداسائیں۔۔میں ہوسٹل شفٹ ہونا چاہتی

ہوں۔۔

کرن اس وقت حشمت علی اور زرینہ

کے کمرے میں بات کرنے کی غرض سے

آئی اور ادھر ادھر کی باتیں کرکے وہ

مدعے پر آئی

اس کی بات سن کر حشمت علی اور

زرینہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا

لیکن کیوں بیٹی ؟؟ یہاں کوئی مسئلہ ہے ؟

زرینہ وجہ جان گئی تھی پھر بھی اس نے

جان بوجھ کر پوچھا

وہ دونوں کرن کے اکیلے ہوسٹل میں رہنے

کے حق میں نہیں تھے۔۔

نہیں اماں جی۔۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔

بس میرا یہاں دل نہیں لگ رہا۔۔

ہوسٹل میں سہیلیوں کے بیچ شاید دل

لگ جائے۔۔

کرن نے اداسی سے کہا۔۔

لیکن بیٹی۔۔

دادا سائیں پلیز۔۔ منع مت کیجئے گا میں

یہاں نہیں رہ سکتی۔۔

کرن نے بھیگے لہجے میں کہا

ہارب اور عروب کل کراچی جارہے ہیں پھر

تمہیں کیا مسئلہ ہے یہاں رہنے میں۔۔

زرینہ نے صاف گوئی کی اسے یہی محسوس

ہوا تھا کہ کرن ہارب اور عروب کی وجہ

سے ڈسٹرب ہے۔۔

لیکن اب وہ دونوں جارہے تھے پھر اسے

کیا مسئلہ تھا۔۔

مجھے ان سے کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ

بس مجھے اجازت دے دیں۔۔

کرن نے بات ہی ختم کردی مطلب وہ اپنی

بات پر قائم تھی

حشمت علی نے فلحال کے لیے ہلکا سا سر

ہلا دیا تھا پر اندر سے وہ بالکل راضی

نہیں تھا۔۔

کرن اٹھ کر کمرے سے نکلی تو ہارب باہر

کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا

کرن کے دیکھنے پر ہارب نے اسے غصے

سے دیکھا پھر اس کا ہاتھ کھینچ کر

اسے چھت پر لے گیا

ہارب میرا ہاتھ چھوڑو۔۔

کرن نے روتے ہوئے کہا پر ہارب نے چھت

پر لے جا کر ہی اس کا ہاتھ چھوڑا

کیا تکلیف ہے تمہیں یہاں رہنے میں؟؟

بتانا ذرا۔۔

ہارب نے بمشکل اپنا غصہ کنڑول کیا

مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔۔

کرن نے غصے سے رخ پھیرتے کہا

تو پھر ہوسٹل کیوں جانا چاہتی ہو؟؟

ہارب نے اس کا بازو دبوچ کر کہا

کیونکہ میں یہاں تم سے شادی کرنے

آئی تھی پر تم نے کسی اور سے نکاح

پڑھوالیا۔۔

کیوں رہوں میں یہاں؟؟

میرا دم گھٹتا ہے تمہیں عروب کے ساتھ

دیکھ کر۔۔۔

مجھے لگتا ہے میں مر جاؤں گی۔۔

کرن غصے سے پھٹ پڑی

تو پھر تو تمہیں یہاں سکون سے رہنا

چاہیئے کیونکہ میں اور عروب کل جا رہے

ہیں۔۔

ہارب نے جھٹ جواب دیا

کیوں رہوں میں تمہارے گھر میں۔۔ جس

گھر میں میں نے دلہن بن کر آنا تھا

وہاں اب مہمانوں کی طرح کیوں رہوں؟

جو گھر میرا ہونا تھا جو حقوق مجھے

ملنے تھے

انہیں کسی اور کا ہوتا کیسے دیکھوں؟

کرن پھوٹ کر رونے لگی۔۔

ہارب کو اس کے رونے سے دکھ ہوا تھا

کرن میں تم سے شادی نہیں۔۔

ہاں میں جانتی ہوں بہت اچھے سے

جانتی ہوں اب ہماری شادی نہیں ہو

سکتی۔۔

کیونکہ تمہیں تمہاری محبت جو مل

گئی ہے۔۔

کرن کے آخری الفاظوں پر ہارب کے سر

پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے

اس نے بے یقینی سے کرن کی طرف دیکھا

ک۔۔۔ کیا مطلب؟؟

مجھے میری کونسی محبت ملی ہے؟؟

ہارب کا نا چاہتے ہوئے بھی لہجہ لڑکھڑایا

زیادہ معصوم مت بنو ہارب۔۔ میں سٹور

روم میں تمہاری پرانی کتابوں میں عروب

کی تصویر دیکھ چکی ہوں

کرن نے پھر سے دھماکہ کیا تو ہارب نے

اس سے نظریں چرائیں

✿✿✿✿✿✿

سوری

مہر نے ابھی سونے کے لیے آنکھیں بند

کی ہی تھیں اس کے موبائل پر میسج

بپ بجی

مصطفیٰ خانزادہ نے اس سے اپنی شرارت

کی معافی مانگی تھی

کیونکہ مہر نے ڈنر کے دوران مصطفیٰ

کی طرف دیکھا تک نہیں تھا

اور اب بھی وہ کمرہ لاک کر کے لیٹی

تھی تاکہ مصطفیٰ کمرے میں نہ آئے

مطلب وہ مصطفیٰ سے بھرپور خفا تھی

آپ کی سوری کی ایسی کی تیسی۔۔

دوبارہ میسج مت کیجئے گا ورنہ بلاک

کردوں گی۔۔ 😧

مہر نے غصے سے بھرا ریپلائے کیا

ہائے میرا چھوٹا سا بے بی ناراض ہو گیا۔۔

مصطفیٰ نے ہنسی دباتے کہا

کونسا سا بے بی۔۔ کس کا بے بی۔۔

مجھے پھنسا کر خود بوتل کے جن کی

طرح غائب ہو گئے تھے۔۔

اب بھی غائب ہو جائیں اور میسج مت کریں

مہر تو آج ماننے کے موڈ میں ہر گز

نہیں تھی

اچھا سوری بے بی۔۔

تمہاری داد و سائیں کو میں دکھانا چاہتا

تھا کہ دیکھیں ہم ایک ہونے کے لیے کتنا

تڑپ رہے ہیں۔۔

مصطفیٰ کو مہر کو ستا کر مزہ آ رہا تھا

ایک ہوتی ہے میری جوتی۔۔اور اب

جتنا میں تڑپاوں گی نا۔۔آپ یاد ہی

رکھیں گے۔۔

مہر نے سلگ کر ریپلائے کیا

ماہ۔۔اب تم سیریس ہو رہی ہو۔۔

مصطفیٰ کو واقعی اس کی دھمکی سے

ڈر لگنے لگا

میں بہت سیریس ہوں۔۔آپ اتنے مشکل

وقت میں مجھے پھنسا کر خود رفو چکر

ہو گئے۔۔داد و سائیں نے مجھے اتنی

باتیں سنائیں

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی

مہر رونے والی ہو گئی

ہاں تم جنگ لڑ رہی تھی نا۔۔جو میں تمہیں

میدانِ جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گیا

مصطفیٰ نے چڑ کر ریپلائے کیا

مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔۔

مہر نے غصے سے جواب دیا

اچھا میں تمہیں ابھی پیار سے مناتا ہوں

جیسے اس رات تم مجھے منانے آئی

تھی۔۔دروازہ کھولو۔۔

مصطفیٰ نے مہر کو یاد دلایا جیسے وہ

اسے کس دے کر منا کر گئی تھی وہ

بھی اسے ویسے ہی منائے گا۔۔

ہاں پھر داد و سائیں آ جائیں گی۔۔ پھر

آپ بھاگ جاؤ گے اور سننی مجھے

پڑیں گی۔۔

مہر نے طنزیہ کہا

ایک تو تمہاری اس داد و سائیں کا تو میں

صبح ہی کوئی بندوبست کرتا ہوں۔۔

اور تم دروازہ کھول رہی ہو یا نہیں؟؟

مصطفیٰ کو اب غصہ آ رہا تھا

نہیں۔۔ گڈ نائٹ۔۔

مہر کے ریپلائے پر مصطفیٰ کا منہ حیرت

اور بے یقینی سے کھلا رہ گیا

مطلب اس کی ماہ نے اسے صاف ہری
جھنڈی دکھادی تھی

خیر۔۔ غلطی بھی تو اس کی تھی وہ اسے
اتنے مشکل۔ وقت میں تنہا چھوڑ کر بھاگ
جو گیا تھا 😁

مصطفیٰ نے ٹھنڈی سانس لی اور سونے
کے لیے لیٹ گیا

مہر بھی آنکھیں موند کر سونے کی کوشش
کرنے لگی

✿✿✿✿✿✿✿

بولو ہارب۔۔ اب چپ کیوں ہو؟
کرن نے ہارب کو چپ دیکھ کر کہا

تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں ہے

ہارب نے لہجہ مضبوط بنانے کی کوشش کی

جھوٹ۔۔

اور کتنا جھوٹ بولو گے ہارب ؟؟ صاف

صاف کہہ کیوں نہیں دیتے کہ تم بھی

عروب سے محبت کرتے ہو

کرن نے پر یقین ہوتے کہا

تم پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔میں نہیں کرتا

عروب سے محبت۔۔

ہارب نے غصے سے کہا

اچھا تو پھر تمہاری کتاب میں عروب کی

تصویر کیا کر رہی تھی۔۔

کس سے جھوٹ بول رہے ہو ؟؟ مجھ سے ؟

نہیں ہارب۔۔ تمہاری زبان جھوٹی ہے پر
تمہاری آنکھیں تمہاری زبان کا ساتھ نہیں

دے رہیں۔۔

بتاؤ۔۔ کرتے ہو نا عروب سے محبت۔۔

کرن سچ جاننا چاہتی تھی۔۔

ہاں۔۔

کرتا ہوں میں عروب سے محبت۔۔

ہارب نے چلا کر کہا تو کرن کے یقین پر

مہر لگ گئی۔۔

میں نے صرف عروب سے ہی محبت کی

ہے اور ہمیشہ اسی سے محبت کرتا رہوں گا

ہارب کی آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھا

اگر تم عروب سے محبت کرتے تھے تو

مجھ سے نکاح کیوں کرنا چاہتے تھے۔۔

بولو۔۔

کرن نے زاروقطار روتے کہا
میں تم سے کبھی نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا

جس دن میں نے پہلی بار عروب کو

دیکھا تھا میں اسی پل اس سے محبت

کر بیٹھا تھا

ہارب نے آنکھیں بند کر کے اپنے دل کی

بات کہی کرن سٹل کھڑی اس کی بات

سننے لگی۔۔

میں اس وقت تم۔سے منسوب تھا میں نے

دادا سائیں کے سامنے اپنی خواہش رکھی

پر انہوں نے کافی سوچ بچار کے بعد مجھے

منع کر دیا

اور کہا کہ سردار سائیں اور ہمارے سٹیٹس

میں بہت فرق ہے سردار سائیں کبھی بھی

عروب کی شادی مجھ سے نہیں کریں گے

ایک ملازم سے پوتے سے وہ اپنی چہیتی

نازوں پلی بیٹی بھلا کیوں بیاہیں گے۔۔

ہارب کی آواز میں کرب تھا

میں اس دن بری طرح ٹوٹا تھا کرن۔۔

دادا سائیں نے مجھے کہا کہ اگر میں تم

سے شادی نہیں کرنا چاہتا تو انہیں کوئی

مسئلہ نہیں ہے

پر میں نے انہیں منع نہیں کیا۔۔جب تم

یہاں آئی میں نے تمہاری آنکھوں میں خود

کے لیے محبت دیکھی تھی

سوچا تمہیں تو تمہاری محبت ملے۔۔اور پھر

داداسائیں کی زبان کا پاس رکھنے کے لیے

میں تم سے نکاح کرنے کے لیے رضامند

ہوگیا

کیونکہ میں جانتا تھا مجھے عروب کبھی

نہیں مل سکتی۔۔

میں نے کبھی بھی اس پر ظاہر نہیں ہونے

دیا کہ میں اس سے بے حد محبت کرتا ہوں

ہمیشہ اس سے غصے سے بات کی۔۔

اسے روکتا ٹوکتا رہا۔۔

ہارب نے آنکھ کے کونے سے آنسو صاف کیا

لیکن جب عروب تم سے ملی تو اسے احساس

ہوا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے

اور محبت کے چکر میں میرا نکاح روکنے کے

لیے اس نے مجھ پر الزام لگا دیا

ہارب کا لہجہ ایک دم سخت ہوا تھا

اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو اسے

اذیت کیوں دے رہے ہو؟؟ معاف کیوں نہیں

کر دیتے اسے۔۔

کرن نے آنکھوں سے پھسلتے آنسو صاف کیے

میں اس سے محبت کرتا ہوں اس کا

مطلب یہ نہیں کہ اس کی ہر غلط حرکت

پر اسے معاف کر دوں۔۔

اس نے مجھ پر اتنا گھٹیا الزام لگایا اپنے

ماں باپ کا دل دکھایا

اور تم چاہتی ہو محبت کی آڑ میں میں

اسے معاف کر دوں۔۔

نہیں کرن۔۔ جب تک عروب کو احساس

نہیں ہو جاتا وہ خود غرضی میں اپنے

ماں باپ کو رلا چکی ہے ان کے دل دکھا

چکی ہے۔۔

جب تک اسے یہ احساس نہیں ہو جاتا کہ

اس نے مجھ پر کس قدر گھٹیا الزام

لگایا ہے۔۔ مجھے سب کے نظروں میں

گرایا ہے۔۔

یہاں تک کہ اماں جی بھی سمجھتی ہیں کہ

عروب واقعی پریگننٹ ہے۔۔

بتاؤ۔۔۔ اس کا گناہ معافی کے لائق ہے

یا نہیں؟؟

ہارب نے سرد لہجے میں پوچھا

مانا کہ اس نے غلط کیا پر۔۔یہ سب اس

نے اپنی محبت کے لیے کیا۔۔

تمہارے لیے کیا ہارب۔۔

خود کا دل اس کے لیے نرم کرو۔۔

تم اس سے محبت کے دعویدار ہو پھر

کیوں خود کو اس کے لیے اتنا سخت بنا

رہے ہو۔۔

کرن نے ہارب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

نہیں کرن۔۔عروب کے معاملے میں ابھی

مجھے سخت ہی رہنے دو۔۔

ہارب نے سنجیدگی سے کہا

لیکن پھر بھی۔۔۔

ہارب۔۔

ابھی کرن کچھ بولتی عروب نے چھت پر

آکر ہارب کو پکارا

اس نے کرن کا ہاتھ ہارب کے کندھے پر

دیکھ لیا تھا

ہارب اور کرن نے ایک ساتھ چونک کر

عروب کی طرف دیکھا

جس کی نظریں ہارب کے کندھے پر تھیں

جہاں کرن نے ہاتھ رکھا تھا

کرن نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا

پھر آہستہ سے ہاتھ ہٹا لیا

ہاں۔۔ کچھ کام تھا؟؟

ہارب نے ادھر ادھر دیکھتے سرد لہجے میں پوچھا

تم کمرے میں نہیں آرہے تو میں پریشان

ہوگئی۔۔ سوچا تم چھت پر ہو گے اسی

لیے بلانے آگئی۔۔

عروب نے سنجیدگی سے کہا اسے ہارب

اور کرن کو ایک ساتھ دیکھ کر برا لگا تھا

میں نے کیا آکر تمہیں لوری سنانی تھی۔۔

سو جاؤ جا کر۔۔ مجھے جب آنا ہو گا میں

آجاؤں گا۔۔

ہارب نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا

ایک تو وہ پہلے ہی کرن کے ساتھ اکیلا

چھت پر تھا دوسرا وہ عروب سے اتنے

غصے سے بات کر رہا تھا

عروب کی آنکھیں بھیگنے لگیں

میں چلتی ہوں ہارب۔۔ گڈ نائٹ۔۔

کرن نے آہستگی سے کہا اور نیچے چلی گئی

ہارب عروب سے رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا

عروب کتنی ہی دیر ہارب کی پشت تکتی

رہی پھر خاموشی سے پلٹ گئی

ہارب نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔۔

میں نے اپنے دل پر پتھر رکھ لیا تھا عروب۔۔

میں نے قسمت کے فیصلے پر صبر کر

لیا تھا کہ تم میرا نصیب نہیں ہو۔۔

تم نے مجھ پر بہت گندا الزام لگایا۔۔ پتا

نہیں میں تمہیں کبھی معاف بھی کر

پاؤں گا یا نہیں۔۔

کاش تمہیں مجھ سے محبت نہ ہوتی۔۔

تم تو خود غرض بن گئی پر میں نہیں

بن سکا۔۔

میں نے محبت نہ ملنے پر صبر کر لیا تھا

تم بھی کر لیتی تو آج کم از کم اپنے ماں

باپ کے ساتھ ان کے پاس ہوتی۔۔

میں تمہیں کبھی بھی وہ سہولتیں نہیں

دے پاؤں گا کبھی بھی وہ عیش و آرام

نہیں دے پاؤں گا

جس کی تم حقدار ہو۔۔

جس دن سردار سائیں کو سچ پتا چل گیا

میں اسی دن تمہیں اس رشتے سے آزاد

کر دوں گا

کیونکہ میں خود جو تمہارے لائق نہیں سمجھتا۔۔

میں تمہارا شوہر بن کر بھی حویلی اور

گاؤں والوں کی نظروں میں ایک ملازم

کا پوتا ہی کہلاؤں گا۔۔

ہارب نے سر اوپر کر کے گہرا سانس لیتے

آنسو اندر دھکیلے

بہروز خانزادہ اور عبادت رات دو بجے حویلی

پہنچے۔۔پوری حویلی میں گھپ سناٹا تھا

عبادت جیسے ہی گاڑی سے نکلی اسے پھر

سے ٹھنڈ لگنے لگی

بہروز خانزادہ نے معنی خیز نظروں سے

اس کا کپکپایا وجود دیکھا

حویلی کے اندر آتے ہی سیڑھیوں کے قریب

بہروز خانزادہ نے عبادت کو بانہوں میں

اٹھالیااور سیڑھیاں چڑھنے لگا

عبادت نے گھبرا کر بہروز خانزادہ کی

طرف دیکھا

جس کی آنکھیں بہت کچھ بیاں کر رہی تھیں

ان بہکی آنکھوں کا مطلب سمجھتے عبادت

شرم سے نظریں جھکا کر ہونٹ کاٹنے لگی

بہروز خانزادہ نے کمرے میں آکر پاؤں کی

ٹھوکر سے دروازہ بند کیا

اور بیڈ کے قریب عبادت کو گود سے نیچے

اتار دیا

مم۔۔۔میں۔۔چینج کرلوں۔۔

عبادت نے راہِ فرار ڈھونڈی

پر بہروز خانزادہ اسے بخشنے کے موڈ میں

نہیں تھا

اس نے عبادت کا گیلا دوپٹہ اتار کر صوفے

پر اچھالا

عبادت کا گیلا لباس اس کے جسم سے چپک

کر اس کی خوبصورت رعنائیاں عیاں کر رہا تھا

سردی سے کپکپاتے ہونٹ بہروز خانزادہ

کو مزید بہکا رہے تھے

بہروز خانزادہ کی بے باک نظریں عبادت

کو اپنے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں

بہروز خانزادہ نے اپنی ٹی شرٹ اتار کر عبادت

کے دوپٹے پر پھینک دی

بہروز خانزادہ کا چوڑا برہنہ ٹی شرٹ سے

بے نیاز وجود عبادت کو لرزنے پر مجبور

کر گیا

وہ ابھی کل رات کی بہروز خانزادہ کی شدتیں

بھول نہیں پائی تھی

بہروز خانزادہ آج پھر اسے اپنی شدتوں سے

روشناس کروانا چاہتا تھا

بہروز خانزادہ نے عبادت کو گردن سے پکڑا

اور اس کے کپکپاتے ہونٹوں پر جھک گیا

بہروز خانزادہ کے گرم ہونٹوں کے لمس سے

عبادت کو اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا

آہستہ آہستہ وہ دونوں ایک دوسرے کی

سانسیں پینے لگے

بہروز خانزادہ نے لائٹ آف کی اور عبادت

کو بیڈ پر لیٹاتے اپنی شدتیں لٹانے لگا

بڑھتی رات کے ساتھ ان کی شدتیں بھی

بڑھ رہی تھیں

عبادت بھی بہروز خانزادہ کا پورا ساتھ

دے رہی تھی۔۔

کل رات سے زیادہ آج ان دونوں کے لمس

میں ایک دوسرے کے لیے شدت تھی

بہروز خانزادہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ

ساری زندگی یوہی عبادت کو اپنی بانہوں

میں رکھے

اور اس کے نازک ددھیا سراپے پر اپنے ہونٹوں

سے مہر لگاتا رہے۔۔

ان دو دنوں میں وہ عبادت سے عشق کرنے
لگا تھا وہ جو اسے کہتا تھا تمہیں میری
محبت کبھی نصیب نہیں ہو گی
آج اپنے ہر انداز سے اس پر اپنی محبتیں
نچھاور کر رہا تھا
وہ اپنے ہر عمل سے عبادت کو احساس دلا
رہا تھا وہ اس سے بے حد محبت کرتا ہے
عبادت بہروز خانزادہ کے لمس میں مدہوش
ہو رہی تھی

بہروز خانزادہ اسے جہاں سے چھوتا عبادت
کو اپنے جسم کے اس حصے سے بہروز خانزادہ
کی خوشبو آنے لگتی

وہ مزید بہروز خانزادہ کی بانہوں میں

مچلنے لگتی۔۔

اس کے مچلنے پر بہروز خانزادہ کے لمس میں مزید شدت در آتی

✿✿✿✿

عروب کمرے میں آکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

وہ ہارب کو لے کر بہر پوزیسیو تھی اس کا بس نہیں چلتا تھا وہ ہارب پر اپنے علاوہ کسی کی نظر بھی نہ پڑنے دے۔۔

جب سے نکاح ہوا تھا صرف دو بار ہارب نے اس پر محبت جتائی

ورنہ وہ اپنی باتوں سے اپنے عمل سے عروب کو تڑپانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا تھا

وہ کیوں نہیں سمجھتا تھا عروب کو۔۔

اسے عروب کی محبت کیوں نہیں دکھتی تھی

اسے سمجھ کیوں نہیں آتا تھا ہارب کو

کرن کے ساتھ دیکھ کر اس کا وجود تندور

کی مانِند جلتا ہے

اسے عروب کی جلن کیوں نہیں دکھتی تھی

وہ عروب کو تڑپاتا تھا

وہ اسے کیسے بتاتی کہ عروب ہارب کے بنا

بے مول ہے

عروب بیڈ پر الٹا لیٹے اپنی یک طرفہ محبت

پر ماتم کناں تھی

چھت پر موسم خراب ہو رہا تھا ہارب نیچے

آکر سیدھا اپنے کمرے میں آیا

تو عروب بیڈ پر لیٹی ہچکیاں لے رہی تھی

ہارب کے اس کی پشت کو شعلہ بار آنکھوں

دیکھا

وہ ایک ہی جست میں عروب تک پہنچا اور

اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے اپنے روبرو

کھڑا کیا

اس اچانک افتاد پر عروب نے ہڑبڑا کر ہارب

کی طرف دیکھا

میں جب بھی اپنے کمرے میں آؤں گا تم

اسی طرح مجھے منحوسیت پھیلاتے

ملو گی۔۔

ہارب کا اشارہ عروب کے رونے کی طرف تھا

میں منحوس ہوں؟؟

عروب نے بھیگی آنکھوں سے پوچھا

ہاں تم منحوس ہو۔۔جب سے آئی ہو تمہارے

آنسو ہی نہیں تھم رہے۔۔

تم تو مجھ سے محبت کے دعوے کرتی ہو نا۔۔

پھر یہ آنسو کس لیے بہاتی ہو۔۔

ہارب نے دبی آواز میں غرا کر کہا

میں تم سے محبت کی دعویدار ہوں تم تو

نہیں ہو نا۔۔ تم تو مجھ سے محبت نہیں

کرتے نا۔۔

اگر تم مجھ سے محبت کرو تو میں کیوں

روؤں گی۔۔

رلا کر پوچھتے ہو کیوں آنسو بہاتی ہو۔۔

تم رلاتے ہو مجھے۔۔

عروب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھی وہ

بناڈرے ہارب کو احساس دلانے لگی

کہ اس کی محبت نہ ملنے پر وہ تڑپتی ہے

روتی ہے۔۔

میری محبت کی تو تم بات ہی نہ کرو۔۔

وہ تمہیں کبھی نصیب نہیں ہو گی۔۔

رہی بات رلانے کی۔۔

تو آپشن ہے تمہارے پاس۔۔ حویلی واپس

چلی۔۔

نہیں جاؤں گی۔۔ تمہارے ساتھ تمہارے

پاس رہنا ہے مجھے۔۔

عروب ہارب کی بات کاٹتے چلائی

مت دو مجھے محبت۔۔

سنبھال کر رکھو اپنی اس چھت والی

کزن سسٹر کے لیے۔۔

لٹاؤ اسی پر محبت۔۔ جس سے روز راتوں

کو چھپ چھپ کر ملنے جاتے ہو۔۔

عروب غصے سے پھٹ پڑی

بکواس بند رکھو اپنی۔۔

اور خبردار جو تم نے فضول کرن کو گھسیٹا۔۔

ھارب نے انگلی اٹھا کر سرد لہجے میں کہا

کیوں؟؟؟ تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے؟؟

عروب کی آنکھوں میں مرچیاں بھرنے لگیں

ہاں ہوتی ہے.بہت ہوتی ہے کیونکہ وہ تمہاری

طرح بدتمیز، خودسر اور خودغرض نہیں ہے۔۔

ھارب نے سرد سپاٹ انداز میں کہا

میں خود سر، بد تمیز اور خود غرض ہوں

تو وہ کیا ہے ؟؟

میرے شوہر سے محبت کے دعوے کرتی ہے

تمہیں چھوتی ہے۔۔ تم سے راتوں کو چھپ

چھپ کر ملتی ہے۔۔

جانتے ہو نا ایسی لڑکیوں کو کیا کہتے ہیں۔۔

عروب نے ہارب کی آنکھوں میں اپنی بھیگی

آنکھیں ڈال کر غصے سے کہا اس کے صبر

کا پیمانہ آج لبریز ہو گیا تھا

عروب چپ ہو جاؤ۔۔ ورنہ میں بہت برا پیش

آؤں گا۔۔

ہارب نے اسے شعلہ بار آنکھوں سے دیکھا

کیا برا پیش آؤ گے۔۔ میرے گریبان پر اپنے

دانت گاڑو گے۔۔

مجھے اذیت دو گے۔۔ تم اور کر ہی کیا سکتے ہو۔۔

عروب نے ہارب کے سینے پر ہاتھ رکھ کر

اسے زور سے دھکا دیا

ہارب گرتے گرتے بچا۔۔اس نے غصے سے مٹھیاں

بھینچتے عروب کی طرف دیکھا

جو غصے سے ہانپ رہی تھی آج ہارب کو

پتا چل گیا تھا وہ اسے کرن کے ساتھ برداشت

نہیں کر سکتی

وہ اس کے لیے کتنی پوزیسیو ہے۔۔

وہ عروب کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اندازہ

لگا چکا تھا وہ جب سے نیچے آئی تھی

روتی رہی تھی۔۔

ایک پل کے لیے ہارب اس کا خود کے لیے
جنون دیکھ کر گھبرا گیا تھا
وہ اس کے لیے اس قدر جنونی تھی کہ ہارب
کا سخت رویہ بھی برداشت کر جاتی تھی
عروب۔۔ تم کرن پر الزام لگا رہی ہو۔۔۔
ہارب نے نرمی سے کہا
صحیح کہا تم نے۔۔ مجھے اسے نہیں تمہیں
الزام دینا چاہیئے۔۔
جب سے نکاح ہوا ہے ایک رات بھی میرے
قریب نہیں آئے
اور اس سے چھپ چھپ کر ملتے ہو۔۔
چپ ہو جاؤ عروب۔۔ میں تمہاری زبان
کاٹ دوں گا۔۔

کاٹ دو۔۔سچ کڑوا ہی لگتا ہے۔۔ چھپ چھپ

کر ملتے ہو اور نیچے آکر سو جاتے ہو۔۔

عروب زبان سنبھال کر بات کرو۔۔

ہارب کا ضبط جواب دے رہا تھا

میں زبان سنبھالوں۔۔۔اس لڑکی سے تو

اپنا کردار ہی نہیں سنبھالا جا رہا

اتنی ہی نفس کی بھوکی ہے وہ۔۔تو کسی

اور سے اپنی ہوس۔۔

عروب۔۔

چٹاخ۔۔

ہارب کا بھاری ہاتھ اٹھا اور عروب کے

نازک گال پر پڑا

تھپڑ اتنی زور سے پڑا تھا عروب سہہ نہ

سکی اور اوندھے منہ زمین پر گری

ہارب غصے سے لب بھینچتے گہرے سانس

بھرنے لگا

عروب نے گال پر ہاتھ رکھ کر بے یقینی

سے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر

ہارب کی طرف دیکھا تھا

عروب کی آنکھوں میں خود کے لیے بے

یقینی اور سٹل آنسو دیکھ کر ہارب کو

ایک دم احساس ہوا

وہ عروب پر ہاتھ اٹھا چکا ہے جو اسے

نہیں کرنا چاہیے۔۔

ت۔۔ تم نے۔ مجھ پر۔۔ ہاتھ۔۔

بے یقینی سے عروب کے منہ سے الفاظ ہی

نہیں نکل رہے تھے

وہ گال پر ہاتھ رکھے اپنے سامنے کھڑے

ستمگر کو دیکھ رہی تھی

جس کے لیے اس نے اپنوں تک کی پرواہ

نہ کی اور آج اسی نے اسے منہ کے بل

زمین پر گرایا تھا

نہیں عروب۔۔ایم سوری۔۔

ہارب جلدی سے گھٹنوں کے بل فرش پر

بیٹھا اور عروب کا گال دیکھنے لگا

ابھی اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا عروب

خوف سے پیچھے کھسکی۔۔

ہ۔۔ہارب۔۔ تم نے۔۔مجھے مارا۔۔

عروب کو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا

ہارب نے اس پر ہاتھ اٹھانے کی اذیت

دی ہے۔۔

وہ اس کے گریبان پر پہلے کی طرح دانت

گاڑھ دیتا۔۔

اسے ساری رات درد دیتا اسے تڑپاتا پر

ہاتھ نہ اٹھاتا۔۔

عروب۔۔مجھے سمجھ نہیں آئی۔۔سوری۔۔

ہارب کا دل عروب کی تکلیف سے پھٹنے

لگا تھا

عروب کی آنکھوں میں خود کے لیے بے یقینی

اور بے اعتباری اس سے دیکھی نہیں

جا رہی تھی

تم نے۔۔اس لڑکی۔۔کے لیے۔۔مجھے مارا۔۔

عروب نے گال سے ہاتھ ہٹایا تو وہ سرخ

ہو گیا تھا

بالاج خانزادہ اور روپ نے تو کبھی اسے

پھول سے بھی نہیں چھوا تھا

اور ہارب نے آج اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔

نہیں۔۔ تم نے غلط بات کی اس لیے میرا

ہاتھ اٹھ گیا

ہارب اس پر ہاتھ نہیں اٹھاتا چاہتا تھا

لیکن پتا نہیں کیسے اس سے یہ غلطی سرزد

ہو گئی تھی

غلط بات کروں گی تو تم مجھے مارو گے

مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گے۔۔

تو ایک کام کرو مجھے مار ہی دو تم۔۔

کیونکہ میں تھک گئی ہوں تمہاری بے رخی

سہتے سہتے۔۔

سب سے تم پیار سے بات کرو اور ایک

مجھ سے تم غصے اور سرد لہجے میں

بات کرتے ہو۔۔

آج ہاتھ اٹھالیا کل بیلٹ سے مارو گے

تو کل تک کا انتظار مت کرو۔۔

مجھے ابھی مار دو اور اتنا مارو کہ میں

مر جاؤں۔۔

عروب روتے ہوئے پاگلوں کی طرح چلانے لگی

وہ صرف ہارب سے پیار محبت اور سکون

چاہتی تھی

وہ ہارب کی سختیاں برداشت نہیں کر

سکتی تھی

پھر بھی اس نے دو بار ہارب کا وحشیانہ

پن برداشت کیا۔۔

عروب۔۔مجھے معاف کر دو۔۔میں تم پر

ہاتھ اٹھانے کے بارے میں سوچ بھی

نہیں سکتا۔۔

ہارب نے عروب کا گال پھر سے چھونا چاہا

پر عروب اس کا ارادہ بھانپتے کھڑی ہو گئ

ہارب بھی جلدی سے کھڑا ہوا

مجھے آج پتا چلا ہارب۔۔تم کتنے سخت

دل ہو۔۔

عورت پر ہاتھ اٹھا کر خود کو مرد سمجھتے

ہو۔۔

بابا نے کبھی ماما پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا

میں نے ہمیشہ بابا کو دیکھ کر خواہش

کی کہ مجھے بابا جیسا اپنی بیوی سے

محبت کرنے والا شوہر ملے۔۔

پر تم میرے بابا جیسے بالکل بھی نہیں ہو

وہ ماما سے بہت محبت کرتے ہیں

تم تو مجھ سے محبت ہی نہیں کرتے۔۔

محبت کرنا دور پیار سے بات بھی نہیں کرتے۔۔

عروب ہچکیوں سے رونے لگی

ہارب کے دل کو کچھ ہو رہا تھا اس کا بس

نہیں چل رہا تھا وہ عروب کو کھینچ

کر خود میں سمیٹ لے۔۔

میں مانتی ہوں میں نے غلط کیا۔۔ تم پر

الزام لگایا۔۔ بابا کا دل دکھایا

تم۔سے تمہاری محبت کرن کو چھین لیا۔۔

عروب کی ہچکیاں بڑھنے لگیں ہچکیوں

سے بمشکل وہ بول پارہی تھی

تم سے کس نے کہا میں کرن سے محبت۔۔

تم یہی چاہتے ہو نا میں حویلی واپس چلی

جاؤں۔۔سب کو سچ بتادوں۔۔

میں نہیں جاسکتی ہارب۔۔ بابا مجھ سے

مزید نفرت کرنے لگیں گے۔۔

میں تمہاری آنکھوں میں خود کے لیے نفرت

دیکھ کر بہت مشکل سے سہتی ہوں

بابا کی آنکھوں میں مزید خود کے لیے

نفرت کیسے برداشت کروں گی۔۔

عروب کے رونے میں شدت آرہی تھی اس

کا پور ذ جسم کانپ رہا تھا

عروب۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں میں تم

پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا پلیز مجھے

معاف کردو۔۔

ہارب کا دل عروب کے آنسوؤں پر اس کی

تکلیف پر پھٹنے والا ہو گیا تھا

وہ پتا نہیں کیسے خود پر ضبط کر کے عروب

کا روتا بلکتا وجود برداشت کر رہا تھا

تم کرن سے نکاح کرنا چاہتے ہو نا۔۔

میں دعا کرتی ہوں ہارب۔۔ میں مر جاؤں۔۔

تاکہ تمہاری مجھ سے جان چھوٹ جائے۔۔

جب میں مر جاؤں گی تم اپنی خواہش

پوری کر لینا۔۔

اپنی محبت کرن سے نکاح کر لینا۔۔

بس دعا کرنا میں جلدی مر جاؤں۔۔مجھے

جلدی موت اجائے

ہارب عروب کے الفاظوں پر تڑپتا دو قدم

بڑھا تو عروب خوف سے دو قدم پیچھے

ہوئی۔۔

پلیز اب مجھ پر ہاتھ مت اٹھانا۔۔مجھے

بہت درد ہو رہا ہے

میں کرن کو کچھ نہیں کہوں گی۔۔

عروب نے ہاتھ بڑھا کر ہارب کو قریب

آنے سے روکا اسے ایک دم محسوس ہوا

ہارب اس پر پھر سے ہاتھ اٹھانے لگا ہے۔۔

ہارب کو خود سے شرم محسوس ہوئی

عروب کے سر میں اچانک درد سے ٹیسیں

اٹھنے لگیں۔۔

نہیں ہاتھ اٹھاؤں گا۔۔ کبھی بھی نہیں

اٹھاؤں گا۔۔

ایک بار مجھے معاف کر دو۔۔۔ تمہیں لڑنا

ہے نا مجھ سے۔۔

لڑلو۔۔پر اپنی آنکھوں میں میرے لیے بے اعتباری

مت لاؤ۔۔

میں۔۔

عروب کے سر میں درد کی لہریں بڑھنے لگیں

وہ ہارب کی سن ہی کہاں رہی تھی

اس نے لرزتے ہاتھ سے اپنے آہستہ سے شولڈر

کٹ بال نوچے شاید درد کم ہو

پر درد بڑھنے لگا۔۔

میں تم پر کبھی بھی ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔۔

ہارب کے الفاظوں پر عروب نے روئی سرخ

سوجی آنکھیں اٹھا کر ہارب کی طرف دیکھا

پھر اپنے فرش پر لگے بستر کی طرف۔۔

عروب بنا ہارب کی بات کا جواب دیے لرزتی

ٹانگوں سے اپنے بستر کی طرف بڑھنے لگی

عروب۔۔

ہارب کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ عروب

کی آنکھوں میں خود کے لیے پہلے والا

اعتبار کیسے لائے

عروب آہستہ سے بستر پر بیٹھی تکیے پر

سر گرایا اور آنکھیں بند کر کے بالاج خانزادہ
اور روپ کو یاد کرنے لگی

بابا۔۔

ماما۔۔

آنسو پھر سے آنکھوں سے نکلے اور تکیے

میں جذب ہوئے۔۔

ہارب ہارے ہوئے انداز میں بیڈ پر عروب
کی سائیڈ پر بیٹھا اور اسے دیکھنے لگا

آہستہ آہستہ سے عروب کی آنکھیں بند

ہوئیں اور وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی

ہارب ساری رات عروب کو دیکھتا رہا۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا عروب کے

سارے درد خود میں سمیٹ لے۔۔

اس نے کیوں ہاتھ اٹھایا عروب پر۔۔اگر

وہ کرن کو کچھ کہہ رہی تھی تو ہارب

اسے غصے سے ڈانٹ دیتا

اسے غصے سے ڈراتا دھمکاتا پر ہاتھ نہ

اٹھاتا۔۔

ہارب نے اپنے بال نوچتے کرب سے سوچا

عروب سو چکی تھی پر ہارب ساری رات

پچھتاوے کے احساس سے سو نہ سکا

❀❀❀❀

مہر بڑے مزے سے سو رہی تھی اپنی طرف

سے اس نے دروازہ لوک کر دیا تھا

تاکہ مصطفیٰ اسے پریشان نہ کرے اور

اسے سزا بھی تو دینی تھی

نیند میں اسے اپنی گال پر درد محسوس ہوا

آاااہ۔۔

مہر کی ہلکی سی سسکی نکلی اس نے مندی

مندی آنکھیں کھول کر دیکھا

تو مصطفیٰ اس پر جھکا غصے سے اسے ہی

دیکھ رہا تھا

مہر کی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں اس نے

خوف سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی دروازہ لوک کر کے

سونے کی؟؟

مصطفیٰ پھر سے جھکتا اس کے دوسرے

گال پر بائٹ کر گیا

آاااہ۔۔

مہر نے دبی آواز میں چیختے اس کے سینے

پر ہاتھ رکھ کر پیچھے دھکا دیا

مصطفیٰ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا مہر بھی

تھوک نگلتے اٹھ کر بیٹھی اور اسے تکنے

لگی

جانتی تھی اب تو سزا پکی ہے۔۔

آآاپ۔۔ کہاں سے آئے؟؟

مہر نے بند دروازے کی طرف دیکھتے کہا

میری عقلمند بیوی ٹیرس کا دروازہ صرف

بند نہیں کرتے لوک بھی کرتے ہیں

مصطفیٰ نے مہر کے ماتھے پر ہاتھ مارتے کہا

اب۔۔ آپ مجھے۔۔۔۔ سزا دیں گے؟؟

مہر نے آنکھیں جھپکا کر معصومیت سے کہا

سزا؟؟ نہیں نہیں۔۔ میں تمہیں محبت بھری

سزا دوں گا اور ایسی سزا دوں گا کہ تم

دوبارہ کمرہ لاک کرنے سے اور میری بات نہ

ماننے سے پہلے سو بار سوچو گی۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے دونوں پاؤں پکڑ کر اسے

اپنی طرف کھینچا تو وہ بیڈ پر پیچھے کی

طرف تکیے پر گری

مصطفیٰ ایک سیکنڈ سے پہلے مہر کے اوپر

جمپ مار کر گرا

آآآاہ۔۔

موٹو کہیں کے۔۔ اٹھو میرے اُوپر سے۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے کندھوں پر مکوں کی

برسات کرتے کہا

خود کو دیکھا ہے سارا دن کیچن میں گھسی

پتا نہیں کیا کیا کھاتی رہتی ہو

جب سے نکاح ہوا ہے دن بدن موٹی ہوتی

جا رہی ہو۔۔

مصطفیٰ نے اس کے گال پر ہلکی سی چپت

لگاتے کہا

میں تو آپ کی شدتیں سہنے کے لیے کھاتی

ہوں تا کہ مجھ میں جان بنے اور میں آپ کی

شدتوں کا مقابلہ کر سکوں۔۔

مہر نے حف درجہ معصومیت سے کہا

مصطفیٰ اس کی بات پر کچھ دیر اسے

سنجیدگی سے دیکھتا رہا

پھر قہقہہ لگا کر ہنستا چلا گیا۔۔

مہر نے اسے حیرت سے منہ کھولے دیکھا

وہ پاگل اس کے ہنسنے کی وجہ سمجھ نہیں

پائی تھی

ہنستے ہُوئے مصطفیٰ نے اپنا سر مہر کی

دھڑکنوں کے مقام پر رکھا

تو اس کی دھڑکنیں تیز ہوئیں مصطفیٰ

نے ہنستے ہُوئے اس کی اتھل پتھل دھڑکنوں

کو محسوس کیا

آآاپ ہنس کیوں رہے ہیں؟؟

مہر تو آج معصومیت کے ریکارڈ توڑے کے

چکروں میں تھی

کچھ نہیں۔۔ویسے ہی۔۔نکاح سے لے کر آج

تک جتنا کھایا ہے اتنی طاقت تو بن گئی ہے

تم میں۔۔ کہ میری جنوبی قربت سہہ سکو۔۔

مصطفیٰ نے مہر کی شہ رگ پر اپنے پت حدت

ہونٹ رکھے

تو وہ جی جان سے کانپ اٹھی۔۔

اس سے پہلے مصطفیٰ مزید گستاخ ہوتا مہر

نے اس کے سینے میں منہ چھپائے خود کو

اس کے سپرد کر دیا

مصطفیٰ تو اپنی ماہ کے لیے پاگل تھا ہی۔۔

مہر نے بھی اس کے لیے پاگل ہونے میں کوئی

کسر نہیں چھوڑی تھی

علینہ کی بات کچھ حد تک سچ تھی

ان دونوں کا بس چلتا تو کمرے سے تو کیا

ایک دوسرے کی قربت سے ہی نہ نکلتے۔۔

ان دونوں کا ایک دوسرے پر پیار جتانے کا

الگ ہی طریقہ تھا

اور وہ طریقہ تھا ان دونوں کی ایک دوسرے

کے لیے قربت۔۔

مصطفیٰ بچپن سے ہی مہر سے محبت کرتا

تھا معصوم سی مہر مصطفیٰ کے آگے پیچھے

گھومتی اسے اپنے لیے پاگل کر چکی تھی

اور اب مہر بھی مصطفیٰ کے لیے اتنا ہی پاگل

ہو گئی تھی

دونوں کو انتظار تھا تو اس پل کا جب ان

دونوں نے ہمیشہ کے لیے ایک ہونا تھا

مصطفیٰ سے زیادہ مہر کون لمحوں کا

شدت سے انتظار تھا

✿✿✿✿✿

عروب۔۔۔۔

روپ نیند میں چلا کر اٹھی اور زار و قطار

روتے ہوئے بیڈ سے اتر کر بھاگنے لگی۔۔

اے سی میں بھی اس کا چہرہ پسینے سے

تر تھا۔۔

بالاج خانزادہ اس کی چیخ سن کر ہڑبڑا کر اٹھا

تو روپ بیڈ سے اتر کر دروازے کی طرف

بھاگنے لگی تھی

بالاج خانزادہ پریشانی سے اٹھا اور روپ

کی طرف تیز قدم چلتا اس کا بازو پکڑ

کر اسے اپنی طرف کھینچا

روپ۔۔

روپ کیا ہوا ہے کہاں جا رہی ہو۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کا آنسوؤں سے

تر چہرہ دیکھتے کہا

چھوڑیں مجھے بالاج۔۔۔ میری عروب تکلیف

میں ہے وہ مجھے بلا رہی ہے مجھے اس کے

پاس جانا ہے۔۔

روپ نے روتے ہوئے بالاج خانزادہ سے اپنا

آپ چھڑاتے کہا

عروب ٹھیک ہو گی۔۔ تم نے برا خواب

دیکھا ہے۔۔ بالاج خانزادہ نے اسے دونوں

بازوؤں سے جھنجھوڑ کر کہا

چھوڑیں مجھے۔۔

آپ تو سنگدل ہو گئے ہیں میری بیٹی بہت

اذیت میں ہے آپ کو اس کی تکلیف محسوس

نہیں ہوتی پر مجھے ہوتی ہے میں ماں ہوں

اس کی۔۔

روپ نے پاگلوں کی طرح چلاتے کہا تو بالاج

خانزادہ نے بے بسی سے لب بھینچے

اب وہ روپ کو کیسے سمجھاتا اگر وہ ماں

ہے عروب کی تو وہ باپ ہے۔۔

روپ۔۔۔ریلیکس۔۔۔یہاں بیٹھو۔۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کو پاس پڑے صوفے

پر بیٹھنے کو کہا

مجھے ایک پل بھی سکون نہیں مل رہا میں

کیسے سکون سے بیٹھ جاؤں۔۔

روپ نے اپنا آپ ڈھیلا چھوڑتے پھوٹ پھوٹ

کر روتے کہا

بالاج خانزادہ اسے روتا دیکھ کر اندر ہی

اندر تڑپ رہا تھا

روپ۔۔ وہ ٹھیک ہو گی۔۔ تم ریلیکس ہو جاؤ۔۔

بالاج خانزادہ پتا نہیں اسے یا خود کو

جھوٹی تسلی دے رہا تھا جبکہ اس کا اپنا

دل رات سے بے چین تھا

بالاج۔۔

میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں بس ایک

بار مجھے میری بیٹی کو دیکھنے دیں۔۔

میں آپ سے زندگی بھر کچھ نہیں مانگوں

گی۔۔ بس ایک بار مجھے عروب کی طرف

سے تسلی کرنے دیں۔۔۔

آپ کی ہر سزا مجھے قبول ہو گی۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کے آگے ہاتھ جوڑتے

تڑپ کر کہا

بالاج خانزادہ نے اس کے ہاتھ تھام لیے۔۔

میں آپ کے پاؤں پکڑتی۔۔

روپ اٹھو۔۔

روپ بالاج خانزادہ کے پیروں پر ہاتھ رکھ

کر روتے ہوئے بولی

وہ ماں تھی اپنی بیٹی کے لیے تڑپ رہی تھی

بالاج خانزادہ نے روپ کو بازوؤں سے پکڑ

کر کھڑا کیا اور اپنے ساتھ لگا لیا

روپ۔۔چپ ہو جاؤ میری جان۔۔رونا بند کرو

بالاج خانزادہ نے روپ کے بالوں میں ہاتھ

پھیرتے اسے ریلیکس کرنا چاہا

وہ اپنی محبت اپنی بیوی کو روتے تڑپتے

دیکھ کر کیسے ضبط کر رہا تھا وہی جانتا تھا

نہیں بالاج۔۔ آپ نہیں جانتے وہ بہت رو

رہی تھی وہ ہمیں پکار رہی تھی

آپ کو شاید سنائی نہیں دیا پر میں کیسے

ان سنی کر دوں۔۔

روپ بالاج خانزادہ کے سینے پر سر رکھے

سسک رہی تھی

بالاج خانزادہ بے بسی کہ مورت بنے کھڑا تھا

میری ایک بار۔۔ بس ایک بار بات کروا

دیں۔۔ آپ کا اللہ کا واسطہ۔۔

روپ نے سر اٹھا کر پھر سے بالاج خانزادہ

کے آگے ہاتھ جوڑے

اس کی ممتا تڑپ رہی تھی اپنی بیٹی کو

ایک بار دیکھ لے یا سن لے۔۔

روپ بس کر دو۔۔ کیوں مجھے تڑپا رہی ہو

اپنی حالت دیکھو۔۔۔

بالاج خانزادہ نے اسے پھر سے خود میں

بھینچ لیا۔۔۔

میں صبح حشمت علی سے کہہ کر تمہاری

بات کروا دوں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے بے بسی سے کہتے چپکے

سے آنکھ کے کونے سے آنسو کا قطرہ

صاف کیا۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں؟؟

روپ کی آنکھوں میں چمک در آئی۔۔

ہاں۔۔اب تم رونا بند کرو اور ریلیکس رہو

میں کل تمہاری عروب سے بات کروا دوں گا

بالاج خانزادہ نے اس کے آنسو دونوں ہاتھوں

سے صاف کیے

پھر چہرے پر آئے بال ٹھیک کیے تو روپ

بھیگی آنکھوں سے مسکرا کر بالاج خانزادہ

کے گلے لگ گئی۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ بھی اسے بہت مس

کر رہے ہیں بس سفاک بنے بیٹھے ہیں

پر مجھ سے سفاک نہیں بنا جا رہا۔۔

روپ پھر سے رونے لگی۔۔

تم پھر سے رونے لگی اگر تم چپ نہ ہوئی

تو میں اپنا فیصلہ بدل لوں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے زرا سخت لہجے اپنایا

اچھا اب نہیں روؤں گی آپ بس میری

کل عروب سے بات کروا دینا۔۔۔

روپ نے جلدی سے منہ صاف کیا تو

بالاج خانزادہ نے گہرا سانس لیتے اسے

بانہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا

خود وہ اس کے سرہانے بیٹھ کر اس کا

سر تھپکنے لگا تا کہ وہ ریلیکس ہو کر

سو جائے۔۔

بالاج۔۔

روپ سو جاؤ۔۔

بالاج خانزادہ نے بنا اس کی بات سنے

جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے

تو روپ نے خود کو ریلیکس کرتے آنکھیں

بند کر لیں۔۔

بالاج خانزادہ روپ سے زیادہ اپنی عروب کے

لیے تڑپ رہا تھا

بس وہ ظاہر نہیں کرواتا تھا سنگدلی کا خول

چڑھائے پھرتا تھا

ورنہ اس کا خود کا دل کرتا تھا وہ عروب کو

واپس حویلی لے آئے

پر جب بالاج خانزادہ یاد کرتا کہ کیسے اس

نے اس کا اعتبار توڑا

تو وہ خاموش رہ جاتا پر آج عروب کا بھی

ضبط جواب دے چکا تھا

خود کو تو وہ سمجھا لیتا تھا پر عروب کی
حالت سمجھنے والی نہیں تھی۔۔
بالاج خانزادہ کو اس کے آگے ہار ماننی پڑی۔۔

ہارب کی نا جانے رات کے کس پہر آنکھ لگی۔۔
صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ غائب دماغی
سے چھت کو گھورنے لگا
جیسے ہی اس کا زہن بیدار ہوا وہ جھٹکے سے
اٹھا اور بائیں جانب فرش پر نظر دوڑائی
پر نہ وہاں عروب تھی نہ اس کا بستر۔۔
ہارب کا دل زور سے دھڑکا وہ جلدی سے
بیڈ سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکل کر صحن

میں جھانکا تو عروب چارپائی پر گم سم
بیٹھی تھی
سر پر دوپٹہ لے کر اس نے بایاں گال طریقے
سے چھپا رکھا تھا
اسے دیکھ کر ہارب کو سکون سا ملا
شاید عروب کو کمرے میں نہ دیکھ کر اسے
ڈر محسوس ہوا کہ وہ کہیں اسے چھوڑ کر
تو نہیں چلی گئی
ہارب نے گہرا سانس لیا اور صحن میں آ کر
عروب کے پاس کھڑا ہو گیا
عروب پتا نہیں کن سوچوں میں گم تھی
اسے ہارب کا آنا محسوس ہی نہیں ہوا
تبھی کیچن میں زرینہ نکلی اور عروب کے

آگے ناشتہ رکھ دیا

لو بیٹی ناشتہ کرو۔۔

زرینہ نے پیار سے عروب کو پچکارا تو وہ

ایک دم چونکی

پر جیسے ہی ہارب پر نظر گئی اس کے چہرے

پر خوف سے سایہ لہرایا

کل رات کے مناظر اس کے دماغ میں گھومنے لگے

عروب کی آنکھوں میں آنسوؤں سے چبھن

ہونے لگی۔۔

ہارب بڑے غور سے عروب کی طرف دیکھ

رہا تھا

اس کی آنکھوں میں خوف اور آنسو دیکھ

کر اسے جتنی تکلیف ہوئی تھی وہی جانتا تھا

ناشتہ شروع کرو بیٹی۔۔

زرینہ نے اسے ناشتہ نہ کرتے دیکھ پھر سے کہا تو وہ بے دلی سے چھوٹے چھوٹے نوالے لینے لگی۔۔

اماں جی میں نہا کر آتا ہوں میرا ابھی ناشتہ بنا دیں پھر ہمیں کراچی کے لیے بھی نکلنا ہے۔۔

ہارب نے کہا اور جانے کے لیے پلٹا پر زرینہ کے الفاظوں پر اس کے قدم جم گئے

جبکہ ہارب کے کراچی جانے کی بات پر عروب کے ہاتھ سے نوالہ چھوٹ گیا

تمہارے دادا سائیں کا حکم ہے عروب کراچی نہیں جائے گی۔۔

زرینہ کی بات پر ہارب جھٹکے سے مڑا

کیوں ؟؟

ہارب نے پوچھا زرینہ سے پر وہ دیکھ عروب

کی طرف رہا تھا

جو سر جھکائے آنسو پینے میں مصروف تھی

مجھے نہیں پتا۔۔بس تمہارے داداسائیں کا

حکم ہے تو چپ چاپ مان لو۔۔

ویسے بھی بچی اس حالت میں اکیلے کیسے

رہے گی۔۔

زرینہ وہاں سے جا چکی تھی ہارب کو لگا

وہ کہے گی کہ نہیں اسے ہارب کے ساتھ

جانا ہے اسے ہارب کے پاس رہنا ہے پر وہ

ہونٹ سیے بیٹھی تھی

مطلب وہ ہارب سے اتنی خفا تھی کہ اس

کے ساتھ نہ جانے پر اسے فرق نہیں پڑتا تھا

اگر فرق پڑتا تو وہ بولتی پر وہ چپ تھی۔۔

ہارب کچھ دیر اسے سنجیدگی سے کھڑا

دیکھتا رہا

پھر جھٹکے سے مڑا اور کمرے میں آگیا

کمرے کے بیچ و بیچ کھڑے ہو کر ہارب

نے چہرہ اوپر کر کے آنکھیں بند کیں

اور گہرے سانس لینے لگا

عروب نے اس سے بات کرنا تو دور اس کی

طرف دیکھا تک نہیں تھا

یہ بات ہارب کے دل پر لگی تھی

اس نے اپنا دایاں ہاتھ آنکھوں کے سامنے کیا

جس سے وہ کل رات عروب کو ازیت

دے چکا تھا

ہارب کی آنکھوں سے خون چھلکنے لگا وہ

غصے سے ڈریسنگ ٹیبل کے آگے بڑھا اور

اسی ہاتھ کا مکا بنا کر پوری قوت سے

ڈریسنگ مرر پر مار دیا

چھناکے کی آواز پر شیشہ ٹوٹا اور ہارب کا

ہاتھ زخمی ہو گیا

جبکہ شیشہ ٹوٹنے کی آواز پر عروب نے خوف

سے کمرے کی طرف دیکھا

ہ۔۔ہارب۔۔

عروب کے لب پھڑ پھڑائے۔۔وہ جھٹکے سے اٹھی

اور بھاگ کر کمرے میں گئی

تو ڈریسنگ ٹیبل کا شیشہ ٹوٹ کر تھوڑا بہت

زمین پر گرا تھا

عروب کی نظر ہارب کے ہاتھ پر گئی تو اس

کی آنکھیں خوف سے مزید پھیلیں

ہارب کے ہاتھ کی پشت پر کانچ کی کچھ

کرچیں گئی تھی خون روانی سے نکل کر

فرش پر گر رہا تھا

ہارب۔۔

عروب بھاگ کر ہارب کی طرف بڑھی

تمہارے ہاتھ۔۔سے خون۔۔

عروب نے ہارب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

ہارب کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں

عروب کی بے رخی پر آنسو باہر آنے کو

مچل رہے تھے

خود وہ ہر وقت اس سے منہ موڑے رکھتا تھا

عروب کی زرا سی بے رخی اس سے برداشت

نہ ہو سکی۔۔

عروب کو لگا چوٹ ہارب کو لگی ہے پر درد

اسے محسوس ہو رہا تھا

وہ ہارب کے ہاتھ سے بہتا خون دیکھ کر

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ہارب سنجیدگی سے اسے روتا دیکھنے لگا

تبھی کرن اور زرینہ بھی وہاں آ گئیں

ہارب پتر۔۔ کیا ہوا؟؟ یہ چوٹ کیسے لگی؟؟

زرینہ نے دل پر ہاتھ رکھتے پوچھا

خون رک نہیں رہا تھا اور ہارب ڈھیٹ بنا

درد برداشت کر رہا تھا

کرن بھی ہارب کا ہاتھ دیکھ کر سہم گئی

اماں جی۔۔

بہت درد ہو رہا ہے پلیز ڈاکٹر کو بلا دیں۔۔

عروب نے روتے ہوئے کہا جیسے درد

ہارب کو نہیں اسے ہو رہا تھا

ہارب بس سٹل کھڑا عروب کو ہی دیکھی

جا رہا تھا

ہاں پتر۔۔ میرے تیرے دادا سائیں کو فون

کرتی ہوں۔۔

کرن اپنے دادا سائیں کو فون کر کے جلدی

بلا پتر۔۔

زرینہ نے آخری الفاظ کرن سے کہے تو وہ

شاکڈ کیفیت میں سر ہلا کر فون کرنے

چلی گئی۔۔

میں کوئی کپڑا لاتی ہوں تاکہ خون رک جائے

زرینہ جلدی سے باہر بھاگی

یہ۔۔کیسے ہوا۔۔ہارب ؟؟

عروب نے ہارب کے ہاتھ سے اپنے دوپٹے سے

آہستہ آہستہ خون صاف کیا

وہ اتنی نرمی سے خون صاف کر رہی تھی

کہ ہارب کو تکلیف نہ ہو۔۔

تم پر ہاتھ اٹھانے کی سزا ملی ہے مجھے۔۔

ہارب نے عروب کی ہیزل گرے آنکھوں میں

جھانک کر کہا

جو رونے کی وجہ سے سرخ ہوگئی تھیں

ہارب کی بات پر عروب نے بے یقینی سے

ہارب کی طرف دیکھا

ت۔۔ تم۔۔نے۔۔ خود کو۔۔۔ سزا دی؟؟؟

عروب کے منہ سے بے ربط الفاظ نکلے

ہاں۔۔

ہارب کے یک لفظی جواب پر عروب مزید

شاکڈ ہوئی

کیوں؟؟

عروب نے بے یقینی سے پوچھا آنکھوں سے

آنسو اب بھی جاری تھی

میں تمہیں مارنے کا سوچ بھی نہیں سکتا

پتا نہیں کل کیا ہو گیا مجھے۔۔

میں تم پر ہاتھ اٹھا گیا۔۔۔ تمہاری آنکھوں

میں خود کے لیے خوف اور بے رخی نہیں

دیکھ سکتا۔۔

ہارب نے دوسرے ہاتھ سے عروب کے آنسو

نرمی سے صاف کیے

زرینہ ہارب کے ہاتھ پر باندھنے کے لیے

کپڑا لائی پر اس کے ہاتھ پر کرچیاں

چبھی تھیں

زرینہ آہستہ آہستہ کرچیاں نکالنے لگی جو

آدھی ہارب کے ہاتھ میں گھس چکی تھیں

اور آدھی باہر کی طرف تھیں

کرن نے بھی حشمت علی کو فون کر دیا تھا

وہ ابھی حویلی کے لیے نکلا ہی تھا راستے

میں ہی اسے واپس لوٹنا پڑا

عروب شاکڈ کیفیت میں کھڑی ہارب کی

طرف دیکھنے لگی

ہارب بھی سنجیدگی سے عروب کی ہیزل گرے

آنکھوں میں دیکھنے لگا

وہ تو عروب سے محبت ہی نہیں کرتا تھا پھر

اسے تھپڑ مار کر ہارب نے خود کو سزا دی

اسے عروب کی تکلیف سے کیا غرض تھا

وہ تو کرن سے محبت کرتا تھا

عروب ہارب کی طرف پر سوچ نگاہوں سے

دیکھ رہی تھی

میں تم پر ہاتھ اٹھانے کا سوچ بھی نہیں

سکتا۔۔اور کسی اور کی وجہ سے تو

بالکل بھی نہیں۔۔

میں نے تمہیں دوبار اذیت دے کر بے سکون

ہو گیا تھا

کل تو تم پر ہاتھ اٹھا گیا۔۔

کیسے خود کو بخش دیتا تم کیا جانو تم

ہارب کے لیے کیا ہو۔۔۔

ہارب اور عروب ایک دوسرے کی آنکھوں

میں دیکھ رہے تھے

عروب نے نظریں پھیر کر ہارب کے ہاتھ

کی طرف دیکھا جس پر زرینہ کپڑا باندھ

رہی تھی تاکہ خون تک جائے

پھر اس کی نظروں فرش پر گرے خون

پر گئیں

جسے دیکھ کر عروب کا دل دہل گیا اس

سے مزید کھڑے رہنا مشکل ہو گیا

وہ تیز قدم لیتی کمرے سے نکل گئی

ہارب نے مسکراتی آنکھوں سے اسے

جاتے دیکھا

وہ ہارب سے خوفزدہ ضرور ہوئی تھی پر

وہ آج بھی ہارب سے بے حد محبت کرتی

تھی

تبھی تو ہارب کا درد اس سے برداشت

نہیں ہوا تھا

حشمت علی ہارب کو ڈاکٹر کے پاس لے

گیا تھا

ایک گھنٹے وہ دونوں واپس آئے تو ہارب

کے ہاتھ پر پٹی بندھی تھی

عروب نے کمرے سے ٹوٹا کانچ صاف کر

دیا تھا

زرینہ ۔۔ہارب پتر کو کچھ کھانے کو دو

پھر آرام کر لے۔۔

اور آج کراچی مت جانا کل چلے جانا۔۔

حشمت علی نے آخری الفاظ زرا سختی

سے کہے تا کہ ہارب مان جائے

ہارب چپ ہی رہا۔۔ حشمت علی صحن میں

ہی بیٹھ گیا

ہارب کمرے میں جا کر بیڈ پر بیٹھ کر اپنے

ہاتھ کی طرف دیکھنے لگا

عروب خاموشی سے کمرے میں آئی اور

ہارب کے آگے کھانا رکھ کر پلٹنے لگی

جب ہارب کی آواز پر اس کے چلتے قدم

رک گئے۔۔

ہاتھ میں درد ہے۔۔ میں کھانا کیسے کھاؤں

گا۔۔ تم کھلا دو پلیز۔۔

ہارب کے لہجے میں نرمی تھی جو آج پہلی

بار وہ عروب کے لیے در آئی تھی

عروب کچھ سیکنڈز ہارب کو سپاٹ نظروں

سے دیکھتی رہی

پھر ہارب کے سامنے بیٹھ کر اس نے نوالہ

توڑا اور ہارب کے منہ کے آگے کیا

ہارب نے ایک سیکنڈ سے پہلے عروب کے

ہاتھ سے نوالہ کھالیا

عروب چپ چاپ ہارب کو کھانا کھلاتی رہی

پر ہارب کو اس کی چپ پر غصہ آرہا تھا

وہ چاہتا تھا پہلے کی طرح عروب اسے

تنگ کرے اسے ستائے

پر عروب خاموش تھی

غصہ ہو؟

ہارب نے اس کی چپ سے تنگ آ کر خود ہی

بات شروع کی

خود کو سزا دے کر اگر تم سمجھتے ہو میں

کل رات کا تھپڑ بھول جاؤں گی تو تمہاری

غلط فہمی ہے۔۔

عروب نے بنا ہارب کی طرف دیکھے سپاٹ

سرد انداز میں کہا

کیسے بھولو گی؟

ہارب کی کالی آنکھیں عروب کے خوبصورت

چہرے کا طواف کر رہی تھیں

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے ہارب۔۔

عروب نے سر اٹھا کر ازحد سنجیدگی سے کہا

کیسا فیصلہ؟؟

ہارب اس کے لہجے پر ٹھٹھکا تھا

تم کرن سے نکاح کر لو۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔میں تمہیں خوشی اجازت دیتی ہوں۔۔

عروب کی آواز میں کرب کے ساتھ نمی تھی

پر عروب کی بات پر ہارب کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے

وہ عروب کی طرف سرد آنکھوں سے دیکھنے لگا

ہارب کو چپ دیکھ کر عروب نے ہارب

کی طرف دیکھا پر اس کے چہرے پر

سختی دیکھ کر وہ نظریں پھیر گئی

میں چاہتی ہوں تمہیں تمہاری محبت۔۔

ہو گیا۔۔۔

عروب کی بات کاٹ کر ہارب نے سنجیدگی

سے کہا تو عروب نے نا سمجھی سے اس

کی طرف دیکھا

میرا ناشتہ ہو گیا۔۔مجھے آرام ہے۔۔ہو

سکے تو ایک کپ چائے دے دینا

ہارب اس کی آنکھوں میں نا سمجھی محسوس

کرتے پھر سے بولا

اور عروب کے اٹھنے سے پہلے ہی ہارب

اٹھا اور بیڈ کی دوسری سائیڈ جا کر کروٹ

لے کر لیٹ گیا

عروب نے ہارب کی پشت کو غصے سے

دیکھا پھر کھانے کی ٹرے اٹھا کر کمرے

سے چلی گئی

بہت شوق ہے میرا دوسرا نکاح کروانے کا۔۔

تمہارے سارے شوق میں آج پورے

کروں گا۔۔

ہارب نے غصے سے جبڑے بھینچے عروب

کل تک اسے کرن سے بات کرتے بھی برداشت

نہیں کر رہی تھی

اور آج اسے نکاح کے مشورے دے رہی تھی

یہ لڑکی مجھے پاگل کر کے رہے گی۔۔۔

ہارب نے بے بسی سے سوچا

عروب دس منٹ بعد ھارب کے لیے چائے کا

کپ لے آئی

ھارب چائے۔۔

عروب نے دھیمی آواز میں کہا ھارب جان بُوجھ

کر اس کی آمد محسوس کرتے آنکھیں

موند گیا تھا

ھارب چائے پی لیں۔۔

عروب کے پکارنے پر ٹس سے مس نہ ہوتے

دیکھ عروب پھر سے بولی

تو ھارب نے آنکھیں کھول کر عروب کی

طرف دیکھا

ہاتھ میں درد ہے چائے کیسے پیئوں گا۔۔

ھارب نے اٹھ کر بیٹھتے معصومیت سے کہا

دوسرے ہاتھ سے پی لیں۔۔

عروب نے چائے کا کپ بیڈ پر رکھا اور جانے

لگی۔۔۔

اگر تم کمرے سے باہر گئی تو میں دوسرا

ہاتھ بھی زخمی کر لوں گا۔۔

ہارب کی دھمکی پر عروب حیرت سے مڑی

اگر وہ نہیں چاہتا تھا عروب کمرے سے

جائے تو آرام سے کہہ دیتا

اس میں دھمکی کہاں سے آ گئی۔۔

میں تمہارے پاس بیٹھ کر کیا کروں؟؟ میری

کوئی بات بری لگے گی پھر سے مجھ پر

ہاتھ اٹھاؤ گے۔۔

عروب نے طنز کا تیر اچھالا جو نشانے پر لگا

تم ایک کام کرو جتنے بھی طعنے سوچ

رکھے ہیں ایک ہی دفع مار دو۔۔

ہارب نے غصے سے منہ پھلا کر کہا

تم نے بھی جتنی اذیت دینی ہے ایک ہی

بار دے لو مجھے۔۔

عروب دو بدو بولی۔۔

میں نے اگر تم پر ہاتھ اٹھایا تو خود کو

سزا بھی دی ہے۔۔

ہارب نے جتانے والے انداز میں کہا

تم نے کیوں دی خود کو سزا؟؟ سزا دینے

کا حق میرا تھا۔۔

ہارب کو وہ بولتی پہلے والی عروب لگی۔۔۔

اچھا۔۔ تو لو کھڑا ہوں تمہارے سامنے۔۔

دے لو مجھے سزا۔۔

ہارب بیڈ سے اتر کر عروب کے رُوبرو کھڑا ہوا

جیسے تم نے مجھے تھپڑ مارا تھا میں

بھی اسی طرح تمہیں تھپڑ مارنا چاہتی ہوں

عروب کے کہنے پر ہارب کی سٹی گم ہو گئی

وہ جانچتی نظروں سے عروب کی طرف

دیکھنے لگا

کہ وہ سیریس ہے یا مزاق کر رہی ہے۔۔

کیا ہوا؟؟ چپ کیوں ہو؟

مرد ہو عروب ہاتھ اٹھائے گی تو تمہاری

مردانگی پر چوٹ لگے گی تمہاری شان

میں گستاخی ہو گی؟؟

عروب تو آج بدلہ لینے کے موڈ میں تھی۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔مجھے تھپڑ مار کر

اگر تمہارا دماغ ٹھنڈا ہوتا ہے تو لو مار

لو تھپڑ۔۔

ہارب نے اپنا گال آگے کیا۔۔

نہیں ہارب۔۔مجھے کوئی شوق نہیں ہے

تم سے بدلے لینے کا۔۔

بس دکھ اس بات کا ہے تمہیں میری محبت

نہیں دکھتی۔۔

عروب کی آنکھیں بھیگنے لگیں گلے میں

آنسوؤں کا گولا اٹکا

اس کے آنسو دیکھ ہارب کے دل کو کچھ ہوُا

وہ بے خودی میں آگے بڑھا اور عروب کا

چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر اس

کے ہونٹوں پر جھک گیا

عروب نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر ہارب

کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کیے اس

کے ہونٹوں پر اپنا لمس بکھیر رہا تھا

عروب اپنی جگہ جم گئ آنکھوں میں

آنسو بھی رک گئے

نہ وہ ہل پا رہی تھی نہ وہ ہارب کو پیچھے

کر پا رہی تھی

ہارب کتنی ہی دیر اس کے گلابی ہونٹوں

کے جام پیتا رہا

میرا ساتھ دو ورنہ اسی لمس میں سختی

لے آؤں گا۔۔

ہارب نے ہونٹ پیچھے کرتے بت بنی عروب

کو دھمکی دی تو وہ ہوش کی دنیا میں

واپس آئی

ہارب پھر سے اس کی سانسیں پینے لگا۔۔

عروب اب بھی نہ ہلی تو ہارب نے اس کے

نچلے ہونٹ پر زور سے بائٹ کر دی

عروب کو اپنے ہونٹوں پر جلن محسوس

ہوئی اسے ہارب کی دھمکی یاد آئی تو وہ

ہلکا سا مسکرا کر ہارب کے گلے میں باہیں ڈال

کر اس کا ساتھ دینے لگی

✿✿✿✿✿

آج صبح ہی گاؤں میں ایک مسئلہ ہو گیا تھا

بالاج خانزادہ جلد از جلد پنچائیت میں

طلب کیا گیا

بالاج خانزادہ کو بنا ناشتہ کیے حویلی سے

نکلنا پڑا۔۔

حشمت علی بھی ہارب کی پٹی کروا کر

پنچائیت میں پہنچ گیا تھا

پنچائیت شروع ہو چکی تھی حشمت علی

کو دیکھ کر بالاج خانزادہ کو عروب کا

خیال آیا

اس نے آج روپ کی عروب سے بات کروانی تھی

پر آج پنچائیت میں مسئلہ سنگین تھا

اس لیے بالاج خانزادہ نے سوچا وہ بعد میں

حویلی جا کر حشمت علی سے کہہ کر

عروب کی بات روپ سے کروا دے۔۔

اندر ہی اندر وہ خود بھی عروب کو دیکھنے

کے لیے تڑپ رہا تھا

وہ خود بھی چاہتا تھا کہ عروب کی خیریت

معلوم ہو جائے

روپ کو بھی صبح بالاج خانزادہ نے جانے سے

پہلے تھوڑی سی بات بتادی تھی

کہ اسے پنچائیت جلدی جانا پڑ رہا ہے روپ

بھی خاموشی سے بالاج خانزادہ کے لوٹنے

کا انتظار کرنے لگی

تاکہ جلدی عروب سے بات ہو سکے

یااللہ۔۔ میری عروب کو ڈھیروں خوشیاں

دینا۔۔ آمین

روپ نے دل ہی دل میں دعا کی

حویلی میں سب نے ناشتہ کر لیا تھا بالاج خانزادہ

نے فون کر کے بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ

کو بھی پنچائیت میں بلا لیا تھا

وہ پنچائیت کا مسئلہ سن کر ان دونوں کی

رائے لینا چاہتا تھا

آخر کو مستقبل میں ان دونوں میں سے کسی

ایک نے گدی سنبھالنی تھی

ہارب نے عروب کے ہونٹوں سے ہونٹ ہٹائے

تو وہ دونوں ایک دوسرے کے ماتھے پر

ماتھا ٹکائے گہرے سانس لینے لگے

ان دونوں کی سانسیں آپس میں ٹکرا رہی تھیں

دروازہ لاک کر کے آؤ۔

ہارب نے گہرے سانس لیتے کہا تو عروب

سانس لینا ہی بھول گئی

ک۔۔۔کیا مطلب؟

عروب کا دل بری طرح دھڑکا

مطلب دروازہ لوک کردو۔۔

ہارب نے اپنی ہنسی دباتے کہا

کیوں؟؟

عروب نے ہیزل گرے آنکھوں کو بڑا کر کے پوچھا

کیونکہ مجھے تمہارے ساتھ بیڈ پر مستیاں

کرنی ہیں۔۔

ہارب نے عروب کے کان میں جھک کر

سرگوشی کرتے کہا

عروب کا چہرہ شرم سے اناری ہو گیا دل جو

پہلے ہی بے قابو ہو رہا تھا اچھل کر باہر

آنے کو بے تاب ہوا

وہ اچھے بچوں کی طرح سر ہلا کر دروازے

کی طرف بڑھی

جیسے ہی عروب لاک کر کے پلٹی ہارب کے

چوڑے برہنہ سینے سے ٹکرائی

عروب ہارب کو بنا شرٹ کے دیکھ شرم

سے نظریں جھکا گئی

اس نے شرٹ کب اتاری۔۔

عروب نے شرم سے ہونٹ کاٹتے سوچا

جب تم دروازہ لوک کرنے کے لیے پلٹی میں

نے تبھی اپنی شرٹ اتار لی۔۔

ہارب نے عروب کی کمر میں ہاتھ ڈال کر

اسے مزید اپنے ساتھ لگا یا

ہ۔۔۔ہارب۔۔۔کیا کرنے۔۔۔والے ہو؟؟

عروب کی گھبراہٹ اور معصومیت عروج پر تھی

تمہیں بہکانے والا ہوں،

دو جسموں کو ایک جان کرنے والا ہوں،

تم میں خو کو سمانے والا ہوں،

تمہارے جسم پر خود کی چھاپ چھوڑنے والا ہوں

ہارب نے عروب کی دودھیا گردن میں منہ چھپائے گھمبیر آواز میں کہا تو

عروب کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی

ل۔۔۔لیکن۔۔۔یہ سب تو۔۔۔رات کو۔۔۔کرتے۔۔۔

ہیں نا۔۔ابھی کوئی۔۔آگیا تو۔۔

عروب نے بمشکل تھوک نگلا

آنے دو تم بس مجھ پر فوکس کرو۔۔

ہارب نے عروب کے ہونٹوں پر گستاخی

کرتے کہا تو عروب کے چہرے پر ہارب

کی محبت کے رنگ بکھر گئے

ہارب نے عروب کا دوپٹہ اتار کر سٹڈی

ٹیبل کی طرف اچھالا

پھر عروب کو بانہوں میں اٹھا کر بیڈ

پر لے آیا

ہارب۔۔۔مجھے بہت شرم آرہی ہے۔۔

ہارب عروب کے ساتھ لیٹ کر اس کی

دھڑکنوں کو ہاتھ سے چھونے ہی والا

تھا جب عروب نے اس کا ہاتھ روکتے
آنکھیں جھپکا کر کہا
رئیلی ؟؟
جب خود مجھے کس کیا تھا تب شرم
نہیں آئی تھی ؟
جب پرسوں مجھے معنی خیز آنکھ
ماری تھی تب شرم نہیں آئی تھی ؟؟
جب میرے اوپر چڑھ کر سوئی تھی
تب تمہیں شرم نہیں آئی تھی ؟؟
ھارب نے عروب کے گال پر زور سے بائٹ
کرتے کہا
آااااہ ۔۔
میں تو بس تمہیں بتا رہی تھی تم تو

اس سیچوئیشن میں بھی طعنے دینے لگے۔۔

عروب نے کیوٹ سا منہ بنا کر کہا تو

ہارب کو اس پر بے حد پیار آیا

وہ ہنستے ہوئے عروب کی شہ رگ پر اپنے

ہونٹ رکھ گیا

عروب جی جان سے کانپ اٹھی

آہستہ آہستہ ہارب اس کی گردن سے ہوتا

عروب کی دھڑکنوں کو چومنے لگا

جانتی ہو مجھے تمہارے شولڈر کٹ بال

بہت نے برے لگتے ہیں۔۔

ہارب نے سر اٹھا کر ہلکا سا مسکرا کر کہا

کیوں؟ اتنے پیارے تو ہیں۔۔

عروب نے جلدی سے کہا

ہاں۔۔پہلے پیارے نہیں لگتے تھے پر اب
بہت پیارے لگتے ہیں۔۔
ہارب نے مدہوش ہوتے کہا
سچ ؟؟
عروب نے خوشی سے پوچھا
ہمم۔۔میری پر کٹی بدتمیز۔۔
ہارب نے عروب کے بالوں کو سائیڈ سے
زرا سا کھینچ کر کہا
پر کٹی بدتمیز ؟؟ یہ کون ہے ؟
عروب ہارب کے چہرے کو محبت سے
دیکھنے لگی وہ آج عروب کو بہت
پیارا لگ رہا تھا
یا پھر وہ عروب پر محبت جار ہا تھا

اسی لیے وہ اسے پیارا لگ رہا تھا

جب تم مجھ سے بدتمیزی کرتی تھی

تو میں تمہیں دل میں پر کٹی بدتمیز کہتا تھا

ہارب نے بھی معصومیت سے کہا تو

عروب کے چہرے کے زاویے بگڑ گئے۔۔

جب تم بدتمیزی کرتے تھے میں تو تمہارا

کوئی الٹا نام نہیں ڈالا تھا

عروب نے روٹھے ہوئے انداز میں کہا

یہ تم تم کیا ہوتا ہے؟؟ شوہر ہوں تمہارا۔۔

مجھے آپ کہہ کر بولا کرو۔۔

ہارب نے تحکم بھرے انداز میں کہا

پہلے شوہر بن کر تو دکھاؤ۔۔

عروب نے ہارب کے گلے میں بانہیں ڈال

کر شرارت سے کہا تو ہارب کی مسکراہٹ

گہری ہوئی

وہ عروب کے ہونٹوں پر جھک گیا

آہستہ آہستہ وہ خود کو اور عروب کو

ہر پردے سے آزاد کر گیا

ہارب نے عروب کے ساتھ بہت نرمی

برتی تھی وہ جانتا تھا اس کی نازک

بیوی اس کی شدتیں نہیں سہہ پائے گی

آج وہ عروب کی ہر غلطی یہاں تک کہ

اس کا ہارب پر لگایا گیا الزام بھی بھول

گیا تھا

وہ ہارب جو کل کرن سے کہہ رہا تھا محبت

کرتا ہوں اس کا مطلب یہ تو نہیں اس کی

ہر غلطی معاف کر دوں

آج ہارب اس کی غلطیاں نہ صرف معاف

بلکہ بھول گیا تھا

اسے یاد تھا تو فقط اتنا کہ وہ عروب سے

بے حد محبت کرتا ہے اور اس سے مزید

دور نہیں رہ سکتا

کل رات عروب کو مارے جانے والے تھپڑ

پر وہ خود بھی بہت تڑپا تھا۔۔

عروب تو پہلے ہی ہارب کے عشق میں

پور پور ڈوبی تھی

آج بھی وہ پورے دل سے اسے اپنا آپ

سونپ گئی تھی

ہ۔۔ہارب۔۔بس کر دیں۔۔آپ تھکے نہیں؟

ابھی ہارب نرمی برت رہا تھا تو عروب

کا یہ حال تھا اگر وہ اس پر شدتیں نچھاور

کرتا تب تو اس نے مر ہی جانا تھا

ابھی تو شروعات ہے میری جان۔۔

ہارب نے عروب کے ساتھ لیٹتے گہرے

سانس لیتے کہا

نہیں اب بس۔۔

عروب نے بچوں کی طرح ضد کرتے کہا

اور ہارب کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی

ٹھیک ہے پھر رات کو یہیں سے کنٹینیو کریں

گے۔۔

ہارب نے اسے خود میں بھینچ کر کہا

ہمم۔۔

ایک بات پوچھوں؟

عروب نے ہارب کے برہنہ سینے پر انگلیاں

پھیرتے کہا

پوچھو۔۔

ہارب نے عروب کے چہرے سے بال ہٹائے

آپ تو کرن سے محبت کرتے ہو نا۔۔تو پھر

میرے ساتھ۔۔

عروب کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی

ہارب نے اسے جھٹکے سے اپنے نیچے

گرایا اور خود اس پر سایہ فگن ہوا

آج کے بعد تم عروب کا نام میرے نام

کے ساتھ نہیں لو گی۔۔

ہارب نے عروب کا جبڑا دبوچ کر سخت

لہجے میں کہا

اچھا ٹھیک ہے۔۔میں تو بس ایسے ہی۔۔

پوچھ رہی تھی۔۔

عروب جلدی سے بولی کہیں ہارب کا پیار

بھرا موڈ غصے میں نہ بدل جائے

گڈ۔۔اب اٹھو اور نہالو۔۔

ہارب نے سائیڈ پر لیٹتے کہا

عروب اٹھ کر بیٹھی اور اپنے آپ کو کمفرٹر

سے ڈھانپا

نظریں فرش پر گئیں تو اس کے اور ہارب

کے کپڑے فرش پر پڑے تھے

ہارب۔۔میں کونسے کپڑے پہنوں ؟

عروب نے پریشانی سے کہا تو ہارب بھی

سوچ میں پڑ گیا

تم نہاؤ میں اماں جی سے کوئی سوٹ لے

کر آتا ہوں

ہارب نے اپنی جینز پہنی پھر فرش سے شرٹ

اٹھا کر پہنی

عروب اسے دیکھ کر شرم سے سرخ پڑتی

جا رہی تھی۔۔

اب جاؤ بھی۔۔ پھر ہی دروازہ کھول پاؤں

گا نا۔۔

ہارب نے گھور کر کہا تو عروب فوراً سر

ہلا کر واش روم میں بھاگ گئی

ہارب زرینہ سے عروب کے لیے ایک جوڑا

لے آیا

دروازہ پھر سے لاک کرتے اس نے عروب

کے لیے لایا ہوا سوٹ بیڈ پر رکھا

اور خود اس کا انتظار کرنے لگا

ہارب۔۔ کپڑے۔۔

دس منٹ بعد عروب نے ہاتھ باہر نکال

کر ہارب کو آواز لگائی

تو ہارب مسکرا کر کپڑے پکڑتا واش روم

کی طرف بڑھا۔۔

کپڑے تو نہیں ملے عروب۔۔

ہارب نے مسکراہٹ دباتے کہا

اوہ۔۔اب کیا کریں۔۔میں کیا پہنوں؟

عروب نے واش روم کے اندر سے ہی کہا

ایک کام کرو جیسے اس دن ٹاول لپیٹ

کر نکلی تھی آج بھی آ جاؤ

ہارب نے شرارت سے کہا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ہارب ؟؟ میں ٹاول

کے ساتھ پورے گھر میں تو نہیں نہ گھوم سکتی۔۔

عروب نے جھنجھلا کر کہا

اچھا یار۔۔۔ کمرے میں تو آؤ۔۔

ہارب نے زرا غصے سے کہا تا کہ عروب باہر

اجائے

اور ایسا ہی ہوا عروب ٹاول لپیٹ کر باہر

آگئی۔۔

عروب جیسے ہی واش روم سے نکلی اس نے ٹاول

لپیٹ رکھا تھا

ہارب نے اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا

شولڈر کٹ بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا بھیگے

ہونٹ، بالوں کا پانی ٹپک کر برہنہ کندھوں

پر گر رہا تھا

گورے دودھیا بازو،اس کا گیلا سراپا قیامت

ڈھا رہا تھا

سفید ٹاول میں اس کا سفید رنگ مزید

نکھر رہا تھا

ہارب کو یک ٹک دیکھتا پا کر عروب نے شرم

سے ہونٹ کاٹتے گیلے شولڈر کٹ بال کانوں

کے پیچھے اڑسے تھے

ہارب کو ہوش ہی کب رہا تھا اس کی

خوبصورت رعنائیوں میں کھو گیا تھا

عروب ہچکچا کر خود ہی دو قدم بڑھی

ہ۔۔ہارب۔۔ میں کیا پہنوں ؟

عروب نے ایک ہاتھ سے اپنی دھڑکنوں کے

مقام سے ٹاول پکڑ رکھا تھا

عروب کے متوجہ کرنے پر ہارب ہوش میں

آیا اور مسکرا کر عروب کی طرف دیکھنے لگا

یہ لو۔۔اماں جی سے لایا ہوں۔۔

ہارب نے گرے بلیک کلر کا سمپل سا سوٹ

عروب کی جانب بڑھایا

آپ نے جھوٹ کیوں بولا ؟

عروب نے ہارب کے ہاتھ سے سوٹ لیتے کہا

تمہیں ٹاول میں دیکھنے کے لیے ؟

ہارب نے شرارت سے کہا

اس دن دیکھا تو تھا اور میری انسلٹ بھی

کی تھی۔۔

عروب کہہ کر کپڑے لیے ہارب کی سائیڈ

سے گزر کر بیڈ کی جانب بڑھی

ہارب بھی گہری مسکراہٹ لیے عروب کے

پیچھے گیا اور اسے پیچھے سے ہگ کر لیا

تم ٹاول میں بہت خوبصورت لگتی ہو۔۔

ہارب نے عروب کے برہنہ کندھے پر اپنے

پر حدت ہونٹ رکھے

اچھا اب چھوڑیں نا۔۔آپ بھی فریش ہو

جائیں پھر کچھ کھاتے ہیں مجھے بہت

بھوک لگی ہے

عروب نے جان چھڑانی چاہی

میں کیسے نہاؤں؟ہاتھ پر پٹی بندھی ہے

تم ہیلپ کر دو گی؟

ہارب نے مسکراہٹ دبائے شرارت سے کہا

صبح یہ کارنامہ کرنے سے پہلے سوچنا

چاہیئے تھانا۔۔۔تب تو ہیرو بننے کی

پڑی تھی

عروب نے صاف ہری جھنڈی دکھائی تو

ہارب کا چھت پھاڑ قہقہہ پورے کمرے

میں گونجا

بس پانچ منٹ میں آیا۔۔ہارب عروب کی

گال پر پیارا سا کس کر کے اپنے کپڑے الماری

سے نکال کر واش روم چلا گیا

اس کے جاتے ہی عروب نے کپڑے پہنے اور

ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی ہو گئی

ڈریسنگ ٹیبل کا مرر ٹوٹا ہوا تھا کہیں جگہ

پر مرر سلامت تھا

عروب نے اسی بچے ہوئے مرر میں اپنا عکس

دیکھ کر ہیئر برش اٹھایا

اور اپنے شولڈر کٹ گیلے بالوں میں کرنے لگی

وہ کھوئے ہوئے انداز میں بال برش کر رہی تھی

سوچوں کا مرکز ابھی کچھ دیر پہلے والے

لمحات تھے جو اس نے ہارب کی سنگت

میں گزارے تھے۔۔

ہارب کی قربت یاد کرتے عروب کے چہرے پر

حیا کی لالی بکھری

ہارب نے اسے بڑے پیار سے چھوا تھا جیسے

وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو

پر اس دوران وہ عروب کی دھڑکنوں پر

اپنے ہونٹوں سے مہریں لگانا نہیں بھولا تھا

کل رات والے ہارب میں اور اب والے ہارب

میں بہت فرق تھا

پر عروب کو ابھی والا ہارب چاہیے تھا جو

اس پر پیار محبت جتا رہا تھا

وہ اسی پیار کی تو بھوکی تھی عروب کو

زندگی میں پیار کی کمی نہیں تھی

اسے ہر رشتے سے توجہ اور بھرپور پیار ملا

پر ہارب وہ پہلا انسان تھا جس کے پیار کی

طلب عروب نے خود کی تھی

جس کی توجہ اور محبت کی اسے بھوک تھی

آج ہارب نے اس پر اپنی محبت کی بارش

کر کے اسے پور پور بھگو دیا تھا

عروب انہی سوچوں میں گم تھی جب ہارب

واش روم سے نکلا

عروب اپنی جگہ سٹل کھڑی رہی ہارب لمحے

کے ہزارویں حصے میں سمجھ گیا وہ اسے

ہی سوچ رہی ہے

ہارب گہری مسکراہٹ لیے عروب کے پیچھے

کھڑا ہوا اور اسے باہوں میں بھر لیا

عروب اس کے لمس سے ایک دم چونکی

ہ۔۔ہارب۔۔ڈرا دیا۔۔

عروب نے کیوٹ سا منہ بنا کر کہا

میری بیوی ہو کر ڈرتی ہو۔۔

ہارب نے عروب کے بالوں میں منہ چھپائے

کہا اس کے بالوں سے اٹھتی بھینی بھینی

مہک اسے مدہوش کرنے لگی

کیوں آپ کی بیوی کو ڈرپوک نہیں ہونا چاہیے ؟

عروب نے ہارب کی طرف رخ موڑ کر کہا

بالکل۔۔اور میں جانتا ہوں تم زرا بھی

ڈرپوک نہیں ہو۔۔

ہارب نے اس کی ناک کھینچی

ہمم۔۔ہارب۔۔آپ بہت تیز ہیں۔۔

عروب نے اپنی ناک سہلائی تو ہارب کے

ہونٹ مسکراہٹ میں بدلے وہ عروب کی

طرف محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگا

مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی؟؟؟

ہارب یک دم سنجیدہ ہوا

عروب بھی ایک دم حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگی

شاید اسے ہارب سے اس سوال کی توقع نہیں تھی

نہیں۔۔میں کیوں چھوڑ جاؤں گی۔۔

عروب ہارب کے سینے سے لگ گئ

وہ خود اس سے دور جانے سے ڈرتی تھی وہ بھلا اسے چھوڑ کر کیوں جانے لگی

اگر تم مجھے چھوڑ کر گئ۔۔تو یاد رکھنا عروب میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔

اس بار تو ہارب تمہارے لیے نرم پڑ گیا لیکن

اگر تم مجھ سے دور ہوئی تو ساری زندگی

میری شکل دیکھنے کے لیے ترسو گی

یاد رکھنا۔۔

ہارب کا لہجہ سنجیدہ اور سرد تھا اس

کی بات پر عروب کا دل بری طرح کانپا

ہارب۔۔ آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں

میں آپ کو کبھی بھی چھوڑ کر نہیں

جاؤں گی۔۔

پلیز ایسی باتیں مت کریں۔۔

عروب نے سر اٹھا کر پر یقین لہجے میں کہا

میں تمہیں جیسے بھی رکھوں جن حالات

میں رکھوں میرے ساتھ رہ لو گی نا؟

ہارب نے عروب کی ہیزل گرے آنکھوں میں

جھانک کر پوچھا

میں رہ لوں گی۔۔ لیکن ایک شرط پر۔۔

عروب نے ہارب کے گلے میں بانہیں ڈال کر

لاڈ سے کہا

کیسی شرط؟

ہارب نے بھنویں سیکڑ کر پوچھا

آپ مجھے روز پیار کریں گے اور بہت سارا

کریں گے۔۔

عروب نے بچوں کی طرح بانہیں کھول کر

کہا تو ہارب اس کی حرکت پر مسکرا دیا

پکا؟؟

ہارب نے ایک آنکھ ونک کرتے کہا

ہاں جی۔۔پکا۔۔

عروب نے ہارب کے گال پر ہونٹ رکھے تو

ہارب کو اس کی ادا بے حد پیاری لگی

یہ کس بہت پیاری تھی روز ملے گی؟؟

ہارب نے فرمائش کی۔۔

ہممممممممم۔۔

اوکے ڈن۔۔

عروب نے گال پر انگلی رکھتے سوچا پھر

مان گئی

ہارب نے ہنس کر اسے خود میں بھینچ لیا

✿✿✿✿✿

بالاج خانزادہ، بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ

پنچائیت سے لوٹے تھے

وہ سیدھا لاونج میں ہی بیٹھ گئے تھے

ملازمہ نے ان جو پانی دیا پھر چائے کے

ساتھ لوازمات بھی پیش کیے

تبھی وہاں روپ، عبادت اور مہر بھی آگئیں

روپ بالاج خانزادہ کے ساتھ ڈبل صوفے

پر بیٹھ گئی

اور بالاج خانزادہ کے اشارے پر اسے چائے

بنا کر دی۔۔

مصطفیٰ نے مہر کو دیکھ کر ہونٹوں سے

فلائنگ کس اچھالی تو مہر کی نظریں

شرم سے جھک گئیں

عبادت بہروز خانزادہ کو چائے دے کر

اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

مصطفیٰ خان۔۔ ٹکٹ کب کروا رہے ہو؟؟

بالاج خانزادہ نے چائے کا سپ لیتے کہا

پر اس کی بات پر جہاں مہر کے چہرے

پر سایہ لہرایا تھا خود مصطفی کو

چائے پیتے زبردست اچھو لگا تھا

بہروز خانزادہ نے اپنی ہنسی پر بمشکل

قابو پایا

مہر نے ٹشو باکس پکڑ کر غصے سے مصطفیٰ

کی طرف بڑھائے تو اس نے ڈرتے ڈرتے مہر

کی طرف دیکھا

جو آنکھوں میں بلا کا غصہ لیے اسے ہی

دیکھ رہی تھی

مصطفیٰ نے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلا

اور ٹشو سے اپنے ہونٹ صاف کیے

آاااا۔۔ بڑے پاپا۔۔ میں سوچ۔۔ رہا تھا۔۔ لندن۔۔

اکیلے کیسے۔۔ رہوں گا۔۔

مصطفیٰ کے منہ سے بے ربط الفاظ نکلے

بالاج خانزادہ پل میں سمجھ گیا وہ اب

لندن نہیں جانا چاہتا

اور وجہ بھی وہ خوب سمجھ گیا تھا

ہمم۔۔ تم بچے تھوڑی نہ ہو۔۔ مجھے لگتا

ہے تمہیں جانا چاہیے

کیونکہ نہ تو تم رخصتی کے لیے راضی

ہو نہ ہی گدی سنبھالنے کے لیے۔۔

میرے خیال سے تم دو سال لندن رہ آؤ۔۔

بالاج خانزادہ نے ہنسی دبائے شرارت

سے کہا

پر اس کی بات پر مہر سیریس ہو چکی تھی

وہاں بیٹھے سب ہی بالاج خانزادہ کی

آنکھوں میں شرارت دیکھ چکے تھے

سوائے مصطفیٰ اور مہر کے۔۔

جی۔۔

مصطفیٰ بس اتنا ہی کہہ سکا مہر آنسو

پیتی چپکے سے اٹھی اور واک آؤٹ کر گئی

مصطفیٰ نے اسے بے بسی سے دیکھا

مذاق کر رہا ہوں جیسے تمہاری مرضی۔۔

تم نہیں جانا چاہتے مجھے سن کر خوشی

ہوئی۔۔

میں خود نہیں چاہتا تھا تم لندن جاؤ۔۔

بالاج خانزادہ نے کہہ کر مصطفیٰ کو

ہلکا پھلکا کر دیا

مصطفیٰ نے تشکر بھرا سانس لیا اور اٹھ

کر اپنی روٹھی حسینہ کو منانے چلا گیا

بالاج خانزادہ نے ٹیبل سے موبائل اٹھایا اور

حشمت علی کو فون کر کے حویلی کے اندر

آنے کی اجازت دی

روپ کو دل ہی دل میں عروب سے بات

کرنے کی خوشی ہوئی

اس رات کے بعد آج حشمت علی حویلی کے

اندر آیا تھا ورنہ بالاج خانزادہ کا لہجہ

لیے دیے والا ہی ہو گیا تھا

اسلام علیکم سردار سائیں۔۔

حشمت علی نے سر جھکائے ہاتھ باندھ کر

سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔

بالاج خانزادہ نے کھڑے ہوتے کہا

آپ کی سردارنی جی اور میں آپ کے گھر

آنا چاہتے ہیں عروب سے ملنے کے لیے۔۔۔

بالاج خانزادہ کے الفاظوں نے روپ سمیت

بہروز خانزادہ عبادت اور حشمت علی کو

بھی حیران کر دیا

روپ کو لگا تھا بالاج خانزادہ اس کی فون

پر بات کروا ڑ خا دے گا

پر وہ خود بھی روپ کے ساتھ عروب سے

ملنے جانا چاہتا تھا

حکم سائیں۔۔ آپ جب چاہیں۔۔ تشریف
لے آئیں۔۔

حشمت علی کو خوشی ہوئی تھی کہ بلاج
خانزادہ کا غصہ اور ناراضگی عروب کے
لیے ختم ہو گیا ہے

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے گاڑی نکالو۔۔ ہم دس منٹ
میں آتے ہیں۔۔

بالاج خانزادہ نے حکم دیا تو حشمت علی
فوراً باہر بھاگا

روپ ابھی بھی شاکڈ کیفیت میں بیٹھی تھی

کیا ہوا؟؟؟ بیٹی سے ملنا نہیں ہے؟؟

بالاج خانزادہ نے مسکرا کہا تو روپ شاکڈ
کیفیت سے نکل کر جلدی سے کھڑی ہو گئ

جانا ہے۔۔

روپ نے جلدی سے کہا

ہمم۔۔آجاؤ باہر۔۔

بالاج خانزادہ کہہ کر باہر چلا گیا

ماما۔۔یہ اچانک کایا کیسے پلٹ گئی؟؟

بہروز خانزادہ نے حیرت اور خوشی کے

ملے جلے تاثرات سے پوچھا

ہاں۔۔پلٹی تو ہے پر اچھی والی کایا پلٹی ہے

روپ نے مسکرا کر کہا اور ملازمہ سے کہہ

کر کمرے سے چادر منگوائی

سارے راستے روپ عروب کے متعلق ہی

سوچتی رہی۔۔

ایسا لگ رہا تھا وہ صدیوں بعد اپنی بیٹی

سے ملنے جارہی ہے

حشمت علی ہارب کو فون کر کے بالاج خانزادہ

اور روپ کے آنے کی اطلاع دینا چاہتا تھا

پر بالاج خانزادہ نے اسے روک دیا

وہ عروب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا

✿✿✿✿✿✿

کرن نے اپنا سامان پیک کر لیا تھا وہ

صبح ہی حشمت علی سے اجازت لے

چکی تھی

حشمت علی نے اسے عروب اور ہارب کے

ساتھ ہی نکلنے کے لیے بولا تھا

پر ہارب کے ہاتھ کی چوٹ کی وجہ سے

حشمت علی نے انہیں کل کراچی کے لیے

نکلنے کو کہا

کرن کا سامان دیکھ کر زرینہ نے اسے کہا

کہ وہ بھی کل چلی جائے

پر کرن نے نرمی سے منع کر دیا اور کہا کہ

وہ کل جائے یا آج کیا فرق پڑتا ہے۔۔

زرینہ نے ہارب سے کہا کہ وہ کرن جو بس

اڈے تک چھوڑ آئے

ہارب اسے چھوڑنے چلا گیا تھا اس وقت

گھر میں بس زرینہ اور عروب تھیں

زرینہ کیچن میں رات کے کھانے کی تیاری

کر رہی تھی

جبکہ عروب باہر صحن میں بیٹھی ہارب

کے خیالوں میں گم تھی

جب باہر گاڑیوں کے رکنے کی آواز پر وہ

چونک گئی

آئیے سائیں۔۔

دروازہ کھلا ہی تھا حشمت علی پہلے خود

اندر آیا پھر بالاج خانزادہ اور روپ کے لیے

ان کی خدمت میں کھڑا ہو گیا

زرینہ۔۔ عروب بیٹی۔۔

دیکھو کون آیا ہے۔۔

بالاج خانزادہ اور روپ آگے پیچھے گھر میں

داخل ہوئے

بالاج خانزادہ اور روپ نے گھر کو دروازے

میں ہی کھڑے ہو کر گھر کا جائزہ لیا

گھر چھوٹا تھا پر نفاست کا منہ بولتا ثبوت تھا

عروب کی نظریں جیسے ہی دروازے پر

اٹھیں

وہ حیرت زدہ ہی کھڑی ہو گئی آنکھوں سے

آنسو نکل کر گالوں پر پھسلے

اسی پل بالاج خانزادہ اور روپ کی نظر

بھی سامنے کھڑی عروب پر گئی

بالاج خانزادہ نے مسکرا کر باہیں وا کیں

تو عروب آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے

بالاج خانزادہ کی طرف دیکھنے لگی

روپ کی آنکھوں سے بھی اشک بہے

بابا۔۔۔

عروب بھاگ کر بالاج خانزادہ کے سینے سے

لگی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

وہ دونوں باپ بیٹی کتنی ہی دیر یونہی

کھڑے رہے۔۔

عروب بالاج خانزادہ کے ساتھ لگی سسکتی

رہی بالاج خانزادہ نے آنکھیں بند کر کے

اپنے امڈتے آنسو پیچھے دھکیلے

بابا۔۔

بابا میں نے۔۔ آپ کو۔۔ بہت مس کیا۔۔

عروب نے سر اٹھا کر تڑپتے ہوئے کہا تو

بالاج خانزادہ نے بھیگی آنکھوں سے مسکرا

کر عروب کے ماتھے پر بوسہ دیا

عروب۔۔

روپ نے محبت سے پکارا تو عروب بالاج

خانزادہ سے الگ ہوتی روپ کے گلے لگی

وہ دونوں ماں بیٹی زار و قطار رونے لگیں

عروب۔۔ میری بچی۔۔ میری جان۔۔

روپ نے عروب کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے

میں بھر کر بوسے دیئے

حشمت علی انہیں دیکھ کر نم آنکھوں سے

مسکرادیا

زرینہ بھی آوازیں سن کر کیچن سے نکل آئی

ماما۔۔ بابا۔۔

میں نے آپ کو بہت مس کیا پتا ہے مجھے

یقین تھا آپ مجھ سے ملنے ضرور آئیں گے۔۔

عروب نے ان دونوں کی طرف دیکھتے روتے

ہوئے کہا

ہم نے بھی تمہیں بہت یاد کیا اور تمہارے

بابا نے بھی۔۔

روپ نے آخری الفاظ بالاج خانزادہ کی طرف

دیکھ کر کہے

تو بالاج خانزادہ نے عروب کی طرف دیکھتے

آنکھوں سے ہامی بھری

سائیں۔۔اندر تشریف لائیں۔۔

حشمت علی نے موقع دیکھتے کہا

ہاں اندر تو آئیں۔۔

عروب نے روپ کا ہاتھ کھینچا تو روپ اور

بالاج صحن میں لگی چارپائی پر بیٹھ گئے

زرینہ نے بالاج خانزادہ اور روپ کو سلام کیا

ماما۔۔

یہ اماں جی ہیں ہارب کی دادو۔۔

عروب روپ کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی اور
زرینہ کا تعارف کروانے لگی

عروب کے تعارف کروانے پر روپ نے خوشدلی
سے مسکرا کر زرینہ کی طرف دیکھا

زرینہ چائے کا بندوبست کرو۔۔
حشمت علی نے کہا

نہیں۔۔ہم چائے پی کر آئے ہیں بس عروب
سے ملنے آئے تھے۔۔

بالاج خانزادہ نے سہولت سے انکار کر دیا

تم بتاؤ۔۔سب ٹھیک ہے؟؟اور رہارب کہاں ہے؟
روپ نے ادھر ادھر دیکھتے پوچھا

بالاج خانزادہ عروب کی طرف ہی دیکھ رہا
تھا تبھی اس کی نظر عروب کے بائیں گال

پڑ ٹک گئی

بالاج خانزادہ کو عروب کے گال پر نشان
محسوس ہوا

سب ٹھیک ہے ماما۔۔۔اور ہارب کسی کام
سے گئے ہیں بس آنے والے ہیں۔۔
وہ بھی آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔۔
عروب نے خوشی سے چہکتے کہا
تبھی زرینہ ان کے لیے چائے بنا لائی۔۔
عروب۔۔تمہارے گال پر نشان کیسا ہے؟
بالاج خانزادہ نے عروب کی طرف کھوجتی
نظروں سے دیکھا
عروب ایک دم ٹھٹھک گئی جبکہ اس کی
بات پر حشمت علی اور زرینہ نے بھی

ایک ساتھ عروب کی طرف دیکھا
جس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں
روپ نے بھی عروب کی طرف جانچتی نظروں
سے دیکھا
وہ عروب کے قریب بیٹھی تھی اس لیے
نظر پڑتے ہی روپ سمجھ گئی عروب
کے گال پر تھپڑ کا نشان ہے
روپ نے حیرت سے پہلے عروب پھر بالاج
خانزادہ کی طرف دیکھا
وہ۔۔ بابا۔۔ الرجی۔۔ ہو گئی ہے۔۔
عروب نے تھوک نگلتے کہا پر اس کے لہجے
کی لڑکھڑاہٹ بالاج خانزادہ کو اچھی خاصی
محسوس ہو گئی تھی

حشمت علی نے بھی سوالیہ نظروں سے

زرینہ کی طرف دیکھا شاید اسے پتا ہو

پر زرینہ بھی لاعلم تھی

ہارب نے ہاتھ اٹھایا تم پر؟؟

بالاج خانزادہ کا لہجہ پل میں سخت ہوا

لیکن اس کی بات پر حشمت علی اور

زرینہ حیرت سے گنگ رہ گئے

روپ نے سوالیہ نظروں سے عروب کی

طرف دیکھا

جس کی زبان تالو سے چپک گئی تھی

ن۔۔ نہیں بابا۔۔ وہ کیوں مجھ پر ہاتھ

اٹھانے لگے۔۔

عروب کہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ

کیسے بالاج خانزادہ کو یقین دلائے

تمہارا لہجہ تمہارا ساتھ کیوں نہیں دے

رہا؟؟

بالاج خانزادہ نے غصے سے کہا ھو ہارب کی

غلطی پر پردہ ڈال رہی تھی

وہ۔۔ بابا۔۔

اپنے پوتے کو بلاؤ۔۔اس کی ہمت کیسے ہوئی

میری بیٹی پر سردار بالاج خانزادہ کی بیٹی

پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔

اسے حساب دینا ہو گا حشمت علی۔۔

بالاج خانزادہ بولا نہیں دھاڑا تھا اس کی

دھاڑ سب کے دل کانپے تھے

س۔۔ سائیں۔۔ بھول ہو گئی۔۔ معاف کر دیں۔۔

حشمت علی تو خود سچائی سے واقف

نہیں تھا وہ کیا کہتا۔۔

بالاج خانزادہ کو غصے میں دیکھ کر عروب

کی آنکھوں میں خوف اتر آیا

میں جا رہا ہوں اپنی بیٹی کو لے کر۔۔اپنے

پوتے سے کہنا اسے اس گستاخی کا خمیازہ

بھگتنا پڑے گا۔۔

بالاج خانزادہ کے کھڑے ہوتے غرا کر کہا

روپ اور عروب بھی کھڑی ہو گئیں

پر ہارب سے دور جانے کا سوچ کر ہی

عروب کی روح فنا ہوئی۔۔

نہیں۔۔بابا۔۔ہارب نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔

اور میں ہارب کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔۔

عروب نے ہمت کرتے کہا

چپ رہو تم۔۔ وہ ہوتا کون ہے تم پر ہاتھ

اٹھانے والا۔۔

اور کتنی بار وہ تم پر ہاتھ اٹھا چکا ہے بولو۔۔

بالاج خانزادہ کی آنکھیں غصے سے لال ہوئیں

نہیں اُٹھایا ہارب نے ہاتھ۔۔۔

ماما۔۔ غلطی میری ہی تھی ہارب کو غصہ

آگیا تھا بس اور کچھ نہیں۔۔

وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔

عروب نے روپ کے دونوں ہاتھ تھام کر

روتے ہوئے کہا وہ ہارب سے دور ہرگز نہیں

جانا چاہتی تھی

حشمت علی اور زرینہ پریشان کھڑے تھے

بہت غصہ آتا ہے تمہارے پوتے کو؟ میں نے آج تک اپنی بیٹی پر ہاتھ نہیں اٹھایا اور اس کی اتنی جرات۔۔

بلاج خانزادہ کا غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا

حشمت علی بیچارہ چپ ہی رہا

روپ عروب کی آنکھوں میں ہارب کے لیے محبت محسوس کر چکی تھی۔۔

اس نے بالاج خانزادہ کے غصے کو ٹھنڈا کرنا چاہا پر جب بالاج خانزادہ کو غصہ آتا تھا کس کی اتنی مجال جو اس سے پنگا لے۔۔

بالاج خانزادہ نے عروب کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا

نہیں بابا۔۔ہارب گھر پر نہیں ہیں میں کیسے آپ کے ساتھ چلی جاؤں۔۔

عروب نے روتے ہوئے کہا

میں باپ ہوں تمہارا۔۔اس کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے پہلے وہ تمہیں مارنے کی سزا بھگتے گا پھر میں سوچوں گا تمہیں اس کے ساتھ رہنا ہے یا نہیں۔۔ مجھ پر تم بوجھ نہیں ہو۔۔ سمجھی۔۔

بالاج خانزادہ نے کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ عروب مزید کچھ بول نہ سکی

بالاج خانزادہ اس کا ہاتھ تھامے اسے گھر سے باہر لے گیا روپ بھی ان کے پیچھے تھی

عروب نے مڑ کر ایک نظر حشمت علی

اور زرینہ کی طرف دیکھا جو بے بسی

کی مورت بنے کھڑے تھے

بالاج خانزادہ عروب کو ہارب سے دور

لے گیا تھا

آج ہی تو ان کی محبت کی ابتدا ہوئی تھی

اور آج ہی وہ دونوں بچھڑ گئے تھے

کون جانتا تھا یہ جدائی کا سفر اب

لمبا ہونے والا ہے۔۔

عروب سارے راستے آنسو بہاتی رہی۔۔

عروب۔۔ رونا بند کرو میری جان۔۔

روپ نے اسے اپنے ساتھ لگا کر کہا

ماما۔۔ بابا کو سمجھائیں۔۔ ہارب نے جان

بوجھ کر مجھے نہیں مارا۔۔

غلطی میری ہی تھی۔۔آگے بیٹھا بالاج خانزادہ

عروب کی بات سن رہا تھا

تم بچی ہو ابھی۔۔ تمہیں مرد کی فطرت

کا اندازہ نہیں ہے ایک بار ہاتھ اٹھا لے تو

اسے عادت پڑ جاتی ہے۔۔

ہارب کو سزا مل کر رہے گی۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے دانت پیستے کہا

تو عروب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

چپ ہو جاؤ عروب۔۔ تمہارے بچے کی صحت

پر برا اثر پڑے گا۔۔

روپ نے عروب کے آنسو صاف کرتے کہا تو

عروب اپنی جگہ ساکت رہ گئی

وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ ہارب پر

جو الزام لگا چکی ہے بس وہ اور ہارب ہی

سچ جانتے ہیں باقی سب کی نظروں میں

ہارب گنہگار ہے

اور اسے سب کے سامنے عروب نے گنہگار

بنایا تھا

عروب کی آنکھوں میں آنسو جم گئے وہ

ایک دم پھٹی پھٹی نظروں سے روپ کی

طرف دیکھنے لگی جو سامنے دیکھ رہی تھی

یا اللہ۔۔ہارب کو میرے پاس بھیج دے میں

اس کے بغیر خوش نہیں ہوں۔۔

آج ہی میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں انہیں

چھوڑ کر نہیں جاؤں گی

اور آج ہی ہم الگ ہو گئے۔۔

یا اللہ یہ جدائی زیادہ دن کی نہ ہو۔۔ ورنہ

میں ہارب کو کھو دوں گی۔۔

عروب کی آنکھوں میں آنسو نکل کر اس

کی گود میں رکھے ہاتھوں پر گرے۔۔

ماہ میری بات تو سنو۔۔۔

مہر غصے سے روتے ہوئے اپنے کمرے میں جا رہی

تھی اور مصطفیٰ اس کے پیچھے پیچھے تھا

وہ کمرے میں گئی اور دروازہ غصے سے زور

سے بند کیا

دھاڑ کی آواز پر دروازہ بند ہوا

مصطفیٰ جو مہر کے پیچھے پیچھے تھا دروازے

میں اس کا ہاتھ آتے بچا

اس نے غصے سے بند دروازے کو گھورا

مہر کمرے میں بیڈ پر اوندھے منہ گری اور

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

تم دروازہ کھول رہی ہو یا نہیں؟؟

مصطفیٰ نے بند دروازے پر مکا مار کر غصے

سے کہا

نہیں۔۔چلے جائیں یہاں سے۔۔ایک نمبر کے

جھوٹے ہیں آپ۔۔

مجھے بہلا رہے تھے کہ میں لندن نہیں

جاؤں گا اور اندر ہی اندر جانے کی تیاریاں

کر رہے تھے۔۔

دھوکے باز انسان۔۔

مہر اندر سے چیخی۔۔

پاگل لڑکی۔۔ بڑے پاپا مزاق کر رہے تھے اور

تم بے وقوف سیریس ہو گئی۔۔

میں تمہیں چھوڑ کر جا سکتا ہوں کیا؟

مصطفیٰ کو مہر کا دھوکے باز کہنا برا لگا

تھا پر وہ برداشت کر گیا تھا

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔ میری فیلنگز کی

کوئی اہمیت نہیں ہے آپ کے آگے۔۔

مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔

مہر نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا

اب تم حد سے بڑھ رہی ہو۔۔ اس سے پہلے

میرا دماغ گھومے۔۔

دروازہ کھولو۔۔

مصطفیٰ نے دروازے پر پھر سے مکا مارتے کہا

نہیں کھولوں گی۔۔ کیا کر لو گے؟؟

مہر ضد پر اڑی تھی

آخری بار کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو ورنہ

بہت پچھتاؤ گی تم۔۔

مصطفیٰ نے غصے میں لب بھینچے۔۔

میں نے کہا نا۔۔ نہیں کھولوں گی۔۔

مہر غصے سے چیخی تو مصطفیٰ نے کوئی

جواب نہیں دیا

وہ کچھ دیر غصے سے بند دروازے کو

گھورتا رہا پھر خاموشی سے ہی پلٹ گیا

مہر نے کچھ دیر خاموشی محسوس کی

تو اسے فکر ہونے لگی۔۔

اسے تو لگا تھا مصطفیٰ اس کی جان ہی

نہیں چھوڑے گا اسے منائے گا پر باہر سے

اب کوئی آواز نہیں آرہی تھی

مہر اٹھی اور آہستہ سے دروازہ کھول کر

باہر جھانکا پر کمرے کے باہر نہ بندہ نہ

بندے کی ذات۔۔

مہر نے یقین کرنے کے لیے کہ واقع مصطفی

باہر نہیں ہے وہ پورا دروازہ کھول کر باہر

نکل آئی

پر باہر مصطفیٰ ہوتا تو دکھائی دیتا نا۔۔

یہ کہاں چلے گئے؟؟ مجھے منایا بھی نہیں۔۔

مہر روہانسی ہو گئی

تم اپنی شکل دکھاؤ گی تو مناؤں گا نا۔۔

مصطفیٰ نے پیچھے سے جھک کر مہر کے

کان میں سرگوشی کی تو مہر ایک دم

اچھل پڑی۔۔

اللہ۔۔ڈرا دیا مجھے۔۔میری ہارٹ بیٹ

بڑھا دی

مہر نے اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ

رکھتے کہا

اللہ۔۔تم اتنی ڈرپوک کیوں ہو؟؟ چلو

چیک کرواؤ اپنی ہارٹ بیٹ۔۔

مصطفیٰ نے مسکرا کر کہتے مہر کی

دھڑکنوں کے مقام پر اپنا دایاں ہاتھ

رکھ کر اس کی دھڑکنیں محسوس کیں

مصطفیٰ کا لمس اپنی دھڑکنوں کے مقام

پر محسوس کرتے مہر شرم سے سرخ پڑ گئ

ک۔۔ کوئی آجائے گا۔۔

مہر نے شرم سے اناری ہوتے آہستہ سے مصطفیٰ

کا ہاتھ اپنی دھڑکنوں سے ہٹا دیا

تو چلو کمرے میں چل کر سب کچھ محسوس

کر لیتے ہیں۔۔

مصطفیٰ نے بے باکی سے کہا تو مہر نے

غصے سے گھورا

کمرے میں کیوں آپ لندن جائیں۔۔

مہر نے کمر پر ہاتھ رکھ کر تڑخ کر کہا

اور کمرے میں چلی گئ

اس سے پہلے وہ پھر سے دروازہ لوک کرتی

مصطفیٰ نے اس کی سوچ ناکام کر دی

لندن بھی چلا جاؤں گا پر تمہیں ساتھ

لے کر۔۔ ہنی مون منانے۔۔

مصطفیٰ نے دروازہ بند کیا اور مہر کو

کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

مجھے نہیں منانا آپ کے ساتھ ہنی مون۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے سینے پر سر رکھتے

روٹھے ہوئے انداز میں کہا

اچھا۔۔ چلو جیسے تمہاری مرضی۔۔

لندن میں لڑکیوں کی کمی تھوڑی ہے میں

کسی کے ساتھ بھی ہنی مون منالوں گا

مصطفیٰ نے مہر کے کندھے سے پہلے بال

ہٹائے پھر تھوڑی سی شرٹ کھسکا کر

اس کے برہنہ کندھے پر زور سے دانت گاڑھے

آاااہ۔۔

مہر کی ہلکی سی سسکی نکلی

بہت شوق ہے ہنی مون منانے کا؟؟

مہر بھی کہاں کم تھی مصطفیٰ نے اسے

بائٹ کی تو اس نے مصطفیٰ کی گردن

پر سائیڈ پر ناخن مارے

تمہاری سوچ ہے جتنا شوق چڑھا ہوا ہے

مصطفیٰ نے اپنی گردن پر انگلی سے چھوا

تو خون کی ننھی سی دو بوندیں اس کی

انگلی پر لگیں

تو جائیں پھر۔۔ منالیں ہنی مون۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے سینے پر ہاتھ رکھ

کر اسے غصے سے دھکا دیا

تمہارے ساتھ منانا ہے میری جان۔۔ مصطفٰی

دو قدم لڑکھڑایا پھر دو قدم ہی آگے بڑھ

کر اس نے مہر کے بال پیچھے مٹھی میں

جکڑے اور اس کے نرم گداز ہونٹوں پر

جھک گیا

مصطفٰی میں کچھ سوچ رہی تھی۔۔

مصطفٰی نے مہر کے ہونٹوں کو آزادی بخشی

تو مہر مسکرا کر بولی

تم سوچتی بھی ہو۔۔ گریٹ۔۔

مصطفٰی نے شرارت سے کہا تو مہر نے

اسے آنکھیں دکھائیں

اچھا سوری۔۔ بتاؤ کیا سوچ رہی تھی۔۔

مصطفیٰ پوری طرح مہر کی طرف متوجہ ہوا

میں سوچ رہی تھی ہم ابھی ایک دوسرے

سے دور نہیں رہتے ہماری ویڈنگ نائٹ پر

تو ہم نے ایک دوسرے کو سانس ہی نہیں

لینے دینا۔۔

مہر نے معصومیت سے کہا

تم آنے تو دو ویڈنگ نائٹ۔۔اتنا رومینس

کروں گا کہ تمہارا دل ہی نہیں چاہے گا مجھ

سے دور ہونے کو۔۔

مصطفیٰ نے مہر کی شہ رگ پر انگوٹھا

پھیرتے کہا

میں تو خود آپ کی باہوں میں رہنا

چاہتی ہوں میری راتیں آپ کی باہوں

میں گزریں ایک پل کے لیے بھی ہم جدا

نہ ہوں۔۔

مہر نے شدت سے مصطفیٰ کے گلے لگ

کر کہا۔۔

تو مصطفیٰ نے بھی اس کی کمر پر اپنی

بانہوں کی گرفت مضبوط کر لی

✿✿✿✿✿

ہارب کرن کو چھوڑ کر گھر واپس آیا تو

دروازہ کھلا تھا

وہ اندر آیا تو صحن میں چارپائی پر

حشمت علی سر جھکائے بیٹھا تھا ساتھ

زرینہ بیٹھی سوچوں میں گم تھی

سامنے ٹیبل پر چار کپ چائے کے پڑے تھے

اسلام علیکم۔۔

ہارب نے چائے کے کپوں کی طرف دیکھتے

سلام کیا

کوئی آیا تھا کیا؟؟

ہارب نے سلام کرتے ساتھ ہی سوال کر ڈالا

پھر اس نے کھوجتی نظروں سے ادھر

ادھر عروب کو ڈھونڈا

پر جب اسے محسوس ہوا اس کے سلام

کا جواب ان دونوں میں سے کسی نے نہیں دیا

تو ہارب نے باری باری حشمت علی اور

زرینہ کی طرف دیکھا

جو سنجیدگی سے سوچوں میں گم تھے

دادا سائیں خیریت؟؟؟ سب ٹھیک ہے نا؟؟

اور عروب کہاں ہے؟؟ کمرے میں ہے کیا؟

ہارب خود ہی سوال جواب کر رہا تھا اس

کے پوچھنے پر حشمت علی نے سر اٹھا

کر ہارب کی طرف دیکھا

جو سوالیہ نظروں سے اسی کی طرف

دیکھ رہا تھا

حشمت علی آہستہ سے کھڑا ہوا

چٹاخ۔۔

حشمت علی کے ہاتھ کا تھپڑ ہارب کے گال

پر پڑا۔۔

زرینہ نے سہم کر ہارب کی طرف دیکھا

جو خود بے یقینی سے حشمت علی کی

طرف ہی دیکھ رہا تھا

دادا سائیں۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی عروب بیٹی پر

ہاتھ اٹھانے کی؟؟

اس سے پہلے ہارب تھپڑ کی وجہ پوچھتا

حشمت علی غصے سے دھاڑا

حشمت علی کے الفاظوں پر ہارب کو تھپڑ

کی وجہ سمجھ میں آگئی

معاف کردیں۔۔۔آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔۔

ہارب کو لگا حشمت علی نے عروب کے گال

پر تھپڑ کا نشان دیکھ لیا ہے

ہنہہ۔۔وہ تمہارے پاس ہو گی تو تم ایسا

کچھ کروگے نا۔۔

حشمت علی نے تاسف سے دیکھا

کیا مطلب؟؟ کہاں ہے عروب؟؟

ہارب کا دل ایک دم بند ہوا

سردار سائیں آئے تھے تمہارا کارنامہ اپنی بیٹی

کے گال پر دیکھا تو لے گئے اسے۔۔۔

حشمت علی کے بتانے پر ہارب کو لگا گھر

کی پوری چھت اس کے سر پر آن گری کی

ن۔۔ نہیں۔۔ ایسے کیسے لے گئے۔۔ بیوی ہے

وہ میری۔۔

ہارب کو لگا وہ ابھی ٹوٹ کر چکنا چور

ہو جائے گا۔۔

بیوی ہے تو بیوی کی طرح رکھتے۔۔ ہاتھ

کیوں اٹھایا اس پر۔۔۔

حشمت علی نے غصے سے جبڑے بھینچے

میں معافی مانگ چکا ہوں عروب سے۔۔

اور وہ معاف بھی کر چکی ہے۔۔

سردار سائیں میری بیوی کو کیوں لے گئے؟؟

اب وہ صرف ان کی بیٹی نہیں میری

بیوی ہے میری محبت ہے۔۔

ہارب عروب کو گھر نہ پا کر پاگل ہو رہا تھا

وہ لے گئے ہیں اپنی بیٹی کو۔۔

اور تم اسے تھپڑ رسید کرنے کا نتیجہ

بھگتو اب۔۔

حشمت علی کے الفاظوں پر ہارب نے

اپنے بال نوچے۔۔

میں جا رہا ہوں عروب کو لینے۔۔ میری بیوی

ہے وہ۔۔

حویلی سے نکال چکے ہیں اسے، پھر کس

کی اجازت سے میرے گھر سے لے گئے۔۔

ہارب تیز قدم لیتا گھر سے نکل گیا حشمت

علی اسے روکتا رہ گیا

پر ہارب کو ابھی صرف عروب کے پاس

جانا تھا وہ کیسے اپنی عروب کے جانے

پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ جاتا

اگر وہ گھر ہوتا تو اسے جانے ہی نہ دیتا

ہارب خان حویلی کے لیے نکل تو پڑا پر وہ

یہ نہیں جانتا تھا اسے خالی ہاتھ لوٹنا

پڑے گا۔۔

اندر ایک اور قیامت اس کی منتظر ہو گی

ایک اور سچ اس کے سامنے آئے گا جو اس

کی ذات تہس نہس کر دے گا

✿✿✿✿✿

بالاج خانزادہ کی گاڑی حویلی کے مین گیٹ

سے اندر داخل ہوئی

عروب نے سر اٹھا کر حویلی کی طرف دیکھا

پورے ایک مہینے بعد وہ حویلی واپس

آرہی تھی

پر اس نے اس طرح واپسی نہیں سوچی

تھی وہ ہارب کے سنگ خوشی سے

حویلی آنا چاہتی تھی

بالاج خانزادہ گاڑی سے نکلا تو روپ کے

ساتھ عروب بھی گاڑی سے نکل آئی

عروب۔۔۔

بہروز خانزادہ گاڑی کی آواز سن کر باہر آیا

پر بالاج خانزادہ اور روپ کے ساتھ عروب

کو دیکھ کر اسے حیرت کے ساتھ خوشی

بھی ہوئی

لالہ۔۔

عروب بھاگ کر بہروز خانزادہ کے گلے لگ گئ

عروب۔۔میری گڑیا۔۔

بہروز خانزادہ کی آنکھیں نم ہو گئیں وہ

سب کبھی بھی ایک دوسرے سے الگ نہیں

رہے تھے

یہاں تک کہ مہر اور مصطفٰی اور عبادت بھی۔۔

ایسا پہلی بار ہوُا تھا عروب ایک مہینہ

حویلی سے باہر رہی تھی

لالہ۔۔آپ بابا کو سمجھائیں نا۔۔ہارب نے

مجھ پر جان بوجھ کر ہاتھ نہیں اٹھایا۔۔

عروب کو بس ایک ہی بات ستا رہی تھی

کہ کہیں وہ ہارب سے جدا نہ ہو جائے

اس نے بہروز خانزادہ کے گلے لگتے ہی

اپنے دل کی بات دہرائی

بہروز خانزادہ نے حیرت سے پہلے عروب کی

طرف دیکھا پھر بالاج خانزادہ اور روپ

کی طرف۔۔

اندر چلو۔۔پھر بات کرتے ہیں۔۔

بالاج خانزادہ سنجیدگی سے کہہ کر حویلی

کے اندرون حصے کی طرف چلا گیا

اس کے پیچھے بہروز خانزادہ روپ اور

عروب بھی چلے گئے

تھوڑی دیر میں یہ بات پوری حویلی میں پھیل چکی تھی کہ عروب حویلی واپس آ گئی ہے۔۔

اس وقت حویلی کے سب افراد ڈائننگ ہال میں بیٹھے تھے

بالاج خانزادہ نے انہیں عروب کے واپس آنے کی وجہ بتادی تھی

سب کو سن کر ہارب کی جرات پر حیرت ہوئی تھی جس نے سردار بالاج خانزادہ کی بیٹی پر ہاتھ اٹھا کر اپنے برے وقت کو دعوت دی تھی

میں تو کہتی ہوں اس لڑکے کو نظر بند

کر دو۔۔

ہمت تو دیکھو اس کی۔۔ سردار کی

بیٹی پر ہاتھ اٹھایا۔۔

علینہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا

میں نے کہا نا۔۔ میری غلطی تھی وہ شوہر

ہے میرا۔۔ اگر ہاتھ اٹھا دیا تو اس نے خود

کو سزا بھی دی۔۔

اپنا ہاتھ زخمی کر لیا اس نے۔۔

سنا آپ سب نے۔۔

عروب صفائیاں پیش کرتے کرتے تھک گئی تھی

سزا تو اسے میں دوں گا اس نے پہلے بھی

تمہاری معصومیت کا فائدہ اٹھایا اور اب

بھی اس نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے

اگر معاملہ گھر کا نہ ہوتا تو میں اسے کل

پنچائیت میں گھسیٹا۔۔

بالاج خانزادہ کو بس اسی بات کا دکھ تھا

کہ عروب نے اس کا مان توڑا

نہیں بابا۔۔ آپ ہارب کو کچھ نہیں کہیں گے۔۔

وہ میرے شوہر ہیں۔

عروب کو بالاج خانزادہ سے خوف آ رہا تھا

کیونکہ اس کی سفاکیت وہ بہت اچھے

سے جانتی تھی

ہمم۔۔اس کا فیصلہ بھی ہو جائے گا۔۔

بالاج خانزادہ نے پر سوچ انداز میں کہا

بابا۔۔

عروب نے بے بسی سے صرف اتنا ہی کہا

جاؤ چینج کرو اور کھانا کھا کر آرام کرو۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کو اشارہ کیا تو

وہ عروب کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانے لگی

ٹھیک ہے میں آپ کے کہنے پر آتو گئی۔۔

پر ہارب مجھے لینے ضرور آئے گا اور میں

اس کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔

عروب نے اپنا فیصلہ سنایا اور غصے سے

اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

بالاج خانزادہ نے اس کی پشت کو غصے

سے گھورا

وہ غصہ اور ضد کرنے کے معاملے میں اپنے

باپ پر گئی تھی

بالاج خانزادہ نے تاسف سے سوچا

روپ نے ملازمہ سے کہہ کر اس کے کمرے میں کھانا بھجوا دیا

بابا۔۔اگر عروب ہارب کے ساتھ خوش ہے اسے اعتراض نہیں ہے تو آپ معاف کر دیں ہارب کو۔۔

بہروز خانزادہ نے اپنی رائے دی۔۔

ہمم۔۔تمہاری رائے سن کر مجھے گاؤں کے مستقبل کی فکر ہونے لگتی ہے اگر تم گدی پر بیٹھ گئے تو پتا نہیں کیا الٹ پلٹ فیصلے کر کے گاؤں کا سکون برباد کرو گے۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے دانت پیستے کہا تو مصطفٰی، عبادت اور مہر نے اتنی سیریس سیچوئیشن میں بھی اپنی ہنسی

بمشکل کنٹرول کی۔۔

بہروز خانزادہ نے ان تینوں کو غصے سے گھورا

اگر میں نے ہارب کا یوں عروب پر ہاتھ

اٹھانا نظر انداز کر دیا تو کل کو وہ پھر

عروب پر ہاتھ اٹھائے گا

اور وہ پاگل یہی سوچ کر چپ ہو جائے گی

کہ غلطی اس کی تھی۔۔

بالاج خانزادہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ

ہارب کو اپنے سامنے لائے اور اسے عروب کے

گال پر تھپڑ رسید کرنے کی ایسی سزا دے

کہ وہ یاد ہی رکھے

✿✿✿✿✿

بہت ہنسی اتی ہے مجھ پر ؟؟

عبادت کیچن میں سیلڈ بنا رہی تھی الفت

بھی اس کے پاس ہی کھڑی چائے بنا رہی تھی

بہروز خانزادہ غصے سے آیا اور عبادت پر

چڑھ دوڑا

عبادت نے گھبرا کر الفت کی طرف دیکھا جو

مسکراہٹ دبائے چائے بنانے میں مصروف

ہو گئی

چچی کی طرف مت دیکھو مجھے جواب

دو۔۔۔

بہروز خانزادہ نے غصے سے گھورا

م۔۔۔میں نے کیا کیا ہے؟؟

عبادت نے معصومیت سے کہا

تم تو کچھ کرتی ہی نہیں۔۔۔بس معصومیت

کے ریکارڈ توڑتی ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے دانت پیستے کہا

الفت چائے ڈال کر اپنی ہنسی دباتے کیچن سے نکل گئی

غصہ کس بات کا ہے ؟؟

الفت کے جاتے ہی عبادت شیر بنی

میرا مزاق اڑانے کا۔۔

بہروز خانزادہ دو قدم چل کر عبادت کے قریب ہوا

وہ بس بڑے پاپا کی طرح مجھے بھی

گاؤں کے مستقبل کی فکر ستانے لگی

بس اس لیے میری ہنسی چھوٹ گئی۔۔

عبادت نے بتیسی دکھاتے کہا

گاؤں کی فکر ستاتی ہے میری فکر کیوں

نہیں ستاتی؟؟

بہروز خانزادہ نے عبادت کی کمر میں ہاتھ

ڈال کر اسے خود میں بھینچا

ک۔۔کیا۔۔کر رہے ہیں۔۔یہ کیچن ہے ہمارا

بیڈروم نہیں۔۔

عبادت نے اسے احساس دلایا

نہیں جان۔۔رومینس کرنے کے لیے کوئی جگہ

نہیں ہوتی۔۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کہ دھڑکنوں کو

ہاتھ سے چھوا۔۔

ب۔۔بہت ہی بے شرم ہیں۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کی دھڑکنیں چھوئیں

تو اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ

دوڑ گئی

کس می۔۔

بہروز خانزادہ نے ہونٹ عبادت کے ہونٹوں

کے قریب لے جاتے گھمبیر لہجے میں کہا

یہاں نہیں پلیز۔۔۔

عبادت رونے والی ہو گئی اگر کوئی آجاتا

تو کیا سوچتا وہ کتنے بے شرم ہیں

کس می عبادت۔۔

بہروز خانزادہ نے سخت لہجے میں کہا تو

عبادت نے تیزی سے بہروز خانزادہ کے

ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیئے

عبادت کے ہونٹوں کا لمس ملتے ہی اس کے

اندر سکون کی لہر دوڑ گئی

وہ بغیر عبادت پر رحم کھائے شدت سے

عبادت کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں

الجھا کر اپنا ہاتھ بڑی بے باکی سے اس

کی دھڑکنوں پر پھیر کر عبادت کو

گھبرانے پر مجبور کر گیا

بہروز خانزادہ بھرپور مدہوش ہوتے عبادت

کے ہونٹ سک کرنے لگا

ابھی بہروز خانزادہ مدہوش ہوا ہی تھا جب

اسے کچھ گرنے کی آواز آئی

عبادت چونک کر پیچھے ہوئی تو بیلا غصے

سے لال پیلی ہوتی انہیں ہی دیکھ رہی تھی

عبادت جھٹکے سے بہروز خانزادہ سے الگ ہوئی

اب تو بندہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کسی

کے کمرے میں نوک کر کے آتے ہیں۔۔

بہروز خانزادہ اچھا خاصا بدمزہ ہوا پر اس

کی بات پر بیلا کو مزید تپ چڑھ گئی وہ

غصے سے دونوں کی طرف دیکھتی کیچن

سے چلی گئی

عبادت نے گھور کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

میری جادو گرنی۔۔

پتا نہیں کون سے ٹُونے کیے ہیں مجھ پر۔۔

تھوڑے ٹونے کم کردو۔۔ورنہ تمہارے

پیچھے مزید پاگل ہو جاؤں گا

بہروز خانزادہ نے پیار سے عبادت کا گال چھوا

کون سے ٹونے کر دیئے میں نے؟؟

عبادت نے صدمے سے پوچھا

جھوٹی کہیں کی۔۔چائے میں کیا پڑھ کر

پھونکتی تھی بتانا زرا۔۔

بہروز خانزادہ نے آبرو اچکا کر کہا تو عبادت

کا صدمے سے منہ ہی کھل گیا

دماغ درست ہے آپ کا؟ میں نے ایک بار چائے

میں نمک ملایا تھا۔۔بس اور کچھ نہیں۔۔

عبادت نے غصے سے سیلڈ اٹھائی اور فریج

میں پٹکی۔۔

چل جھوٹی۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے گال پر ہلکی سی

چپت لگا کر شرارت سے کہا

پہلے تو نہیں اب کروں گی آپ پر جادو ٹونے۔۔

عبادت نے گھور کر کہا

ویسے ضرورت نہیں ہے میں آلریڈی رن مرید ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے پھر سے عبادت کی دھڑکنیں چھونی چاہیں۔۔

خبردار۔۔جو دوبارہ ہاتھ لگایا تو۔۔

عبادت نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی

نہیں تو کیا کرو گی تم؟

بہروز خانزادہ نے بھنویں اچکا کر پوچھا

میں آپ کو یوں کس کر کے بھاگ جاؤں گی۔۔

عبادت نے سیکنڈ سے پہلے بہروز خانزادہ کے ہونٹوں پر جسارت کی اور کیچن سے

رفو چکر ہو گئی

جب تک بہروز خانزادہ کو سمجھ آئی

عبادت بوتل کے جن کی طرح غائب

ہو چکی تھی۔۔

میری جادو گرنی۔۔

بہروز خانزادہ کے چہرے پر خوبصورت

مسکراہٹ ابھری وہ بھی سر جھٹک کر

کیچن سے باہر آگیا

اس وقت شام کے سات بج رہے تھے خان حویلی

میں رات کے کھانے کی تیاریاں ہو رہی تھیں

بالاج خانزادہ کا حکم تھا آج کا ڈنر عروب کی

پسند کا ہو گا

پوری حویلی لذیذ کھانوں کی خوشبوؤں سے مہک رہی تھی

ہارب حویلی کے میں گیٹ تک آیا تو چوکیدار نے اسے دیکھ کر فوراً گیٹ کھول دیا یہ حکم بھی بالاج خانزادہ کا تھا

کیونکہ وہ چاہتا تھا ہارب حویلی آئے اور وہ عروب پر ہاتھ اٹھانے کی اسے سخت سزا دے

ہارب سیدھا حویلی کے اندر آیا تو سامنے لاونج میں روپ بیٹھی تھی

اسلام علیکم سردارنی جی۔۔

ہارب نے سر جھکائے دور سے ہی سلام کیا

تو روپ اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی اندر ہی

اندر اسے ہارب کے آنے کی خوشی ہوئی تھی

وعلیکم السلام۔۔

آؤ ہارب۔۔

روپ کا لہجہ نہ نرم تھا نہ سخت تھا

نہیں شکریہ۔۔ آپ پلیز عروب کو بلا دیں۔۔

ہارب نے وہی کھڑے کھڑے کہا

وہ۔۔ ہارب۔۔ بالاج کو تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

روپ نے ہارب کو جانچتی نظروں سے دیکھا

ہارب کا چہرہ سپاٹ تھا

جی۔۔ حکم سردارنی جی۔۔

ہارب نے ادب کے دائرے میں رہ کر کہا

روپ نے ملازمہ سے کہہ کر بالاج خانزادہ

کو بلوایا جو کمرے میں آرام کر رہا تھا

عروب کو بھی اطلاع دے دی گئی۔۔

بالاج خانزادہ سنتے ہی سیدھا لاونج میں

پہنچا آہستہ آہستہ حویلی کے سب لوگ

لاونج میں جمع ہو گئے تھے

اسلام علیکم سردار سائیں۔۔

ہارب نے نظریں جھکائے کہا تو بالاج خانزادہ

کمر پر ہاتھ باندھے قدم قدم چلتا ہارب

کے رُوبرو کھڑا ہوا

ہارب نے زرا سی نظریں اٹھا کر دیکھا تو

بالاج نے کی کرسٹل گرے آنکھوں میں

غصے کی لکیریں تھیں

ہارب نے ایک سیکنڈ سے پہلے نظریں جھکا لیں

عروب کو جب ہارب کے آنے کی اطلاع ملی

تو وہ بھاگ کر لاونج میں آئی

ہارب ۔۔۔

ہارب کو اپنے سامنے دیکھ کر عروب نے دل

ہی دل میں اللہ کا شکریہ ادا کیا تھا

پورے لاونج میں خاموشی کا راج تھا گھڑی

کی ٹک ٹک صاف سنائی دے رہی تھی

سبھی لوگ بالاج خانزادہ کے ری ایکشن کا

انتظار کر رہے تھے

ہارب بھی خاموشی سے سر جھکائے بالاج

خانزادہ کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا

چٹاخ ۔۔۔

بالاج خانزادہ کا بھاری ہاتھ ہارب کے بائیں

گال پر پڑا تھا

بابا۔۔

عروب نے تڑپ کر کہا اور ہارب کی طرف بڑھی

ہارب نے آنکھیں کرب سے بند کرتے اپنی

مٹھیاں بھینچی تھیں

سب حویلی والوں کو سانپ سونگھ گیا تھا

بابا۔۔آپ نے ہارب پر ہاتھ کیوں اٹھایا؟ یہ

میرے شوہر ہیں۔۔

عروب بالاج خانزادہ اور ہارب کے درمیان

کھڑی ہو گئی

کیونکہ اس نے میری بیٹی پر ہاتھ اٹھایا۔۔

بالاج خانزادہ نے ایک غصیلی نگاہ ہارب

پر ڈالی جو نظریں جھکائے مجرم بنا کھڑا تھا

میں نے کہا تھا آپ سے۔۔ غلطی میری تھی

آپ کو کیا لگتا ہے مجھے تھپڑ مار کر ہارب

کو سکون ملا تھا

نہیں بابا۔۔ یہ دیکھیں۔۔

عروب نے مڑ کر ہارب کا زخمی ہاتھ بالاج

خانزادہ کے آگے کیا

انہوں نے مجھے تکلیف دینے کی خود کو

سزا دی۔۔

عروب کے گال بھیگ گئے تھے ہارب خاموش

تھا کیونکہ اسے پتا تھا اس رات کی طرح

آج بھی بالاج خانزادہ اس کی سنے بغیر

اسے سزا دے گا اور ایسا ہی ہوا تھا

اس نے تم پر ہاتھ ہی کیوں اٹھایا؟؟ اس

کی ہمت کیسے ہوئی ایک سردار کی بیٹی

پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔

بالاج خانزادہ گرجا

مجھے معاف کردیں سردار سائیں۔۔دوبارہ

ایسا نہیں ہوگا۔۔میں اپنی بیوی کو لے جانے

آیا ہوں۔۔

اپ کی اجازت ہو تو میں عروب کو لے جاؤں؟

ہارب نے سر جھکائے اپنی ہی بیوی کو لے

جانے کی اجازت طلب کی۔۔

عروب نے التجائیہ نظروں سے بالاج خانزادہ

کی طرف دیکھا

اور اگر میں کہوں نہیں تو؟؟

بالاج خانزادہ نے عروب کی بھیگی آنکھوں

سے نظریں چرائے کہا

گستاخی معاف سردار سائیں۔۔میں وجہ

جان سکتا ہوں؟؟

ہارب کا دل خوف سے دھڑکا تھا

ہاں۔۔کیوں نہیں۔۔

تم نے میری بیٹی کے ساتھ زبردستی زن* کیا۔۔

میں نے تمہیں سخت سزا نہیں دی

بدنامی کے خوف سے تمہیں اپنی بیٹی

سونپ دی۔۔

بالاج خانزادہ کے منہ سے زن* لفظ سن کر

ہارب نے بے یقینی سے سر اٹھا کر بالاج

خانزادہ کی طرف دیکھا تھا

اس کا دماغ ایک دم ماؤف ہوا۔۔

اسے تو لگا تھا عروب نے حویلی والوں سے

کہا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت

کرتے ہیں اور اسی محبت میں وہ گناہ کر بیٹھے۔۔

پر یہ زن * لفظ۔۔ہارب نے الجھی نظروں سے

عروب کی طرف دیکھا

جو اس سے نظریں چرا گئی

لیکن اب ایسا نہیں ہو گا ہارب۔۔ تمہیں تمہارے

گناہوں کی سزا ملے گی۔۔

تم نے عروب کو بہلا پھسلا کر اس سے

گناہ کروایا حالانکہ عروب دودھ پیتی بچی

نہیں تھی وہ اس گناہ میں برابر کی شریک ہے

لیکن تم نے اسے اکسایا اس لیے سزا کے

حقدار تم ہو۔۔

بالاج خانزادہ کے الفاظوں پر ہارب کا دل

کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے

اس نے امید بھری نظروں سے عروب کی

طرف دیکھا

اس کی نظروں میں آس تھی کہ عروب

آج سب کو سچ بتا دے پر عروب چپ

کھڑی تھی

ہارب کے اندر چھناکے سے کچھ ٹوٹا تھا

ہمارے گاؤں کا اصول ہے حاملہ عورت کو

سزا نہیں دی جاتی لیکن عروب کو معافی

بھی نہیں ملے گی

لیکن تمہیں معاف میں ہرگز نہیں کروں گا

بالاج خانزادہ کی سفا کی آج حویلی کے

سب افراد دیکھ رہے تھے

مجھے آپ کی ہر سزا منظور ہے۔۔

ہارب نے ہارے ہوئے انداز میں کہا کیونکہ

سنوائی اس کی ہونی نہیں تھی اور

عروب نے سچ بولنا نہیں تھا اس لیے اس

نے سزا قبول کرنا ہی ٹھیک سمجھا

بابا۔۔۔ ہمیں معاف کر دیں۔۔

عروب نے پھوٹ پھوٹ کر روتے کہا پر

ہارب نے اس کی طرف اب دیکھنا گوارا نہ کیا

تمہاری سزا یہ ہے عروب تمہارے ساتھ

نہیں جائے گی۔۔

بالاج خانزادہ نے ہارب اور عروب دونوں کے

سروں پر بم پھوڑا

عروب کو لگا اس کی سانس رک جائے گی

جبکہ ہارب کا وجود کانچ کے شیشے کی

طرح چکنا چور ہو گیا تھا اور کرچیاں ہارب

کے وجود کو لہولہان کر چکی تھیں

ن۔۔ نہیں۔۔ بابا۔۔ میں ہارب کے ساتھ جاؤں گی

عروب نے جلدی سے ہارب کا ہاتھ تھام لیا

ہارب اب بھی شاکڈ کیفیت میں کھڑا تھا

جیسے اس میں جان ہی نہ ہو۔۔

ہارب کے دل میں پھر سے امید جاگی کہ

جدائی کے ڈر سے ہی شاید عروب سچ

بول دے

عروب تمہیں بیچ میں بولنے کی ضرورت

نہیں ہے میں سزا میں نرمی برت رہا ہوں

اگر تم دونوں کی جگہ کوئی اور ہوتا تو

اسے پھانسی پر چڑھا دیتا

اس لیے میں نے یہ سزا تم دونوں کے لیے

منتخب کی ہے۔۔

جب تک تمہارا بچہ اس دنیا میں نہیں

آجاتا تم یہیں رہو گی تم خان حویلی

رہو گی۔۔

اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔

بالاج خانزادہ بولا نہیں دھاڑا تھا اگر کسی

نے اس کے فیصلے پر احتجاج کا سوچا

بھی تھا تو اس کی دھاڑ پر خاموش

ہو گیا تھا۔۔

ہارب۔۔مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔۔

عروب نے ہارب کا ہاتھ ابھی بھی مضبوطی

سے تھام رکھا تھا

ہارب نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر عروب

کی طرف دیکھا

اگر تمہیں میرے ساتھ جانا ہے تو سب کو

سچ بتاؤ۔۔

ہارب نے عروب کی آنکھوں میں دیکھ کر

سرد لہجے میں کہا

لیکن ہارب کی بات پر عروب کی زبان تالو

سے چپک گئی

کیسا سچ؟؟

بالاج خانزادہ نے بھنویں اچکا کر پوچھا

بتاؤ عروب۔۔ ورنہ میری شکل دیکھنے کو

بھی ترس جاؤ گی تم۔۔

ہارب نے غصے سے سخت لہجے میں کہا

تمیز سے بات کرو ہارب۔۔

بالاج خانزادہ کو ہارب کا انداز برا لگا تھا

عروب اب بھی ہونٹ سیے کھڑی تھی

وہ گھبراہٹ سے ہاتھوں کی انگلیاں آپس

میں مڑوڑنے لگی ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا

تم بولو گی یا میں جاؤں؟؟

ہارب نے دھمکی دی پر عروب نے سر جھکا لیا

جس کا مطلب تھا وہ آج بھی سچ نہیں

بولے گی۔۔

ہارب کو لگا اسے آسمان سے زمین پر پٹخ

دیا گیا ہے

اسے اپنے پورے وجود میں ٹیسیں اٹھنے لگیں

ٹھیک کہا تھا میں نے۔۔ تم خود غرض ہو۔۔

اور پتا ہے عروب۔۔ خود غرض لوگ صرف

خود سے محبت کرتے ہیں۔۔

تم نے ثابت کر دیا تمہیں صرف اپنی ذات

سے مطلب ہے۔۔

ہارب کی زبان میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی

اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا

ہارب کی باتوں پر بالاج خانزادہ سمیت

سب نے الجھی نظروں سے عروب کی

طرف دیکھا

جو سر جھکا کر زارو قطار رو رہی تھی

مجھے آپ کی سزا منظور ہے۔۔ اجازت دیں۔۔

چلتا ہوں۔۔

ہارب نے گہرا سانس لیتے کہا بالاج خانزادہ کو اس کی آنکھوں میں درد کی لکیریں نظر آئیں

صرف درد ہی نہیں آنسو بھی تھے وہ مرد ہو کر رو رہا تھا

کیوں؟؟

بالاج خانزادہ نے الجھ کر سوچا۔۔
کہیں مجھ سے کوئی غلطی تو نہیں ہو گئی؟

بالاج خانزادہ کے دل سے آواز آئی

ہارب جھٹکے سے پلٹا اور تیز قدم لیتا خان حویلی سے نکلتا چلا گیا

عروب فرش پر بیٹھتی چلی گئی اس کے

آنسوؤں میں شدت در آئی

وہ اگر بالاج خانزادہ کو سچ بتا دیتی تو

سب کی نظروں میں گر جاتی اپنے بابا کی

نظروں میں گر جاتی۔۔

آج واقعی عروب نے ثابت کر دیا تھا وہ ایک

خود غرض لڑکی ہے۔۔

اس کی محبت جو وہ ہارب سے دعوے کرتی

تھی سب دھرے کے دھرے رہ گئے تھے

آج عروب نے اپنی خود غرضی میں ہارب

اور اپنے نصیب میں جدائی لکھ دی تھی

اس نے ہارب کو سب کی نظروں میں ذانی

بنا دیا تھا

وہ آج سچ جان کر بھی اسے معاف کر رہا

تھا اور بدلے میں اس سے صرف اتنا کہہ رہا تھا

کہ وہ سب کو سچ بتادے پر عروب گونگی بنی کھڑی تھی

عروب نے اپنے ہاتھوں سے اپنے نصیب میں جدائی لکھ دی تھی اس جدائی کی آگ میں صرف ہارب نے نہیں اس نے بھی جلنا تھا

بالاج خانزادہ کے حکم کے مطابق ڈلیوری کے تک عروب خان حویلی رہے گی

پر عروب تو پریگننٹ ہی نہیں تھی

آج ہی ہارب نے اسے واضح لفظوں میں کہا تھا اگر وہ اسے چھوڑ کر گئی تو عروب اس کی شکل تک دیکھنے کو ترسے گی

وہ اس بار تو نرم پڑ گیا تھا دوبارہ ایسا نہیں

ہو گا۔۔

لیکن عروب نے بنا سوچے سمجھے پہلے ہارب

پر الزام لگایا اور اب اپنی ہی مرضی سے

اسے جدائی کے سفر پر روانہ کر دیا

ہارب شکستہ لڑکھڑاتے قدموں سے خان حویلی

سے نکل گیا تھا

پر اب وہ دل ہی دل میں عروب کو سزا

دینے کا فیصلہ کر چکا تھا

عروب اٹھو۔۔

روپ اور عبادت نے جلدی سے آگے بڑھ کر

فرش پر روتی عروب کو اٹھایا تھا

عروب جھٹکے سے اٹھی اور بھاگ کر

سیڑھیاں چڑھ گئی

ارے۔۔اس حالت میں بھاگتے نہیں ہیں بچے۔۔

علینہ نے پیچھے سے آواز لگائی

پر عروب اپنے کمرے میں بند ہو چکی تھی

ہارب گھر لوٹا تو زرینہ اور حشمت علی نے

اس کے پیچھے دیکھا

انہیں لگا عروب ساتھ آئی ہے پر ہارب اکیلا تھا

پتر۔۔ عروب کدھر ہے؟

زرینہ نے پریشانی سے پوچھا

وہ نہیں آئے گی آپ لوگ سامان پیک کر لیں

ہم کل کراچی کے لیے نکل رہے ہیں۔۔

ہارب نے لہجہ نارمل رکھا اس کا چہرہ بھی

سپاٹ تھا

زرینہ اور حشمت علی اندازہ لگانا مشکل

ہو گیا کہ عروب کیوں نہیں آئی۔۔

لیکن پتر۔۔ کراچی تو تم پہلے عروب کے

ساتھ جا رہے تھے پھر اکیلے۔۔

ہم کیوں سامان باندھیں۔۔ اور عروب بیٹی

کیوں نہیں آئی؟

حشمت علی نے نرمی سے پوچھا

دادا سائیں وہ اب کبھی نہیں آئے گی۔۔

اور دوبارہ آپ لوگ اس کا نام نہیں لیں گے۔۔

مجھے بارہ بجے کے بعد کچھ کام سے

جانا ہے آپ سامان پیک کر لیں

فجر پڑھ کر ہم کراچی کے لیے نکل جائیں گے

ہارب سنجیدگی سے کہتا اپنے کمرے میں

بند ہو گیا

وہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کا

منہ تکتے رہ گئے

آپ نے تو کہا تھا ہارب پتر عروب سے

محبت کرتا ہے پھر اسے ساتھ کیوں نہیں

لایا؟؟

زرینہ کو اس ایک مہینے میں عروب سے

لگاؤ ہو گیا تھا وہ عروب کے نہ آنے پر

افسردہ ہوئی تھی

پتا نہیں کیا بات ہوئی ہو گی جو ہارب کے

چہرے پر سختی تھی

عروب بیٹی تو یہاں سے جا ہی نہیں رہی

تھی پتا نہیں اب واپس کیوں نہیں آئی۔۔

حشمت علی اور زرینہ کی سمجھ میں

کچھ نہیں آرہا تھا

ہارب نے انہیں بنا کچھ بتائے حکم دے دیا تھا

کہ وہ سامان باندھیں اور کراچی کی

تیاری کریں۔۔

ہارب کمرے میں آیا تو سب سے پہلے نظر

بیڈ پر پڑی

وہ جب بھی کمرے میں آتا تھا عروب بیڈ

پر بیٹھی ملتی تھی

پر آج بیڈ خالی تھا ہارب نے سٹڈی ٹیبل

کی طرف دیکھا تو وہ جگہ بھی خالی تھی

اس کے دل کو کچھ ہونے لگا

خالی کمرہ اسے عجیب لگنے لگا

تم نے اچھا نہیں کیا عروب۔۔پہلے مجھے

سب کے سامنے زانی بنا دیا

پھر مجھ سے محبت کے دعوے کر کے میرا

دل خود کے لیے نرم کر دیا

اور اب جب وقت تھا سب کو سچ بتانے کا

تم چپ رہی۔۔

میں اس چپ کی تمہیں اتنی سفاک سزا

دوں گا کہ تمہاری روح تک آنسو بہائے گی

تم تڑپو کی ہارب کی ایک جھلک کے لیے۔۔

تم ترسو کی ہارب کی آواز سننے کے لیے۔۔

تم روؤں گی ہارب کی محبت کے لیے۔۔

پر تمہیں آج رات کے بعد کچھ بھی نصیب

نہیں ہو گا۔۔

ھارب تم پر اپنی ایسی چھاپ چھوڑے گا تم

روتی رہ جاؤ گی

پر میں تمہیں کبھی نہیں ملوں گا۔۔

جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔

ھارب کی سزا کے لیے خود کو تیار رکھنا

خود غرض لڑکی۔۔

تمہارا برا وقت اج رات سے شروع ہو چکا ہے

ھارب نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے

پھر زخمی ہاتھ اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل

کی طرف دیکھا

صبح عروب یہاں کھڑی اپنے گیلے شولڈر کٹ

بالوں میں برش کر رہی تھی

اور اسی جگہ اسی کمرے میں عروب نے

ہارب سے وعدہ کیا تھا وہ اسے چھوڑ کر

کبھی نہیں جائے گی

اور آج ہی اس خود غرض لڑکی نے وعدہ

توڑ دیا تھا

ہارب نے کرب سے آنکھیں بند کرتے اپنے زخمی

ہاتھ کی مٹھی پوری طاقت سے بند کی تو

اس کے ہاتھ سے خون بہنے لگا

ہارب نے اسی ہاتھ کا مکا دیوار پر مار دیا

آئی ہیٹ یو عروب۔۔

آئی ہیٹ یو۔۔

ہارب کی آنکھوں سے اشک بہنے لگے

جو اس نے بے دردی سے صاف کیے

✿✿✿✿

عروب اپنے کمرے میں بند بیڈ پر لیٹی روئے

جا رہی تھی

روپ، بہروز خانزادہ اور عبادت دروازہ بجا

بجا کر تھک گئے تھے پر عروب نے دروازہ

نہ کھولا

وہ ڈنر پر بھی نیچے نہیں آئی تھی۔۔

عروب کچھ کھا لو۔۔اپنے بچے کا تو سوچو۔۔

روپ نے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر

پریشانی سے کہا

مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔اور میرے لیے

دعا کریں میں مر جاؤں۔۔

عروب اندر سے چیخی۔۔

اللہ نہ کرے۔۔روپ کا دل کانپ گیا

مام۔۔مجھے لگتا ہے ہمیں اسے تھوڑی دیر

اکیلا چھوڑ دینا چاہیئے۔۔

بہروز خانزادہ نے روپ کو کندھوں سے

تھام کر نرمی سے سمجھایا تو روپ نے

ہلکا سا سر ہلا دیا

وہ تینوں واپس لوٹ گئے۔۔

میں نے ہارب کو کھو دیا۔۔میں نے آج ہی

اسے پا کر کھو دیا۔۔

میں کتنی خود غرض ہوں ٹھیک کہا ہارب

نے۔۔مجھے اس سے محبت نہیں ہے اگر

ہوتی تو میں آج اس کے ساتھ اس کے

پاس ہوتی۔۔

عروب نے بے دردی سے اپنے بالوں کو مٹھیوں

میں پکڑ کر کھینچا

نہہ ہارب۔۔میں آپ سے بہت محبت

کرتی ہوں۔۔مجھے معاف کردو ہارب۔۔

پلیز مجھے معاف کردو۔۔

عروب نے تکیے میں منہ دیا اور ہچکیوں

سے رونے لگی

اس نے جدائی چن لی تھی اور پتا نہیں

یہ جدائی کا سفر کب ختم ہونا تھا

آج وہ نہیں بولی۔۔

اب وقت نے اسے ایسی چپ لگانی تھی کہ

خود عروب کو بھی اپنی آواز سنے مہینوں

گزر جانے تھے

بہروز خانزادہ کمرے میں آیا تو عبادت

بیڈ پر گم سم لیٹی تھی

بہروز خانزادہ خاموشی سے وارڈروب کی

طرف بڑھا اپنا نائٹ ڈریس نکالا اور شاور

لینے چلا گیا

دس منٹ بعد وہ شاور لے کر نکلا تو عبادت

اسی پوزیشن میں لیٹی تھی

بہروز خانزادہ کو کافی حیرت ہوئی وہ

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوا بالوں

میں ٹاول رگڑا پھر گیلے بالوں میں برش

کر کے عبادت کے ساتھ بیڈ پر لیٹ گیا

عبادت نے ابھی بھی کوئی رسپانس نہیں

دیا وہ اسی پوزیشن میں لیٹی رہی

بہروز خانزادہ نے اسے بازو سے پکڑ کر

اپنی طرف کھینچا اور اس کے گلابی ہونٹوں

کو اپنی قید میں لیا

عبادت اس اچانک افتاد پر بھونچکارہ گئی

ہوش اسے تب آیا جب بہروز خانزادہ کے

ہونٹوں کا گرم لمس اسے اپنے ہونٹوں

پر محسوس ہوا

بہروز خانزادہ رفتہ رفتہ عبادت کی سانسیں

خود میں انڈیلنے لگا

کتنی ہی دیر وہ عبادت کے ہونٹوں سے خود

کو سکون پہنچاتا رہا

عبادت بھی بہروز خانزادہ کے لمس سے مدہوش

ہو رہی تھی

جب بہروز خانزادہ نے محسوس کیا عبادت

بہک رہی ہے اس نے جان بوجھ کر عبادت

کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ہٹا لیے

تھک گئے ؟؟

عبادت نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں ہلکی سی

وا کر کے پوچھا

نہیں میری جان۔۔ تمہارے وجود سے مجھے

سکون ملتا ہے میری تھکاوٹ اترتی ہے

تمہارا ہوش ربا سراپا مجھے بہکانے میں

ایک سیکنڈ نہیں لگاتا۔۔

تم ہر گزرتے وقت کے ساتھ مجھے پاگل

کر رہی ہو۔۔

تمہاری سانسوں کی خوشبو، تمہارے بدن

سے اٹھنے والی مسحور کن خوشبو مجھے

پاگل کر دیتی ہے

مجھے تمہاری پیاس ہے جو کبھی ختم

نہیں ہو گی۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کے کان میں جھکا

سرگوشیاں کر رہا تھا

اور شرم سے عبادت کا چہرہ تانبے کی مانند

سرخ ہو گیا تھا

بہروز خانزادہ اس کی گردن پر جھکا اپنے

ہونٹوں سے اس کی صاف شفاف گردن

پر سوغاتیں دینے لگا

عبادت بھی اپنا آپ بہروز خانزادہ کو سونپ

کر اس کی ہر شدت میں اس کا ساتھ

دینے لگی۔۔

پریشان کیوں تھیں؟؟

بہروز خانزادہ نے عبادت کا سر اپنے برہنہ

سینے پر رکھ کر اس کے بال ٹھیک کرتے پوچھا

بہروز۔۔ بڑے پاپا کو ہارب اور عروب کو

معاف کر دینا چاہیے تھا

عروب کتنا تڑپ رہی تھی اور پتا ہے میں

نے ہارب کی آنکھوں میں بھی عروب سے

جدائی پر درد دیکھا تھا

عبادت کو عروب کی فکر ستا رہی تھی

ہمم۔۔ تم جانتی تو ہو بابا کے فیصلے کے آگے

کوئی بھی بولنے کی جرات نہیں کرتا

بہروز خانزادہ نے اس کے بالوں میں انگلیاں

پھیرتے کہا

آپ خود سوچو۔۔ بڑے پاپا نے انہیں کافی

سخت سزا دے دی ہے

اس کنڈیشن میں عورت کو مرد کے ساتھ

کی ضرورت ہوتی ہے

عروب کو بھی ہارب کی ضرورت پڑے گی

ان دونوں کو اس وقت میں ساتھ رہنا چاہیے

اور بڑے پاپا نے انہیں الگ کر دیا

عبادت کو بس نہیں چل رہا تھا ابھی ہارب

اور عروب کو ملا دے

تم ٹھیک کہہ رہی ہو عبادت۔۔ پر ان دونوں

نے گناہ کیا ہے

جانتی ہو ان معاملوں میں خون خرابے ہو

جاتے ہیں

پر بابا نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔

ابھی یہ بات گاؤں میں نہیں پھیلی ہے

جس دن گاؤں والوں کو پتا چلے گا ہماری

کیا عزت رہ جائے گی۔۔

اس لیے بابا نے ان دونوں کا نکاح پڑھوا دیا

پر اب عروب پر ہاتھ اٹھانے والی ہارب

کی حرکت بابا سے برداشت نہیں ہوئی

اس لیے ان دونوں کو سزا ملی ہے۔۔

بہروز خانزادہ دھیمی آواز میں عبادت سے

باتیں کر رہا تھا

پر اس کا دماغ ہارب کی بھیگی آنکھوں

اور عروب کی تڑپ پر ہی اٹکا ہوا تھا

بالاج خانزادہ بیڈ پر سر جھکائے ٹانگیں

زمین پر لٹکا کر بیٹھا تھا روپ کمرے میں آئی

اور بنا بالاج خانزادہ کی طرف دیکھے اس

نے وارڈروب سے اپنا نائٹ سوٹ نکالا اور

ڈریسنگ روم چینج کرنے چلی گئی

بالاج خانزادہ نے شدت سے اس کی خاموشی

محسوس کی

روپ ڈریسنگ روم سے باہر آئی اور بیڈ کی

دوسری جانب لیٹ لیٹ کر اس نے سائیڈ ٹیبل

پر پڑا لیمپ آف کیا اور بالاج خانزادہ کی

طرف کروٹ لے کر آنکھیں موند لیں

بالاج خانزادہ نے بھنویں سیکڑ کی روپ کی

طرف دیکھا

روپ۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کی طرف مڑ کر اسے

پکارا پر اس نے کوئی ریسپانس نہیں دیا

روپ۔۔ طبیعت ٹھیک ہے ؟؟

بالاج خانزادہ نے پھر سے پکارا پر وہ بنا

ہلے لیٹی رہی۔۔۔

بالاج خانزادہ نے گہرا سانس لیا اور اٹھ کر

روپ کی طرف آیا لیمپ آن کر کے وہ روپ

کے پاس ہی بیڈ پر جگہ بنا کر بیٹھ گیا

روپ کیا پرابلم ہے بات تو کرو۔۔

بالاج خانزادہ نے پیار سے روپ کا گال چھوا

تو روپ نے غصے سے ہاتھ جھٹک دیا

بالاج خانزادہ نے بے یقینی سے روپ کی

طرف دیکھا جس نے آج تک اس کے

چھونے پر اس طرح ری ایکٹ نہیں کیا تھا

آنسو نکل کر روپ کا تکیہ بھگونے لگے۔۔۔

اٹھو اور مجھے بتاؤ کیا پرابلم ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے اسے بازو سے کھینچ کر

اپنے روبرو بٹھایا

روپ نے بھیگی شکوہ کناں آنکھوں سے

بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

کیوں رو رہی ہو؟ کچھ تو بتاؤ

بالاج خانزادہ اس کے آنسوؤں پر نرم پڑتے بولا

میری بیٹی کو آنسو دے کر پوچھ رہے

ہیں میں کیوں رو رہی ہوں؟؟

روپ نے جتاتے ہوئے کہا

وہ میری بھی بیٹی ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے دو بدو جواب دیا

تو پھر اس کا درد اس کے آنسو کیوں نہیں

دکھے آپ کو؟؟

روپ غصے سے بولی۔۔

اسے درد اور آنسوؤں سے بچانے کے لیے ہی

میں نے یہ قدم اٹھایا ہے آج کا رونا ساری

زندگی کے رونے سے بہتر ہے

بالاج خانزادہ روپ کے آنسو صاف کرنے

چاہے پر روپ نے منہ پھیر لیا

مجھے بس اتنا بتا دیں آپ نے ان دونوں کو

کس بات کی سزا دی ہے؟

روپ نے منہ پھیرے سوال کیا

ان دونوں نے گناہ کیا۔۔میں تب چپ رہا

لیکن ہارب کا عروب پر ہاتھ اٹھانا مجھے

طیش دلا یا ہے ہارب نے۔۔

بالاج خانزادہ نے غصے سے دانت پیسے

اچھا۔۔ہاتھ تو آپ نے بھی مجھ پر اٹھایا تھا

بابا نے تو آپ کو سزا نہیں دی۔۔

روپ آج سارے حساب کرنے بیٹھی تھی

میں نے تمہاری غلطی پر تم پر ہاتھ اٹھایا تھا

بالاج خانزادہ نے دھیمی آواز میں کہا

تو آپ نے ایک بار بھی ہارب سے پوچھا ایسی

کونسی نوبت آگئی تھی جو اسے عروب پر

ہاتھ اٹھانا پڑا

جبکہ عروب چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ

اس کی غلطی پر ہارب نے اسے مارا ہے۔۔

روپ کا ہر انداز جتانے والا تھا

روپ میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں مجھے

مزید پریشان مت کرو

بالاج خانزادہ نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا

کیوں پریشان ہیں آپ ؟؟

آپ کو تو سکون ملنا چاہیئے۔۔ بہت بڑا

فیصلہ جو کیا ہے آج آپ نے۔۔۔

روپ طنزیہ کہہ کر بیڈ سے اٹھی اور جانے لگی

بالاج خانزادہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

کہاں جا رہی ہو ؟؟

بالاج خانزادہ نے بے بسی سے پوچھا

میں آپ کے ساتھ ایک ہی کمرے میں نہیں رہوں گی۔۔ جس دن عروب اور ہارب کی سزا ختم ہو گی

میں بھی اس کمرے میں آجاؤں گی۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کی انکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو بالاج خانزادہ کو لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے

روپ تم جانتی ہو نا میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔

بالاج خانزادہ ایک دم ڈھیلا پڑا

ہارب بھی تو رہے گا نہ اپنی بیوی کے بغیر۔۔ آپ بھی رہ لینا۔۔

روپ روپ نے جھٹکے سے ہاتھ کھینچا

تم میری محبت کو اس لڑکے کی محبت

سے کمپیئر کر رہی ہو؟؟

بالاج خانزادہ نے غصے سے دانت پیسے

نہیں بالاج۔۔میں ایک شوہر کی محبت آپ

پر ظاہر کروانا چاہ رہی ہوں

آپ نے شاید ہارب کی انکھوں میں عروب

سے بچھڑنے کا درد نہیں دیکھا

آپ کو شاید ہارب سے بچھڑنے پر اپنی بیٹی

کی تڑپ نہیں دکھائی دی۔۔

میں مانتی ہوں ان دونوں نے گناہ کیا ہے پر

اب وہ ایک دوسرے کے میاں بیوی ہیں

اور بیوی کو اس حالت میں اپنے شوہر کی

سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے

پر آپ نے آج بہت سنگدلی دکھائی ہے بالاج۔۔

کم از کم اس بچے کی خاطر ہی آپ اپنے

فیصلے میں نرمی لے آتے

پر نہیں۔۔

اس سے اچھا تو میں عروب سے ملنے کی

ضد ہی نہ کرتی کم سے کم وہ دونوں ایک

دوسرے کے ساتھ تو تھے

روپ نے روتے ہوئے کہا

تو تم ہی بتادو میں کیا کرتا۔۔اپنی بیٹی

کو مار کھانے کے لیے بھیج دیتا

بالاج خانزادہ کی سوئی وہی اٹکی تھی

ہاں جیسے میرے بابا نے مجھے آپ کے حوالے

مار کھانے کے لیے کر دیا

روپ تو آج طنز پر طنز کیے جا رہی تھی

بالاج خانزادہ نے اسے غصے سے گھورا

اب تم کیا چاہتی ہو مجھے بس اتنا بتا دو

بالاج خانزادہ نے ہارے ہوئے لہجے میں پوچھا

آپ اپنا فیصلہ بدل لیں۔۔۔

عروب کو ہارب کے ساتھ رخصت کر دیں

ان دونوں کو معاف کر دیں

اور ہارب کو ویسی ہی عزت اور محبت دیں

جس کا وہ حقدار ہے

وہ اب خان حویلی کا داماد ہے۔۔

روپ کے مشورے پر بالاج خانزادہ کا دل

کیا اپنا سر دیوار میں مار لے۔۔

آج ثابت ہو گیا بہروز خانزادہ تمہاری ہی

اولاد ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے تپ کر کہا

کیا مطلب؟؟ پہلے آپ کو کچھ شک تھا؟؟

روپ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا بیویوں

کی طرح پوچھا

نہیں۔۔ یہ دیکھو مجھے معاف کر دو۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔

ہنہ۔۔ دوسروں کو بھی معاف کرنے کا حوصلہ

پیدا کریں خود میں۔۔

روپ نے پھر سے طنز کا تیر اچھالا

میں ایک کام کرتا ہوں آج رات ڈیرے پر

گزار لیتا ہوں کم سے کم وہاں مجھے کوئی

طعنے دینے والا تو نہیں ہو گا نا۔۔

بالاج خانزادہ نے بیڈ پر پڑی اجرک اٹھائی

اگر آپ نے کمرے سے باہر ایک قدم بھی

رکھا تو آپ کی اس کمرے میں انٹری بند

یو جائے گی۔۔

روپ نے غصے سے دھمکی دی تو بالاج خانزادہ

کے شانے ڈھیلے پڑے

اس نے اپنی اجرک صوفے پر رکھی اور

بیڈ پر چت لیٹ کر آنکھیں موند گیا

روپ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی اس

کے آنسو، دھمکیاں اور طعنے ضائع نہیں

گئے تھے

وہ جانتی تھی کل صبح بالاج خانزادہ اپنا

فیصلہ بدل لے گا۔۔

یااللہ۔۔میرے بچوں کو ہمیشہ خوش رکھنا۔۔

روپ نے دل ہی دل میں دعا کی

بالاج خانزادہ تو کل اپنا فیصلہ بدل لے گا

پر کوئی یہ نہیں جانتا تھا عروب نے

هارب پر الزام لگایا ہے

آج پھر سے ھارب نے عروب کو موقع دیا کہ

وہ سب کو سچ بتادے پر عروب پھر سے

خاموش رہی

اب دیکھنا یہ ہے بالاج خانزادہ کیا فیصلہ

کرتا ہے کیونکہ ھارب نے تو صبح فجر کے

بعد کراچی کے لیے نکل جانا تھا

لیکن ان سب میں وہ عروب کو بھی سزا

دینا چاہتا تھا

پتا نہیں اب بالاج خانزادہ کا فیصلہ ان کا

کل بدلے گا

یا ہارب نے جو عروب کے لیے سزا سوچ رکھی

ہے اس سے ان دونوں کی زندگی میں

بدلاؤ آئے گا

یہ دونوں ہمیشہ کے لیے مل جائیں گے یا پھر

وقت ان سے مزید امتحان لے گا

مصطفیٰ آپ میرے پیچھے پیچھے کیوں آرہے ہیں؟

ڈنر کرنے کے بعد سے ہی مصطفیٰ مہر کے

پیچھے پیچھے گھوم کر اسے زچ کرنے پر تلا تھا

اس وقت رات کے گیارہ بج رہے تھے سب

اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے

جبکہ مصطفیٰ مہر کو پریشان کرنے میں لگا تھا

پاگل لڑکی۔۔ تم منکوحہ ہو تو تمہارے پیچھے

ہی آؤں گا نا۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے ماتھے پر ہاتھ مارتے کہا

آپ رہنے ہی دیں اگر دادو سائیں نے دیکھ

لیا تو لیکچر مجھے ہی سننے کو ملے گا

مہر نے برا سا منہ بنا کر کہا تو مصطفیٰ نے

اپنی ہنسی ضبط کی

ارے تم دونوں بھی جاگ رہے ہو مجھے بھی

نیند نہیں آ رہی۔۔ چلو کہیں بیٹھ کر

باتیں کرتے ہیں۔۔

ابھی مصطفیٰ کچھ بولتا بیلا اچانک ٹپک پڑی

اور اپنی رائے کا اظہار بھی کر دیا

جبکہ بیلا کو دیکھ کر مہر اچھا خاصا بد مزہ ہوئی

نہیں۔۔ میں تو سونے جا رہی ہوں مجھے

نیند آئی ہے۔۔

مہر نے صاف ہری جھنڈی دکھائی

اچھا۔۔ چلو پھر ہم باہر لان میں

بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔۔

بیلا مہر کا جواب سن کر مصطفیٰ سے مخاطب ہوئی

ہاں مجھے بھی نیند نہیں آ رہی چلو چلتے ہیں

مصطفیٰ نے نارمل لہجے میں کہا اور مڑ کر

سیڑھیوں کی طرف بڑھا

اوکے مہر۔۔ گڈ نائٹ۔۔

بیلا نے مسکرا کر کہا اور مصطفیٰ کے پیچھے

چلی گئی

جبکہ مہر پیچھے سیخ پا ہو گئی۔۔۔

جب وہ نہیں مانی تو مصطفیٰ کو کیا ضرورت

پڑی تھی بیلا کے ساتھ اکیلے لان میں

بیٹھ کر گپین مارنے کی۔۔

وہ غصے سے کمرے میں آئی اور لائٹ اف

کر کے سونے کے لیے لیٹ گئی

پر نیند کس پاگل کو آنی تھی اس کی یہ سوچ

کر ہی حلق میں جان اٹک گئی تھی کہ مصطفیٰ

ایک لڑکی کے ساتھ اکیلا ہے اور لڑکی بھی

بولڈ اور خوبصورت۔۔

بیلا اور مصطفیٰ لان میں لگی کین کی کرسیوں

پر ساتھ ساتھ بیٹھ گئے

ماموں کہاں ہوتے ہیں بیلا؟؟ مصطفیٰ نے

بوریت دور کرنے کے لیے بات شروع کی

پتا نہیں۔۔مجھے تو باپ کا پیار ملا ہی نہیں۔۔

وہ گھر ٹکتے ہی نہیں تھے۔۔ کبھی کہاں تو

کبھی کہاں۔۔

میں بس انہیں آتے دیکھتی یا جاتے۔۔

بیلا کی آواز میں درد تھا مصطفیٰ کو اپنا وقت

یاد آگیا اگر محبوب خان زادہ ان کی زندگی

میں نہ آتا تو وہ بھی باپ کی شفقت سے

محروم رہ جاتا

کوئی بات نہیں بیلا۔۔مجھے تم سٹرونگ لگی

ہو اور میں چاہتا ہوں تم سٹرونگ ہی رہو

مصطفیٰ نے مسکرا کر کہا تو بیلا بھی ہلکا سا مسکرا دی

پتا ہے مصطفیٰ۔۔ جب میں یہاں آکر پھپھو کے گلے لگی تھی تو مجھے ماما والی فیلنگ آئی تھی بالکل وہی فیلنگ جو مجھے ماما کے سینے سے لگ کر آتی تھی

بیلا کی آنکھوں میں اپنی ماں کو یاد کرتے آنسو امڈ آئے

اللہ ان کی مغفرت فرمائے آمین۔۔ ہم اللہ کے فیصلوں میں دخل اندازی نہیں کر سکتے

مصطفیٰ نے بیلا کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا

ہمم۔۔ یہی سوچ کر تو انسان کو صبر آجاتا ہے

بیلا نے آنکھوں سے آنسو پیچھے دھکیلے

میں بہت اکیلی ہو گئی تھی مصطفیٰ۔۔اس لیے

یہاں آ گئی پھپھو کے پاس۔۔

بیلا نے بھیگی آنکھوں سے مسکرا کر کہا

ہمیں تمہارے متعلق پتا ہی نہیں تھا ورنہ

مام تمہیں بہت پہلے ہی اپنے پاس بلا لیتیں

مصطفیٰ نے گہرا سانس لیتے کہا

میں جانتی ہوں مصطفیٰ میں نے یہاں آکر

سب سے بہت بدتمیزی کی۔۔اسپیشلی بہروز

کی مام کے متعلق میں نے بہت غلط باتیں کیں

پر یقین کرو مصطفیٰ۔۔مجھے بابا نے یہاں

سب کے متعلق بہت غلط بتایا سوائے تمہارے

اور پھپھو کے۔۔

بیلا نے اپنی صفائی پیش کرتے کہا

مجھے اندازہ ہے تم فکر مت کرو سب بھول

چکے ہیں تم بھی بھول جاؤ

مصطفیٰ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

یہ کیا ہو رہا ہے؟؟

تبھی انہیں پیچھے سے مہر کی غصے سے بھری

آواز سُنائی دی

مصطفیٰ نے بیلا کے کندھے سے ہاتھ ہٹا کر

پیچھے مڑ کر مہر کی طرف دیکھا

جو غصیلی نگاہوں سے بیلا کے کندھے کی

طرف دیکھ رہی تھی جہاں کچھ سیکنڈ پہلے

مصطفیٰ کا ہاتھ تھا

ارے مہر۔۔ تم سوئی نہیں؟ چلو اچھا ہے

آجاؤ ہمیں جوائن کرو

بیلا نے خوشی خوشی کہا تو مہر مصطفیٰ کے

ہاتھ پر قہر بھری نظر ڈال کر مصطفیٰ

کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی

مصطفیٰ کے بائیں جانب بیلا بیٹھی تھی اور

دائیں جانب مہر۔۔

کیا باتیں ہو رہی تھیں؟؟

مہر نے اپنا لہجہ سخت ہونے سے روکا

مصطفیٰ کو اندازہ ہو گیا تھا مہر انہیں ساتھ

دیکھ کر جل رہی ہے

میں مصطفیٰ کو اپنی مام کے متعلق بتا رہی تھی

بیلا نے ہلکا سا مسکراتے مصطفیٰ کی طرف دیکھا

پر مہر اس کے "مصطفیٰ" کہنے پر ہی

مزید غصے سے سیخ پا ہوئی

مصطفیٰ ؟؟؟ یہ تم سے بڑے ہیں تم لالہ کہو انہیں۔۔

مہر نے غصہ ضبط کرتے زبردستی مسکرا کر کہا

لالہ ؟؟

ہاہاہا۔۔ مجھے نہیں کہنا مصطفیٰ کو لالہ۔۔

میں تو مصطفیٰ کو مصطفیٰ ہی کہوں گی۔۔

بیلا نے مہر کا صاف مذاق اڑایا اس دوران

مصطفیٰ چپ چاپ ان کی باتیں سن رہا تھا

اسے لگ رہا تھا "رضیہ گنڈوں میں

" پھنس گئی ہے

لیکن جب کوئی لڑکی مصطفیٰ کو لالہ کہتی ہے

تو انہیں بہت خوشی ہوتی ہے۔۔

مہر نے مصطفیٰ کی طرف غصے سے گھور کر دیکھا

تو مصطفیٰ مے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا

اوکے گرلز۔۔مجھے نیند آرہی ہے گڈ نائٹ

مصطفیٰ وہاں سے رفو چکر ہونے لگا

ایک سیکنڈ۔۔آپ بیلا کو سمجھائیں کہ آپ

اس سے بڑے ہیں تو وہ آپ کو لالہ کہے۔۔

جیسے گڑیا اور عروب کہتی ہیں۔۔

مصطفیٰ جانے کے لیے کھڑا ہوا تو مہر بھی

کھڑی ہو گئی

لیکن مجھے مصطفیٰ کو لالہ نہیں کہنا۔۔مصطفیٰ

کے بولنے سے پہلے ہی بیلا بول پڑی

اوکے نو پرابلم بیلا۔۔تم مجھے مصطفیٰ کہہ

سکتی ہو اب میں چلتا ہوں گڈ نائٹ

مصطفیٰ بڑے مزے سے بیلا کی بات پر

آمین کرتا جا چکا تھا جبکہ مہر ہکی بکی منہ

کھولے کھڑی رہ گئی

اوکے میں بھی چلتی ہوں گڈ نائٹ۔۔

بیلا مصطفیٰ کے جاتے ہی خود بھی چلی گئی۔۔

مہر وہاں اکیلی کھڑی رہ گئی۔۔ کیا تھا اگر

مصطفیٰ اس کی بات کا مان رکھنے کے لیے

ہی بیلا کو کہہ دیتا کہ مہر ٹھیک کہہ رہی ہے

وہ اسے لالہ کہے۔۔

پر نہیں مصطفیٰ تو بیلا کی بات پر مہر لگا تا جا

چکا تھا مہر کی آنکھوں میں موتی جمع ہوئے

اس نے گہری سانس کھینچی اپنے آنسو اندر

دھکیلے اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

✿✿✿✿✿

عروب کی روتے روتے آنکھ لگ گئی تھی اس نے

شام سے کچھ نہیں کھایا تھا یہاں تک کہ اس نے

ڈنر بھی نہیں کیا تھا

ہارب کو یاد کرتے روتے تڑپتے وہ سو گئی اس وقت

رات کا ایک بج رہا تھا خان حویلی میں سب

اپنے اپنے کمروں میں آرام کر رہے تھے

پوری حویلی میں سناٹے کا راج تھا حتیٰ کہ

گیٹ پر ڈیوٹی دینے والا چوکیدار بھی سو

گیا تھا

پوری حویلی میں اندھیرا تھا ایک دو جگہ

پر لائٹس آن تھی

ہارب دور سے کھڑا سرخ آنکھوں سے اندھیرے

میں ڈوبی حویلی کو دیکھ رہا تھا

اس نے کل صبح کراچی چلے جانا تھا پر

جانے سے پہلے وہ ایک آخری بار عروب

سے مل کر اسے اس کے کیے کی سزا دینا

چاہتا تھا

جس نے اس کی محبت کو وقتی جزبات

سمجھا اور صرف اپنا سوچا

ہارب دبے پاؤں گیٹ کے قریب آیا تو

چوکیدار خواب خرگوش کے مزے لے

رہا تھا

ہارب آسانی سے حویلی کے اندر جا سکتا تھا

پر مسئلہ یہ تھا اسے عروب کے کمرے کے

راستے کا کچھ پتا نہ تھا

اتنی بڑی حویلی میں وہ کیسے عروب کا

کمرہ ڈھونڈتا

ہارب نے سائیڈ پر ہو کر اپنا موبائل نکالا

اور عروب کے نمبر پر فون کرنے لگا

عروب کا جب نکاح ہوا تھا وہ حویلی میں

ہی موبائل بھول گئی تھی

آج آکر اس نے اپنا موبائل دیکھا تو آف

تھا عروب نے موبائل چارجنگ پر لگا دیا تھا

ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی اس کی

آنکھ لگے جب موبائل کی تیز بیل پر

وہ ہڑبڑا کر اٹھی

عروب اٹھ کر بیٹھ گئی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل

پر موبائل زور و شور سے بج رہا تھا

اس وقت کس کا فون آگیا۔۔ عروب نے

الجھ کر سوچا اور ہاتھ بڑھا کر موبائل پکڑا

تو ہارب کی کال تھی

عروب کے آنسو نکل کر اس کے رخساروں

پر پھسلے

اسے تو لگا تھا ہارب اب اسے منہ ہی

نہیں لگائے گا پر اپنے نمبر پر ہارب کی

کال دیکھ کر عروب کو خوشی محسوس

ہوئی تھی

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال پک

کر کے موبائل کان سے لگایا

عروب۔۔ میں حویلی کے باہر کھڑا ہوں

تمہارے کمرے کا مجھے نہیں پتا۔۔ میں

انتظار کر رہا ہوں گیٹ پر آؤ۔۔

عروب نے جیسے ہی کال پک کی ہارب کی

بھاری آواز ماؤتھ سپیکر سے ابھری

وہ عروب کو حکم صادر کرتا کال ڈسکنکٹ

کر چکا تھا

عروب جلدی سے بیڈ سے کھڑی ہوئی

پاؤں میں سلیپرز پہنے اور کمرے سے

نکل کر نیچے بھاگی

ہارب اس سے ملنے آیا تھا وہ تو خود

اس دشمنِ جاں سے ملنے کے لیے تڑپ

رہی تھی

دس سیکنڈ میں ہی عروب حویلی کے مین گیٹ

پر موجود تھی

ہارب اور عروب کے بیچ ایک بند گیٹ تھا

عروب نے ہارب کی طرف بھیگی سرخ

ہوتی آنکھوں سے دیکھا ان آنکھوں میں

چمک تھی جو ہارب کو دیکھ کر در آئی تھی

جبکہ ہارب کا چہرہ سرد سپاٹ تھا

عروب کے بکھرے بال اس کی روئی

سرخ آنکھیں اس کے بھیگے گال، ہارب

پل میں سمجھ گیا وہ بہت دیر روتی رہی ہے

ہارب نے عروب کو اشارہ کیا تو عروب نے

اندر سے گیٹ کا چھوٹا داخلی دروازہ

آہستہ سے کھول دیا

ہارب حویلی کے اندر آیا تو عروب نے گیٹ

بند کر دیا۔۔

ہارب۔۔

ہششش۔۔۔کمرے میں چلو۔۔

اس سے پہلے عروب کچھ بولتی ہارب نے

اسے دبی آواز میں خاموش کروا دیا

عروب چپ چاپ آگے چلنے لگی اور ہارب

اس کے پیچھے چلنے لگا

اس دوران عروب نے دھیان رکھا تھا

کوئی انہیں دیکھ نہ لے پر سب سو رہے تھے

اس لیے ان کی بچت ہو گئی تھی

کمرے میں آکر عروب نے جلدی سے

دروازہ لوک کیا

ہارب کمرے کے وسط میں کھڑا ہو کر پورے

کمرے کا جائزہ لینے لگا

ہارب کا چھوٹا سا دو مرلے کا گھر عروب

کے لگژری کمرے کے آگے کچھ بھی

نہیں تھا

ہ۔۔ہارب۔۔

عروب نے ہارب کے پیچھے کھڑے ہو کر

اسے پکارا تو ہارب چونک کر مڑا

ابھی وہ مڑا ہی تھا عروب جھٹکے سے اس

کے گلے لگ گئی اور سسکنے لگی

پر آج ہارب نے نہ اس کی کمر میں ہاتھ

ڈالا نہ ہی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر

اسے چپ کروایا وہ سٹل کھڑا تھا

م۔مجھے پتا ہے آپ مجھ سے ناراض ہو

مجھے معاف کر دو ہارب۔۔

عروب نے ہارب کی بے رخی محسوس کرتے کہا

توہارب کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ

در آئی

اس نے عروب کو کندھوں سے تھام کر

پیچھے دھکا دیا

یہ سب اتنی اچانک ہوا عروب گرتے گرتے

بچی اس نے بے یقینی سے ہارب کی

طرف دیکھا

ہ۔۔ہارب۔۔

کیاہارب۔۔ہاں۔۔کیاہارب۔۔

ہارب دو قدم بڑھا اور عروب کا بایاں

باشو دبوچ لیا

آاااہ۔۔

عروب نے اس کی سخت گرفت پر سسکی لیتے

اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑوانے کی

ناکام کوشش کی

اس نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر ہارب کی

طرف دیکھا جس کے چہرے پر چٹانوں

کی سختی تھی

عروب کو اس سے خوف محسوس ہوا اتنا غصے

میں اس نے ہارب کو تب بھی نہیں دیکھا

تھا جب اس پر الزام لگایا تھا

تب بھی نہیں جب اس نے کرن اور اس

کی ذات پر سوال اٹھایا تھا

ہارب کا خطرناک حد تک سنجیدہ چہرہ دیکھ کر

عروب کی دھڑکنیں تھم سی رہی تھیں

میرا تماشا بنا کر رکھ دیا ہے تم نے.. سب
کی نظروں میں مجھے زانی بنا دیا ہے
اب بھی تم مجھ سے نرمی کی امید رکھ رہی
ہو...

ہارب نے عروب کا بازو اتنی مضبوطی
سے تھام رکھا تھا کہ درد کی پوری لہر عروب
کو اپنے پورے وجود میں سرایت کرتی
محسوس ہوئی

ایک تو وہ شام سے بھوکی پیاسی تھی دوسرا
ستمگر کا دیا درد اس سے برداشت نہیں
ہو رہا تھا

عروب نے اپنی روئی سرخ آنکھیں اٹھا کر
ہارب کی طرف دیکھا جو خون آشام نظروں

سے اسے ہی گھور رہا تھا

م۔۔ معاف کر دیں۔۔ درد۔۔ ہو رہا ہے۔۔

عروب نے درد سے کراہتے کہا اتنا درد

تو آج صبح اس نے اپنی شدتوں میں نہیں

دیا تھا جتنا درد وہ اسے دو منٹ میں

دے گیا تھا

درد؟؟ تمہیں درد ہوتا ہے؟؟

نہیں عروب۔۔ تم صرف درد دینا جانتی

ہو اور وہ بھی مجھے۔۔

ہارب نے عروب کو خود سے دور دھکیلتے کہا

جیسے وہ کوئی اچھوت ہو

عروب اوندھے منہ فرش پر گری

اس کا پورا جسم خوف سے سنسنانے لگا

درد کی شدید لہر بائیں بازو میں دوڑی

جسے اس نے زور سے آنکھیں میچ کر

برداشت کیا تھا

نہیں ہارب۔۔ میں آپ سے بہت محبت

کرتی ہوں مجھ سے غلطی ہو گئی میں نے آپ

کے کردار پر الزام لگایا

نہیں بلکہ گناہ ہے یہ۔۔ مجھے معاف کر دیں

ہارب۔۔ میں اگر بابا کو سچ بتا دیتی تو میں

ان کی نظروں میں گر جاتی۔۔

عروب نے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے

پھوٹ پھوٹ کر روتے کہا

واؤ۔۔

مطلب تم سردار سائیں کی نظروں میں نہ گرو

تم نے مجھے گرا دیا۔۔

گریٹ۔۔

تم نے سوچا ہارب تو پہلے ہی غریب ہے

کہاں سے صفائیاں پیش کرے گا اس

کی کون سنے گا تو اسی پر الزام لگا کر اسے

بدنام کر دیتی ہوں

اس سے کیا ہوا۔۔ تمہیں تمہاری محبت

جو کہ تم خود چیخ چیخ کر کہتی ہو کہ

تمہیں مجھ سے محبت ہے جبکہ یہ جھوٹ ہے۔۔

تمہاری تمہاری جھوٹی محبت مل گئی اور

ہارب سب کی نظروں میں زانی بن گیا

ایک بات تو بتاؤ۔۔

ہارب غصے سے دانت پیستا جھکا اور عروب

کواس کے شولڈر کٹ بالوں سے دبوچ

کر کھڑا کیا

اااآاااہ۔۔۔

ہارب کی گرفت اتنی سخت تھی کہ عروب کو

لگا اس کے بال جڑ سے اکھڑ جائیں گے

عروب کو درد کی شدت سے اپنے پورے سر

میں انتہا کا درد محسوس ہوا

کس بات کا بدلہ لیا تم نے مجھ سے؟؟

کیونکہ تم جیسی خود غرض لڑکی کبھی کسی

سے محبت نہیں کر سکتی

تم جیسی لڑکی صرف اپنی ذات سے محبت

کرتی ہے۔

بتاؤ۔۔ کس بات کا بدلہ لیا مجھ سے۔ کیوں

میری ذات پر کیچڑ اچھالا

بولو عروب۔۔ کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا؟؟

بولو۔۔

ہارب دبی آواز میں غرایا

عروب کو ہارب سے خوف آرہا تھا خوف سے

اس کا جسم کانپ رہا تھا

ہارب نے اس کا کانپنا اور اس کی آنکھوں میں

خوف دیکھتے اسے خود سے دور دھکا دیا تھا

عروب لرزتے وجود سے زمین بوس
ہوئی تھی

اس نے اپنا گھومتا سر دونوں ہاتھوں سے

تھاما تھا آنکھوں کے آگے اندھیرا

آنے لگا تھا

عروب نے ہچکی لیتے زرا سی نظریں اٹھا کر ستمگر کو دیکھا تھا جو سرد خون بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

خوف سے لرزتے عروب خود میں سمٹی اس نے اپنا سر گھٹنوں میں دیا اور سسکنے لگی۔۔

ہارب نے اپنا چہرہ اوپر کر کے آنکھیں بند کرتے اپنا غصہ اشتعال کم کرنے کی کوشش کی تھی

وہ جانتا تھا وہ نازک خود غرض لڑکی اس کی سختی برداشت نہیں کر پا رہی پر ہارب کا غصہ اضطراب کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا

اس نے سرد نظروں سے عروب کے ہچکولے

کھاتے وجود کو دیکھا

اٹھو۔۔

ہارب اس کے سر پر سوار ہوا تو عروب نے

ہچکیاں لیتے آنکھوں میں ڈر سموئے ہارب

کی طرف دیکھا

جانے وہ اب اسے کیا سزا دے گا کیونکہ وہ

ہارب کی سزا کی حقدار تھی اس نے اپنی

محبت کو پانے کے لیے اس کی زات اور

اس کے کردار کو سب کی نظروں میں

گرا دیا تھا

تم اٹھ رہی ہو یا نہیں؟؟

ہارب دبے لہجے میں غرایا تو عروب بے

دردی سے آنسو صاف کرتی آہستہ سے

کھڑی ہو گئی

ہارب جب کچھ دیر نہ بولا تو عروب نے ڈرتے

ڈرتے نظریں اٹھا کر ہارب کی طرف

دیکھا اس کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ

ہو رہی تھیں

عروب نے جلدی سے نظریں جھکا لیں

میں صبح ہمیشہ کے لیے کراچی جا رہا ہوں

ہارب کے الفاظوں پر عروب نے جھٹکے سے

سر اٹھا کر ہارب کی طرف دیکھا جس کی

آنکھوں میں اب سنجیدگی تھی

ن۔۔ نہیں۔۔ آااپ۔۔ ایسا۔۔ نہیں۔۔ کر۔۔

سکتے۔۔ عروب کے الفاظ گلے میں اٹکے تھے

تمہیں جو سمجھنا ہے سمجھو میں تمہیں یہی
بتانے آیا تھا کہ میں اب زندگی میں کبھی
گاؤں واپس نہیں آؤں گی
تم نے مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کیا میں
نے تمہیں ریجیکٹ کر دیا
شاید اس بات کا بدلہ لیا تم نے مجھ سے۔۔
مجھے رسوا کر دیا۔۔
خیر۔۔تمہارا مقصد پورا ہو چکا ہے میں بدنام
ہو چکا ہوں اور مجھے سردار سائیں سے
تم تھپڑ بھی پڑوا چکی ہو۔۔
اب اتنا بتا دو ساری زندگی میرے نام
کے ساتھ رہنا پسند کرو گی یا میں ابھی
تین لفظ بول کر تمہیں اس رشتے سے

آزاد کردوں

ہارب جتنے آرام سے کہہ رہا تھا عروب کا

چہرہ خطرناک حد تک سفید پڑا تھا

ہ۔۔ہارب۔۔م۔۔مجھے تمہارے ساتھ۔۔

کراچی۔۔جانا ہے۔۔

عروب نے ہارب کی شرٹ مٹھیوں میں

دبوچ کر روتے ہوئے التجا کی

نہیں بے بی۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔کیونکہ سردار

سائیں نے ہمیں تمہاری ڈلیوری تک دور

رہنے کی سزا دی ہے

ہارب نے جھٹکے سے گریبان چھڑواتے اسے

پوری قوت سے پیچھے بیڈ پر دھکا دیا تھا

عبادت نے تڑپتے ہوئے ہارب کی طرف

دیکھا اس کی آنکھوں میں سفاکی تھی آج

وہ سفاکی پر اترا تھا

مجھے کسی کی فکر نہیں ہے مجھے بس آپ کے

ساتھ رہنا ہے آپ کے پاس رہنا ہے

مجھے آپ کے ساتھ کراچی جانا ہے

عروب غصے سے چیخی تو ہارب تیز قدم چلتا

بیڈ کے قریب آیا اور اس پر جھکتا عروب

کا جبڑا دبوچ لیا

مجھ سے اونچی آواز میں بات کرنے کی غلطی

بھی مت کرنا ورنہ دوبارہ آواز نکالنے کے

قابل نہیں رہو گی۔۔

ہارب اس کے چہرے پر اپنی گرم سلگتی

سانسیں چھوڑتا غرایا

اس کی بے رحم سخت گرفت پر عروب کو

اپنا جبڑا ٹوٹتا محسوس ہوا اس کی آنکھوں سے

موتی نکل کر اس کے گالوں پر پھسلے

ہارب کی انگلیاں عروب کے ددھیا گالوں

میں دھنس رہی تھیں

عروب نے مزاحمت کرنے کے لیے بولنا چاہا

پر بول نہ سکی اس نے ہارب کی شرٹ

مٹھی میں دبوچی

عروب کو لگا وہ درد کی شدت سے مر جائے گی

میں نے پہلے دن ہی تمہیں تمہاری اوقات

میں رکھا ہوتا تو آج تم تیر کی طرح

سیدھی ہوتی

پر میں اپنے دادا سائیں اور سردار سائیں کی

وجہ سے تم جیسی خود غرض لڑکی کے ساتھ

نرمی برتتا رہا

میں نے تمہیں سر پر چڑھایا اور تم نے آج

ایک پل میں مجھے پھر سے رسوا کر دیا

ہارب کی گرفت مضبوطی ہوتی جا رہی تھی

عروب نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر مزاحمت

کی پر اس کی گرفت مزید مضبوط ہو گئی

درد سے عروب سسک کر رہ گئی

لیکن اب نہیں عروب۔۔اب میں تمہیں

تمہاری اوقات بتاؤں گا میں صبح کراچی

جاؤں گا اور پرسوں کرن سے نکاح کروں گا

اسے اپنی محرم بناؤں گا۔۔

اور صرف نکاح ہی نہیں اس سے اپنے سارے

حقوق وصول کروں گا۔۔ یہاں تک کہ اس

سے اپنی ہر طلب پوری کروں گا

ہارب مزید قوت سے اس کا جبڑا دبوچتے

اس کے قریب ہوتے اس کے چہرے پر

غرایا تھا۔۔

عروب کی سانسیں سینے میں اٹکیں وہ پھٹی

پھٹی آنکھوں سے ہارب کی طرف دیکھنے لگی

ہارب نے ایک جھٹکے سے اس کا جبڑا چھوڑا

تو وہ بیڈ پر گری

تم یہی ڈیزرو کرتی ہو مس عروب خانزادی۔۔

طلاق کے پیپرز تمہیں مل جائیں گے ہو سکے

تو زندگی میں مجھے اپنی یہ منحوس شکل

مت دکھانا کیونکہ جب سے تم میری زندگی

میں آئی ہو میرا سکون تباہ ہوا ہے

ہارب کی آواز میں کرب تھا عروب جلدی

سے اٹھی اور ہارب کے قدموں میں

بیٹھ گئی

نہیں ہارب۔۔آپ ایسا نہیں کرو گے میری

جگہ کسی کو نہیں دو گے۔۔۔آپ میرے

حقوق کسی کو نہیں دو گے۔۔میں بابا کو

سب سچ بتادوں گی پھر چاہے وہ مجھے سولی

پر چڑھادیں میں اف نہیں کروں گی

پر میں آپ کو کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی۔۔

مجھے اتنی بڑی سزا مت دینا ہارب

میں مر جاؤں گی

مجھے اپنے ہاتھوں سے ماردو پر یہ ظلم مت

کرنا مجھ پر۔۔

میں سہہ نہیں پاؤں گی۔۔میں مر جاؤں گی۔۔

عروب ہارب کے قدموں میں تڑپتی کوئی

پاگل دیوانی ہی لگ رہی تھی

اس کے بکھرے بال آنسوؤں سے لبریز

چہرہ، خوف سے ہچکولے لیتا وجود، لرزتے

ہونٹ۔۔اس کا جسم ارتعاش کی کیفیت

میں تھا

وقت گزر چکا ہے تم اپنے ہاتھوں سب

کچھ برباد کر چکی ہو۔۔پھر یہ ڈرامے

کیوں لگا رہی ہو۔۔

اٹھو، انجوئے کرو۔۔کیونکہ ساری رسوائیاں

اور خسارے میرے حصے میں ہی آئے ہیں

تم کل بھی سچی اور پاک دامن تھی

اور آج بھی ہو۔۔

کیونکہ میں نے تمہیں زن* کرنے پر مجبور

کیا تھا۔۔

ہارب نے اپنی مٹھیاں دبوچتے اپنے اشتعال

پر قابو پایا تھا

م۔۔ میں سب کو سچ بتادوں گی۔۔ میں ابھی

بابا کو جا کر سب سچ بتادیتی ہوں

پھر تو آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گے نا۔۔

پھر تو آپ میری جگہ کسی اور کو نہیں دو گے نا۔۔

عروب نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا

تمہیں جو کرنا ہے کرو مجھے اب کوئی فرق نہیں

پڑتا۔۔

ہارب نے عروب کی طرف سے رخ پھیرا تو

عروب اس کے روبرو کھڑی ہو گئی

آپ نکاح نہیں کرو گے ہارب۔۔اور اگر آپ

نے ایسا کیا تو میں اپنی جان دے دوں گی

عروب نے ہارب کی شرٹ مٹھی میں دبوچ

کر تڑپتے سسکتے کہا

ہارب کی نظریں عروب کے کپکپاتے ہونٹوں

پر ٹھہر گئیں

اس نے عروب کو بالوں سے پکڑا اور اس

کے ہونٹوں پر جھک گیا

وہ شدت سے عروب کی سانسیں قید کر رہا

تھا ایک طرف اس کے مٹھی میں بال

دوسری طرف ہارب کا جان لیوا لمس۔۔

عروب کو یقین ہو گیا وہ آج مر جائے گی

وہ ستمگر اپنا سارا غصہ اشتعال اس کے

نازک ہونٹوں پر اتار رہا تھا

کبھی اس کے نچلے ہونٹوں کو دانتوں میں

دباتا کبھی اتنی بر دردی سے اس کے ہونٹ

سک کرتا کہ عروب کی سانس اٹک جاتی

آہستہ آہستہ عروب کی آنکھوں کے

آگے اندھیرا چھانے لگا اس سے سانس

لینا دشوار ہو گیا

عروب کو اپنا پورا جسم بے جان ہوتا محسوس ہوا

تب ہارب نے اس کے نچلے ہونٹ کو دانتوں

میں دبا کر اس کی سانسوں کو آزادی بخشی

عروب اس کے سینے پر سر ٹکائے لمبے

لمبے سانس لینے لگی

اسے لگا اسے نئی زندگی ملی ہے۔۔

عروب کے نچلے ہونٹ سے خون بہنے لگا

جو ہارب کے سینے پر سر رکھنے کی وجہ سے

اس کی شرٹ پر بھی لگ گیا

میں نے تم سے کہا تھا نا مجھے چھوڑ کر مت

جانا ورنہ میری شکل دیکھنے کے لیے بھی

ترسو گی

ہارب نے عروب کو خود سے الگ کیا تو نظریں

اس کے زخمی ہونٹوں پر پڑیں

مجھے بابا زبردستی لائے میں نہیں آنا چاہتی تھی

عروب نے ہارب کا ہاتھ تھامنا چاہا پر اس

نے پیچھے کر لیا

ٹھیک ہے مان لیا۔۔پر آج کیسی زبردستی تھی

عروب۔۔

اج تو تم سچ بول سکتی تھی نا؟ ہارب نے بے

دردی سے اس کا ہونٹ مسلتے خون صاف

کیا تھا

مجھے معاف کر دیں ہارب۔۔میں اب بابا کو

سچ بتادوں گی۔۔لیکن آپ مجھے اتنی بڑی

سزا نہیں دیں گے

عروب کا جسم پھر سے کپکپانے لگا۔۔

میں فیصلہ کرچکا ہوں عروب۔۔اور اب میں

اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔

ہارب کا لہجہ پھر سے سخت ہوا۔۔

اگر میں مر گئی تو؟

عروب کو آس تھی کہ ہارب اس کی بات

پر تڑپے گا اور اپنا فیصلہ بدل لے گا

" فرق نہیں پڑتا"

ہارب نے عروب کی آنکھوں میں دیکھ کر

سنگدلی سے کہا تو عروب کا وجود زلزلوں

کی زد میں آگیا اس کے کان سائیں سائیں

کرنے لگے۔۔

اسے اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہوا ہارب

ایک نظر اس کے ساکت وجود پر ڈال کر

کمرے کا دروازہ کھول کر جا چکا تھا

جبکہ عروب اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی

آج ہارب نے اس سے ہر رشتہ ختم کر لیا تھا

وہ ایسا تو نہیں تھا عروب ایک مہینہ اس

کے ساتھ رہی وہ غصہ کرتا تھا

پر اتنی خطرناک حد تک اسے غصے میں

عروب نے آج پہلی بار دیکھا تھا

وہ اتنا سفاک اور سنگدل تو نہیں تھا پر آج

وہ عروب کو اپنی سفاکی دکھا چکا تھا

اور اس کی سنگدلی کا اندازہ عروب کو اس

کے آخری الفاظوں پر ہو گیا تھا

وہ ہارب کو پانے کے چکر میں اسے رسوا

کر کے بھی آج خالی دامن رہ گئی

کل ہارب نے ہمیشہ کے لیے کراچی چلے

جانا تھا اور پرسوں اس نے کسی اور

کا ہو جانا تھا

ہاں واقعی۔ وہ کسی اور کا ہی ہو گیا تھا تبھی

تو عروب کے منہ سے مرنے والی بات سن کر بھی اس کا دل خوف سے نہیں لرزا

عروب نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر آنکھوں کے سامنے کیے

اور اپنی اور ہارب کے ساتھ کی لکیر ڈھونڈنے لگی قسمت نے ان کا ساتھ اتنا کم کیوں لکھا تھا

لیکن ہر بار قسمت تو غلط نہیں ہوتی نا۔۔ آج ہارب نے اس کی قسمت نے اسے موقع دیا تھا سب کو سچ بتانے کا۔۔

اگر بالاج خانزادہ عروب کو حویلی سے نکال بھی دیتا تو ہارب اسے کبھی نہیں ٹھکراتا

کیونکہ اس ایک مہینے نے ہارب نے اس سے

دو ہی التجائیں کی تھیں

ایک یہ کہ وہ سب کو سچ بتا دے دوسری

یہ کہ وہ اسے چھوڑ کر نہ جائے

پر عروب ہارب کی کسی بات کا مان نہ رکھ سکی

اور آج ہارب اسے اس کے حال پر چھوڑ

کر چلا گیا تھا

عروب آہستہ سے مڑی اور آہستہ آہستہ چلتی

بیڈ پر اوندھے منہ گر کر آنکھیں موند گئی

معمول کے مطابق صبح ہو چکی تھی حویلی کے لوگ

ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے سوائے عروب کے ۔۔

روپ اس کے کمرے میں گئی تو اس کے کمرے کا

دروازہ کھلا تھا

روپ کھلا دروازہ دیکھ کر اندر آئی تو عروب

بیڈ پر آری ترچھی لیٹی گہری نیند سو رہی تھی

اس لڑکی کو کون سمجھائے کہ ایسی کنڈیشن میں

اس طرح نہیں لیٹتے۔۔

اوپر سے کل رات سے بھوکی پیاسی ہے۔۔روپ

کو اپنی بیٹی کو بکھری حالت میں دیکھ کر ہول

بھی اٹھ رہے تھے

روپ نے اسے اٹھانے کے لیے اس کا ہاتھ چھوا

تو عروب کا باڈی ٹمپریچر نارمل نہیں تھا

روپ نے پھر عروب کا ماتھا چھوا تھا تو عروب کو

ہلکا سا بخار تھا

عروب اٹھو۔۔سیدھے ہو کر لیٹو بیٹا۔۔

روپ نے عروب کے بالوں میں پیار سے انگلیاں چلاتے فکر مندی سے کہا تو عروب نیند میں ہلکا سا کسمسائی

سس۔۔۔

عروب کو اپنے پورے جسم میں ہلکا سا درد محسوس ہوا تو اس کے منہ سے سسکی نکلی جسے اس نے آنکھیں میچ کر دبایا تھا

عروب۔۔کچھ کھا لو۔۔پھر میڈیسن لے لینا۔۔

روپ نے اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا تو عروب نے لب بھینچتے آنکھیں زور سے میچ کر کھولیں

م۔۔ماما۔۔ہارب۔۔

عروب نے روپ کو دیکھ کر ہارب کا نام لیتے

سسکی بھری تو روپ کے دل کو کچھ ہوا

وہ کل سے عروب کی نظروں میں ہارب کے

لیے جنون دیکھ رہی تھی

تم فکر مت کرو عروب۔۔ میں نے تمہارے بابا

سے بات کی ہے وہ آج ہارب کو بلا کر خوشی

خوشی تمہیں ہارب کے ساتھ رخصت کر دیں گے

روپ نے جیسے مرتے ہوئے کو نئی سانسیں

دی تھیں۔۔

عروب جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی اور آنکھوں میں

بے یقینی لیے روپ کی طرف دیکھنے لگی

آااپ۔۔ سچ۔۔ کہہ۔۔ رہی ہیں؟؟

عروب کو جیسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا

اس کے منہ سے خوشی سے بے ربط الفاظ نکلے

ہاں عروب۔۔ تمہارے بابا ابھی ہارب کو بلائیں گے اور پھر سب ٹھیک ہو جائے گا

روپ نے عروب کی تھوڑی چھو کر پیار سے کہا

تو عروب کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے

وہ جھٹکے سے روپ کے گلے لگ گئی

ماما۔۔ میں ہارب سے بہت محبت کرتی ہوں میں اس کے بغیر مر جاؤں گی۔۔

عروب نے روپ کے سینے سے لپٹ کر شدت سے روتے ہوئے کہا

اللہ کرے تمہیں میری عمر لگ جائے۔۔ روپ کا دل عروب کی بات پر ہلا تھا

اتنی محبت وہ عروب سے نہیں کرتی تھی جتنی بلاج خانزادہ کرتا تھا بہروز خانزادہ کے آنے

کے بعد بالاج خانزادہ نے عروب کو دعاؤں

میں مانگا تھا

بالاج خانزادہ کو عروب پر وقتی غصہ آیا تھا پر

اب وہ بھی ختم ہو گیا تھا کیونکہ وہ خود

عروب کی آنکھوں میں ہارب کے لیے جلتے

دیپ دیکھ چکا تھا

لیکن ماما۔۔

عروب ایک دم چہرے پر پریشانی سجائے روپ

سے الگ ہوئی

لیکن کیا؟؟

روپ نے اس کے چہرے پر بجھتی خوشی کو

بغور دیکھا تھا

ہارب آج۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔ کراچی جا رہا ہے۔۔

اور کل۔۔۔وہ کرن سے۔۔نکاح کر لے گا۔۔

عروب کو کل رات کی اس ستمگر کی کہی باتیں

یاد آئیں تو وہ پھر سے تڑپ اٹھی

کون کرن ؟

روپ نے نا سمجھی سے پوچھا

ماما۔۔کرن اس کی منگیتر تھی۔۔وہ ہارب سے

محبت کرتی ہے۔۔

کل رات ہارب آیا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ

وہ اب کبھی گاؤں واپس نہیں آئے وہ کرن

سے نکاح کرے گا۔۔

عروب کا چہرہ یک دم پیلا پڑا تھا اس کا جسم

خوف سے کپکپانے لگا حتیٰ کہ اس کے ہاتھ

بھی کانپنے لگے

روپ اسے دیکھ کر پل میں پریشان ہوئی

عروب۔۔ کچھ نہیں ہو گا تم ریلیکس رہو اور

ہارب کب آیا تھا؟؟

تم نے یقیناً برا خواب دیکھا ہے۔۔ عروب

کی جو حالت ہو رہی تھی روپ کو وہ ذہنی

مرئضہ لگی۔۔ روپ نے خوف سے دھڑکتے

دل کے ساتھ اسے اپنے ساتھ لگا

ن۔۔ نہیں۔۔ میں نے کوئی خواب نہیں دیکھا

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔

ہارب آیا تھا وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے ماما۔۔

عروب روپ سے الگ ہو کر تڑپنے لگی اس

نے اپنے شولڈر کٹ بال مٹھیوں میں

پکڑ کر زور سے کھینچے

ہارب چلا گیا۔۔ سب میری غلطی ہے میری

وجہ سے ہوا ہے سب۔۔

آااااہ۔۔

عروب پاگلوں کی طرح رونے لگی روپ آنکھوں

میں خوف لیے اسے گم سم دیکھی جا رہی تھی

وہ کیا کہہ رہی تھی ہارب آیا اور اسے چھوڑ

کر چلا گیا

لیکن ہارب کب آیا؟ اور اس نے عروب

سے کیوں کہا کہ وہ اب کبھی گاؤں واپس

نہیں آئے گا اور اپنی منگیتر سے نکاح کرے گا

روپ کا دماغ الجھنے لگا اوپر سے عروب کا پاگل

پن اسے پریشان کر رہا تھا

ماما۔۔ بابا کو کہیں ہارب کو روک لیں ورنہ وہ

چلا جائے گا وہ مجھے چھوڑ دے گا وہ مجھے

طلاق دے دے گا۔۔

عروب روپ کے دونوں ہاتھ تھام کر التجاء

کرنے لگی وہ تڑپ رہی تھی اس کی

تڑپ پر روپ کے آنسو جاری ہو گئے

ایسی تو نہیں تھی اس کی بیٹی

لاپرواہ سی، ہر وقت ہنستی رہتی، اپنے شولڈر

کٹ بالوں کو سنوارتی، یونی جاتی موج

مستی کرتی، رونا تو اس کی زندگی میں تھا

ہی نہیں۔۔

پر یہ جو عروب روپ کے سامنے تھی وہ

بہت بدل گئی تھی کل سے روپ اسے

دیکھ رہی تھی

اس کے بال بکھرے رہتے وہ پرواہ نہیں

کررہی تھی، روپ نے کل سے اسے

ایک بار بھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا

وہ بس رو رہی تھی اس کی زبان پر

ایک ہی نام جاری تھا

"ہارب"

اسے صرف ہارب چاہئے تھے اسے ہارب سے

محبت ہو گئی تھی وہ اس سے دور جانے پر

مرنے والی ہو رہی تھی

اس کی حالت دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا وہ ابھی

مر جائے گی۔۔

اپنی لاڈلی بیٹی کی حالت دیکھ کر روپ کا

دل خون کے آنسو رونے لگا

اگر اسے اندازہ ہوتا اس کی بیٹی ہارب کے
لیے اس قدر دیوانی ہے تو وہ کل رات
ہارب کو جانے ہی نہ دیتی
وہ بالاج خانزادہ کے فیصلے کے آگے ڈٹ جاتی
ہر ممکن کوشش کرتی کہ اس کی بیٹی کو اس
کی خوشیاں مل جائیں
آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں؟؟
عروب نے روتے کو روپ کو بازوؤں سے
پکڑ کر چلا کر کہا تو روپ ہوش میں لوٹی
عروب میری جان۔۔
روپ نے اسے خود میں بھینچ لیا
بالاج۔۔۔
بالاج خانزادہ نا جانے کب سے کمرے کے

دروازے پر کھڑا عروب کی اجڑی حالت

دیکھ کر شاکڈ کیفیت میں تھا

روپ کی نظر پڑی تو عروب نے ترچھی نگاہوں

سے بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

اور روپ سے الگ ہو کر بھاگ کر بالاج

خانزادہ کے پیروں میں بیٹھ گئی

بابا۔۔ہارب کو روک لیں ورنہ میں اسے

ہمیشہ کے لیے کھو دوں گی وہ چلا جائے گا

وہ کرن سے نکاح کر لے گا۔۔

آپ کا اللہ کا واسطہ اسے روک لیں۔۔

عروب بالاج خانزادہ کے پیر پکڑ کر ہارب

کے لیے تڑپ رہی تھی اس کا چہرہ آنسوؤں

سے تر تھا آنکھیں مسلسل رونے کی وجہ سے

سرخ ہو گئی تھیں

اس کا پورا وجود خوف سے ہچکولے لے رہا تھا

بالاج خانزادہ نے اپنی بیٹی کی بکھری حالت

دیکھی تو اس کا دل کتنے ہی ٹکروں میں

کٹ گیا

وہ جھکا اور نرمی سے عروب کے کانپتے وجود

کو اس کے بازوؤں سے تھام کر کھڑا کرتے

اپنے سینے سے لگا لیا

عروب باپ کے سینے سے لگ کر مزید تڑپ اٹھی

بابا۔۔ہارب چلا جائے گا اسے روک لیں

وہ آپ کا حکم نہیں ٹالے گا

میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں بابا اسے

روک لیں۔۔

عروب نے بالاج خانزادہ کے سینے سے لگ کر بلکتے ہوئے کہا بالاج خانزادہ نے بھیگی آنکھیں کرب سے بند کرتے اپنے امڈتے آنسوروکے عروب کا جسم اس کی بانہوں میں زلزلوں کی زد میں تھا روپ بیڈ پر بیٹھی اپنی بیٹی کو سسکتے تڑپتے دیکھ کر بے آواز رو رہی تھی

میری طرف دیکھو عروب۔۔

بالاج خانزادہ نے خود کو کمپوز کرتے عروب کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر نرمی سے کہا

نہیں۔۔ بابا۔۔ آپ ہارب کو روکیں

عروب کی ایک ہی ضد تھی اور اس کی زبان پر ہارب کے نام کا ورد تھا

پہلے میری طرف دیکھو عروب۔۔

بالاج خانزادہ نے زرا سختی سے کہا تو عروب

روتے ہوئے اپنے باپ کی کرسٹل گرے آنکھوں

میں دیکھنے لگی

میں ہارب کو واپس لے آؤں گا اور یہ میرا

تم سے وعدہ ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے عروب کے چہرے پر آئے

بال پیچھے کرتے اسے یقین دلایا تو عروب

بے یقینی سے بالاج خانزادہ کی طرف دیکھنے لگی

ہاں۔۔ میں ہارب کو واپس لے آؤں گا لیکن

ایک شرط پر۔۔

بالاج خانزادہ نے عروب کا تر چہرہ ہاتھوں

سے صاف کیا

م۔۔ مجھے آپ کی ساری شرطیں منظور ہیں

عروب نے ہچکی لیتے کہا

تم اپنا حلیہ ٹھیک کرو اور پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ

میں ہارب کو لے آؤں گا۔۔

بالاج خانزادہ کا دل پھٹ رہا تھا اسے اندازہ

ہی نہیں تھا اس کی بیٹی ہارب کے لیے پاگل

ہو رہی ہے اور اگر ہارب واپس نہ آیا تو

اس نے واقعی پاگل ہو جانا تھا

ہاں ہاں۔۔میں ابھی ناشتہ کرتی ہوں ماما میں

فریش ہو جاتی ہوں آپ ناشتہ لا دیں۔۔

عروب جلدی سے کہہ کر واش روم کی طرف بھاگی

روپ اور بالاج خانزادہ کی آنکھوں میں ایک

خوف اترا تھا جسے وہ دونوں ایک دوسرے

کی آنکھوں میں دیکھ چکے تھے

بالاج۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔

روپ کا اشارہ عروب کی پاگلوں جیسی حالت کی طرف تھا اس کی بات پر بالاج خانزادہ خاموش رہا

وہ کیا کہتا۔۔اس کے دل میں بھی ایک خوف سرایت کر گیا تھا جسے وہ زبان پر لانے سے ڈر رہا تھا اتنا اندازہ ان دونوں کو ہو چکا تھا کہ عروب کی سانسیں ہارب سے منسلک ہو چکی ہیں۔۔

آپ کچھ بولتے کیوں نہیں۔۔کچھ کریں بالاج۔۔ ورنہ ہم عروب کو کھو۔۔

ہششش۔۔

اس سے پہلے روپ بات مکمل کرتی بالاج خانزادہ

نے اسے سختی سے ٹوک دیا

تم عروب کا ناشتہ کرواؤ میں حارب کو لے کر

آتا ہوں۔۔اور ہاں۔۔

بالاج خانزادہ واپس مڑا

اسے اکیلا مت چھوڑنا۔۔بالاج خانزادہ نے

آخری الفاظ حکمیہ لہجے میں کہا اور ایک نظر

واش روم کے بند دروازے پر ڈال کر کندھے

سے اجرک ٹھیک کرتا کمرے سے نکل گیا

روپ نے عبادت سے کہہ کر عروب کا ناشتہ

کمرے میں ہی منگوالیا

ناشتہ کرتے وقت بھی عروب کے ہونٹوں پر

حارب کا نام تھا روپ اس کے پاگل پن پر

چپکے سے دو آنسو بہا کر صاف کر لیتی

وہ ماں تھی کب دیکھ سکتی تھی اپنی بیٹی کی

اجڑی حالت ۔۔

روپ نے شدت سے دل ہی دل میں دعا کی

کہ ہارب بالاج خانزادہ کو مل جائے

پر یہ وقت قبولیت کا نہیں تھا

✿✿✿✿

بالاج خانزادہ نے ڈرائیور کو حکم دیا کہ وہ حشمت

علی کے گھر چلے خود وہ گاڑی کی بیک سیٹ

پر بیٹھ گیا

سردار سائیں۔۔ حشمت علی تو آج صبح ہی

گاؤں سے چلا گیا ہے

ڈرائیور نے اپنی معلومات کے مطابق بالاج خانزادہ

کی سماعتوں پر بم پھوڑا

خیریت ۔۔اس نے مجھے اطلاع بھی نہیں دی ؟

کونسی ایمر جنسی پڑ گئی تھی

بالاج خانزادہ حشمت علی کی لاپرواہی پر حیران

ہوا کیونکہ آج تک وہ بالاج خانزادہ کو بغیر

اطلاع دیے کہیں نہیں گیا تھا

سردار سائیں اس کا پوتا ڈاکٹر بن گیا ہے نا۔۔

تو وہ اس کی گھر والی اور اس کا پوتا شہر

روانہ ہو گئے ہیں۔۔۔

ڈرائیور نے مزید معلومات دی

کیا مطلب ؟؟ کب روانہ ہوئے وہ ؟

بالاج خانزادہ کے ماتھے پر پریشانی سے بل پڑے

آج صبح سات بجے وہ شہر کے لیے نکل گئے

تھے اب تک تو پہنچ بھی گئے ہوں گے

تمہاری حشمت علی سے ملاقات ہوئی تھی ؟؟

بالاج خانزادہ نے پر سوچ انداز میں پوچھا

جی سائیں۔۔ صبح مسجد میں ملاقات ہوئی تھی

ڈرائیور نے ڈرتے درتے بتایا کیونکہ بالاج خانزادہ

کے چہرے پر سب پریشانی کی جگہ سختی

نے لے لی تھی

وہ عروب سے وعدہ کر کے آیا کہ وہ ہارب کو

لے کر آتا ہے اور یہاں اسے کچھ اور

سننے کو مل رہا تھا

بالاج خانزادہ غصے سے گاڑی سے نکلا اور دھاڑ

سے دروازہ بند کیا اندر بیٹھا ڈرائیور اور پاس

کھڑے گارڈز بری طرح کانپے

سنو۔۔۔

ج۔۔۔جی سائیں۔۔

تم جانتے ہو وہ کہاں گئے ہیں؟؟

بالاج خانزادہ نے اپنے ابھرتے اشتعال پر

قابو پایا ورنہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ہر

چیز تہس نہس کر دے

کک۔۔کراچی گئے ہیں سائیں

ڈرائیور اب باقاعدہ کانپنے لگا تھا

کراچی کونسی جگہ؟؟ بالاج خانزادہ کو سن کر

تھوڑا حوصلہ ملا تھا

ن۔۔نہیں پتا سائیں۔۔ڈرائیور نے ہکلاتے ہوئے کہا

تو بالاج خانزادہ نے پریشانی سے ماتھا مسلا وہ جانتا

تھا ڈرائیور سچ بول رہا ہے کیونکہ جھوٹ بول

کر اس نے اپنی موت کو دعوت دینی تھی

بابا۔۔کوئی مسئلہ ہے تو بتائیں؟؟

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ ڈیرے کے لیے نکل رہے تھے انہوں نے بالاج خانزادہ کو گاڑی کے قریب پریشان کھڑے دیکھا

تم دونوں ابھی کراچی کے لیے نکل رہے ہو اور آج ہی ہارب کو ڈھونڈ کر اسے حویلی لاؤ یہ میرا حکم ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے سخت لہجے میں حکم دیا تو وہ دونوں جلدی سے سر ہلا کر گاڑیوں کی طرف بڑھے۔۔

آگے بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ خانزادہ کی گاڑی تھی اور پیچھے گارڈز کی پانچ گاڑیاں خان حویلی کے گیٹ سے نکلیں

بالاج خانزادہ سیدھا عروب کے کمرے میں آیا

روپ اسے ناشتہ کروا رہی تھی وہ وہیں سے

واپس مڑ گیا

اگر عروب کے سامنے جاتا تو وہ اس سے ہارب

کے متعلق سوال کرتی اور فلحال بالاج خانزادہ

کو خود بھی اس پتا تھا ہارب کہاں ہے

روپ نے عروب کو ناشتے کی بعد ہلکی پھلکی

میڈیسن دے کر سلا دیا تھا پر وہ گہری نہیں

کچی نیند سو رہی تھی

اس کی آنکھیں ہارب کی منتظ تھیں جیسے اسے

خوف تھا اگر وہ سو گئی تو ہارب آ کر اسے

سوتا دیکھ واپس نہ پلٹ جائے

بالاج خانزادہ کا حکم تھا عروب کو اکیلا نہ

چھوڑا جائے اس لیے روپ عروب کے پاس
ہی بیٹھ گئی تھی
صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام ہو گئی تھی
بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ نے کراچی ہر
جگہ ہارب کو تلاش کیا ہر ہوسپٹل میں دیکھا
جہاں جہاں ان کے کانٹیکٹس تھے انہوں
نے ہر جگہ ہارب کی تلاش جاری کروادی تھی
اب تو شام سے رات ہو گئی تھی پر ہارب
انہیں کہیں نہیں ملا۔۔
انہیں ہر جگہ سے مایوسی ہی مل رہی تھی وہ
دونوں ساتھ ساتھ بالاج خانزادہ کو ساری اپ
ڈیٹس دے رہے تھے
بالاج خانزادہ مایوس سا عروب کے کمرے میں آیا

تو روپ اس کا سر گود میں رکھے اس کے

بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی

بالاج خانزادہ کو دیکھتے ہی عروب کی آنکھوں

میں چمک در آئی وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی

بابا۔۔ہارب آگیا؟؟

عروب جلدی سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور

بالاج خانزادہ کے پیچھے دیکھنے لگی

پر وہ اکیلا ہی تھا عروب کی آنکھوں کی

چمک ماند پڑ گئی

ہ۔۔ہارب نہیں آیا؟ عروب کی آنکھوں میں

خوف پھیلا

بالاج خانزادہ نے بے بسی اور مایوسی سے روپ

کی طرف دیکھا جو پہلے ہی بالاج خانزادہ کا

چہرہ دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ انہیں ہارب نہیں ملا

تم یہاں آؤ۔۔ بیٹھو۔۔

بالاج خانزادہ نے عروب کا بازو پکڑ کر اسے

بیڈ پر بیٹھایا اور خود اس کے رُوبرو بیٹھ گیا

دو موتی ٹوٹ کر عروب کی آنکھوں سے گرے

عروب اگر تم روئی تو میں یہاں سے چلا

جاؤں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے انگلی اٹھا کر دھمکی دی جو

کارگر ثابت ہوئی عروب نے فوراً آنکھیں

صاف کیں

مجھے بتاؤ ہارب کہاں گیا ہے وہ گاؤں میں نہیں ہے

اس نے تم سے کہیں جانے کا ذکر کیا تھا؟؟

بالاج خانزادہ نے نرمی سے پوچھا

وہ رات کو آیا تھا بابا۔۔اس نے مجھ سے کہا

کہ وہ کل ہمیشہ کے لیے کراچی چلا جائے گا

اور پرسوں کرن سے نکاح کر لے گا۔۔

وہ چلا گیا ہے بابا۔۔اور اب وہ کل کرن سے

نکاح کر لے گا۔۔

عروب چہرہ ہاتھوں میں چھپائے سسکنے لگی

ایسا کچھ نہیں ہو گا میں ایسا کچھ ہونے ہی

نہیں دوں گا۔۔اور رات کو ہارب کب

آیا تھا؟؟

بالاج خانزادہ نے عروب کے آنسو صاف کیے

اس کا بس چلتا تو اپنی بیٹی کو رونے ہی نہ دیتا

وہ آیا تھا بابا۔۔ لیکن وہ چلا گیا۔۔وہ مجھے

چھوڑ کر چلا گیا سب میری غلطی ہے میری

وجہ سے وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا

میں نے اس کی بات نہیں مانی میں نے

اس سے وعدہ کیا تھا کہ اسے چھوڑ کر نہیں

جاؤں گی

پر میں نے اپنا وعدہ نہیں نبھایا وہ مجھ سے

ناراض ہو گیا ہے بابا۔۔

وہ اب میری جگہ کسی اور کو دے دے گا۔۔وہ

کل نکاح کر لے۔سب ختم ہو گیا بابا۔۔

میں نے اپنے ہاتھوں اپنی محبت کو مار دیا

عروب پھر سے پاگلوں کی طرح رونے لگی

بالاج خانزادہ نے اسے خود میں بھینچ لیا

عروب ہارب نکاح نہیں کرے گا تمہارے

دونوں لالہ اسے کراچی ڈھونڈ رہے ہیں

لیکن وہ کراچی نہیں ہے تم ٹھیک سے یاد

کرو ہارب نے کراچی کا ہی بولا تھا؟؟

بالاج خانزادہ عروب کے آنسوؤں پر بے

بس ہو رہا تھا اس سے مزید ضبط کرنا مشکل

ہو رہا تھا

ہم دونوں نے آج کراچی کے لیے نکلنا تھا

آپ مجھے حویلی لے آئے اس لیے وہ مجھے

چھوڑ کر چلا گیا آپ مجھے کل رات اس کے

بھیج دیتے۔۔

اب وہ کل کرن سے نکاح کر لے گا۔۔میں

مر جاؤں گی بابا میں مر جاؤں گی

عروب بالاج خانزادہ کے سینے سے لگ کر

آنسو بہا رہی تھی اس کی تڑپ پر وہ

دونوں بھی تڑپ رہے تھے

بالاج خانزادہ کو اپنا آپ مجرم لگنے لگا تھا اسے

لگ رہا تھا وہ اپنی بیٹی کی اس حالت کا

زمہ دار ہے۔۔

تمہیں اپنے بابا پر اعتبار ہے نا؟؟

بالاج خانزادہ کی آنکھ کے گوشے بھیگ رہے تھے

عروب نے روتے ہوئے سر ہلا دیا

میں ہارب کو ڈھونڈ لوں گا۔۔ بالاج خانزادہ

نے فقط اتنا کہا اس سے مزید ضبط کرنا

مشکل ہو رہا تھا وہ جھٹکے سے اٹھا اور عروب

کے کمرے سے نکل گیا

ماما۔۔ اب کیا ہو گا۔۔ لالہ کو ہارب نہیں ملا

کیا سچ میں وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے وہ

کل نکاح تو نہیں کرے گا نا؟؟

عروب پھر سے دیوانوں جیسی باتیں کرنے لگی

روپ نے اپنی آنکھیں صاف کرتے اسے

نرمی سے لیٹایا اور اس کے بالوں میں انگلیاں

پھیرنے لگی تاکہ وہ نیند میں چلی جائے

اگر ہارب نہیں آیا نا تو میں مر جاؤں گی

میں مر جاؤں گی۔۔

عروب بند آنکھوں سے بول رہی تھی بنا یہ

جانے اس کی ماں اس کے الفاظوں پر تڑپ

رہی ہے۔۔

ہارب نے اسے کل موقع دیا تھا کہ وہ سب کو

سچ بتا دے لیکن عروب نے اپنی خود غرضی

میں ہارب کو کھو دیا

رات کے گیارہ بجے بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ

کراچی سے مایوس لوٹے تھے لیکن ہارب کی

تلاش انہوں نے اب بھی جاری کروادی تھی

عبادت نے بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ کو ڈنر

کروادیا تھا ڈنر کے بعد مصطفیٰ سید ھا مہر کے

کمرے میں چلا گیا جسے ناشتے کے بعد اس

نے دیکھا تک نہیں تھا

بہروز خانزادہ اور عبادت بھی عروب کو ایک

نظر دیکھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے تھے

مصطفیٰ کمرے میں داخل ہوا تو مہر بیڈ کراؤن سے

ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹی تھی

وہ شاید نہیں یقیناً مصطفیٰ کا ہی انتظار کر رہی تھی

اسے یقین تھا مصطفیٰ رات اسے ملے بغیر

سوئے گا نہیں۔۔

مصطفٰی کے سینٹ کی خوشبو محسوس کرتے ہی

مہر بند آنکھوں سے مسکرائی تھی وہ کل رات

بھی اسے نہیں ملا تھا آج ان دونوں نے ایک

دوسرے سے ملے بغیر نہیں سونا تھا

آج ان دونوں کو ہی ایک دوسرے کی ضرورت تھی

مصطفٰی آہستہ سے بیڈ پر مہر کے قریب ہی

بیٹھ گیا اور اسے بہکتی نگاہوں سے دیکھنے گا

مصطفٰی کی آنکھوں کی تپش خود پر محسوس

کرتے مہر نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو

مصطفٰی نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام کر اس

کے ہاتھ کی پشت پر ہونٹ رکھے

م۔۔میں ناراض ہوں۔۔

مہر نے آہستہ سے ہاتھ کھینچ کر روٹھے ہوئے

انداز میں کہا اور ہلکا سا رخ موڑ لیا

مصطفیٰ نے ہلکا سا مسکرا کر اپنی اجرک اتار

کر سائیڈ پر رکھی اپنی قمیض کے اوپری دو

بٹن کھولے کف لنکس کھول کر فولڈ کیے

اور مہر کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا

مہر ایک ہی جست میں مصطفیٰ کے ساتھ آ لگی

دونوں کی نظریں ملیں اور دھڑکنوں نے

رفتار پکڑ لی۔۔

اس سے پہلے مصطفیٰ کوئی گستاخی کرتا مہر نے

بے خودی میں ذرا سا جھک کر مصطفیٰ کی

گردن پر اپنے ہونٹ مس کیے

مصطفیٰ کو اپنے اندر تک سکون سرایت کرتا

محسوس ہوا۔۔

وہ پاگل ہی تو تھا اپنی ماہ کے لیے۔۔اس کے لمس کا اس کے ہونٹوں کا،اس کی اداؤں کا

وہ دیوانہ تھا

وہ جب تک اپنی ماہ کا لمس محسوس نہ کرتا اسے اب چین ہی کب ملتا تھا

اور مہر جیسے اس کے دل کی حالت سے واقف تھی وہ جانتی تھی مصطفیٰ کو صرف مہر کی چاہ ہے۔۔

ناراض کیوں ہو؟؟ مصطفیٰ نے مہر کو بالوں سے پکڑ کر اس کا سر اوپر کیا اور اس کی دودھیا گردن پر اپنے تشنہ لب رکھنے گا

مصطفیٰ کے لمس پر مہر کو اپنا آپ ہارتا

محسوس ہوا

آااپ۔۔ کی یاد۔۔ آرہی تھی۔۔ مہر کے منہ

سے بے ربط الفاظ نکلے وہ اس کے لمس

پر پاگل ہو رہی تھی

جس کے ہونٹوں کا رخ اب گردن سے ہوتا

دھڑکنوں پر آرہا تھا

مہر کی دھڑکنوں کا ابھار مصطفیٰ کے سینے سے

ٹچ ہو رہا تھا وہ خود پر ضبط کے لاکھ پہرے

بیٹھا رہا تھا

اوپر سے مہر کی سانس لیتی اوپر نیچے ہوتی دھڑکنیں۔۔

مصطفیٰ کو بہکا رہی تھیں

میں نے بھی تمہیں بہت مس کیا۔۔

مصطفیٰ نے بہکتے ہوئے ہونٹ مہر کے کان کے

قریب لے جاتے مدھم سرگوشی کی

مہر کا آدھے سے زیادہ وجود مصطفیٰ کے اوپر تھا

اس کا ایک ہاتھ مہر کی کمر پر جبکہ دوسرے ہاتھ

سے وہ مہر کے نازک بدن پر بے باکی سے

گستاخیاں کر رہا تھا

مہر آنکھیں بند کیے لمبے سانس لیے مصطفی کے

ہاتھ کی گستاخیوں پر شرم سے سرخ ہو رہی تھی

تو۔۔مت جایا کریں نا۔۔مجھ سے دور۔۔

مہر نے دھڑکتے دل سے کہا

اب نہیں جاؤں گا۔۔مصطفیٰ کہتے ہی مہر کے

کانپتے ہونٹوں پر جھک گیا آج اس کے لمس

میں شدت تھی وہ مہر کے نچلے ہونٹ کو

دانتوں میں دبائے کھینچ رہا تھا کبھی ہونٹ سک

کرنے لگتا

مہر اس کے جان لیوا لمس پر بے حال ہو رہی تھی

اس نے مصطفیٰ کی شرٹ مٹھیوں میں زور

سے بھینچ رکھی تھی

مصطفیٰ آج اس کے ہونٹوں پر جتنی بے رحمی دکھا

رہا تھا اسے یقین ہو گیا تھا

مہر اس کا جنونی لمس سہہ جاتی پر اسے خود

سے دور نہیں جھٹکتی تھی اور اس کا خود کے

لیے یہی پاگل پن مصطفیٰ کو مزید اس کا

دیوانہ بنا دیتا تھا

وہ دونوں مدہوشی میں ایک دوسرے کی سانسیں

پی رہے تھے مصطفیٰ اس کے ہونٹوں کو چھوتا

اسے بیڈ پر لیٹا گیا وہ آج مہر کے ساتھ ہی

اس کے کمرے میں ساری رات رہا تھا پر
مصطفیٰ نے اپنی حدوں کو پار نہیں کیا تھا
اسے رخصتی کا شدت سے انتظار تھا اور وہ
اس رات کو بہت حسین بنانا چاہتا تھا

اگلا سارا دن بھی گزر چکا تھا پر ہارب کا کچھ
پتا نہیں چلا تھا
کل تو پھر عروب بول رہی تھی تڑپ رہی تھی
ہارب کا نام لے رہی تھی
پر آج تو اسے چپ ہی لگ گئی تھی صبح روپ
نے اسے ناشتہ کروایا تو اس نے چپ چاپ کر لیا
نہ ہارب کا پوچھا نہ روئی نہ کوئی اور بات کی۔۔

روپ اسے ناشتہ کرواتی رہی اور وہ خاموشی سے سر جھکائے کرتی رہی

روپ کا دل پھٹ رہا تھا عروب کی ویران آنکھیں دیکھ کر۔۔۔

بالاج خانزادہ بھی شام کو مایوس لوٹا تھا وہ عروب کے کمرے کے دروازے پر کھڑا اسے بے بسی سے دیکھ رہا تھا

عروب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہونٹ سیے چھت کو گھور رہی تھی

اس کی اجڑی حالت بالاج خانزادہ کو مار رہی تھی بالاج خانزادہ نے آج زندگی میں پہلی بار خود کو بے بس محسوس کیا

وہ عروب کی حالت کا زمہ دار خود کو گردان

رہا تھا

اسے اندازہ ہی نہیں تھا عروب ہارب سے اس

قدر محبت کرتی ہے کہ اس کے لیے خود کو

تباہ کرنے پر آجائے گی

کاش وہ پرسوں ہارب کے ساتھ اسے رخصت

کر دیتا کم از کم وہ ہارب کے ساتھ خوش

تو رہتی۔۔

عروب کی چپ پوری خان حویلی کو اندر ہی

اندر کھائے جا رہی تھی

حویلی کے سب لوگ باری باری عروب کے ساتھ

وقت گزارنے آتے اس سے باتیں کرتے

ہنسی مذاق کرتے پر عروب خاموش نگاہوں

سے انہیں دیکھتی رہتی

یا نظروں کا زاویہ بدل کر کبھی چھت کو تو

کبھی زمین کو گھنٹوں گھنٹوں دیکھتی رہتی

روپ اور بالاج خانزادہ کے لیے یہ وقت کسی

قیامت سے کم نہیں تھا

وہ اپنی لاڈلی بیٹی کو اپنی ہی آنکھوں کے

سامنے رفتہ رفتہ مرتا ہوا دیکھ رہے تھے

آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا ارب کو گئے پر اسے

نہیں ملنا تھا وہ نہیں تھا

بہروز خانزادہ مصطفیٰ اور بالاج خانزادہ

کے جتنے بھی کانٹیکٹس تھے انہوں نے ہر

جگہ ہارب کی تلاش جاری کروادی تھی

پر ہر طرف سے وہ مایوس ہی ہوئے تھے

عروب کو مزید چپ لگ گئی تھی یہاں تک

کہ وہ اب روتی بھی نہیں تھی

روپ کا دل چاہتا تھا وہ روئے اپنی ماں سے

اپنا دکھ بانٹے تاکہ اس کا بوجھ ہلکا ہو

پر عروب کو ایسی چپ لگی جیسے اس کے

منہ میں زبان ہی نہ ہو جیسے وہ کبھی بولی

ہی نہ ہو

ہر وقت بولنے والی عروب اب بولنا ہی بھول

گئی تھی

بابا مجھے نہیں لگتا ہارب اور اس کی فیملی

کراچی میں ہے۔۔

ڈیرے پر بالاج خانزادہ مصطفیٰ اور بہروز

خانزادہ بیٹھے تھے

بہروز خانزادہ کو کراچی سے اپنے ایک فرینڈ

کی کال آئی تھی جس کا بھائی ڈاکٹر تھا

اس کے زریعے بہروز خانزادہ نے ہارب کو تلاش

کیا پر وہاں سے بھی وہ مایوس ہوا

فون بند ہوتے ہی بہروز خانزادہ کے دماغ میں

جو بات پچھلے ایک ہفتے سے چل رہی تھی

اس نے کہہ دی

ہمم--

اس کی بات پر بالاج خانزادہ نے پر سوچ اندار

میں محض ہمم کہا

لیکن اس نے عروب کو کراچی کا ہی بتایا تھا

مصطفٰی خانزادہ نے کہا

مجھے تو لگتا ہے کراچی کا بتا کر وہ کہیں

اور شفٹ ہو گیا ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے پھر سے اپنے دل کی بات کہی

لیکن کیوں۔۔ بڑے پاپا نے اسے یہ تو نہیں

کہا تھا کہ اپنی بیوی اور بچے سے دستبردار

ہی ہو جانا

انہوں نے محض بچہ نہ ہونے تک عروب کو

حویلی میں رہنے کو بولا تھا

کم از کم فون کر کے خیریت تو معلوم کر سکتا

ہے نا۔۔

مصطفیٰ کو اب ہارب پر غصہ چڑھتا تھا اس

کا دل کرتا تھا ہارب اس کے سامنے ہو اور

وہ اسے دو تین لگا ہی دے

جس کی وجہ سے اس کی بہن کی یہ حالت

ہوئی تھی

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لالہ۔۔ کم از کم فون کر کے خیریت تو معلوم کرے

بہروز خانزادہ کو بھی مصطفیٰ کی بات سے اِتفاق ہوا

بالاج خانزادہ خاموشی سے ان دونوں کی گفتگو سن رہا تھا

وہ کیا بولتا وہ اپنی بیٹی کی حالت کا زمہ دار خود کو ہی ٹھہراتا تھا

اس ایک ہفتے سے وہ جتنے کرب میں مبتلا تھا اس کا اللہ جانتا تھا

وہ اپنی جگہ خود کو مجرم سمجھتا

اور روپ خود کو مجرم سمجھتی۔۔

بالاج خانزادہ اس بات سے تکلیف میں تھا

کہ وہ ہارب کے ساتھ عروب کو جانے سے

نہ روکتا

اور روپ اس بات سے کرب میں تھی کہ

کاش وہ عروب سے ملنے کی ضد ہی نہ کرتی

کم سے کم وہ ہارب کے ساتھ ہوتی اور

خوش ہوتی۔۔

دونوں اپنی اپنی جگہ خود کو قصوروار

ٹھہرا رہے تھے

اور دونوں ہی ایک سچ سے ناواقف تھے جو

صرف ہارب اور عروب ہی جانتے تھے

✿✿✿✿

رات گیارہ بجے کا وقت تھا بہروز خانزادہ

ڈیرے سے آج لیٹ لوٹا تھا

وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا جیسے ہی

کمرے میں داخل ہوا عبادت سرخ نیٹ کی

گھٹنوں تک آتی نائٹی پہنے ڈریسنگ ٹیبل

کے سامنے کھڑی گیلے بالوں میں برش

کر رہی تھی

وہ ابھی شاور لے کر نکلی تھی نائٹی اسے

کچھ دن پہلے بہروز خانزادہ نے لا کر دی تھی

اور اس کا حکم تھا کہ وہ روز رات یہی

نائٹی پہن کر سویا کرے گی

بہروز خانزادہ نے مسکراتی آنکھوں سے

عبادت کی پشت کو دیکھا سلیولیس نائٹی

میں عبادت کے ددھیا بازو اور بیک ڈیپ

گلے میں عبادت کا غضب ڈھاتا سراپا بہروز

خانزادہ کو اپنی طرف مائل کر رہا تھا

نائٹی کے آگے اور بیک گلے پر باریک نیٹ لگی

تھی جس سے عبادت کی خوبصورت

رعنائیاں صاف دکھ رہی تھی

عبادت نے شیشے کے عکس میں بہروز خانزادہ

کو دیکھا اور ہلکا سا مسکرا کر پھر سے

بالوں میں برش کرنے لگی

بہروز خانزادہ نے اجرک اتار کر صوفے پر

رکھی اور عبادت کے پیچھے کھڑا ہو گیا

اس نے عبادت کے ہاتھ سے ہیئر برش لیا اور

نرمی سے اس کے بالوں میں برش کرنے لگا

اتنی دیر کیوں لگادی؟ آپ بہت انتظار کرواتے

ہیں مجھے..

عبادت نے شیشے میں بہروز خانزادہ کے عکس کو دیکھتے محبت بھرا شکوہ کیا

مجھے اچھا لگتا ہے تمہیں انتظار کروانا۔۔

بہروز خانزادہ نے ہیئر برش ڈریسنگ ٹیبل کی طرف اچھالا اور پیچھے سے عبادت کے گیلے بال آگے کرتے اس کی گردن پر ہونٹ رکھے گی

عبادت کے بدن سے اٹھنے والی مسحور کن خوشبو بہروز خانزادہ نے گہرا سانس لیتے خود میں اتاری

بہروز خانزادہ کے پر حدت ہونٹوں کے لمس پر عبادت گلابی ہوئی

لیکن مجھے اچھا نہیں لگتا انتظار کرنا۔۔

عبادت نے رخ موڑ کر بہروز خانزادہ کے

گلے میں بانہیں ڈال کر کہا

بہروز خانزادہ نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ

کر اپنی طرف جھٹکا دیا تو عبادت کی

دھڑکنیں بہروز خانزادہ کے سینے سے ٹکرائیں

تو پھر کیا اچھا لگتا ہے میری ہاٹ وائف کو؟

بہروز خانزادہ نے ایک ہاتھ عبادت کی کمر پر

جبکہ دوسرا ہاتھ عبادت کی برہنہ ٹانگوں میں

لے جاتے اسے گود میں اٹھایا

آپ کے قریب رہنا۔۔

عبادت نے مسکرا کر کہا

بہروز خانزادہ نے اسے بیڈ پر لیٹایا اور خود

بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا

آجاؤ پھر میرے قریب۔۔

بہروز خانزادہ نے بھاری گھمبیر آواز میں کہا تو

عبادت گہری مسکراہٹ لیے بہروز خانزادہ

کے اوپر چڑھ کر لیٹ گئی

اس کا پورا وجود بہروز خانزادہ کے اوپر تھا

اس نے بہروز خانزادہ کے سینے پر سر رکھا

اور سکون سے آنکھیں بند کر لیں

بہروز خانزادہ اس کے گیلے لمبے بالوں میں

انگلیاں چلانے لگا

کچھ پل یونہی خاموشی کی نذر ہوئے

عبادت۔۔

بہروز خانزادہ نے مدھم سرگوشی سے پکارا

تو عبادت نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں

جی۔۔

عبادت نے اسی پوزیشن میں لیٹے کہا

کچھ کرنا ہے یا یونہی میرے جزبات جگانے ہیں

بہروز خانزادہ نے معصومیت سے کہا تو

عبادت نے لب دانتوں تلے دبائے

م۔۔میں۔کیا کروں؟؟

عبادت نے تیز ہوتی دھڑکنوں پر قابو پاتے کہا

تو بہروز خانزادہ نے اس کی کمر پر گرفت

مضبوط کرتے اسے جھٹکے سے اپنے نیچے کیا

تمہیں نہیں کرنا تو میں کرلیتا ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے شرارت سے کہتے اس کے

کندھے سے نائٹی کھسکائی

بہروز خانزادہ جھکا اور عبادت کے برہنہ کندھے

پر اپنے دہکتے ہونٹ رکھنے لگا

اس نے عبادت کے دوسرے کندھے سے بھی

نائٹی کھسکا دی

اسکی خوبصورت رعنائیاں بہروز خانزادہ کی

آنکھوں کے سامنے تھیں

بہروز خانزادہ نے بہکی آنکھوں سے عبادت

کی دھڑکنوں کو دیکھا

پھر جھکتے وہاں اپنی محبت بھری مہریں

لگانا لگا

بہروز خانزادہ کے لمس میں شدت محسوس

کرتے عبادت کی جان پر بن آئی تھی

عبادت جب تم نائٹی پہن کر میرے سامنے

آتی ہو تو میرا اپنا آپ لٹانے کو دل کرتا ہے

تم ہر بار میرا دل لوٹ لیتی ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے زرا سا اوپر ہوتے عبادت

کی آنکھوں میں دیکھتے کہا

عبادت کی ریڑھ کی ہڈ میں سنسناہٹ دوڑ گئی

بہروز خانزادہ ہلکا سا مسکرا کر پھر سے

عبادت کی گردن پر جھکا اور اس کی

سکن دانتوں میں دباتے کھینچنے لگا

عبادت تھوک نگلتے بہروز خانزادہ کے آگ

کی طرح بہروز خانزادہ کے دہکتے ہونٹ

اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی

بہروز خانزادہ کے دانتوں کا درد برداشت

کرتے عبات نے آنکھیں زور سے میچ کر

نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا تھا

ساتھ ہی اس نے بہروز خانزادہ کی قمیض

بازوؤں سے پکڑ کر مٹھی میں دبوچی تھی

بہروز خانزادہ تھوڑی دیر بعد پیچھے ہوا

پتا ہے جب میں تمہاری گردن پر لو بائٹس

دیکھتا ہوں تو مجھے شدت سے احساس

ہوتا ہے تم صرف میری ہو

تم پر میرا حق ہے، تم، تمہاری خوشبو،

تمہاری خوبصورت رعنائیاں تمہارا دودھیا

سراپا، سب پر میرا حق ہے

عبادت کی گردن پر بہروز خانزادہ نے لو

بائٹ بناتے اس پر پیار سے ہونٹ رکھے تھے

عبادت بہروز خانزادہ کی باتوں پر شرم

سے سرخ پڑ رہی تھی

بہروز خانزادہ سے مزید ضبط کرنا مشکل

ہو رہا تھا وہ زرا سا اٹھا اپنی قمیض اتار

کر سائیڈ پر رکھی

ایک ہاتھ سے عبادت کے ہلکے نم بالوں کو

پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے گال پر رکھتا

شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا

بہروز خانزادہ عبادت کے ہونٹوں کو اپنے

ہونٹوں میں دبائے سک کرنے لگا

ہر رات کی طرح آج بھی وہ عبادت کے

ہوش ٹھکانے لگا رہا تھا

عبادت اس کا بھرپور ساتھ دیتی تھی پر

جب بہروز خانزادہ کی شدتیں بڑھتی

عبادت کی ہمت جواب دے جاتی وہ خود

کو بہروز خانزادہ کے سپرد کر دیتی

اپنے ہونٹوں اس کے لبوں کا دہکتا لمس

محسوس کرتے عبادت کو آج بھی اندازہ

ہو گیا تھا وہ بہروز خانزادہ کی شدتوں

کے آگے ہار جائے گی

پھر بھی وہ بہروز خانزادہ کا ساتھ دے

رہی تھی اور اس کا ساتھ ملتے ہی بہروز

خانزادہ مزید شیر ہوا تھا اسے خماری

چھائی تھی

بہروز خانزادہ نے عبادت کا نچلا لب

اپنے دانتوں سے کھینچا

ان دونوں کی سانسیں ہموار ہوئی تھیں

لمبی سانسیں لیتے وہ دونوں ایک دوسرے

کہ آنکھوں میں دیکھ رہے تھے

بہروز خانزادہ نے عبادت کی دھڑکنوں کو ہاتھ سے

دباتے اسے سسکی لینے پر مجبور کیا تھا

ب۔۔۔۔بہروز۔۔

ہ۔۔ہاتھ۔۔ہٹائیں۔۔

عبادت نے مچلتے ہوئے بہروز خانزادہ کے

بالوں میں ہاتھ ڈال کر اسے پیچھے کرنا چاہا

پر بہروز خانزادہ اس کے مچلنے پر مزید

اس کی دھڑکنوں کو دباتے اس کی نائٹی

اس کے نشیب و فراز سے نیچے کھسکا گیا

بہروز خانزادہ عبادت کے نشیب و فراز پر

جھکتا انہیں سک کرنے لگا

عبادت کی میٹھی سسکیاں بہروز خانزادہ
کو مزید بہکا رہی تھیں
آہستہ آہستہ اس نے خود کو اور عبادت کو
ہر پردے سے آزاد کر دیا
ہر رات کی طرح آج بھی عبادت اس کی
شدتوں کے آگے ہاری تھی
اس کی گردن اور دھڑکنوں پر بہروز خانزادہ
کی شدتوں کے نشان پوری آب و سے چمک
رہے تھے
بہروز خانزادہ کی جنونیت سے عبادت کے
لب سرخ قندھاری ہوئے تھے

آج ہارب کو گاؤں چھوڑے ایک مہینہ ہو گیا تھا

عروب نے ابھی تک اپنی چپ نہیں توڑی تھی

اس کے ساتھ روپ اور بالاج خانزادہ کو بھی

چپ لگ گئی تھی

وہ صرف عروب کے آس پاس رہتے اور اسی کا

خیال رکھتے بالاج خانزادہ نے ڈیرے اور پنچائیت

میں وقت دینا بھی کم کر دیا تھا

پر ہارب کی تلاش اب بھی جاری تھی وہ ایسا

گیا کہ نہ لوٹا اور نہ ہی کسی کو ملا۔۔

بالاج خانزادہ کی اتنی پہنچ بھی بیکار ثابت

ہو رہی تھی ہارب تو ایسے جیسے اس کا

کہیں نام و نشان ہی نہیں ہو

آج صبح سے عروب کی طبیعت ٹھیک نہیں

تھی ایک بار تو وہ چکر کھا کر گرنے والی تھی

روپ نے اسے سنبھال کر بیڈ پر لیٹایا

بالاج خانزادہ نے لیڈی ڈاکٹر کو کال کر کے حویلی

آنے کا حکم دیا

اس وقت وہ عروب کے کمرے میں اس کا

چیک اپ کر رہی تھی بالاج کمرے سے چلا گیا

تھا روپ کو لگا پریگننسی کی وجہ سے ویکنس

ہو گئی ہو گی

عروب چپ چاپ لیٹے چھت کو گھور رہی

تھی جب ڈاکٹر کی بات پر اس کی حیرت

سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

شی از پریگننٹ۔۔

سٹارٹنگ میں ویکنس ہو جاتی ہے آپ ان

کی ڈائیٹ کا خاص خیال رکھیں میں کچھ

ٹیسٹ لکھ رہی ہوں کل ہوسپٹل آکر لازمی

کروالیں

اور یہ میڈیسن انہیں ٹائم پر دیں۔۔

ڈاکٹر نے میڈیسن اور ٹیسٹ لکھ کر روپ

کی طرف پرچی بڑھائی تو روپ نے

خاموشی سے تھام لی

لیکن عروب کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے

حویلی آنے سے پہلے وہ اور ہارب ایک دوسرے

کے ساتھ وقت گزار چکے تھے

تو کیا اس کا جھوٹ سچ ثابت ہو گیا وہ

واقعی پریگننٹ ہو گئی تھی

عروب جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی اور ڈاکٹر

کی طرف دیکھنے لگی

ڈاکٹر نے مسکرا کر عروب کی طرف دیکھا
اور جانے کے لیے کھڑی ہو گئی

عروب کے اچانک اٹھنے پر روپ نے سوالیہ
نظروں سے عروب کی طرف دیکھا

ڈ۔۔ڈاکٹر۔۔میں سچ میں پریگننٹ ہوں؟؟

عروب نے آج ایک ماہ بعد منہ کھولا تو وہ
بھی یہ پوچھنے کے لیے کہ وہ سچ میں پریگننٹ
ہے یا نہیں۔۔

عروب کے سوال پر روپ نے حیرت سے
عروب کی طرف دیکھا

یس۔۔یو آر پریگننٹ۔۔

ڈاکٹر نے کھڑی ہوتے مسکرا کر کہا

آپ سچ کہہ رہی ہیں؟؟

عروب نے پھر سے سوال کیا تو روپ نے

اسے الجھ کر دیکھا

عروب تم تین مہینوں سے پریگننٹ ہو پھر

بار بار ڈاکٹر سے کیوں پوچھ رہی ہو

روپ نے نرمی سے کہا تو ڈاکٹر نے حیرت

سے روپ کی طرف دیکھا

نہیں سردارنی جی۔۔آپ کی بیٹی کی

ابھی پریگننسی سٹارٹ ہوئی ہے آپ کو

شاید غلط فہمی ہوئی ہے

ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا تو روپ نے

نا سمجھی سے پہلے ڈاکٹر پھر عروب کی

طرف دیکھا

جو سر جھکائے اپنی ہی سوچوں میں گم

ہو چکی تھی

روپ کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا

ٹھیک ہے شاید مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی

روپ نے سر ہلا کر کہا تو ڈاکٹر مسکرا کر

چلی گئی

عروب۔۔ تم کچھ چھپا رہی ہو نا؟؟

ڈاکٹر کے جاتے ہی بالاج خانزادہ کمرے میں

آ گیا وہ روپ کی بات سن چکا تھا

روپ کے پوچھنے پر عروب خاموش ہی

رہی۔۔

عروب مجھے جواب چاہیئے جس دن سے

ہارب گیا ہے مجھے لگتا ہے تم ہم سے کچھ

چھپا رہی ہو

روپ نے جانچتی نظروں سے عروب کی
طرف دیکھا

بالاج خانزادہ عروب کے قریب ہی بیڈ پر
بیٹھ گیا

آرام سے بات کرو روپ۔۔اس کی طبیعت
پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے

بالاج خانزادہ کے لیے ہی کافی تھا کہ عروب
کچھ بولنے لگی ہے اس نے عروب کو کندھوں
سے تھام کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا

جبکہ روپ کی بات پر عروب نے نظریں چرائیں

بالاج۔۔یہ ہم سے کچھ چھپا رہی ہے اس
رات ہار ب جب اسے لینے آیا تھا تو وہ اسے
کہہ رہا تھا سب کو سچ بتا دو

اسے پوچھیں وہ کس سچ کی بات کر رہا تھا

روپ کے دماغ میں جو سوال پچھلے ایک ماہ

سے اسے تنگ کر رہا تھا آج اس نے پوچھ

ہی لیا۔۔

ہارب کے نام پر عروب کی آنکھوں سے موتی

ٹوٹ کر گرے

روپ کی بات پر بالاج خانزادہ بھی سوچ میں

پڑ گیا

آپ کو سن کر خوشی نہیں ہوئی میں ماما

بننے والی ہوں

عروب کے چہرے پر چمک تھی آج ایک مہینے

بعد اس نے کسی بات پر ری ایکٹ کیا تھا

اور وہ بھی خوشی والا۔۔

ہمیں تو دو مہینے پہلے ہی پتا چل گیا تھا

کہ تم ماما بننے والی ہو

شاید تمہیں آج پتا چلا ہے۔۔

روپ نے جتانے والے انداز میں کہا تو عروب

چپ سی کر گئی

اور تم ڈاکٹر سے بار بار کیوں پوچھ رہی

تھی کہ تم واقعی پریگننٹ ہو یا نہیں۔۔

جبکہ یہ بات اپنے نکاح کی رات تم خود

ثبوت کے ساتھ ہمیں بتا چکی ہو

روپ تو آج عروب سے وہ سارے سوال کر

رہی تھی جو اس کے دماغ میں آ رہے تھے

بالاج خانزادہ خاموشی سے ان ماں بیٹی

کی باتیں سن رہا تھا

م۔۔مجھے سن کر اچھا لگا تھا اس لیے بار
بار پوچھ رہی تھی

عروب کے کہنے پر روپ نے تاسف سے عروب
کی طرف دیکھا

بالاج خانزادہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں روپ
کو خاموش رہنے کو کہا تو وہ چپ ہو گئی

روپ خاموشی سے اٹھ کر روپ کے لیے
کچھ کھانے کے لیے لینے چلی گئی

اپنی ماما کی باتیں دل پر مت لینا وہ بس
تمہیں لے کر پریشان ہے

بالاج خانزادہ نے عروب کے بال نرمی سے
کان کے پیچھے اڑستے کہا تو عروب کی
آنکھیں جھلمل ہونے لگیں

اس کے ماں باپ اس کے لیے کتنے پریشان
ہو رہے تھے وہ اس کی کتنی کیئر کر رہے تھے
اور عروب ان سے سچ چھپا کر ان کے
جزبات سے کھیل رہی تھی

روپ کے پوچھنے پر اس کا دل چاہا وہ انہیں
سچ بتا دے پر اس کے دل میں ڈر بیٹھ گیا
ہارب کو تو وہ کھو چکی تھی سچ بولنے
پر اس نے روپ اور بالاج خانزادہ کو بھی
کھو دینا تھا

اسی ڈر سے عروب آج پھر خاموشی اختیار
کر گئی تھی

پر وہ کب تک سچ چھپاتی آخر ایک دن
سچ تو روپ اور بالاج خانزادہ کو پتا چلنا

ہی تھا

ہارب۔۔آپ کہاں ہو؟میرا جھوٹ سچ ہو گیا ہے میں سچ میں پریگننٹ ہو گئی ہوں آپ پاپا بننے والے ہیں

پلیز ایک بار واپس آجاؤ میں سب سے کہہ دوں گی میرا ہارب بے قصور ہے

سزا کی حقدار صرف ہارب کی عروب ہے

مجھے تو لگا تھا میں مر جاؤں گی پر اللہ نے مجھ میں ایک نئ شامل کر دی ہے

اب کیسے خود کو مار دوں کیسے آپکی اولاد کا خیال نہ رکھوں

نہیں ہارب۔۔میں ہمارے بچے کا خیال رکھوں گی جب آپ واپس آؤ گے جب آپ کو پتا

چلے گا آپ پاپا بن گئے ہو تو مجھے آپ کے
چہرے پر پاپا بننے کی خوشی دیکھنی ہے
ایک بار لوٹ آؤ میں سب کو سچ بتا دوں گی
عروب کی آنکھوں سے آنسو نکل کر بالاج
خانزادہ کی قمیض بھگو رہے تھے
وہ پہلے مرنے کی خواہش کر رہی تھی پر
آج اس میں جینے کی خواہش جاگ گئی تھی
پر یہ تو وقت نے بتانا تھا عروب کی پہلے
کی دعا قبول ہو گی یا آج کی

حویلی میں معمول کی چہل پہل جاری تھی
سب اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے
بہروز خانزادہ اور عبادت کیچن میں گھسے

تھے عبادت بہروز خانزادہ کے لیے ہمیشہ
کی طرح چائے بنا رہی تھی اور بہروز خانزادہ
ہمیشہ کی طرح اسے پیار بھری نظروں سے
دیکھ رہا تھا
مصطفیٰ شاور لے کر نکلا وارڈروب سے بلیو
جینز اور وائیٹ شرٹ نکال کر پہنی جو اس
کی سفید رنگت پر جچ رہی تھی
ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا وہ شرٹ کے
بٹنز بند کر رہا تھا جب ایک بٹن ٹوٹ کر
اس کے ہاتھ میں آگیا
مصطفیٰ نے بدمزہ ہو کر ہاتھ میں آئے بٹن
کی طرف دیکھا
اس نے گہرا سانس لیتے بٹن ڈریسنگ ٹیبل

پر رکھا پھر وارڈروب کی طرف بڑھا تاکہ

دوسری شرٹ پہن لے

تبھی اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا

آجاؤ۔۔

مصطفیٰ نے مصروف سے انداز میں کہا تو

بیلا مسکراتے ہوئے اندر آئی

مصطفیٰ کہیں جا رہے ہو؟؟

مصطفیٰ کی دروازے کی طرف پیٹھ تھی

وہ ہینگ ہوئی شرٹ دائیں بائیں گھما کر

سوچ رہا تھا کہ اس پر اچھی لگے گی یا نہیں۔۔

بیلا کی آواز پر وہ جھٹکے سے پلٹا

اس کی شرٹ جو اس نے پہن رکھی تھی

اس کے اوپری دو بٹن کھلے تھے

سیکنڈ والا ٹوٹا ہوا تھا

تم۔۔

مصطفیٰ نے سنجیدگی سے کہتے نا مخصوص

انداز میں شرٹ کے بٹن بند کرنا چاہے

پر سیکنڈ والا بٹن ٹوٹا ہوا تھا اس لیے اس

نے سینے سے شرٹ ٹھیک کی

کیوں میں نہیں آسکتی؟؟

بیلا نے مسکرا کر کہا اور کمرے کے اندر

چلی آئی

ایسی بات نہیں ہے۔۔

مصطفیٰ نے شرٹ ہینگر سے نکال کر ہینگر

بیڈ پر پھینکا

اچھی تو لگ رہی ہے یہ والی شرٹ پھر

چینج کیوں کر رہے ہو؟

بیلا نے اس کے ہاتھ میں دوسری شرٹ دیکھتے

کہا۔۔۔

اس کا بٹن ٹوٹ گیا ہے اس لیے چینج کر رہا ہوں

مصطفیٰ کہتے ہی ڈریسنگ روم جانے لگا

کیونکہ کمرے میں بیلا کھڑی تھی وہ اس کے

سامنے شرٹ چینج نہیں کرنا چاہتا تھا

میں لگا دیتی ہوں بٹن۔۔ تم یہی شرٹ پہنی

رکھو اچھی لگ رہی ہے

بیلا نے جلدی سے کہا تو مصطفیٰ رک گیا

نہیں تھینک یو۔۔ مصطفیٰ نے مسکرا کر کہا

ارے رہنے دو تھینک یو۔۔ ادھر آؤ میں بٹن

لگا دیتی ہوں

بیلا نے مصطفیٰ کو بازو سے پکڑ کر کہا تو

مصطفیٰ نے ہڑ بڑا کر اپنے بازو کی طرف دیکھا

اچھا ٹھیک ہے میں چینج کر کے آتا ہوں پھر

تم بٹن لگا دینا

مصطفیٰ نے آہستہ سے بازو چھڑایا

میں ایسے ہی لگا دوں گی۔۔ تم بس سیدھے

کھڑے ہو۔۔

بیلا کہہ کر ادھر ادھر سوئی دھاگہ ڈھونڈنے لگی

میرے کمرے میں سوئی دھاگہ نہیں ہے اور

میں لیٹ بھی ہو رہا ہوں۔۔

اٹس اوکے میں چینج کر لیتا ہوں

مصطفیٰ نے جھوٹ بول کر جان چھڑائی

وہ کہیں نہیں جا رہا تھا

اوکے۔۔بیلا نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے

مصطفیٰ ڈریسنگ روم چینج کرتے بیلا کے

متعلق سوچ رہا تھا

اسے یوں بیلا کا بت تکلف ہونا اچھا نہیں

لگتا تھا اگر مہر اسے اس کے کمرے میں

دیکھ لے تو مصطفیٰ کی جان ہی لے لے۔۔

پانچ منٹ بعد مصطفیٰ شرٹ پہن کر باہر

آیا تو بیلا ابھی بھی کمرے میں موجود تھی

مصطفیٰ خاموشی سے ڈریسنگ ٹیبل کے

سامنے کھڑا ہوا خود پر پرفیوم سپرے کیا

پھر بالوں میں برش کرنے لگا

وہ بیلا کو منہ پر کہہ بھی نہیں سکتا تھا

کہ بہن کمرے سے جاؤ ورنہ میری بیوی

میرا حویلی سے نکلنا ہی بند کر دے گی۔۔

ویسے تم کہاں جا رہے ہو۔۔

بیلا مصطفیٰ کے ساتھ کھڑی ہو کر ڈریسنگ

ٹیبل پر پڑے اس کی پرفیومز کولیکشن

چیک کرنے لگی

اس نے ایک پرفیوم اٹھائی اور اسے سمیل

کرنے لگی

کہیں نہیں۔۔بس ڈیرے پر جانا ہے

مصطفیٰ کو یہی بہانہ سوجھا

اوہ۔۔بیلا نے ہونٹوں کو رول کر کے ایک

ادا سے کہا

تم نے ابھی کونسا سینیٹ لگایا؟؟

بیلا نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے پرفیومز

کی طرف دیکھتے کہا

تو مصطفیٰ نے خاموشی سے ایک پرفیوم

کی بوتل اٹھا کر بیلا کی طرف بڑھا دی

مصطفیٰ کا دل انجانے خوف سے دھڑک

رہا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے کچھ غلط

ہونے والا ہے

ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا جب اس کی

سماعتوں سے بیلا کی آواز ٹکرائی

نہیں مصطفیٰ۔۔یہ وہ سینیٹ نہیں ہے جو

تم نے ابھی لگایا ہے

ایک سیکنڈ مجھے چیک کرنے دو۔۔

بیلا کہتے ہی مصطفیٰ کو کچھ بھی سوچنے

سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے قریب

ہوئی اور مصطفیٰ کی شرٹ زرا سی پکڑ کر

اپنا چہرہ اس کے سینے کے قریب

لے جاتے ایک لمبی سانس لی

مصطفیٰ۔۔۔۔

ابھی بیلا مصطفیٰ کے قریب ہوئی تھی کہ

مہر کی غصے سے بھری آواز سُنائی دی

مصطفیٰ نے سر گھما کر دیکھا تو مہر دروازے

کے بیچ و بیچ کھڑی غصے سے آنکھوں میں

آنسو لیے انہیں ہی دیکھ رہی تھی

بیلا جلدی سے مصطفیٰ سے دور ہوئی

کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں۔۔

بے یقینی، غصہ، افسوس، آنسو۔۔

ماہ۔۔

مصطفیٰ کا دل انجانے خوف سے کانپا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر کے

قریب ہونے کی؟؟

مہر تیز قدم لیتی بیلا کے رُو برو کھڑے ہو

کر غصے سے پھنکاری

شوہر؟؟

بیلا کی سماعتوں پر جیسے بم پھوٹا

جی ہاں شوہر۔۔یہ جس کمرے میں تم

کھڑی ہو یہ میرے شوہر کا کمرہ ہے اور

جس کے ابھی قریب تھی وہ میرے شوہر ہیں

مہر اونچی آواز میں چلا کر ایک ایک لفظ

چبا کر بولی غصے سے اس کی رگیں پھول

گئی تھیں

ماہ میری بات سنو۔۔ تمہیں غلط فہمی

ہوئی ہے بیلا میرا اسینیٹ چیک کر رہی تھی

مصطفیٰ نے مہر کو نرمی سے بازو سے پکڑ

کر اس کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا

بیلا کو نہیں پتا تھا مہر اور مصطفیٰ کا نکاح

ہو چکا ہے وہ ابھی بھی شاکڈ کیفیت میں

کھڑی تھی

یہ کون ہوتی ہے آپ کی خوشبو محسوس

کرنے والی۔۔

اور آپ۔۔

آپ نے اسے اپنے قریب کیوں آنے دیا۔۔

بولیں جواب دیں

مہر کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہ رہی تھی

وہ جب مصطفیٰ کے کمرے میں آئی تو

بیلا کا چہرہ مصطفیٰ کے سینے کے بہت

قریب تھا

مہر سے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا اس

کا بس نہیں چل رہا تھا وہ بیلا کا منہ نوچ لے

مہر کی بات پر مصطفیٰ چپ سا ہو گیا

واقعی اس نے بیلا کو اپنے قریب ہی کیوں

آنے دیا

کیا ہوا؟؟ جواب نہیں ہے؟؟ سیدھی طرح

کہیں اس کی خوبصورتی پر دل آگیا ہے

آپ کا۔۔

مہر کی بات پر مصطفیٰ نے بے یقینی سے

مہر کی طرف دیکھا بیلا ابھی بھی خاموش

کھڑی تھی

سوچ سمجھ کر بولو ماہ۔۔اور آہستہ بولو

اگر کسی نے سن لیا تو فضول تماشہ لگے گا

مصطفیٰ کا لہجہ زرا تلخ ہوا

مہر کی بات پر اس کا دل دکھا تھا

سننے دو۔۔سب کو پتا چلے آپ دونوں کمرے

میں کیا کر رہے تھے یہ لڑکی آپ کے کتنے

قریب کھڑی تھی

غصے میں مہر کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ

کیا بولے جا رہی ہے

ماہ۔۔اپنی زبان کو لگام دو ورنہ میں بہت

برا پیش آؤں گا

مصطفیٰ نے غصے سے آنکھیں بڑی کر کے

سخت لہجے میں کہا

مہر مجھے نہیں پتا تھا تم دونوں کا نکاح

ہوا ہے اور میں تو بس مصطفیٰ کی پرفیومز

چیک کر رہی تھی

اس سب معاملے میں بیلا نے اب منہ کھولا تھا

کیا مطلب تمہیں ہمارے نکاح کا نہیں پتا تھا

انہیں کنوارا سمجھ کر تم ان کے قریب آتی

تھی ؟؟

مہر نے بیلا کو اچھا خاصا تپایا

میں ایسی لڑکی نہیں ہوں سمجھی تم۔۔

بیلا نے اپنا غصہ کنٹرول کرتے کہا

ہاں وہ تو تمہارے کپڑوں سے پتا چل رہا ہے

تم کس قسم کی لڑکی ہو

دوسروں کے شوہر پر ڈورے ڈالتی ہو بہروز

نے تمہیں لفٹ نہیں دی تو تم مصطفی کے

پیچھے پڑ گئی

مہر نے جتانے والے انداز میں کہا تو بیلا

زاروقطار رونے لگی

ماہ بس۔۔بہت ہو گیا اب میں ایک لفظ بھی

برداشت نہیں کروں گا

تم مجھ پر شک کر رہی ہو یہ بات مجھے

کوڑوں کی طرح لگ رہی ہے

مصطفیٰ کی آواز میں کرب تھا

بس کر دیں مصطفیٰ۔۔یہ لڑکی آپ کے قریب

کھڑی تھی آپ کی سانسوں کے قریب۔۔

ابھی بھی میں غلط ہوں ؟؟

اگر یہی حرکت میں نے کی ہوتی تو؟؟

اگر میں کسی نامحرم کے قریب اس کے

سینے سے لگ۔۔۔

ماہ۔۔

مصطفیٰ کا ہاتھ اٹھا پر ہوا میں ہی رہ گیا

مہر ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی

اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی مصطفی

کا ضبط ٹوٹ گیا اور اس کا ہاتھ اٹھ گیا پر

اس نے پھر سے ضبط کرتے خود کو مہر کو

تکلیف پہنچانے سے روکا

اا آپ۔۔۔نے اس کی وجہ سے۔۔ مجھ پر ہاتھ۔۔

مہر کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی

مصطفیٰ نے اسی ہاتھ کی مٹھی بنا کر اپنا

ہاتھ نیچے کیا

اس کی وجہ سے نہیں تمہاری گھٹیا باتوں

کی وجہ سے۔۔

دوبارہ منہ مت کھولنا ورنہ تمہاری زبان

کھینچ لوں گا

مصطفیٰ نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی

اس لڑکی کی وجہ سے آپ مجھ پر غصہ

کر رہے ہیں؟

مہر نے بیلا کی طرف خون آشام نظروں

سے دیکھا

میں آخری بار کہہ رہا ہوں ماہ۔۔چپ ہو جاؤ

اور جاؤ یہاں سے۔۔

مصطفیٰ نے غصہ ضبط کرنے کے لیے سر

پر ہاتھ پھیرا

میں جاؤں ؟؟ تاکہ یہ لڑکی پھر سے آپکے

قریب ہو اور آپ اسکی خوبصورتی میں

بہک جائیں۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر

اسے دھکا دیا تو وہ دو قدم لڑکھڑایا

مصطفیٰ میں چلی جاتی ہوں۔۔

بیلا نے آنسو پونچھتے کہا

کیا مصطفیٰ ہاں۔۔ کیا مصطفیٰ۔۔

لالہ ہیں تمہارے۔۔ مصطفیٰ کہنے کا حق

صرف میرا ہے۔۔۔

آج کے بعد تم میرے شوہر کو ان کے

نام سے نہیں بلاؤ گی۔۔ سمجھی

مہر نے پچھلے حساب پورے کیے

ماہ۔۔اب تمہاری آواز اونچی ہوئی تو

مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

مہر کافی اونچا بول رہی تھی مصطفیٰ

کو ڈر تھا اگر کسی نے سن لیا تو سب

بیلا اور اس کے کردار پر سوال اٹھائیں گے

کیوں اونچا نہ بولوں۔۔۔کہیں آپ کی حرکتیں

سب کو پتا نہ چل جائیں

مہر نے بدتمیزی سے کہا

میری کونسی حرکتیں؟؟ بتانا ذرا۔۔

مصطفیٰ غصے سے مہر کے قریب ہوا اس

لے ماتھے پر سلوٹیں پڑیں

وہی۔۔جو تھوڑی دیر پہلے یہاں ہو رہا تھا

یہ آپ کے سینے سے لگی کھڑی تھی

مہر بولی نہیں چلائی تھی اس کی آواز

پر بہروز خانزادہ اور عبادت جو وہی

سے گزر رہے تھے مہر کی آواز سن کر

مصطفیٰ کے کمرے میں آئے

بہروز خانزادہ جیسے ہی کمرے میں آیا

بیلا کو مصطفیٰ کے کمرے میں دیکھ کر

وہ تھوڑی بہت بات پہلے ہی سمجھ گیا تھا

عبادت نا سمجھی سے مہر اور مصطفیٰ

کی طرف دیکھ رہی تھی

مہر۔۔ میرے ضبط کا امتحان مت لو۔۔

چپ ہو جاؤ ورنہ مجھ سے کچھ غلط

ہو جائے گا

مصطفیٰ نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچے

لالہ۔۔

بہروز خانزادہ نے مصطفیٰ کو پکارا تو

ان تینوں نے دروازے میں کھڑے بہروز

خانزادہ اور عبادت کی طرف دیکھا

آؤ بہروز۔۔

اور پوچھو اپنے لالہ سے یہ لڑکی ان کے کمرے

میں ان کے سینے سے لگی کیا کر رہی تھی

مہر نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے

مصطفیٰ کی آنکھوں میں دیکھ کر بے خوفی

سے کہا

مہر کی بات پر بہروز خانزادہ نے غصے اور

ناگواری سے بیلا کی طرف دیکھا

تم کیا سننا پسند کرو گی بتادو۔۔ میں وہی

کہہ دیتا ہوں

مصطفیٰ کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا

پہلے کمرے میں وہ تینوں تھے اور اب بات

بہروزا اور عبادت کو بھی پتا چلنی تھی

وہی بتائیں جو یہاں ہو رہا تھا۔۔

مہر کی آنکھوں میں آنسو تھے جنہیں وہ

ضبط کیے کھڑی تھی

وہ مجھے کس کر رہی تھی۔۔

مصطفیٰ نے مہر کی آنکھوں میں آنکھیں

ڈال کر کہا تو مہر کی آنکھیں پھٹی کی

پھٹی رہ گئیں

اس کے چہرے پر سایہ لہرایا آنکھوں سے

آنسو نکل کر گالوں پر لڑھکے

بیلا بھی مصطفٰی کی بات پر حیرت زدہ

رہ گئی

بہروز خانزادہ جانتا تھا مصطفٰی نے غصے

سے کہا ہے وہ اسے بہت اچھے سے جانتا تھا

دفع ہو جاؤ اب یہاں سے۔۔ میرا مزید تماشہ

مت بنانا۔۔

مصطفٰی نے دبی آواز میں غرا کر کہا

مہر نے گالوں سے آنسو بے دردی سے صاف کیے

داد و سائیں نے ٹھیک کہا تھا۔۔

مہر نے روتے ہوئے کہا تو مصطفٰی کے ماتھے

کے مزید بل پڑے

کیا کہا تھا تمہاری داد و سائیں نے۔۔

مصطفیٰ نے دل میں دعا کی مہر آ سکے کردار

پر کیچڑ نہ اچھالے

ٹھیک کہا تھا دادو سائیں نے۔۔آپ اپنے باپ

جیسے ہی نکلو گے انکا بھی ایک لڑکی سے

دل نہیں بھرتا تھا اور آج آپ نے بھی ثابت

کر دیا آپ اپنے باپ کی طرح عیاش۔۔۔

چٹاخ۔۔

مصطفیٰ کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا اس کے

الٹے ہاتھ کا تھپڑ مہر کے گال کی زینت بنا

تھپڑ اتنا شدید تھا مہر توازن برقرار نہ

رکھ سکی اور اوندھے منہ زمین پر گری

عبادت نے منہ پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے

مصطفیٰ کی طرف دیکھا بہروز خانزادہ کا

بھی یہی حال تھا

اسے نہ تو مہر سے اتنی گھٹیا باتوں کی توقع تھی نہ ہی مصطفیٰ کے اتنے شدید رد عمل کی۔۔

مصطفیٰ کو اتنے غصے میں دیکھ کر بیلا کا دل خوف سے دھڑکا

مہر زمین پر بیٹھی اپنے گال پر ہاتھ رکھے مصطفیٰ کی طرف بے یقین نظروں سے دیکھ رہی تھی

مصطفیٰ غصے سے ہانپ رہا تھا تھوڑی دیر میں حویلی کے سب لوگ مصطفیٰ کے کمرے میں موجود تھے

✿✿✿✿✿

اسلام علیکم داد اسائیں۔۔

ہارب ہاسپٹل سے لوٹا تو حشمت علی

صحن میں اپنی سوچوں میں گم بیٹھا تھا

وعلیکم السلام۔۔

ہارب کی آواز پر وہ چونک کر سیدھا ہوا

خیریت ؟؟طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟

ہارب نے حشمت علی کے چہرے پر سنجید گی

دیکھتے پوچھا

مجھے سردار سائیں سے اجازت لے کر

انا چاہیئے تھا

زرینہ پانی کا گلاس ہارب کو تھما دیا حشمت

علی کے قریب ہی بیٹھ گئی

پچھلے ایک مہینے سے ہزار بار آپ یہ بات

کر چکے ہیں

ہارب کا لہجہ زرا تلخ ہوا

تم ایک کام کرو پتر۔۔انہیں اطلاع دے دو

ہم لاہور میں ہیں۔۔

اور پھر عروب۔۔

کتنی بار کہا ہے اس کا نام مت لیا کریں وہ

لڑکی یاد کرنے کے لائق نہیں ہے۔۔

ہارب نے گلاس بنا پانی پیے سامنے پڑے میز

پر پٹخا اور سر ہاتھوں میں تھام لیا

وہ جتنا عروب کی یادوں سے بھاگتا تھا

وہ اسے اتنا ہی یاد آتی تھی

ایک مہینے پہلے ہارب کراچی جانے کی

بجائے زرینہ اور حشمت علی کو لے کر

لاہور آگیا

ہارب کو لاہور کے ہاسپٹل میں اچھی
جاب مل گئی تھی جہاں اس کی ڈیوٹی
شام کی تھی
اس نے ایک گھر کرائے پر لیا فلحال
ہارب کو اس کی سیلری نہیں ملی تھی
اس نے سوچ رکھا تھا جیسے ہی سیلری
ملے گی وہ کرائے پر کوئی چھوٹا سا فلیٹ
لے لے گا
وہ اس دشمنِ جاں کی یادوں سے اس کی
محبت سے بھاگنا چاہتا تھا اسے یاد نہیں
کرنا چاہتا تھا پر عروب جیسے اس کے
خون میں رچ گئی تھی
اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اسے عروب ہی

یاد آتی کبھی تو اتنی یاد آتی کہ ہارب کی

آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے

پتر وہ تمہارے بچے کی ماں۔۔

جب بچہ دنیا میں آئے گا تب کی تب دیکھیں

گے ابھی مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں

ہارب اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

حشمت علی اور زرینہ نے تاسف سے ایک

دوسرے کی طرف دیکھا

پچھلے ایک مہینے سے یہی تو ہوتا آرہا تھا

وہ عروب کا نام لیتے ہارب ایسے ہی چڑ

جاتا۔۔

چٹاخ۔۔

مصطفیٰ کے الٹے ہاتھ کا تھپڑ مہر کے دودھیا

گال کی زینت بنا تھا تھپڑ شدید تھا مہر اوندھے

منہ زمین پر گری

عبادت منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے مصطفیٰ

اور مہر کو دیکھنے لگی

بہروز کا دل کیا بیلا کا جان سے ہی مار دے

جس کی وجہ سے یہ سب ہوا

مصطفیٰ۔۔آپ نے۔۔مجھ پر۔۔ہاتھ۔۔

مہر فرش پر بیٹھی بے یقینی سے گال کر

ہاتھ رکھے ڈبڈبائی آنکھوں سے مصطفیٰ

کی طرف دیکھنے لگی

تکلیف ہوئی؟ایسے ہی تمہارے لفظوں سے

مجھے تکلیف ہوئی ہے۔۔

مصطفیٰ غصے سے ہانپ رہا تھا

اوہ۔۔تو آپ کو برا لگا کیونکہ میں نے آپ

کی نئی نویلی بہن کو کچھ کہہ دیا

مہر غصے سے کھڑی ہوئی اور گال سے

ہاتھ ہٹایا مصطفیٰ کی انگلیوں کے نشان

اس کے گال پر واضح تھے

نہیں۔۔تم نے مجھ پر میرے کردار پر انگلی

اٹھائی تمہیں اس کی سزا ملی ہے

مصطفیٰ نے سلگتی نگاہوں سے مہر کا

سرخ پڑتا گال دیکھا

میں نے جو بھی کہا سچ کہا بالکل ٹھیک کہا

سنا آپ نے۔۔

مہر ہزیانی انداز میں چلائی تو آہستہ آہستہ

شور سن کر سب مصطفیٰ کے کمرے میں
آ گئے تھے
میں نے جو کیا بالکل ٹھیک کیا تم چھوٹی
سوچ کی مالکن اسی لائق ہو
مصطفیٰ کا اشارہ تھپڑ کی طرف تھا جو
اس نے ابھی مہر کو نوازا تھا
کیا ہو رہا ہے یہ سب ؟؟
بالاج خانزادہ کی تیز سخت آواز پر ان دونوں
نے ایک ساتھ دروازے کی طرف دیکھا
جہاں حویلی کے سب افراد انہیں سوالیہ
نظروں سے دیکھ رہے تھے
بتاؤ ماموں کو۔۔آپ کے کمرے میں بیلا کیا
کر رہی تھی۔۔

مہر تھپڑ کھا کر بھی چپ نہیں ہوئی تھی

حویلی والوں کو دیکھ کر وہ مزید شیر

ہوئی تھی

مہر۔۔اپنا منہ بند رکھو۔۔

مصطفیٰ نے دانت پیستے دبی آواز میں

غرا کر کہا

کیوں رکھوں؟؟ بتائیں سب کو یہ لڑکی

آپ کے کمرے میں آپ کے سینے سے لگ

کر کیا کر رہی تھی

مہر غصے سے چلائی تو مہر کی بات پر

الفت سمیت سب نے پہلے بیلا کی طرف

دیکھا پھر غصہ ضبط کرتے مصطفیٰ کی

طرف دیکھا

مصطفیٰ۔۔ کیا بات ہے مہر کیا بول رہی ہے ؟؟

الفت پریشان سے مصطفیٰ کے پاس آئی

ماما۔۔ مہر کو غلط فہمی ہوئی ہے بیلا میرا

سینیٹ چیک کر رہی تھی بس اور کچھ نہیں۔۔

مصطفیٰ کا دل تو نہیں چاہ رہا تھا وہ

اپنی صفائیاں پیش کرے پھر بھی اس

نے سب بتانا ٹھیک سمجھا

جھوٹ۔۔ یہ لڑکی آپ کے قریب کھڑی تھی

مہر کی مصطفیٰ کو جھوٹا کر دیا

مہر کی بات پر بالاج خانزادہ نے ناگواری

سے بیلا کی طرف دیکھا پھر غصے سے

محبوب خان زادہ کی طرف دیکھا

بالاج خانزادہ نے محبوب خان زادہ کو وقت

سے پہلے سمجھایا بھی تھا کہ بیلا کو حویلی

سے نکال دو پر محبوب خان زادہ الفت کے

آگے بے بس ہو گیا تھا

بالاج خانزادہ کے غصے سے دیکھنے پر محبوب

خانزادہ نے نظریں چرائیں

اپنی بکواس بند کرو ورنہ میں تمہاری جان

لے لوں گا

مصطفیٰ غصے سے مہر کی طرف بڑھا پر

یوسف خان زادہ کی رعب دار آواز پر اس کے قدم

تھم گئے

مصطفیٰ۔۔

مصطفیٰ نے آنکھیں بند کرتے غصے سے مٹھیاں

بھینچیں۔۔

تم نے مہر پر ہاتھ اٹھایا؟؟

یوسف خان زادہ نے مہر کے سرخ پڑتے گال

کی طرف دیکھ کر سخت لہجے میں پوچھا

جی۔۔اور اس سے یہ بھی پوچھیں میں نے

اس کی کس بات پر اسے تھپڑ مارا ہے۔۔

مصطفیٰ نے بنا خوف کے قبول کیا کہ اس

نے مہر کو تھپڑ مارا ہے

مہر یہ کیا تماشا لگایا ہوا ہے تم دونوں نے۔۔

دودھ پیتے بچے ہو؟؟ جو لڑ جھگڑ رہے ہو۔۔

صبا نے غصے سے مہر کا بازو پکڑ کر کہا تو

مہر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

ارے تم دونوں بچی کو کیوں ڈانٹ رہے ہو

اس سے پوچھو کیوں مارا ہے اس نے ہماری

بیٹی کو؟؟

علینہ نے اپنا حصہ ڈالنا ثواب سمجھا

بیوی ہے میری۔۔اگر غلط بات بولے گی

تو ضرورت پڑنے پر اس کی زبان کھینچنے

سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔۔

مصطفیٰ غصے سے پھنکارا

مصطفیٰ خاموش ہو جاؤ۔۔الفت نے مصطفیٰ

کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے کہا

اچھا۔۔تم ہماری بیٹی کی زبان کھینچو گے

اور ہم چپ رہیں گے۔۔

دیکھا یوسف۔۔میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا

یہ لڑکا ایک دن اپنا رنگ ضرور دکھائے گا

وہ تو شکر ہے ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی

ورنہ یہ مہر کی زندگی برباد کر دیتا۔۔

علینہ اپنی زبان سے زہر اگل رہی تھی

بڑی ہیں لحاظ کر رہا ہوں ورنہ زبان میرے

منہ میں بھی ہے۔۔

مصطفیٰ نے الفت کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے

ہٹاتے کہا

دادو سائیں۔۔ بیلا مصطفیٰ کے سینے سے

لگ کر کھڑی۔۔

شٹ اپ۔۔

مہر کی بات پوری ہونے سے پہلے مصطفیٰ

اتنی اونچی آواز میں دھاڑا کہ وہاں کھڑے

سب کے دل کانپے

خود مہر کا دل بھی خوف سے کانپنے لگا

اگر دوبارہ بکواس کی تو بولنے لائق نہیں چھوڑوں گا۔۔

مصطفیٰ نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے مہر کو وارننگ دی تو مصطفیٰ کو غصے میں دیکھ کر مہر چپ سی ہوگئی

بالاج خانزادہ جو کب سے خاموش کھڑا تھا قدم قدم چلتا مصطفیٰ کے پاس آیا

اگر تم دونوں کا غصہ ختم ہوگیا ہو تو مجھے پوری بات سننی ہے اور وہ بھی سچ۔۔

بالاج خانزادہ نے سخت لہجے میں کہا

بڑے پاپا بیلا میرا اسینیٹ چیک کر رہی تھی اسی پل مہر کمرے میں آگئی وہ سمجھی بیلا مجھے۔۔۔۔ہگ کر کے کھڑی ہے۔۔

مصطفیٰ کو بتاتے ہوئے شرم آرہی تھی۔۔

مصطفیٰ کی بات پوری ہونے کے بعد بالاج خانزادہ

نے تپتی نظروں سے بیلا کی طرف دیکھا

جو خاموش کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھی

تم مصطفی کے کمرے میں کیا کرنے آئی تھی؟

بالاج خانزادہ نے وہی کھڑے بیلا سے سوال کیا

وہ۔۔میں۔۔بور ہو رہی تھی۔۔تو سوچا۔۔

تو تم نے سوچا کیوں نہ کچھ انٹرٹینمنٹ ہو

جائے۔۔ہے نا؟

بیلا کے ہکلا کر بولنے پر بہروز خانزادہ نے

اس کی بات کاٹتے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا

تو بیلا غصے سے دانت پیستی چپ ہو گئی

تم نے مہر پر ہاتھ کیوں اٹھایا؟

بالاج خانزادہ نے اس بار غصے سے پوچھا

اگر یہ سوال آپ مہر سے کریں تو وہ ٹھیک

جواب دے دے گی میں شاید جھوٹ بول

دوں کیونکہ میں کتنا جھوٹا ہوں اسے مجھ

پر کتنا اعتبار ہے وہ میں آج دیکھ چکا ہوں

مصطفیٰ کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا

مہر کی آنکھوں سے چھم چھم پانی نکلا

بتاؤ مہر۔۔ مصطفیٰ خان نے تم پر ہاتھ کیوں

اٹھایا اگر یہ غلط ہوا تو میں اسے سزا

دوں گا۔۔

بالاج خانزادہ کا رخ اب مہر کی طرف تھا

م۔۔ماموں۔۔ بیلا۔۔ان کے قریب۔۔ کھڑی تھی

میں نے کہہ دیا کہ۔۔ آپ اپنے۔۔ بابا۔۔۔ کی طرح۔۔

عیاش۔۔

مہر کو اب احساس ہو رہا تھا وہ غصے میں کتنا غلط بول گئی ہے اور بہت زیادہ غلط بول گئی ہے۔۔

مہر کی ادھوری بات پر بالاج خانزادہ سمیت سب نے افسوس بھری نظروں سے مہر کی طرف دیکھا

جبکہ الفت کی آنکھیں بھیگی تھیں پتا نہیں اس کے ماضی نے اس کی اور اس کے بیٹے کی جان کب چھوڑنی تھی

الفت کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مصطفیٰ کی آنکھیں بھی بھیگی تھیں

محبوب خان زادہ نے آنکھوں کے اشارے سے

الفت کو رونے سے روکا تھا

مہر۔۔اگر تمہیں لگتا ہے مصطفیٰ غلط اور

جھوٹا ہے تو ابھی بتادو۔۔میں فیصلہ

تمہارے حق میں کروں گا اور مصطفیٰ کو

سزا بھی ملے گی

بالاج خانزادہ جانتا تھا مصطفیٰ کی کوئی

غلطی نہیں ہے مہر بس مصطفیٰ کے لیے

پوزیسیو تھی اور غصے میں بول گئی تھی

اس لیے اس نے جان بوجھ کر مہر سے

پوچھا تا کہ وہ سب کے سامنے اپنی غلطی

کا اقرار کرے

بالاج بیٹا۔۔تم مہر سے کیوں پوچھ رہے ہو

اگر اس نے بول دیا تو مصطفیٰ کا تھپڑ

مارنا ضروری تھا

آج اس کا ہاتھ کھل گیا ہے سب یہ کسی نہ

کسی بات پر مہر پر ہاتھ اٹھایا کرے گا

علینہ کو تو آج جیسے موقع ملا تھا مصطفیٰ

سے بدلہ لینے کا۔۔

ایسی بات ہے تو ایک کام کریں اپنی بیٹی

کو اپنے پاس رکھیں۔۔

مصطفیٰ نے سرد لہجے میں کہا تو مہر نے

جھٹکے سے سر اٹھا کر مصطفیٰ کی طرف

دیکھا جس نے نفرت سے ایک نظر مہر پر

ڈالی پھر نظروں کا زاویہ بدل لیا

مہر کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا۔۔۔

رکھ لیں گے ہماری بیٹی ہم پر بھاری نہیں ہے۔۔

علینہ نے ایسے کہا کیسے رشتے توڑنا آسان

ہو اور شاید اس کے لیے آسان ہی تھا تبھی

تو اس نے سکون سے کہہ دیا

ن۔۔ نہیں۔۔ دادو۔۔ سائیں۔۔

مہر کا وجود زلزلوں کی زد میں آگیا تھا بات

کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی

جیسے آپ خوش۔۔

میں مصطفٰی خانزادہ اپنے پورے ہوش و حواس

میں مہرماہ خانزادی کو ط۔۔۔۔

چٹاخ۔۔

مصطفٰی کے الفاظ پورے ہونے سے پہلے الفت

نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا

مصطفٰی نے چہرہ موڑ کر بھیگی شکوہ کناں

آنکھوں سے الفت کی طرف دیکھا

وہاں کھڑے سبھی نفوس سکتے میں چلے

گئے تھے مہر تو ایسے جیسے کاٹو تو بدن

میں لہو نہیں۔۔

آنسو آنکھوں میں ساکت ہو گئے دل ایک دم

رک گیا جسم سے جان ختم ہونے لگی۔۔

صبا اور یوسف خان زادہ کا بھی کچھ یہی

حال تھا

چٹاخ۔۔

الفت نے پھر سے مصطفیٰ کے گال پر تھپڑ مارا

مصطفیٰ بھیگی آنکھیں اور سر جھکا کر

کھڑا ہو گیا وہ جانتا تھا وہ غلط ہے اس کا

پیدا ہونا ہی غلط تھا اس کا شہروز کا بیٹا

بن کر پیدا ہونا ہی غلط تھا اور یہ بات ساری
زندگی اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گی
آج مصطفیٰ بہت اچھے سے جان گیا تھا
میری نظروں سے دور ہو جاؤ مصطفیٰ ورنہ
میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دوں گی۔۔
الفت نے روتے ہوئے کانپتے وجود سے کہا تو
مصطفیٰ آنکھ کے گوشے سے آنسو چنتا تیز
قدم لیتا جاتے جاتے مڑا اور سلگتی نگاہوں
سے مہر کی طرف دیکھا جو ساکت کھڑی تھی
آج تم نے میری ذات کو سب کے بیچ سوالیہ
بنا دیا ہے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا
مصطفیٰ کی آواز نم تھی
مہر کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کے

گالوں سے ہوتے زمین پر گرے

مصطفیٰ پھر رکا نہیں وہ خان حویلی سے

نکلتا چلا گیا

میرے خیال سے بالاج نے سوال مہر سے پوچھا

تھا تم سے نہیں۔۔

براق خانزادہ نے علینہ کا بازو دبوچ کر کہا

تو علینہ براق خانزادہ کو غصے میں دیکھ

کر چپ ہو گئی

اگر آج مصطفیٰ تین لفظ بول دیتا تو میں

تمہیں کھڑے کھڑے اس رشتے سے فارغ کر دیتا

براق خانزادہ کی بات پر علینہ کا دل بری

طرح کانپا

کیوں تکلیف ہوئی میری بات پر۔۔اس بچی

کی طرف دیکھا اگر مصطفیٰ کچھ غلط

بول دیتا تو کیا ہوتا اس کا۔۔

حالت دیکھ رہی ہو اس کی۔۔چہرے کا رنگ

لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا ہے

پر نہیں۔ تمہیں بس اپنی انا عزیز ہے اور

کچھ نہیں۔۔

براق خانزادہ کا دل کر رہا تھا علینہ کے منہ

پر ایک لگا ہی دے پر وہ اس عمر میں بچوں

کے سامنے اس پر ہاتھ اٹھاتا اچھا نہیں لگتا

یہ سوچ کر وہ اپنا غصہ فی الوقت پی گیا

پر کمرے میں وہ علینہ کو بھرپور سزا دینے

کا ارادہ کر چکا تھا

علینہ نے مہر کی طرف دیکھا جو ساکت

کھڑی تھی اس کے چہرے پر آنسو رکنے

کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

علینہ کو اپنی پوتی کی حالت پر دکھ ہوا

الفت اپنے آنسو صاف کرتی کمرے سے چلی گئی

محبوب خان زادہ بھی خاموشی سے

چلا گیا

مہر چلو۔۔

صبا نے مہر کا بازو ہلا کر کہا پر اس کے

وجود میں جان ہی کب تھی

گڑیا۔۔ ملازمہ سے کہہ کر بیلا کا سامان پیک

کرواؤ اور ڈرائیور سے کہو اسے بس اڈے

تک چھوڑ آئے

بالاج خانزادہ نے قہر برساتی نظروں سے

بیلا کی طرف دیکھا تو بیلا تیز قدم لیتی
کمرے سے چلی گئی

مہر چلو۔۔

صبا نے مہر کا ہاتھ کھینچا تو وہ اس کے
ساتھ کھینچتی چلی گئی

کمرے میں اب صرف روپ بالاج اور بہروز

خانزادہ ہی کھڑے تھے

بہروز خان۔۔ مصطفیٰ کے پیچھے جاؤ اسے

کہیں دور مت جانے دینا۔۔

بالاج خانزادہ نے فکر مندی سے کہا تو بہروز

خانزادہ سر ہلا کر مصطفیٰ کے پیچھے گیا

بالاج۔۔

روپ نے بالاج کے سینے پر سر رکھ کر روتے

ہوئے دھیمی آواز میں کہا

ہمم ۔۔ بالاج خانزادہ نے محض ہمم کہا

اگر مصطفیٰ مہر کو طلاق دے ۔۔

اللہ نہ کرے روپ ۔۔ اللہ نے ہمیں برے وقت

سے بچالیا ہے ۔۔

روپ کے دماغ میں سالوں پہلے والی رات

کے مناظر گھوم رہے تھے جس رات بالاج خانزادہ

نے بھی غصے میں روپ کو طلاق دینی چاہی

تھی پر روپ وہاں سے بھاگ گئی تھی

زہن کے پردے پر تو بالاج خانزادہ کے بھی

وہ رات کسی فلم کی طرح گھوم رہی تھی

پر دونوں ہی اپنی اپنی جگہ خاموش تھے

اور اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے جس نے آج

مصطفیٰ اور مہر کا رشتہ بچا لیا تھا جیسے

اس رات روپ اور بالاج خانزادہ کا رشتہ

ٹوٹنے سے بچ گیا تھا

✿✿✿✿✿

الفت بیڈ پر بیٹھی بے آواز رو رہی تھی محبوب

خانزادہ خاموشی سے اسکے ساتھ بیٹھ گیا

کچھ پل یونہی خاموشی سے گزرے پھر

محبوب خان زادہ نے الفت کو کندھے سے

تھام کر اپنے ساتھ لگایا تاکہ وہ رو کر اپنا

دل ہلکا کر لے

اور ایسا ہی ہوا محبوب خان زادہ کے کندھے

پر سر رکھتے ہی الفت پھوٹ پھوٹ کر

رونے لگی

محبوب خان زادہ نے اسے رونے دیا کتنی ہی

دیر الفت روتی رہی

پھر محبوب خان زادہ نے اس کا چہرہ ہاتھوں

میں تھام کر اس کے آنسو صاف کیے

محبوب۔۔ مصطفیٰ کہاں گیا ہے؟؟

الفت نے فکر مندی سے پوچھا

پتا نہیں۔۔ محبوب خان زادہ نے سنجیدگی

سے کہا

میں نے آج پہلی بار اپنے بیٹے پر ہاتھ اٹھایا

ہے جب وہ چھوٹا تھا غلطیاں کرتا تھا میں

نے کبھی اسے نہیں مارا تھا

اور آج میں نے اس پر ہاتھ اٹھایا

الفت پھر سے رونے لگی۔۔

میں نے تمہیں پہلے ہی وارن کر دیا تھا
بیلا کو یہاں سے بھیج دو
اپنی مرضی کا نتیجہ دیکھ لو اب۔۔
محبوب خان زادہ کا لہجہ سخت نہیں تھا
مجھے واقعی بیلا کو حویلی میں نہیں
رکھنا چاہیے تھا آج اس کی وجہ سے
میرے بیٹے کا رشتہ ٹوٹتے ٹوٹتے بچا ہے۔۔
الفت کو اب اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا
اچھا اب رونا بند کرو۔۔اس عمر میں
روتے روتے کہیں اللہ کو پیاری نہ ہو جانا
محبوب خان زادہ نے الفت کے آنسو صاف
کرتے شرارت سے کہا تو الفت نے اسے
غصے سے گھورا

شرم تو زرا نہیں آئی آپ کو ایسی بات

کرتے ہوئے۔۔

الفت نے مزید رونا شروع کر دیا

اچھا سوری۔۔ رونا بند کرو اور میرے بیٹے

کا خیال کرو جسے تم نے دو تھپڑ مارے

ہیں۔۔

محبوب خان زادہ کی آنکھوں میں شکوہ تھا

آپ دیکھیں نا وہ کہاں گیا ہے۔۔

الفت کو مصطفیٰ کی فکر ستانے لگی

میں دیکھتا ہوں تم بس رونا بند کرو۔۔

محبوب خان زادہ نے کھڑے ہوتے کہا تو

الفت نے ہلکا سا سر ہلا دیا

صبا نے مہر کا ہاتھ کمرے میں آکر غصے سے

چھوڑتے اسے بیڈ پر بٹھایا

میں نے تمہیں کتنا سمجھایا تھا اپنی دادو سائیں

کی باتوں میں مت آیا کرو۔۔

پر نہیں۔۔ تمہیں تو اپنی ماں دشمن لگتی

ہے۔۔

صبا کا بس نہیں چل رہا تھا مہر کو ایک

لگا دے

مہر بیڈ پر سر جھکائے بے آواز رو رہی تھی

صبا کے ڈانٹنے پر اس نے ہچکیوں سے

روتے ہوئے سر اٹھا کر صبا کی طرف دیکھا

ماما۔۔ اگر مصطفیٰ۔۔ نے مجھے چھوڑ دیا تو۔۔

مہر کے منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکلے

اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھ کر صبا کے

دل کو کچھ ہوا

اس نے مہر کو اپنے ساتھ لگا لیا

مہر۔۔ تمہیں مصطفیٰ کو اس کے بابا کی

طرف سے اتنی غلط بات نہیں کرنی چاہیے تھی

مصطفیٰ کب تک برداشت کرتا۔۔

تم نے ساری زندگی اس کے ساتھ رہنا ہے

تم ہی طعنہ بازی شروع کر دو گی تو وہ

تمہیں چھوڑ دے گا

صبا کی بات پر مہر کا دل بری طرح لرزا

ن۔۔ نہیں۔۔۔ غصے سے۔۔ میرے منہ سے۔۔ پتا

نہیں کیسے۔۔ نکل گیا۔۔

ماما۔۔ کیا اب۔۔ مصطفیٰ مجھے معاف۔۔

نہیں کریں گے ؟؟

مہر کو مصطفیٰ کے جاتے ہوئے آخری الفاظ

ستا رہے تھے جو جاتے ہوئے وہ بول گیا تھا

مہر کے سوال پر صبا چپ سی ہو گئی

کیونکہ وہ مصطفیٰ کی آنکھوں میں غصہ

اور کرب دیکھ چکی تھی

پتا نہیں اب مصطفی نے مہر کو کب معاف

کرنا تھا

صبا نے بنا مہر کو جواب دیے اسے اپنے ساتھ

لگاتے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی

مصطفیٰ اب کیا کرے گا یہ تو صبا بھی

نہیں جانتی تھی

✿✿✿✿✿

بیلا حویلی سے جا چکی تھی

بہروز خانزادہ جانتا تھا مصطفیٰ چھوٹی

حویلی گیا ہو گا اس لیے وہ بھی چھوٹی حویلی

چلا گیا

شام کو بالاج خانزادہ نے سب کو لاونج کی

اکٹھا کیا اور دو دن بعد مہر اور مصطفیٰ کی

رخصتی اور تیسرے دن بہروز خانزادہ عبادت

اور مہر مصطفیٰ کے ولیمے کا اعلان کر دیا

بالاج خانزادہ کے فیصلے کے آگے کون بول

سکتا تھا سب ہی اس کے فیصلے پر جہاں

خوش ہوئے تھے وہاں پریشان بھی ہوئے تھے

کیونکہ مصطفیٰ دوپہر کا حویلی سے نکلا

ابھی تک نہیں لوٹا تھا

بہروز خانزادہ کا اندازہ غلط ثابت ہوا تھا

مصطفیٰ چھوٹی حویلی نہیں تھا

وہ رات کو تھکا ہارا خان حویلی واپس

آگیا تھا

کیونکہ مصطفیٰ اسے کہیں نہیں ملا تھا

نہ ہی اسکا نمبر لگ رہا تھا

الفت کا رورو کر برا حال ہو رہا تھا ایک تو

مصطفیٰ کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا

دوسرا الفت نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا الفت

کو رہ رہ کر تکلیف ہو رہی تھی

رات کے ایک بجے مصطفیٰ خان حویلی آیا

سب لاونج میں ہی پریشان بیٹھے تھے

عروب اور مہر اپنے کمروں میں تھیں

مصطفیٰ جیسے ہی حویلی کے اندر آیا لاونج

میں سب کو بیٹھے دیکھ وہ سنجید گی سے

اپنے کمرے میں جانے لگا جب بالاج خانزادہ

کی آواز پر اس کے قدم رک گئے

الفت کو اسے دیکھ کر سکون ملا تھا

مصطفیٰ خان۔۔مجھے تم سے کچھ بات

کرنی ہے

بالاج خانزادہ کا لہجہ نرم تھا مصطفیٰ

خاموشی سے مڑا اور سنجید گی سے

کھڑا ہو گیا جس کا مطلب تھا بالاج خانزادہ

کو جو بات کرنی ہے وہ کریں۔۔

مصطفیٰ زمین کو گھور رہا تھا

دو دن بعد مہر کی رخصتی ہے اور تیسرے

دن تمہارے ولیمے کے ساتھ بہروز خانزادہ

اور عبادت کا ولیمہ بھی ہو گا

بالاج خانزادہ نے مصطفیٰ کے رُوبرو کھڑے

ہو کر اسے جانچتی نظروں سے دیکھا

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں چہرے

پر گہری سنجیدگی اور کرب تھا

بالاج خانزادہ کی بات پر مصطفیٰ نے کوئی

ری ایکٹ نہیں کیا محض ہلکا سا سر ہلا

کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

الفت نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنے خوبرو

بیٹے کی پشت کو دیکھا

مصطفیٰ کمرے میں آیا وارڈروب سے کپڑے

نکالے اور شاور لینے چلا گیا

دس منٹ بعد شاور لے کر آیا اور بنا بالوں

میں برش کیے وہ سونے کے لیے لیٹ گیا

جیسے ہی آنکھیں بند کیں آج کے مناظر

اس کے دماغ میں کسی فلم کی طرح

چلنے لگے

مصطفیٰ نے آہستہ سے آنکھیں کھول دیں

میں اپنے باپ کی طرح کتنا عیاش ہوں یہ

میں تمہیں اب بہت اچھے طریقے سے بتاؤں گا

مہر ماہ خانزادی۔۔

مصطفیٰ کی آنکھ سے آنسو نکل کر کنپٹی

سے ہوتا بالوں میں جذب ہوا تھا

مصطفیٰ ساری رات سگریٹ نوشی کرتا رہا نیند

تو جیسے روٹھ گئی تھی

آنکھیں رت جگے اور ضبط کی وجہ سے سرخ

ہو رہی تھیں وہ شرٹ لیس صوفے پر سر ٹکائے

آنکھیں موندے سگریٹ پر سگریٹ پی رہا تھا

پر اندر کا اشتعال مزید بڑھ رہا تھا

پرسوں مہر نے رخصت ہو کر اس کے کمرے

میں آجانا تھا وہ یہ لمحے بہت حسین بنانا

چاہتا تھا

اسے بے صبری سے انتظار تھا ان لمحوں کا

کب مہر اس کی پناہوں میں آئے گی

پر آج اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا جیسے

اس کی نہیں کسی اور کی رخصتی کی

خبر اسے سنائی گئی ہو

صبح کا سورج آہستہ آہستہ طلوع ہو رہا تھا

بالکنی سے آتی ہلکی ہلکی سورج کی کرنیں

مصطفیٰ کے چہرے پر پڑیں تو اس نے ہلکی

سی آنکھیں کھولیں

وہ سیدھا ہوا اور سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا

جب مہر نے رشتے سے انکار کر دیا تھا تب

اس نے سگریٹ نوشی شروع کر دی تھی

پر مہر سے نکاح کے بعد جب مہر اس کے

قریب آنے لگی تو مصطفیٰ کو ان آرٹیفیشل

چیزوں کی ضرورت نہ رہی

پر آج پھر اس نے کتنے ہی سگریٹ پھونک

ڈالے تھے

پتا نہیں میرے دل نے محبت کے لیے تمہیں

ہی کیوں چنا۔۔

کاش مجھے تم سے کبھی محبت ہی نہ ہوتی

اگر بس میں ہوتا تو اپنا دل سینے سے نکال

کر پھینک دیتا

جس نے محبت کے لیے تمہیں چنا۔۔

میں مانتا ہوں میں نے بیلا کو روکا نہیں اگر

بہروز کی طرح پہلے دن سے ہی میں اسے

منہ نہ لگاتا تو اسے اتنی چھوٹ نہ ملتی

بس اتنا دکھ ہے مہر۔۔ میں نے ایسا کیا کر دیا

تھا کہ تم مجھے میرے باپ کا طعنہ دے گئی

تم مجھے ان کی طرح عیاش کہہ گئی۔۔

میں نے تمہارے سوا کبھی کسی کے متعلق

سوچنا بھی گناہ سمجھا

خوڈ کو ہمیشہ تمہارے لیے سنبھال کر رکھا

اور تم فقط دو لمحوں میں مجھے عیاش

کہہ گئی

مصطفیٰ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے بال پکڑے

ہوئے تھے کرب سے آنکھیں بند تھیں اور موتی

جاری تھے

دوسری طرف مہر کا بھی یہی حال تھا وہ

تب سے تقریباً دس بار مصطفیٰ کے کمرے

کا چکر لگا چکی تھی

پر اندر جانے کی ہمت نہ ہوتی وہ واپس

لوٹ آتی

پھر ہمت جمع کر کے جاتی پر پھر واپس

لوٹ آئی

نکاح کے بعد وہ جب سے مصطفیٰ کے قریب

ہوئی یہ پہلی رات تھی جوان دونوں نے

ایک دوسرے سے بغیر ملے یا ایک دوسرے

کے بغیر گزاری تھی

اگر مصطفیٰ کرب میں مبتلا تھا تو سکون

سے مہر بھی نہیں تھی

رو رو کر اس کی آنکھیں سوج گئی تھیں

وہ اپنے لفظوں پر پشیمان تھی

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ مصطفیٰ

سے کسی طریقے سے اپنے لفظوں کی معافی

مانگ لے

پر اس کے غصے کے خوف سے وہ واپس

مڑ آتی

خان حویلی میں صبح فجر کے بعد معمول

کے مطابق ملازم اٹھ کر اپنے اپنے کاموں میں

لگ گئے تھے

مصطفیٰ نے بالکنی کی طرف دیکھا صبح

کا اجالا ہر سو پھیل گیا تھا

وہ صوفے سے اٹھا اپنی شرٹ پہنی پاؤں

میں جوتے پہنے ٹیبل پر پڑی سگریٹ کی

ڈبی اور والٹ جینز کی پاکٹ میں رکھ کر

اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی

اور کمرے سے نکل آیا ابھی وہ کمرے سے

نکلا ہی تھا جب سامنے سے آتی مہر پر

اس کی نظر پڑی

مہر بھی مصطفیٰ کو دیکھ کر اپنے قدم
روک گئی
دونوں کی نظریں ملیں مصطفیٰ نے سیکنڈ
سے پہلے نظروں کا زاویہ بدلا اور چھوٹے
چھوٹے قدم لیتا سیڑھیاں اترنے لگا
مہر نے ڈبڈبائی آنکھوں سے مصطفیٰ کی
پشت کو دیکھا جو مہر کو ایسے نظرانداز
کر کے گیا جیسے ان کے بیچ کبھی محبت
تھی ہی نہیں۔۔
مہر کے اندر چھناکے کی آواز سے کچھ ٹوٹا
وہ آنسو بہاتی ہارے ہوئے قدموں سے اپنے
کمرے میں آگئی اور فرش پر بیٹھ کر
زاروقطار رونے لگی

مصطفیٰ نے اپنی گاڑی نکالی اور خان حویلی

سے نکلتا چلا گیا

صبح ناشتے کی ٹیبل پر سب نے اس کی غیر

موجودگی محسوس کی مہر سر جھکائے

سوچوں میں گم تھی

بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ کو حکم دیا

کہ۔ وہ مصطفیٰ کو فون کرے

بہروز خانزادہ کے فون کرنے پر مصطفیٰ نے

بتایا کہ وہ شہر کسی کام سے آیا تھا اور

رات تک واپس آجائے گا

ناشتے کے بعد روپ عروب کے ٹیسٹ اور

چیک اپ کروانے اسے ہوسپٹل لے گئی

باقی حویلی والے رخصتی اور ولیمے کی

تیاریاں کرنے میں مصروف ہو گئے

شام کو روپ اور عروب ہوسپٹل سے واپس
آگئی تھیں کل عروب کی رپورٹس ملنی
تھیں

ڈاکٹر نے اس کی ڈائیٹ کا خیال رکھنے
کا کہا تھا عروب پہلے کی طرح خاموش
ہو گئی تھی

رات ڈنر پر بھی مصطفیٰ حویلی نہیں
پہنچا تھا الفت کو رہ رہ کر ہول اٹھ رہے
تھے اس نے کل رات سے مصطفیٰ سے
بات تک نہیں کی تھی

آج صبح بھی وہ موقع دیے بغیر حویلی
سے جا چکا تھا

رات دو بجے مصطفیٰ کی گاڑی خان حویلی
کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی
حویلی میں اندھیرے اور خاموشی نے اس
کا استقبال کیا وہ سیدھا اپنے کمرے میں
آیا اور وارڈروب سے کپڑے نکال کر شاور
لینے چلا گیا
دس منٹ بعد شاور لے کر نکلا تو الفت صوفے
پر بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی
مصطفیٰ ایک دم چونکا پھر فوراً خود کو
کمپوز کرتے ڈریسنگ ٹیبل کی آنکھوں بڑھا
ٹیبل پر کھانے کی ٹرے پڑی تھی جو یقیناً
الفت اس کے لیے لائی تھی
اپنے بیٹا کا خور کو نظر انداز کرنا الفت کے

دل کے سو ٹکرے کر گیا

مصطفیٰ ۔۔۔اپنی ماں سے ناراض ہو؟؟

الفت کی آواز بھیگی ہوئی تھی

مصطفیٰ بالوں میں برش کر رہا تھا الفت کی

نم آواز پر اس کے ہاتھ تھمے

گہرا سانس لیتے اس نے ہیئر برش ڈریسنگ

ٹیبل پر رکھا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتا

الفت ست زرا فاصلہ بنا کر صوفے پر بیٹھ گیا

میں کسی سے ناراض نہیں ہوں۔۔

مصطفیٰ نے بنا الفت کی طرف دیکھے سنجید گی

سے کہا تو الفت اس کے فاصلہ بنانے پر ہی

سمجھ گئی کہ وہ ناراض ہے۔۔

میں نے کسی کا نہیں اپنا پوچھا ہے۔۔

الفت کے آنسو ضبط کے باوجود نکلے۔۔

آپ ہی سے کہہ رہا ہوں میں ناراض نہیں ہوں

ریلیکس رہیں اور سو جائیں جا کر۔۔

مصطفیٰ نے ابھی بھی الفت کی طرف

نہیں دیکھا تھا

وہ ایسے بیٹھا تھا جیسے الفت اس کے لیے

اجنبی ہو

کھانا کھایا؟؟

الفت کی نظریں مصطفیٰ کے چہرے پر

ٹکی تھیں

نہیں۔۔

مصطفیٰ نے سنجیدگی سے صاف گوئی کی

کیوں؟؟

الفت کو مزید تکلیف ہوئی تھی

بھوک نہیں لگی۔۔

مصطفیٰ کا اب بھی وہی انداز تھا

میرے ہاتھوں سے کھاؤ گے تو بھوک بھی لگے

گی اور پیٹ بھی بھرے گا

الفت نے روٹی کا نوالہ توڑ کر مصطفیٰ کے

قریب ہوتے اس کے منہ کے آگے نوالہ کیا

تو مصطفیٰ نے پہلے نوالے کی طرف دیکھا پھر

نظریں گھما کر الفت کی طرف دیکھا

دونوں کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔۔

ایک کام کریں انہی ہاتھوں سے مجھے زہر

کھلا دیں مر بھی جاؤں گا اور سب کو

سکون بھی مل جائے گا

مصطفیٰ نے سرد لہجے میں کہا تو الفت اس

کی بات پر تڑپ اٹھی

اللہ نہ کرے مصطفیٰ تمہیں کبھی کچھ ہو۔۔

اتنے سخت الفاظ بولنے سے پہلے اپنی ماں

کا سوچ لیا کرو۔۔

الفت زارو قطار رونے لگی

آپ ہی کی آسانی کے لیے کہہ رہا ہوں مجھے

طعنے ملتے ہیں تو آپ کا ماضی بھی میری

وجہ سے آپ کے سامنے آجاتا ہے جب میں

ہی مر جاؤں گا میں ہی نہیں رہوں گا تو آپ

کا ماضی بھی دفن ہو جائے گا جو میری وجہ

سے آج تک آپ سے وابستہ ہے۔۔

مصطفیٰ کی آواز میں کرب تھا

نہیں مصطفیٰ۔۔میری سانسیں تم سے وابستہ

ہے تم میرے جگر کا ٹکڑا ہو۔۔

خدا کے لیے ایسی باتیں منہ سے نکال کر

مجھے تکلیف مت پہنچایا کرو۔۔

میری کیا غلطی ہے جو تم ایسی باتیں کر کے

میرا دل دکھاتے ہو

الفت نے بے بسی سے روتے ہوئے کہا

آپ مجھے میری غلطی بتادیں۔۔

کیا یہ میری غلطی ہے میری رگوں میں

خان حویلی کا خون نہیں ہے

کیا یہ میری غلطی ہے میں اپنے باپ کی

طرح عیاش نہیں ہوں پھر بھی مجھے آج

عیاش کہا گیا

کیا یہ میری غلطی ہے میں محبوب خان زادہ
کا سگا بیٹا نہیں ہوں
کیا یہ میری غلطی ہے کم عمری سے ہی میں
نے مہرماہ خانزادی سے محبت کی ہے اور
آج اسی محبت نے مجھے عیاش ہونے کا
طعنہ دے دیا کیونکہ میرا باپ عیاش تھا
میں کہاں غلط ہوں مجھے بتادیں۔۔
آپ کی بہوک ءا سمجھتی ہے مجھے لڑکیوں
کی کمی ہے تو بھول ہے اس کی۔۔
کالج میں یونیورسٹی میں مجھے کسی چیز
کی کمی نہیں تھی
یہ میری کم عمری کی محبت تھی جو میں
نے خود کو مہرماہ خانزادی کا پابند کرلیا

بدلے میں مجھے کیا ملا۔۔

بے اعتباری، رسوائی، طعنہ، آنسو، درد،

مصطفیٰ کے آنسو اس کے گال بھگو رہے تھے

الفت اپنے خوبرو بیٹے کو اپنے سامنے بے

بسی سے روتا دیکھ رہی تھی

الفت نے ہاتھ بڑھا کر مصطفیٰ کے آنسو

صاف کیے۔۔

مت پونچھیں میرے آنسو، بہنے دے انہیں،

شاید مجھے سکون مل جائے

مصطفیٰ نے کرب سے آنکھیں بند کیں تو

مزید آنسو گالوں پر پھسلے

مہرنا سمجھ ہے اسے معاف کر دو۔۔

الفت نے منت بھرے لہجے میں کہا

ہنہ نا سمجھ۔۔ شاطر دماغ دادی کی بد

دماغ پوتی ہے اور آپ اسے نا سمجھ کہہ

رہی ہیں۔۔

مصطفیٰ کا لہجہ چبھتا ہوا تھا

اچھا بس کر دو۔۔ چلو کھانا کھاؤ۔۔

الفت کو مصطفیٰ کے آنسو تکلیف پہنچا

رہے تھے اس نے جان بوجھ کر بات بدلی

آپ کے ہاتھ کے تھپڑ کھا کر ہی میرا پیٹ

بھر گیا اس کے بعد بھوک ہی نہیں لگی

مصطفیٰ کی نم آنکھوں میں شرارت تھی

الفت کا دل مصطفیٰ کی بات پر کرچی کرچی

ہوا تھا

مصطفیٰ مجھے معاف کر دو میرے جان۔۔

الفت نے مصطفیٰ کے گال پر ہاتھ رکھتے

پیار سے کہا تو مصطفیٰ نے ہلکا سا مسکرا

کر الفت کے اسی ہاتھ پر بوسہ دے دیا

میں جانتی ہوں تم کل رات سے بھوکے ہو

چلو اب کھانا کھالو

الفت نے پیار سے کہا تو مصطفیٰ اچھے

بچوں کی طرح الفت کے ہاتھ سے کھانا

کھانے لگا

مصطفیٰ۔۔ کل کیا پہنو گے ؟؟

الفت نے مصطفیٰ کے منہ میں نوالہ ڈال کر

نارملی پوچھا

کل کیا ہے کوئی خاص بات ہے کیا؟

مصطفیٰ نے پانی کا گلاس منہ سے لگا کر کہا

تو الفت اس کی بات پر شاکڈ ہوئی

کل تمہاری اور مہر کی رخصتی ہے۔۔۔

الفت نے حیرت سے بتایا

اوہ۔۔ میں بھول گیا تھا ایم سوری۔۔

مصطفیٰ نے پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھتے

سنجیدگی سے کہا

ایسے کیسے تم اتنی اہم بات بھول گئے؟؟

الفت کو اب غصہ چڑھا تھا

بندہ بشر ہوں۔۔ بس بھول گیا اور یہ بات

میرے لیے اہمیّت نہیں رکھتی۔۔ آپ کے لیے

رکھتی ہو گی

مصطفیٰ کا لہجہ اتنا سنجیدہ تھا کہ الفت

کچھ دیر بول ہی نہ سکی۔۔

مصطفیٰ۔۔ تم جانتے تو ہو مہر بچپن سے

ہی معصوم۔۔

مام۔۔بہت وقت ہو گیا ہے آپ بھی آرام کریں

مجھے بھی نیند آرہی ہے

مصطفیٰ نے جان بوجھ کر بات ٹوکی تو

الفت اسے دیکھتی رہ گئی

ٹھیک ہے تم آرام کرو۔۔ کل مغرب کے بعد

حویلی میں مہمانوں کی آمد شروع ہو

جانی ہے تم بھی وقت پر تیار ہو جانا۔۔

الفت نے کھڑے ہوتے تنبیہ انداز میں کہا

اور ٹرے پکڑ کر کمرے سے باہر آئی

جیسے ہی باہر آئی مہر دروازے کے پاس

کھڑی بے آواز رو رہی تھی

یقیناً اس نے مصطفیٰ اور الفت کی ساری باتیں سن لی تھیں

الفت کو دیکھتے ہی مہر نے آہستہ سے آنسو صاف کیے تو الفت کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

لیکن دکھ بھی ہوا جو بھی تھا کل حویلی میں جو کچھ بھی ہوا تھا نقصان مہر اور مصطفیٰ کے رشتے کو پہنچا تھا

بیلا بھی حویلی سے جا چکی تھی اور جلتی پر تیل کا کام کرنے والی علینہ بھی اپنے کمرے میں سکون سے سو رہی تھی

مہر آہستہ سے مڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئی الفت کو اس کے آنسوؤں پر دکھ

ہوا تھا پر وہ جانتی تھی مصطفیٰ کا

غصہ جب ٹھنڈا ہو گا وہ اپنی ماہ کو

معاف کر دے گا

✿✿✿✿✿

عبادت بیڈ پر ڈریسز کے ڈھیر لگائے کھڑی

تھی اور بہروز محبت پاش نظروں سے

عبادت کو دیکھ رہا تھا جس کی ناک پر

کوئی ڈریس ہی نہیں چڑھ رہا تھا

آپ ہی بتا دیں کل کونسا ڈریس پہنوں ؟؟

تھک کر عبادت نے بہروز خانزادہ سے پوچھا

تو اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی

کوئی بھی پہن لو میری جان۔۔ تم پر سب

جچتا ہے

بہروز خانزادہ نے بات ہی ختم کر دی

بہروز پلیز کوئی ایک بتادیں۔۔

عبادت کنفیوز سی کھڑی تھی اس کے چہرے

سے وہ تھکی تھکی لگ رہی تھی

ادھر آؤ میرے ساتھ بیٹھو۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کا ہاتھ پکڑ کر

اسے اپنے پاس بیڈ پر بٹھایا

طبیعت ٹھیک ہے؟

بہروز خانزادہ نے عبادت کا ماتھا چھوا

نہیں۔۔دل عجیب سا ہو رہا ہے

عبادت نے منہ کے ٹیڑھے میڑھے زاویے بنا

کر کہا تو بہروز خانزادہ کو وہ بہت

کیوٹ لگی

تم ریسٹ کرو ڈریس ہم صبح ڈیسائیڈ کر لیں گے۔۔

بہروز خانزادہ نے سارے ڈریسز صوفے پر رکھے اور بیڈ پر لیٹ کر عبادت کو اپنے ساتھ لیٹا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ آف کیا

عبادت بہروز خانزادہ کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی

بہروز خانزادہ نے اس کی کمر پر بازو حائل کر کے آنکھیں موند لیں

پانچ منٹ گزر گئے پر عبادت کو نیند نہیں آ رہی تھی

بہروز۔۔

عبادت نے ہلکی سی آواز میں کہا

ہمم۔۔

بہروز خانزادہ جو ابھی نیند میں ہوا تھا

عبادت کی آواز پر اٹھ گیا

آپ کو نیند آرہی ہے ؟؟

نہیں۔۔ تم بولو۔۔

مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔

ہمم۔۔ پوچھو۔۔

ہمارے بچوں کے نام آپ کیا رکھیں گے ؟؟

عبادت کے سوال پر بہروز خانزادہ کی

آنکھیں پٹ سے کھل گئیں اسے عبادت

سے اس سوال کی توقع نہیں تھی

بہروز خانزادہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری

ہمارے بچوں کے نام تم ہی رکھو گی۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر کہا

سچ ؟؟

عبادت نے خوشی سے چہکتے بہروز خانزادہ

کے سینے پر ہاتھ رکھا پھر اپنے ہاتھ پر

ٹھوڑی ٹکائی

جی میری جان۔۔

بہروز خانزادہ نے پیار سے کہا تو عبادت

خوشی سے پھر سے بہروز خانزادہ کے

سینے پر سر رکھ گئی

کچھ پل پھر خاموشی سے سر کے۔۔

بہروز۔۔

بہروز خانزادہ پھر نیند میں ہوا جب

عبادت کی آواز پر اس کی نیند ٹوٹی

ہمم۔۔۔

مجھے کچھ دنوں سے کچھ فیل ہو رہا ہے

عبادت نے ہچکچاتے ہوئے کہا

کیا؟؟

بہروز خانزادہ کی آواز نیند سے بھری تھی

آپ سمجھ جائیں نا۔۔ابھی تو میں نے

آپ کو اشارہ دیا ہے

کونسا اشارہ۔۔تم خود بتا دو تمہیں کیا

فیل ہو رہا ہے

ویسے تو بہت دعوے کرتے ہیں مجھ سے

محبت کے۔۔اور ایک میرا اشارہ نہیں

سمجھتے آپ۔۔

عبادت کو غصہ چڑھا تھا

یار۔۔ فیل تمہیں ہو رہا ہے میں کیسے سمجھوں

گا جب تک تم خود اپنے منہ سے نہیں

بتاؤ گی

بہروز خانزادہ نے جمائی لیتے کہا

رہنے دیں۔۔ آپ سو جائیں۔۔ کہیں تو

لوری سنا دوں؟؟

عبادت نے جل کر کہا

نہیں۔۔ میرے بچوں کو سنا دینا۔۔

بہروز میں سیریس ہوں۔۔

میں بھی سیریس ہوں تم میرے بچوں

کو لوری سنا دیا کرنا۔۔

اچھا۔۔ کہاں ہیں بچے؟؟

عبادت نے دانت پیستے پوچھا

یہاں۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے پیٹ پر ہاتھ

رکھ کر کہا تو اس نے حیرت سے سر

اٹھا کر بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا

جس کی آنکھیں بند تھیں

مطلب وہ سو گیا تھا عبادت کو بہروز

خانزادہ پر ٹوٹ کر پیار آیا

وہ نیند میں ہی اس سے باتیں کرتے کرتے

سو گیا تھا

میرے بچوں کے چھوٹے سے پاپا۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کے ہونٹوں کو نرمی

سے چھوا اور اس کے سینے پر سر رکھ

کر لیٹ گئی

✿✿✿✿

لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا ہر کوئی رو

رہا تھا ہارب اس ہجوم کو چیرتا ہجوم

کے اندر آیا تو کوئی نہیں تھا

ہارب نے مڑ کر دیکھا تو ہجوم بھی غائب

تھا اس کا دل انجانے خوف سے کانپنے لگا

ہارب۔۔

اپنے قریب سے اسے ایک نسوانی آواز سنائی

دی یہ آواز وہ کڑوروں میں بھی پہچان

سکتا تھا

عروب۔۔

ہارب نے مڑ کر دیکھا تو عروب سنسان سڑک

پر بکھری حالت میں بیٹھی ہچکیوں سے

رو رہی تھی

ہارب۔۔۔

عروب نے پھر سے ہچکیوں سے ہارب کا نام

لیا تو ہارب بھاگتا ہوا عروب کے پاس گیا

عروب میری جان۔۔۔

ہارب گھٹنوں کے بل سڑک پر بیٹھا اور روتی

ہوئی عروب کو سینے سے لگا لیا

ہ۔۔ہارب۔۔۔بہت پین ہو رہا ہے۔۔

عروب کی ہچکیاں بڑھنے لگیں

کہاں۔۔ کہاں درد ہو رہا ہے ؟؟

ہارب نے بے چینی سے پوچھا

ہارب۔۔۔وہ دیکھو۔۔

عروب نے ہارب کے سوال کا جواب دینے کی

بجائے اس پیچھے کہ طرف اشارہ کرتے

کچھ دکھانا چاہا تو ہارب نے غیر ارادی طور

پر مڑ کر دیکھا

ہارب کی آنکھیں خوف سے پھیلیں۔۔

پھر سے وہی لوگوں کا ہجوم۔۔پر اس

بار اس ہجوم میں خان حویلی کے سب

لوگ شامل تھے اور زار و قطار رو رہے تھے

سائیڈ پر حشمت علی اور زرینہ بھی رو

رہی تھی۔۔

عروب۔۔یہ رو کیوں۔۔

ہارب بیٹھے بیٹھے جیسے ہی پلٹا تو اس

کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گیئں

عروب کہیں نہیں تھی وہ اکیلا سڑک پر

بیٹھا تھا

ہارب نے مڑ کر دیکھا تو ہجوم اس بار

غائب نہیں تھا فرق اتنا تھا سب رو رہے

تھے اور عروب ان سب کے بیچ کھڑی ہارب

کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرا رہی تھی

عروب کی گود میں بچہ بھی تھا جو مسلسل

رو رہا تھا

کہا تھا نا میں مر جاؤں گی۔۔

عروب نے وہیں کھڑے کھڑے مسکرا کر کہا

تو ہارب کی آنکھیں مزید خوف سے پھیلیں

عروب۔۔۔

ہارب ہزیانی انداز میں چلایا تو زرینہ جلدی

سے آگے بڑھی

ہارب پتر کیا ہوا کوئی برا خواب دیکھا ہے ؟؟

صبح فجر کا وقت تھا زرینہ ہارب کو نماز

کے لیے اٹھانے آئی تھی

پر ہارب چیختا ہوا اٹھ بیٹھا وہ لمبے لمبے

سانس لے رہا تھا اس کا پورا جسم پسینے

سے شرابور تھا

دل کی دھڑکنیں خود سے تیز ہو گئی تھیں

ہارب پتر۔۔ بول تو سہی۔۔

زرینہ نے اپنے دوپٹے سے ہارب کے ماتھے کا

پسینہ صاف کیا

اا۔۔اماں جی۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔

ہارب نے بمشکل اپنی سانسوں کو ہموار کرتے کہا

اٹھ پتر نماز پڑھ لے۔۔

زرینہ نے پیار سے اس کے بال ٹھیک کیے

نماز؟؟؟ نماز کا وقت ہو گیا ہے؟؟

ہارب کے دل میں پھر سے خوف بڑھ گیا

اس نے قبولیت کی گھڑی میں عروب کے

متعلق اتنا برا خواب دیکھا تھا

تو کیا وہ خواب سچ؟؟

ہاں پتر۔۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔۔

زرینہ نے نرمی سے کہا تو ہارب کی آنکھوں

میں پانی جمع ہونے لگا

نہیں۔۔ میں یہ خواب سچ نہیں ہونے دوں گا

پتا نہیں عروب ٹھیک بھی ہے یا۔۔

مجھے اتنا برا خواب کیوں آیا؟؟

ہارب سوچوں کے جال میں پھنسا جلدی
سے اٹھا اور وضو کر کے مسجد چلا گیا
حشمت علی پہلے ہی مسجد میں موجود تھا
ہارب نے باجماعت نماز پڑھی اور دعا کے
لیے ہاتھ بلند کیے
یااللہ۔۔اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہو گئی
ہے تو مجھے معاف کر دینا
عروب نے مجھ پر تہمت لگائی لیکن اب
وہ میری محرم ہے میری بیوی ہے
میں اسے اس کی کوتاہیوں کی سزا دینے
کے لیے اس سے دور ہو گیا ہوں
میرے مالک مجھے معاف کر دینا میں عروب
کو آج اس کی کوتاہیوں سمیت معاف

کرتا ہوں میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں

میں اسے کھونا نہیں چاہتا

یہ خواب کبھی سچ نہ ہو میری عروب

مجھ سے دور نہ ہو۔۔

یااللہ اسے ہدایت دینا اسے معاف کرنا

اسے خوشیوں بھری لمبی زندگی دینا۔۔

میں نہیں جانتا وہ کس حالت میں ہے پر

مجھے اتنی بڑی سزا مت دینا عروب کو

کچھ مت ہو۔۔۔

عروب کی آنکھوں سے جاری تھے

میں خود پتا نہیں کتنا گنہگار ہوں اور

اپنی بیوی کو سزا دینے لگا

یااللہ مجھے معاف کر دینا۔۔میں بھول گیا

تھا جزا اور سزا کا فیصلہ کرنے والا میرا

مالک میرا رب ہے۔۔

مجھے معاف کر دینا میرے اللہ۔۔

عروب کی زندگی سے سارے دکھ تکلیفیں

ختم کرنا۔۔اسے لمبی زندگی دینا آمین۔۔

ہارب نے منہ پر ہاتھ پھیرا اور دیوار کے

ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

نماز پڑھ کر اسے سکون ملا تھا وہ تسبیح

پڑھنے لگا

آنکھیں اب بھی پانیوں سے بھری تھیں

اسے اپنی اور عروب کی آخری ملاقات یاد

آئی جب عروب نے اسے کہا تھا اگر میں

مر گئی تو۔۔

اور ہارب نے سنگدلی سے کہا تھا

فرق نہیں پڑتا۔۔

لیکن اس کی ذات کو بہت فرق پڑتا تھا

وہ آج بھی عروب سے بے حد محبت کرتا

تھا اور اس کے لیے اب پاگل ہو رہا تھا

اس دشمنِ جاں کی یادیں اس کا پیچھا

ہی نہیں چھوڑ رہی تھیں

عروب کے ہاتھ میں بچہ کس کا تھا۔۔

اچانک ہارب کے دماغ میں خواب کا وہ

منظر گھوما جب عروب کے ہاتھ میں روتا

ہوا بچہ تھا

ہارب کا دماغ الجھنے لگا۔۔

اس نے دیوار کے ساتھ سر ٹکا کر آنکھیں

موند لیں۔۔

مصطفیٰ آج پھر سورج طلوع ہوتے ہی حویلی سے چلا گیا تھا کل کی طرح آج بھی بہروز خانزادہ نے فون کر کے پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ مغرب تک آجاے گا

خان حویلی میں آج صبح سے کافی رونق تھی

آج خان حویلی کی سب سے بڑی بیٹی

مہرماہ خانزادی" کی رخصتی حویلی کے"

سب سے بڑے بیٹے "مصطفیٰ خانزادہ" کے ساتھ تھی

پوری حویلی جگمگ کر رہی تھی لان کو بڑی

خوبصورتی سے سجایا جارہا تھا حویلی کے

سب لوگ اپنی تیاریوں میں مصروف تھے

وقت کم تھا اور کام زیادہ۔۔

روپ ڈرائیور کے ساتھ عروب کی رپورٹس

لینے ہوسپٹل گئی ہوئی تھی عروب اپنے

کمرے میں بیڈ پر چت لیٹے چھت کو

گھور رہی تھی

وہ پہلے سے کافی کمزور ہو گئی تھی آنکھوں

کے نیچے ہلقے پڑ گئے تھے

سفید رنگ زرد ہو گیا تھا وہ جو پرسوں تک

سوچ رہی تھی اپنا اور اپنے بچے کا خیال

رکھے گی

اسے مشکل لگ رہا تھا جیسے جیسے دن گزر

رہے تھے عروب کو اپنی سانس گھٹتی محسوس
ہوتی تھی
وہ بہت کوشش کرتی ہمت کرتی اٹھنے کی
خود کا خیال رکھنے کی، پر اس سے کچھ
بھی نہیں ہو رہا تھا
ایسا لگ رہا تھا جیسے آہستہ آہستہ سانسوں
کی ڈور ٹوٹ رہی ہے
ہارب کو دیکھنے کے لیے اسے سننے کے لیے
عروب ترس گئی تھی پر وہ ستمگر ایسا
گیا کہ مڑ کر نہیں دیکھا
اب تو آنسو بھی خشک ہونے لگے تھے ویران
آنکھیں ہارب کے آنے کی راہ تکتیں
پر وہ شاید آنا ہی نہیں چاہتا تھا اسے تو

یہ بھی نہیں پتا تھا وہ باپ بننے والا ہے

پھر شاید اپنے بچے کی خاطر ہی آ جاتا۔۔

عروب کی آنکھوں سے آنسو نکل کر تکیہ

بھگو رہے تھے

روپ آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر آئی

اور ایک نظر عروب کی طرف دیکھا

رپورٹس بیڈ پر رکھیں اور چادر اتار کر

اسے تہہ کر کے صوفے پر رکھی

وہ ہوسپٹل سے سیدھا عروب کے کمرے

میں ہی آئی تھی

عروب۔۔

روپ کا لہجہ کافی سنجیدہ تھا عروب نے

نظریں گھما کر روپ کی طرف دیکھا

اٹھو۔۔مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

روپ کہہ کر رپورٹس ہاتھ میں پکڑ کر بیڈ

پر بیٹھ گئ

عروب اپنے آنسو صاف کرتی اٹھ کر بیٹھ گئ

کیا چھپا رہی ہو ہم سب سے ؟؟

روپ نے غصے سے پوچھا عموماً وہ غصہ مہین

کرتی تھی پر آج وہ کافی غصے میں لگ

رہی تھی

مم۔۔میں۔۔کیا چھپاؤں گی۔۔

عروب کا لہجہ ڈگمگایا

عروب مین تم سے سیدھی بات کروں گی

اور امید کرتی ہوں جواب بھی تم سیدھا

ہی دو گی۔۔

روپ نے رپورٹس کھولتے کہا تو عروب

اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

ان رپورٹس میں لکھا ہے تمہاراپریگننسی

کادوسرا مہینہ شروع ہوا ہے

جبکہ میرے مطابق تمہیں تیسرا مہینہ

شروع ہوا ہے

اب بتاؤاصل بات کیا ہے۔۔

روپ نے اپنا لہجہ سخت ہونے سے روکا

م۔۔مجھے کیا پتا۔۔آپ ڈاکٹر سے پوچھیں

عروب نے نظریں چرائیں

روپ عروب کے قریب ہوئی اور اس کا سر

پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا

ماں کی آغوش ملتے ہی عروب کے آنسو

پھر سے امڈ پڑے

عروب۔۔مجھے سچ سننا ہے بیٹا۔۔پلیز

مجھے سچ بتاؤ۔۔

ہارب جس رات تمہیں لینے آیا تھا وہ کس

سچ کی بات کر رہا تھا

دیکھو میں ماں ہوں تمہاری۔۔تمہارے آنسو

تمہاری تکلیف مجھ سے دیکھی نہیں جاتی۔۔

پلیز عروب مجھے سب سچ بتاو۔۔

میں شاید تم سے کچھ نہ پوچھتی کوئی

سوال نہ کرتی

پر اس رات ہارب کی کہی بات میرے دماغ

سے نہیں جا رہی۔

وہ کس سچ کی بات کر رہا تھا

اور آج ان رپورٹس کے مطابق بھی تمہیں

دوسرا منتھ سٹارٹ ہوا ہے

روپ نے عروب کا چہرہ اوپر کرتے اس کے

آنسو صاف کیے

مجھے صرف سچ سننا ہے عروب۔۔

روپ نے سخت لہجے میں کہا تو عروب

پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

م۔۔ مما۔۔ ہ۔۔ ہارب۔۔

ہارب۔۔ بے قصور ہے۔۔ ساری غلطی۔۔ صرف

میری ہے۔۔

عروب کی زبان لڑکھڑا رہی تھی اس کی

آنکھوں میں خوف تھا کہیں سچ جان کر

اس کے ماں باپ اس سے دور نہ ہو جائیں

کیا مطلب؟؟ کونسی غلطی ہے تمہاری؟؟

مجھے صاف صاف بتاؤ وہ عروب۔۔

روپ نے الجھ کر کہا تو عروب نے آنسو پونچھتے

فیصلہ کیا کہ آج وہ عروب کو سب سچ

بتادے گی۔۔

مما۔۔ہارب نے۔۔میرے ساتھ۔۔کوئی زبردستی

نہیں کی تھی۔۔

میں نے آپ سب سے۔۔ جھوٹ بولا تھا۔۔

مجھے ہارب سے۔۔ محبت ہو گئی تھی

اس کا نکاح۔۔رکوانے کے لیے۔۔میں نے

جھوٹی پریگننسی رپورٹ بنوائی۔۔

اور ہارب کو سب کے سامنے رسوا۔۔

روپ کا ہاتھ اٹھا پر ہوا میں ہی رہ گیا

عروب نے سختی سے آنکھیں میچ کر

خود کو سزا کے لیے تیار کیا

پر روپ نے اپنا ہاتھ ہوا میں ہی روک لیا

بے شرم لڑکی۔۔ تمہیں زرا شرم نہیں آئی

اس بے گناہ پر تہمت لگاتے ہوئے۔۔

مجھے تو تمہیں اپنی بیٹی کہتے ہوئے بھی

شرم آرہی ہے۔۔

روپ کے آنسو نکل پڑے اس کا بس نہیں

چل رہا ہے عروب کا چہرہ تھپڑوں سے

لال کر دے

ماما۔۔مجھے معاف کر دیں میں آپ سب کی

گنہگار ہوں۔۔

عروب نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑے۔۔

کوئی معافی نہیں ملے گی تمہیں۔۔میں کل تک سوچ رہی تھی ہارب تم سے بے خبر کیوں ہو گیا

کم از کم اپنے بچے کا تو خیال کرتا مجھے آج سمجھ آئی وہ تمہیں چھوڑ کر کیوں گیا ہے

تم اسی لائق ہو عروب۔۔تم صرف میری اور ہارب کی نہیں اپنے بابا کی بھی گنہگار ہو جن کا تم نے بھروسہ توڑا ہے

روپ کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے اسے اپنی بیٹی کی حرکت پر شرم آرہی تھی۔۔

ماما۔۔آپ تو مجھے معاف کر دیں ہارب بھی

چھوڑ کر چلا گیا

میں جانتی ہوں بابا معاف نہیں کریں گے

آپ تو معاف کر دیں

عروب نے روپ کے پاؤں پکڑ لیے

کوئی معافی نہیں ملے گی تمہیں۔۔

تم نے اپنے بابا کا سر شرم سے جھکا دیا

ہے جب انہیں سچ پتا چلے گا کہیں ما ٹوٹ

جائیں گے وہ۔۔

تمہاری اس حالت کے زمہ دار وہ خود کو

ٹھہرا رہے ہیں

جبکہ تم خود اپنی حالت کی زمہ دار ہو۔۔

روپ نے عروب کو آئینہ دکھایا عروب کا

سر شرم سے جھک گیا

میں ابھی جا کر تمہارے بابا کو سب سچ۔۔

نہیں ماما پلیز نہیں۔۔ بابا مجھ سے۔۔

عروب کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے بالاج

خانزادہ دروازے پر کھڑا غصے سے سرخ

آنکھیں لیے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچے عروب

کو دیکھ رہا تھا

بابا۔۔

عروب کی کپکپائی آواز میں کہا تو روپ کی

آنکھوں میں خوف اتر آیا

اس نے جھٹکے سے مڑ کر دیکھا تو بالاج

خانزادہ نے چہرے پر چٹانوں کی سختی تھی

ایک پل کے لیے عروب کے روپ بھی سہم گئی

حویلی میں مہندی والی آگئی تھی اس

نے سب سے پہلے مہر کو مہندی لگائی پھر

عبادت کو۔۔

عبادت کے ہاتھوں پر مہندی بہروز خانزادہ

نے اپنی پسند سے لگوائی تھی

پاس بیٹھی مہران دونوں کے پیار پر مصطفٰی

کو شدت سے یاد کر رہی تھی

اگر ان کے بیچ سب ٹھیک ہوتا تو ابھی

مصطفٰی بھی مہر کے ہاتھوں پر اپنی

پسند سے مہندی لگواتا

مہندی والی نے اس کے گورے ہاتھ پاؤں

مہندی سے سے رنگ دیے تھے

پر پھر بھی اس کے چہرے پر اداسی تھی

دل میں خوف بھی تھا کہ پتا نہیں مصطفیٰ

آج رات اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا

پرسوں رات تو وہ اسے اگنور کر کے گزر

گیا تھا پر آج مہر نے رخصت ہو کر اس کے

کمرے میں چلی جانا تھا تو کیا آج بھی وہ

مہر کو اگنور کر دے گا

یا پھر اسے معاف کر دے گا

یا پھر اسے سزا دے گا

مہر کے دماغ میں سوالوں کی بوچھاڑ شروع

ہو چکی تھی

تھک کر اس نے ہر جواب وقت پر چھوڑ دیا

عصر کی نماز پڑھ کر ہارب گھر آیا اور حشمت

سے کہا کہ اس کی ہو سپٹل میں نائٹ ڈیوٹی
ہے وہ کل صبح واپس آئے گا
اسے پہلی بار اپنے دادا سائیں سے جھوٹ
بولتے برا لگ رہا تھا
پر کل رات کے خواب نے عروب کی یادوں
میں اضافہ کر دیا تھا پہلے اس دشمنِ جاں
کی یاد آتی تھی پر صبح سے اس کی فکر
ہو رہی تھی

اس لیے جھوٹ بول کر ہارب عصر کے بعد
گاؤں کے لیے نکل گیا

وہ عروب کو ایک نظر دیکھنا چاہتا تھا اپنے
جلتے دل کو راحت پہنچانا چاہتا تھا پر
ہارب یہ نہیں جانتا تھا عروب کو دیکھ کر

وہ مزید تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا

عروب کو دی جانے والی سزا اسے اپنے جسم

پر کوڑوں کی طرح لگتی محسوس ہو گی

وہ مزید تڑپے گا مزید بے چین ہو جائے گا

🔥🔥🔥🔥🔥

آج تم نے مجھے میری ہی نظروں میں گرا

دیا ہے عروب۔۔

بالاج خانزادہ کی آواز میں صدیوں کا

دکھ تھا عروب تڑپ اٹھی

نہیں بابا۔۔مجھے معاف کر دیں میں آپ کو

سچ بتانے سے ڈرتی تھی آپ مجھ سے خفا

ہو جائیں گے۔۔

ہار ب مجھے چھوڑ کر چلا گیا ماما بھی معاف

نہیں کر رہی

آپ مجھے معاف کر دیں۔۔

عروب بالاج خانزادہ کے پیروں میں بیٹھی

تڑپ رہی تھی روپ سے اپنی بیٹی کا تڑپنا

دیکھا نہیں جا رہا تھا اس نے نظروں کا

زاویہ بدل لیا

معافی تو مجھے ہا رب سے مانگنی چاہیے

میں نے تم پر اپنی بیٹی پر اعتبار کیا اس

کی ایک نہیں سنی

اور اسے سزائیں سناتا گیا اور وہ چپ چاپ

میری سزائیں سہتا گیا

پورا گاؤں مجھے انصاف پسند سردار کے

نام سے پہچانتا ہے

پر میں نے ہارب کے ساتھ ناانصافی کر دی

اسے اس کے ناکردہ گناہ کی سزا دی۔۔

بالاج خانزادہ کی آنکھیں نم تھیں

یہ اس کا بڑا پن تھا وہ چپ چاپ میری

دی گئی سزا پر سر جھکا دیتا

اگر چاہتا تو پورے گاؤں میں مجھے بدنام

کرتا اور کہتا کہ

دیکھو بالاج خانزادہ نے اس کے ساتھ ناانصافی

کی اپنی بیٹی پر اعتبار کیا پر اس پر نہیں۔۔

اگر وہ چاہتا تو اپنی بے گناہی کے ثبوت لے

آتا اور تم پل میں جھوٹی ثابت ہو جاتی

لیکن وہ چاہتا تھا تم خود سب کو سچ بتاؤ

مجھے خود سے شرم آ رہی ہے عروب۔۔

تم نے آج صحیح معنوں میں میرے سر میں
خاک ڈال دی ہے۔۔
یہ تربیت تھی ہماری۔۔
اور ہارب کی تربیت دیکھو سچا ہوتے ہوئے
بھی وہ خاموش رہا
تم چاہتی ہو میں تمہیں معاف کردوں؟؟
نہیں عروب۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں
کروں گا
میں نے دعاؤں میں بیٹی مانگی تھی اللہ
نے تمہیں دے دیا
اگر بیٹیاں ایسی ہوتی ہیں تو نہیں چاہیے
مجھے بیٹی۔۔
بالاج خانزادہ کا ایک ایک لفظ سرد تھا وہ

کمرے سے جا چکا تھا عروب وہی فرش پر

بیٹھی رہ گئی آنکھوں میں آنسو جم گئے

تھے بالاج خانزادہ کے الفاظوں نے اسے مار

دیا تھا ایسا لگ رہا تھا اس کے جسم میں

جان ہی نہ ہو

روپ آنسو صاف کرتی اس کے پاس آئی

اٹھو عروب۔۔ سنبھالو خود کو۔۔

روپ نے عروب کو کندھوں سے پکڑ کر

اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھایا

تمہارے بابا غصے میں ہیں جب ان کا غصہ

ٹھنڈا ہو جائے گا وہ تمہیں معاف کر دیں گے

روپ پتا نہیں خود کو تسلی دے رہی تھی

یا عروب کو۔۔

میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں

روپ کو عروب کے چہرے کے ٹھہراؤ سے

خوف آرہا تھا

نہ وہ ہل رہی تھی نہ آنکھیں جھپک رہی

تھی نہ رو رہی تھی

روپ تھکے ہوئے قدموں سے کمرے سے باہر

آگئی عروب جوں کی توں بیٹھی رہ گئی

بیوٹیشن مہر اور عبادت کو تیار کر رہی تھی

عبادت مہر کے کمرے میں ہی تیار ہو رہی تھی

مصطفیٰ اپنے کہے کے مطابق مغرب کے

وقت حویلی آگیا تھا

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تو ایک دم

ٹھٹھک گیا اس کا پورا کمرہ گلاب کے

پھولوں ذور لائٹوں سے سجایا گیا تھا

بیڈ پر پارٹ شیپ سے دل بنا تھا

مصطفیٰ نے ایک نظر پورا کمرہ دیکھا

پھر صوفے پر بیٹھ کر اپنے جوتے اتارنے لگا

حویلی میں کیا ہو رہا ہے کیا نہیں اس نے

کسی چیز پر دھیان نہیں دیا تھا

وہ ایسے بن رہا تھا جیسے غیروں کی شادی

میں وقت پر تیار ہو کر جاتے ہیں

مصطفیٰ نے ابھی جوتے اتارے ہی تھے بہروز

خانزادہ دھڑام سے دروازہ کھول اندر آیا

اس کے ہاتھ میں کپڑے تھے جو ہینگ کیے

ہوئے تھے

شکر ہے لالہ آپ آ گئے۔۔

بہروز خانزادہ نے کپڑے بیڈ پر سلیقے سے

رکھتے کہا

تو تمہیں کیا لگا میں بھاگ گیا ہوں۔۔

مصطفیٰ نے شرارت سے کہا

ہمم۔۔ تھوڑا سا شک تو ہوا تھا

بہروز خانزادہ نے معصومیت سے کہا

ہمم۔۔مانا کہ سب مجھے عیاش سمجھتے

ہیں پر میں بھگوڑا نہیں ہوں

مصطفیٰ کا لہجہ یک دم سنجیدہ ہوا

جو آپ کو عیاش سمجھتے ہیں وہ خود

بہت معصوم ہیں۔۔

بہروز خانزادہ کا اشارہ مہر کی طرف تھا

بہروز خانزادہ کو مہر کی سائیڈ لیتے دیکھ

مصطفیٰ نے اسے زبردست گھوری دی

ایسے مت دیکھیں۔۔اسی معصومیت پر

تو آپ جان بھی وارنے کو تیار رہتے تھے

بہروز خانزادہ نے مصطفیٰ کی گھوری سر

سے گزار دی

تم چپ ہوتے ہو یا میں اٹھوں۔۔

مصطفیٰ نے غصے سے کہا

جی اٹھ جائیں تیار بھی تو ہونا ہے۔۔

وہ بہروز خانزادہ ہی کیا جو کسی سے

ڈر جائے۔۔

کس خوشی میں ؟؟

مصطفیٰ جان بوجھ کر انجان بنا

آپ دولہا بن رہے ہیں اس خوشی میں۔۔

بہروز خانزادہ نے بتیسی دکھا کر کہا

پھر ایک کام کرو دلہن چینج کر دو۔۔

مصطفٰی نے بھی بتیسی دکھائی

استغفر اللہ۔۔ میں ایسے نیک کام نہیں کرتا

اور ویسے بھی ویڈنگ فنکشنز میں یہ والا

آپشن نہیں ہوتا۔۔

اس لیے آپ کے دل کے ارمان پورے نہیں

ہو سکتے۔۔

بہروز خانزادہ نے تفصیل سے سمجھایا تو

مصطفٰی نے کچھ دیر اسے سنجیدہ نظروں

سے دیکھا پھر اسکی ہنسی چھوٹ گئی

بہروز خانزادہ جو کب سے ہنسی ضبط کر

رہا تھا اس کا ضبط بھی جواب دے گیا

وہ دونوں پاگلوں کی طرح ہنسنے لگے

ہنستے ہنستے ان دونوں کی آنکھوں میں

پانی جمع ہو گیا

بہروز خانزادہ بے اختیار اس کے گلے لگ گیا

مصطفیٰ نے بھی بہروز خانزادہ کو اپنے

گلے لگا یا

تم بہت تیز ہو بہروز خان۔۔ میرا موڈ جتنا

مرضی خراب ہو تم ٹھیک کر ہی دیتے ہو۔۔

مصطفیٰ نے پیار سے بہروز خانزادہ کی کمر

میں مکا جھڑتے کہا

بس کبھی غرور نہیں کیا۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر شرارت سے کہا

اچھا دکھاؤ کونسے کپڑے پہننے ہیں میں نے؟

مصطفٰی نے ڈریسز اٹھاتے کہا تو بہروز

خانزادہ نے اس کے ہاتھ میں اس کا ڈریس

پکڑا دیا

آف وائیٹ کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ بلیو

کلر کی واسکٹ ساتھ بلیو ہی اجرک تھی

اور بہروز خانزادہ کی آف وائیٹ شلوار قمیض

کے ساتھ ڈارک براؤن واسکٹ اور ساتھ ڈراک

براؤن اجرک تھی

وہ دونوں اپنے اپنے کپڑے اٹھا کر تیار

ہونے لگے

🔥🔥🔥🔥🔥

تھوڑی دیر میں مہمان آنا شروع ہو گئے تھے

بالاج خانزادہ بھی تیار ہو کر نیچے لان

میں چلا گیا تھا اس کے چہرے کے نقوش

تنے ہوئے تھے

جب وہ کمرے سے چلا گیا تب روپ کمرے

میں آ کر تیار ہوئی اس کی ہمت نہیں

ہو رہی تھی وہ بالاج خانزادہ کا سامنا کرے

وہ پہلے ہی عروب کی وجہ سے اس سے

ناراض ہو گیا تھا

پتا نہیں اب بالاج خانزادہ نے کیساری

ایکٹ کرنا تھا روپ کی سوچ سوچ کر

جان جا رہی تھی

ایک طرف اسے عروب کی فکر تھی تو دوسری

طرف اسے بالاج خانزادہ کے غصے سے

بھی ڈر لگ رہا تھا

روپ تیار ہو کر عروب کے پاس آئی تا کہ

اسے بھی تیار کر کے نیچے فنکشن میں

لے جائے

پر روپ اسے جیسے بیٹھا کر گئی تھی وہ

ویسے ہی بیٹھی تھی پاس رکھا کھانا بھی

ویسے ہی پڑا تھا

عروب تیار ہو جاؤ مہمان آ گئے ہیں۔۔

روپ نے پیار سے عروب کے سر پر ہاتھ پھیرا

اپنی بیٹی کی حالت پر اسے ہول اٹھے تھے

آپ جائیں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔

عروب نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا تو روپ

کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر گہری سانس

لیتی اسے کھانے کی تلقین کرتے نیچے آگئی

وہ خود بھی نہیں چاہتی تھی عروب نیچے

آئے عبادت اور بہروز خانزادہ کے فنکشن

میں وہ شامل نہیں تھی

آج اگر کوئی مہمان اس سے کچھ پوچھ

لیتا تو پتا نہیں عروب نے کیسے ری ایکٹ

کرنا تھا

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ تیار ہو کر ایک ساتھ

نیچے لان میں آگئے تھے

اسلام علیکم بڑے پاپا۔۔

مصطفیٰ نے سر جھکا کر سنجیدگی سے

سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔

میں پوچھ سکتا ہوں دو دن شہر کیا کرنے

جا رہے تھے ؟؟

بالاج خانزادہ نے مہمانوں کی طرف دیکھتے

نا مخصوص انداز میں پوچھا

حویلی میں دل نہیں لگتا۔۔ تنہائی چاہتا ہوں

مصطفیٰ نے صاف گوئی کی تو بالاج خانزادہ

نے جھٹکے سے سر گھما کر اسے جانچتی

نظروں سے دیکھا

مصطفیٰ کا چہرہ سپاٹ تھا بالاج خانزادہ

سے اندازہ لگانا مشکل ہوا کہ اسوقت اس

کے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہے

مصطفیٰ۔۔

الفت مصطفیٰ کو دیکھ کر اس کے پاس

آگئی مصطفٰی نے ہلکا سا مسکرا کر الفت

کو اپنے ساتھ لگا لیا

بہت پیاری لگ رہی ہیں میرے بابا کی باربی ڈول۔۔

مصطفٰی نے پیار بھرے لہجے میں شرارت

سے کہا تو الفت نے اسے مصنوعی گھوری دی

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر پیار بھرا

منظر دیکھا بالاج خانزادہ مہمانوں کے

بلاوے پر جا چکا تھا

میں بھی تو خان حویلی کی گڑیا ہوں نا۔۔

تبھی عبادت کی چہکتی آواز انہیں اپنے

پیچھے سنائی دی تو ان تینوں نے ایک

ساتھ مڑ کر دیکھا

عبادت شاکنگ پنک ڈریس میں بالوں کا

پیارا اسا سٹائل بنائے، ہاتھوں میں گجرے

پہنے، مناسب سے میک اپ کے ساتھ مناسب

جیولری پہنے قیامت ڈھا رہی تھی

بہروز خانزادہ نے بے اختیار اپنے دل پر

ہاتھ رکھا۔۔

آجاؤ میری گڑیا۔۔

مصطفیٰ نے بایاں بازو وا کیا تو عبادت خوشی

سے مصطفیٰ کے ساتھ لگ گئی

مصطفیٰ کے دائیں جانب الفت اور بائیں

جانب عبادت تھی

بہروز خانزادہ نے یہ خوبصورت منظر اپنے

موبائل میں مقید کیا

سب مہمان آچکے تھے روپ نے عبادت

سے کہا کہ وہ مہر کو نیچے لے آئے

مصطفٰی سٹیج پر جا کر بیٹھ گیا تھا

بہروز خانزادہ نے مصطفٰی کا موڈ بنانے

کے لیے رومینٹک سانگ پلے کر دیا تھا

لان کی جگمگ کرتی لائٹس میں مہر

سہج سہج کر چلتی مصطفٰی کے قریب

آ رہی تھی

مصطفٰی نے اسے دور سے ہی سپاٹ نظروں

سے دیکھا

وہ ڈیپ ریڈ لہنگے میں بے حد خوبصورت

لگ رہی تھی

تو بے مثال ہے تیری کیا مثال دُوں"

آسماں سے آئی ہے یہی کہہ کے ٹال دوں

پھر بھی کوئی جو پوچھے کیا ہے تو کیسی ہے

" ہاتھوں میں رنگ لے کے ہوا میں اچھال دوں

بہروز خانزادہ کے پرفیکٹ سانگ پر مصطفیٰ

نے ایک آبرو اچکا کر ڈی جے کے پاس

کھڑے بہروز خانزادہ کو گھور کر دیکھا تو

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر دور سے مصطفیٰ

کی طرف فلائنگ کس اچھال دی

مصطفیٰ مزید تپ گیا مہر سٹیج تک آ گئی

تھی مصطفیٰ ڈھیٹ بنا بیٹھا رہا

مہر کی آنکھیں آنسوؤں سے نم ہو گئیں

سب مہمان انتظار کرنے لگے مصطفیٰ

اٹھ کر مہر کا ہاتھ تھامے پر مصطفیٰ

ایسے بنا جیسے وہ یہاں ہے ہی نہیں۔۔

الفت سمیت سب نے اسے غصے سے گھورا

پر وہ سب کی طرف دیکھ ہی کب رہا تھا

وہ نیچے کارپٹ کو گھور رہا تھا جیسے

ثواب کا جام ہو

مہر آنسو پیتی ہمت کر کے خود ہی سٹیج

پر چڑھ گئی حتیٰ کہ مصطفیٰ اس کے

لیے کھڑا تک نہیں ہوا

مہر خود ہی اس کے ساتھ بیٹھ گئی مہر

کے بیٹھتے ہی مصطفی نے اس سے

ایسے فاصلہ بنایا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو

آجا تجھے میں پڑھ لوں"

دل میں اتار لوں

ہونٹوں سے دیکھوں تجھے

آنکھوں سے پکار لوں

خواہشیں یہ کہتی ہیں

کہتی ہی رہتی ہیں

لے کے تجھے باہوں میں

"شامیں گزار لوں

مہر کے دل میں ٹیسیں اٹھنے لگیں

سب مہمان کھانا کھانے میں مصروف

ہوگئے۔۔

الفت سٹیج پر آئی اور مصطفیٰ کو

زبردست گھوری دی

مصطفیٰ یہ کیا حرکت تھی؟

الفت نے دبی آواز میں پوچھا پر مہر

سن چکی تھی

کونسی حرکت؟؟

مصطفیٰ معصوم بنا

تم جانتے ہو میں کس متعلق بات کر۔رہی ہوں۔۔ مہمان کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔

الفت کا لہجہ اب بھی دھیمہ تھا

اوہ۔۔میں نے تو بس اس لیے آپ کی بہو کو ویلکم نہیں کیا کہ کہیں وہ میری اس حرکت پر بھی مجھے عیاش نہ کہہ دے۔۔

مصطفیٰ نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا کہ مہر سن لے اور مہر سن چکی تھی۔۔

نا چاہتے ہوئے بھی مہر کی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر اس کی گود میں رکھے حنائی

ہاتھوں پر گرا۔۔

الفت نے مصطفیٰ کو تاسف سے دیکھا تو
وہ مسکرا کر سٹیج سے اٹھ کر بہروز
خانزادہ کی کلاس لینے چلا گیا

ہارب رات دس بجے گاؤں پہنچ گیا تھا
وہ اس وقت حویلی سے کافی دور
کھڑا تھا

حویلی سے آتی گانوں کی آوازیں اور
برقی قمقموں سے سجی حویلی دیکھ
کر ہارب کو اندازہ ہو گیا کہ آج حویلی
میں کوئی فنکشن ہے۔۔

ہارب کے لیے موقع اچھا تھا اس نے

گہرا سانس لیا اور حویلی کے اندر

کیسے جائے سوچنے لگا

بہروز آرام سے۔۔۔ کیا ہو گیا تھا آپ کو؟؟

بہروز موقع دیکھ کر عبادت کا ہاتھ کھینچ کر

اسے سائیڈ پر لے جا رہا تھا

میرا دماغ مت خراب کرو تم۔۔ کب سے دیکھ

رہا ہوں تم مجھے اگنور کر رہی ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کو حویلی کے اندر

لے جاتے دیوار کے ساتھ پن کیا۔۔

میرے پیارے مجازی خدا۔۔ رات تک انتظار کر

لیں۔۔ پوری رات آپ کی بانہوں میں ہی

گزاروں گی۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کے گلے میں بانہیں ڈال کر محبت سے کہا

رات کی رات کو دیکھیں گے ابھی جو چلتی پھرتی میرے دل پر بجلیاں گرا رہی ہو ان کا علاج کرو۔۔

بہروز خانزادہ کا فوکس عبادت کے ہونٹوں پر تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لے لے۔۔

نہیں نا پلیز۔۔ میرا میک اپ خراب ہو جائے گا عبادت نے معصومیت سے کہا

اور اگر تم نے کس نہیں دی تو میرا موڈ خراب ہو جائے گا۔۔ اس لیے سوچ سمجھ لو

بہروز خانزادہ کی بے باک نظریں عبادت کی

دھڑکنوں پر تھیں۔۔

رات کو کمرے میں اپنی منمانی کر لیجیے گا

ابھی مجھے جانے دیں۔۔

عبادت بہروز خانزادہ کی بے باک نظروں سے

سٹپٹا کر بے اختیار اپنا دوپٹہ ٹھیک کر گئی

بہروز خانزادہ نے اس کی معصوم حرکت

پر اپنی ہنسی دبائی

ایک مہینہ ہونے والا ہے ہماری شادی کو۔۔اور

تم آج بھی مجھ سے اپنا آپ چھپاتی ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کا دوپٹہ اس کے

گریبان سے سائیڈ پر کیا

تو آپ ایسے مت دیکھیں نہ۔۔ عبادت نے

بہروز خانزادہ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے کہا

اور میں کیسے دیکھ رہا ہوں بتا نا زرا۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر عبادت کا ہاتھ

نیچے کیا۔۔

بہروز پلیز۔۔ مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔ عبادت

سٹپٹا کر بہروز خانزادہ کے سینے سے لگ گئی

عبادت کے سینے لگتے ہی بہروز خانزادہ کے

پورے جسم میں سکون کی لہر دوڑ گئی

جانتی ہو نا۔۔ تمہارا میرے سینے سے لگنا میرے

سکون کا باعث بنتا ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کی کمر پر بازوؤں

کا گھیراؤ تنگ کیا

جی۔۔ عبادت کے دل نے ایک بیٹ مس کی

بہروز خانزادہ کا ہاتھ اب عبادت کی شرٹ کے اندر اس کی کمر پر بے باکی سے رقص کرنے لگا۔۔

عبادت گھبرا کر پیچھے ہوئی پر بہروز خانزادہ کا ابھی بھی اس کی شرٹ کے اندر تھا

بہروز خانزادہ نے اسے ہاتھ کا دباؤ کمر پر بڑھایا اور عبادت کو اپنی طرف کھینچا

عبادت سیدھی بہروز خانزادہ کے سینے پر لگی بہروز خانزادہ ایک سیکنڈ سے پہلے عبادت کے نرم گداز ہونٹوں پر جھک گیا۔۔

عبادت نے بے بسی سے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کر کے عبادت کے ہونٹوں سے نرمی سے کھیل رہا تھا

عبادت بھی آنکھیں بند کیے بہروز خانزادہ کا
ساتھ دینے لگی
کتنی ہی دیر وہ آس پاس سے بے خبر ایک
دوسرے کے ہونٹوں پر اپنا لمس بکھیر رہے تھے
تھک کر عبادت نے بہروز خانزادہ کے سینے پر
ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنا چاہا تو بہروز
خانزادہ آہستہ سے پیچھے ہو گیا
بس کر دیں۔۔ کچھ رات کے لیے بھی چھوڑ دیں۔۔
عبادت نے اپنے دوپٹے کا کونہ پکڑ کر بہروز
خانزادہ کے ہونٹوں سے لپ اسٹک صاف کی۔۔
نہیں میری جان۔۔ تمہارے ہونٹ بہت مزے
کے ہیں۔۔ میرا دل چاہتا ہے انہیں کھا جاؤں۔۔
بہروز خانزادہ مدہوشی میں پھر سے عبادت

کے ہونٹوں پر جھکنے لگا۔۔۔

ہاں مجھے پتا ہے بہت مزے کے ہیں۔۔ کبھی

بخش بھی دیا کریں میرے ہونٹوں کو۔۔

عبادت نے نروٹھے پن سے کہا تو بہروز خانزادہ

نے جھک کر عبادت کی دودھیا گردن پر پیار

بھرا لمس چھوڑا

عبادت نے آنکھیں بند کر کے بہروز خانزادہ کے

لمس کو محسوس کیا۔۔

صرف ہونٹ نہیں۔۔ میں آج رات تمہیں پورے

کا پورا بخشنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کے کان میں سرگوشی

کی تو عبادت شرم سے سرخ پڑتی بہروز

خانزادہ کے سینے میں منہ چھپا گئی

ہارب نے اپنا چہرہ ماسک سے چھپایا اور
سب کی نظروں سے چھپتا حویلی کے اندر
آگیا چوکیدار گیٹ سے سائیڈ پر ہو کر کھانا
کھانے میں مصروف تھا
اس لیے ہارب کو اندر آنے میں آسانی ہوئی
سب مہمان کھانا کھا رہے تھے حویلی کے سب
افراد بھی مہمانوں کے ساتھ مصروف تھے
ہارب حویلی کے اندر آیا اسے عروب کے کمرے
کے راستے کا پتا تھا اس لیے وہ آسانی سے
عروب کے کمرے کی طرف جانے لگا
حویلی میں فلحال کوئی نہیں تھا سب لان
میں تھے ہارب عروب کے کمرے کے باہر کھڑا

ہوا اور ادھر ادھر دیکھا

پھر آہستہ سے اس نے دروازے کا ناٹ گھما کر

اندر جھانکا تو عروب بیڈ پر بے سدھ پڑی تھی

ہارب آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر آیا

عروب سائیڈ کروٹ لیے بیڈ پر سو رہی تھی

اس کے چہرے پر اس کے شولڈر کٹ بالوں

کی لٹیں بکھری تھیں

ہارب کو اسے دیکھ کر سکون سا ملا وہ بیڈ

کے زرا قریب ہوا اور اپنی شہادت کی انگلی

سے عروب کے چہرے پر آئی لٹیں پیچھے کیں

آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے تھے وہ ایک

مہینے میں کتنی کمزور ہو گئی تھی

رنگ بھی پیلا زرد ہو گیا تھا ہارب کے دل کو

کچھ ہوا۔۔

یہ وہ عروب نہیں تھی جو ہر وقت بالوں کو

کھلا چھوڑے، ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے،

چہرے پر لائٹ سا میک اپ کیے ہنستی مسکراتی

رہتی تھی

پہلے والی عروب میں اور اس عروب میں بہت

فرق تھا ہارب آہستہ سے اس کے پاس بیڈ پر

بیٹھ گیا۔۔

اس کی پیاسی نگاہیں عروب کے چہرے کا

طواف کر رہی تھیں ہارب نے اپنے انگوٹھے

سے نرمی سے عروب کے خشک ہونٹوں کو چھوا

وہ ایک مہینے بعد اپنی دشمنِ جاں کو دیکھ

رہا تھا دل کر رہا تھا وہ یونہی ساری رات بیٹھا

اسے تکتا رہے۔۔

ہارب کا دھیان بیڈ پر رکھی کھانے کی ٹرے

پر گیا کھانا جوں کا توں پڑا تھا

مطلب اس نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا تھا

وہ بھوکے پیٹ ہی گہری نیند سو رہی تھی۔۔

اس کا دل چاہا ابھی عروب کو اپنے ہاتھوں

سے کھانا کھلائے اسے ڈانٹے اور کہے کہ اس

نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔

کاش۔۔ تم اس رات سب کو سچ بتا دیتی تو

آج ہم ساتھ ہوتے۔۔ میرا تمہارے بغیر رہنا بہت

مشکل ہے عروب۔۔

اس ایک مہینے میں میں نے خود کو بہت سمجھایا

پر میرا دل میری اب سنتا ہی کب ہے۔۔

اسے تم راس آ گئی ہو۔۔اسے تم بھا گئی ہو۔۔

مجھے لگا تھا میں تمہیں بھول جاؤں گا۔۔

پر میں غلط تھا۔۔تم روز یاد آتی ہو ہر پل

ہر لمحہ یاد آتی ہو۔۔

ہارب کی آنکھیں نم تھیں اس نے فوراً اپنی

آنکھوں کی نمی صاف کی اور بیڈ سے کھڑا

ہو گیا۔۔

آنکھیں جھپک کر اس نے امڈنے والے آنسوؤں

کو مزید بہنے سے روکا۔۔

نظریں پھر سے بے خبر سوئی عروب پر اٹھیں

تو عروب کے سرہانے کے پاس ہارب کو ایک

فائل نظر آئی

ہارب چلتا ہوا بیڈ کی دوسری جانب آیا وہ

فائل اٹھائی تو فائل پر مسز ہارب علی لکھا تھا

ہارب نے ایک نظر عروب پر ڈال کر فائل کھولی

جیسے جیسے وہ فائل پڑھتا گیا اس کی

آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

ابھی ہارب مزید رپورٹس پڑھتا اسے قدموں

کی آواز سنائی دی

ہارب نے جلدی سے فائل بیڈ پر رکھی اور ادھر

ادھر دیکھ کر چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگا

تبھی کلک کی آواز سے دروازہ کھلا تو اندر

کا منظر دیکھ کر روپ کے ماتھے پر بل پڑے

وہ دروازہ بند کر کے اندر آئی تو عروب سو

رہی تھی پاس کھانا ویسے کا ویسے ہی پڑا تھا۔۔

ہارب بالکنی میں جا کر بالکنی کے دروازے

کے پیچھے چھپ گیا تھا پر یہ جگہ سیو
نہیں تھی
نیچے فنکشن چل رہا تھا اگر کوئی اس طرف
آ کر اوپر دیکھ لیتا تو ہارب نے آسانی سے
نظر آ جانا تھا
عروب۔۔اٹھو تم نے دوپہر سے کچھ نہیں
کھایا۔۔
روپ نے اسے پریشانی سے جگایا تو عروب
تھوک نگلتے اپنا خشک گلا تر کر کے ہلکی
سی آنکھیں کھول کر روپ کی طرف دیکھنے لگی
حد ہوتی ہے لاپرواہی کی۔۔اپنا نہیں تو
اپنے بچے کا ہی کچھ خیال کر لو۔۔
روپ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا تو عروب

اٹھ کر بیٹھ گئی

ہارب کی سماعتوں میں روپ کی آوازیں با

آسانی پڑ رہی تھیں اس کے کان اندر آنے والی

آوازوں پر تھے

اسے سن کر دکھ ہوا تھا کہ عروب نے دوپہر

سے کچھ نہیں کھایا

عروب نڈھال سی اٹھ کر بیٹھ گئی روپ نے

نوالہ بنا کر عروب کے منہ کے آگے کیا تو

عروب نے منہ پھیر لیا

تمہیں مسئلہ کیا ہے کیوں ستا رہی ہو ہمیں؟؟

روپ کی آواز بھیگ گئی

آآاپ جائیں۔۔مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں

عروب نے کمزور سی آواز میں کہا اور پھر

سے لپٹ گئی

عروب مجھے مزید مت ستاؤ۔۔کیوں مجھے

دکھ دے رہی ہو۔۔

روپ اب باقاعدہ رونے لگی تھی عروب کی

حالت اس سے دیکھی نہیں جارہی تھی

میں کسی کو خوشیاں دے بھی نہیں سکتی

ہارب بھی یہی کہتا تھا جب سے میں اس

کی زندگی میں آئی اس کی زندگی برباد

ہو گئی۔۔آج آپ کو دکھ دینے کا باعث بھی

بن رہی ہوں۔۔

عروب چھت کو گھورے بے آواز روتے بول

رہی تھی اس کی باتیں ہارب بغور سن رہا تھا

ان سب کی زمہ دار تم خود ہو۔۔تم نے

ہارب پر تہمت لگائی۔۔یہ چھوٹی بات نہیں

ہے عروب۔۔

اس کا بڑا پن تھا وہ چپ چاپ تمہارے بابا

کے سامنے کھڑا رہتا تھا

روپ کی بات پر ہارب کے کان کھڑے ہوئے مطلب

روپ اور بالاج خانزادہ سچائی جان گئے ہیں

ہارب کے دل سے آواز آئی۔۔

ہاں میں نے اس پر تہمت لگائی۔۔کیونکہ میں

اس سے محبت کرتی ہوں۔۔کیسے برداشت

کرلیتی اسے کسی کا ہوتا دیکھ کر کیسے صبر

کرلیتی۔۔

عروب آہستہ سے اٹھی اور پھوٹ پھوٹ کر

رونے لگی۔۔

تو اس پر تہمت لگا کر تمہیں وہ مل گیا؟؟

نہیں عروب۔۔الٹا وہ تم سے دور ہو گیا ہے

بہت دور۔۔

اتنا دور کہ اسے یہ بھی نہیں پتا جو جھوٹ

تم نے بولا تھا وہ سچ ہو گیا ہے تم سچ میں

پریگننٹ ہو گئی ہو تم ہارب کے بچے کی ماں

بننے والی ہو۔۔

وہ انجان ہے اس بات سے کہ وہ باپ بننے

والا ہے۔۔روپ کی باتوں پر ہارب کی آنکھیں

بے یقینی سے پھیلیں۔۔

مطلب اس نے ابھی جو رپورٹس پڑھیں وہ

سچ تھیں۔۔

اس کا دل پوری رفتار سے دھڑکنے لگا اسے

وہ لمحے یاد آئے جو اس نے اور عروب نے

ایک ساتھ گزارے تھے۔۔

مجھے احساس ہے اپنی غلطی کا۔۔وہ ایک

بار واپس اجائے میں اس کے پیروں میں

گر کر اس سے معافی مانگوں گی۔۔

عروب نے اپنے دل کو تسلی دی۔۔

میری دعا ہے ہارب واپس آجائے تمہارے بابا

اسے ڈھونڈلیں اور وہ تمہیں معاف کر دے۔۔

روپ نے گہرا سانس لیتے دعا کی تو عروب

چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر

رونے لگی۔۔

وہ نہیں آئے گا ماما۔۔وہ کبھی نہیں آئے گا۔۔

اس نے کہا تھا وہ ہمیشہ کے لیے جا رہا ہے

وہ کبھی نہیں آئے گا

عروب ہچکیوں سے روتے ہوئے بول رہی تھی

ہارب نے اس کی ہچکیوں پر بے بسی سے

سر پیچھے دیوار کے ساتھ ٹکایا اور آنکھیں

کرب سے بند کیں تو اس کی آنکھوں سے

آنسو نکل پڑے۔۔

عروب۔۔بس کرو بیٹا۔۔تم نے دوپہر سے

کچھ نہیں کھایا تمہاری طبیعت خراب ہو

جائے گی۔۔اپنے بچّے کا تو سوچو

روپ جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس بیٹھی

اور اسے اپنے ساتھ لگایا

آپ میری فکر مت کیا کریں جب اس بچے

کے باپ کو ہی اس کی فکر نہیں وہ ہمیں

چھوڑ کر چلا گیا تو آپ بھی ہمیں ہمارے

حال پر چھوڑ دیں۔۔

عروب تلخ ہوتے روپ سے پیچھے ہوئی

عروب میری جان۔۔ہارب آ جائے گا۔۔روپ

نے اپنی بیٹی کی حالت پر تڑپتے اسے

تسلی دیتے اس کے آنسو صاف کیے

کب آئے گا؟؟جب میں مر جاؤں گی؟؟

مجھے کندھا دینے آئے گا؟؟

عروب نے روپ کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

جبکہ ہارب کا دل دہل گیا اسے اپنا خواب

یاد آیا ہارب کے پورے جسم میں خوف سے

سنسناہٹ ہوئی وہ اپنی جگہ سٹل ہو گیا

اللہ نہ کرے۔۔ایسی باتیں مت کرو عروب۔۔

اپنی ماں پر رحم کھاؤ۔۔

روپ نے بے بسی سے کہا تو عروب زار و قطار

رونے لگی۔۔

میں نے کہا نا آپ میری فکر مت کریں بس

میرے لیے دعا کریں مرنے سے پہلے ایک بار

میرا اللہ مجھے ہارب سے ملا دے۔۔

عروب نے آنکھیں بند کیں تو ہارب کا عکس

اس کے زہن کے پردے پر لہرایا

ہارب خود کو ضبط کیے کھڑا تھا عروب کی

باتیں اسے خوف میں مبتلا کر رہی تھیں

تم بار بار مرنے کی باتیں کر کے کیوں مجھے

تڑپا رہی ہو؟؟

روپ نے پھر سے نوالہ بنا کر عروب کے منہ

کے آگے گیا۔۔

ماما۔۔۔مجھے ہارب کی بہت یاد آتی ہے

پتا ہے میں نے ابھی خواب دیکھا کہ ہارب

مجھ سے ملنے آیا ہے۔۔

وہ یہاں بیڈ پر میرے پاس بیٹھا ہے مجھے

دیکھ رہا ہے مجھ سے باتیں کر رہا ہے۔۔

آپ کو پتا ہے اس کی خوشبو مجھے ابھی

بھی آ رہی ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ آس

پاس ہے۔۔

عروب نے بے دردی سے آنسو صاف کرتے کہا

تو ہارب بھیگی آنکھوں سے ہلکا سا مسکرایا

تمہارا خواب سچ ہو گا۔۔ہارب ضرور آئے گا

روپ نے عروب کے منہ میں نوالہ ڈالتے کہا

وہ کب آئے گا؟؟ابھی تک آیا کیوں نہیں؟؟

میری تڑپ اسے محسوس کیوں نہیں ہو رہی؟؟

کہیں اس نے کرن سے سچ میں نکاح تو

نہیں کر لیا؟؟

آخری بات پر عروب کی سانسیں سینے میں

اٹک گئیں۔۔

نہیں عروب۔۔ایسا کچھ نہیں ہوا ہو گا۔۔تم

تسلی رکھو۔۔روپ نے فوراً عروب کے آنسو

صاف کرتے نرمی سے کہا

نہیں ماما۔۔وہ مجھے کہہ کر گیا تھا وہ کرن

سے نکاح کرے گا۔۔اسی لیے تو وہ واپس

نہیں آ رہا۔۔وہ کبھی نہیں آئے گا

عروب تکیے پر سر گرا کر سسکنے لگی

عروب کی بات پر روپ بھی سوچ میں پڑ

گئی کہیں سچ میں ہارب نے نکاح تو نہیں

کر لیا۔۔

عروب کیا ہارب کرن سے محبت کرتا تھا؟

روپ نے دل میں آیا سوال پوچھا تو ہارب

عروب کے جواب کا منتظر ہوا

عروب کے دماغ میں وہ سینز گھومے جب ہارب

اور کرن چھت پر ملتے تھے

اور پھر کرن کے لیے اس نے عروب پر ہاتھ

اٹھایا تھا۔۔

بتاؤ عروب۔۔ہارب کرن سے محبت کرتا تھا؟

روپ نے پھر سے اپنا سوال دہرایا

ہاں۔۔وہ کرن سے محبت کرتا تھا اسی لیے

تو مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔

عروب نے تکیے میں منہ دبا کر اپنی سسکی

روکی ہارب کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ ابھری

پر عروب کے جواب پر روپ کی فکر بڑھی

تھی سوچوں کے ادوار کھلے تھے

ہارب کا نکاح رکوانے کے لیے عروب نے اس

پر الزام لگایا وہ راضی تھا تبھی تو نکاح

کرنے جا رہا تھا

پر قسمت کے آگے کون جیت سکتا ہے ہارب

کے نصیب میں عروب کا ساتھ لکھا تھا

عروب نے کہا کہ ہارب اسے کہہ کر گیا کہ

وہ کرن سے نکاح کرے گا

اگر سچ میں اس نے نکاح کر لیا ہوا تو؟؟

روپ کا دل خوف سے کانپ اٹھا اس نے
عروب کی طرف دیکھا جو تکیے پر سر رکھے
سسک رہی تھی
ہارب کی جدائی اسے مار رہی تھی اگر نکاح
والی بات سچ نکلی تو عروب سہہ نہیں
پائے گی۔۔
روپ اٹھی اور عروب کے کمرے سے باہر آگئی
عروب کی فکر بڑھ گئی تھی
وہ آنسو صاف کرتی نیچے لان میں آگئی یہ
ارادہ کرتے کہ کچھ بھی ہو وہ آج رات بالاج
خانزادہ سے عروب کے متعلق بات کرے گی
بالاج خانزادہ کہ منتیں کرے گی کہ وہ عروب
کو معاف کر دے

تاکہ اس کی تکلیف کچھ کم ہو۔۔

ہارب دیوار کے ساتھ سر ٹکائے کھڑا تھا اندر
سے آتی سسکیوں کی آوازیں اس کے دل پر
خنجر کی طرح لگ رہی تھیں

وہ باپ بننے والا تھا اسے جہاں سن کر خوشی
ہوئی تھی وہیں عروب کی حالت پر دل
میں ٹیسیں اٹھی تھیں

عروب اپنے آنسو صاف کرتی اٹھی اور چھوٹے
چھوٹے قدم لیتی واش روم چلی گئی

ہارب نے موقع دیکھا اور کمرے سے نکل ایا
پھر جیسے تیسے کرتے وہ خان حویلی کے
گیٹ سے نکل ایا

فنکشن ابھی بھی چل رہا تھا سب لوگ فنکشن

میں مست تھے ہارب کو نکلنے میں آسانی ہوئی

وہ رات کے گیارہ بجے گاؤں کی سنسان

سڑک پر اکیلا چل رہا تھا

سوچوں کا مرکز عروب تھی وہ سوچ رہا

تھا عروب سے مل کر اسے کہے گا کہ اس

نے عروب کو معاف کر دیا ہے

اور عروب سے کہے گا سب کو سچ بتا دے

تاکہ ہارب اور وہ خوشیوں بھری زندگی

شروع کر سکیں

یہاں آکر عروب کی حالت دیکھ کر اسے لگ

رہا تھا وہ عروب اور اپنے بچے کے ساتھ

زیادتی کر رہا ہے

عروب اس کے لیے تڑپ رہی تھی اور ہارب ایک

مہینہ اس کے لیے تڑپا تھا۔۔

وہ عروب کے ساتھ خود کو بھی سزا دے

رہا تھا۔۔

ہارب اپنے گاؤں والے گھر کے سامنے رکا پاکٹ

سے چابی نکال کر تالا کھولا اور اندر آ گیا

جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں آیا اسے لگا

ہمیشہ کی طرح عروب بیڈ پر بیٹھی

اس کا انتظار کر رہی ہے

ہارب گہرا سانس لیے کمرے میں آیا اور بیڈ

پر بیٹھ کر سر ہاتھوں میں گرا لیا

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے

وہ گاؤں آنے سے پہلے عروب کو معاف

کر چکا تھا

پر اب لگ رہا تھا وہ عروب کا گنہگار ہے وہ

اپنے بچے کا گنہگار ہے۔۔

اس کی بیوی ایک مہینے سے اس کی ایک

جھلک کے لیے تڑپ رہی ہے وہ عروب کو

اس حالت میں ساتھ رکھنے کی بجائے اس

کا خیال رکھنے کی بجائے اسے سزا دے

رہا تھا

پر ہم کون ہوتے ہیں جزا اور سزا کا فیصلہ

کرنے والے۔۔ جزا اور سزا کے فیصلے کا

اختیار ہمارے اللہ کو ہے۔۔

وہ اسے تڑپانے کے لیے کہہ گیا تھا کہ وہ کرن

سے نکاح کرے گا اور وہ تڑپ رہی تھی

🔥🔥🔥🔥🔥

رات بارہ بجے تک مہر کو رخصت کر کے

مصطفیٰ کے کمرے میں پہنچادیا گیا تھا

سب مہمان جا چکے تھے

آہستہ آہستہ حویلی کے لوگ بھی اپنے کمروں

میں آرام کرنے چلے گئے تھے

عبادت مہر کے پاس اس کے کمرے میں

بیٹھی تھی مہر نے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا

وہ اسے جانے نہیں دے رہی تھی اسے

اندازہ ہوچکا تھا مصطفیٰ یقیناً اسے آج

رات سزا دے گا

اسے مصطفی کے غصے سے خوف آرہا تھا

خانی۔ آپ فضول ڈر رہی ہو۔۔ یقین کرو

آپ اتنی خوبصورت لگ رہی ہو لالہ نے

کمرے میں آتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔۔

عبادت نے شرارت سے کہا تو مہر کے گال

دہکنے لگے۔۔

تبھی مصطفٰی دروازہ کھول کر اندر آیا تو

عبادت فوراً اپنا ہاتھ چھڑا کر کھڑی ہو گئی

گڈ نائٹ لالہ۔۔

عبادت نے مسکرا کر کہا اور چلی گئی

گڈ نائٹ گڑیا۔۔ مصطفٰی نے بھی مسکرا کر

جواب دیا

عبادت کے جاتے ہی مصطفی نے بنا مہر کی

طرف دیکھے دروازہ لوک کیا

مہر سر جھکائے بیڈ پر بیٹھی خوف سے

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا دل الگ کانپ

رہا تھا

مصطفیٰ نے بنا مہر کی طرف دیکھا اپنی

اجرک اتار کر صوفے پر رکھی پھر اپنی

واسکٹ اتار کر صوفے پر رکھی۔۔

اس طرح شو پیس بنے سج کر کس خوشی

میں بیٹھی ہو۔۔اٹھو اور وارڈروب سے میرے

کپڑے نکالو۔۔

مصطفیٰ کی سرد آواز کمرے میں گونجی تو

مہر نے حیرت سے سر اٹھا کر مصطفیٰ کی

طرف دیکھا جو سرخ آنکھوں سے اسے ہی

دیکھ رہا تھا

مہر کے جسم میں کپکپی طاری ہو گئی

بہری ہو؟؟؟سنائی نہیں دے رہا؟؟اٹھو فوراً

اور میرے کپڑے نکالو۔۔

مصطفیٰ دبی آواز میں گرجا تو مہر ڈرتے

جلدی سے اپنا لہنگا سنبھالتی بیڈ سے اٹھی

اور وارڈروب کی طرف بڑھی

مصطفیٰ صوفے پر بیٹھ کر سر پیچھے ٹکا

کر آنکھیں موند گیا

مہر نے وارڈروب کھولی اور مصطفیٰ کے

لیے ایک نائٹ سوٹ نکال کر لے آئی۔۔

اپنے قریب چوڑیوں کی کھنک محسوس کرتے

مصطفیٰ نے آنکھیں کھولیں تو مہر اس کے

پاس صوفے پر نائٹ سوٹ رکھ رہی تھی

مصطفیٰ نے غصے سے اس کے ہاتھ سے سوٹ

کھینچا اور کھڑا ہو گیا

مہر کی آنکھوں میں خوف اترا مصطفیٰ

اس کے رُو برو کھڑا اسے سرد نگاہوں سے

دیکھ رہا تھا

مہر نے تھوک نگلتے آنسو پیچھے دھکیلتے

خود کو مصطفیٰ کے اشتعال کے لیے

تیار کیا

بالاج خانزادہ جیسے ہی کمرے میں آیا روپ بیڈ

پر بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی

بالاج خانزادہ نے اسے ایک نظر دیکھا اور کمرے

کا دروازہ بند کر کے صوفے کی طرف بڑھا

صوفے پر بیٹھ کر بالاج خانزادہ نے اپنی اجرک

اتارء پھر جوتے اتار کر ہاتھ سے گھڑی اتاری

روپ پریشان سی بیٹھی تھی اور سوچ رہی

تھی بات کیسے شروع کرے

بالاج خانزادہ نے گھڑی اتار کر سامنے ٹیبل

پر رکھی پھر اپنی قمیض کے دو اوپری بٹن

کھول کر اس نے صوفے کی پشت پر سر ٹکا

کر آنکھیں موند لیں

روپ آہستہ سے اٹھی اور دونوں ہاتھوں کی

انگلیوں کو آپس میں الجھاتی بالاج خانزادہ

کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی

ب۔۔ بالاج۔۔

روپ نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا تو بالاج خانزادہ

نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر سوالیہ نظروں

سے روپ کی طرف دیکھا

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔
روپ کے چہرے پر پریشانی واضح تھی بالاج
خانزادہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا
میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے بہت تھک گیا
ہوں صبح بات کریں گے۔۔۔ بالاج خانزادہ نے
سنجیدہ سپاٹ انداز میں کہا اور صوفے سے
اٹھ کر وارڈروب کی طرف بڑھا
نہیں۔۔مجھے ابھی بات کرنی ہے۔۔۔روپ
بالاج خانزادہ کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔
میں نے کہا نا۔۔ صبح بات ہو گی۔۔
بالاج خانزادہ نے مڑ کر خاصے سخت لہجے
میں کہا تو روپ چپ سی ہو گئی
بالاج خانزادہ اپنا نائٹ سوٹ لے کر ڈریسنگ

روم چلا گیا روپ وہی کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرنے لگی۔۔

پانچ منٹ بعد وہ چینج کر کے باہر آیا تو روپ کو اسی جگہ کھڑے دیکھ بالاج خانزادہ کے ماتھے پر بل پڑے

میرے ضبط کو مت آزماؤ روپ۔۔ ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔۔

بالاج خانزادہ دبی آواز میں غرایا تو روپ کے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی

عروب نے صبح سے کچھ نہیں کھا۔۔

مر جائے میری طرف سے وہ۔۔

بالاج خانزادہ روپ کی بات کاٹ کر غصے سے دھاڑا تو روپ اس کی منہ سے اپنی لاڈلی بیٹی

کے لیے اتنے سخت الفاظ سن کر دھنگ رہ گئی

اور تم۔۔ نکلو میرے کمرے سے۔۔

بالاج خانزادہ غصے سے روپ کی طرف بڑھا

تو روپ ڈر کو دو قدم پیچھے ہوئی

بالاج خانزادہ نے روپ کا دایاں بازو دبوچا

اور اسے کھینچتا دروازے تک لے گیا

بالاج۔۔ میری بات۔۔

روپ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے بالاج خانزادہ

نے اسے کمرے سے باہر کیا اور دروازہ اس

کے منہ پر بند کر دیا

روپ ہکی بکی پریشان ڈبڈبائی آنکھوں سے بند

دروازے کو دیکھنے لگی۔۔

" نکلو میرے کمرے سے "

روپ بالاج خانزادہ کے کچھ سیکنڈز پہلے بولے گئے الفاظ یاد آئے تو اس کی آنکھوں سے موتی نکل کر گالوں پر پھسلے

بالاج خانزادہ نے کمرہ کا دروازہ بند کرتے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر دروازے کے ساتھ دیوار پر مارا۔۔

اس نے بہت کوشش کی خود پر ضبط کرنے کی پر وہ ناکام ہو رہا تھا اس لیے اس نے روپ کو کمرے سے نکال دیا کہیں غصے میں وہ اسے کچھ کہہ نہ دے۔۔

غصہ ضبط کرنے کے چکروں اس کی آنکھیں سرخ انگارا ہو گئی تھیں وہ تھکے ہوئے قدموں سے بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا

روپ ابھی بھی بند دروازے کو دیکھ رہی تھی

وہ پہلے بھی عروب کی وجہ سے روپ سے

ناراض ہوا تھا پر اس نے اس طرح روپ کو

کمرے سے نہیں نکالا تھا

روپ بنا کوئی شکوہ کیے خاموشی سے آنسو کرتی

مڑی اور بھاری قدموں سے عروب کے

کمرے میں آگئی

عروب چت لیٹے چھت کو گھور رہی تھی روپ

کے آنے کا بھی اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا

روپ اسے تاسف سے دیکھ کر اس کے ساتھ

ہی بیڈ پر کروٹ لے کر لیٹ گئی

پر بالاج خانزادہ نے آج جو اس کے ساتھ کیا

تھا وہ روپ نظر انداز کرنے کا بالکل بھی

ارادہ نہیں رکھتی تھی

ایسا مزہ چکھاوں گی کہ دوبارہ بیوی کو کمرے

سے باہر نکالنا تو دور کی بات، غصے سے بھی

بات نہیں کرو گے۔۔

روپ نے نرمی سے آنسو صاف کیے اور آنکھیں

بند کر لیں۔۔اس نے سوچ لیا تھا اسے اب

کیا کرنا ہے۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥

مصطفیٰ نے مہر کے ہاتھ سے نائٹ سوٹ جھپٹا تو

مہر ایک دم گھبرا گئی

مجھے لگتا ہے تمہیں اپنے کمرے میں چلے جانا

چاہیے حویلی میں سب سو چکے ہوں گے۔۔

مصطفیٰ نے مہر کی سہمی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

کر ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا تو مہر کی آنکھوں

میں خوف کی جگہ حیرت اور ناسمجھی نے لے لی

کیا ہوا؟؟ میری بات تمہارے پلے نہیں پڑی؟؟

مصطفیٰ طنزیہ انداز میں بولا تو مہر نے ہلکا سا سر

نفی میں ہلا دیا

مجھے یہ رشتہ بڑھانا نہیں ہے میں بڑے پاپا کے

حکم کے آگے کچھ بول نہیں سکا پر سچ یہی ہے

میں یہ رشتہ یہ نکاح ختم کرنا چاہتا ہوں

مصطفیٰ نے اتنے آرام سے رشتہ ختم کرنے کو

کہا جیسے یہ کوئی عام بات ہو

مہر کو لگا اس کے سر پر ساتوں آسمان گرے ہوں

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے مصطفیٰ کی طرف دیکھنے

لگی جو اس کے مقابلے ریلیکس کھڑا تھا

اور یقیناً تم بھی ایک عیاش مرد کے ساتھ

اپنی پوری زندگی گزارنا پسند نہیں کرو گی۔۔

مصطفیٰ کی اگلی بات پر مہر نے آنکھیں کرب

سے میچیں تو آنسو رخساروں پر پھسلے

م۔۔ مصطفیٰ مجھے معاف کر دیں۔۔

مہر نے روتے ہوئے کہا تو مصطفیٰ کے ماتھے

پر سلوٹیں پڑیں

کس کس بات کی معافی مانگو گی تم؟؟ مجھے

عیاش کہنے کی، میرا دل دکھانے کی، مجھے

سب کے بیچ زلیل کرنے کی، میری ذات کو

سوالیہ نشان بنانے کی، جو آنسو تمہاری وجہ سے

بہے ان آنسوؤں کی، جو تھپڑ میری ماں نے

مجھے مارے ان تھپڑوں کی، تمہاری وجہ سے

میں کرب سے گزرا ان لمحوں کی، مجھے بار

بار میرے باپ کا طعنہ دینے کی، تمہاری وجہ سے

سب کے بیچ میری ماں کا ماضی مجھ پر طعنوں کی

صورت میں دہرایا گیا ان ازیت بھرے لمحوں کی۔۔

بتاؤ مہرماہ خانزادی کس کس بات کی معافی مانگو

گی مجھ سے؟

مصطفٰی نے ہاتھ میں پکڑا نائٹ سوٹ پوری قوت

سے زمین پر مارا تو مہر ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی

وہ غصے سے لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا

آخری۔۔ بار مجھے۔۔ معاف کر دیں۔۔

مہر نے ہمت کرتے ہچکیوں سے روتے کہا تو

مصطفٰی نے سلگتی نگاہوں سے مہر کی طرف دیکھا تو

مہر اس کی سرد آنکھوں سے لرزتی اپنی نظریں جھکا

کر رونے لگی

اس سے پہلے میں غصے میں تمہیں کچھ بول دوں

دفع ہو جاؤ میری نظروں سے۔۔ مصطفیٰ نے

جبڑے بھینچتے کہا تو مہر کی مزید ہچکیاں بندھ گئیں

م۔۔ مصطفیٰ۔۔ایک بار مجھے۔۔ معاف کر دیں۔۔

میں اب۔۔ کبھی بھی۔۔آپ کا۔۔دل نہیں۔۔

دکھاؤں گی۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے آگے ہاتھ جوڑے تو مصطفیٰ

استہزائیہ انداز میں مسکرایا

معافی تو مجھے تم سے مانگنی چاہیے تم نے کہا بھی

تھا بیلا سے دور رہوں۔۔ پھر بھی میں اس کے ساتھ

اپنے کمرے میں عیاشیاں کرنے بیٹھ گیا۔۔

مصطفیٰ کے لہجے میں کرب تھا یک دم اس کی

آنکھیں نم ہونے لگیں

مہر کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ کیسے مصطفیٰ سے معافی مانگے وہ سر جھکائے آنسو بہائے جارہی تھی

بہتر یہی ہو گا ہم اس رشتے کو یہیں پر ختم کردیں مصطفیٰ نے چہرہ موڑ کر آنسو ضبط کیے

نہیں مصطفیٰ۔۔ایسے مت کہیں۔۔مجھے معاف کردیں۔۔بس ایک بار مجھے معاف کردیں۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں مجھے احساس ہے اپنی غلطی کا۔۔مجھے سزا دے لیں پر ایسی باتیں مت کریں۔۔

مہر مصطفیٰ کے رُوبرو کھڑے ہو کر اس کے سینے سے لگنے لگی پر مصطفیٰ جلدی سے پیچھے ہو گیا

نہیں مہر۔۔ تم اکیلی غلط نہیں ہو اس دن میری

بھی غلطی تھی اگر میں بیلا کو موقع ہی نہ دیتا

تو وہ اپنی حد میں رہتی۔۔ سزا کے حقدار ہم

دونوں ہیں اور ہماری سزا یہ ہے ہم اس رشتے

کو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیں۔۔

محبت میں اعتبار بہت ضروری ہوتا ہے اور

سچ یہ ہے تمہیں مجھ پر اعتبار ہی نہیں ہے۔۔

مصطفیٰ نے مہر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا

میں آپ پر بہت اعتبار کرتی ہوں مجھ سے برداشت

نہیں ہوتا تھا بیلا جن نظروں سے آپ کو

دیکھتی تھی۔۔

مہر نے آنسو صاف کیے مصطفیٰ کا اسے گلے نہ

لگانا مہر کے اندر درد بڑھا گیا تھا

ٹھیک ہے میں تمہارا گنہگار ہوں مجھے معاف کر دو

اور جاؤ یہاں سے۔۔

مصطفیٰ نے پھر سے مہر کی طرف سے منہ موڑا

ٹھیک ہے آپ چاہتے ہیں میں آپ کی زندگی

سے چلی جاؤں اس کمرے سے چلی جاؤں۔۔

میں چلی جاتی ہوں لیکن یہ مت سوچنا مصطفیٰ۔۔

میں یہاں سے نکل کر آپ کی زندگی سے

نکل کر اس حویلی میں رہوں گی میں اس حویلی

سے ہی چلی جاؤں گی۔۔

جب باہر کے درندے میرے جسم کو ہوس

کا نشانہ۔۔۔

میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔۔ مصطفیٰ جھٹکے

سے مڑا اور مہر کا جبڑہ دبوچ لیا

مہر نے جان بوجھ کر ایسی بات کہی تھی کہ مصطفیٰ

بار بار اسے جانے کو مت کہے پر مصطفیٰ کے

بھاری ہاتھ کا سخت دباؤ مہر سے برداشت نہیں

ہو رہا تھا اسے لگ رہا تھا اس کا جبڑا دو حصوں

میں ٹوٹ جائے گا

مصطفیٰ کی بے رحم گرفت پر مہر کے آنسو نکلے

اب کرو بکواس۔۔اسی ہاتھ سے تمہاری زبان

حلق سے کھینچ لوں گا۔۔

مصطفیٰ مہر کے چہرے پر اپنی سلگتی سانسیں

چھوڑتا غرایا۔۔

اس نے خود شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالا تھا وہ

جانتی تھی مصطفیٰ سے ایسی بات برداشت نہیں ہو گی

پھر بھی اس نے مصطفیٰ کو چھیڑا۔۔

نتیجہ اب وہ بھگت رہی تھی مہر نے مصطفیٰ کا

ہاتھ ہٹانا چاہا پر مصطفیٰ اپنی گرفت مزید سخت

کر گیا۔۔ضبط سے مہر کی سانسیں پھولنے لگیں

بے بسی سے مہر سسکنے لگی

مصطفیٰ نے اس کی حالت پر ترس کھاتے اسے

جھٹکے سے چھوڑا تو مہر لڑکھڑا گئی اس کا پاؤں

لہنگے میں اٹکا اور وہ اوندھے منہ زمین بوس ہوئی

مہر نے وہی بیٹھے اپنے تکلیف سے دکھتے چہرے

پر ہاتھ رکھا اور درد برداشت کرنے کے لیے

آنکھیں میچیں

مصطفیٰ نے غصہ ضبط کرنے کے لیے گہرے سانس

لیے پھر بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا

مہر کی بات اسے انگاروں پر کھڑا کر گئی تھی

مہر نے سر اٹھا کر بھیگی آنکھوں سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا جو بیڈ پر بیٹھا اضطرابی کیفیت میں ٹانگ ہلا کر غصہ کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

مہر کے لیے اس کا یہ روپ جان لیوا تھا مصطفیٰ کو اتنے غصے میں آج اس نے پہلی بار دیکھا تھا پر مہر کو ہمت کرنی تھی اس نے مصطفیٰ کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا اب وہ ہمت نہیں ہار سکتی تھی

مصطفیٰ کی سختی اسے برداشت کرنی پڑنی تھی اس نے تھوک نگلتے خود میں ہمت پیدا کی

م۔۔۔میں۔۔۔جا رہی ہوں۔۔

مہر کانپتی ٹانگوں سے اٹھی اس کا جسم خوف سے

کپکپا رہا تھا نا جانے مصطفیٰ اب کونسی سزا

دے گا۔۔

مہر کی بات پر مصطفیٰ نے قہر برساتی آنکھوں

سے مہر کی طرف دیکھا

مہر ڈرتے ڈرتے دروازے کی طرف بڑھی مصطفیٰ

ایک جھٹکے سے اٹھا اور مہر کو پیچھے سے اس کے

بالوں سے پکڑا

مہر کے سر پر لہنگے کا دوپٹہ تھا بیوٹیشن نے اس

کے بالوں کا جوڑا بنا کر دوپٹہ ہیئر پنز سے

سیٹ کیا ہوا تھا

مصطفیٰ نے اتنی زور سے مہر کے بال مٹھی میں

جکڑے کہ تکلیف سے اس کے منہ سے سسکی نکلی

میرے غصے کو ہوا مت دو مہر۔۔ ورنہ تمہیں

آگ لگا دوں گا۔۔

مصطفیٰ مہر کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے اپنی آنچ دیتی سانسیں چھوڑتا غرایا تھا

آاآپ تو۔۔مجھے چھوڑ کر۔۔اس رشتے کو۔۔ ختم کرنے والے ہونا۔۔جب مجھے۔۔ چھوڑ دو گے تو۔۔میرے ماں باپ۔۔مجھے کسی اور۔۔مرد کے حوالے۔۔کر دیں گے۔۔۔ساری زندگی۔۔ بٹھا کر۔۔نہیں رکھیں گے۔۔اآاآپ۔۔خود۔۔ مجھے۔۔دوسرے مرد۔۔کے لیے چھوڑ۔۔۔ رہے ہو۔۔

مہر تکلیف سے کراہتی بنا خوف کے مصطفیٰ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو مصطفیٰ نے غصے سے لب بھینچے

اس سے پہلے میں تمہیں زندہ دفن کر دوں گا۔۔

مصطفٰی مہر کے کانپتے ہونٹوں پر جھک گیا وہ اپنا

اشتعال مہر کے سرخ لپ اسٹک لگے ہونٹوں

پر اتار رہا تھا مہر نے آنکھیں زور سے میچتے درد

ضبط کرنے کی کوشش کی تو مصطفٰی کا لمس مزید

جان لیوا ہوا

وہ مہر کے ہونٹوں کو کاٹ رہا تھا اسے ان ہونٹوں

سے خود کے لیے غلط بات بولنے کی سزا

دے رہا تھا۔۔

مہر سے جب برداشت کرنا مشکل ہوا تو اس

نے مصطفٰی کے کندھوں پر مکے مارنے شروع کر دیئے

مصطفٰی نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط

ہاتھوں کی گرفت میں لیا اور مہر کی کمر سے

پیچھے لے گیا۔۔
آہستہ آہستہ مہر کی سانسیں اٹکنے لگیں اسے لگا اب وہ مر جائے گی تھک کر مزاحمت بند کرتے اس نے خود کو مصطفیٰ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔۔
مصطفیٰ کو جب اس کی سانس دھیمی محسوس ہوئی تو اس نے مہر کے نچلے ہونٹ کو دانتوں کی کاٹا اور پیچھے ہو گیا
مصطفیٰ کے پیچھے ہوتے ہی مہر نے ایک لمبی گہری سانس لی۔۔اس کا سر مصطفیٰ کے سینے پر گر گیا ہاتھ اب بھی مصطفیٰ کی قید میں تھے وہ مصطفیٰ کے سینے پر سر گرائے گہرے سانس بھرنے لگی
میرے غصے کو ختم کرنے کی بجائے تم نے مزید

ہوا دی ہے بہت شوق ہے تمہیں دوسرے مرد

کے پاس جانے کا۔۔

مصطفیٰ نے مہر کو جھٹکے سے خود سے الگ کیا مہر

ابھی بھی گہری سانسیں لے رہی تھی

نہ۔۔۔ نہیں۔۔

مہر کے منہ سے بمشکل نہیں نکلا۔۔

اپنی بکواس بند ہی رکھنا۔۔ تم ساری رات

اسی طرح کھڑی رہو گی خبردار جو تم نے بیٹھنے

یا ہلنے کی جرات کی۔۔

تمہارے منہ سے اگر کچھ نکلے گا تو صرف یہ۔۔

"مصطفیٰ مجھے معاف کر دیں"

مصطفیٰ مہر کا گلا دبوچ کر اس کے منہ پر پھنکارا

تو مہر کی آنکھیں خوف سے بڑی ہوئیں وہ

ساری رات بنا ہلے کیسے کھڑی رہ سکتی تھی

نہیں۔۔ مصطفیٰ۔۔م۔۔ مجھ۔۔سے نہیں۔۔

میں نے کہا نا تمہارے منہ سے صرف یہ نکلے

مصطفیٰ مجھے معاف کر دیں۔۔

اور تمہارا وقت اب شروع ہوتا ہے۔۔ مصطفیٰ

نے مہر کا گلا چھوڑا تو مہر کی آنکھوں سے

زار و قطار آنسو نکل پڑے

بولو۔۔

مصطفیٰ اتنے غصے سے دھاڑا کہ مہر کانپ کر رہ گئی

م۔۔ مصطفیٰ۔۔مجھے۔۔ معاف کر دیں۔۔۔

مصطفیٰ مہر کے چاروں طرف گھومنے لگا مہر

خوف سے سٹل ہو گئی

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف کر دیں

مصطفیٰ مجھے معاف کر دیں۔۔

مہر کے ہونٹوں سے روانی سے الفاظ نکلنے لگے

مصطفیٰ صوف پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ

گیا اور جیب سے سگریٹ لائٹر نکالا

مہر نے بے یقینی سے مصطفیٰ کے ہاتھ میں سگریٹ

اور لائٹر دیکھا اس کے ہونٹ بھی ساکت ہو گئے

مصطفیٰ نے قہر برساتی آنکھوں سے مہر کی طرف دیکھا

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

ڈر سے مہر پھر سے بولنے لگی۔۔ مصطفیٰ نے

سگریٹ دانتوں میں دبایا اور لائٹر سے سگریٹ

جلا کر لمبے لمبے کش لینے لگا۔۔

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

مہر کے دل میں درد اٹھا تھا مصطفیٰ کو سگریٹ

پیتے دیکھ اسے تکلیف ہوئی تھی

مصطفیٰ مجھے معاف کر دیں۔۔ مصطفیٰ مجھے معاف

کر دیں۔۔۔

ایک ہی جگہ پر کھڑے ہو کر روانی سے بنا

رکے بولتے بولتے مہر کا گلا خشک ہو گیا ٹانگیں

جواب دینے لگیں۔۔

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

مصطفیٰ سگریٹ کے کش لے رہا تھا اس کی آنکھوں

میں خون اترا تھا وہ خون آشام نظروں سے

مہر کو ہی دیکھ رہا تھا

خوف سے مہر کی نظریں جھک گئی تھیں۔۔

مصطفیٰ۔۔مجھے۔۔معاف۔۔کر دیں۔۔

مہر سے اب نہ کھڑا ہوا جا رہا تھا نہ ہی بولا

جا رہا تھا۔۔

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف۔۔ کر دیں۔۔

مصطفیٰ پانچواں سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا

اٹھا اور مہر کی طرف بڑھا۔۔

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف۔۔ کر دیں۔

مہر نے خوف سے تھوک نگلا اپنے لہنگے کو

مٹھیوں میں دبوچ لیا تھا خوف سے اس کا جسم

کپکپا رہا تھا

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

مصطفیٰ مہر کے رُو برو کھڑا ہو گیا اور کچھ سکینڈ

اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا

اعتبار کیوں نہیں کیا مجھ پر؟؟ مصطفیٰ کے

ہونٹوں سے شکوہ پھسلا تو مہر کا جھکا سر مزید

جھک گیا

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

مہر نے آنسو پونچھتے کہا تو مصطفیٰ نے اس کا چہرہ

ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے ماتھے

پر ماتھا ٹکایا۔۔

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

اگر میں غلط تھا تو مجھے سزا دے دیتی مجھ سے

خفا ہو جاتی میں تمہارے پیر پکڑ کر تم سے

معافی مانگتا تمہیں ہر طریقے سے مناتا۔۔

پر یوں سب کے بیچ مجھے عیاش نہ کہتی۔۔

مصطفیٰ کی آواز بھیگی تھی اس کے لہجے میں

صدیوں کا دکھ تھا

مصطفیٰ۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

مہر کے دل میں ٹیس اٹھی وہ اکیلی نہیں

مصطفیٰ بھی کرب میں تھا

ہم نے اس رات کا ان لمحوں کا کتنا انتظار کیا۔۔

اور تم نے سب برباد کر دیا۔۔۔

مصطفیٰ کا لہجہ پھر سے تلخ ہوا۔۔

مصطفیٰ۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

مہر کو وہ باتیں یاد آئیں جو اس نے مصطفیٰ

سے کہی تھیں کہ ویڈنگ نائٹ کو ہم نے ایک

دوسرے کی جان ہی نہیں چھوڑنی۔۔

مصطفیٰ۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔

پتا ہے مہر۔۔میں نے کیا کیا سوچ رکھا تھا اس

رات کو خوبصورت بنانے کے لیے۔۔

میں نے کتنا ضبط کیا خود پر۔۔ تم سامنے

ہوتی تھی پورا حق رکھتا تھا تم پر، پھر بھی تم سے فاصلہ بنا دیتا تھا

صرف اس رات کے انتظار میں، میں نے خود پر کتنے پہرے بٹھائے۔۔اور تم مجھے عیاش کہہ گئی۔۔

مصطفٰی کے باقاعدہ آنسو نکل پڑے تھے۔۔

میں نے تو تمہارے ساتھ ہوتے ہوئے بھی کبھی اپنی حدوں کو پار نہیں کیا اور تم مجھے عیاش کہہ گئی۔۔

مصطفٰی۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔مہر نے آنکھیں کھول کر مصطفٰی کا چہری دونوں ہاتھوں میں تھام لیا اس کے آنسو مہر کے دل پر گر رہے تھے

نہیں کروں گا معاف۔۔ کبھی نہیں کروں گا۔۔

مصطفیٰ نے جھٹکے سے مہر کا چہرہ چھوڑ کر رخ موڑا تو مہر نے اسے پیچھے سے ہگ کر لیا

مصطفیٰ۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔ بس ایک بار اپنی ماہ کو معاف کر دیں۔۔

مہر نے پھوٹ پھوٹ کر روتے کہا اس کا خود کا ضبط جواب دے گیا تھا مصطفیٰ کی مزید سختی اور بے رخی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔

میں اپنے باپ کی طرح عیاش ہوں۔۔ مصطفیٰ نے گہرا طنز کیا

کوئی بات نہیں۔۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ عیاشی کر لیں گے۔۔ مہر نے مصطفیٰ کی کمر

پر ہونٹ رکھتے کہا مصطفیٰ آہستہ آہستہ پگھل

رہا تھا

تم تو جا رہی تھی نا۔۔ جاؤ پھر۔۔ مصطفیٰ کے

دماغ میں مہر کی تھوڑی دیر پہلے والی باتیں گھومیں۔۔

مجھے پتا تھا آپ نہیں جانے دو گے۔۔ آپ کے

ساتھ خوبصورت لمحے گزارے بغیر نہ میں

اس کمرے سے نکلوں گی نا آپ کو کہیں

جانے دوں گی۔۔

مہر نے آنکھیں بند کرتے مصطفیٰ کی کمر پر

چہرہ ٹکا لیا تھا

سوچ لو۔۔ میری شدتوں کے آگے ہار جاؤ گی

تم نے اپنے لفظوں سے بہت درد دیا ہے

سارے حساب لوں گا۔۔

مصطفٰی نے مہر کا ہاتھ جو اس کے سینے پر تھا

اس پکڑ کر زور سے آگے کو کھینچا تو مہر

کٹی ڈال کی طرح مصطفٰی کے رُوبرو ہوئی۔۔

میں بھی حساب لوں گی۔۔آپ نے مجھے تھپڑ

مارا تھا اور آج گال پر کس دِینے کی بجائے

اتنی زور سے دبوچا اور بال بھی کھینچے۔۔

مہر مصطفٰی کے مزید قریب ہوئی تو مصطفٰی

کی نظریں مہر کے بائیں گال پر پڑیں جہاں

اس دن مصطفٰی نے تھپڑ رسید کیا تھا

بہت درد ہوا تھا؟؟ مصطفٰی نے مہر کا گال

پیار سے سہلاتے فکر مندی سے پوچھا

نہیں۔۔بہت مزہ آیا تھا۔۔مہر نے طنزاً کہا

تو مصطفٰی کی آنکھیں مسکرائیں

ایسے مزے اور چاہیے؟؟ مصطفیٰ کی آنکھوں

میں شرارت اتری

ہمم۔۔ لیکن یہاں نہیں بیڈ پر۔۔ میں کھڑے ہو

کر تھک گئی ہوں مجھ سے بولا بھی نہیں جا رہا۔۔

مہر لاڈ سے کہتے مصطفیٰ کے گلے میں بانہیں ڈال گئی

جس کا مطلب تھا وہ اسے بانہوں میں اٹھا کر

بیڈ پر لے جائے۔۔

مصطفیٰ نے ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر

مہر کو اپنی طرف کھینچا تو مہر اس کے سینے

سے ٹکرائی۔۔

ایم سوری۔۔ مصطفیٰ نے مہر کے ہونٹوں پر

جسارت کرتے کہا

نو آئی ایم سوری۔۔ اس دن جو ہوا وہ نہیں

ہونا چاہیے تھا۔۔

مہر مصطفیٰ کے سینے سے لگ گئی۔۔

اعتبار کرتی ہو مجھ پر؟؟ مصطفیٰ کے دل میں

پتا نہیں کیا آیا وہ یہ سوال کر بیٹھا

اعتبار تھا تو راتوں کو چھپ چھپ کر ملنے آتی

تھی نا۔۔ مہر نے بھیگی آنکھوں سے مسکرا کر کہا

تو مصطفیٰ بھی ہلکا سا مسکرا دیا پر اس کی آنکھیں

اب بھی نم تھیں

مہر نے باری باری مصطفیٰ کی آنکھوں پر ہونٹ رکھے

مصطفیٰ نے مہر کو گود میں اٹھایا اور بیڈ پر

لے گیا۔۔

مہر کو بیڈ پر لیٹا کر اس نے اپنی قمیض اتار

کر فرش پر پھینکی مہر کی ہتھیلیاں بھیگنے لگیں

مصطفیٰ مہر کے اوپر سایہ فگن ہوا آہستہ آہستہ

اس نے مہر کو دوپٹے اور جیولری سے

آزاد کر دیا

ڈر لگ رہا ہے ؟؟ مصطفیٰ نے مہر کی شہ رگ

پر شدت سے ہونٹ رکھے

ت ۔۔ تھوڑا سا ۔۔ مہر نے تھوک نگلتے کانپتی

آواز میں کہا ۔۔

میرا ساتھ دو گی ؟؟ مصطفیٰ نے مہر کی گال

پر دانت گاڑھے ۔۔

ہ ۔۔ ہاں ۔۔

مہر نے مصطفیٰ کی شدتوں سے گھبرا کر کہا اس

کی آنکھوں میں خماری مہر کا دل دھڑک رہی تھی

پھر سے سوچ لو ۔۔ تمہاری سانسیں پیوں گا

اپنی قربت میں پور پور بھیگو دوں گا۔۔ تمہاری
آہیں اور سسکیاں کسی کام نہیں آئیں گی۔۔
مصطفیٰ نے مہر بھاری گھمبیر آواز میں سرگوشی کی
سانسیں تو میں آپ کی پیئوں گی۔۔ بول بول
کر میرا گلا خشک ہو گیا ہے
مہر نے مصطفیٰ کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرا
پی لو میری جان۔۔ ان سانسوں پر تمہارا ہی
حق ہے۔۔ مصطفیٰ نے بے باکی سے کہا
صرف سانسیں کیوں؟؟ پورے مصطفیٰ پر صرف
مہر کے نام کی مہر لگے گی۔۔
مہر کے جواب پر مصطفیٰ پورے دل سے
مسکرایا اور آہستہ آہستہ اس نے مہر کو ہر
پردے سے آزاد کرتے اس سے اپنے سارے

حقوق وصول کیے۔۔

مصطفیٰ مہر کی انگلیوں میں اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیاں پھنسائے مہر پر اپنی شدتیں نچھاور کر رہا تھا۔۔

وہ خود اپنی ماہ سے دور نہیں رہنا چاہتا تھا جانتا تھا اس دن اس کی بھی غلطی تھی اگر وہ بیلا کے منہ پر اسے کمرے سے جانے کا کہہ دیتا تو مہر اور اس کے بیچ دوراتوں کا فاصلہ ہی نہیں آنا تھا

دوسری طرف مہر بھی جانتی تھی اس نے مصطفیٰ کے ساتھ بدتمیزی کی ہے اس لیے اس نے خود کو ہر سزا کے لیے تیار کیا اور آخر میں مصطفیٰ کو منا ہی لیا

ان دونوں نے اس رات کا بہت بے چینی

سے انتظار کیا تھا وہ ایک ہونا چاہتے تھے

ایک دوسرے پر اپنی محبت بھری چھاپ

چھوڑنا چاہتے تھے

آج رات کو انہوں نے پہلے لڑ جھگڑ کر پھر

رو کر پھر گلے شکوے کر کے ایک دوسرے

کو منا ہی لیا تھا۔۔

مصطفیٰ۔۔

ہمم۔۔

مہر مصطفیٰ کے برہنہ سینے پر سر رکھے اس کے

ساتھ چپک کر لیٹی تھی

سٹیج پر میرے لیے کھڑے کیوں نہیں ہوئے؟

مہر نے نروٹھے پن سے شکوہ کیا تو مصطفیٰ

نے اپنی ہنسی دبائی

میں نے سوچا سب اسی طرح اپنی دلہن کا

ویلکم کرتے ہیں کیوں نہ میں کچھ ڈفرینٹ ٹرینڈ

چلاؤں۔۔

مصطفیٰ نے شرارت سے کہا تو مہر نے زرا

سی نظریں اٹھا کر مصطفیٰ کو گھورا

اب کل ولیمے پر کونسا ڈفرینٹ ٹرینڈ چلانا ہے

مجھے ابھی سے آگاہ کر دیں۔۔۔

مہر نے غصے سے پھولے گالوں سے کہا

ہمم۔۔ہم نہ سٹیج تک ایک دوسرے کے ہونٹوں

پر کس کرتے جائیں گے۔۔

مصطفیٰ نے ہنسی دباتے کہا

توبہ توبہ۔۔سب کے سامنے ؟؟ نہیں مصطفیٰ۔۔

یہ مجھ سے نہیں ہو گا

مہر نے مصطفیٰ کی شرارت سچ سمجھتے معصومیت

سے کہا تو مصطفیٰ کی ہنسی چھوٹ گئی

مصطفیٰ کے ہنسنے پر مہر سمجھ گئی وہ مزاق کر

رہا تھا۔۔

مصطفیٰ۔۔ آپ بہت بد تمیز ہیں اب آپ کو

سزا ملے گی۔۔

مہر زرا سا اٹھتے مصطفیٰ کے ہونٹوں پر ہونٹ

رکھتی اس کی ہنسی لوک کر گئی

ہارب اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب فجر کی

آزان اس کے کانوں میں پڑی

ہارب گہری سانس لیتے اٹھا اور وضو کر کے اس

نے گھر میں ہی نماز ادا کی عروب اور اپنے بچے

کے لیے ڈھیروں دعائیں مانگیں

نماز پڑھ کے اسے کچھ سکون سا ملا تھا جائے

نماز تہہ کر کے اس نے رکھی ہی تھی کہ موبائل

کی بجتی بیل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

اس وقت کس کا فون آگیا۔۔

ہارب نے سوچتے پاکٹ سے موبائل نکالا تو حشمت

علی کا فون تھا ہارب کے ماتھے پر پریشانی

سے بل پڑے اس نے فوراً موبائل کان سے لگایا

اسلام علیکم دادا سائیں۔۔

ہارب کی آواز میں فکر مندی تھی

وعلیکم السلام پتر۔۔ تو کہاں ہے تیری اماں جی

جی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں اسے ہوسپٹل

لے کر ہی آرہا ہوں۔۔

حشمت علی نے سلام کا جواب دیتے فون کرنے کی وجہ بتائی تو ہارب کو ایک دم فکر لاحق ہوئی۔۔

کیا ہوا اماں جی؟؟؟ آپ اس وقت کہاں ہیں؟؟

ہارب جلدی سے گھر لاک کرنے لگا۔۔

پتا نہیں شاید بی پی بڑھ گیا ہے میں راستے ہوں ہم ہوسپٹل ہی آرہے ہیں۔۔

حشمت علی نے کی آواز میں پریشانی تھی

ٹھیک ہے دادا سائی۔۔ آپ فوراً ہوسپٹل پہنچیں میں کسی کام سے باہر نکلا ہوں مجھے ہوسپٹل پہنچتے وقت لگ جائے گا لیکن آپ فکر مت کرنا میں ہوسپٹل فون کر دیتا ہوں۔۔

ہارب نے جلدی سے کہا اور فون بند کر دیا اس
نے ڈاکٹر وہاب کو فون کیا جن کے اب ڈیوٹی
اوور شروع ہونے والے تھے

ہارب کے ہاتھ کانپ رہے تھے صبح کی روشنی
ہلکی ہلکی پھیل گئی تھی ہارب نے گھر لاک
کیا اور لاہور کے لیے نکل گیا

اس وقت اس کے دادا سائیں اور اماں جی کو
اس کی ضرورت تھی

مہر کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے دائیں جانب
دیکھا مصطفیٰ بیڈ پر نہیں تھا

مہر نے سامنے نظر دوڑائی تو مصطفیٰ جو
ابھی شاور لے کر نکلا تھا

ٹانگوں پر ٹاول باندھے وہ مست سے انداز

میں موبائل چلانے میں مصروف تھا مہر کی

طرف اس کی پشت تھی

مہر کو مصطفیٰ کی رات کی شدتیں یاد آئیں

تو اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا

اس نے اپنے سینے سے کمفرٹر اوپر تک کھینچا

اور ادھر ادھر دیکھ کر اپنے کپڑے تلاش کرنے لگی

اس کا برائیڈل لہنگا اور مصطفیٰ کی کل رات

کی شلوار قمیض فرش پر پڑی تھی

مہر پریشان ہو گئی کہ کیسے اٹھے

اگر مصطفیٰ سے کپڑے مانگتی تو اس نے پھر

سے پٹڑی پر سے اتر جانا تھا

اچانک مہر کی نظر مصطفیٰ کی جینز شرٹ

پر گئی جو اس نے بیڈ پر رکھی تھی شاید

نہیں یقیناً اس نے ابھی شاور لیا تھا تو یہی

کپڑے پہنے ہوں گے

مہر آہستہ سے اٹھی اور مصطفیٰ کی شرٹ

پہن لی کمفرٹر پیچھے کرتی وہ دبے پاؤں

مصطفیٰ کے پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی مصطفیٰ

کی شرٹ اس کے گھٹنوں سے کافی اوپر

تک آ رہی تھی

شرٹ کا گلا بڑا تھا ایک طرف سے شانہ ڈھلک

رہا تھا مصطفیٰ موبائل میں میلز چیک کرنے

میں اتنا مصروف تھا کہ اسے محسوس ہی نہ

ہوا کہ مہر اٹھ چکی ہے

مہر نے ایک جھٹکے سے مصطفیٰ کو پیچھے

سے ہگ کر لیا مصطفیٰ جو موبائل میں مصروف

تھا ایک دم چونک گیا

اور اپنے برہنہ سینے پر رکھے مہر کے حنائی

ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا

گڈ مارننگ۔۔

مہر نے مصطفیٰ کی کمر پر ہونٹ رکھے تو

مصطفیٰ جی جان سے مسکرا اٹھا

ویری گڈ مارننگ میری جان۔۔ مصطفیٰ آہستہ

سے مڑا اور مہر کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے

میں بھر کر اس کے ہونٹوں پر مارننگ کس دی

مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟؟

مہر نے مصطفیٰ کے گلے میں بانہیں ڈالیں

تم گہری نیند سو رہی تھی مجھے لگا اگر

میں تمہیں اٹھاؤں گا تو تم پھر سے شروع ہو جاؤ گی۔۔اس لیے میں چپ چاپ اچھے بچوں کی طرح خود ہی اٹھ گیا

مصطفیٰ نے معصومیت کے ریکارڈ توڑے تو مہر نے اسے گھور کر دیکھا

کیا مطلب میں شروع ہو جاؤں گی۔۔اپ تو جیسے بہت شریف ہیں نا۔۔ساری رات میرے اوپر لیٹے رہے مجھے کچھ کرنے نہیں دیا اور اب مجھے الزام دے رہے ہیں

مہر نے چھوٹی سی ناک پھلائی

تمہیں گلہ کس بات کا ہے؟؟میں ساری رات تمہارے اوپر لیٹا رہا یا میں نے تمہیں کچھ کرنے نہیں دیا؟؟

مصطفیٰ نے مہر کے برہنہ کندھے پر پہلے ہونٹ

رکھے پھر زور سے دانت گاڑھے

پیچھے ہٹیں اور بتائیں اب شروعات کس

نے کی ہے ؟؟ مہر کو جیسے موقع مل گیا

بے شک میں نے ہی کی ہے۔۔ تم مجھے یہ بتاو

میری ٹی شرٹ کس خوشی میں پہنی ہے۔۔

مصطفیٰ کی نظر اب اپنی ٹی شرٹ پر پڑی

تو اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے مہر کو گھورا

تو کیا پہنتی میں ؟؟ خود ٹاول باندھ کر

کھڑے ہیں میرا ابھی کچھ سوچ لیتے۔۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے سینے پر جھک کر دانت

گاڑھتے اپنا بدلہ لیا

مصطفیٰ نے آنکھیں بند کر کے مہر کے گیلے لمس

کو خود میں اتارتے محسوس کیا

ٹھیک ہے تم ٹاول باندھ لو مجھے شرٹ واپس

کر دو مجھے پہننی ہے۔۔

مصطفیٰ نے ہاتھ مہر کی ٹانگوں تک لے جاتے

کہا اور شرٹ اتارنے لگا

پ۔۔ پاگل ہیں کیا؟؟ اب دوسری شرٹ پہنیں۔۔

مہر جلدی سے گھبرا کر پیچھے ہوئی

نہیں اب تم ٹاول لپیٹو گی اور وہ بھی میرے

سامنے۔۔

مصطفیٰ نے موبائل ڈریسنگ ٹیبل کی طرف

اچھالا ساتھ اپنا ٹاول بھی اتار دیا

مہر ہکی بکی جلدی سے رخ پھیر کر اپنا چہرہ

ہاتھوں میں چھپا گئی

بہت بے شرم ہیں آپ۔۔ مہر نے رخ پھیرے ہی
کہا تو مصطفیٰ اپنی مسکراہٹ دباتا بیڈ کی
جانب بڑھا اور اپنی جینز اٹھا کر پہننے لگا۔۔
تھوڑی بے شرمی تم بھی دکھاؤ۔۔ چلو جلدی
سے شرٹ اتارو۔۔
مصطفیٰ نے مہر کو پیچھے سے اپنے بازوؤں
کی مضبوط گرفت میں لیا
ن۔۔ نہیں۔۔ مصطفیٰ۔۔ پلیز۔۔
مصطفیٰ کے ہاتھ کی بے باکیاں مہر کے جسم
پر رقص کرنے لگیں
تم نے مجھ سے اپنی ایک پرسنل بات چھپائی
ہے اس کی تمہیں سزا ملے گی۔۔
مصطفیٰ نے مہر کے بال پیچھے سے ہٹا کر

دائیں کندھے پر کیے اور پیچھے گردن پر
ہونٹ رکھے
ک۔۔کونسی بات؟؟
مہر نے ناسمجھی سے پوچھا
تمہاری کمر کے زرا نیچے دائیں جانب ایک
تل ہے۔۔رائیٹ؟؟
مصطفیٰ نے مہر کے کان کی لو دانتوں میں
دبائے کہا تو مصطفیٰ کی بات پر مہر کی
آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں
آپ کو کیسے پتا چلا؟؟م۔۔۔میرا مطلب ہے
رات کو تو کمرے میں اندھیرا تھا نا؟؟
مہر نے ہونٹ دانتوں تلے کچلتے کہا
میں نے ہاتھ سے محسوس کیا ہے۔۔کل رات

تو تمہارے تل کو بخش دیا آج رات اسے

اپنے دانتوں میں دباؤں گا اور تب تک دبا

کر رکھوں گا جب تک وہ سرخ نہ ہو جائے

مصطفیٰ نے بھاری گھمبیر آواز میں کہا تو

مہر نے تھوک نگلتے بے ساختہ اپنے سینے

پر ہاتھ رکھا جہاں مصطفیٰ کے دانتوں کے

نشان سے اس کا گریبان سرخ ہو گیا تھا

ب۔۔ بائٹ کریں گے؟؟

مہر نے گھبرا کر پوچھا

ہاں۔۔ بہت زور سے کروں گا۔۔

مصطفیٰ نے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔۔

میں رو دوں گی؟؟

مہر نے انگلی اٹھا کر رونے والی صورت بنا

کر دھمکی دی

اس کی یہ سوچ کر ہی جان نکل رہی تھی

مصطفیٰ کمر کے نیچے بائٹ کرے گا

میں اور زور سے بائٹ کروں گا۔۔ مصطفیٰ

نے مہر کے گریبان پر نرمی سے ہونٹ رکھے

میں پھر بدلہ لوں گی۔۔

مہر نے معصومیت سے کہا

اچھا۔۔ کیسے بدلہ لو گی؟؟ تم بھی میری

کمر کے نیچے بائٹ۔۔

مصطفیٰ خاموش ہو جائیں۔۔ مہر نے جلدی

سے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا

مصطفیٰ نے اسے گھور کر ہاتھ ہٹایا اور نرمی

سے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا

مہر مصطفیٰ کا لمس ملتے ہی جیسے مدہوش
ہونے لگی اس نے مصطفیٰ کے گلے میں بازو
حائل کیے اور اس کا ساتھ دینے لگی
مہر کا ساتھ ملتے ہی مصطفی مزید شیر ہوا
اس نے ایک ہاتھ مہر کی کمر پر رکھا اور
دوسرا ہاتھ مہر کی ٹانگ پر رکھ کر اسے
اوپر کیا تو مہر نے اپنی ٹانگوں سے مصطفیٰ
کی کمر لاک کر لی
کتنی ہی دیر وہ دونوں ایک دوسرے کے ہونٹوں
سے خود کو سیراب کرتے رہے
تبھی ان کے کمرے کا دروازہ بجا مہر جو
مدہوش ہو رہی تھی پٹ سے اس کی آنکھیں
کھلیں اور اس نے مصطفیٰ کو پیچھے بالوں

سے پکڑ کر پیچھے کرنا چاہا پر مصطفیٰ تو

کسی اور ہی دنیا میں پہنچ چکا تھا

دروازے پر پھر سے دستک ہوئی تو مہر نے

مصطفیٰ کے کندھوں پر مکے مارے مصطفیٰ

بدمزہ ہو کر پیچھے ہوا

اس نے مہر کو گھوری دی اور اس کی دودھیا

گردن پر جھک گیا

دستک پھر سے ہوئی۔۔

ک۔۔کون؟؟ مہر نے جلدی سے پوچھا

خانی۔۔ناشتہ تیار ہے۔۔

ملازمہ کی آواز سے مصطفیٰ نے مہر کو بخشتے

نیچے اتارا

تم جاؤ۔ ہم آرہے ہیں۔۔

مصطفیٰ نے جواب دیا تو مہر نے مسکراتی

آنکھوں سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ مصطفیٰ کی آنکھیں

خماری سے سرخ ہو رہی تھیں

یہی کہ شکل آپ کی سلمان خان جیسی ہے

اور حرکتیں عمران ہاشمی جیسی۔۔

مہر نے وارڈروب کی طرف بڑھتے کہا صد

شکر مصطفیٰ نے جینز پہن لی تھی

تم موقع تو دو عمران ہاشمی کو بھی پیچھے

چھوڑ دوں گا۔۔

مصطفیٰ بھی مہر کے پیچھے گیا مہر نے

اپنے لیے ایک رائل بلو کلر کا ڈریس نکالا اور

مصطفیٰ نے خود کے لیے ٹی شرٹ۔۔

مصطفیٰ شرٹ پہننے لگا تو مہر نے اس کے

ہاتھ سے کھینچ لی مصطفیٰ نے اسے سوالیہ

نظروں سے دیکھا

پہلے شاور تو لے لیں۔۔

مہر نے اپنا ڈریس صوفے پر رکھا

میں شاور لے چکا ہوں اب تمہاری باری ہے۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے ہاتھ سے شرٹ لینی چاہی

ہاں تو شاور آپ نے پہلے لیا تھا اب دوبارہ

سے لیں۔۔

مہر نے حکم دیتے کہا

کیوں دوبارہ سے کیوں لوں؟؟ اب میں نے

ایسا کیا کر دیا ہے؟؟ جو پھر سے شاور لوں؟

مصطفیٰ نے کمر پر ہاتھ رکھتے پوچھا

ابھی کیا تو۔۔

مہر نے اس جگہ اشارہ کیا جہاں انہوں نے
ابھی کس کی تھی

ایک کس ہی تو کی ہے پاگل لڑکی۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے ہاتھ سے پھر سے شرٹ
لینی چاہی پر مہر ہاتھ پیچھے کمر پر لے۔گئی

جو بھی کیا ہے پہلے شاور لیں پھر شرٹ
ملے گی۔۔۔

مہر نے صوفے پر شرٹ رکھی اور مصطفیٰ
کو واش روم کی طرف دھکیلا۔۔

عجیب ہو تم بھی۔۔۔ایک کس کرنے سے
شاور لینے چلے جاتے ہیں کیا؟
مصطفیٰ نے جھنجھلا کر پوچھا

آپ جا رہے ہیں یا نہیں ؟؟

مہر نے انگلی اٹھا کر زرا غصے سے کہا

جا رہا ہوں میری چھوٹی سی ڈان ۔۔

مصطفٰی نے شرارت سے مہر کا گال کھینچا

میں ڈان ہوں ؟؟ مہر نے صدمے سے پوچھا

ہمم ۔۔ پہلے تو تم ڈرپوک تھی نکاح کے بعد چھوٹی سی ڈان بن گئی ہو جب دیکھو مجھ معصوم کو ڈانٹتی رہتی ہو ۔۔

مصطفٰی نے معصومیت کے ریکارڈ توڑے

استغفرُللہ ۔۔۔ لگتا ہے سہاگ رات منانے سے دماغ پر اثر ہو گیا ہے کل رات کا ظلم بھولی نہیں ہوں میں ۔۔

مہر نے ہاتھ نچا کر جتانے والے انداز میں کہا

ہمم۔۔اور میری محبت بھری قربت؟؟

مصطفیٰ نے شرارت سے پوچھا تو مہر کی

زبان تالو سے چپک گئی

مصطفیٰ کی قربت میں اسے ہوش ہی کب

رہا تھا وہ مسکرا کر رخ موڑ گئی

مصطفیٰ بھی اسے محبت بھری نظروں سے

دیکھتا شاور لینے چلا گیا

اگر شاور نہ لیتا تو اپنی چھوٹی سی ڈان بیوی

سے سزا ملنی پکی تھی

خان حویلی میں آج بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ

خانزادہ کا ولیمہ تھا صبح ناشتے کی ٹیبل پر

سب لوگ موجود تھے

اور ولیمہ کے متعلق باتیں کر رہے تھے اگر کوئی

خاموش تھا تو وہ تھا بالاج خانزادہ۔۔

روپ آج ناشتہ کرنے نہیں آئی تھی اس نے اپنا

اور عروب کا ناشتہ کمرے میں ہی منگوالیا تھا

بالاج خانزادہ نے کل رات غصے سے اسے کمرے

سے نکال دیا تھا وہ ساری رات سو نہ سکا

روپ کے بغیر کمرہ اسے کاٹنے کو دوڑ رہا تھا

اب ناشتے پر بھی اس کا یہی حال تھا حلق

سے نیچے ناشتہ اتر ہی نہیں رہا تھا

وہ کرسی گھسیٹتا آہستہ سے اٹھا اور ڈیرے پر

چلا گیا ناشتہ ویسے کا ویسا ہی پڑا رہ گیا

روپ نے عروب کو زبردستی تھوڑا سا ناشتہ

کروایا۔۔

خود اس کا دل ہی نہیں چاہا۔۔آہستہ آہستہ سب ولیمے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے عبادت اور مہر کو شہر سے بیوٹیشن تیار کرنے اگئی تھیں

روپ نے عبادت کو اپنے کمرے میں بھیج کر اج کا ڈریس اور ساتھ میچنگ جیولری منگوالی۔۔

اس نے پختہ ارادہ کر لیا وہ اب اس کمرے میں نہیں جائے گی جہاں سے بالاج خانزادہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے سے باہر کیا اور پھر یہ بھی کہا نکلو میرے کمرے سے۔۔

کمرہ کیا صرف بالاج خانزادہ کا تھا روپ کا کوئی حق نہیں تھا

شرم نہیں آئی اس عمر میں مجھے کمرے سے

باہر نکالتے ہوئے۔۔

خیر۔۔جب انہیں شرم نہیں آئی تو میں بھی

سزا دینے کے وقت بے شرم ہو جاؤں گی۔۔

روپ نے کڑھ کر سوچا اور اٹھ کر ولیمے کے

لیے تیار ہونے لگی

آہستہ آہستہ مہمان آنا شروع ہو گئے تھے

روپ عروب کا کھانا اور میڈیسن کھلا کر

تیار ہو کر نیچے لان میں آ گئی

بالاج خانزادہ پہلے ہی وہاں موجود تھا روپ

اسے مکمل اگنور کرتی اس کے پاس سے

گزر گئی

بالاج خانزادہ نے اس کا اگنور کرنا سنجید گی

سے محسوس کیا اس کی نظریں روپ پر ہی
تھیں جو بلیک کلر کے ڈریس میں بے حد
خوبصورت لگ رہی تھی

اس نے جان بوجھ کر بالاج خانزادہ کی پسند
کا رنگ پہنا تھا خود بالاج خانزادہ نے بھی
بلیک شلوار قمیض پہن رکھی تھی
اس کا دل چاہا روپ کو سینے سے لگا کر
اسے بے حد پیار کرے وہ مہمانوں سے مسکرا
کر ملتی بالاج خانزادہ کی توجہ کو مرکز
بنی تھی
بیوٹیشن عبادت اور مہر کو تیار کر کے جا چکی
تھی بیوٹیشن کے جاتے ہی مصطفی کمرے
میں آیا تو مہر لانگ گرے اور آف وائیٹ میکسی

میں بالکل معصوم سی پری لگ رہی تھی

وہ صوفے پر بیٹھ کر اپنے ہیلز کے ساتھ الجھ

رہی تھی

مصطفیٰ اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتا

کمرے کا دروازہ بند کرتا اس کے قریب آیا

تو مہر نے سر اٹھا کر مصطفیٰ کے طرف دیکھا

مصطفیٰ۔۔دیکھیں نا۔۔اس کی سٹریپس مجھ

سے بند نہیں ہو رہی۔۔

مہر نے پاؤں میں پہنی ہیل کی طرف اشارہ

کرتے روہانسی ہو کر کہا تو مصطفیٰ مسکرا

کر نیچے فرش پر بیٹھا اور مہر کا پاؤں

پکڑ کر اپنے گھٹنے پر رکھا

مہر نے ہڑ بڑا کر پاؤں پیچھے کرنا چاہا پر

مصطفیٰ نے پھر سے اس کا پاؤں پکڑ کر

اپنے گھٹنے پر رکھا

آاااپ۔۔رہنے دیں۔۔میں کر لوں گی۔۔

مہر کو اپنا پاؤں مصطفیٰ کو چھوتے دیکھ

اچھا نہیں لگ رہا تھا

مصطفیٰ اس کی ہر بڑاہٹ سمجھ گیا اس

نے پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر اس میں سے

پائل نکالی اور مہر کے پاؤں میں پہنانے لگا

مہر نے حیرت سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا

جو سر جھکائے اسے پائل پہنانے میں مصروف

تھا۔۔

مصطفیٰ نے پائل پہنا کر مہر کے پاؤں پر ہونٹ

رکھے تو مہر نے پھر سے ہڑبڑا کر پاؤں پیچھے

کرنا چاہا۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں میرا پاؤں چھوڑ دیں پلیز۔۔

مہر نے مصطفیٰ کا اب ہاتھ پکڑ کر پیچھے

کرنا چاہا

تمہارے پاؤں بہت خوبصورت ہیں ماہ۔۔

مصطفیٰ نے ہیل کی سٹریپ بند کرتے کہا

خوبصورت ہیں تو کیا چومنے بیٹھ جائیں گے ؟

مہر نے خفگی سے کہا اسے مصطفیٰ کا

اپنے پیر چومنا اچھا نہیں لگا تھا

میں تمہارے پورے جسم پر حق رکھتا ہوں

تم مجھے ٹوک نہیں سکتی۔۔

مصطفیٰ نے مہر کا پاؤں نیچے کرتے دوسرا

پاؤں اٹھا کر اپنے گھٹنے پر رکھا اور پائل

پہنانے لگا۔۔

مصطفیٰ کی بات پر مہر چپ ہو گئی۔۔وہ غور سے مصطفیٰ کی طرف دیکھنے لگی

کچھ مرد عورت کو پیر کی جوتی سمجھتے ہیں اور کچھ سر کا تاج بنا کر رکھتے ہیں۔۔

مصطفیٰ نے آج ثابت کر دیا تھا کہ مہر اس کے دل پر راج کرتی ہے اس کے دل کی سلطنت کی ملکہ ہے۔۔

وہ ان مردوں میں سے نہیں تھا جو عورت سے اپنی ضرورت پوری کر کے اسے استعمال کر کے پھینک دیتے تھے

مصطفیٰ نے مہر کے پاؤں میں پائل پہناتے اس کے پیر چومتے ثابت کر دیا تھا وہ صرف

ایک ہی عورت کا بن کر رہنے والے مردوں

میں سے ہے

اس نے ثابت کر دیا تھا وہ اپنے باپ شہروز

جیسا عیاش نہیں ہے جو عورت کو استعمال

کرتا تھا محبت نہیں۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے دوسرے پاؤں پر ہونٹ

رکھے تو مہر چونک گئی

اس نے مصطفیٰ کی طرف دیکھا جو اس کے

گورے ملائم پاؤں کو انگلیوں سے چھو رہا

تھا مہر کی آنکھیں نم تھیں

اس نے غصے میں ہی سہی پر مصطفیٰ کا

دل دکھایا تھا اس کی محبت اس کے

کردار پر سوال اٹھایا تھا

م۔۔ مصطفیٰ۔۔

مہر نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا تو

مصطفیٰ نے بھی مسکرا کر مہر کی طرف

دیکھا اور کھڑا ہو گیا

مہر اپنی میکسی ٹھیک کرتی آہستہ سے

اٹھی اور مصطفیٰ کے گلے لگ گئی

ماہ۔۔ تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو پلیز

دور رہو مجھ سے۔۔ ورنہ ہم دونوں اپنا ولیمہ

اٹینڈ نہیں کر پائیں گے۔۔

مصطفیٰ نے معصومیت سے کہا تو مہر

مسکرا کر پیچھے ہو گئی۔۔

بہت تیز ہیں آپ۔۔ مہر نے گھور کر کہا اور

واپس صوفے پر بیٹھ گئی

مصطفیٰ مسکرا کر چینج کرنے چلا گیا

🔥🔥🔥🔥🔥

لان کی تمام لائٹس آف کر دی گئیں ایک سپوٹ

لائٹ میں بہروز خانزادہ عبادت کا ہاتھ پکڑے

اور دوسری سپوٹ لائٹ میں مصطفیٰ مہر

کا ہاتھ پکڑے سہج سہج کر قدم اٹھا

رہے تھے۔۔

بہروز خانزادہ کے اشارے پر ڈی جے نے میوزک

پلے کر دیا تھا سب کی نظریں ان دو خوبصورت

کپلز پر تھیں

دونوں ہی اپنی جگہ خوبصورت اور پیارے

لگ رہے تھے کچھ مہمان انہیں حسد سے

دیکھ رہے تھے کچھ مہمانوں کے منہ سے

ماشاءاللہ نکل رہا تھا

تو کچھ ان کی تعریفیں کر رہے تھے وہ دونوں

کپلز سٹیج پر بیٹھ گئے تو آہستہ آہستہ سب

مہمان انہیں گفٹس اور سلامی دینے سٹیج

پر آنے لگے

بالاج خانزادہ نے موقع دیکھ کر روپ کی طرف

دیکھا جو اکیلی کھڑی سٹیج کی طرف

دیکھ رہی تھی

بالاج خانزادہ قدم قدم چلتا اس کے پیچھے

جا کر کھڑا ہو گیا

روپ۔۔

بالاج خانزادہ نے آہستہ سے کہا تو روپ کی

مسکراہٹ سمٹی وہ بنا بالاج خانزادہ کی

طرف دیکھے آگے بڑھ گئی

روپ میری بات۔۔۔

بالاج خانزادہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

اس نے تاسف سے روپ کی پشت کو دیکھا

رات کے نو بج رہے تھے سب مہمانوں کھانا

کھانے میں مصروف ہو گئے تھے

روپ نے موقع دیکھا اور حویلی کے اندر

آگئی وہ سیڑھیاں چڑھتی عروب کے کمرے

میں آئی تو عروب بیڈ پر بیٹھی اپنے خالی

ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

عروب جلدی اٹھو۔۔ ہمیں جانا ہے۔۔

روپ نے وارڈروب کی طرف بڑھتے کہا روپ

نے ایک چھوٹا سا ہینڈ کیری نکالا اور اس

میں کچھ اپنے اور کچھ عروب کے کپڑے

رکھے۔۔

کہاں جانا ہے ؟؟ عروب نے حیرت سے پوچھا

ہم لاہور جا رہے ہیں اٹھو اور چادر اوڑھ لو۔۔

روپ نے ایک ہینڈ بیگ پکڑا اور اس میں

ضرورت کا سامان اور عروب کی میڈیسن

رکھیں۔۔

لیکن ہارب تو کراچی میں ہے پھر ہم لاہور

کیوں جا رہے ہیں ؟؟

عروب نے بیڈ سے کھڑے ہو کر پوچھا

نہیں وہ لاہور میں ہے تم جلدی سے چادر

لو اور چلو۔۔

انجانے میں ہی سہی روپ کے منہ سے سچ

نکل گیا تھا اس نے عروب کا دل بہلانے

کے لیے جھوٹ بول دیا تھا

سچ ؟؟؟ ہم ہارب کے پاس جا رہے ہیں ؟

عروب نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے

پوچھا تو روپ نے گہرا سانس لیا

ہاں ۔۔ روپ نے پہلے خود بڑی سی چادر لی

پھر عروب کو چادر میں چھپایا

اپنے دائیں کندھے پر ہینڈ بیگ لٹکایا اپنا

اور عروب کا موبائل بیڈ پر رکھ کر ایک

نوٹ لکھا اور اسے موبائلز کے پاس رکھ دیا

بائیں ہاتھ سے ہینڈ کیری پکڑا اور دائیں ہاتھ

میں عروب کا ہاتھ لیتی وہ خان حویلی

سے نکل گئی

روپ نے پہلے ہی رائیڈ بک کرلی تھی حویلی
سے تھوڑی دور وہ دونوں گاڑی میں بیٹھیں
اور تھوڑی ہی دیر میں ان کی رائیڈ گاؤں
کی کچی سنسان سڑک پر فراٹے بھرنے لگی
روپ عروب کو لے کر خان حویلی چھوڑ
آئی تھی

وہ لاہور خان ہاؤس جارہی تھی موبائلز اس
نے جان بوجھ کر حویلی چھوڑے کہیں
بالاج خانزادہ کو ان کی لوکیشن نہ پتا چل جائے
بالاج خانزادہ مہمانوں کے ساتھ مصروف تھا
اس بات سے انجان کہ اس کی سردارنی
اب اسے ناکوں چنے چبوا کر ہی حویلی
قدم رکھے گی

عروب نے روپ کے کندھے پر سر رکھا اور

آنکھیں موند لیں

بہت غصہ آتا ہے نا آپ کو۔۔اب رہیں اپنے

غصے کے ساتھ۔۔

روپ غصے سے اپنی سوچوں میں بالاج

خانزادہ سے مخاطب ہوئی اور ولیمے میں

بالاج خانزادہ کی نظریں اپنی بیوی کو

تلاش کر رہی تھیں جو اسے سزا دینے کے

لیے حویلی سے جا چکی تھی

آپ کی طرف سے آپ کی بیٹی مر جائے۔۔

یہی کہا تھا نا کل رات آپ نے۔۔

جب بیٹی مر جائے تو بیوی کو بھی بھول

ہی جائیں آپ۔۔

روپ نے تلخی سے سوچا اور عروب کے ستے

ہوئے چہرے کی طرف دیکھا

وہ جھوٹ بول کر عروب کو ساتھ لے آئی تھی

اب لاہور جا کر عروب ہارب کا پوچھے گی

تو روپ کیا جواب دے گی۔۔۔

وہ یہی سوچ کر پریشان ہو گئی دوسری

طرف ہارب زرینہ کو ہوسپٹل سے لے کر

گھر آ گیا تھا

زرینہ کا بی پی شوٹ کر گیا تھا جیسے ہی

بی پی نارمل ہوا ہارب اور حشمت علی

اسے لے کر گھر آ گئے

اس وقت ہارب اپنے کمرے میں بیٹھا عروب

کے متعلق سوچ رہا تھا وہ آج عروب کو

اپنے ساتھ لاہور لے کر آنا چاہتا تھا پر زرینہ

کی طبیعت کی وجہ سے اسے جلدی آنا پڑا

اب اسے جلدی ہوسپٹل سے چھٹی بھی

نہیں ملنی تھی

صرف دو دن اور انتظار کرلو عروب۔۔ میں

بہت جلد تمہارے آنسو سمیٹ لوں گا۔۔

ہارب نے سوچا وہ دو دن بعد چھٹی کی درخواست

دے گا شاید منظور ہو جائے

پھر گاؤں جا کر عروب کو لے آئے گا۔۔ پر ہم

جو سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا۔۔

عروب تو خود چل کر لاہور آرہی تھی اب

دیکھتے ہیں ان کی لاہور میں ملاقات کیسے

ہوتی ہے

انجانے میں ہی سہی روپ بالاج خانزادہ کو

سزا دینے کے چکر میں سہی جگہ جا رہی تھی

رائیڈ گاؤں کی حدود سے نکل چکی تھی

وہ لوگ لاہور داخل ہو گئے تھے رات کے

گیارہ بج گئے تھے

جیسے ہی رائیڈ لاہور کی حدود میں داخل

ہوئی اس کا ٹائر پنکچر ہو گیا

روپ نے گھبرا کر ڈرائیور سے پوچھا تو

اس نے صورتحال سے آگاہ کیا

روپ کو ایک دم خوف سا آیا رات کے گیارہ

بج رہے تھے

سڑک سنسان نہیں تھی گاڑیاں گزر رہی تھیں

ڈرائیور نے روپ سے کہا کہ وہ انہیں دوسری

گاڑی کروادیتا ہے یا لفٹ لے دیتا ہے

دور سے آتی ایک گاڑی کو دیکھ کر ڈرائیور

نے ہاتھ ہلا کر لفٹ مانگی

تو وہ گاڑی رک گئی اس انسان نے سر باہر

نکال کر ڈرائیور کی طرف دیکھا تو اس

نے صورتحال سے آگاہ کیا

جو شخص گاڑی میں بیٹھا تھا جیسے ہی

اس کی نظر گاڑی میں بیٹھی سوئی ہوئی

عروب پر پڑی اسے چہرہ جانا پہچانا لگا

اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے غور سے عروب

کے چہرے کی طرف دیکھا تو اس کی

آنکھیں چمکیں

وہ جھٹکے سے گاڑی سے نکلا اور عروب

کی طرف بڑھا وہ کوئی اور نہیں دراب شاہ تھا جو عروب کو پہلی ہی نظر میں پہچان گیا تھا۔۔

بالاج خانزادہ کی نظریں پچھلے ایک گھنٹے سے روپ کی متلاشی تھیں پر پتا نہیں وہ کہاں چھپی بیٹھی تھی

بہروز خان۔۔ تمہاری ماما کہاں ہے؟؟

بالاج خانزادہ نے ڈنر کرتے بہروز خانزادہ سے پوچھا

ماما عروب کو ڈنر کروانے گئی ہیں شاید۔۔

بہروز خانزادہ نے اپنی طرف سے تُکا مارا

بالاج خانزادہ نے اس کی بات پر سر ہلا دیا

رات ساڑھے گیارہ بجے ولیمے کا فنکشن اپنے

اختتام ہو پہنچا۔۔

بارہ بجے تک سب حویلی والے اپنے کمروں میں جا چکے تھے مصطفیٰ اور بہروز خانزادہ لان میں کرسیاں وغیرہ اٹھوا رہے تھے ساتھ ساتھ گپے بھی مار رہے تھے

لالہ۔۔ میں سوچ رہا ہوں آپ کتنے معصوم ہیں۔۔

بہروز خانزادہ نے شرارت سے کہا

ہاں مجھے بھی لگتا ہے میں معصوم ہوں تبھی تمہاری باتوں میں آ جاتا ہوں۔۔

مصطفیٰ نے بہروز خانزادہ کو گھوری دی۔۔

بس کر دیں۔۔ خود اپنی بیوی کی معصومیت کے آگے گھٹنے ٹیک دیے اور اب مجھ معصوم پر الزام لگا رہے ہیں۔۔

بہروز خانزادہ نے مصطفیٰ کے چہرے کی چمک

سے ہی اندازہ لگا لیا تھا مہر اور اس کے درمیان

سب ٹھیک ہو گیا ہے

یار آپس کی بات ہے۔۔ تمہاری خانی ہے ہی بہت

معصوم۔۔ اور جب میرا نام لیتی ہے واللہ۔۔

میں واقعی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتا ہوں

مصطفیٰ کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی۔۔

یہ گھٹنے اس دن تیل لینے گئے تھے جب بیلا

کی وجہ سے منہ سے تین لفظ بولنے جا رہے

تھے آپ۔۔

بہروز خانزادہ نے آبرو اچکا کر لڑاکا عورتوں

کی طرح سوال کیا۔۔

میں تب غصے میں تھا۔۔ مصطفیٰ نے نظریں

چڑا کر کہا

اور کل بھی آپ غصے میں تھے ؟؟ جب دلہن

چیلنج کرنے کے لیے بول رہے تھے ۔۔

بہروز خانزادہ کہاں کسی سے کم تھا اس سے

باتوں میں کوئی نہیں جیت سکتا تھا

یہ دیکھو میرے باپ ۔۔ معاف کر دو مجھے ۔۔

اور اب منہ سے یہ بات مت پھوٹنا ۔۔ اگر

ماہ نے سن لیا تو واقعی میں عیاش کہلایا

جاؤں گا ۔۔

مصطفیٰ نے بہروز خانزادہ کے آگے ہاتھ جوڑے

ہمم ۔۔ مجھے فکر ہے آپ کے مستقبل کی ۔۔

آپ فکر نہیں کریں یہ زبان ہمیشہ بند رہے گی

بہروز خانزادہ نے احسان جتانے والے انداز

میں کہا تو مصطفیٰ نے گہرا سانس لیتے

وہاں سے جانا ہی ٹھیک سمجھا ورنہ بہروز

خانزادہ نے کوئی نئی بات شروع کر لینی تھی

بالاج خانزادہ اپنے کمرے میں بے چینی سے

ٹہل رہا تھا اسے لگا تھا آج روپ کمرے میں

آئے گی اس سے لڑے گی اور سب ٹھیک ہو

جائے گا۔۔

پر روپ تو کمرے میں آ ہی نہیں رہی تھی

بالاج خانزادہ کی بے چینی بڑھ رہی تھی وہ

کبھی بیڈ پر بیٹھتا کبھی صوفے پر تو کبھی

کمرے میں ٹہلنے لگتا۔۔۔

بہروز خانزادہ کمرے میں آیا تو عبادت فرش

پر بیٹھی پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھے درد سے

رو رہی تھی

عبادت۔۔ کیا ہوا؟؟

بہروز خانزادہ تڑپ کر آگے بڑھا اور عبادت کا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کیا

بہروز۔۔ پیٹ میں بہت درد ہو رہا ہے مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔

عبادت نے درد سے کراہتے کہا

تم اٹھو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں

بہروز خانزادہ نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا

نہیں چلا جائے گا۔۔ عبادت درد سے ادھ موئی ہوئی جا رہی تھی

بہروز خانزادہ نے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور جلدی سے کمرے سے نکلا

عروب۔۔

دراب شاہ کے لب پھڑ پھڑائے وہ جلدی سے

گاڑی سے نکلا اور عروب کی طرف بڑھا۔۔

اسلام علیکم۔۔

دراب شاہ نے گاڑی کے دروازے پر زرا سا

جھک کر روپ کو سلام کیا نظریں اس

کی سوئی ہوئی عروب پر تھیں

وعلیکم السلام۔۔

روپ نے نا سمجھی سے جواب دیا اسے عجیب

لگا تھا جیسے وہ انجان لڑکا اکر دھڑلے سے

سلام کر رہا تھا اس طرح محسوس ہوا جیسے

وہ انہیں جانتا ہو۔۔

آنٹی۔۔سب ٹھیک ہے؟؟میرا مطلب ہے عروب

ٹھیک ہے؟؟

دراب شاہ کی بات پر روپ نے حیرت سے پہلے

دراب شاہ پھر عروب کی طرف دیکھا

آپ عروب کو جانتے ہو؟؟

روپ اب بھی حیرت میں مبتلا تھی

آااں۔۔زیادہ نہیں۔۔بس تھوڑا بہت۔۔

دراب شاہ نے ہچکچا کر کہا کیونکہ وہ عروب

کے نام کے سوا کچھ نہیں جانتا تھا

اوہ۔۔دراصل ہمیں لفٹ چاہیئے تھی۔۔۔

روپ کی بات ادھوری رہ گئی عروب نیند میں

زرا کسمسا کر اٹھی

اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر پہلے

روپ پھر گاڑی کی ونڈو کے پاس کھڑے

دراب شاہ کی طرف دیکھا

عروب۔۔اٹھ جاؤ بیٹے۔۔گاڑی خراب ہو گئی ہے

روپ نے عروب کے چہرے پر آئے بال پیچھے

کیے پھر اس کے سر پر چادر ٹھیک کی

عروب دراب شاہ کی طرف ہی دیکھی جا رہی

تھی اور سوچ رہی تھی اس نے اس لڑکے کو

کہاں دیکھا ہے

کیسی ہو عروب؟؟

دراب شاہ سمجھ گیا عروب اسے پہچان نہیں

پا رہی۔۔

آ آپ؟؟

عروب کو ابھی بھی یاد نہیں آیا کہ وہ اس

انسان سے پہلے کہاں مل چکی ہے

میں آپ سے کچھ مہینے پہلے ملا تھا جب آپ

کو لفٹ چاہیئے تھی۔۔

دراب شاہ نے یاد کروایا تو عروب کو وہ دن

یاد آیا جب ہارب اسے سڑک پر اکیلا چھوڑ

گیا تھا

ہارب کو یاد کرتے روپ کی آنکھیں بھیگی تھیں

آئیں آنٹی میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔

دراب شاہ نے مسکرا کر کہا تو روپ نے عروب

کی طرف دیکھا

عروب نے ہلکا سا سر ہلا دیا تو وہ دونوں گاڑی

سے باہر نکل آئیں ڈرائیور نے ہینڈ کیری دراب

شاہ کی گاڑی میں رکھا

وہ دونوں پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔۔دراب

شاہ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی

کہاں جانا ہے آپ کو؟؟

دراب شاہ نے بیک مرر سے عروب کے خوبصورت

چہرے پر نظر ڈالتے پوچھا

دو مہینے پہلے جب عروب اسے ملی تھی تو

وہ ایسی بالکل بھی نہیں تھی

یہ عروب اسے صدیوں کی بیمار لگی۔۔

دراب شاہ کے پوچھنے پر روپ نے اسے خان

ہاؤس کا ایڈریس سمجھایا

دراب شاہ نے گاڑی سٹارٹ کر دی راستے پر

اس کی نظریں بار بار بیک مرر سے عروب

پر اٹھ کر تھیں

عروب کی حالت دیکھ کر دراب شاہ کو یوں

محسوس ہوا جیسے اس کی کوئی بہت ہی

قیمتی شے گم ہو گئی ہو

دراب شاہ کا دل چاہا وہ عروب سے اس کی

اداسی کا سبب پوچھے اور پل میں اس کی

اداسی اس کے خوبصورت چہرے سے

غائب کر دے۔۔

بیس منٹ بعد دراب شاہ کی گاڑی خان ہاؤس

کے باہر کھڑی تھی روپ اور عروب گاڑی

سے نکل آئیں

دراب شاہ نے بھی گاڑی سے نکل کر ان کا

ہینڈ کیری باہر نکالا۔۔

تھینک یو سو مچ بیٹا۔۔

روپ نے مسکرا کر دل سے اس کا شکریہ ادا کیا

ارے نہیں آنٹی۔۔ تھینک یو کی ضرورت

نہیں ہے۔۔

دراب شاہ نے خان ہاؤس کی طرف دیکھا

آپ یہاں رہتے ہیں؟؟

دراب نے خان ہاؤس کی طرف اشارہ کرتے پوچھا

نہیں۔۔ ہم گاؤں میں رہتے ہیں بس یونہی

کچھ دنوں کے لیے یہاں آئے ہیں۔۔

روپ نے صاف گوئی کی۔۔ اس دوران عروب

چپ چاپ کھڑی تھی

اوکے۔۔ میں اب چلتا ہوں یہ میرا کارڈ رکھ

لیں اگر کسی بھی ہیلپ کی ضرورت ہوئی

تو بلا جھجک فون کر لیجیے گا۔۔

دراب شاہ نے اپنا کارڈ روپ کی طرف بڑھایا

جسے روپ نے مسکرا کر تھام لیا

دراب شاہ نے ایک نظر عروب کو دیکھا اور

گاڑی کی طرف بڑھا

کافی اچھا انسان ہے۔۔

دراب شاہ کے جاتے ہی روپ نے اس کی

تعریف کی تو عروب چپ ہی رہی۔۔

بہروز خانزادہ عبادت کو ہوسپٹل لے ایا تھا

اس نے راستے میں مصطفیٰ کو فون کر کے

ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا

مصطفیٰ نے حویلی میں سب کو بتا دیا تھا

خود کو ڈرائیور کے ساتھ ہوسپٹل کے لیے

نکل گیا تھا

ڈائننگ ہال میں سب پریشانی سے بیٹھے

ان کا انتظار کرنے لگے۔۔

مہر۔۔اپنی بڑی ممانی کو بھی بتادو۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کا حوالہ دیتے کہا

تو مہر سر ہلا کر عروب کے طرف کی طرف بڑھی

تھوڑی دیر بعد جب مہر نیچے آئی تو اس

کے چہرے پر ہوائیاں اڑی تھی ہاتھ میں

ایک کاغذ تھا

وہ۔۔ بڑے ماموں۔۔وہ۔۔ ممانی۔۔۔

مہر سے بولا ہی نہیں جارہا تھا

کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟؟ تم نے اپنی ممانی

کو گڑیا کے متعلق بتایا؟؟

بالاج خانزادہ نے نارملی پوچھا

ن۔۔ نہیں وہ۔۔ ممانی۔۔ کمرے میں نہیں ہیں۔۔

مہر نے فکر مندی سے کہا تو بالاج خانزادہ

کے ماتھے پر بل پڑے

کمرے میں نہیں ہے تو کہاں گئی۔۔ تم نے عروب

سے پوچھنا تھا

بالاج خانزادہ کا لہجہ اب بھی نارمل تھا

عروب بھی کمرے میں نہیں ہے اور بیڈ پر یہ

نوٹ پڑا تھا۔۔

مہر نے نوٹ بالاج خانزادہ کی طرف بڑھایا

جسے اس نے ناسمجھی سے تھام لیا

جیسے ہی بالاج خانزادہ نے وہ نوٹ کھولا

اسے پڑھ کر بالاج خانزادہ کے چہرے کا رنگ

فق ہوا۔۔

آپ نے کل کہا تھا مر جائے عروب۔۔جب آپ
کی بیٹی آپ کے لیے مر گئی تو بیوی بھی
مر گئی۔۔

میں عروب کو لے کر حویلی سے جا رہی ہوں
ہم دونوں مر گئیں آپ کے لیے۔۔
سکون سے اپنے کمرے میں رہے گا اور پلیز
ہمیں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

بالاج خانزادہ کے چہرے پر سایہ لہرایا اسے
لگا جیسے اس کے جسم سے کسی نے روح
بڑی بے دردی سے کھینچ لی ہو۔۔

اس کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑا۔۔

محبوب خان زادہ اور الفت کے ساتھ حویلی

کے سب بڑے بالاج خانزادہ کی حالت دیکھ

اس کی طرف بڑھے۔۔

لالہ۔۔ سنبھالیں خود کو۔۔ کیا لکھا ہے اس

چِٹ میں ؟؟

محبوب خان زادہ پریشانی سے پوچھا

م۔۔ محبوب خان۔۔رر۔۔روپ۔۔ مم مجھے چھوڑ۔۔

بالاج خانزادہ کا چہرہ پسینے سے شرابور

ہو گیا اس کی زبان سے لفظ ہی نہیں نکل

رہے تھے۔۔

الفت نے جلدی سے پانی کا گلاس بالاج خانزادہ

کی طرف بڑھایا جسے اس نے ہاتھ سے

پیچھے کر دیا

محبوب خان زادہ نے نوٹ پڑھا تو اس کے

بھی پیروں تلے زمین نکل گئی

محبوب خان۔۔فون کرو روپ کو۔۔

بالاج خانزادہ سے مزید کھڑا نہیں ہوا گیا

محبوب خان زادہ نے اسے پاس رکھے صوفے

پر بٹھایا

ممانی اور عروب اپنا موبائل بھی حویلی

چھوڑ گئی ہیں۔۔

محبوب خان زادہ ابھی نمبر ملانے ہی لگا تھا

جب مہر نے ان کے سر پر ایک اور دھماکہ کیا

بالاج خانزادہ کا پورا جسم برف کی طرح

ٹھنڈا پڑ رہا تھا

محبوب خان۔۔گاڑی نکالو۔۔ابھی فوراً۔۔

بالاج خانزادہ نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف

کرتے خود کو کمپوز کرنے کی ناکام کوشش کی

لیکن لالہ۔۔ ہم خانی کو کہاں ڈھونڈیں گے ؟؟

محبوب خان زادہ بھی اپنی جگہ ٹھیک تھا

وہ دونوں موبائل بھی حویلی چھوڑ گئی تھیں

میں کچھ نہیں جانتا۔۔ مجھے بس روپ کو

ڈھونڈنا ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ

سکتا میں۔۔

بالاج خانزادہ غصے سے دھاڑا تو محبوب

خانزادہ سر ہلا کر باہر کی طرف بڑھا

بالاج خانزادہ اور محبوب خان زادہ گارڈز

سمیت رات کے دو بجے حویلی سے روپ

اور عروب کی تلاش میں نکلے

روپ عروب کو لے کر خان ہاؤس کے اندر

آگئی روپ نے عروب کو ہال میں رکھے

صوفے پر بیٹھایا اور خود ہینڈ بیگ اتار کر

پانی لینے کیچن میں چلی گئی

براق خانزادہ اور یوسف خان زادہ کا خان

ہاؤس چکر لگتا رہتا تھا وہ جب بھی آتے

خان ہاؤس کی صفائی کروا دیتے تھے۔۔

اس لیے روپ کو زیادہ پریشانی نہیں ہو

رہی تھی اس نے ہینڈ بیگ میں کھانے پینے

کا تھوڑا سا سامان رکھ لیا تھا

عروب گم سم صوفے پر بیٹھی تھی روپ

اس کے لیے بسکٹس اور سنیکس لے آئی۔۔

عروب میری جان۔۔ کچھ کھا لو۔۔

روپ نے عروب کے ساتھ بیٹھتے کہا

ماما۔۔آپ بابا سے خفا ہیں ؟؟

عروب نے دل میں آیا سوال کر ڈالا کیونکہ

وہ کل رات سے دیکھ رہی تھی روپ اس

کے ساتھ سوئی ہے اور اج تو وہ بنا کسی

کو بتائے عروب کو لے کر حویلی سے نکل آئی

ہاں۔۔روپ نے سچ کہنا ٹھیک سمجھا

کیوں ؟؟ عروب نے حیرت سے پوچھا

کیونکہ تمہارے بابا اسی لائق ہیں اب جب

میں دکھائی نہیں دوں گی نا تو خود ہی

لائن پر آجائیں گے۔۔

روپ نے غصے سے کہا

لیکن ماما۔۔ بابا کا آپ کے بغیر گزارا نہیں ہے

عروب کو دکھ ہوا تھا ی سن کر کہ اس کے

ماں باپ میں فاصلہ قائم ہوا ہے۔۔

پتا ہے مجھے۔۔ تم ان کی فکر مت کرو اور

کچھ کھالو۔۔

روپ نے عروب کی طرف بسکٹس بڑھائے تو

وہ تھوڑا تھوڑا کھانے لگی

اگر گزارا نہیں تھا تو مجھے کمرے سے کیوں

نکالا۔۔اب سر داد بن کر رہیں پورے کمرے میں۔۔

روپ نے غصے سے سوچا اور سنیکس کھانے

لگی۔۔

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ عبادت کو لے

کر حویلی پہنچے ان کے چہروں پر خوشی تھی

عبادت پریگننٹ تھی۔۔

یہ خبر سن کر حویلی میں جہاں تھوڑی دیر پہلے اداسی تھی اب خوشی کی لہر دوڑ گئی حویلی کے سب بڑے عبادت کی بلائیں لے رہے تھے۔۔

خود بہروز خانزادہ کے پیر زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔۔

بابا ماما کہاں ہیں؟؟ انہیں بھی تو بتانا ہے وہ اب دادا دادی بننے والے ہیں۔۔

بہروز خانزادہ نے روپ اور بالاج خانزادہ کے متعلق پوچھا تو سب کی مسکراہٹیں سمٹیں

مہر نے انہیں ساری بات بتا دی

بہروز خانزادہ کی بھی حالت بالاج خانزادہ مختلف نہیں تھی وہ بغیر کسی کی سنے

باہر کی طرف بھاگا

بہروز خان رکو۔۔ میری بات سنو۔۔

مصطفیٰ اس کے پیچھے بھاگا پر تب تک

وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

مصطفیٰ جلدی سے اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا

بہروز خانزادہ نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہ

دونوں بالاج خانزادہ اور محبوب خان زادہ

کے پیچھے روپ اور عروب کو ڈھونڈنے

نکل گئے

بالاج خانزادہ کی گاڑیاں خان ہاؤس کے باہر

رکیں بالاج خانزادہ جلدی سے باہر نکلا اور

گیٹ کی طرف بڑھا

پر گیٹ پر بڑا ساتالا اس کا منہ چڑھا تہا تھا

بالاج خانزادہ کا دماغ سُن ہو گیا

ایک یہی جگہ تھی جہاں اسے سو فیصد

امید تھی کہ روپ مل جائے گی

پر یہاں بھی تالا لگا ہوا تھا۔۔

لالہ۔۔ یہاں تو تالا لگا ہوا ہے۔۔ محبوب خان زادہ

نے پریشانی سے کہا

اگر روپ یہاں نہیں آئی تو کہاں چلی گئی

وہ تو کسی سے ملنے بھی نہیں جاتی تھی

میں کہاں ڈھونڈوں اسے۔۔

بالاج خانزادہ کے شانے ڈھلکے۔۔

لالہ ہمت رکھیں۔۔ خانی مل جائے گی۔۔۔

محبوب خان زادہ خود سوچ میں پر گیا

وہ دونوں کہاں جا سکتی ہیں۔۔

بہروز خانزادہ رش ڈرائیونگ کرتا خان ہاؤس

پہنچا اس نے راستے میں محبوب خان زادہ

سے فون کر کے پوچھ لیا تھا

بابا۔۔ ماما اور عروب مل گئیں؟؟

بہروز خانزادہ جلدی سے گاڑی سے اترا پر

ان کے مایوس چہرے دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا

گیٹ کی طرف دیکھا تو بڑا سا تالا لگا تھا

روپ نے اندر کمرے سے کھڑکی سے زرا سا

پردہ ہٹا کر دیکھا تو خان حویلی کی آدھی

فوج اسے لینے پہنچ گئی تھی

بہروز خان۔۔ اپنی ماں کو ڈھونڈو۔۔ ورنہ میرا

دل پھٹ جائے گا۔۔ میں برباد ہو جاؤں گا۔۔

بالاج خانزادہ کی آواز نم تھی بہروز خانزادہ سمیت مصطفیٰ اور محبوب خان زادہ نے اسے پہلی بار اس حالت میں دیکھا تھا ورنہ وہ بالاج خانزادہ کو غصہ کرتے اور گرجتے دیکھتے تھے۔۔

بابا۔۔آپ فکر نہیں کریں حوصلہ رکھیں ہم صبح تک ماما اور عروب کو ڈھونڈ لیں گے

بہروز خانزادہ سے اپنے بابا کی حالت دیکھی نہیں جارہی تھی

کہاں ڈھونڈوں میں تمہیں روپ۔۔

بالاج خانزادہ کی آنکھوں کی نمی اور آواز میں درد ان سے چھپا نہ رہ سکا

روپ کھڑکی میں کھڑی سب دیکھ رہی تھی

وہ جانتی تھی بالاج خانزادہ اسے سب سے
پہلے خان ہاؤس ہی ڈھونڈنے آئے گا
اس لیے عروب کے سوتے ہی اس نے باہر جا کر
گیٹ لاک کیا اور دوسرے خفیہ دروازے سے خان
ہاؤس کے اندر آگئی جو صرف وہ اور یوسف
خانزادہ ہی جانتے تھے۔۔

بابا چلیں۔۔

بہروز خانزادہ نے باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا
نہیں۔۔جب تک وہ دونوں مل نہیں جاتیں
میں حویلی نہیں جاؤں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے انگوٹھے سے نم آنکھوں کے
گوشے صاف کیے۔۔

لالہ۔۔میرے خیال سے بہروز خان ٹھیک

کہہ رہا ہے ہمیں گاؤں واپس جانا چاہیے۔۔

شاید کل تک خانی یا عروب خود ہی واپس آجائیں۔۔یا پھر ہمیں ان کا پتا چل جائے۔۔

محبوب خان زادہ کو بالاج خانزادہ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اس لیے اس نے حویلی واپس جانے پر زور دیا۔۔

بالاج خانزادہ کی حالت بکھری ہوئی لگ رہی تھی تھوڑی ہی دیر میں اس کا چہرہ اتر گیا تھا۔۔

بالاج خانزادہ نے ایک نظر خان ہاؤس کی طرف دیکھا تو روپ جلدی سے پیچھے ہو گئی

بالاج خانزادہ نے گہری سانس لی اور گاڑی کی طرف بڑھا۔۔

بالاج خانزادہ جھکے ہوئے شانوں کے ساتھ

خان حویلی پہنا۔۔ وہ بغیر کسی سے بات کیے

سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا

محبوب خان زادہ نے حویلی کے بڑوں کو

ساری بات بتادی تھی۔۔

بالاج خانزادہ کمرے میں آیا اس نے اپنی شال

اتار کر صوفے پر پھینکی اور سر پکڑ کر بیڈ

پر بیٹھ گیا

کہاں ہو تم روپ۔۔ اتنی بڑی سزا مت دو۔۔

میں کل غصے میں تھا تم تو میرا مزاج سمجھتی

ہو نا۔۔ پھر بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔

کہاں ڈھونڈوں میں تمہیں۔۔

بالاج خانزادہ کی کرسٹل گرے آنکھوں سے

آنسو نکل کر فرش پر گر رہے تھے

اٹھارہ قبیلوں کا سفاک سردار بالاج خانزادہ

اپنی بیوی کے چھوڑ جانے پر بچوں کی

طرح رو رہا تھا

وہ صرف اس کی بیوی نہیں اس کی محبت

اس کا عشق، اس کا جنون، اس کی ہمسفر

سکھ دکھ کی سانجھی، اس کا چین سکون

سب کچھ تھی

آج جب وہ اسے چھوڑ گئی تھی تو اسے

ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم سے

رفتہ رفتہ جان نکل رہی ہو۔۔

بالاج خانزادہ نے کل روپ کو غصے سے کمرے

سے نکال دیا تھا کہ کہیں وہ غصے میں روپ کو کچھ کہہ نہ دے۔۔

پر وہ نہیں جانتا تھا روپ حویلی ہی چھوڑ کر چلی جائے گی روپ اسے ہی چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔

بڑھتی رات میں بالاج خانزادہ کا درد بھی بڑھ رہا تھا اس نے آنسوؤں سے تر چہرہ پیچھے صوفے کی پشت پر گرایا

اسے یقین تھا وہ روپ کو ڈھونڈ لے گا پر ایک ڈر اسے ستا رہا تھا اور وہ ڈر تھا اگر روپ نہ ملی تو۔۔ اگر بالاج خانزادہ اسے ڈھونڈ نہ سکا تو۔۔ اگر روپ واپس نہ آئی تو۔۔

یہ سوچیں بالاج خانزادہ کی جان نکال رہی

تھیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ وقت

کو پیچھے گھما دے۔۔

اور روپ کو کمرے سے ہی جانے نہ دے۔۔

روپ پردہ ٹھیک کرتی بیڈ پر عروب کے ساتھ

لیٹ گئی تھی بالاج خانزادہ کی بکھری حالت

وہ بغور دیکھ چکی تھی

اس کا دل اب اداس ہو رہا تھا دل چاہ رہا

تھا وہ بھاگ کر حویلی واپس چلی جائے اور

بالاج خانزادہ کے سینے سے لگ جائے

پر اسے سزا بھی تو دینی تھی نا۔۔اس لیے روپ

نے اپنا من مارا اور آنکھیں موند لیں

بالاج خانزادہ کی کرسٹل گرے آنکھیں سرخی

مائل ہو گئی تھیں سینے میں درد اٹھنے لگا تھا

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور قمیض کے اوپری

دو بٹن کھولے۔۔

پر درد بڑھتا ہی جا رہا تھا

ہارب صبح ناشتہ کر کے ہوسپٹل جا چکا تھا

کل کی نسبت وہ آج ریلیکس ہو گیا تھا کیونکہ

اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ ایک دو دن میں

عروب کو اپنے پاس لے آئے گا

اور اگر بالاج خانزادہ نے اعتراض کیا تو اس

بار وہ کسی کی نہیں سنے گا اور اپنی عروب

کو اپنے ساتھ اپنے پاس لے آئے گا

روپ نے عروب کو ناشتہ کروا دیا تھا لیکن

اس کی طبیعت صبح سے ٹھیک نہیں تھے

اسے الٹیاں آرہی تھیں ایک دو بار وہ چکر

کھا کر گرنے والی تھی روپ نے اسے سنبھالا

عروب۔۔ہوسپٹل چلتے ہیں۔۔

روپ نے عروب کی کمزور سی حالت دیکھ

کر کہا۔۔

ہوسپٹل؟؟پر کیسے جائیں گے؟؟

عروب کو خود بھی محسوس ہو رہا تھا

اسے ہوسپٹل جانا چاہیے کیونکہ الٹیاں

کر کے اس میں ہمت ہی نہیں رہی تھی کافی

کمزوری محسوس ہو رہی تھی

تم چلو باہر سے کوئی کنوے مل جائے گی۔۔

روپ نے عروب کو کھڑا کیا اور اس پر

چادر اوڑھا کر خود بھی چادر اوڑھی

ہارب کی آج ایمرجنسی میں ڈیوٹی تھی

وہ آنے والے پیشنٹس کا چیک اپ کر رہا تھا

ہارب کے موبائل پر رنگ ہوئی تو وہ اپنی

جگہ دوسرے ڈاکٹر کو بٹھا کر سائیڈ پر

ہو کر فون سننے لگا

حشمت علی کا فون تھا ہارب کو اندر سگنلز

کی وجہ سے آواز نہیں آرہی تھی وہ فون

سنتا ہوسپٹل سے باہر آگیا

کچھ بھی بنا لیں داداسائیں۔۔مجھے کوئی

مسئلہ نہیں ہے۔۔

حشمت علی فون پر رات کے کھانے کا پوچھ

رہا تھا۔۔

روپ اور عروب ھارب کے پاس سے گزر رہی

تھیں ھارب کی ان کی طرف پشت تھی

ٹھیک ہے میں وقت پر آجاؤں گا۔۔

ھارب کی آواز پر عروب کے قدم رکے اس میں

اور ھارب میں پانچ قدموں کا فاصلہ تھا

جی۔۔میں نے لنچ کر لیا ہے میں ڈیوٹی پر

ہوں اگر آپ سے باتیں کرتا رہا تو یقیناً یہاں

سے فارغ ہو جاؤں گا۔۔

ھارب کی شرارتی آواز پر عروب نے دم سادھے

سر گھما کر دائیں جانب دیکھا یہ آواز یہ

لہجہ وہ لاکھوں میں پہچان سکتی تھی

عروب رک کیوں گئی۔۔چلو۔۔

روپ نے عروب کا بازو ہلا کر کہا تو عروب

نے کھوئی ہوئی کیفیت میں روپ سے اپنا

بازو چھڑایا ذورہارب کی طرف قدم بڑھائے

اس کی آنکھوں میں صرف آنسو نہیں امید

بھی تھی جس کی وہ دل میں دعا کر رہی

تھی یہ انسان اس کا ہارب ہی ہو۔۔

عروب کے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے روپ

نے حیرت سے عروب کی طرف دیکھا

اچھا اب میں فون بند کر رہا ہوں آپ بھی

ریلیکس کریں۔۔

ہارب کے الفاظ منہ میں تھے جب پیچھے سے

کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہارب

نے سر گھما کر دیکھا تو اپنی جگہ ساکت ہو گیا

عروب بھی ہارب کو اپنی آنکھوں کے سامنے

دیکھ کر اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی

جسے زندگی ڈھونڈ رہی ہے "

کیا یہ وہ مقام میرا ہے

یہاں چین سے بس رک جاؤں

کیوں دل یہ مجھے کہتا ہے

جذبات نئے سے ملے ہیں

جانے کیا اثر یہ ہوا ہے

اک آس ملی پھر مجھ کو

" جو قبول کسی نے کیا ہے

ہ۔۔۔ہارب۔۔

عروب کے لب پھڑ پھڑائے تو ہارب ہوش کی

دنیا میں واپس آیا وہ بے یقینی سے اپنے

سامنے کھڑی عروب کو دیکھ رہا تھا

عروب۔۔

ہارب کے ہونٹوں سے اپنا نام سن کر عروب

کی آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر بہے

کسی شاعر کی غزل جو دے روح کو سکون "

کے پل

کوئی مجھ کو یوں ملا ہے جیسے " بنجارے

" کو گھر

روپ پیچھے کھڑی اپنے سامنے ہارب کو

دیکھ کر حیرت اور خوشی میں مبتلا ہوئی

ہارب نے ایک سیکنڈ سے پہلے بنا ارد گرد کی

پرواہ کیے عروب کو خود میں بھینچ لیا

پاس سے گزرتے لوگوں نے مسکرا کر ہارب کی

طرف دیکھا کچھ لوگ تو کھڑے ہو گئے تھے

اور کچھ دیکھ کر گزر رہے تھے

وہ دونوں آس پاس سے بے خبر ایک دوسرے

کے گلے لگ کر آنسو بہا رہے تھے

ہارب۔۔آپ کہاں چلے گئے تھے ایک بار بھی

مڑ کر نہیں دیکھا

عروب نے ہچکیوں سے بمشکل کہا اس کی

آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا وہ

ہارب کے سہارے کھڑی تھی

عروب میں بہت پاگل تھا جو تم سے بے خبر

ہو گیا۔۔مجھے معاف

اس سے پہلے ہارب مزید کچھ بولتا یا سمجھتا

عروب کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا

اور وہ ہارب کی بانہوں میں جھول گئی

عروب۔۔ عروب کیا ہوا تمہیں آنکھیں کھولو۔

ہارب کا دل خوف سے دھڑکنے لگا اس نے

عروب کو سنبھالتے اس کا چہرہ تھپتھپایا

روپ بھی جلدی سے آگے بڑھی

عروب۔۔۔ آنکھیں کھولو بیٹا۔۔

روپ نے بیگ سے پانی کی بوتل نکالتے عروب

کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے

ہارب نے عروب کو بازوؤں میں اٹھایا اور

ہوسپٹل کے اندر بھاگا

روپ بھی عروب کے اور ہارب کے پیچھے بھاگی

ہارب کی چیخ و پکار سے پورا ہاسپٹل اکٹھا

ہو گیا تھا سبھی ڈاکٹرز ہارب کی طرف لپکے۔۔

عروب ہوش میں حواس سے بیگانہ پیشنٹ روم میں تھی ہارب بھی اندر ہی تھا روپ باہر بے چینی سے ٹہلتی عروب کے لیے دعائیں مانگ رہی تھی

تھوڑی دیر بعد ہارب باہر آیا ساتھ ایک ڈاکٹر بھی تھا روپ فورآ ان کی طرف لپکی۔۔

ہارب۔۔ کیسی ہے عروب؟؟

روپ نے بے چینی سے پوچھا

سردارنی جی۔۔ عروب اب ٹھیک ہے بی پی لو تھا اس کا۔۔ڈاکٹر نے ڈرپ لگادی ہے وہ ابھی غنودگی میں ہے آپ پریشان نہیں ہوں۔۔

ہارب نے نظریں جھکائے ادب سے کہا وہ روپ کو گاؤں کی سردارنی کی طرح عزت واحترام

دے رہا تھا

روپ نے مسکرا کر ہارب کی طرف دیکھا

وہ ہوسپٹل کے باہر عروب کے لیے ہارب

کا والہانہ پن دیکھ چکی تھی اس لیے

اس نے اب کوئی بھی سوال کرنا فضول

سمجھا تھا

ٹھیک ہے میں یہی باہر انتظار کرتی ہوں۔۔

روپ نے ہلکا سا مسکرا کر عروب کی طرف

سے پر سکون ہوتے جواب دیا

نہیں آپ اندر عروب کے پاس جاسکتی ہیں

میرے ڈیوٹی آورز ہیں میں تب تک فری ہو

کر آپ سے ملاقات کرتا ہوں۔۔

ہارب خود عروب کی وجہ سے ٹینشن فری

ہو گیا تھا کیونکہ اس کی طبیعت اب ٹھیک

تھی کچھ گھنٹوں تک اسے ہوش آجانا تھا

تب تک ہارب کی ڈیوٹی ختم ہو جانی تھی

ہارب کی بات پر روپ سر ہلا کر پیشنٹ روم

چلی گئی اور ہارب گہری سانس لیتا واپس

ایمر جنسی میں اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا

بالاج خانزادہ صبح ناشتے پر نیچے نہیں آیا

تھا بہروز خانزادہ اسے بلانے جانے ہی لگا تھا

جب وہ خود ہی نیچے آگیا

اسلام علیکم۔۔

بالاج خانزادہ نے سنجیدگی سے سب کو

سلام کیا اس کی آنکھوں کے ڈورے سرخ

ہو رہے تھے جس کا مطلب تھا وہ ساری رات سویا نہیں۔۔

وعلیکم السلام بابا۔۔آئیں ناشتہ کرلیں۔۔

بہروز خانزادہ کو اپنے بابا کا اداس چہرہ دیکھ کر دل کو کچھ ہوا تھا اس نے ہمیشہ بالاج خانزادہ کو دوسروں پر رعب ڈالتے اور گرجتے دیکھا تھا اور آج اسی انسان کی آنکھوں کی اداسی اور ڈھلے ہوئے شانے دیکھ کر بہروز خانزادہ کو دکھ ہوا تھا لیکن وہ جانتا تھا اس کی ماں جان بوجھ کر اپنے پیارے شوہر کو مزہ چکھانے کے لیے حویلی سے گئی ہے

خیر سمجھ تو بالاج خانزادہ بھی گیا تھا لیکن

پھر بھی روپ کے بغیر ایک ایک لمحہ اسے

خود پر بھاری لگ رہا تھا

نہیں مجھے روپ کو ڈھونڈنے نکلنا ہے تم

سب ناشتہ کرو۔۔

بالاج خانزادہ کہتے ہی وہاں سے جانے لگا

لالہ میری بات سنیں۔۔

یوسف خان زادہ کی آواز پر بالاج خانزادہ

نے رک کر پیچھے مڑ کر سوالیہ نظروں سے

یوسف خان زادہ کی طرف دیکھا

آپ کل خان ہاؤس گئے تھے؟؟

یوسف خان زادہ نے پر سوچ انداز سے پوچھا

ہمم۔۔ لیکن وہاں تالا لگا ہوا تھا روپ اور

عروب وہاں نہیں تھیں

بالاج خانزادہ نے اداسی سے جواب دیا

نہیں لالہ۔۔ مجھے لگتا ہے روپ خان ہاؤس

ہی ہے وہ بس کل رات آپ کو بے وقوف بنا

گئی ہے۔۔

یوسف خان زادہ نے سکون سے کہا تو بالاج

خانزادہ سمیت سب نے نا سمجھی سے

یوسف خان زادہ کی طرف دیکھا تگا

خان ہاؤس کا ایک سیکرٹ ڈور ہے جو صرف

میں اور روپ جانتے ہیں۔۔ بابا وہ ڈور بنوا کر

خود بھول بھال گئے لیکن میں اور روپ

کھیلتے ہوئے اس ڈور کا استعمال کرتے تھے

میرے خیال سے روپ نے کل۔رات اسی ڈور

سے خان ہاؤس داخل ہو کر آپ سب کو پاگل

بنایا ہے میرے کہنے سے آپ آج خان ہاؤس پھر سے جائیں میرا دعوہ ہے روپ اور عروب وہیں ہوں گی۔۔

یوسف خان زادہ کے اتنے پُر اعتماد لہجے پر

بالاج خانزادہ کا ماتھا ٹھنکا

اس کے دماغ میں کل رات کے مناظر گھومنے لگے خان ہاؤس سے واپسی پر جب بالاج خانزادہ نے سر اٹھا کر آخری بار خان ہاؤس پر نظر ڈالی تھی تو اندر سے پردہ ہلا تھا اس وقت بالاج خانزادہ نے نوٹس نہیں کیا لیکن اب اس کے دماغ میں یہ بات اچانک سے آئی تھی

شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو یوسف خان۔۔

روپ اور عروب خان ہاؤس ہی ہیں۔۔ بالاج

خانزادہ کہتے ہی تیزی سے مڑا اور باہر کی

طرف لپکا

بابا رکیں ہم بھی آتے ہیں۔۔بہروز خانزادہ نے

پیچھے سے ہانک لگائی پھر وہ اور مصطفیٰ

بھی بالاج خانزادہ کے پیچھے گارڈز سمیت

خان ہاؤس کے لیے نکل پڑے تھے

عروب کو آہستہ آہستہ ہوش آرہا تھا اس نے

مندی مندی آنکھیں کھول کر دیکھا تو

روپ اس کے پاس کھڑی اسے دیکھ کر

مسکرا رہی تھی

عروب کا دماغ آہستہ سے بیدار ہوا وہ ہارب

سے ملی تھی اس کے گلے لگی تھی تو کیا

وہ خواب تھا

نہیں وہ خواب نہیں تھا اس نے ہارب کا لمس

محسوس کیا تھا عروب کے دل نے فوراً نفی کی

ہ۔۔۔ہارب۔۔

ماما۔۔ہارب کہاں چلا گیا؟؟ وہ مجھے پھر

سے چھوڑ کر چلا گیا؟؟

عروب آہستہ سے اٹھنے لگی آنکھوں سے آنسو

روانی سے نکلے تھے دل میں خوف بیٹھ گیا

تھا کہ ہارب اسے واقعی پھر سے چھوڑ کر

تو نہیں چلا گیا

اسلام علیکم۔۔

ابھی روپ اسے تسلی دیتی پیشنٹ روم میں

ہارب کی بھاری آواز گونجی ان دونوں نے

ایک ساتھ سر گھما کر دروازے کی طرف

دیکھا تھا جہاں ہارب کھڑا آنکھوں میں محبت

سموئے عروب کی طرف دیکھ رہا تھا

وعلیکم السلام۔۔۔آؤ ہارب۔۔

روپ بھرپور انداز سے مسکرائی جبکہ ہارب

کو اپنے سامنے دیکھ عروب کے جلتے دل پر

ٹھنڈی پھوار پڑی تھی

روپ کی اجازت پر ہارب قدم قدم چلتا عروب

کے قریب آیا اور اس کی ڈرپ چیک کرنے لگا

اس دوران عروب کی نگاہوں کی بے اختیاری

ہارب نے خود پر صاف محسوس کی تھی

ہارب نے ڈرپ اتاری پھر عروب کا بی پی چیک

کرنے لگا اپنے ہاتھ اور بازوؤں پر ہارب کے

ہاتھوں کا لمس عروب کا دل بری طرح دھڑکا گیا تھا۔۔

ہمم۔۔۔بی پی ابھی بھی تھوڑا سا لو ہے۔۔

ہارب نے روپ کی طرف دیکھتے اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کہا عروب کی نظریں ہارب کے چہرے کا طواف کرتے تھک نہیں رہی تھیں

اچھا۔۔اس نے صبح ٹھیک سے کچھ کھایا بھی تو نہیں تھا اور پھر اتنی الٹیاں بھی کیں۔۔۔

میں ایک کام کرتی اس کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔

روپ نے ہارب کی طرف دیکھتے کہا

نہیں۔۔آپ رکیں میں لے آتا ہوں ویسے بھی کھانا کھا کر عروب کو میڈیسن لینی ہے۔۔

ہارب کو اچھا نہیں لگا وہ رکے اور سردارنی
جی کھانا لینے جائے۔۔

نہیں ہارب۔۔ تم عروب کے پاس رکو۔۔ تم
دونوں کو ایک دوسرے کو وقت دینا چاہیے
میں تھوڑی دیر میں کھانا لے کر آتی ہوں۔۔

روپ نے ہارب کے بازو پر ہاتھ رکھتے مسکرا
کر کہا تو ہارب جز بز سا ہو کر مسکرانے لگا
وہ خود عروب کے ساتھ تنہائی چاہتا تھا اور
روپ ان دونوں کی آنکھیں پڑھتی وہاں موجود
جس چکی تھی

ہارب نے آہستہ سے آنکھیں اٹھا کر عروب کی
طرف دیکھا تو عروب بے قرار سی اسی
کی طرف دیکھ رہی تھی

ہارب آہستہ سے عروب کے پاس ہی بیڈ پر

بیٹھ گیا۔۔

اپنا خیال کیوں نہیں رکھا تم نے؟؟ ہارب نے

عروب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تو عروب

کے پورے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی

ایک مہینے بعد اس ستمگر کا لمس نصیب

ہوا تھا۔۔

ہارب کی نظریں عروب کے ہاتھ پر ٹک گئیں

کتنے خوبصورت ہاتھ تھے اس کے۔۔ گورے

نرم ملائم۔۔ مخروطی انگلیاں۔۔

ہارب نے آج اس کے ہاتھوں کو غور سے دیکھا

تھا بے اختیاری میں وہ عروب کا ہاتھ

ہونٹوں سے لگا گیا۔۔

عروب کی برداشت یہی تک تھی وہ زرا سا

آگے کھسکی اور ہارب کے گلے لگ گئی

ہارب دل ہی دل میں عروب کی اس حرکت کو

فدا ہوتا اس کی کمر پر گرفت مضبوط کر گیا

ہارب۔۔۔مجھے معاف کردو۔۔پلیز۔۔

عروب کی آواز نم تھی ہارب نے اس کے کندھے

پر ہونٹ رکھے

نہیں۔۔میں تمہیں معاف نہیں کروں گا کیونکہ

تم اپنا اور میرے بچے کا خیال نہیں رکھتی۔۔

ہارب کے ہونٹ عروب کے کندھے سے ہوتے

اس کی گردن پر لمس چھوڑنے لگے۔۔

ن۔۔نہیں میں رکھتی ہوں خیال۔۔

عروب کا لہجہ لڑکھڑایا تھا ہارب نے اسے

غصے سے دیکھا

میں۔۔رکھتی ہوں خیال۔۔۔۔بس بھوک۔۔

نہیں لگتی۔۔

عروب جلدی سے ہارب سے الگ ہوتی معصومیت

سے اپنی صفائی پیش کرنے لگی

میری جان۔۔ تمہاری بھوک کی ایسی کی تیسی۔۔

اب تمہیں بھوک بھی لگے گی اور تم اپنا

خیال بھی رکھو گی۔۔

ہارب نے عروب کے بال کان کے پیچھے اڑستے

محبت سے حکم صادر کیا

آپ کو کیسے پتا چلا میں پریگننٹ ہوں۔۔

عروب نے دماغ میں آیا سوال کیا۔۔

تم ایک ڈاکٹر سے یہ سوال کر رہی ہو۔۔

ہارب نے مسکرا کر کہا تو عروب کی آنکھیں

حیرت سے بڑی ہوئیں

آ آ آپ ۔۔ڈاکٹر بن گئے ؟؟

عروب نے جھکتے ہوئے پوچھا

نہیں ۔۔ لیکن بہت جلد بن جاؤں گا ۔۔

ہارب نے عروب کو پیچھے گردن سے پکڑا اور

اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ گیا

یہ سب اس قدر اچانک ہوا کہ عروب بوکھلا

گئی ہارب کا ایک ہاتھ عروب کی کمر پر تھا

وہ عروب کی زبان اپنے ہونٹوں سے کھینچتے

اسے دباتے عروب کی جان نکال گیا

ہارب کے لمس پر عروب کے رگ و پے میں

سکون سرایت کرتا گیا اس نے ہارب کی شرٹ

مٹھیوں میں پکڑی اور آنکھیں بند کر کے

وہی عمل ہارب کے ساتھ دہرانے لگی

جب دونوں کی سانسیں پھولنے لگیں تو ہارب

آہستہ سے پیچھے ہوتے عروب کے ماتھے

پر ماتھا ٹکا کر سانسیں ہموار کرنے لگا۔۔

عروب کی سانسوں کی خوشبو ہارب کو

مدہوش کر رہی تھی

وہ عروب کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر

اس کی گردن اپنے ہونٹوں سے سرخ کرنے لگا

عروب کا ایک ہاتھ ہارب کے کندھے پر اس

کی شرٹ دبوچے تھا جبکہ دوسرے ہاتھ

سے اس نے ہارب کے پیچھے سے بال مٹھی

میں جکڑے تھے

وہ آہستہ آہستہ عروب کی دھڑکنوں پر حاوی

ہوا۔۔

ہ۔۔ہارب۔۔ک۔۔کوئی اجائے گا۔۔

عروب نے آنکھیں جھپکا کر گہری سانسیں

لیتے کہا۔۔

جانتا ہوں اس لیے تمہیں جلدی بخش دیا

ہے ابھی تو پریگننسی کی مبارک باد اپنے

طریقے سے دینی ہے تمہیں۔۔

تم مجھے باپ بنا رہی ہو تمہارا شکریہ ادا

کرنا تو بنتا ہے نا۔۔

ہارب نے جھک کر عروب کی گردن پر نرمی

سے ہونٹ رکھے تو اس کی بات پر عروب

کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی

ک۔۔کیسے شکریہ ادا۔۔کریں گے؟؟

عروب سمجھ گئی تھی یا جان بوجھ کر

ہارب کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔۔

میری بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی

اس لیے کر کے دکھاؤں گا تو اچھے سے سمجھ

جاؤ گی۔۔

ہاتب نے عروب کے گال پر زور سے بائٹ کی

آاااہ۔۔۔

عروب نے ہلکی سی سسکی لی۔۔

ہارب نے غور سے عروب کی طرف دیکھا اس

کی آنکھوں کے نیچے حلقے اس کا پیلا رنگ

پہلے سے کمزور جسم۔۔

ہارب کا دل دکھا تھا اس نے دل میں تہیہ

کر لیا تھا وہ اب ایک سیکنڈ کے لیے بھی

اپنی عروب اور بچے کو خود سے دور

نہیں کرے گا۔۔

تبھی روپ کھانا لے کر آگئی ہارب آہستہ

سے عروب کے پاس سے اٹھ گیا۔۔

روپ عروب کو کھانا کھلانے لگی ہارب پاس

رکھی چیئر پر بیٹھ گیا

آپ دونوں اکیلی لاہور آئی ہیں؟؟ میرا مطلب

سردار سائیں یا بہروز سائیں ساتھ نہیں آئے؟

ہارب کے دل میں کب سے یہ سوال مچل رہا

تھا بالآخر اس نے ہمت کرتے پوچھ لیا

ہارب کے سوال پر عروب اور روپ نے ایک

دوسرے کی طرف دیکھا

نہیں۔۔ ہم اکیلی آئی ہیں۔۔ روپ نے عروب

کے منہ میں نوالہ ڈالتے سنجیدگی سے کہا تو

ہارب نے عروب کی طرف دیکھا

جو نظریں جھکائے کھانا کھا رہی تھی۔۔

خیریت؟؟؟ سب ٹھیک ہے نا؟؟

ہارب کو روپ کا چہرہ اداس لگا

ہم۔۔ تم فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہے۔۔

روپ نے مسکرا کر ہارب کو تسلی دی تو وہ

بھی ہلکا سا مسکرا دیا

تھوڑی دیر میں عروب ڈسچارج ہو جائے گی

آپ دونوں میرے ساتھ گھر چلیں۔۔

ہارب نے پاکٹ سے موبائل نکالتے کہا ارادہ

گھر فون کر کے حشمت علی کو بتانے کا تھا

ارے نہیں ہارب۔۔ میں گھر جاؤں گی تم

عروب کو لے گھر چلے جانا۔۔

روپ نے سہولت سے منع کیا۔۔

لیکن آپ اکیلی گاؤں کیسے جائیں گی؟؟

ہارب کو کچھ حیرت بھی ہوئی تھی وہ

حشمت علی کے منہ سے سردار اور سردارنی

کی محبت بھری داستان سن چکا تھا اسے

عجیب لگا تھا بالاج خانزادہ کا روپ کو

اکیلے لاہور بھیجنا۔۔

نہیں یہاں ہمارا گھر ہے میں وہیں رہوں گی۔۔

روپ کے جواب پر ہارب نے ناسمجھی سے

عروب کی طرف دیکھا تھا کچھ تو تھا جو

وہ دونوں چھپا رہی تھیں

نہیں ماما۔۔ بابا نے ابھی تک مجھے معاف نہیں کیا جب تک وہ مجھے معاف نہیں کریں گے اور خوشی سے مجھے ہارب کے ساتھ رخصت نہیں کریں گے میں ہارب کے ساتھ اس کے گھر نہیں جاؤں گی۔۔

عروب کی آواز میں ملال تھا اسے یہ سوچ کر ہول اٹھتے تھے کہ اس کا بابا اس سے خفا ہے

عروب کی بات ہارب کو کسی حد تک ٹھیک لگی

میرے خیال سے عروب ٹھیک کہہ رہی ہے سردار سائیں کی اجازت کے بغیر میں عروب کو گھر نہیں لے جا سکتا۔۔

لیکن میری آپ سے ایک درخواست ہے پلیز مجھے عروب کو گھر لے جانے دیجئے گا مجھے

سردار سائیں سے اجازت لے دیں۔۔

ہارب نے منت بھرے انداز میں کہا تو روپ مسکرا دی

ٹھیک ہے مل جائے گی اجازت۔۔ روپ نے دونوں کی طرف دیکھتے مسکرا کر کہا تو وہ دونوں بھی مسکرانے لگے

میں ڈسچارج پیپرز ریڈی کرواتا ہوں تب تک آپ عروب کو کھانا کھلا دیں۔۔

ہارب کہتے ہی پیشنٹ روم سے باہر چلا گیا

ماما۔۔ آپ بابا سے خفا کیوں ہیں؟؟ بابا آپ کے بغیر ایک پل نہیں رہتے۔۔ کیوں انہیں اکیلا چھوڑ کر آ گئیں۔۔

عروب نے کل رات والا سوال پھر سے دہرایا

وہ کل رات بھی سوچتی رہی تھی کہ پتا نہیں

کیوں روپ حویلی سے لاہور آگئی وہ بھی

بنا کسی کو بتائے۔۔

تمہارے بابا میں بہت اکڑ آگئی ہے میری

انہیں کیا ضرورت۔۔رہیں اپنے غصے اور

اپنی اکڑ کے ساتھ اپنے کمرے میں۔۔

روپ کی آواز بھیگی تھی سچ تو یہ تھا

اسے اب بالاج خانزادہ کی بہت یاد آرہی

تھی وہ اسے مِس کر رہی تھی۔

شادی کے بعد وہ دونوں ایک رات کے لیے

بھی ایک دوسرے سے دور نہیں ہوئے تھے

ایسا پہلی بار ہوا تھا جب ان دونوں کی ایک

رات کی جدائی کاٹی تھی

بابا کی یاد آرہی ہے ؟؟ عروب نے روپ کی تھوڑی پکڑ کر اپنی طرف چہرہ کرتے مسکرا کر پوچھا

ہاں۔۔روپ نے نم آنکھوں سے گہرا سانس لیتے سچ بولا۔۔

تو چلیں نا پھر ۔۔۔حویلی چلتے ہیں۔۔اب تو ہارب کا بھی پتا چل گیا۔۔

بابا کو اچھا لگے گا۔۔عروب نے پُر جوش انداز میں کہا تو روپ نے اسے گھور کر دیکھا

نہیں۔۔تمہارے بابا مجھے خود لینے آئیں گے سمجھی تم۔۔

روپ نے انگلی اٹھا کر تحمکانہ انداز میں کہا تو عروب کا جوش ماند پڑ گیا

عروب نے دل میں دعا کی کہ اس کے بابا

انہیں جلدی لینے آجائیں۔۔

روپ نے پیار سے عروب کی طرف دیکھا آج

کتنے دنوں بعد عروب مسکرا رہی تھی اس

کی آنکھوں میں چمک تھی ہار کے مل

جانے کی خوشی تھی۔۔

روپ نے دل میں عروب کی خوشیوں کے

لیے ڈھیروں دعائیں کیں۔۔

بالاج خانزادہ رش ڈرائیونگ کرتا لاہور پہنچا

اس کی گاڑی خان ہاؤس کے باہر رکی وہ

تیزی سے باہر نکلا اور گیٹ کی طرف بڑھا

آج بھی گیٹ پر بڑا سا تالا لگا تھا

روپ۔۔۔

بالاج خانزادہ کی دھاڑ اندر بیٹھی روپ کی
سماعتوں سے ٹکرائی
وہ تینوں ابھی ہوسپٹل سے لوٹے تھے روپ
انہیں سیکرٹ ڈور سے اندر لے آئی تھی
عروب اور ہارب نے روپ کی اس حرکت پر
حیرت سے روپ کی طرف دیکھا
پر اس نے کہا کہ وہ سردارنی ہے جو مرضی
کرے بہتر ہو گا اس سے سوال نہ ہی کیا جائے۔۔
روپ کے رعب پر جہاں ہارب خاموش ہوا
تگا عروب کو ہلکا سا غصہ آیا تھا
ایسے تو بابا ہمیں ڈھونڈنے سے رہے۔۔ وہ بس
سوچ کر رہ گئی پر بولی نہیں۔۔

لیکن اب باہر سے بالاج خانزادہ کی چنگاڑتی

آواز پر وہ خوشی سے اچھلی تھی

ماما۔۔ بابا آ گئے۔۔

عروب خوشی سے کہتے دروازے کی طرف

لپکی اور روپ جو سوچ رہی تھی بالاج خانزادہ

واپس کیسے آگیا عروب کے پیچھے لپکی

عروب رکو۔۔ یہ میرا اور تمہارے بابا کا

معاملہ ہے بہتر ہو گا تم چپ کر کے بیٹھو۔۔

روپ نے عروب کو آرام سے صوفے پر بیٹھاتے

کہا تو ہارب نے اپنی ہنسی دبائی

آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟؟ عروب نے بچوں

کی طرح منہ بناتے اپنی انسلٹ محسوس

کرتے نروٹھے پن سے پوچھا

بس ایسے ہی۔۔ہارب نے روپ کا دھیان دوسری

طرف دیکھتے عروب کا پیار سے گال کھینچا

تو عروب سرخ پڑ گئی

روپ۔۔میں جانتا ہوں تم اندر ہو۔۔بہتر ہو گا

تم خود باہر آؤ ورنہ میرا اندر آنے کا طریقہ

تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔

بالاج خانزادہ کی چنگاڑتی آواز پر روپ ہلکا

سا مسکرائی اس کی آواز میں محبت،تڑپ،

بے چینی وہ محسوس کر چکی تھی۔۔

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ بھی گارڈز کے

ساتھ خان ہاؤس پہنچ گئے تھے

بابا۔۔ماما کہاں ہیں؟؟

بہروز خانزادہ نے ادھر ادھر دیکھتے معصوم

سی آواز میں پوچھا

میری جیب میں ہے تمہاری ماں۔۔

ایک تو پہلے ہی وہ روپ کے باہر نہ آنے پر

کلس رہا تھا اوپر سے بہروز خانزادہ کا

سوال اسے مزید تپا گیا

مصطفٰی نے ہونٹوں پر ہاتھ کا مکہ بنا کر

اپنی ہنسی کنٹرول کی بہروز خانزادہ نے

اسے گھور کر دیکھا

میں آخری بار کہہ رہا ہوں روپ باہر آجاؤ

ورنہ مصطفٰی کی جگہ اب میں لندن چلا

جاؤں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے عاشقانہ انداز میں دھمکی

دی تو بہروز خانزادہ کے ساتھ ساتھ مصطفٰی

بھی بالاج خانزادہ کے اس روپ پر بے ہوش

ہونے والے ہو گئے۔۔

جبکہ اندر بیٹھی روپ بالاج خانزادہ کی

دھمکی پر ایک دم بوکھلا گئی۔۔

ماما۔۔ باہر آجائیں پلیز۔۔آپ کے لیے ایک

گڈ نیوز بھی ہے میں بابا بننے والا ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے خاصی اونچی آواز میں

اعلان کیا تو روپ کے ساتھ عروب بھی خوشی

سے چہک اٹھی

کیا۔۔ میرا بہروز بابا بننے والا ہے۔۔۔

روپ کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو نکل

پڑے وہ تیزی سے اٹھی اور باہر کی طرف بھاگی

آپ کو یوسف ماموں سے اس سیکرٹ ڈور

کا پوچھنا چاہیے تھا۔۔

بہروز خانزادہ نے بالاج خانزادہ کو مت دینی

چاہی تو وہ ہتھے سے اکھڑ گیا

تو تم دونوں کی عقل گھاس چرنے گئی تھی

میرے پیچھے بھاگے بھاگے آ گئے یوسف خان

سے پوچھ کر آتے۔۔

بالاج خانزادہ الٹا ان دونوں پر چڑھ دوڑا۔۔

ابھی بہروز خانزادہ کچھ کہتا روپ بھاگتی

ہوئی گیٹ کی طرف آئی۔۔

بہروز۔۔

روپ کی خوشی سے نم آواز ان کے کانوں سے

ٹکرائی تو بالاج خانزادہ نے بے اختیار مڑ

کر روپ کی طرف دیکھا

روپ گیٹ کھول کر جلدی سے باہر آئی اور بالاج خانزادہ کو نظرانداز کرتی اس کی سائیڈ سے گزر کر بہروز خانزادہ کے گلے لگ گئی۔۔

بہروز میرا بچہ۔۔۔ بابا بننے والا ہے بہت مبارک ہو میرے بیٹے کو۔۔

روپ کی آواز میں ممتا اور خوشی کے ساتھ نمی بھی گھلی تھی یہ خوشی کے آنسو تھے

بالاج خانزادہ تو خود کو اگنور کیے جانے پر صدمے سے کھڑا رہ گیا

پندرہ منٹ سے وہ گلا پھاڑ رہا تھا اور بہروز خانزادہ کی بات پر روپ بھاگی چلی آئی

خیر مبارک۔۔ آپ کو بھی بہت مبارک ہو

خیر سے آپ دادی بننے والی ہیں پر لگتی آپ

عبادت کی بڑی بہن ہیں۔۔

بہروز خانزادہ نے مبارکباد وصول کرتے آخر

میں شرارت سے کہا تو روپ نے مسکرا کر

اس کے بازو پر چپت لگائی

لالہ۔۔ عروب بھی باہر آئی اور جیسے روپ

نے بالاج خانزادہ کو نظر انداز کیا بالکل ویسے

ہی وہ بھی بالاج خانزادہ کی سائیڈ سے گزر

کر بہروز خانزادہ کے۔ سینے لگ گئی۔۔

بالاج خانزادہ تو بے وقوفوں کی طرح ان کی

شکلیں دیکھ رہا تھا

اسلام علیکم سردار سائیں۔۔

ابھی بہروز خانزادہ عروب سے کچھ کہتا

ہارب نے پیچھے سے آ کر بالاج خانزادہ کو

سلام کیا

بالاج خانزادہ نے چونک کر پیچھے مڑتے ہارب

کو دیکھا تو اسے حیرت کے ساتھ خوشی

بھی ہوئی

روپ اور عروب نے غور سے بالاج خانزادہ

کے۔ چہرے کے تاثرات جانچے

وعلیکم السلام۔۔ کہاں تھے تم ہارب؟؟ میں

نے تمہیں یہ سزا نہیں دی تھی کہ اپنی

بیوی اور بچے سے بے خبر ہی ہو جانا۔۔

بالاج خانزادہ نے سلام کا جواب دیتے ہارب

کر زرا غصے سے کہا تھا

گستاخی معاف سردار سائیں۔۔ میں زرا

مصروف ہو گیا تھا اس لیے رابطہ نہیں کر سکا

ہارب نے سر جھکا کر جھوٹ بولا تو بالاج

خانزادہ نے اسے کے جھکے سر پر اسے گھور

کر دیکھا

وہ جانتا تھا ہارب جھوٹ بول رہا ہے لیکن

فلحال اس کا پتا چل گیا تھا بالاج خانزادہ

کے لیے یہی کافی تھا

ویسے ایک بات بتاؤ۔۔ میں تمہیں دکھ رہا

ہوں۔۔ میرا مطلب ہے میں تمہیں یہاں کھڑا

نظر آرہا ہوں نا۔۔۔

بالاج خانزادہ نے مصنوعی حیرت سے پوچھا

کیونکہ روپ اور عروب اسے اگنور کر کے

گزری تھیں اور ہارب نے سب سے پہلے اسے

ہی مخاطب کیا تھا

بالاج خانزادہ کے سوال پر جہاں ہارب نے

نا سمجھی سے بالاج خانزادہ کی طرف دیکھا

وہیں ان سب نے اپنی مسکراہٹیں ضبط کی تھیں

جی۔۔آپ دکھ رہے ہیں۔۔

ہارب نے معصومیت سے کہا

چلو شکر ہے میں دکھ رہا ہوں ورنہ مجھے

تو لگا تھا میں مسٹر انڈیا کی طرح غائب

ہو گیا ہوں۔۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کی طرف شکوکناں

نظروں سے دیکھا تو روپ نے منہ بنا کر

نظریں پھیر لیں۔۔

بالاج خانزادہ کو اپنی روٹھی سردارنی پر

ٹوٹ کر پیار آیا

ماما۔۔حویلی چلیں پلیز۔۔ورنہ بابا آپ کی جدائی میں پاگل + مجنوں ہو جائیں گے بہروز خانزادہ نے روپ کا ہاتھ پکڑ کر رونی صورت بنا کر کہا تو بالاج خانزادہ روپ کے جواب کا بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔۔

نہیں۔۔میں کہیں نہیں جاؤں گی اور تم میں سے کوئی بھی میرے ساتھ نہ تو زبردستی کرے گا نہ ہی وجہ پوچھے گا۔۔

روپ نے انگلی اٹھا کر سب کو وارن کیا تو بالاج خانزادہ نے گہرا سانس لیتے خود کو روپ کو منانے کے لیے تیار کیا

لیکن بڑی ماں۔۔آپ حویلی نہیں جائیں گی

تو یہاں اکیلی کیسے رہیں گی۔۔

مصطفیٰ جو کب سے خاموش کھڑا تھا

بالآخر بول پڑا

میں سردارنی ہوں۔۔کسی کے باپ سے بھی

نہیں ڈرتی۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کو اوپر سے لے کر نیچے

تک تیکھی نظروں سے دیکھا

میرے باپ سے بھی نہیں؟؟

بہروز خانزادہ نے ہلکی سی آواز میں منمنا

کر کہا تو مصطفیٰ نے اسے کہنی مار کر چپ

رہنے کا اشارہ کیا

ہارب تم اپنے سردار سائیں سے عروب کو لے

جانے کی اجازت لے لو۔۔اور اگر تمہارے سردار سائیں نہیں مانیں گے تو میری طرف سے تمہیں اجازت ہے عروب کو لے جانے کی۔۔

اور عروب تم۔۔

روپ ہارب سے مخاطب ہو کر عروب کی طرف متوجہ ہوئی

تم بھی اپنے بابا سے معافی مانگ لو اگر معاف کرتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو یہ واپس جا سکتے ہیں۔۔ویسے بھی ہم دونوں حویلی چھوڑ چکی ہیں۔۔

عروب کہہ تو ہارب اور عروب سے رہی تھی پر جتا بالاج خانزادہ کو رہی تھی۔۔

بابا۔۔مجھے معاف کر دیں میں آپ کی نافرنان

بیٹی ہوں۔۔پلیز ایک بار مجھے معاف کر دیں

عروب بالاج خانزادہ کی طرف بڑھتے اس

کے پیروں میں بیٹھنے لگی تو بالاج خانزادہ

نے اسے فوراً تھام کر اپنے سینے سے لگالیا

میں تم سے خفا ضرور ہوا تھا عروب۔۔پر

اتنا نہیں کہ تمہیں کبھی معاف ہی نہ کروں۔۔

بالاج خانزادہ کی آواز بھیگی تھی کرسٹل

گرے آنکھوں میں بھی شبنم اتری تھی

تم ہارب کے ساتھ جاؤ گی پر ایسے نہیں۔۔

میں تمہیں پورے رواجوں کے ساتھ رخصت

کروں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے عروب کے ماتھے پر بوسہ

دیتے کہا تو ہارب نے بھی دل ہی دل میں

اللہ کا شکر ادا کیا

روپ نے گہرا سانس لیا اور خاموشی سے

خان ہاؤس کے اندر چلی گئی بالاج خانزادہ

نے التجائیہ نظروں سے عروب کی طرف دیکھا

ماما آپ کو بہت مس کر رہی تھیں آپ انہیں

منا لو وہ مان جائیں گی۔۔

عروب نے مسکرا کر حل پیش کیا تو وہ سب

خان ہاؤس کے گیٹ کی طرف بڑھے

بالاج خانزادہ اپنے دماغ میں لفظوں کو ترتیب

دینے لگا کہ وہ کیسے روپ کو منائے گا

آؤ بچو۔۔ میں تم سب کے لیے چائے اور سنیکس

بناتی ہوں۔۔

روپ نے سب کو اندر آتے دیکھ پیار سے کہا بالاج

خانزادہ پر اس کی نظر اینڈ پر پڑی تو وہ فوراً
نظریں پھیر گئی

ہمم۔۔ بابا نے ناشتہ بھی نہیں کرنے دیا اور لاہور

لے آئے۔۔ بہروز خانزادہ نے روپ کو پیچھے سے

پیار سے ہگ کرتے کہا
میں نے کسی کو دعوت نہیں دی تھی۔۔۔ بالاج

خانزادہ نے سکون سے کہا اور صوفے پر ٹانگ

پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا

اب اس عمر میں ہم آپ کو اکیلا چھوڑ دیتے

پیچھے آنا تو بنتا تھا نا۔۔ ہے نا مام۔۔

بہروز خانزادہ نے عقل مندی کا مظاہرہ کرتے

روپ کو بیچ میں گھسیٹا۔۔۔

روپ نے کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔

اس عمر میں مطلب؟؟ بالاج خانزادہ نے ابرو

اچکا کر پوچھا

مطلب اب آپ دادا بننے والے ہیں تو پلیز خور

میں بڑے بوڑھوں والوں فیلنگز لایا کریں۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر بالاج خانزادہ نے

اسے غصے سے گھورا

اپنے مشورے اپنے پاس رکھو۔۔ابھی لاہور

کی سڑکوں پر نکلوں تو کوئی مجھے تمہارا

باپ نہیں کہے گا۔۔

لڑکیوں کی لائن لگ جائے گی۔۔یوں۔۔۔چٹکیوں میں۔۔۔

بالاج خانزادہ نے باقاعدہ چٹکی بجائی تو

روپ نے سینے پر ہاتھ باندھتے دونوں آبرو

آچکا کر طنزیہ انداز میں بالاج خانزادہ کی

طرف دیکھا۔۔

ہارب ان باپ بیٹے کی باتوں پر خوب انجوائے

کر رہا تھا اس نے پہلی بار بالاج خانزادہ کو

اتنے نرم لہجے میں دیکھا تھا

مصطفیٰ اور عروب چپ چاپ ان کی طرف

دیکھ رہے تھے روپ آنکھوں ہی آنکھوں میں

بالاج خانزادہ کو غصہ دکھا رہی تھی

نہیں بابا۔۔وہ لڑکیاں نہیں لڑکیوں کی دادیاں

ہوں گی۔۔اب آپ خود بھی تو دادا بننے والے ہیں۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر سب کے قہقہے

چھوٹ گئے روپ بھی مسکراتی کیچن میں

چلی گئی۔۔

بالاج خانزادہ نے بہروز خانزادہ کی طرف دیکھتے غصے سے دانت کچکچائے۔۔ تو وہ جلدی سے روپ کے پیچھے کیچن میں بھاگ گیا

اف اللہ ماما۔۔ آپ کے شوہر بہت بڑے جل ککڑ جلاد ہیں۔۔ مجال ہو جو کبھی میری کسی+ سچی بات پر مجھے اپریشیٹ کیا ہو۔۔

بہروز خانزادہ نے معصومیت سے روپ کے کندھے پر سر رکھتے کہا

اووو۔۔ میرا بچہ۔۔ میں اپریشیٹ کر دیتی ہوں تم نے باہر جو بھی کہا بالکل سچ کہا۔۔

روپ نے بہروز خانزادہ کا شانہ تھپتھپایا تو اس نے گردن اکڑا لی۔۔

تھینک یو۔۔سچ بولنے کی طاقت بھی کسی کسی میں ہوتی ہے۔۔بہروز خانزادہ نے خود ہی اپنی شان میں تعریف کی تو روپ مسکرا دی۔۔

ان دونوں نے چائے کے ساتھ سنیکس بنائے پھر باہر سب کو سرو کیا۔۔

روپ اپنی چائے لے کر سب سے سائیڈ پر ہو کر بیٹھ گئی جس کا مطلب تھا وہ بالاج خانزادہ کی وجہ سے سائیڈ پر ہو کر بیٹھی ہے۔

بالاج خانزادہ نے چائے کی چسکی لیتے روپ کو خمار بھری نظروں سے دیکھا روپ خود پر بالاج خانزادہ کی آنکھوں کی تپش محسوس کرتے ہڑبڑا کر فورآ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی

بالاج خانزادہ نے اس کی حرکت پر مسکرا کر

محبت پاش نظروں سے روپ کا خوبصورت

سراپا دیکھا

چلو شکر ہے بابا نے ناشتہ تو کیا ورنہ صبح سے

بھوکے تھے ماما کی جدائی میں۔۔

بہروز خانزادہ کی زبان میں پھر سے کھجلی

ہوئی تو مصطفیٰ نے اس کے پیٹ میں کہنی

مار کر اسے آنکھیں دکھائیں

جس کا مطلب تھا وہ اپنی چونچ بند رکھے

بڑے پاپا۔۔ ہم نکلتے ہیں آپ بڑی ماں کو

ساتھ لے آنا۔۔

مصطفیٰ نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے کہا تو

بالاج خانزادہ نے ہلکا سا سر ہلا یا

جبکہ عروب نے بے اختیار ہارب کی طرف دیکھا اس کی نظروں میں لکھی تحریر ہارب پل میں سمجھ گیا۔۔

میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔آپ سب حویلی چلے جائیں۔۔

روپ نے سکون سے کہتے پھر سے بالاج خانزادہ کا سکون برباد کیا۔۔

مام۔۔چلیں پلیز۔۔میری بیوی کو آپ کی ضرورت ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے بچوں کی طرح ضد کرتے کہا تو صبح سے پہلی بار بالاج خانزادہ کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا جو اپنی ماں کو ساتھ لے جانے کی ضد کر رہا تھا

نہیں بہروز۔۔ میری وہاں کوئی جگہ نہیں ہے

روپ نے کمزور سی آواز میں کہا تو بالاج

خانزادہ کا دل دکھا

نہیں روپ۔۔ میں نے بس اس رات۔۔

بہروز۔۔ تم عبادت کا خیال رکھنا اسے میری

طرف سے بہت زیادہ پیار کرنا۔۔

بالاج خانزادہ کچھ کہتا روپ نے اس کی بات

کاٹتے اسے سرے سے نظرانداز کیا اور بہروز

خانزادہ سے مخاطب ہوئی

ٹھیک ہے عروب ہمارے ساتھ جائے گی؟؟

بہروز خانزادہ کے پوچھنے پر عروب نے کرسی

کے پیچھے سے ہارب کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا

ہاں عروب تم لوگوں کے ساتھ جائے گی۔۔ حویلی

آکر ہم ہارب اور عروب کی رخصتی رکھ دیں گے۔۔

بالاج خانزادہ کے فیصلے پر عروب نے ہارب کے ہاتھ پر زور سے ناخن گاڑھا

اا آا۔۔ سردار سائیں۔۔ ابھی مجھے عروب کو لے جانے دیں۔۔ دادا سائیں اور اماں جی عروب سے اداس ہیں۔۔

میں ہوسپٹل سے چھٹی لے لوں گا پھر ہم عروب کو لے کر گاؤں آجائیں گے۔۔

ہارب تو ساری پلاننگ کر کے بیٹھا تھا

ٹھیک ہے بھئی۔۔ جیسے تم لوگ خوش۔۔

بالاج خانزادہ نے خوشی خوشی اجازت دے دی

تو عروب کا چہرہ کھلکھلا اٹھا

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ گاؤں کے لیے نکل گئے تھوڑی دیر بعد ہارب بھی عروب بھی جانے کے لیے کھڑے ہو گئے

خان ہاؤس میں اسوقت روپ اور بالاج خانزادہ اکیلے تھے۔۔ بالاج خانزادہ ہارب اور عروب کو گیٹ تک چھوڑنے گیا تو روپ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

پہلے اس نے سوچا دروازہ لوک کر لے۔۔ پھر اس نے سوچا اگر دروازہ لوک کر لیا تو بالاج خانزادہ اسے کیسے منائے گا۔۔

روپ نے ہلکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے دروازے کا لوک کھول دیا۔۔

بالاج خانزادہ اندر آیا تو روپ کہیں نہیں تھی

وہ سمجھ گیا روپ اپنے کمرے میں ہو گی

وہ اپنی اجرک ٹھیک کرتا کرسٹل گرے آنکھوں

میں شوخ محبت لیے روپ کے کمرے کی طرف

بڑھا جیسے ہی اس نے دروازے کا ناٹ گھمایا

روپ جو بے چینی سے بالاج خانزادہ کا انتظار

کر رہی تھی اس کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں

وہ دروازے سے رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی

بالاج خانزادہ نے دروازہ کھولا تو روپ بیڈ کے

پاس رخ موڑے کھڑی تھی

بالاج خانزادہ ہلکا سا مسکرا کر دروازہ لوک

کرتا کمرے میں آ گیا

روپ۔۔

بالاج خانزادہ کی آواز میں بے حد محبت تھی

مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ جائیں یہاں سے مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔

روپ نے آواز میں غصہ پیدا کرتے کہا

ایسے کیسے اکیلا چھوڑ دوں۔۔ تم تو میری جان ہو میرا سکون ہو میری زندگی ہو۔۔

بالاج خانزادہ روپ کے پیچھے کھڑا ہوا

ہنہ۔۔ڈائیلاگ سنو جناب کے۔۔جب کمرے سے باہر نکالا تھا تب یہ جان سکون زندگی کرائے پر دے آئے تھے۔۔

روپ نے بنا مڑے غصے سے کہا۔۔

ایسی بات نہیں ہے میری جان۔۔میں اس رات غصے میں تھا مجھے ڈر تھا میں غصے میں تمہیں کچھ بول نہ دوں۔۔اس لیے کمرے

سے نکال دیا۔۔

بالاج خانزادہ نے سر زرا سا نیچے کرتے روپ
کے بالوں سے اٹھتی خوشبو لمبا سانس لیتے

اپنے اندر اتاری۔۔

جھوٹ۔۔آپ نے یہ کہا تھا نکلو میرے کمرے سے۔۔
وہ کمرہ صرف آپ کا تھا؟؟ بولیں جواب دیں
روپ کی اچانک آواز بھیگی
نہیں تمہارا ابھی ہے۔۔بس غصے سے منہ سے
نکل گیا۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کا دایاں بازو پکڑنا
چاہا تو وہ جھٹکے سے چھڑا کر دو قدم آگے ہوئی
اچھی بات ہے۔۔اس رات غصے سے کمرے
سے نکال دیا۔۔

دوبارہ غصہ چڑھے گا تو کہیں گے میری حویلی

سے نکلو۔۔اس سے آچھا میں خود ہی حویلی

چھوڑ آئی۔۔

روپ نے مڑ کر بالاج خانزادہ کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر جتانے والے انداز میں کہا

نہیں روپ۔۔ کمرہ بھی تمہارا، حویلی بھی

تمہاری، میں خود تمہارا ہوں۔۔

بالاج خانزادہ نے بے خودی میں روپ کی

طرف قدم بڑھائے

وہیں رک جائیں پلیز۔۔

روپ نے ہاتھ اٹھاں ھکر بالاج خانزادہ کے بڑھتے

قدم روکے۔۔

روپ میں غصے میں تھا۔۔ تم بھی تو مجھے

چھوڑ کر آ گئی۔۔ایک بار بھی نہیں سوچا

میرا تمہارے بغیر گزارا کتنا مشکل ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے بے بسی سے کہا

جھوٹ۔۔ سب جھوٹ۔۔آپ کا دل بھر گیا

ہے مجھ سے۔۔ تبھی تو ہاتھ پکڑ کر کمرے

سے نکال دیا۔۔

روپ غصے سے چیخی تو بالاج خانزادہ

خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔۔کچھ پل

خاموشی کی نذر ہوئے

مجھے معاف نہیں کرو گی؟؟

بالاج خانزادہ نے منت بھرے لہجے میں پوچھا

معاف؟؟ معاف چاہیئے آپ کو؟؟ پہلے

مجھے یہ بتائیں آپ کی ہمت کیسے ہوئی

میری بیٹی کے متعلق یہ کہنے کی کہ وہ

مر جائے۔۔

روپ غصے سے آگے بڑھی اور بالاج خانزادہ

کا گریبان پکڑ لیا

بالاج خانزادہ کو ایک دم اپنی غلطی کا

احساس ہوا وہ اس رات غصے میں عروب

کے متعلق بہت غلط بات بول گیا تھا۔۔

اپنی بات یاد کرتے خود بھی اس کا دل خوف

سے لرزا۔۔

ر۔۔روپ۔۔اللہ کرے میری بیٹی کو میری عمر

لگ جائے۔۔میں اپنے لفظوں پر شرمندہ ہوں

وہ میری اولاد ہے اللہ میرے الفاظوں کی پکڑ

نہ کرے۔۔اللہ مجھے معاف کر دے۔۔

بالاج خانزادہ کی آواز میں نمی گھلی۔۔

آپ کو آپ کی غلطی کا احساس ہو گیا بہت
اچھی بات ہے۔۔اب آپ جا سکتے ہیں۔۔

روپ بالاج خانزادہ کا گریبان چھوڑ کر پیچھے
ہٹنے لگی تو بالاج خانزادہ نے اس کے
دونوں ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے

اور کتنا خفا ہو گی۔۔مان جاؤنا پلیز۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کے ہاتھوں پر اپنی
گرفت مضبوط کی۔۔

کیوں مان جاؤں ؟؟شرم نہیں آئی تھی آپ
کو مجھے کمرے سے نکالتے ہوئے ؟؟اگر کوئی
مجھے دیکھ لیتا تو کیا سوچتا۔۔

یہ اوقات ہے میری آپ کی زندگی میں۔۔

روپ نے جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کیے اس کا
غصہ کم ہی نہیں ہو رہا تھا
میری تو زندگی ہی تم ہو۔۔سب جانتے ہیں
سردار بالاج خانزادہ اپنی سردارنی روپ
خانزادی کے لیے کتنا دیوانہ ہے۔۔
بالاج خانزادہ چھوٹے چھوٹے قدم روپ کی
طرف بڑھانے لگا تو روپ اپنے قدم پیچھے
لے جانے لگی۔۔
ک۔۔کمرے سے باہر کیوں نکالا؟؟
روپ بالاج خانزادہ کے بڑھتے قدموں سے
تھوک نگلتے بولی
تم مجھے چھوڑ کر کیوں آگئی؟؟
بالاج خانزادہ نے الٹا اس سے سوال کیا

مجھے غصہ تھا۔۔

روپ نے ہکلاتے ہوئے کہا

مجھے بھی غصہ تھا۔۔

بالاج خانزادہ نے کندھے اچکا کر کہا

آپ نے میرا دل دکھایا۔۔

روپ سے جب کوئی بات نہ بنی تو اس

نے یہ کہنا ضروری سمجھا

تم نے بھی تو مجھے ایک رات تڑپایا ہے

اب ایک رات کا حساب دو مجھے۔۔

روپ ایک دم پیچھے دیوار سے لگی بالاج

خانزادہ نے جلدی سے اس کے دائیں بائیں

دیوار پر ہاتھ رکھ کر اس کے بھاگنے کے

راستے بند کیے۔۔

نہیں۔۔میں تڑپی ہوں۔۔آپ نہیں۔۔

روپ کو اپنی کل کی رات یاد آئی تو کتنی

بے چین ہو کر سوئی تھی

بالاج خانزادہ کے سینے پر سر رکھ کر سونے

کی عادت تھی کل کی رات اسے بہت بھاری

لگی تھی۔۔

اچھا تم تڑپی ہو تو مجھ سے بدلہ لے لو۔۔

میں سزا کے لیے تیار ہوں۔۔

بالاج خانزادہ نے اپنی گرم سلگتی سانسیں

روپ کے چہرے پر چھوڑتے کہا

ک۔۔کیسی۔۔سزا؟؟؟

روپ بالاج خانزادہ کی سینٹ کی خوشبو

سے مدہوش ہوئی اس خوشبو کی وہ

دیوانی تھی آج یہی خوشبو اس کے حواسوں

پر چھا رہی تھی

اپنی کل رات کی تڑپ کی۔۔

بالاج خانزادہ نے زرا سا جھک کر روپ کے

کان میں مدھم سر گوشی کی تو روپ کے

پورے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی

اس کا دل زور و شور سے دھڑکنے لگا۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔ آپ جائیں۔۔ میں خفا ہوں آپ سے۔۔

روپ کی پلکیں لرزنے لگیں اس نے بالاج

خانزادہ کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے

اسے پیچھے کرنا چاہا پر وہ ایک انچ بھی

نہ ہل سکا۔۔

تم خفا ہو تو میں تمہیں اپنے طریقے سے

منا لیتا ہوں۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کے چہرے پر پھونک مارتے کہا تو روپ کا ایک دم سانس رکا بالاج خانزادہ کی سانسوں کی خوشبو اسے اپنے چہرے پر پڑتی محسوس ہوئی

اس نے آنکھیں بند کر کے بالاج خانزادہ کی خوشبو خود میں اتاری۔۔

م۔۔میں نہیں مانوں گی۔۔

روپ نے سر جھکا کر خود کو کمپوز کرتے کہا

اچھا ایسی بات ہے۔۔

اگر میں تمہارے گال چوم لوں تب بھی نہیں؟

بالاج خانزادہ نے روپ کے دونوں گالوں پر نرمی سے ہونٹ رکھے تو روپ کا چہرہ شرم

سے سرخ پڑ گیا

ش۔۔شرم نہیں اتی آپ کو۔۔اس عمر میں

میرے ساتھ رومینس کرتے ہوئے؟؟

روپ نے اپنی منتشر ہوتی دھڑکنیں بحال

کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔

رومینس کرنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی

میری جان۔۔میرا تمہارا ساتھ ساری زندگی

کا ہے۔۔تم مجھے روک نہیں سکتی۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کی شہ رگ پر ہونٹ

رکھے تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں وہ

اپنی جگہ سانس روکے کھڑی ہو گئی

بالاج خانزادہ نے مسکرا کر ساکت کھڑی

روپ کی طرف دیکھا

سانس لو میری جان۔۔میں کچھ نہیں

کروں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کے بال کان کے

پیچھے اڑسے تو روپ ہلکا سا مسکرا کر شرم

سے سرخ پڑتی سر جھکا گئی

بالاج خانزادہ کو اپنی بیوی کی ادائیں بہت

خوبصورت لگ رہی تھیں

ایک بات تو بتاؤ۔۔ہم نے لاسٹ ٹائم کس کب

کی تھی؟؟

بالاج خانزادہ نے روپ کی کمر میں ہاتھ

ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچا تو روپ

ایک دم بوکھلا گئی

چ۔۔چھوڑیں۔۔میں ناراض ہوں آپ سے۔۔

روپ نے اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام کوشش کی

پہلے میرے سوال کا جواب دو پھر تمہاری

ناراضگی بھی دور کر دوں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کا دوپٹہ اتار کر بیڈ

کی طرف اچھالا۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو؟؟ میری جدائی دماغ پر

اثر تو نہیں کر گئی۔۔

روپ نے غصے سے گھور کر کہا

روپ۔۔ میرے سوال کا جواب دو۔۔

بالاج خانزادہ نے اس بار زرا سخت لہجے میں

پوچھا تو روپ پریشانی سے ہونٹ کاٹنے لگی

بولو نا جان۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔

بالاج خانزادہ روپ کی حالت پر محفوظ

ہو رہا تھا

ج۔۔جب۔۔مجھے کھانا تیکھا لگا تھا۔۔تو آپ

نے۔۔میرے جلتے ہونٹوں پر۔۔اپنے ہونٹ

رکھے تھے۔۔

روپ کے دماغ میں وہ خوبصورت منظر گھوم

گیا جب اس کے ہونٹوں پر مرچی سے جلن

ہو رہی تھی تو بالاج خانزادہ نے اس کے

ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھتے روپ کے ہونٹوں

کی جلن ختم کی تھی

ہمم۔۔گڈ۔۔اب یہ بتاؤ۔۔یہ کب کی بات ہے؟؟

بالاج خانزادہ کی آنکھیں روپ کے گریبان پر

بار بار اٹھ رہی تھیں۔۔

آاااا۔۔چھ مہینے پہلے کی۔۔

روپ نے پر سوچ انداز میں کہا تو بالاج خانزادہ

کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے

میری بیوی کو تو سب یاد ہے۔۔ مطلب تم

ان لمحوں کو مِس کرتی ہو۔۔

بالاج خانزادہ نے بہکتے روپ کے گریبان پر

ہاتھ رکھا تو وہ ایک دم اچھلی۔۔

پ۔۔۔ پاگل ہیں کیا؟؟ عمر کا ہی لحاظ کر لیں۔۔

روپ نے تھوک نگلتے بالاج خانزادہ کا ہاتھ

پیچھے کرنا چاہا

ارے۔۔ میں نے کیا کیا ہے جو عمر کا لحاظ کر

لوں۔۔ اپنی چیز پر حق جتا رہا ہوں۔۔

اس میں عمر کہاں سے ٹپک پڑی۔۔ بالاج خانزادہ

نے انجان بنتے معصومیت سے کہا

ب۔۔بالاج۔۔مجھے آپ کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے ؟؟

روپ نے بے بسی سے رونی صورت بنا کر کہا

ہاہاہا۔۔۔غلطی تمہاری ہے میری جان۔۔اب تم خفا ہو تو تمہیں منانا میرا فرض بنتا ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کی دھڑکنوں پر بے باکی سے ہاتھ پھیرا۔۔

استغفرُللہ۔۔میں نہیں ہوں ناراض۔۔میں مان گئی۔۔اب جان چھوڑیں میری۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کے ہاتھ کی بے باکیوں پر بوکھلا کر کہا

ہاہاہا۔۔نہیں۔۔اب تو پورے طریقے سے منا کر ہی چین سے بیٹھوں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے اپنی اجرک اتاری اور قمیض

کے بٹنز کھولنے لگا

روپ کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی

ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے

ہتھیلیاں الگ بھیگنے لگیں۔۔۔

چلو آج تمہاری باری۔۔۔۔میں نے اس دن تمہارے

جلتے ہونٹوں کو راحت پہنچائی تھی۔۔

میرا کل رات سے رَوم رَوم جل رہا ہے اج تم

اپنے ہونٹوں سے مجھے سکون پہنچاؤ گی۔۔

بالاج خانزادہ کا سفید برہنہ سینہ روپ کے

سامنے تھا

ن۔۔نہیں۔۔۔مجھے شرم آرہی ہے پلیز آپ مجھے

تنگ نہیں کریں۔۔میں اب ناراض نہیں ہوں

بلکہ میں آپ کے ساتھ حویلی بھی چلوں گی

روپ بالآخر لائن پر آہی گئی پر اب بالاج

خانزادہ اپنی خوبصورت بیوی کی معصومیت

پر، اس کے حسین چہرے اور معصومانہ

باتوں پر بہک رہا تھا

نہیں روپ۔۔آج میں تمہیں بخشنے کے موڈ

میں نہیں ہوں۔۔میں دوراتیں بہت تڑپا

ہوں، کل کی رات تو بے حد تڑپا ہوں۔۔

پرسوں مجھے اتنا تو احساس تھا تم حویلی

میں ہو۔۔

پر کل رات تم مجھ سے اتنی دور تھی کہ

تمہاری خوشبو سے بھی محروم رہا

بالاج خانزادہ نے روپ کے ماتھے پر اپنے

پر حدت ہونٹ رکھے تو روپ کو اپنا آپ

معتبر لگا۔۔

میں اپنے بچوں سے آپ کی شکایت کروں گی

روپ نے اپنی بے قرار کیفیت پر قابو پانا چاہا

اچھا۔۔ کیا کہو گی انہیں ؟؟

بالاج خانزادہ نے روپ کی آنکھوں پر باری

باری ہونٹ رکھے

یہی کہ ۔۔ ان کے بابا مجھے بہت تنگ کرتے ہیں

روپ نے شرم سے چور لہجے میں کہا

ہاہاہا۔۔ میں کہوں گا تمہاری ماں مجھے

بہت تڑپاتی ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کے گال پر زور سے

دانت گاڑھے

اااہ۔۔ شرم نہیں آئے آپ کو۔۔ بچوں کے

سامنے عشق معشوقی جھاڑتے ہوئے

روپ نے اپنی طرف سے بالاج خانزادہ کو

شرم دلانی چاہی۔۔

زرا بھی نہیں۔۔ شکر کرو میں پیار سے منا رہا

ہوں۔۔ اگر میں بہک گیا نہ تو تمہارا مجھے

سنبھالنا مشکل ہو جائے گا

پھر تم ہو گی اور میری قربت۔۔ جس میں تم

میری بانہوں میں مچلتی تھی

افف۔۔ تمہارا ہر روپ جان لیوا ہے روپ۔۔ ایک

دم پاگل کر دینے والا۔۔

بالاج خانزادہ کی بے باک بات پر روپ کے

ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری

چپ ہو جائیں۔۔پلیزز۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کے ہونٹوں پر ہاتھ

رکھتے کہا

پہلے میری تڑپ ختم کرو۔۔

بالاج خانزادہ نے نفی میں سر ہلایا آنکھوں میں

خماری اتری تھی

میں بھی تو تڑپی ہوں۔۔ایک ایک لمحہ

جلی ہوں۔۔

روپ نے آنکھیں اٹھا کر بالاج خانزادہ کے

قریب ہوتے کہا اس کے اپنی طرف بڑھتی

پیش قدمی پر بالاج خانزادہ پاگل سا ہوا۔۔

میری جان۔۔ تمہارے سامنے کھڑا ہوں جیسے

چاہے مرضی سزا دے لو۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کا چہرہ ہاتھوں کے

پیالے میں بھرا

م۔۔میں نہیں کروں گی۔۔آآاپ کریں نا۔۔۔

مجھے اچھا لگے گا۔۔ویسے بھی مرد پہل

کرے تو عورت کو خوشی ہوتی ہے۔۔

روپ کے ڈھکے چھپے اعتراف پر بالاج خانزادہ

کی مسکراہٹ گہری ہوئی

وہ ایک سیکنڈ سے پہلے روپ کے ہونٹوں

پر نرمی سے ہونٹ رکھ گیا۔۔

روپ نے آنکھیں سکون سے بند کیں اور

بالاج خانزادہ کا پیار بھرا لمس محسوس

کرنے لگی۔۔

کتنی ہی دیر بالاج خانزادہ اپنا نرم لمس

روپ کے ہونٹوں پر بکھیرتا اسے شرمانے

پر مجبور کر رہا تھا۔۔

بس۔۔ بھی کریں۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ سے الگ ہوتے کہا

ابھی تو شروعات ہے میری جان۔۔ بالاج خانزادہ

روپ کی ٹھوڈی پر اس کی گردن پر

جگہ جگہ ہونٹ رکھنے لگا

روپ نے بانہیں اٹھا کر بالاج خانزادہ کے

گلے میں حائل کیں وہ خود بھی بالاج

خانزادہ کی گردن اور اس کے برہنہ سینے

پر ہونٹ رکھنے لگی۔۔

بالاج خانزادہ دل ہی دل میں روپ کی

محبت پر سرشار ہوا تھا

اسلام علیکم اماں جی۔۔زرینہ حشمت علی کو چائے دے رہی تھی جب عروب کی چہکتی آوازان کی سماعتوں سے ٹکرائی دونوں نے ایک ساتھ مڑ کر دیکھا تو عروب ہارب کا ہاتھ تھامے مسکرا کر انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔۔

بسم اللہ۔۔میری بچی۔۔آؤ آؤ۔۔زرینہ خوشی سے اٹھ کر عروب کی طرف بڑھی حشمت علی بھی حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے کبھی عروب کو کبھی ہارب کو دیکھ رہا تھا

عروب زرینہ سے لپٹ گئی۔۔زرینہ نے عروب کے ماتھے پر لب رکھے۔۔

اماں جی۔۔میں نے آپ کو بہت مس کیا۔۔

عروب کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔

میری بچی۔۔ہم نے بھی تمہیں بہت یاد کیا تھا تم نے آنے میں اتنا وقت کیوں لگا دیا؟؟جب سے تم گئی میں خود کو اکیلا محسوس کرنے لگی تھی۔۔

زرینہ کا بس نہیں چلتا رہا تھا عروب کے واری صدقے جائے۔۔

اب میں آگئی ہوں نا۔۔اب کہیں نہیں جاؤں گی۔۔

عروب نے آنکھیں پٹپٹاتے کہا تو زرینہ اس کی بلائیں لینے لگی

ہارب خاموشی سے کھڑا مسکرا کر عروب کو پیار بھری نظروں سے دیکھی جا رہا تھا

حشمت علی نے آگے ہو کر خوشی سے عروب کے

سر پر ہاتھ رکھا۔۔

خوش رہو۔۔ حشمت علی کو دلی سکون ملا تھا ہارب اور عروب کو ایک ساتھ دیکھ کر۔۔

آجاؤ بچو۔۔ بیٹھو۔۔ زرینہ کو ایک دم خیال آیا کہ وہ کب سے کھڑے ہیں ہارب اور عروب صحن میں ہی بیٹھ گئے۔۔

عروب بچے۔۔ تم کتنی کمزور ہو گئی ہو۔۔ اپنا خیال نہیں رکھتی تھی؟؟ اس حالت میں اپنا خیال رکھتے ہیں بچے۔۔

زرینہ نے پوچھنے کے ساتھ عروب کو نصیحت بھی کی تو عروب محض مسکرا دی۔۔

آپ فکر نہیں کریں اماں جی۔۔ میں ہوں نا اپنی بیوی اور بچے کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔ میں

ان دونوں کا پورا خیال رکھوں گا۔۔

ہارب کی عروب کی طرف دیکھتے مسکرا کر کہا تو

عروب کی شرم سے پلکیں لرزنے لگیں۔۔

ماشاءاللہ۔۔اللہ خوش رکھے آباد رکھے۔۔زرینہ

نے ان دونوں کو ایک ساتھ خوش دیکھ کر

دعائیں دیں۔۔

ہارب نے موقع دیکھتے عروب کو ایک آنکھ ونک

کی تو عروب نے اسے آنکھیں دکھائیں ہارب

مسکرا کر کھڑا ہو گیا

اماں جی۔۔میرے ڈیوٹی آورز شروع ہونے والے

ہیں میں رات کو جلدی آجاؤں گا پھر اکھٹے ڈنر

کریں گے۔۔

ہارب کہہ زرینہ سے رہا تھا پر دیکھ عروب کی

طرف رہا تھا عروب نے آنکھیں جھپک کر ہارب

کی بات پر ہامی بھری

وہ مسکرا کر الوداعی کلمات کہتے ہوسپٹل کے

لیے نکل گیا

✿✿✿✿✿

بالاج خانزادہ نے روپ کو بانہوں میں اٹھایا اور

بیڈ پر لے آیا۔۔

ب۔۔ بالاج۔۔ کیا کرنے والے ہیں آپ؟؟ روپ

نے بالاج خانزادہ کو قمیض اتارتے دیکھ بوکھلا

کر کہا تو بالاج خانزادہ ہلکا سا مسکرایا

تمہاری جان نکالنے والا ہوں۔۔ بالاج خانزادہ

بیڈ پر گھٹنہ رکھتے روپ پر سایہ فگن ہوا

ک۔۔۔ کس خوشی میں؟؟؟ روپ نے بالاج خانزادہ

کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے اسے بے باک

ہونے سے روکا

..ہم دادا دادی بننے والے ہیں اس خوشی میں

بالاج خانزادہ نے روپ کے کندھے سے شرٹ

کھسکائی تو روپ کا پورا جسم ہولے ہولے لرزنے لگا

بالاج۔۔مزاق نہیں کریں پلیز۔۔روپ بے

چاری روہانسی ہو گیا

تو کیا کروں پھر تم ہی بتا دو۔۔بالاج خانزادہ

نے روپ کے برہنہ کندھے پر نرمی سے ہونٹ رکھے

آپ کچھ بھی مت کریں۔۔چلیں ناحویلی

چلتے ہیں۔۔روپ بیڈ سے اٹھنے لگی وہ بھاگنے

کی راہ ڈھونڈ رہی تھی

بالاج خانزادہ نے اسکی کلائی تھام کر اسے اپنے

اوپر گرا یا وہ سیدھا بالاج خانزادہ کے اوپر گری

دونوں کے ہونٹ آپس میں مس ہوئے روپ

کے دل کی دھڑکنیں ڈھولکی کی طرح بجنے لگیں۔۔

بالاج خانزادہ نے اسے پیچھے بالوں سے پکڑ کر

اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے اس

کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں پر نرمی سے ٹچ کیا

روپ کے ہونٹوں نے زرا سی حرکت کی دونوں

کی سانسیں آپس میں ٹکرانے لگیں

روپ۔۔مجھے اپنی منمانی کرنے دو پلیز۔۔ بالاج

خانزادہ کی آنکھیں خماری سے سرخ ہوئیں

لہجہ بھاری گھمبیر ہوا

روپ اپنے مجازی خدا کو کیسے منع کر سکتی تھی اس

نے ہلکا سا مسکرا کر بالاج خانزادہ کی گردن میں

منہ چھپالیا

بالاج خانزادہ اس کے اقرار پر سرشار سا

ہوتا روپ کو جھٹکے سے اپنے نیچے کیا اور اس

پر حاوی ہوا۔۔

روپ کے بدن سے اٹھتی مسحور کن خوشبو سے

بالاج خانزادہ مزید پاگل ہو رہا تھا حویلی میں

بالاج خانزادہ کے کمرے میں اس کی ڈھیروں

سینیٹ پڑی تھیں پر روپ کے بدن کی خوشبو

سب سے الگ تھی وہ بالاج خانزادہ کو پاگل

کر دیتی تھی اس کی خوشبو جان لیوا تھی

روپ بالاج خانزادہ کی بانہوں میں شرم سے

بکھر رہی تھی بالاج خانزادہ کے لمس میں آج

بھی پہلی رات والا والہانہ پن، محبت اور

شدت تھی۔۔

✿✿✿✿✿

رات کو ہارب کچھ زیادہ ہی ٹائم سے گھر آ گیا تھا زرینہ کے لاکھ منع کرنے پر بھی عروب نے زرینہ کے ساتھ مل کر رات کا کھانا بنایا کھانا کھانے کے بعد زرینہ اور حشمت علی اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔

عروب انہیں چائے بنا کر کمرے میں ہی دے آئی تھی پھر اپنے اور ہارب کے لیے چائے کپوں میں ڈال کر اپنے اور ہارب کے کمرے میں لے آئی

ہارب ڈھیلا پڑے نے ٹراؤزر اور شرٹ پہنے بیڈ پر بیٹھا عروب کا ہی انتظار کر رہا تھا جیسے ہی

وہ کمرے میں آئی ہارب کی مسکراہٹ نے اس

کا استقبال کیا۔۔

عروب نے بھی جواب میں مسکرا کر ہارب کی طرف

دیکھا اور چائے لیے بیڈ پر ہارب کے رُوبرو

بیٹھ کر اس نے چائے ہارب کے پاس ہی بیڈ

پر رکھ دی۔۔

چائے نہیں دودھ پیا کرو۔۔ہارب نے عروب

کے گال پر چٹکی کاٹتے کہا

نہیں۔۔آج چائے پینی ہے کل دودھ پی لوں گی

عروب نے مسکرا کر کہا

کیوں؟؟آج ایسا کیا ہے؟؟ہارب نے اپنا

کپ اٹھا کر چائے کی چسکی لیتے پوچھا

سنا ہے چائے پینے سے نیند اڑ جاتی ہے اور

مجھے آج سونا نہیں ہے آپ کے ساتھ ڈھیروں باتیں کرنی ہیں۔۔

عروب نے اتنی معصومیت سے کہا کہ ہارب مسکرائے بنا نہ رہ سکا

صرف باتیں؟؟؟اور کچھ نہیں کرنا؟؟؟ہارب کی نظریں عروب کے ہونٹوں پر جا ٹھہریں اس کی بات میں چھپا مطلب سمجھ کر عروب کے چہرے پر حیا کی لالی بکھری

نہیں۔۔ باتوں باتوں میں محبت بھی کر لیں گے

عروب نے زرا سی آنکھیں اٹھا کر ہارب کی لو دیتی آنکھوں میں دیکھ کر دھیمی آواز میں سرگوشی کی

تو چلو پھر۔۔ٹائم ویسٹ نہیں کرتے۔۔ باتیں

تو ہو گئیں اب محبت بھی کر لیتے ہیں۔۔

ہارب نے عروب کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑ کر ٹرے میں رکھا پھر ٹرے سائیڈ پر کھسکا کر عروب کے قریب ہوا۔۔

بہت تڑپایا ہے تم نے مجھے۔۔اپنی چند لمحوں کی قربت دے کر پھر دور چلی گئی۔۔ جانتی ہو کتنا تڑپا ہوں میں۔۔

ہارب نے عروب کا دوپٹہ اس کی گود میں کھسکا دیا

میں بھی دن رات تڑپی ہوں ہارب، آپ کے محبت بھرے لمس کے لیے، آپ کی بانہوں میں سمانے کے لیے، آپ کے سینے پر سر رکھ کر پر سکون رہنے کے لیے،

اب ملے ہیں تو خود سے دور مت کیجیے گا

مجھے ہمیشہ اپنی بانہوں میں بھر کر یونہی پیار

کرتے رہنا، عروب خوشی سے آپ کی بانہوں

میں یونہی زندگی گزار دے گی

عروب نے ہارب کے سینے پر ماتھا ٹکائے کہا

کون کافراب اپنی محبت کو خود سے دور

کرے گا۔۔ یہ گزرتی رات، یہ پل، یہ لمحے، یہ وقت،

یہ ہوائیں، یہ خوشبو یہ کمرہ گواہ ہے میری تنہائی

کا، میرے آنسوؤں کا، میری تڑپ کا،

کتنا یاد کرتا تھا تمہیں۔۔ ایسا لگتا تھا قطرہ

قطرہ جسم سے جان نکل رہی ہے۔۔

مجھے معاف کر دو عروب، میں جانتا ہوں اگر میں

تڑپا ہوں تو تم بھی میری وجہ سے اذیت میں

رہی ہو۔۔

ہارب نے عروب کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر نم آنکھوں سے دیکھا

اس خوبصورت چہرے کا تو وہ پہلے دن سے دیوانہ تھا ان ہونٹوں کا، ان آنکھوں کا۔۔

اسے تو بن مانگے اس کی محبت مل گئی تھی اور

وہ بے قدرا۔۔

ٹھوکر مار کر چلا گیا تھا۔۔ کیا اس نے کبھی سوچا تھا یہ خوبصورت آنکھیں اس کی یاد میں روئیں گی اس کی دید کو ترسیں گیں

یہ خوبصورت ہونٹ اس کا نام اتنی محبت سے لیں گے یہ خوبصورت دل اس کی محبت میں پاگل ہو جائے گا اس دل پر وہ حکمرانی کرے گا۔۔ یہ شہزادیوں جیسی خوبصورت

لڑکی اس کے عشق میں پور پور ڈوب جائے گی

نہیں۔۔یہ لڑکی تو نہیں تھی یہ تو سراپا عشق تھی

آج ہارب کو احساس ہوا تھا وہ پہلی نظر میں

محبت کر کے صرف یہ سوچ کر سائیڈ پر ہو گیا

تھا کہ زمین آسمان کبھی ایک نہیں ہو سکتے

پر عروب نے محبت تھوڑی نہ کی تھی اس نے

تو عشق کیا تھا ہارب عروب کا عشق تھا

یہ پاگل لڑکی اس سے عشق کر بیٹھی تھی اج

ہارب اس کے عشق پر ایمان لے آیا تھا

وہ اس کی محرم تھی اس کی اولاد اس دنیا

میں لانے والی تھی اس کی بیوی تھی۔۔

اس نے ایک بار بھی نہیں سوچا تھا کہ ہارب

اسے شہزادیوں کی طرح نہیں رکھ سکے گا

وہ اسے اپنے بابا جیسی آسائشیں نہیں دے

سکے گا۔۔

اس نے بس عشق کیا اور بے پناہ عشق کیا۔۔

آج بھی اس نے فرش پر بیٹھ کر دستر خوان پر

اپنے محرم کے ساتھ کھانا کھایا

حویلی میں وہ ڈائننگ ٹیبل پر چھری اور کانٹے

کے ساتھ کھاتی تھی پر ہارب کا ساتھ ملتے ہی

عروب اس کے رنگ میں رنگتی چلی گئی۔۔

مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے آپ

پلیز پہلے والی باتیں بھول جائیں۔۔

عروب نے ہارب کے دونوں گالوں پر باری

باری ہونٹ رکھے

کیا بات ہے۔۔رومینس کرنے کو دل چاہ

رہا ہے؟؟ہارب کو اپنے گالوں پر عروب

کے نرم ہونٹوں کا لمس اس کا دل دھڑکا گیا تھا

ارے۔۔آپ بھول گئے آپ نے تو کہا تھا

میں روز ایسے آپ کو کس دیا کروں گی۔۔

عروب نے ہارب کو اس کی کہی بات یاد دلائی

میں کچھ بھی نہیں بھولا میری جان۔۔ویسے

تم نے کچھ کہا تھا۔۔یاد ہے؟؟

ہارب نے شرارت سے عروب کی شہ رگ پر

انگوٹھا پھیرتے کہا

ج۔۔جی۔۔یاد ہے۔۔ عروب نے تھوک نگلتے کہا

کیونکہ ہارب کی انگشت شہادت کی انگلی اب عروب

کی شہ رگ سے ہوتی گریبان تک رقص کر رہی تھی

کیا یاد ہے تمہیں؟؟ہارب کا ہاتھ اب عروب

کی دھڑکنوں پر تھا

ی۔۔یہی۔۔کہ۔۔آپ مجھے۔۔۔روز۔۔ڈھیر۔۔

سارا پیار۔۔کریں گے۔۔

عروب نے گہری سانسیں لیں تو اس کی

دھڑکنیں اوپر نیچے ہوئیں

وہ ایک سیکنڈ سے پہلے عروب کے ہونٹوں کو

نرمی سے اپنی دسترس میں لے گیا

عروب زرا سا اٹھی اور ہارب کی گود میں بیٹھ

گئی اس دوران انہوں نے ایک سیکنڈ کے لیے

بھی ایک دوسرے کے ہونٹوں کو آزادی

نہیں دی تھی۔۔

وقت کہاں رکتا ہے اس کا کام ہے گزرنا اور

وہ گزر رہا تھا ہارب اور عروب دو دن بعد

حشمت علی اور زرینہ کے ساتھ گاؤں آ گئے تھے

بالاج خانزادہ نے دھوم دھام سے عروب کی

رخصتی رکھنی چاہی پر ہارب نے سہولت سے

منع کر دیا اور کہا کہ عروب پریگننٹ ہے تو

بچہ ہونے کے بعد اب باقاعدہ ولیمہ ہی ہو گا

وہ نہیں چاہتا تھا عروب اس حالت میں فنکشن

کسی کی نظروں میں آئے وہ عروب اور اپنے

بچے کو لے کر بہت پوزیسو ہو گیا تھا

ہارب کی بات پر بالاج خانزادہ نے اعتراض کرنا

چاہا پر روپ کے آنکھیں دکھانے پر اس کی

زبان تالو سے چپک گئی وہ وہیں چپ ہو گیا

پورے گاؤں میں یہ بات

سب کو پتا چل چکی تھی کہ بالاج خانزادہ کی

بیٹی اس کے ملازم کے پوتے کے ساتھ بیاہی

جا رہی ہے۔۔

پر کسی کی جرآت نہیں ہوئی تھی منہ پر یا پیٹھ

پیچھے بات کرنے کی۔۔

اور وجہ تھا اس گاؤں کا سردار بالاج خانزادہ۔۔۔

جس نے گاؤں میں کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی

نہیں کی تھی وہ سفاک تھا تو مجرموں کے لیے۔۔

بے گناہوں کے لیے وہ فرشتہ ثابت ہوتا تھا

پورا گاؤں بالاج خانزادہ کی عزت کرتا تھا اس

سے محبت کرتا تھا

بالاج خانزادہ نے گاؤں میں نیا سردار چننے کے لیے

اعلان کیا تھا اس نے کہا تھا بہروز خانزادہ یا

مصطفیٰ خانزادہ گاؤں کا اگلا سردار بنے گا۔۔

پر گاؤں کے لوگوں کو بالاج خانزادہ کی ہی

سرداری چاہیے تھی سب نے بالاج خانزادہ

کو ہی سردار چنا تھا

ہارب عروب کو لاہور لے آیا حشمت علی اور

زرینہ نے لاہور جانے سے صاف انکار کر دیا

بالاج خانزادہ نے حشمت علی سے کہا کہ وہ

روز حویلی آ کر اپنی ڈیوٹی نبھائے

زرینہ نے عروب کے لاہور جانے پر اعتراض

کیا اور کہا کہ ہارب کے ہوسپٹل جانے کے

بعد عروب گھر پر اکیلی ہو گی

پر ہارب نے نرمی سے کہا کہ عروب اب اس

کی زمہ داری ہے وہ اس کے معاملے میں

کوئی کوتاہی نہیں کرے گا

پھر بھی روپ نے حویلی سے ایک ملازمہ عروب
کی دیکھ بھال کے لئے ساتھ بھیج دی تھی۔۔
وقت گزر رہا تھا۔۔ سب اپنی اپنی جگہ خوش
اور آباد تھے بہروز خانزادہ عبادت کے نخرے
اٹھائے نہیں تھکتا تھا۔۔
مصطفیٰ آج بھی مہر کو اپنی شدتوں سے ستائے
رکھتا۔۔ مہر نے سوچا تھا وہ کبھی مصطفیٰ کی
شدتوں سے نہیں گھبرائے گی
پر دن بدن مصطفیٰ کی شدتیں بڑھ رہی تھی اور
مہر اس کی قربت میں گہرے سانس بھرتی رہ جاتی۔۔
ہارب عروب کا بے حد خیال رکھ رہا ہے عروب
پاؤں رکھتی تو وہ ہاتھ رکھتا تھا
خوشیوں بھرے دن گزر رہے تھے پر کوئی نہیں

جانتا تھا ابھی ایک آزمائش باقی ہے ابھی ایک

طوفان آنے والا ہے جس سے سب نے گزرنا ہے

عروب کو ساتواں مہینہ لگ گیا تھا اور عبادت کو پانچواں۔۔

جبکہ مصطفیٰ اور مہرا بھی تک اس نعمت سے

محروم تھے مہر روز مصطفیٰ کے ساتھ منہ پھلائے

رکھتی کہ وہ پریگننٹ کیوں نہیں ہو رہی اور مصطفیٰ

محض مسکرا کر اسے اپنے حصار میں لے لیتا۔۔

آج بھی مصطفیٰ ڈیرے سے لوٹا تو مہر بیڈ کے

بیچ و بیچ نم آنکھوں سے جانے کن سوچوں میں

گم تھی اس نے مصطفیٰ کے آنے کا نوٹس ہی

نہیں لیا وہ فل بلیک کلر کی سادی سی شلوار قمیض

میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی بال کھلے

چھوڑے تھے گلابی ہونٹوں پر لپ گلوز لگا کر

انہیں مزید گلابی کر دیا تھا ہاتھوں میں بھر بھر کر

کالی چوڑیاں پہنی تھیں دوپٹہ بیڈ پر ایک سائیڈ پر

پڑا تھا

آنکھوں میں اداسی تھی جسے دیکھ کر مصطفٰی پل میں

سمجھ گیا وہ کیوں اداس ہے اس نے گہری سانس

لیتے اجرک اتار کر صوفے پر رکھی اور وارڈروب

سے اپنا نائٹ سوٹ لے کر واش روم چلا گیا

پانچ منٹ بعد مصطفٰی باہر آیا تو مہر اسی پوزیشن

میں بیٹھی تھی

مصطفٰی گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکرا کر اپنی

متاعِ جاں کی طرف بڑھا

اگنور کر رہی ہو یا واقع کہیں گم ہو؟؟ مصطفیٰ نے

مہر کے پاؤں پکڑ کر اس کی ٹانگیں کھینچیں تو

مہر کی ٹانگیں سیدھی ہو گئیں مصطفیٰ اس کی گود

میں سر رکھ کر لیٹ گیا

مہر جو اپنے خیالوں میں گم تھی مصطفیٰ کی

آواز پر چونک کر اس نے مصطفیٰ کی طرف دیکھا

جو مزے سے اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا

اٹھیں میری گود سے۔۔ مہر نے مصطفیٰ کا سر ہلاتے

غصے سے حکم جاری کیا

کیوں؟؟ مصطفیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں پر لگایا

مصطفیٰ۔۔ مجھے بے بی چاہیئے۔۔

مہر نے رونی صورت بنا کر کہا تو مصطفیٰ ہلکا سا مسکرا

کر اٹھ کر بیٹھ گیا

میری جان۔۔اجائے گا بے بی۔۔ تم ٹینشن مت لو۔۔

مصطفٰی نے مہر کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر کہا

کب آئے گا؟؟ مہر کے تقریباً روز یہی سوال ہوتے

اور مصطفٰی کے وہی جواب۔۔

جب اللہ کو منظور ہو گا۔۔ مصطفٰی اٹھنے لگا تو مہر نے

اس کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچ لی

کب آئے گا وہ دن؟؟ مجھ سے اور انتظار نہیں

ہوتا۔۔ مہر پھوٹ کر رونے لگی

ماہ کیا ہو گیا ہے کیوں اتنی بے صبری ہو رہی ہو

ابھی شادی کو سات ماہ ہی تو ہوئے ہیں۔۔ مصطفٰی

روز اسے تسلیاں دے کر تھک گیا تھا

ہاں تو آپ کے لیے سات ماہ کوئی معنی نہیں رکھتے؟؟

آپ کا تو کام تھا کچھ ایسا کرتے اگلے دن ہی

میں پریگننٹ ہو جاتی۔۔

مہر نے سوں سوں کرتے کہا تو مصطفیٰ جس نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس پکڑ کر ابھی منہ کو لگایا ہی تھا اسے زبردست اچھو لگا

م۔۔میں ایسا کیا کرتا؟؟ مصطفیٰ نے صدمے سے پوچھا

آپ کو پتا ہو۔۔مجھے تو لگتا ہے آپ ٹھیک سے کچھ کرتے ہی نہیں۔۔مہر کی نئی بات پر مصطفیٰ بے چارہ ہکا بکا رہ گیا

اور ٹھیک سے کیسے کرتے ہیں بتا نا ذرا؟؟ مصطفیٰ نے ایک آبرو اچکا کر پوچھا

مجھے کیا پتا ہو۔۔جو کرتے ہیں آپ ہی کرتے ہیں تو پتا بھی آپ ہی کو ہو گا۔۔مہر چبا چبا کر کہتی غصے سے بیڈ سے اٹھ کر جانے لگی تو مصطفیٰ نے

اس کی کلائی تھام لی

چلو آج میں کچھ نہیں کرتا سب کچھ تم ہی کرو۔۔

پھر دیکھتے ہیں تم صبح تک پریگننٹ ہوتی ہو یا نہیں؟؟

مصطفیٰ نے شرٹ اتار کر صوفے پر پھینکی

م۔۔میں کیسے۔۔ مطلب۔۔میں کیا کروں؟؟

مصطفیٰ کی فرمائش پر مہر ایک دم بوکھلا گئی

میں تو ٹھیک سے نہیں کرتا نا۔۔تو ٹھیک سے

کیسے کرتے ہیں تمہیں پتا ہو گا۔۔

چلو شاباش۔۔ شروع ہو جاؤ۔۔پھر صبح تک تم

نے پریگننٹ بھی تو ہونا ہے نا۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے گریبان پر ہاتھ رکھ کر اسے

پیچھے بیڈ پر دھکا دیا

م۔۔ مصطفی۔۔میں تو۔۔مذاق کر رہی تھی۔۔۔

مہر نے جمپ لگائی اور بیڈ کی دوسری سائیڈ پر

کھڑی ہو گئی

مصطفیٰ نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ کھسیانی ہنسی

ہنستے مصطفیٰ کو دیکھنے لگی۔۔

میں جا رہا ہوں۔۔ مصطفیٰ جھٹکے سے مڑا اور صوفے

سے شرٹ پکڑ کر پہننے لگا

بے بی لینے جا رہے ہیں۔۔ مہر نے مسکراہٹ دباتے

شرارت سے کہا

ہاں۔۔۔ ریڈی میڈ بے بی لینے جا رہا ہوں۔۔

مصطفیٰ نے غصے سے دانت پیستے کہا

نہیں مجھے ریڈی میڈ نہیں اوریجنل برینڈ بے بی

چاہیے۔۔

مہر نے معصومیت سے سر ہلا کر کہا تو مصطفیٰ نے

اسے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا

اوریجنل برینڈ بے بی مطلب؟؟ مصطفیٰ نے بھنویں

آچکا کر پوچھا

مطلب ہم دونوں کا۔۔ میرا اور آپ کا۔۔ مہر نے

خوشی سے تالی بجاتے کہا تو مصطفیٰ اسے دیکھ

کر رہ گیا۔۔

مصطفیٰ نے گہرا سانس لیا اور قدم قدم چلتا بیڈ

پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گیا مہر چھوٹے چھوٹے قدم

لیتی مصطفیٰ کے پاس آکر بیٹھ گئی

مصطفیٰ۔۔ میں آپ کو تنگ کرتی ہوں نا؟؟

مہر نے مصطفیٰ کے سنجیدہ چہرے پر نظریں

جمائے پیار سے پوچھا

ماہ۔۔ تم روز مجھ سے ایک ہی سوال کرتی ہو اور

میں تمہیں ایک ہی جواب دیتا ہوں۔۔ تم صبر

سے کام کیوں نہیں لیتی۔۔ صبر کرو اللہ سے

دعا مانگو۔۔انشاللہ وہ ہمیں مایوس نہیں کرے گا۔۔

مصطفیٰ نے مہر کو نرمی سے سمجھایا

ٹھیک ہے میں صبر کرلوں گی پر آپ کو مجھ

سے ایک وعدہ کرنا ہوگا۔۔ مہر نے انگشت شہادت

کی انگلی اٹھا کر کہا

کیسا وعدہ؟؟ مصطفیٰ نے مہر کے ہونٹوں پر فوکس

کرتے پوچھا

آپ اولاد کے لیے دوسری شادی نہیں کریں گے۔

مہر جتنے آرام سے کہہ گئی تھی مصطفیٰ کا اتنا

ہی پارہ چڑھا تھا

یہ بکواس تُمہارے دماغ میں کس نے ڈالی؟؟

مصطفیٰ کو غصے میں دیکھ کر مہر کا خوف سے دل کانپا

کہ۔۔ کسی نے نہیں۔۔ فلموں ڈراموں میں

ایسا ہی ہوتا ہے نا۔۔ مہر کی بات پر مصطفیٰ نے

اپنا سر تھام لیا

کیا ہوا سر میں درد ہے؟؟ چائے بنا کر لاؤں؟؟

مصطفیٰ کو سر پکڑے دیکھ مہر نے پریشانی سے کہا

تم ایسے نہیں باز آؤ گی۔۔ مصطفیٰ نے مہر کو بیڈ

پر لیٹایا اور اس پر چڑھتے مہر کے ہونٹوں

پر جھک گیا۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥

عروب کی صبح سے طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس

کا بی پی ہائی ہوا تھا ہارب نے اسے میڈیسن دے

کر آرام کرنے کا حکم دیا

عروب چپ چاپ لیٹ گئی۔۔ہارب اس کے پاس

سے اٹھنے لگا تو عروب نے اس کا بازو تھام لیا

ہارب پلیز میرے پاس رہیں۔۔مجھے اکیلا مت

چھوڑیں۔۔ عروب کی آنکھوں میں کچھ تو تھا

جو ہارب کو چونکا گیا وہ چپ چاپ عروب کے

پاس بیٹھ گیا

عروب۔۔کوئی ٹینشن ہے ؟؟ہارب نے اس کے

ماتھے پر ہاتھ پھیرتے بال پیچھے کیے

ہارب کے پوچھنے پر عروب کی آنکھوں میں

شبنم اتری۔۔

عروب کیا ہو گیا ہے میری جان۔۔پہلے ہی تمہاری

طبیعت ٹھیک نہیں ہے رو کیوں رہی ہو ؟؟

ہارب اس کے ایک دم رونے سے پریشان ہوا

ہ۔۔ہارب۔۔ میں نے۔۔ کل رات۔۔ بہت برا۔۔

خواب دیکھا۔۔

عروب آہستہ سے اٹھی اور ہارب کے سینے لگ گئی

اس کنڈیشن میں ایسا ہوتا ہے برے خواب آتے ہیں۔۔

ہارب نے عروب کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی

نہیں ہارب۔۔ خواب بہت برا تھا مجھے بہت ڈر

لگ رہا ہے۔۔

عروب مزید ہارب سے لپٹی ایک دم اسکا جسم

خوف سے کپکپانے لگا

کیوں ڈر لگ رہا ہے۔۔ میں ساتھ ہوں نا۔۔

ہارب نے عروب کے دونوں گالوں پر باری

باری ہونٹ رکھتے کہا

آپ کو پتا ہے۔۔میں نے خواب دیکھا میں سفید

کپڑوں میں ہوں ایک بچہ میری گود میں ہے

سب رو رہے ہیں آپ بھی رو رہے ہو۔۔

آپ نے مجھے بہت پکارا پر میں سے دور چلی گئی۔۔

عروب جیسے جیسے بتا رہی تھی ہارب کی آنکھیں

خوف سے بڑی ہو رہی تھیں

یہ وہی خواب تھا جو اسے بھی آیا تھا۔۔

ہارب۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے بہت زیادہ۔۔

عروب پھر سے ہارب سے لپٹ گئی ہارب سے

کچھ بولا ہی نہیں گیا وہ بت بنا بیڈ پر بیٹھا رہا

خوف سے اس کا دل دھڑک رہا تھا عروب اس

کے سینے میں منہ دیے سسک رہی تھی

عروب۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔میری طرف دیکھو

ہارب نے عروب کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما۔۔

تم فضول ٹینشن لے رہی ہو۔۔اس حالت میں

اتنا رونا اور ٹینشن لینا ٹھیک نہیں ہوتا۔۔

یہ محض ایک خواب تھا ایک برا خواب۔۔ تم فکر

مت کرو اور ریلیکس رہو۔۔

میں یہیں ہوں تمہارے پاس۔۔ہارب نے عروب

کے آنسو صاف کرتے اسے بیڈ پر لیٹایا۔۔

ہارب۔۔

عروب میں نے کہا نا کچھ نہیں ہوگا۔۔ تم ریلیکس

ہو جاؤ میں یہاں سے کہیں نہیں جا رہا۔۔

ہارب اس کے سرہانے بیٹھ گیا عروب نے ہارب

کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا جیسے اسے ڈر

ہو ہارب اس سے دور چلا جائے گا۔۔

ہارب نے جھک کر عروب کے ماتھے پر لب

رکھے اور اور نرمی سے اس کے بالوں میں

ہاتھ پھیرنے لگا تھوڑی دیر تک عروب

دوائیوں کے زیرِ اثر سو گئی

پر ہارب کو ایک پل بھی چین نہ آیا۔۔پہلے اسے

خواب آنا پھر وہی خواب عروب کو آنا۔۔

ہارب کے لیے پریشانی کا باعث تھا اس نے عروب

کو تو ریلیکس کر دیا پر خود نظر انداز نہ کر سکا

🔥🔥🔥🔥🔥

عبادت پلیز تم ڈلیوری کے بعد موٹی مت ہونا۔۔

عبادت ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی مزے سے ٹھنڈے آم

کھا رہی تھی یہ اس کا کوئی پانچواں آم تھا جو وہ

کھا رہی تھی بہروز خانزادہ اب اسے کھانے سے

روک تو نہیں سکتا تھا اس لیے ڈھکے چھپے

لفظوں میں اتنا کہہ دیا

اور اگر میں موٹی ہو گئی تو؟؟ عبادت نے سکون

سے پوچھا۔۔

نہیں نا یار۔۔ پھر ہم ایک ساتھ اچھے نہیں لگیں

گے۔۔ میں سمارٹ ہینڈسم نوجوان اور تم موٹی عورت۔۔

جوڑی خراب ہو جائے گی۔۔

بہروز خانزادہ نے اس کے آگے سے آم کی

پلیٹ سائیڈ پر کھسکائی عبادت جو ایک اور آم

کھانے کے چکروں میں تھی وہ منہ بسور کر رہ گئی

پر خود کو موٹی عورت کہنے والی بات اسے

ہضم نہیں ہوئی تھی

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ بہروز خانزادہ کو

کیسے مزہ چکھائے اس کی نظر سیڑھیوں سے

اترتے بالاج خانزادہ پر پڑی

بالاج خانزادہ پر نظر پڑتے ہی عبادت بھاں بھاں

کرتے رونے لگی۔۔

بہروز خانزادہ ایک دم بوکھلا گیا۔۔

عبادت کیوں رو رہی ہو؟؟ کہیں پین تو نہیں

ہو رہا؟؟ بہروز خانزادہ نے کھڑے ہو کر

پریشانی سے پوچھا

بالاج خانزادہ بھی عبادت کی آواز سن کر اسی طرف

آگیا

کیا بات ہے گڑیا؟؟ کیوں رو رہی ہو؟؟ بالاج خانزادہ

نے بھی پریشانی سے پوچھتے بہروز خانزادہ کی

طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو بہروز خانزادہ

نے کندھے اچکا دیے جس کا مطلب تھا اسے

بھی نہیں پتا۔۔

بڑے پاپا۔۔ بہروز نے مجھے موٹی بھینس کہا۔۔ یہ

میرا مزاق اڑاتے ہیں۔۔

عبادت پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جبکہ

بہروز خانزادہ خود پر لگے تازہ ترین الزام پر

ہکا بکا منہ کھولے کھڑا رہ گیا

بالاج خانزادہ نے اسے غصے سے دیکھا

شرم آنی چاہیے تمہیں بہروز خان۔۔ ایک تو

عورت زندگی اور موت سے لڑ کر مرد کی

نسل بڑھاتی ہے اور تم جیسے جاہل مرد اسے

عجیب ناموں سے بلا کر اس کا مزاق بناتے ہو۔۔

مجھے تم سے اس جاہلانہ بات کو توقع نہیں تھی۔۔

بالاج خانزادہ کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ بہروز خانزادہ کو اب اپنی شامت نظر آئی

بابا۔۔یہ جھوٹ بول۔۔

میں جھوٹی ہوں؟؟

اس سے پہلے بہروز خانزادہ عبادت کو جھوٹا قرار دیتا وہ روتے ہوئے اس کی بات کاٹ گئی

سنا بڑے پاپا۔۔اب میں جھوٹی بھی ہوں۔۔

عبادت نے سوں سوں کرتے کہا تو بالاج خانزادہ نے اسے غصے سے ایک آبرو اچکا کر دیکھا

ن۔۔نہیں۔۔میرا مطلب ہے بابا۔۔عبادت مزاق کر رہی ہے میں نے اسے موٹی بھینس نہیں کہا۔۔

بہروز خانزادہ نے منمناتے کہا

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔میں ساری بات بتاتی

ہوں۔۔عبادت نے آنسو پونچھتے کہا

روپ بھی تب تک وہاں آگئی اور اشارے سے

بالاج خانزادہ سے پوچھا تو اس نے غصے سے

بہروز خانزادہ کی طرف اشارہ کر دیا روپ نے

بہروز خانزادہ کی طرف دیکھا تو اس نے مسکین

سی شکل بنا کر روپ کی طرف دیکھا

انہوں نے تین آم کھائے اور میں نے دو۔۔

میں تیسرا آم کھانے لگی تو انہوں نے مجھے موٹی

بھینس کہہ دیا۔۔

عبادت ساری بات بتا کر پھر سے گلا پھاڑ کر

رونے لگی بہروز خانزادہ نے تھوک نگلتے مڑ کر

آم کی پلیٹ کی طرف دیکھا اور سوچ میں

پڑ گیا کیا واقعی اس نے تین آم کھائے۔۔

کتنی غلط بات ہے بہروز۔۔ ضرورت اسے ہے

زیادہ کھانے کی اور تم خود کھا رہے ہو۔۔

روپ نے بھی بہروز خانزادہ کی واٹ لگانے میں

حصہ ڈالنا ثواب سمجھا

یہ ایک نمبر کی جھوٹی ہے مام۔۔ سارے آم

اسی نے کھائے ہیں میں تو ایک سلائس کا

حقدار بھی نہیں ہوا۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کو آنکھیں دکھائیں

دیکھیں دیکھیں بڑے پاپا۔۔ یہ مجھے غصے سے

دیکھ رہے ہیں۔۔ عبادت نے موقع کا فائدہ اٹھایا

تو بہروز خانزادہ نے جلدی سے نظروں کا

زاویہ بدلا

بہروز خان۔۔ تم باز آجاؤ اپنی حرکتوں سے ورنہ میں تمہیں واقعی گنجا کردوں گا۔۔

بالاج خانزادہ نے اسے پہلے والی دھمکی دی

نہیں بڑے پاپا۔ گنجا کر دیں گے تو سب مجھے ہی گنجے کی بیوی۔۔

جو تمہاری حرکتیں ہیں نا۔۔ایک دن بابا نے تمہاری وجہ سے مجھے واقعی گنجا کر دینا ہے پھر سکون سے بیٹھ کر آم کھانا تم۔۔۔

بہروز خانزادہ نے عبادت کی بات کاٹی اور غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا

اس کے جاتے ہی ان تینوں نے پہلے سنجیدگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر تینوں کے قہقہے بلند ہوئے۔۔

ہاہاہاہا۔۔ گڑیا بہت ستاتی ہو تم میرے بیٹے کو۔۔

روپ نے پیار سے عبادت کا گال کھینچا

بڑی ماں۔۔ ویسے چہرہ دیکھنے لائق تھا ان کا۔۔

عبادت کھلکھلا کر ہنسی تو بالاج خانزادہ نے اس

کے سر پر ہاتھ رکھتے بہروز خانزادہ اور اس

کو ڈھیروں دعائیں دیں

میں بہروز کو ابھی جا کر منا لیتی ہوں ورنہ سچ میں

ناراض ہو جائیں گے۔۔

عبادت نے آم کاٹے اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی

بہروز خانزادہ کے پیچھے کمرے میں آگئی

بہروز خانزادہ صوفے کی پشت پر سر ٹکا کر

آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا

بہروز۔۔ میں آپ کے لیے مینگو لے کر آئی ہوں

چلیں غصہ چھوڑیں اور آم کھائیں۔۔

عبادت بہروز خانزادہ کے ساتھ ہی صوفے پر

ٹک گئی پر بہروز خانزادہ نے اس کی بات

کا کوئی رسپانس نہیں دیا

اچھا نا سوری۔۔میں مزاق کر رہی تھی۔۔غصہ

چھوڑ دیں اور آم کھائیں۔۔

عبادت نے بہروز خانزادہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو

اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا

عبادت مجھے اکیلا چھوڑ دو پلیز۔۔بہروز خانزادہ

نے اسی پوزیشن میں بیٹھے کہا

میں سوری بول تو رہی ہوں پھر نخرے کیوں

کر رہے ہیں۔۔ایک تو مجھے موٹی عورت بولا

اور اب نخرے بھی دکھا رہے ہیں

عبادت نے زرا سا منہ پھلا کر کہا

عبادت میں نے کہا نا مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔ایک

بار کی کہی بات تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آتی؟؟

بہروز خانزادہ آنکھیں کھول کر سیدھا ہوتے

غصے سے چلایا تو عبادت ایک دم چپ سی کر گئی

کیا ہو گیا ہے۔۔ غصہ کیوں کر رہے ہیں میں

تو مزاق۔۔

شٹ اپ۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔

بہروز خانزادہ نے غصے سے انگلی اٹھا کر کہا تو

عبادت اس بار کچھ نہ بولی

تم سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔ نہیں بلکہ مجھے یہ

بتاؤ تم سب کے سامنے کیا ثابت کرنا

چاہتی ہو کہ تم بہت مظلوم ہو اور میں بہت ظالم۔۔

بہروز خانزادہ نے سرد لہجے میں کہا اس

کی آنکھوں میں سرد پن دیکھ کر عبادت خاموشی

سے نظریں جھکا گئی

اب چپ کیوں ہو بولو۔۔۔نیچے تو بہت زبان چل

رہی تھی تمہاری۔۔۔اب بھی بولو۔۔

بہروز خانزادہ نے جتاتے ہوئے کہا

س۔۔سوری۔۔عبادت نے سر جھکائے آنسو

چھپانے کی کوشش کرتے کمزور سی آواز میں کہا

اوریئلی۔۔تو تمہیں لگتا ہے میں نے اتنی بکواس

تمہارا سوری سننے کے لیے کی ہے؟؟

بہروز خانزادہ کا لہجہ پہلے سے بھی سخت ہوا عبادت

کے گلے میں آنسوؤں کا گولا اٹکا

جاؤ یہاں سے میرا مزید دماغ خراب مت کرو۔۔

بہروز خانزادہ نے غصے سے رخ موڑا تو عبادت

اس کی اتنی بے رخی پر سسک پڑی

بہروز خانزادہ نے جھٹکے سے مڑ کر عبادت کی

طرف دیکھا جو سر جھکائے رو رہی تھی

عبادت۔۔م۔۔میں۔۔مزاق کر رہا تھا۔۔

بہروز خانزادہ اس کے آنسوؤں پر فوراً نرم پڑا

اس نے عبادت کو نرمی سے اپنے ساتھ لگایا

عبادت کے آنسو اس کی شرٹ بھگونے لگے۔۔

عبادت۔۔میں واقعی مزاق کر رہا تھا یار۔۔

مزاق کیا صرف تم بابا اور ماما ہی کر سکتے ہو؟ میں

نہیں کر سکتا؟؟

بہروز خانزادہ نے اس کا چہرہ اوپر کرتے آنسو

صاف کیے۔۔

ڈانٹا کیوں؟؟ عبادت نے ہچکی لیتے کہا

ایم سوری۔۔ بہروز خانزادہ نے اس کی آنکھوں پر ہونٹ رکھے۔۔

اب رونا بند کرو اور مجھے آم کھلاؤ میری موٹی۔۔

بہروز خانزادہ نے مسکرا کر شرارت سے کہا تو عبادت بھی مسکرا دی

عبادت نے پلیٹ سے ایک سلائس اٹھا کر بہروز خانزادہ کے آگے کیا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا

مجھے یہ نہیں یہ ٹیسٹ چاہیے۔۔ بہروز خانزادہ نے عبادت کو تھوڑی سے پکڑا اور اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔

آج صبح سے ہی موسم کافی خوشگوار ہو رہا تھا مہر نے

چکن پکوڑے ساتھ چائے بنائی اور سب کو سروکی

اپنی، عبادت، بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ کی چائے

لے کر وہ لان میں آگئی جہاں وہ تینوں ایک گھنٹے

سے پکوڑوں کے انتظار میں سوکھ رہے تھے

لیں جی آپ سب کی چائے ساتھ کرسپی چکن پکوڑے۔۔

مہر نے چائے اور پکوڑے ان سب کے سامنے پڑے

ٹیبل پر رکھتے کہا اور خود مصطفی کے ساتھ والی

کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

مہربانی جنابِ عالیہ۔۔ان پکوڑوں نے بھی ہمیں اپنے

لائق سمجھا ورنہ مجھے تو لگا تھا یہ اگلے سال کی بارش

پر ہی نصیب ہوں گے۔۔

مصطفی نے ایک پکوڑہ پکڑ کر منہ میں ڈالتے مزے

سے کھاتے کہا بہروز خانزادہ اور عبادت نے اپنی ہنسی دبائی

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے پہلے حویلی کے بڑوں کو دیے پھر اینڈ پر آپ کا نمبر آیا ہے۔۔ اور شکر کریں آپ کا نمبر آگیا۔۔ ورنہ جتنے مزے کے بنے ہیں مجھے تو لگا تھا میں بناتے ہوئے کھڑے کھڑے کھا جاؤں گی۔۔

مہر نے دو پکوڑے ایک ساتھ منہ میں ڈالتے کہا اس کا مطلب تم کیچن سے کافی پکوڑے ہضم کر کے آئی ہو۔۔

مصطفیٰ نے ایک آبرو اچکا کر پوچھا کیونکہ مہراب مزید پکوڑے منہ میں ڈال چکی تھی

نہیں تو۔۔ بس چکھتے چکھتے پانچ چھ کھائے تھے۔۔

مہر نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے ساتھ چائے کا کپ پکڑ کر ایک سپ لیا

مہر کی بات پر مصطفیٰ بس اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

لالہ مجھے لگتا ہے شادی کے بعد لڑکیاں اوورایٹنگ کرتی ہیں تاکہ شوہروں سے لڑنے کے لیے طاقت بنا سکیں۔۔

بہروز خانزادہ نے کن اکھیوں سے عبادت کی طرف دیکھا جو مزے سے چائے پکوڑوں کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر اس نے نظریں اٹھا کر غصے سے گھورا تو بہروز خانزادہ نے فوراً پہلو بدلا

بہروز۔۔ اپنے لالہ کو شہ مت دو ورنہ مجھ سے مار کھاؤ گے۔۔

مہر نے بڑے ہونے کا رعب جمایا

میری اتنی مجال۔۔ میں لالہ کو شہ دوں۔۔ یہ تو

خود مجھے پچھلے دنوں کہہ رہے تھے کہ وہ بیوی

بدلنے کا سوچ رہے ہیں اور میں نے چھوٹے بھائی

ہونے کا فرض نبھاتے انہیں سختی سے منع کیا اور

آپ مجھے ہی الزام دے رہی ہیں۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر چائے پیتے مصطفیٰ کو

زبردست اچھو لگا وہ بری طرح کھانسنے لگا جبکہ

مہر کے نین کٹورے آنسوؤں سے بھر گئے۔۔

مطلب میرا اندازہ درست تھا۔۔ بچہ نہیں ہو رہا تو

آپ بیوی بدلنے کا سوچ رہے ہیں

مہر کی آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر پھسلے

عبادت نے بہروز خانزادہ کو زبردست گھوری دی

جس کی وجہ سے اب ان دونوں میں لڑائی

شروع ہو جاتی تھی عبادت کے گھورنے پر بہروز

خانزادہ نے اسے آنکھ ونک کی

ن۔۔ نہیں۔۔ماہ۔۔یہ بدتمیز۔۔ جھوٹ بول۔۔

رہا ہے۔۔ میں کیوں بیوی بدلوں گا۔۔

مصطفیٰ نے مہر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے منمنا کر کہا

کیونکہ ہمارا بے بی نہیں ہو رہا اس لیے۔۔ مہر نے

مصطفیٰ کا ہاتھ جھٹک دیا

تم ہو نا میرا بے بی۔۔ میں تم سے گزارا کر لوں گا۔۔

مصطفیٰ نے مہر کی آنکھوں میں آنسو صاف کیے۔۔

مجھے بہلانے کی ضرورت نہیں ہے سچ مجھے پتا

چل چکا ہے میں ابھی اور اسی وقت بڑے ماموں

کو آپ کی کرتوت بتاتی ہوں۔۔ بہت شوق چڑھا

ہے ناآپ کو پھر سے دلہا بننے کا۔۔

مہر جھٹکے سے اٹھی اور بنا مصطفیٰ کی سنے دھپ دھپ کرتی حویلی کے اندر چلی گئی

اس کے جاتے ہی بہروز خانزادہ کی ہنسی چھوٹ گئی جو اس نے تب سے کنڑول کر رکھی تھی

ویسے لعنت ہو تم پر بہروز خان۔۔ دل تو کر رہا ہے تمہارے دانت توڑ کر تمہیں بولنے لائق ہی نہ چھوڑوں۔۔

مصطفیٰ نے چبا چبا کر غصے سے کہا اور مہر کے پیچھے اندر بھاگا۔۔

ہاہاہاہا۔۔ بہروز خانزادہ کا قہقہہ پھر سے بلند ہوا

شرم کرلیں تھوڑی سی۔۔ عبادت نے اسے شرم دلانی چاہی۔۔

شرم؟؟؟وہ کیا ہوتا ہے؟؟؟میرا اس چیز سے

دور دور تک کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے ڈھٹائی سے ہنستے ہوئے کہا

مجھ سے تو ہے نا۔۔اگر لالہ اور خانی کے بیچ

لڑائی ہوئی نا تو قسم سے میں آج کمرے میں

ہی نہیں آؤں گی۔۔

عبادت کی بات پر بہروز خانزادہ کی ہنسی پل میں

غائب ہوئی

وجہ؟؟؟بہروز خانزادہ نے گھبرا کر پوچھا اسے تو

عبادت کو سینے سے لگائے بغیر نیند ہی نہیں آتی تھی

بس بلاوجہ۔۔عبادت نے چائے کا کپ ٹیبل پر

پٹخا اور آہستہ سے اٹھ کر ان دونوں کے پیچھے

چلی گئی۔۔

بہروز خانزادہ بے چارہ ٹیبل پر پڑے چائے کے کپوں اور پلیٹ میں رکھے پکوڑوں کو گھورتا رہ گیا

ماموں ۔۔مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے ۔۔

بالاج خانزادہ ڈائننگ ہال میں بیٹھا مہر کے ہاتھ کی بنی چائے اور پکوڑوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا روپ پاس بیٹھی موبائل چلا رہی تھی

مہر کی بھیگی آواز پر ان دونوں نے ایک ساتھ سر اٹھا کر مہر کی طرف دیکھا جو سرخ آنکھیں لیے سوں سوں کر رہی تھی

کیا بات ہے مہر ؟؟؟ رو کیوں رہی ہو ؟؟؟ روپ نے کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑتے پیار سے پوچھا

تبھی مصطفیٰ وہاں بھاگتا ہوا آیا۔۔

ک۔۔کچھ نہیں بڑی ماں۔۔مہر کی طبیعت زرا ٹھیک نہیں ہے آرام کرے گی تو ایک دم سیٹ ہو جائے گی۔۔

مصطفیٰ نے ان دونوں کی نظریں بچا کر مہر کے بازو پر چٹکی کاٹی جس کا مطلب تھا وہ اپنا منہ بند رکھے۔۔

نہیں۔۔یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔ ممانی یہ دوسری بیوی لانے کا سوچ۔۔

ماہ۔۔تم کب بڑی ہو گی۔۔ابھی تک بہروز کی شرارتیں نہیں سمجھ سکی تم۔۔

مصطفیٰ کا دل کر رہا تھا اپنا سر دیوار میں مارلے۔۔

بہروز نے کیا کیا ہے؟؟روپ کو ان دونوں کی

سمجھ نہیں آرہی تھی

بڑی ماں بہروز نے اس کے دماغ میں بات ڈال

دی ہے کہ میں دوسری بیوی لانا چاہتا ہوں اور

یہ بیوقوف اس کا یقین کر بیٹھی ہے۔۔

مصطفیٰ کو اب مہر پر غصہ آرہا تھا جس کی شکل

سے لگ رہا ہے اسے ابھی بھی مصطفیٰ کی بات

سے تسلی نہیں ہوئی

بہروز خان کبھی نہیں سدھرے گا۔۔ بالاج خانزادہ

نے تاسف سے سر ہلاتے کہا

بہروز نے کچھ نہیں کیا وہ جھوٹ نہیں بولتا۔۔ مصطفیٰ

اب مکر رہے ہوں گے۔۔ مہر نے مصطفیٰ کی

طرف دیکھتے دانت پیستے کہا

نہیں خانی۔۔ بہروز مزاق کر رہے تھے آپ ان کی

باتوں میں نہیں آئیں۔۔ عبادت کی آواز پر ان

سب نے پیچھے دیکھا تو عبادت چھوٹے چھوٹے قدم

لیتی ڈائننگ ہال میں آ رہی تھی

ہاں۔۔ اب تم بھی میرے معصوم چھوٹے لالہ

کے پیچھے پڑ جاؤ۔۔ جو سچ بولتا ہے وہی بے چارہ

پھنستا ہے۔۔

مہر نے بہروز خانزادہ کی سائیڈ لیتے کہا تو مصطفیٰ

کے ساتھ عبادت نے بھی اپنا سر تھام لیا

اٹینشن ایوری ون۔۔ میں یہاں سے گزر رہا تھا

مجھے لگا کوئی میری تعریف کر رہا ہے تو کیوں

نہ میں وصول کرتا جاؤں۔۔

بہروز خانزادہ کی چہکتی آواز پر سب نے اسے

گھور کر دیکھا سوائے مہر کے۔۔

آؤ بہروز۔۔ بتاؤ ماموں کو کہ مصطفیٰ بیوی بدلنے
کی باتیں کرتے ہیں۔۔ مہر نے مصطفیٰ کی
طرف دیکھتے غصے سے کہا جیسے کہنا چاہ رہی ہو
اب آپ کی شامت پکی۔۔

بابا۔۔ آپ تو جانتے ہیں میں کتنا معصوم ہوں
بہروز خانزادہ نے معصومیت کے ریکارڈ توڑے
ہاں جی۔۔ پورے گاؤں کی معصومیت ایک تم پر
ہی تو ختم ہوتی ہے۔۔۔
بالاج خانزادہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔
ماموں آپ بہروز کو چھوڑیں اور مصطفیٰ کو پکڑیں۔۔
پوچھیں ان سے انہوں نے بیوی بدلنے کا
سوچا بھی کیسے۔۔ مہر بس مصطفیٰ کو ڈانٹ پڑوانا
چاہتی تھی جس نے ایسا سوچا تو سوچا بھی کیوں۔۔

بڑے پاپا۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ مصطفیٰ نے

جھنجھلا کر کہا

مصطفیٰ آپ مکر کیوں رہے ہیں۔۔جب بات کی

ہے تو مانیں بھی۔۔ مہر نے مصطفیٰ کے روبرو

کھڑے ہو کر کہا

ارے یار۔۔ کہاں پھنس گیا میں۔۔ مصطفیٰ کا

دل کر رہا تھا وہ اب بھاگ جائے اس نے پاگلوں

کی طرح کہتے چکراتے سر کو تھاما

دیکھا دیکھا۔۔ مجھ سے شادی کر کے یہ پھنس

گئے ہیں۔۔ مہر پھر سے سوں سوں کرنے لگی

چپ ہو جاؤ تم سب۔۔ بڑے ہو گئے شادی ہو گئی

اور تم بہروز خان۔۔ باپ بننے والے ہو پر

حرکتیں تم سب کی بچوں والی ہیں۔۔ بالاج خانزادہ

نے غصے سے ڈپٹا

تبھی روپ کا موبائل پانی ہوا ڈائننگ ہال میں ایک دم سب چپ ہوئے صرف روپ کے موبائل کی آواز گونج رہی تھی

ہارب کا فون ہے۔۔روپ نے مسکرا کر کہتے موبائل کان سے لگایا پر ہارب کی بات سن کر اس کے چہرے کا رنگ پل میں سفید ہوا

ک۔۔کیا ہوا ہے عروب کو۔۔ہارب تم کیا بول رہے ہو۔۔روپ کی کانپتی آواز اور آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے بالاج خانزادہ جلدی سے کھڑا ہوا اور روپ کے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر اپنے کان سے لگایا۔۔

عروب کا صبح سے بی پی نارمل نہیں ہو رہا اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ سب پلیز فورا لاہور آجائیں۔۔

ہارب کی آواز بہت گھبرائی ہوئی تھی فون بند ہو چکا تھا روپ کا پورا جسم خوف اور گھبراہٹ سے کپکپا رہا تھا

بہروز خان، مصطفیٰ جلدی سے گاڑیاں نکلواو۔۔ ہمیں ابھی لاہور کے لیے نکلنا ہے عروب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔

بالاج خانزادہ کے خود ایک دم پسینے چھوٹ گئے کیونکہ ہارب کی آواز میں گبھراہٹ اور خوف تھا جو بالاج خانزادہ کو بھی خوفزدہ کر گیا تھا

دس منٹ میں اندر روپ بالاج خانزادہ، مصطفیٰ

بہروز خانزادہ، علینہ اور براق خانزادہ لاہور کے

لیے نکل گئے

عروب کا ابھی ساتواں مہینہ چل رہا تھا آج صبح

سے ہی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی پہلے

اس کا بی پی ہائی تھا تو ہارب نے اسے ہلکا پھلکا

ناشتہ کروا کر میڈیسن دے دی۔۔

لیکن تھوڑی دیر بعد عروب کو بلیڈنگ شروع

ہو گئی پیٹ کے نچلے حصے پر اسے درد سے

ٹیسیں اٹھنے لگیں

ہارب ابھی کیچن میں گیا ہی تھا عروب کی چیخوں

پر وہ جلدی سے بھاگتا کمرے میں آیا تو عروب

درد سے کراہ رہی تھی

عروب۔۔ کیا ہوا کہاں درد ہو رہا ہے ؟؟ ہارب

نے عروب کے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسے

بیٹھایا۔۔

ہ۔۔ہارب۔۔ بہت درد ہو رہا ہے۔۔ عروب کے

آنسو، اس کا درد سے کراہنا ہارب کو پریشان

کر گیا اس کے جلدی سے ہوسپٹل فون کر کے

ایمبولینس منگوائی

اس وقت عروب ہوسپٹل کے پیشینٹ روم میں درد

سے چلا رہی تھی بلیڈنگ رک ہی نہیں رہی تھی

لیڈی ڈاکٹر نے ہارب سے کہا کہ عروب کی

طبیعت ٹھیک نہیں ہے انہیں فوراً آپریشن کرنا

پڑے گا۔۔

ہارب کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔

لیکن ڈاکٹر۔۔ عروب کا ابھی ساتواں مہینہ ہے

اتنی جلدی آپریشن کیسے ؟؟

ہارب کے منہ سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے

ہارب۔۔۔۔

تبھی عروب کی درد سے کرلاتی آواز پیشنٹ روم

سے باہر آئی تو ہارب کے دل کو کچھ ہونے لگا

آپ خود ڈاکٹر بننے والے ہیں ان کی کنڈیشن

آپ کے سامنے ہے اگر ہم نے آپریشن نہیں کیا

تو ان کی جان بھی جا سکتی ہے

ڈاکٹر نے ہارب کو حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا

نہیں۔۔ میری بیوی کو کچھ نہیں ہو گا آپ آپریشن

کی تیاری کریں۔۔

ہارب اجازت دیتے ہی پیشنٹ روم میں عروب کے

پاس بھاگا کیونکہ وہ ہارب کو ہی پکارے جا رہی تھی

عروب میری جان۔۔

ہارب فوراً عروب پر جھکا اور اس کے ماتھے پر

ہونٹ رکھے۔۔

ہ۔۔ہارب۔۔مجھے کیا ہو رہا ہے؟؟مجھے پین

کیوں ہو رہا ہے؟؟میرا بچہ تو ٹھیک ہے نا؟؟

عروب نے ہارب کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں

میں تھامتے درد سے کراہتے پوچھا

ک۔۔کچھ نہیں بس طبیعت تھوڑی ٹھیک نہیں ہے

ابھی ٹھیک ہو جائے گی۔۔تم ٹینشن مت لو۔۔

ہارب نے عروب کے آنسو صاف کیے

ہ۔۔ہارب۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اگر مجھے

کچھ ہو۔۔

شٹ اپ عروب۔۔ہارب نے اسے فوراً ٹوکا تو

عروب کے آنسو تواتر بہے

ہارب۔۔میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔

عروب نے روتے ہوئے کہا

آپ مجھے معاف کردو۔۔میں نے آپ کا بہت

دل دکھایا آپ پر تہمت لگائی۔۔مجھے لگتا

ہے مجھے ان سب کی سزا مل رہی ہے۔۔

ہارب کا ہاتھ اب بھی عروب کے ہاتھوں میں تھا

ایسا نہیں ہے عروب۔۔مجھے تم سے کوئی شکایت

نہیں ہے تم بس جلدی سے۔۔

آاااہ۔۔

عروب کی چیخیں پھر سے بلند ہوئیں۔۔تو ہارب

کا دل خوف سے لرزنے لگا۔۔

عروب۔۔

بالاج خانزادہ اور روپ پیشنٹ روم میں داخل ہوئے

باقی سب باہر کھڑے ہو گئے۔۔

بالاج خانزادہ اور روپ جلدی سے عروب کے

پاس آئے عروب کے چہرے کا رنگ پیلا پڑ

گیا تھا درد کی لہریں اس کے چہرے پر واضح

تھیں وہ ماں باپ تھے اپنی بیٹی کو درد میں

دیکھ کر انہیں ہول اٹھنے لگے

بابا۔۔ ماما۔۔ مجھے معاف کر دیں میں آپ کی

بہت بری بیٹی ہوں۔۔ دیکھیں میں نے آپ

کا دل دکھایا اب مجھے سزا مل رہی ہے۔۔

بالاج خانزادہ اور روپ عروب کے دائیں بائیں

بیٹھ گئے تھے عروب کی حالت دیکھ کر روپ

کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جبکہ درد سے کراہتی اپنی بیٹی کو دیکھ کر بالاج خانزادہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے

عروب میرے بچے۔۔ تمہارے بابا نے تمہیں معاف کر دیا ہے ہمیں ہماری بیٹی سے کوئی شکایت نہیں ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے عروب کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا آنسو اس کے گالوں پر پھسلے۔۔

ہارب ڈاکٹر کو بلانے چلا گیا تھا کیونکہ عروب درد سے بلبلا رہی تھی

سچ تو یہ ہے بابا۔۔ میری غلطی معافی کے قابل نہیں تھی میں سزا کی حقدار تھی پھر بھی آپ سب نے مجھے معاف کر دیا۔۔

عروب نے پھوٹ پھوٹ کر روتے کہا تو بالاج

خانزادہ نے اس کے آنسو صاف کیے

میں اپنی بیٹی کو معاف کر چکا ہوں۔۔ بالاج خانزادہ

نے پر یقین لہجے میں عروب سے کہا تو عروب

روتے ہوئے درد سے کراہنے لگی

ڈاکٹر جلدی سے آئی اس نے عروب کا بی پی

چیک کیا پیچھے ایک نرس بھی آئی جس کے

ہاتھ میں فائل تھی

ڈاکٹر ہارب۔۔ آپ اس فائل پر سائن کر دیں۔۔

نرس نے فائل ہارب کی طرف بڑھائی۔۔

ہارب جانتا تھا اس فائل میں کیا لکھا ہے اگر

آپریشن کے دوران ماں یا بچے کو کچھ ہوا تو

ہوسپٹل انتظامیہ زمہ دار نہیں ہو گی کیونکہ عروب

کی حالت بگڑ رہی تھی

ہارب نے کانپتے ہاتھوں سے فائل پکڑی اور

سائن کر دیئے اس دوران عروب کی چیخیں

پھر سے بلند ہوئیں ہارب جلدی سے عروب کے

پاس آیا

عروب ہمت رکھو کچھ نہیں ہو گا میں تمہارے

پاس رہوں گا تمہارے ساتھ۔۔

ہارب نے عروب کے آنسو صاف کیے۔۔

ہارب۔۔ میرے بچے کو تو کچھ نہیں ہو گا نا؟؟

عروب نے گہرے سانس لیتے روتے ہوئے پوچھا

تم دونوں کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ سمجھی تم۔۔

ہارب نے زرا سخت لہجے میں کہا

آپ مجھ سے خفا تو نہیں ہیں نا؟؟ عروب نے

ہارب کی شرٹ مٹھی میں دبوچ لی

نہیں عروب۔۔تم میری محبت ہو میں تم سے

کیسے خفا ہو سکتا ہو۔۔میری پہلی محبت ہو تم۔۔

جانتی ہو جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا

میں تب ہی تم سے محبت کر بیٹھا تھا لیکن

ہمارے بیچ جو مالک اور غلام کا رشتہ تھا اس نے

میرے قدم روک لیے۔۔

سچ یہی ہے عروب۔۔ہارب پہلی نظر میں ہی

تمہارا دیوانہ ہو گیا تھا۔۔

ہارب کا اورار عروب حیرت اور بے یقینی سے

سننے لگی بالاج خانزادہ اور روپ کی حالت بھی

عروب سے مختلف نہ تھی

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔ہارب کی

آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔

میں مر جاؤ گا تمہارے بغیر۔۔ خبر دار جو ایک پل کے لیے بھی مجھ سے دور ہوئی میں تمہیں بہت بڑی سزا دوں گا۔۔

خود میں ہمت پیدا کرو عروب۔۔ میری خاطر ہمارے بچے کی خاطر، تمہیں اپنے ہارب کے پاس واپس آنا ہے۔۔ یاد رکھنا۔۔

ہارب نے عروب کے بالوں میں لب رکھے عروب ابھی بھی حیرت انگیز کیفیت میں تھی ایک دم درد کی لہر پھر سے پورے وجود میں اتری

آاااااہ۔۔۔

عروب کی بلند چیخوں پر سب کے دل خوف سے لرزے عروب کو آپریشن تھیٹر میں شفٹ

کر دیا گیا اس کا آپریشن شروع ہو چکا تھا ہارب کے ساتھ باقی سب آپریشن تھیٹر کے باہر پریشان کھڑے تھے ہارب کی ہمت ہی نہ ہوئی اندر جانے کی۔۔وہ باہر لرزتے وجود سے کھڑا ہو کر عروب کے لیے دعائیں مانگ رہا تھا گھر فون کر کے اس نے حشمت علی اور زرینہ کو بھی بتا دیا تھا وہ بھی عروب کے لیے دعائیں مانگ رہے تھے

روپ منہ میں ورد کرتے اللہ سے عروب اور اس کے بچے کی سلامتی کے لیے دعائیں مانگ رہی تھی۔۔

کچھ دیر بعد نرس باہر آئی تو ہارب جلدی سے نرس کی طرف متوجہ ہوا

بیٹا ہوا ہے لیکن اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے

اس لیے اسے نرسری شفٹ کر دیا گیا ہے اور

پیشنٹ کا آپریشن ابھی جاری ہے

جہاں انہیں بیٹا پیدا ہونے کی خوشی ہوئی تھی

وہیں عروب کی طبیعت کا سن کر وہ یہ خوشی

محسوس بھی نہ کر سکے

ہارب کو اب لگ رہا تھا اس کے جسم سے

جان نکل رہی ہو اس کی ٹانگیں کھڑے ہونے

سے انکاری ہو گئیں۔۔

وہ جھٹکے سے مڑا اور پریئر روم میں آ کر اس

نے وضو کرتے جائے نماز بچھالی۔۔

رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس نے اپنے

گناہوں کی معافی مانگی۔۔

کتنی ہی دیر وہ سجدے میں گر گرا کر اللہ سے

عروب اور اپنے بچے کی زندگی مانگتا رہا

یااللہ۔۔ میرا تیرا گنہگار بندہ ہوں مجھے معاف

کر دے۔۔ تو سب کو معاف کرتا ہے تو بہت

رحیم ہے تیرے حکم کے بغیر ایک پتا بھی

نہیں ہلتا۔۔

میں تیری رضا میں راضی ہوں مالک۔۔ میں تجھ

سے اپنی بیوی اور بچے کی زندگی مانگ رہا ہوں

میری دعا قبول کر لے۔۔

میرا خواب سچ نہ ہو۔۔ مجھے معاف کر دے میرے

اللہ۔۔ مجھے معاف کر دے

ہارب کتنی ہی دیر جائے نماز پر بیٹھا روتا تڑپتا

رہا اس کے دماغ میں عروب کی کل رات

کی محبت بھری باتیں گونجنے لگی

ہارب میرا دل چاہتا ہے ہمارا بیٹا ہو۔۔ عروب نے

ہارب کے سینے پر سر رکھتے کہا

ہمم۔۔ اللہ بہتر کرے گا۔۔ تم اللہ سے

دعا مانگا کرو۔۔ ہارب نے عروب کے خوبصورت

چہرے پر نظریں جمائے کہا

پریگننسی میں وہ اور بھی خوبصورت ہو گئی تھی یا

پھر ہارب کی محبت نے اسے مزید خوبصورت

بنا دیا تھا

جی۔۔ اور میں نے تو نام بھی سوچ لیا ہے۔۔

عروب نے خوشی سے مسکرا کر کہا

ہاں ٹھیک ہے لیکن ابھی مت بتانا۔ جب بے بی

اجائے گا تب بتانا۔۔ تب کی فیلنگ ہی کچھ

اور ہو گی۔۔

ہارب نے اسے فوراً منع کر دیا تو عروب نے

مسکرا کر ہارب کے ہونٹوں پر ہلکی سی

جسارت کر دی

کیوں مجھے تڑپاتی ہو۔۔پتا بھی ہے میں پہلے

ہی ضبط کر کے بیٹھا ہوں اور تم مجھے اکسانے

سے باز نہیں آتی۔۔

ہارب نے عروب کو گھورتے کہا

میں نے تو ایک کس کیا ہے۔۔ عروب نے

معصومیت سے منمنا کر کہا

میری جان۔۔ایک کس کیا کچھ کر دیتی ہے

تمہیں اندازہ ہی نہیں ہے۔۔یہ ایک کس ساری

رات کی نیند برباد کر دیتی ہے، یہ ایک کس

اچھا خاصا بہکا دیتی ہے، یہ ایک کس اکسانے

میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی اور یہ ایک کس سوئے

ہوئے شیر کو جگا دیتی ہے اور تم بس ایک کس

کر کے معصوم بن جاتی ہو۔۔

ہارب نے اسے ڈیٹیل سے سمجھایا تو عروب بے

چاری اس کا منہ تکتی رہ گئی

کیونکہ اس کے مطابق اس نے ایک کس ہی

تو کی تھی۔۔

ہارب۔۔مجھے ڈانٹا نہ کریں۔۔میرا بیٹا اجائے

گا نا تو وہ بالکل بھی برداشت نہیں کرے گا۔۔

عروب نے مصنوعی رونی صورت بنا کر کہا

میں نے کب ڈانٹا۔ڈرامے باز۔۔میں نے تو

پیار سے سمجھایا ہے بس۔۔۔

ہارب نے بھی عروب کے ہونٹوں پر جسارت کردی تو وہ شرم سے سرخ پڑ گئی

اب ایک کس سے آپ کا کچھ نہیں بگڑے گا کیونکہ یہ کس آپ کی طرف سے ہوئی ہے

ہے نا؟؟

عروب نے فوراً خود کو کمپوز کرتے غصے سے گھور کر کہا تو ہارب مسکرا کر لیٹ گیا اور عروب کو اپنے ساتھ لیٹا لیا

ہارب جائے نماز پر بیٹھا عروب کی باتیں یاد کرتے بھیگی آنکھوں سے مسکرا رہا تھا وہ گہرا سانس لیتے اٹھا اور پریئر روم سے باہر آ گیا

جیسے ہی وہ آپریشن تھیٹر کی جانب آیا تو اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی روپ بالاج

خانزادہ کے سینے سے لگی رو رہی تھی مصطفیٰ

اور بہروز خانزادہ بھی ایک دوسرے کے گلے

لگے تھے

ہارب کا دل انجانے خوف سے دھڑکا وہ بھاری

قدموں سے ان سب کے قریب آیا۔۔

ک۔۔ کیا ہوا؟؟ عروب ٹھیک تو ہے نا؟؟

ہارب کے پوچھنے پر ان سب نے ایک دوسرے

کی طرف دیکھا

خوف کی لکیریں اس کی آنکھوں میں واضح تھیں

دل نے شدت سے دعا کی کہ عروب کو کچھ

نہ ہوا ہو۔۔

دل کفیل، دل سبیل، دل بخیل"

راستے قلیل، غم طویل پھر عزرائیل

عشق واجب، وفا لازم، درد واجب، دوا لازم

"ہجر واجب، سزا لازم، روگ واجب پھر دعا لازم

ہارب میں مر جاؤں گی۔۔

فرق نہیں پڑتا۔۔

جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میرا سکون

تباہ ہوا ہے۔۔

عروب ہوسپٹل کے بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی

ڈاکٹر اس کی جان بچانے کی پوری کوشش کر رہے

تھے پر اس کی بلیڈنگ رک ہی نہیں رہی تھی

چہرے پر آکسیجن ماسک لگا تھا ذہن اس کا اب

بھی بیدار تھا ہارب کی باتیں اس کے دماغ میں

گھوم رہی تھیں

اس نے زندگی کی امید چھوڑ دی سانسوں کی

ڈور کو ٹوٹنے کی اجازت دے دی۔۔

کتنی بد بخت تھی وہ۔۔اپنے باپ کی لاج نہ رکھ

سکی۔۔ محبت میں اتنی خود غرض ہو گئی کہ اسی

محبت کو رسوا کر دیا۔۔

عروب کا دل چاہا ابھی وہ مر جائے۔ہارب

اور باپ کی اس کی وجہ سے رسوائی ہوئی ہے

پھر بھی انہوں نے عروب کو معاف کر دیا۔۔

ہاں۔۔انہوں نے عروب کو معاف کر دیا۔۔

بابا اور ہارب کے مجھے معاف کر دیا اور ہارب کے

کچھ دیر پہلے کہے جانے والے الفاظ۔۔

جانتی ہو جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا"

" میں تب ہی تم سے محبت کر بیٹھا تھا

عروب کی بند آنکھوں سے پانی نکلا۔۔۔ہارب اس سے محبت کرتا تھا اور اس نے کبھی اسے بتایا ہی نہیں۔۔

اگر چاہتا تو عروب سے اپنی محبت کا اظہار کر سکتا تھا لیکن اس نے ان دونوں کے بیچ میں آئے فرق کو دیکھتے اپنی محبت دل میں ہی دفن کر لی پر عروب ایسا نہ کر سکی۔۔۔اس نے غلط راستہ اپنا کر ہارب کو اپنا بنا لیا۔۔۔

اگر ہارب چاہتا تو نکاح کے دن ہی عروب کو اپنا لیتا۔۔اسے اپنے دل کی بات بتاتا۔۔ لیکن اس نے عروب کی خود غرضی پر اسے سزا دی۔۔

لیکن وہ بھی بندہ بشر تھا کب تک اپنی محبت سے دور رہتا۔۔اس کی محبت اس کی محرم اس

کی بیوی بن چکی تھی

کب تک وہ اس کے حقوق سے نظریں چراتا۔۔

سنگدل وہ پہلے ہی نہیں تھا بالآخر عروب کی محبت کے آگے وہ ہار گیا اور خود کو عروب کے نام کر دیا

پر بد قسمتی سے اسی دن ان کے ہجر کا فیصلہ ہو گیا عروب ہارب سے بچھڑ گئی۔۔

اس نے عروب سے کہا تھا اگر وہ اسے چھوڑ کر گئی تو وہ اسے معاف نہیں کرے گا۔۔

اور عروب چلی گئی۔۔اسی دن اس کی سزا بھی شروع ہو گئی۔۔

ایک مہینہ ہارب کی یاد میں تڑپتے گزارا،

دوسری طرف ہارب بھی عروب کی ایک جھلک کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔

رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس نے اپنی بیوی
کو معاف کیا پھر خود معافی مانگی
اللہ نے ہارب کی دعا قبول کی اور وہ دونوں پھر
سے ایک ہوئے۔۔
پر آزمائش ابھی ختم کہاں ہوئی تھی آزمائش تو
ابھی شروع ہوئی تھی۔۔
لیکن عروب کو اس آزمائش پر پورا اترنا تھا کیونکہ
تھوڑی دیر پہلے ہارب نے کہا تھا اگر وہ اسے
چھوڑ کر گئی تو وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔
عروب کیوں جاتی اپنے ہارب کو چھوڑ کر۔۔
اب تو ان کی زندگی میں ننھا مہمان آگیا تھا ان
کی محبت کی نشانی۔۔ان دونوں کا بچہ۔۔
نہیں وہ ہارب سے دور نہیں جائے گی۔۔اسے

ہمت کرنی ہو گی۔۔زندگی بہت خوبصورت ہے

اور اسے مزید خوبصورت ہارب کے ساتھ نے

بنانا تھا عروب کو ہارب کے ساتھ خوبصورت

زندگی گزارنی ہے اسے ہمت کر کے اپنی سانسوں

کی ڈور کو ٹوٹنے نہیں دینا۔۔

روپ۔۔

روپ بینچ پر بیٹھی بے آواز رو رہی تھی بالاج

خانزادہ نے اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کے

کندھے پر ہاتھ رکھا

آپ نے کہا تھا کہ عروب مر جائے۔۔دیکھیں

میری عروب مر رہی ہے۔۔

روپ نے پھوٹ پھوٹ کر روتے کہا تو روپ کے

الفاظوں سے بالاج خانزادہ کے دل پر کاری ضرب لگی

نہیں روپ۔۔ میری بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔ میرا

اللہ مجھے مایوس نہیں کرے گا

بالاج خانزادہ نے سر پیچھے دیوار سے ٹکا کر کہا

آنکھوں سے آنسو نکل کر کنپٹی میں جذب ہوئے

آپ دعا کریں میری عروب کو کچھ نہ ہو اور نہ

میں خود بھی مر جاؤں گی۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کی طرف دیکھتے کہا تو وہ

تڑپ اٹھا۔۔

اللہ نہ کرے۔۔ تم مایوس کیوں ہو رہی ہو۔۔

بالاج خانزادہ نے سیدھے ہو کر بیٹھتے روپ کے

آنسو صاف کیے۔۔

آپریشن تھیٹر سے نرس باہر آئی اور ادھر ادھر دیکھنے

لگی بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ جلدی سے نرس کی طرف

متوجہ ہوئے۔۔

ڈاکٹر ہارب کہاں گئے ؟؟ نرس نے ان دونوں کو

اپنی طرف متوجہ پا کر پوچھا

وہ پریئر روم گئے ہیں آپ کو کچھ چاہیئے تو بتا دو۔۔

مصطفیٰ نے جلدی سے کہا

نہیں اٹس اوکے۔۔پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے

ڈاکٹر ہارب کو آپ اندر بھیج دیں ان سے کچھ

ڈسکس کرنا ہے۔۔

نرس کے الفاظوں پر ان سب کی رکی سانسیں

بحال ہوئیں روپ روتے ہوئے مسکرا دی اور

منہ پر ہاتھ پھیر کر اللہ کا شکر ادا کیا

بہروز خانزادہ خوشی سے مصطفیٰ کے گلے لگ گیا

بالاج خانزادہ وہیں کھڑے سجدے میں گر گیا۔۔

علینہ اور براق خانزادہ نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا

پاس سے گزرتے لوگ ان سب کو مسکرا کر

دیکھتے گزر رہے تھے کیونکہ جس جگہ وہ کھڑے

تھے ان کے چہروں پر چھلکتی خوشی دیکھ کر لوگ

سمجھ گئے تھے

بالاج خانزادہ نے سجدے میں جھک کر اپنے

اللہ کا شکر ادا کیا روپ نے بالاج خانزادہ کو کندھوں

سے پکڑ کر اٹھایا اور اس کے سینے لگ گئی

سب کی دعاؤں سے برا وقت ٹل گیا تھا رب

کے لمبے سجدے اس کی معافیاں اللہ نے قبول

کرلی تھیں

وہ پریئر روم سے آپریشن تھیٹر کی طرف آرہا تھا

روپ بالاج خانزادہ کے سینے لگی رو رہی تھی بہروز

خانزادہ اور مصطفیٰ بھی ایک دوسرے کے گلے

لگے تھے۔۔

ہارب کے پیروں تلے زمین کھسکی دل انجانے

خوف سے دھڑکا ٹانگیں ہلنے سے انکاری ہوئیں

وہ بمشکل دیوار کا سہارا لے کر ان سب کے

پاس گیا

ک۔۔ کیا ہوا؟؟ عروب ٹھیک تو ہے؟؟

ہارب کے چہرے پر خوف واضح تھا بہروز خانزادہ

نے مصطفیٰ کی طرف دیکھتے اسے آنکھ ماری تو

مصطفیٰ نے تاسف سے دائیں بائیں سر ہلایا

ہارب۔۔ عروب تم سے بہت خفا ہے وہ بے ہوشی

میں یہی کہہ رہی ہے اسے تمہاری یہ معصوم

اور پیاری شکل نہیں دیکھنی۔۔

افسوس۔۔ تم اندر نہیں جا سکتے۔۔

بہروز خانزادہ کی آنکھوں میں چھپی شرارت

ہارب دیکھ ہی نہ سکا۔

ل۔۔ لیکن۔۔ کیوں؟؟ میں نے کیا کہا اسے؟؟

ہارب بہروز خانزادہ کی بات پر پریشان ہو گیا

اور یہ بھول گیا کہ عروب تو اندر بے ہوش ہے

ہارب کے تھوک نگلتے سر پر پریشانی سے

ہاتھ پھیرا مصطفیٰ اور بہروز خانزادہ کو اس کے

چہرے کے اڑے رنگ دیکھ کر ہنسی آ رہی تھی

تم کبھی نہیں سدھرو گے۔۔

روپ کو ہارب کی شکل پر ترس آ ہی گیا اس نے

بہروز خانزادہ کے بازو پر چپت لگاتے کہا تو ہارب

جو سوچ رہا تھا کہ اس سے اب کونسی غلطی

ہو گئی جو عروب اس کی شکل ہی دیکھنا نہیں چاہتی

وہ چونک کر روپ کی طرف متوجہ ہوا تو روپ

مسکرا رہی تھی

ہارب نے ناسمجھی سے سب کی طرف دیکھا تو

وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر

مسکرا رہے تھے

ویسے تم اتنے بے وقوف ہو گے یہ مجھے آج پتا

چلا ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے ہارب کو شانوں سے تھام کر کہا

جی۔۔میں سمجھا نہیں۔۔ہارب تو جیسے عقل سے

پیدل ہو گیا تھا

او بھائی۔۔ادھر دیکھو۔۔تمہاری بیوی اب ٹھیک

ہے اور ڈاکٹر تمہیں اندر بلا رہی ہے۔۔

بہروز خانزادہ کو لگا اس کے مزاق کی واٹ لگ چکی ہے دل ہی دل میں اس نے سوچ لیا وہ ہارب سے آئندہ کوئی مذاق نہیں کرے گا کیونکہ وہ تو مذاق کا مزہ خراب کرنے میں خوب ماہر لگا تھا۔۔

بہروز خانزادہ کی بات پر ہارب کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا وہ بنا سب کی طرف دیکھے اندر بھاگا۔۔

عروب کا آپریشن ہو گیا تھا اس کے ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی چہرے کا رنگ پیلا زرد ہو گیا تھا سفید سوکھے ہونٹ آپس میں پیوست تھے۔۔

ڈاکٹر ہارب۔۔اپ کی مسز نے بہت ہمت دکھائی ہے اور انہوں نے پین بھی بہت برداشت کیا ہے

اس لیے ہم نے انہیں انجیکشن دے دیا ہے تاکہ

یہ کچھ گھنٹے آرام کر لیں۔۔

ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیتے ہیں آپ کو

ان کے آرام کا پورا خیال رکھنا ہے

ڈاکٹر بول رہی تھی اور ہارب عروب کے مرجھائے

چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں ڈاکٹر کی بات

سن کر وہ حیران ہوا تھا کہ عروب نے بہت

ہمت دکھائی ہے وہاں اسے یہ سن کر درد اٹھا

تھا کہ عروب نے بہت پین برداشت کیا ہے۔۔

ڈاکٹر چلی گئی تھی ہارب نے عروب کی طرف

محبت پاش نظروں سے دیکھا پھر پیار سے اس

کے ماتھے پر ہاتھ پھیرا

ابھی تو بخش رہا ہوں ذرا ہوش میں آؤ پھر تم

سے سارے حساب لوں گا اور اپنے بیٹے کی

مبارکباد بھی دوں گا۔۔

ہارب نے جھک کر عروب کے بائیں کان میں

مدھم سرگوشی کی پھر اس کے بائیں گال پر نرمی

سے ہونٹ رکھ کر پیچھے ہو گیا

بالاج خانزادہ نے پورے ہوسپٹل میں مٹھائی اور

پیسے بانٹے۔۔اس نے بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ

کو گاؤں بھیج دیا تاکہ وہ یہ خوشی گاؤں میں

بھی سب کو سنا دیں اور وہاں بھی مٹھائی بانٹیں

بہروز خانزادہ کا دل کر رہا تھا ایک بار وہ اپنے

بھانجے کو دیکھ لے پر بالاج خانزادہ نے صاف

منع کر دیا اور کہا کہ ننھے مہمان کو سب سے

پہلے ہارب اور عروب دیکھیں گے۔۔

وہ اپنا سامنہ لے کر مصطفیٰ، علینہ اور براق خانزادہ
کے ساتھ گاؤں روانہ ہو گیا
عروب کو ابھی ہوش آنے میں وقت تھا اسے روم
میں شفٹ کر دیا گیا تھا ہارب عروب کی طرف
سے تسلی پا کر اپنے بیٹے کو دیکھنے نرسری آیا
اس کا بچہ ایک شیشے کے باکس میں تھا اور
کافی کمزور تھا جلدی پیدا ہونے کی وجہ سے اسے
باکس میں رکھا گیا تھا وہ چھوٹے چھوٹے سانس
لے رہا تھا چھوٹی سی آنکھیں بند تھیں ننھے ہاتھوں
کی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھیں
ہارب اسے چھو کر محسوس کرنا چاہتا تھا لیکن
کر نہیں سکا اس نے گہری سانس لیتے نم آنکھیں
صاف کیں اور پاکٹ سے موبائل نکال کر اپنے

بیٹے کی تصویر لی۔۔

اس کا سرخ و سفید رنگت دیکھ کر ہارب ہولے

سے مسکرایا کیونکہ اس کے نین نقوش اور

رنگت عروب جیسی تھی۔۔

ہارب ایک پیار بھری نظر اپنے بچے پر ڈال کر

نرسری سے باہر آگیا

بالاج خانزادہ اور روپ کینٹین گئے تھے ہارب سیدھا

عروب کے پاس آیا اسے ابھی بھی ہوش

نہیں آیا تھا۔۔

ہارب کرسی گھسیٹ کر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا

اس نے عروب کے ڈرپ لگے ہاتھ کو اپنے

ہاتھوں میں لیا اور ہونٹوں سے لگایا

ہارب کا لمس ملتے ہی عروب نے ہلکی سی آنکھیں

کھولیں تو ہارب اسی کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا

ہ۔۔ہارب۔۔

عروب نے نقاہت زدہ آواز میں کہا تو ہارب کی
مسکراہٹ گہری ہوئی

میری جان۔۔ہارب نے اٹھ کر عروب کے
ماتھے پر لب رکھے تو عروب نے آنکھیں بند
کرتے ہارب کا لمس محسوس کیا

ہ۔۔ہارب۔۔میرا بچہ۔۔

عروب نے سب سے پہلے اپنے بچے کا پوچھا۔۔
فکر مت کرو وہ ٹھیک ہے جلدی پیدا ہوا ہے
تو اسے نرسری میں رکھا ہے۔۔

ہارب نے نرمی سے عروب کے بالوں میں
ہاتھ پھیرتے کہا وہ نڈھال لگ رہی تھی ہونٹ

سفید اور خشک تھے

عروب کو پانی کی طلب ہوئی اس نے تھوک نگلتے

خشک گلا تر کرنا چاہا

پانی۔۔

عروب نے ہارب کی طرف دیکھتے کہا تو وہ ہلکا سا

مسکرایا پھر عروب کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا

پیاس لگی ہے؟ ہارب نے زو معنی انداز میں پوچھا

تو عروب نے ہلکا سا سر ہلا دیا

ہارب ہلکا سا اٹھا اور عروب کے ہونٹوں پر

جھک گیا عروب نے حیرت سے آنکھیں بڑی کرتے

ہارب کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کیے اس

کے ہونٹوں سے خود سیراب کر رہا تھا عروب نے

آہستہ سے آنکھیں بند کیں اور ہارب کے

ہونٹوں سے اپنی پیاس بجھانے لگی۔۔

کتنے ہی لمحے وہ دونوں ایک دوسرے کے ہونٹوں

پر ہونٹ رکھے مدہوش رہے

پھر ہارب نے آہستہ سے عروب کے ہونٹوں کو

آزادی بخشی تو عروب نے فوراً آنکھیں کھول

کر ہارب کی طرف دیکھا

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ ہارب نے اپنے ہونٹوں

پر زبان پھیرتے عروب کے گیلے لمس کو

خود میں اتارا

ڈر لگا تھا؟؟ عروب کی نگاہیں ہارب کے چہرے

پر ٹکی تھیں

ہمم۔۔ بہت ڈر گیا تھا۔۔

کیوں؟؟؟ آپ نے تو کہا تھا آپ کو فرق نہیں پڑے گا۔۔

میں نے تو اور بھی بہت کچھ کہا تھا۔۔

کیا کہا تھا؟؟

یہی کہ مجھے تم سے پہلی نظر کی محبت ہے۔۔

محبت چھپا کر تو نہیں رکھتے۔۔

یک طرفہ محبت تھی اس لیے چھپا گیا۔۔

اور اب؟؟ عروب نے جذبات لٹاتی نظروں

سے ہارب کی طرف دیکھتے پوچھا

اب تو مجھ سے زیادہ تم میرے عشق میں پاگل

ہو۔۔اتنی پاگل کہ موت سے لڑ کر واپس آگئی،

صرف میرے لیے۔۔

ہارب نے عروب کے ماتھے پر ماتھا ٹکایا تو ان

دونوں کی سانسیں آپس میں ٹکرانے لگیں

نہیں تو۔۔میں تو اپنے بچے کے لیے آئی ہوں۔۔

عروب نے مسکرا کر کہا تو ہارب بھی مسکرایا۔۔

ہمم۔۔ ہم دونوں کے لیے۔۔ میرے لیے بھی

اور ہمارے بچے کے لیے بھی۔۔

ہارب کہتے ہی پھر سے عروب کے ہونٹوں پر

جھک گیا

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ گاؤں پہنچ گئے تھے انہوں

نے پورے گاؤں میں کپڑے پیسے اور مٹھائیاں

بانٹیں۔۔

عبادت اور مہر کے پاؤں خوشی سے زمین پر ہی

نہیں ٹک رہے تھے عبادت کہہ رہی تھی کہ وہ

ننھے مہمان سے ممانی جان کہلوائے گی اور مہر

خالہ بن گئی تھی

ہارب نے فون کر کے زرینہ اور حشمت علی کو بھی خوشخبری سنادی تھی

خوشیوں نے خان حویلی کا راستہ دیکھ لیا تھا رات کے بعد صبح ہو گئی تھی کل عروب کو ہوسپٹل سے چھٹی ہو جانی تھی پر بچے کو ابھی نرسری میں ہی رکھنا تھا

اس لیے ہارب نے لاہور ہی رہنے کا فیصلہ کیا اور اس کا فیصلہ درست تھا وہ اپنے بچے کو لاہور اکیلا چھوڑ کر گاؤں نہیں جا سکتا تھا اس لیے بچے کی خاطر روپ بالاج خانزادہ ہارب اور عروب نے خان ہاؤس شفٹ ہونے کا فیصلہ کیا اور دو مہینوں تک گاؤں کی زمہ داری بہروز خانزادہ اور مصطفٰی کے کندھوں پر ڈال دی

جسے نا چاہتے ہوئے بھی انہیں نبھانی پڑنی تھی

کل عروب کو

ہاسپٹل سے چھٹی ہو جانی تھی مصطفیٰ ابھی لاہور

سے خان ہاؤس کی ساری صفائی کروا کر اور ضرورت

کا سارا سامان رکھوا کر ابھی گاؤں آ کر سیدھا اپنے

کمرے میں آیا ہی تھا جب مہر بھاگ کر اس سے

لپٹ گئی

اتنی یاد آ رہی تھی میری؟؟ مصطفیٰ نے مسکرا

کر اس کی کمر پر بازوؤں کی گرفت مضبوط کی

ہمم۔۔بہت۔۔آپ کی خوشبو سونے نہیں دیتی

اس بستر سے اٹھتی خوشبو مجھے آپ کی قربت

کی یاد دلاتی ہے اور میں اکیلے ہی شرماتی رہتی ہوں

مہر نے مصطفیٰ کے سینے پر ہونٹ رکھتے مسکرا کر کہا

ہمم۔۔ لیکن آج تمہاری خیر نہیں ہے ایک تو

تم نے پرسوں مجھ پر اعتبار نہیں کیا تھا اور اب

خود مجھے بہکانے آگئی ہو۔۔ اس لیے میری

شدتوں کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔ آج میری

قربت میں تمہیں سزا بھی ملے گی۔۔

مصطفیٰ نے مہر کو بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ

اوپر کیا اور اس کی ددھیا گردن پر دانت گاڑھے

ت۔۔ تو آپ نے بیوی بدلنے کا کیوں سوچا؟؟؟

مہر نے گھبرا کر کہا۔۔

صرف سوچا نہیں بولا بھی تھا۔۔ مصطفیٰ نے

ڈھٹائی سے کہا تو مہر کو تپ چڑھی

تو یہاں کیا جھک مار رہے ہیں آپ؟؟؟ جائیں پھر

بیوی بدلیں اور اسی سے محبت کریں۔۔

مہر نے مصطفیٰ کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے دھکا دیا

تو وہ مسکرا کر دو قدم پیچھے ہوا

نہیں۔۔آج بہت لیٹ ہو گیا ہے آج تم سے

گزارا کر لیتا ہوں کل بیوی بدل لوں گا۔۔

مصطفیٰ نے شرارت سے ہنسی دباتے کہا تو مہر

کے تن بدن میں آگ لگ گئی

میں آپ کا منہ نوچ لوں گی۔۔مہر کا چہرہ غصے

سے لال بھبھوکا ہو گیا آنکھیں آنسوؤں سے بھر

گئیں وہ مصطفیٰ کی طرف غصے سے بڑھی اور

اس کی گردن کے بائیں جانب اپنے ناخن مارے

مصطفیٰ کو ہلکی سی جلن محسوس ہوئی اس نے مہر

کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے گود میں اٹھا کر

بیڈ کی طرف بڑھا

چھوڑیں مجھے۔۔ مصطفیٰ۔۔ چھوڑ دیں۔۔

مہر اس کے سینے پر مکے مارنے لگی مصطفیٰ نے مہر کو بیڈ پر پھینکا تو اس نے غصے سے گھورا

مذاق کر رہا تھا ڈارلنگ۔۔ تم سیریس پتا نہیں کس خوشی میں ہو جاتی ہو۔۔

مصطفیٰ مہر کے ساتھ لیٹا اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا

مصطفیٰ۔۔

ہمم۔۔

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں

اور میں تم سے ڈبل محبت کرتا ہوں

سچ؟؟؟

کوئی شک ؟؟

زرا بھی نہیں۔۔

چلو پھر چونچ بند کرو اور سو جاؤ میں بہت تھک گیا ہوں۔۔ مصطفیٰ نے نیند سے بھری بوجھل آواز میں کہا تو مہر مسکرا دی

اگلے دن عروب کو ہوسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا بال کہاج خانزادہ، روپ اور ہارب اسے خان ہاؤس لے آئے تھے۔۔۔

بالاج خانزادہ اور روپ نے خان ہاؤس عروب کے پاس رہنے کا فیصلہ کیا جب تک ننھے مہمان کو ہوسپٹل سے چھٹی نہیں ہو جانی تھی

ہارب نے اگلے دن ڈیوٹی جوائن کرلی تھی ساتھ

وہ اپنے بیٹے سے بھی مل لیتا تھا عروب کو اس

نے موبائل میں پک دکھادی تھی

اپنے بیٹے کو دیکھ کر عروب کی آنکھوں میں

آنسو آ گئے وہ ابھی بہت چھوٹا اور کمزور تھا

لیکن سب شکر ادا کرتے تھے وہ ٹھیک تھا

ماں تو وہ بن گئی تھی پر ماں بننے کا احساس

اس نے ابھی ٹھیک سے محسوس تب کرنا تھا

جب اس نے اپنے بیٹے کو اپنی گود میں لے کر

سینے سے لگانا تھا

بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ ہفتے میں دو بار

لاہور کا چکر لگا لیتے تھے گاؤں کی زمہ داری

وہ دونوں اچھے سے نبھا رہے تھے اگر کسی

معاملات میں انہیں سمجھ نہ آتی تو وہ بالاج
خانزادہ سے فون پر ڈسکس کر لیتے تھے

دھیرے دھیرے وقت گزر رہا تھا آج دو مہینے
بعد عروب اور ہارب کے بیٹے کو ڈسچارج کر
دیا گیا تھا

نرس نے جب ننھا سا چھوٹا سا بے بی ہارب
کی گود میں دیا تو اس نے کپکپاتے ہاتھوں
سے اپنے بیٹے کو اپنی گود میں لیا
پھر نم آنکھوں سے اس کا ننھا چہرہ دیکھتے
اپنے اللہ کا شکریہ ادا کیا اور اس کے چہرے
پر دیوانوں کی طرح ہونٹ رکھنے لگا

ہارب نے اپنے بیٹے کے چہرے پر جگہ جگہ بوسے
دے کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

تمہاری کی ماما تمہارا کا انتظار کر رہی ہے

بہت تڑپ رہی ہے وہ تمہیں اپنی گود میں

لے کر پیار کرنے کے لیے۔۔

چلو اب تمہاری پیاری سی ماما پاس چلتے ہیں

ورنہ فون کر کر کے کان کھا لے گی۔۔

ہارب نے پاکٹ میں بجتے موبائل کی رنگ سنی

وہ جانتا تھا فون عروب کا ہی ہو گا جو پچھلے

ایک گھنٹے سے دس بار اسے فون کر چکی تھی۔۔

اور ہر بار اس کا ایک ہی سؤال ہوتا

ہارب میرے بیٹے کو کب لے کر آئیں گے؟؟

مجھ سے آج صبر نہیں ہو رہا

اور ہارب اس کی بے تابی پر ہنس کر اسے ایک

ہی جواب دیتا

میری جان۔۔ صبر کرو۔۔ ہم دونوں باپ بیٹا

پہلے خوب ساری باتیں کریں گے پھر آپ کے

پاس آئیں گے۔۔

عروب بے چاری ٹھنڈی سانس بھر کر رہ جاتی

عبادت کو ساتواں مہینہ لگ گیا تھا اس کا

بہت کرتا تھا عروب کے پاس لاہور رہنے کو۔۔

پر بہروز خانزادہ نے نرمی سے منع کر دیا

مہر مصطفٰی کے ساتھ ایک بار لاہور کا چکر

لگا آئی تھی

آج صبح سے ہی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں

تھی وہ ناشتہ کرنے نیچے بھی نہیں آئی تھی

دل خراب ہو رہا تھا اور کمزوری بھی محسوس

ہو رہی تھی۔۔۔

مصطفیٰ نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا پھر

مسکرا کر کمرے سے نکل گیا مہر نے گھور کر

مصطفیٰ کی پشت کو دیکھا

بندہ ہنسنے کی وجہ ہی بتا دیتا ہے اکیلے ہنسنے

والوں کو لوگ پاگل کہتے ہیں۔۔

مہر بڑبڑا کر کمفرٹر سر تک اوڑھ کر لیٹ گئی

ویسے اکیلے بولنے والوں کو بھی لوگ پاگل

ہی کہتے ہیں۔۔

مصطفیٰ کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

تو اس نے ایک دم کمفرٹر اتار کر دیکھا مصطفیٰ

مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا

آ آ آپ۔۔ تو چلے گئے تھے نا۔۔

مہر نے شرمندگی سے کہا

نہیں۔۔میں کمرے کے باہر کھڑا اپنی تعریف

سن رہا تھا

مصطفیٰ مہر کے سر پر کھڑا سینے پر دونوں

ہاتھ باندھے شرارت سے اسے دیکھ کر مسکرا

رہا تھا

تو اس کے لیے کمرے کے باہر کھڑے ہونے کی

کیا تک بنتی تھی آپ اندر آجاتے۔۔

الحمدللہ۔۔میں منہ پر تعریف کرنے میں بھی

ماہر ہوں۔۔

مہر نے اٹھ کر بیٹھتے کہا

نہیں ناجان۔۔جو تعریف پیٹھ پیچھے ہوتی ہے

وہ سننے میں زیادہ مزہ آتا ہے۔۔

مصطفیٰ مہر کے قریب بیڈ پر جگہ بنا کر

بیٹھ گیا

لے لیے مزے ؟؟ مہر نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا

الحمد للہ۔۔اب اٹھو ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔

مصطفیٰ نے حکمیہ لہجے میں کہا

نہیں مصطفیٰ۔۔میرا دل نہیں کر رہا۔۔

مہر پھر سے سست پڑتی لیٹنے لگی

دماغ خراب مت کرو میرا۔۔اٹھو فوراً

مصطفیٰ نے زرا غصے سے کہا تو مہر کی آنکھوں

میں شبنم اتری

یار۔۔ایک تو تم رونے بیٹھ جاتی ہو۔۔طبیعت

ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر سے چیک اپ کروا کر

میڈیسن لے لیتے ہیں۔۔

مصطفیٰ فوراً اس کے آنسوؤں پر پگھلا

اٹھا نہیں جا رہا۔۔آپ گود میں اٹھا کر لے جائیں نا۔۔

مہر نے بھیگی آواز سے کہا

پاگل لڑکی۔۔اتنی سی بات۔۔پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔میری جان کے لیے میری بانہیں حاضر ہیں۔۔

مصطفیٰ نے مہر کو آہستہ سے گود میں اٹھایا

پھر صوفے پر بیٹھا کر وارڈروب سے چادر نکال کر مہر کے اوپر اوڑھائی

اور پھر سے اسے بانہوں میں اٹھا کر کمرے سے نکلتا سیڑھیاں اترتا سیدھا گاڑی تک آیا

لیکن دل ہی دل میں مصطفیٰ دعائیں بھی کر رہا تھا انہیں حویلی میں کوئی دیکھ نہ لے

ایسا نہیں تھا اسے ڈر تھا کسی بات کا۔۔

بس وہ نہیں چاہتا تھا اس کا اور مہر کا رشتہ
کسی کی نظروں میں آئے انہیں کسی کی
بری نظر لگے۔۔
ہارب ننھے مہمان کو گھر لے آیا تھا عروب
تو خوشی سے پاگل ہو گئی تھی وہ اپنے بیٹے
کو اپنی گود سے ہی نہیں نکال رہی تھی
کبھی اس کے ننھے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں
میں لے کر چومتی
تو کبھی اس کے روئی جیسے نرم ملائم
گلابی گالوں پر اپنے ہونٹ رکھتی اس نے
اپنے بیٹے کا نام ہاروب رکھا جو سب کو
بے حد پسند آیا
ہارب تو عروب کے ملتے جلتے نام رکھنے پر

ہی حیرت میں مبتلا ہو گیا

عروب نے اسے مسکرا کر آنکھ ماری تو وہ

چونک کر سیدھا

اوہ۔۔تو اس لیے محترمہ نے کہا تھا کہ بیٹے

کا نام وہ رکھیں گی پھر تو اسے یہ بھی

معلوم ہو گا کہ بیٹا ہونا تھا

ہارب نے مسکرا کر اپنی زہین بیوی کی دل ہی

دل میں تعریف کی جس نے اسے یہ تک پتا

نہ لگنے دیا کہ انہیں بیٹا ہو گا

وہ سب بیڈ پر لیٹے ہاروب سے کھیل رہے تھے

جب بالاج خانزادہ کے موبائل پر رنگ ہوئی

بہروز خانزادہ کا فون تھا بالاج خانزادہ نے

فون اٹھایا تو آگے سے ملنے والی خبر پر بالاج

خانزادہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا

مبارک ہو روپ۔۔ حویلی میں ایک اور ننھا

مہمان آنے والا ہے۔۔

فون بند ہوتے ہی بالاج خانزادہ نے روپ کو

بتایا تو وہ پل میں سمجھ گئی

کیا۔۔ ہماری مہر پریگننٹ ہے۔۔ یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔

روپ نے خوشی سے اللہ کا شکریہ ادا کیا تو

عروب کو بھی بے حد خوشی ہوئی

بابا۔۔ مجھے حویلی جانا ہے سب سے ملنا ہے

اور پھر ہاروب سے بھی تو سب ملنا چاہتے

ہیں نا۔۔

خاص کر اماں جی۔۔

عروب نے بالاج خانزادہ کی طرف دیکھتے

بچوں کی طرح ضد کرتے کہا
ٹھیک ہے ہارب سے پوچھ لو۔۔ ہمیں کوئی
اعتراض نہیں ہے۔۔
بالاج خانزادہ نے ہارب کو بیچ میں گھسیٹا
مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے دادا سائیں اور
اماں جی کے روز فون آتے ہیں وہ مجھ سے کم
میرے بیٹے سے زیادہ ملنا چاہتے ہیں
ہارب نے ہنستے ہوئے کہا تو سب بھی ہنس دیے
تبھی دروازے پر بیل ہوئی تو ہارب دیکھنے
چلا گیا
اس نے دروازہ کھولا تو سامنے دراب شاہ کو
دیکھ کر ہارب کے ماتھے پر بل پڑے
وہ فل بلیک تھری پیس پہنے آنکھوں پر گوگل

لگائے اپنی پوری پرسنیلٹی کے ساتھ کھڑا تھا

ہارب اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا پر وہ یہاں

کیا کر رہا تھا یہ اسے سمجھ میں نہیں آیا تھا

اسلام علیکم۔۔

دراب شاہ نے مسکرا کر سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔

ہارب نے سنجیدگی سے جواب دیا

تم وہی ہو نا۔۔ عروب کے ڈرائیور۔۔

دراب شاہ کی بات پر ہارب نے غصے سے

لب بھینچے۔۔

جی۔۔ آپ کو کوئی کام تھا؟؟

ہارب نے بمشکل اپنا لہجہ سخت ہونے سے روکا

جی۔۔ مجھے عروب سے ملنا ہے۔۔

دراب شاہ نے آنے کی وجہ بتائی

کس خوشی میں ؟؟

ہارب سے اب برداشت نہیں ہوا تھا وہ ہوتا کون

تھا اس کی بیوی سے ملنے والا ۔۔اور کتنے

دھڑلے سے وہ عروب کا نام لے رہا تھا

ایکسکیوزمی ۔۔تم عروب کو بلاؤ میں خوشی

اسے ہی بتادوں گا ۔۔

دراب شاہ ہارب کو ملازم کی نظر سے دیکھ

رہا تھا

عروب یہاں نہیں ہے ۔۔

ہارب کا لہجہ سرد تھا

تو پھر کہاں ہے ؟؟ گاؤں گئی ہے کیا ؟؟

دراب شاہ نے اپنا دماغ لڑاتے پوچھا تو ہارب

کو جھٹکا لگا اسے کیسے پتا تھا عروب گاؤں رہتی ہے

جی۔۔گاؤں گئی ہے اپنے سسرال۔۔

ہارب نے چبا چبا کر کہا تو اس بار جھٹکا کھانے کی باری دراب شاہ کی تھی

سسرال؟؟

دراب شاہ نے بے یقینی سے پوچھا

ہارب کون ہے؟؟

ابھی ہارب کوئی جواب دیتا پیچھے سے روپ کی آواز پر وہ خاموشی سے پلٹا

ارے۔۔دراب؟؟

روپ نے مسکرا کر کہا تو ہارب پھر سے حیران ہوا اسے آج جھٹکے پہ جھٹکے لگ رہے تھے

اسلام علیکم آنٹی۔۔

دراب شاہ ہارب کی سائیڈ سے گزر کر اندر

آگیا ہارب کو اس کی بے تکلفی اچھی نہیں

لگی تھی

وعلیکم السلام۔۔کیسے ہو بیٹا؟؟

روپ نے مسکرا کر پوچھا تو ہارب نے غصے

سے لب بھینچتے دروازہ بند کیا

ٹھیک ہوں۔۔سوری آنٹی میں اس رات کے

بعد آپ سے مل نہیں سکا۔ایکچولی میں

آؤٹ آف کنٹری تھا۔۔

دراب شاہ نے معذرت کرتے کہا

کوئی بات نہیں۔۔آؤ بیٹھو۔۔

روپ نے ہال میں ہی صوفے پر دراب شاہ کو

بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے بیٹھ گیا

بتاؤ۔۔کیا لو گے ؟؟اس رات میں تمہیں ایک

کپ چائے بھی نہ پوچھ سکی۔۔

روپ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا

اٹس او کے آنٹی۔۔مجھے ابھی بھی کچھ

نہیں لینا۔۔

دراب شاہ نے سہولت سے منع کیا ہارب غصے

سے کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا

آنٹی عروب کہاں ہے ؟؟

دراب شاہ مطلب کی بات پر آیا تو ہارب کا

پھر سے میٹر گھوما پر وہ ضبط کر گیا

عروب اندر ہے۔۔لو آگئی۔۔

روپ کی بات منہ میں ہی رہ گئی بالاج

خانزادہ کے ساتھ عروب اپنے کمرے سے نکلی

ہاروب اندر سو رہا تھا

دراب شاہ کو دیکھ کر عروب کے طوطے اڑ گئے

اس نے آنکھیں گھما کر ہارب کی طرف دیکھا

جس نے عروب کے دیکھنے پر غصے سے

نظریں پھیر لیں

دراب شاہ نے غصے سے پہلے ہارب کی طرف

دیکھا جس نے اسے جھوٹ کہا کہ عروب

گاؤں گئی ہے پھر عروب کی طرف دیکھا

بالاج یہ دراب شاہ ہے میں نے آپ کو بتایا

تھا نا۔۔

اس رات اسی نے ہمیں لفٹ دی تھی

روپ نے بالاج خانزادہ کا تعارف دراب شاہ

سے کروایا تو دراب شاہ فوراً کھڑے ہو کر گرمجوشی سے بالاج خانزادہ سے ملا

بالاج خانزادہ نے اس کا شکریہ ادا کیا جس نے اس رات انہیں لفٹ دی تھی

کیسی ہو عروب؟؟

دراب شاہ بالاج خانزادہ سے مل کر عروب کی طرف متوجہ ہوا تو عروب نے گھبرا کر ہارب کی طرف دیکھا جو غصے سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا

ٹھ۔۔ٹھیک ہوں۔۔عروب نے ہکلاتے ہوئے کہا

آؤ بیٹھو دراب۔۔

روپ نے کہا تو وہ سب ہال میں ہی بیٹھ گئے

روپ نے ملازمہ سے کہہ کر چائے کے ساتھ

لوازمات تیار کروائے

ہارب ابھی بھی کھڑا عروب کو گھوری جا
رہا تھا اور عروب آنکھوں ہی آنکھوں میں
اسے منا رہی تھی

ہارب کھڑے کیوں ہو؟؟ بیٹھو۔۔

بالاج خانزادہ دیکھ رہا تھا ہارب کب سے
کھڑا ہے بالاج خانزادہ کے کہنے پر وہ ان کے
ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا

دراب شاہ کو مالک نوکر کو ایک ساتھ بیٹھے
دیکھ عجیب لگا تھا

انکل۔۔مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔
ویسے تو یہ بات بڑے کرتے ہیں پر میرا کوئی
بڑا نہیں ہے اس لیے میں خود چل کر آیا ہوں

دراب شاہ نے جھجھکتے ہوئے بات شروع کی

ہاں بولو۔۔

بالاج خانزادہ نے اسے اجازت دی ہارب نے

ایک آبرو اچکا کر دراب شاہ کی طرف دیکھا

دراصل انکل۔۔میں آپ سے عرو۔۔

ہاروب۔۔

دراب شاہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب

ہاروب کے رونے کی آواز آئی عروب جلدی سے

اندر بھاگی

یہ بچے کے رونے کی آواز ہے نا؟؟

دراب شاہ نے اسی کمرے کی طرف دیکھتے

کہا جہاں عروب آواز سن کر گئی تھی

جی۔۔میرا اور عروب کا بیٹا رو رہا ہے۔۔

ہارب نے مسکرا کر کہا تو دراب شاہ کی سماعتوں

پر جیسے بم دھماکہ ہوا

وہ ہکا بکا کبھی ہارب تو کبھی بالاج خانزادہ

کی شکل دیکھنے لگا

پہلے چائے پی لیں پھر باتیں کر لیجیے گا

ملازمہ چائے کی ٹرالی ساتھ ان گنت لوازمات

رکھ کر چلی گئی

روپ نے چائے کا کپ پہلے دراب شاہ کی طرف

بڑھایا پھر بالاج خانزادہ اور ہارب کی طرف۔۔

دراب شاہ کی زبان تالو سے چپک گئی تھی اس

نے کن اکھیوں سے ہارب کی طرف دیکھا جو

مسکرا کر اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

تم کچھ کہہ رہے تھے دراب۔۔

بالاج خانزادہ نے اس کا دھیان اپنی طرف کھینچا

تو وہ چونک گیا

ن۔۔نہیں۔۔کچھ نہیں۔۔میں اب چلتا ہوں۔۔

دراب شاہ نے مسکرا کر بات ختم کر دی اور

اٹھ کھڑا ہوا

ٹھیک ہے لیکن عروب کے ولیمے میں تم لازمی

آؤ گے تمہارا کارڈ ہے میرے پاس۔۔میں تمہیں

انوائیٹ کروں گی

روپ نے انگلی خوشدلی سے کہا تو دراب شاہ

زبردستی مسکرایا پھر بالاج خانزادہ اور

ہارب سے مل کر وہ بھیگی آنکھوں پر گوگل

لگائے خان ہاؤس سے نکلتا چلا گیا

ہارب کمرے میں آیا تو عروب ہاروب کو فیڈ

کر وا رہی تھی ہارب کو دیکھ کر وہ شرم سے

سرخ ہوئی

پر ہارب کی آنکھوں میں شکوہ تھا وہ چپ

چاپ عروب سے رخ موڑ کر بیٹھ گیا عروب

نے اس کی بے رخی محسوس کرتے ہاروب

کو بیڈ پر لیٹا یا اور ہارب کو پیچھے سے ہگ کیا

پیچھے ہٹو۔۔اب صفائیاں دینے بیٹھ جاؤ گی

ہارب نے اپنا کندھا جھٹکا جس کندھے پر

عروب کا سر تھا

سوری نا پلیز۔۔میں بتانا بھول گئ تھی

عروب نے ہارب کا گال کھینچتے پیار سے کہا

معافی مانگو مجھ سے۔۔

ہارب نے فوراََ اس کی طرف دخ پھیرا

مانگ تو رہی ہوں۔۔

عروب نے اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر کہا

ایسے نہیں مانوں گا میں۔۔

ہارب نے سر نفی میں ہلایا

تو پھر کیسے مانیں گے۔۔ عروب نے معصومیت

سے پوچھا

یہاں کس کرو۔۔ہارب نے اپنے سینے کی اشارہ

کرتے کہا تو عروب ہلکا سا مسکرا دی

پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ہارب کی شرٹ کے

اوپری دو بٹن کھولے پھر تیسرا پھر چوتھا۔۔

ہارب خمار آنکھوں سے عروب کی طرف دیکھ

رہا تھا

عروب نے زرا سا جھک کر ہارب کے سفید سینے

پر نرمی سے ہونٹ رکھے ہارب نے آنکھیں بند

کرتے عروب کے ہونٹوں کی نرماہٹ محسوس کی

پھر اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر

کرتے عروب کے ہونٹوں کو قید کیا

اگلے دن وہ سب حویلی کے لیے نکل گئے تھے

حویلی میں ان کے استقبال کی تیاریاں زور و شور

سے چل رہی تھیں

عبادت اس حالت میں تھوڑی موٹی ہو گئی تھی

بہروز خانزادہ کو وہ اور بھی پیاری لگتی تھی

اس کا بس نہیں چلتا تھا عبادت کے پھولے

گالوں پر بائٹ کرے

پر اس حالت میں وہ اپنی جان سے عزیز بیوی

کو درد نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے اپنے

دل میں امڈتی خواہش پر وہ ٹھنڈی سانس بھر

کر رہ جاتا۔۔

بہروز۔۔

ہمم۔۔

میرا دل کر رہا ہے میں ڈھیر سارے گول گپے

کھاؤں۔۔

عبادت نے کمرے میں موبائل چلاتے بہروز خانزادہ

کے آگے اپنی خواہش ظاہر کی تو اس نے

اوپر سے لے کر نیچے تک عبادت کو پیار بھری

نظروں سے دیکھا

تم خود گول گپا ہو۔۔ تمہیں گول گپے کھانے کی

ضرورت ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے شرارت سے کہا

بڑے پاپا ٹھیک کہتے ہیں آپ کبھی نہیں سدھریں

گے۔۔عبادت نے اس کے ساتھ صوفے پر

بیٹھتے کہا

تمہارے بڑے پاپا نے اور کیا کیا کہا ہے میرے

بارے میں۔۔پلیز بتاؤ۔۔میں اپنی تعریف سننا

چاہتا ہوں۔۔

بہروز خانزادہ نے ایک آبرو اچکائی

مجھے نہیں پتا۔۔اگر گول گپے نہیں کھلانے

تو ویسے بتادیں۔۔بات کیوں ٹال رہے ہیں۔۔

عبادت رونے والی ہو گئی

میری چھوٹی سے موٹی سی پیاری سی وائف۔۔

تم بیٹھو میں ابھی گول گپے لے کر آیا

بہروز خانزادہ کہتے ہی کھڑا ہوا تو عبادت

نے اسے حیرت سے دیکھا

کہاں جارہے ہیں۔۔مجھے تو ساتھ لے جائیں

عبادت نے صدمے سے کہا

وجہ؟؟

بہروز خانزادہ تو ایسے حیران ہوا جیسے عبادت نے کوئی انوکھی بات کر دی ہو

وجہ آپ جانتے ہیں میرا دل کر رہا ہے میں باہر گھوم کر آؤں۔۔

عبادت ابھی بھی صدمے میں تھی

نہیں عبادت۔۔میں نہیں چاہتا تم ڈیلوری سے پہلے حویلی سے باہر جاؤ

بہروز خانزادہ واپس صوفے پر بیٹھا اور اسے پیار سے سمجھایا

لیکن کیوں؟؟

عبادت نے چڑ کر پوچھا

بس یونہی۔۔بہروز خانزادہ نے لاپرواہی سے

کندھے اچکائے

ٹھیک ہے مجھے کچھ نہیں کھانا آپ رہنے دیں

عبادت نے غصے سے کہا اور چہرہ موڑ لیا

بہروز خانزادہ کتنی دیر خاموشی سے اس

کے روٹھے ہوئے انداز دیکھ رہا تھا پھر گہرا سانس

لیتے اس نے عبادت کا ہاتھ پکڑا

اچھا ٹھیک ہے تم بڑی سی چادر لے لو۔۔ہم

چلتے ہیں۔۔اب خوش؟؟

بہروز خانزادہ نے عبادت کے ہاتھ پر ہونٹ رکھے

تو اس کا چہرہ کھل اٹھا وہ آہستہ سے اٹھی

بڑی سی چادر میں خود کو اچھی طرح ڈھانپا

پھر بہروز خانزادہ کے ساتھ گول گپے کھانے

چلی گئی

مہر کا پاؤں بھی مصطفیٰ زمین پر نہیں لگنے

دے رہا تھا وہ مہر کا بہت خیال رکھ رہا تھا پر

مہر بیڈ پر لیٹے لیٹے اکتا گئی تھی

مصطفیٰ واش روم گیا تو وہ چپکے سے کمرے

سے نکل کر نیچے لان میں آگئی اور ننگے پاؤں

گھاس پر واک کرنے لگی

ٹھنڈی ٹھنڈی گھاس اس کے پیروں کو سکون

پہنچا رہی تھی

مصطفیٰ واش روم سے نکلا تو مہر غائب تھی

وہ گہرا سانس لیتا سیدھا نیچے آیا پہلے کیچن

میں گیا پھر لان میں آیا

جانتا تھا اس کی بیوی ٹک کر بیٹھنے والوں میں

سے نہیں ہے وہ لان میں آیا تو مہر واک کر رہی تھی

تمہیں چین نہیں ہے ؟؟

مصطفیٰ نے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر غصے

سے کہا تو مہر ڈر کر اچھلی

آرام سے ماہ۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔

اس کے اچھلنے پر مصطفیٰ نے اسے نرمی سے ٹوکا

آپ نے مجھے ڈرایا کیوں ؟؟

مہر نے مصطفیٰ کے بازو پر چپت لگا کر کہا

او کے سوری۔۔ مائی مسٹیک۔۔

مصطفیٰ نے مسکرا کر کہتے مہر کو اپنے ساتھ

لگا لیا۔۔

ویسے حیرت ہے آپ نے اپنی غلطی مان لی۔۔

مہر نے شرارت سے کہا

چلو تم سے تو اتنا بھی نہیں ہوتا۔۔ غلطی

کر کے الٹا رعب ڈالتی ہو۔۔

مصطفیٰ نے دو بدو جواب دیا

توبہ ہے مصطفیٰ۔۔ آپ تو لڑنے بیٹھ جاتے ہیں

مہر نے کانوں کو ہاتھ لگایا

تم تو بہت ہی معصوم ہو۔۔ تمہارا نام تو

معصومہ خانزادی ہونا چاہیئے تھا

مصطفیٰ نے مسکراہٹ دباتے کہا

ہمم۔۔ ویسے جتنی میں معصوم ہوں واقعی

میرا یہی نام ہونا چاہیے تھا

مہر نے چہرے پر بلا کی سنجیدگی سجائی

ہمم۔۔تو میری جان اب رکھ لو۔۔ابھی تم بچی

ہی تو ہو۔۔

مصطفیٰ پوری طرح مہر کی طرف متوجہ ہوا

آپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں؟؟

مہر نے گھوری دی

ضرورت ہی نہیں پڑتی۔۔

مصطفیٰ نے ہنس کر کہا تو مہر نے اس کی کمر

پر زور سے مکا جڑھ دیا

یہ پدے پِدے ہاتھوں کے مکے مجھ پر اثر نہیں

کرنے والے۔۔

مصطفیٰ نے گردن اکڑا کر کہا تو مہر نے رونی

صورت بنا کر مصطفیٰ کی طرف دیکھا

اووو۔۔میرا چھوٹا سا بےبی ناراض ہو گیا

مصطفیٰ نے مہر کے گال کھینچے

تو مہر نے فوراً معصومیت سے سر ہلا دیا

تبھی گاڑیوں کے ہارن کی آواز آئی چوکیدار

نے گیٹ کھولا تو بالاج خانزادہ کی گاڑی پیچھے

گارڈز کی گاڑیاں حویلی میں داخل ہوئیں

مصطفیٰ اور مہر مسکرا کر گیٹ کی طرف ہوئے

بالاج خانزادہ کی گاڑی جیسے ہی خان حویلی کے گیٹ

سے اندر آئی مہر اور مصطفیٰ مسکرا کر آگے بڑھے

ملازم نے جلدی سے آگے بڑھ رہا گاڑی کا فرنٹ ڈور

کھولا تو بالاج خانزادہ اپنی پوری شان و شوکت کے

ساتھ گاڑی سے نکلا

پھر پچھلی سیٹ سے روپ، عروب اور ہارب نکلے

اسلام علیکم۔۔

مہر نے سلام کرتے ہی ننھے ہاروب کو عروب کی

گود سے لیا۔۔

وعلیکم السلام۔۔

بالاج خانزادہ نے سلام کا جواب دیا مصطفٰی

خانزادہ بالاج خانزادہ اور ہارب سے بغلگیر ہوا

مصطفٰی۔۔ دیکھیں یہ کتنا پیارا ہے۔۔ ماشاللہ

مہر کی چہرے پر ہاروب کو گود میں لے کر

پیار کرنے کی خوشی چھلک رہی تھی سب

نے مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا

پھر حویلی کے اندر بڑھے

ہمم۔۔ اپنے ماموں پر گیا ہے۔۔

مصطفیٰ نے گردن اکڑا کہا

ہاں واقعی۔۔یہ بہروز پر گیا ہے معصوم اور

پیارا۔۔

مہر نے ہاروب کے روئی جیسے نرم ملائم گالوں

پر انگلی پھیرتے کہا تو مصطفیٰ نے اسے

گھوری دی جبکہ باقی سب اس کی نا سمجھی

پر محض مسکرائے

میں بہروز کی نہیں خود کی بات کر رہا ہوں

اور تم سے کس نے کہا بہروز معصوم ہے۔۔

وہ سب سیدھا ڈائننگ ہال میں آگئے آہستہ

آہستہ حویلی کے سب لوگ ڈائننگ ہال میں

اکھٹے ہو رہے تھے اور عروب ہارب اور عروب

سے مل رہے تھے

مجھ سے کون کہے گا۔۔ میں جانتی ہوں

بہروز معصوم ہے اور آپ سے کس پاگل نے

کہہ دیا کہ ہاروب آپ پر گیا ہے۔۔

مہر نے شکل ایسے بنائی جیسے مصطفیٰ نے

کوئی شگوفہ ہی چھوڑ دیا ہو

دکھ رہا ہے۔۔

مصطفیٰ نے ہاروب کی معصوم صورت کی

طرف اشارہ کرتے کہا

باقی سب ان کی باتوں سے محفوظ ہو رہے تھے

مجھے کیوں نہیں دکھ رہا؟؟

مہر نے آنکھیں پٹپٹاتے کہا

کیونکہ تم ہِل چکی ہو۔۔ مصطفیٰ نے اس کے

سر پر ہلکی سی چپت لگاتے کہا تو سب ہنس

دیے مہر بھی مسکرانے لگی

گڑیا اور بہروز کہاں ہیں ؟؟

روپ نے ان دونوں کو نہ پاکر پوچھا تو مہر نے

بتایا کہ وہ گول گپے کھانے گئے ہیں

ملازمہ نے آکر لنچ کا کہا تو وہ سب لنچ کرنے

لگے اس دوران مہر نے ایک بار بھی ہاروب کو

اپنی گود سے نہیں نکالا تھا

مصطفیٰ نے اس کے کان میں کہا کہ وہ ہاروب

کو لیٹا کر آرام سے کھانا کھالے

پر مہر نے صاف منع کر دیا اور کہا کہ وہ ہاروب

کو اپنی گود میں ہی رکھے گی

تھوڑی دیر تک بہروز خانزادہ اور عبادت بھی

آگئے تھے

عبادت نے بالاج خانزادہ سے بہروز خانزادہ کی

ڈھیروں شکایتیں لگائیں بالاج خانزادہ بہروز

خانزادہ کو غصے سے گھورتا رہا اور بے چارہ

بہروز خانزادہ ہونقوں کی طرح عبادت کے

ٹپ ٹپ بہتے آنسوؤں کو دیکھتا رہا

جو وہ بہا بہا کر بہروز خانزادہ کی خوب

شکایتیں لگا رہی تھی۔۔

گڑیا تم رونا بند کرو۔۔اسے تو آج میں ایسی

سزا دوں گا کہ آئندہ تمہیں کرنے سے پہلے

ہزار بار ضرور سوچے گا۔۔

بالاج خانزادہ نے عبادت کے سر پر ہاتھ پھیرتے

اسے حوصلہ دیا تو بہروز خانزادہ نے مدد طلب

نظروں سے روپ کی طرف دیکھا

روپ نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے جس کا

"مطلب تھا" بھگتو بیٹا

بہروز خانزادہ نے گہری سانس لیتے خود کو سزا

کے لیے تیار کیا

تمہیں اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہنا؟؟

بالاج خانزادہ نے غصے سے کہا

نہیں۔۔۔بس ایک التجاء کرنی ہے۔۔

بہروز خانزادہ نے سنجیدگی سے کہا

ہمم۔۔بولو۔۔

بالاج خانزادہ سمیت عبادت بھی اس کی

طرف متوجہ ہوئی

آپ مجھے سزا دینا چاہتے ہیں نا تو مجھے

لندن بھیج دیں۔۔

بہروز خانزادہ نے سکون سے کہتے عبادت کا سکون اڑا یا وہ ہکی بکی بہروز خانزادہ کی شکل دیکھنے لگی۔۔

لندن جا کر کیا کرو گے؟؟

بالاج خانزادہ نے نا سمجھی سے پوچھا

عبادت سے دور رہ کر شاید مجھے عقل اجائے پاس رہ کر تو میں اس کی قدر نہیں کرتا نا۔۔

بہروز خانزادہ نے دل جلانے والی مسکراہٹ عبادت کی طرف اچھالی تو وہ گھور کر رہ گئی۔۔

بیٹا جی تمہاری بیوی کو اس حالت میں تمہاری ضرورت ہے اور تمہیں دور جا کر قدر کروانے کی پڑی ہے۔۔

روپ نے جتانے والے انداز میں کہا

چلیں میں کونسا چلا گیا ہوں دے لیں مجھے

سزا۔۔ میں نے کونسا زمین پر لیٹ کرنا گن

ڈانس شروع کردینا ہے کہ نہیں نہیں مجھے

یہ والی سزا پسند نہیں آئی دوسری دیں۔۔

بہروز خانزادہ نے جل کر کہا تو سب اس کی

بات پر ہنسنے لگے۔۔

ہارب بالاج خانزادہ سے اجازت لے کر عروب

اور ہاروب کو حشمت علی اور زرینہ سے

ملوانے گھر لے گیا تھا

بالاج خانزادہ نے حشمت علی کو فون کر کے

کہا کہ وہ عروب اور ہارب کا ولیمہ کرنا چاہتے ہیں

حشمت علی کو کیا اعتراض ہونا تھا

بالاج خانزادہ نے روپ سے مشورہ کر کے تین

دن بعد ہفتے کی رات کو عروب اور ہارب کے

ولیمے کا اعلان کر دیا

ولیمہ حویلی میں نہیں شہر کے سب سے بڑے

شادی ہال میں ارینج ہونا تھا

عروب نے سنا تو خوشی سے ہارب کو بتانے

آگئی ہارب اپنے کمرے میں ہاروب کو

پیار کر رہا تھا

ہارب۔۔

..آپ کے لیے ایک گڈ نیوز ہے

عروب نے آنکھیں جھپکا کر شرماتے ہوئے کہا

کیا بات کر رہی ہو عروب۔۔ہاروب ابھی بہت

چھوٹا ہے اور تم پھر سے خوشخبری سنانے

بیٹھ گئی۔۔

ھارب نے ہنسی دباتے شرارت سے کہا

کیا مطلب؟؟

عروب اس کی شرارت سمجھے بغیر نا سمجھی

سے پوچھنے لگی

مطلب تم پھر سے۔۔۔۔۔پریگننٹ ہو گئی؟؟

ھارب نے معصومیت سے کہا تو عروب کو

اس کی شرارت سمجھ آ گئی

ہاں ھارب۔۔دیکھیں نا۔۔میں پھر سے اماں اور

آپ ابا بننے والے ہیں۔۔ھاروب واقعی بہت

چھوٹا ہے اب ہم کیا کریں گے؟؟

عروب نے چہرے پر بلا کی سنجیدگی سجا

کر کہا تو ھارب آہستہ سے سیدھا ہو کر بیٹھا

ک۔۔ کیا مطلب؟؟ تم سچ میں پریگننٹ ہو؟؟

ہارب نے صدمے سے پوچھا تو عروب نے رونی

صورت بنا کر زور و شور سے سر ہلا دیا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ جب سے ہاروب پیدا

ہوا ہے میں تو دیواروں میں سر پیٹ رہا

ہوں۔۔ تم تو ہاتھ ہی نہیں آتی تو پریگننٹ کیسے

ہو گئی؟؟

ہارب نے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑائے

جب پتا ہے تو جان بوجھ کر مجھے ستا رہے

تھے نا۔۔

عروب نے ہارب کے بازو پر مکا مارتے کہا تو

ہارب کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری

میری جان۔۔ آج رات میرے ہاتھ لگ جاؤ نا۔۔

اور کتنا تڑپاو گی؟؟

ہارب نے عروب کو کمر سے پکڑ کر اپنی گود

میں بٹھایا

آپ خود قریب نہیں آتے۔۔ میں نے تو ایک بار

بھی منع نہیں کیا۔۔

عروب نے ہارب کی ناک پر ہونٹ رکھتے کہا

میں اتنا سیدھا نہیں ہوں۔۔ تمہاری طبیعت کی

وجہ سے میں تم۔سے دور رہتا تھا

ہارب نے عروب کی دھڑکنوں کے مقام پر

ہونٹ رکھے تو عروب کے پورے جسم میں

کرنٹ دوڑ گیا

آج بھی دور رہیں گے؟؟ عروب نے اتھل پتھل

ہوتی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہارب کے کندھے

پر سر رکھتے ہلکی سی آواز میں پوچھا

نہیں۔۔ میں تو ایک پل بھی تمہیں خود سے

الگ نہ کروں۔۔ گزارا ہی نہیں ہے تمہارے بغیر۔۔

ہارب نے بھاری گھمبیر آواز میں کہا تو عروب

ایک دم سیدھی ہوئی

اوہو۔۔ باتوں باتوں میں آپ کو گڈ نیوز دینا

بھول گئی۔۔

ہفتے کو ہمارا ولیمہ ہے تیار رہیے گا۔۔

عروب نے آخری بات شرما کر کہی تو ہارب

اس کی اداؤں پر اسے محبت لٹاتی نظروں

سے دیکھنے لگا

اس نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ہے کیا

جس نے بن مانگے عروب سے اس کا نصیب

جوڑ دیا تھا

ہارب میں لانگ میکسی پہنوں گی۔۔

عروب نے گال پر انگلی رکھتے پر سوچ انداز

میں کہا تو ہارب ہولے سے مسکرا دیا

میرا شہزادہ کیا پہنے گا؟؟

ہارب نے سوئے ہوئے ہاروب کی طرف دیکھ

کر پیار سے کہا

ہمم۔۔یہ ابھی بہت چھوٹا ہے ورنہ ہمارے

ولیمے پر میں نے اسے شیروانی پہنا دینی تھی

عروب کی بات پر ہاروب کا چھت پھاڑ قہقہہ

پورے کمرے میں گونجا۔

حویلی میں ولیمے کی تیاریاں پورے جوش

و خروش سے شروع ہو گئی تھیں

محبوب میں سوچ رہی ہوں ہم کپل گول کرتے

ہیں۔۔

محبوب خان زادہ وارڈروب سے اپنی شلوار

قمیض نکال کر سلیکٹ کر رہا تھا کہ اسے

ولیمے پر کونسی پہننی ہے

الفت کی بات پر اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں

ڈھلے۔۔

ایک شرط پر؟؟

محبوب خان زادہ نے سوچا وہ موقع پر چوقع

مارتا ہے

مجھے پتا ہے اب آپ کہیں گے مجھے ایک

پیاری سی کس دو۔۔

بس آپ کو اور آتا ہی کیا ہے رومینس کرنے

کے علاوہ۔۔

رہنے دیں مجھے کپل گول نہیں کرنا۔۔بہت مہربانی آپ کی۔۔

الفت خود ہی اندازہ لگا کر غصے سے کہتی بیڈ پر بیٹھ گئی تو محبوب خان زادہ اسے منہ کھولے دیکھتا رہ گیا

مطلب دل کے ارمان آنسوؤں میں بہہ گئے تھے محبوب خانزادہ کی موئے موئے ہو گئی تھی

یار مجھے بس ایک بات بتادو۔۔

محبوب خان زادہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو الفت نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

میں تم۔سے پیاری سی کس نہ مانگوں تو کیا ہمسائی سے مانگوں؟؟

محبوب خان زادہ نے نارملی انداز میں کہا پر

الفت کے سر پر لگی اور تلوؤں پر بجھی وہ

غصے سے سیخ پا ہو گئی

شرم نہیں آتی آپ کو۔۔اس عمر میں ہمسائی

عورتوں سے چکر چلاتے ہوئے۔۔ تبھی میں

سوچوں آپ روز اتنا سج دھج کر کہاں جاتے

ہیں۔۔آج پتا چلا آپ کے چکر چل رہے ہیں۔۔

میں ابھی مصطفیٰ کو بتاتی ہوں۔۔جب جوان

بیٹا سوال پوچھے گا تو شاید آپ کو شرم آہی

جائے۔۔

اوہیلو میڈم۔۔۔بریک لگاؤ۔کیا بولے جا رہی ہو

میں نے تو تمہیں بڑی مشکل سے پھنسایا تھا

اس کے بعد توبہ کر لی۔۔اور تم اپنی ہی مارے

جا رہی ہو۔۔

الفت جانے لگی تو محبوب خان زادہ تیزی سے اٹھ کر اس کے رُوبرو کھڑا ہوا

اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔مجھے آپ پہلی نظر میں اچھے لگے تھے بس آپ پر اعتبار نہیں تھا۔۔

الفت دوبارہ بیڈ پر بیٹھی نروٹھے پن سے بولی

وہ تو دکھ ہی رہا ہے کہ تمہیں آج بھی مجھ پر اعتبار نہیں ہے۔۔

محبوب خان زادہ پھر سے اپنی جگہ پر الفت کے ساتھ بیٹھ کر خفگی سے بولا

ہاہاہا۔۔میں تو مذاق کر رہی تھی آپ سیریس ہو جاتے ہیں۔۔

الفت محبوب خان زادہ کے کندھے پر سر رکھتے

بولی تو وہ بھی مسکرا دیا

اچھا چلو اب کس دے دو۔۔ بہت دل کر رہا ہے

محبوب خان زادہ تو تڑ لے لینے پر ہی آ گیا

بسس۔۔ اتنی سی بات؟؟

الفت نے کہتے ہی محبوب خانزادہ کی قمیض

دونوں ہاتھوں کی مٹھی میں دبوچی اور اس

کے مسکراتے ہونٹوں پر جسارت کر دی

محبوب خان زادہ نے آنکھیں بند کرتے اپنی

شریکِ حیات کا نرم لمس محسوس کیا۔۔

دوسری طرف صبا اور یوسف خان زادہ بھی

تیاریوں میں لگے تھے

بالاج خانزادہ اور روپ کی تو بات ہی الگ تھی

وہ جب سے خان ہاؤس سے لوٹے تھے

بالاج خانزادہ روپ کی جان ہی نہیں چھوڑ

رہا تھا

کبھی کہتا اپنے برہنہ سینے پر ہاتھ رکھ کر

کہتا یہاں درد ہو رہا ہے ہونٹ رکھ دو آرام

اجائے گا۔۔

کبھی کہتا میرے سر میں درد ہے تمہاری

دھڑکنوں پر سر رکھ کر سو جاؤں اچھی

نیند آئے گی

کبھی کہتا پیٹ میں کافی درد ہے تم اپنے

ہاتھوں سے کھلا دو گی تو کھانا ہضم ہو

جائے گا۔۔

اور روپ بے چارہ گہرا سانس لیتے اس کی

ہر بات مانتی۔۔پر بالاج خانزادہ اسے تنگ

کرنے سے باز نہیں آتا تھا

اور آج تو حد ہی ہو گئی تھی روپ اپنی جیولری

ٹھیک کر رہی تھی جب بالاج خانزادہ مسکین

سی صورت بنا کر روپ کے پاس آیا

روپ۔۔گلے میں درد ہو رہا ہے۔۔

بالاج خانزادہ نے چہرے پر درد سجا کر کہا

ہمم۔۔دبا دوں؟؟

روپ نے غصے سے دانت پیستے کہا

لاحول ولا قوۃ۔۔مجازی خدا ہوں تمہارا۔۔

کچھ تو سوچ کر بولا کرو۔۔

بالاج خانزادہ کو شاید روپ کی بات پسند

نہیں آئی تھی

آپ بھی جھوٹ سوچ سمجھ کر بولا کریں

روپ نے دو بدو جواب دیا

جب تم اگنور کرو گی تو تمہیں اپنے پاس

بلانے کے لیے مجھے ایسے جھوٹ بولنے

پڑتے ہیں۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کی کمر کے نیچے

ہاتھ رکھا تو وہ اچھل کر پیچھے ہوئی

میرے ہاتھ میں کرنٹ تھا کیا؟؟

بالاج خانزادہ نے معصومیت سے اپنا ہاتھ

الٹا سیدھا کرتے دیکھا تو روپ کو اس پر

مزید تپ چڑھی

بالاج۔۔آپ چاہتے کیا ہیں؟؟ بتا دیں مجھے۔۔

روپ نے کمر پر دونوں ہاتھ رکھتے پوچھا

اتنا سا پیار۔۔

بالاج خانزادہ نے انگوٹھے اور شہادت کی

انگلی کے بیچ تھوڑا سا فاصلہ بناتے کہا۔۔

ٹھیک ہے مل جائے گا۔۔اس کے بعد؟؟

روپ ابھی بھی غصے میں تھی

اس کے بعد۔۔اگر رات کو بیڈ پر بھی تھوڑا سا۔۔

بالاج خانزادہ نے زو معنی انداز میں بات

کرتے ادھوری چھوڑی تو روپ نے آنکھیں

چھوٹی کر کے بالاج خانزادہ کو گھورا

ایسے مت دیکھو۔۔مجھے اور پیاری لگتی ہو

بالاج خانزادہ دو قدم روپ کے قریب ہوا

بالاج۔۔آپ بہروز کو کہتے ہیں پر سچ یہ ہے

آپ کبھی نہیں سدھریں گے۔۔

روپ بالاج خانزادہ کی بڑھتی نزدیکی پر

مسکرا کر بولی۔۔

مجھے بگاڑنے میں تمہارا ہی ہاتھ ہے۔۔ تم سے

کس نے کہا تھا مجھے محبت دو اور اتنی دو

کہ میں تمہارے پیچھے پاگل ہو جاؤں

بالاج خانزادہ نے روپ کی کمر میں ہاتھ ڈالتے

اسے اپنے سینے سے لگایا

اور میں جو پاگل ہوں آپ کے لیے۔۔

روپ نے بالاج خانزادہ کے گال پر ہونٹ رکھے

تم پاگل میرے پیچھے، میں پاگل تمہارے پیچھے۔۔

ہم دونوں پاگل آگے پیچھے۔۔

بالاج خانزادہ نے روپ کی عارض پر دانت

گاڑھتے مسکرا کر کہا تو روپ بھی مسکرا دی

بہروز مجھے بتادیں میں ولیمہ اٹیند کروں

گی یا نہیں؟؟

کل۔ ولیمہ تھا بہروز خانزادہ سونے کی تیاری

پکڑ رہا تھا جب عبادت نے اس کے پاس بیڈ

پر بیٹھتے سکون سے پوچھا

کیا مطلب؟؟

بہروز خانزادہ نے دونوں آبرو اچکا کر پوچھا

مطلب آپ مجھے باہر نہیں لے کر جاتے نا۔۔

تو بس اس لیے پوچھ رہی ہوں

عبادت کی زبان سے شکوہ پھسلا

میری جان۔۔ تم ولیمہ اٹینڈ کرو گی اور میرے

ساتھ جاؤ گی۔۔ میں تمہارے بغیر شادی ہال

میں گھومتا آچھا لگوں گا کیا؟؟

بہروز خانزادہ سے کوئی نہیں جیت سکتا تھا

عبادت کا دل چاہا ابھی کھڑی کھڑی سنا دے

اور کہے کہ وہاں بھی آپ نے کہنا ہے ایک جگہ

سکون سے بیٹھ جاؤ۔۔

ٹھیک ہے گڈ نائٹ۔۔

عبادت نے روکھے سے لہجے میں کہا اور آہستہ

سے لیٹ کر آنکھیں موندلیں

بہروز خانزادہ نے حیرت سے عبادت کا روکھا

پھیکا انداز دیکھا

سنو۔۔

جی۔۔

ناراض ہو؟؟

نہیں۔۔

تو پھر دور کیوں ہو؟

نیند آئی ہے۔۔

تو میرے سینے پر سر رکھ کر سو جاؤ۔۔

نہیں آپ نے شروع ہو جانا ہے۔۔

عبادت کی بات پر بہروز خانزادہ کی مسکراہٹ

گہری ہوئی

اچھا نہیں ہوتا شروع۔۔ تم پاس تو آؤ۔۔

میرے سکون کا ہی خیال کر لیا کرو۔۔

بہروز خانزادہ نے ہاتھ بڑھا کر عبادت کے

آہستہ سے بال کھینچے

عبادت آہستہ سے اٹھی اور بہروز خانزادہ

کے سینے پر سر رکھ دیا بہروز خانزادہ

کے پورے وجود میں سکون سرایت کر گیا

چپ چپ کیوں ہو؟؟

بہروز خانزادہ کو اس کی خاموشی چبھی

آپ نے آج میرا خیال نہیں رکھا۔۔۔

عبادت نے زرا سی نظریں اٹھا کر ہونٹوں

سے شکوہ کیا

نہیں۔۔میں بزی تھا۔۔مجھے تمہارا خیال

ہے میری جان۔۔

بہروز خانزادہ نے زرا سا سر نیچے کرتے

عبادت کے ماتھے پر لب رکھے تو اس نے

بہروز خانزادہ کی گردن میں منہ چھپا لیا

سب لوگ شادی ہال پہنچ گئے تھے عروب

بیوٹی پارلر تیار بیٹھی ہارب کا انتظار کر
رہی تھی

ہاروب کی زمہ داری روپ نے سونپ لی تھی

پر کبھی عبادت تو کبھی مہرا سے پیار کرتے نہیں
تھکتی تھیں

سب مہمان بھی آ گئے تھے انتظار تھا تو اس

کپل کا جس کے چرچے پورے گاؤں میں

ہو رہے تھے۔۔

ہر ایک کی زبان پر ہارب اور عروب کا زکر تھا

جو بھی سنتا دل سے دعا دیتا۔۔

سب جانتے تھے عروب بالاج خانزادہ کی

لاڈلی اور چہیتی بیٹی ہے بالاج خانزادہ نے

دعاؤں میں اللہ سے بیٹی مانگی تھی

اور پھر بالاج خانزادہ کی دعا قبول ہوئی

عروب ان کی زندگی میں آئی

پورے ہال کی لائٹس آف کر دی گئیں ایک بڑی

سی سپوٹ لائٹ مین ہارب اور عروب ایک

ساتھ چلتے آرہے تھے

روپ نے ہاروب کو ہارب کی گود میں دے دیا

ہارب آف وائیٹ تھری پیس ساتھ لائٹ بلو

شرٹ پہنے بہت چارمنگ لگ رہا تھا

عروب نے لائٹ بلو کلر کی میکسی جس پر

آف وائیٹ کلر کا کام ہوا تھا بالوں کو کرل

کیے ہاتھوں میں مہندی لگائے، برائیڈل میک

اپ میں ہارب کا بازو پکڑے سہج سہج کر

چلتی، بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ہر ایک کے منہ سے ان تینوں کو ایک ساتھ

دیکھ کر ماشاءاللہ نکل تیا تھا

ہال میں رومینٹک میوزک چل رہا تھا سب

کی نظریں اس خوبصورت جوڑے پر تھیں

ہارب اور عروب سٹیج پر بیٹھے تو آہستہ

آہستہ سب مہمان ان سے آکر ملنے لگے۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈنر لگ گیا تو سب ڈنر کرنے لگے۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

ہارب نے عروب کے کان میں سرگوشی کی

کوئی نئ بات کہیں نا۔۔یہ کیا۔۔وہی گھِسا

پٹا پرانا ڈائیلاگ۔۔

عروب نے منہ بنا کر کہا

افف۔۔جب تم کیوٹ سی شکلیں بناتی ہو نا

دل کرتا ہے تمہیں کچا چبا جاؤں۔۔

ہارب نے خود پر ضبط کے پہرے بیٹھائے

یہ ڈائیلاگ بھی پرانا ہے۔۔ عروب زرا بھی

امپریس نہیں ہو رہی تھی

میں کیا تمہیں کوئی فلمی ہیرو لگتا ہوں جو

مجھ سے ڈائیلاگ سننا چاہتی ہو۔۔

ہارب نے گھور کر پوچھا

نہیں اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔ مانا میں

آپ کے پیار میں تھوڑی سی دیوانی ہوں پر

اتنی بھی نہیں کہ آپ کو ہیرو سمجھ بیٹھوں۔۔

عروب نے ہارب کا صاف مذاق اڑایا

ہاہاہا۔۔ ویسے یہ کس فلم کا ڈائیلاگ تھا؟

ہارب نے نظریں گھما کر عروب کے خوبصورت

چہرے کی طرف دیکھا

میں ہوں نا۔۔اتنی بڑی چلتی پھرتی فلم۔۔

عروب نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے کہا تو

ہارب کو وہ بہت پیاری لگی

اسلام علیکم۔۔

اپنے قریب انہیں ایک جانی پہچانی نسوانی

آواز سنائی دی تو ان دونوں نے ایک ساتھ

سر اٹھا کر دیکھا

کرن مسکرا کر انہیں ہی دیکھ رہی تھی

وعلیکم السلام۔۔ کیسی ہو کرن؟؟

ہارب جلدی سے کھڑا ہوا تو عروب نے اسے

حیرت سے دیکھا

میں ٹھیک ہوں تم دونوں کیسے ہو؟؟ ماشاءاللہ

عروب بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔

کرن نے پوچھنے کے ساتھ عروب کی تعریف

بھی کر دی

تھینک یو۔۔

عروب نے ہلکی سی آواز میں کہہ کر نظریں

پھیر لیں۔۔

تمہارا اِچنٹُو کہاں ہے؟؟

کرن نے ہاروب کا پوچھا تو ہارب نے پورے

ہال میں نظریں دوڑائیں

ہاروب بڑے مزے سے عبادت کی گود میں

سو رہا تھا۔۔

وہ رہا میرا شہزادہ۔۔میں ابھی آیا۔۔

ہارب نے عبادت کی طرف اِشارہ کیا اور

سٹیج سے اتر کر ہاروب کو لینے چلا گیا

کرن عروب کے ساتھ سٹیج پر لگے صوفے

پر بیٹھ گئی

مجھے لگتا ہے تم مجھ سے کسی بات پر

ناراض ہو۔۔

کرن نے مسکرا کر پوچھا

نہیں۔۔ بلکہ مجھے تو تم سے سوری بولنا تھا

میری وجہ سے تمہارا کافی نقصان ہوا

عروب نے سامنے دیکھتے سنجیدگی سے کہا

نہیں عروب۔۔ ہارب میرا نہیں تمہارا نصیب تھا

میں نے ہارب سے بہت محبت کی ہے۔۔ بس

کبھی اسے اپنی محبت کا احساس نہیں دلایا۔۔۔

ہارب کو میں اپنا سب۔۔

کرن پلیز۔۔ہارب صرف میرا ہے۔۔

عروب سے کرن کی ہارب کو لے کر محبت

برداشت نہیں ہو رہی تھی اس لیے اس نے

ٹوک دیا۔۔

عروب کی ٹوک پر کرن خاموش ہو گئی

سوری تمہیں برا لگا تو۔۔

کرن نے فوراً معذرت کی پر عروب خاموش رہی

کرن یہ ہے میرا شہزادہ۔۔۔

ہارب نے ہاروب کرن کو پکڑایا تو وہ گود

میں لے کر لاڈ کرنے لگی

عروب نے ایک نظر کرن کی طرف دیکھا پھر

نظریں پھیر لیں۔۔۔

کرن ہاروب کو پیار کرتے سٹیج سے نیچے

اتر گئی ہارب عروب کے ساتھ بیٹھ گیا

بہت خوشی ہو رہی ہے کزن سسٹر سے ملنے کی؟

عروب نے غصے سے منہ پھلا کر کہا

تم بھی نا۔۔ بہت پاگل ہو۔۔

ہارب نے مسکرا کر سر جھٹکتے سامنے دیکھا

تو اس کی مسکراہٹ سمٹی۔۔

کیونکہ دراب شاہ اپنی پرسنیلٹی کے ساتھ

شادی ہال کے اندر آیا اور سیدھا روپ اور

بالاج خانزادہ کی طرف بڑھا

روپ نے دراب شاہ کا تعارف حویلی کے سب

لوگوں سے کروایا۔۔

مہر اور عبادت کو دراب شاہ کافی سنسیئر

اور اچھا لگا۔۔

سب سے مل کر دراب شاہ سٹیج پر آیا

اسلام علیکم۔۔

دراب شاہ نے بھرپور مسکراہٹ سے سلام کیا

وعلیکم السلام۔۔کیسے ہو آپ؟؟

جواب عروب کی طرف سے آیا اور وہ بھی

مسکرا کر۔۔

ہارب نے غصے سے نظریں گھما کر عروب کی

طرف دیکھا تو عروب نے اسے جتاتی نظروں

سے دیکھا

جس کا مطلب تھا وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے

کرن سے بتیسی نکالے باتیں کر رہا تھا

میں ٹھیک ہوں۔۔بہت بہت مبارک ہو۔۔

دراب شاہ نے مبارکباد دی

ایک دو باتیں کر کے وہ رکا نہیں تھا سٹیج سے

اتر گیا تھا

بدلہ لیا ہے نا تم نے مجھ سے ؟؟

ہارب نے ایک آبرو اچکا کر پوچھا

آف کورس مائی لو۔۔

عروب نے ایک ادا سے کہا تو ہارب دانت پیستے

رہ گیا

دراب شاہ سٹیج سے اترا ہی تھا اس کی ٹکر

کرن سے ہو گئی

کرن کی رنگ نیچے گر گئی تھی وہ ڈھونڈنے

لگی تبھی دراب شاہ سے ٹکرائی اسے لگا کسی

پہاڑ سے ٹکرائی ہو

کرن کا ماتھا اس کے سینے سے لگا

اااااہ۔۔۔اندھے۔۔۔دیکھ کر چلو۔۔

کرن نے ماتھا مسلتے کہا

ایکسکیوزمی۔۔ تمیز سے بات کریں ورنہ سائیڈ پر ہو کر کسی سے تمیز سیکھیں پھر بولیں

دراب شاہ کا لہجہ کافی سرد تھا

کیوں؟؟؟سائیڈ میں تمیز سکھانے کی کلاسز دی جا رہی ہیں جو میں سائیڈ پر ہو کر ادب سیکھوں

کرن نے دو بدو جواب دیا

اس کے جواب پر دراب شاہ نے اسے سر سے لے کر پیروں تک دیکھا

ویسے تمیز تو آپ کو بھی سیکھنی چاہیئے۔۔

بدتمیز جاہل۔۔

کرن کا اسے اوپر سے لے کر نیچے تک گھورنا

بہت برا لگا وہ دوسنا کر آگے بڑھ گئی

دراب شاہ نے اس کی پشت کو پرسوچ نگاہوں

سے دیکھا پھر مسکرا کر آگے بڑھ گیا

تھوڑی دیر میں شادی ہال کا ماحول کچھ ایسا

ہوا کہ ہر ایک کی زبان پر دراب شاہ کا نام تھا

وہ جہاں کھڑا ہوتا کوئی نہ کوئی بات کرتا اور

سب کو ہنسنے پر مجبور کر دیتا

یہاں تک کہ عبادت اور مہر بھی اس کے جوکز

پر ہنس رہی تھیں

زرینہ نے کرن کا تعارف سب سے کروایا سب

کو وہ بہت پیاری لگی

کرن، عبادت اور مہر سٹیج پر جا کر دراب شاہ

کی تعریف کرنے لگیں

ہارب سے برداشت نہ ہوا وہ سٹیج سے اتر گیا

اور دل ہی دل میں دراب شاہ کو گالیاں

دینے لگا

مہر نے دراب شاہ کو اشارہ کر کے سٹیج پر

بلایا تو وہ سٹیج پر چلا گیا

پھر سین کچھ یوں ہوا دراب شاہ سٹیج پر

چاروں لڑکیوں کو ہنسا رہا تھا اور وہ ہنس

رہی تھیں

ہارب کے ساتھ بہروز خانزادہ اور مصطفیٰ نے

بھی یہ منظر ٹیڑھی نظروں سے دیکھا

وہ دونوں چل کر ہارب کے پاس آ کر کھڑے

ہو گئے

کہاں سے ملا یہ گدھا؟؟

بہروز خانزادہ نے سٹیج پر اشارہ کرتے ہارب

سے پوچھا تو دراب شاہ کو گدھا کہنے پر

مصطفیٰ کی ہنسی چھوٹ گئی

بس۔ سڑک پر چلتا پھرتا مل گیا تھا۔۔

ہارب نے گہرا سانس لیتے کہا

تو سڑک پر ہی چلتا پھرتا چھوڑ دیتے۔۔ سر

پر بیٹھانا ضروری تھا کیا؟؟

بہروز خانزادہ نے برا سا منہ بنا کر کہا

میں نے انوائیٹ نہیں کیا۔۔ سردارنی جی نے

کیا ہے۔۔

ہارب نے کندھے اچکا کر کہا

ایک تو یہ مام بھی نا۔۔

بہروز خانزادہ نے سر دائیں بائیں ہلاتے کہا

صرف غصہ کرتی نہیں ہنستی ہوئی بھی

پیاری لگتی ہو۔۔

کرن ایک سائیڈ پر کھڑی کولڈ ڈرنک پی رہی تھی

جب دراب شاہ نے اس کے قریب آکر کہا

جی؟؟؟ کرن نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا

کوئی نہیں دیکھ رہا۔۔مجھے بس یہ پوچھنا

تھا آپ کے گھر کوئی بڑا ہے؟؟

دراب شاہ کا لہجہ اب سنجیدہ تھا

جی۔۔پر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟؟

کرن نے ہکلاتے ہوئے کہا

بس یونہی دل کیا تو پوچھ لیا۔۔

دراب شاہ نے کندھے اچکائے اور وہاں سے

چلا گیا کرن اس کی چوڑی پشت دیکھ ہلکا

سا مسکرائی

رات دس بجے ولیمے کی تقریب ختم ہوئ

سب اپنی اپنی زندگی میں خوش اور مگن

ہو گئے تھے

ہارب اور عروب کی محبت وقت کے ساتھ

بڑھتی گئ۔

دراب شاہ نے روپ سے بات کر کے کرن کے لیے

حشمت علی کے گھر رشتہ بھیج دیا

ہارب کو غصہ تو بہت ایا پر وہ ضبط کر گیا۔

کیونکہ کرن نے اس رشتے پر رضامندی دے

دی تھی

بہروز خانزادہ اور عبادت کو اللہ نے رحمت

سے نوازا۔۔

چھوٹی سی آیت خانزادی میں بہروز خانزادہ کی جان بستی تھی۔۔

مہر اور مصطفیٰ کا چھوٹا سا گول مٹول سا حمائل خانزادہ۔۔

سب کو اپنی طرف مائل کرتا تھا

خوشیوں نے ہر طرف اپنی جگہ بنالی تھی

ان سب کو محبت نے آزمائش سے گزارا

اور سب اپنی اپنی آزمائش پر کھڑے رہے

کٹھن وقت آیا ضرور تھا پر اب سب کو

ان کے صبر کا صلہ ملا تھا

عبادت بہروز خانزادہ سے محبت کرتی تھی

پر اللہ سے مانگنے سے ڈرتی تھی کیونکہ

بہروز خانزادہ اس کی طرف دیکھنا گوارا

نہیں کرتا تھا

پھر اللہ نے بن مانگے اس کی محبت اس کی

جھولی میں ڈال کر اسے اس کے صبر کا

صلہ دیا

بہروز خانزادہ نکاح کے بعد اور غصے میں

رہنے لگا پر اللہ نے محرم کی ایسی محبت

دل میں ڈالی کہ اپنی محرم کو سینے سے

لگا کر اسے سکون ملتا

مصطفٰی نے بھی مہر کے انکار پر صبر کیا

اور معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا

مہر آج مصطفٰی کی دیوانی ہے۔۔

ہارب اور عروب۔۔

عروب نے غلط راستہ اپنایا پھر سزا بھی

کاٹی۔۔

آج اللہ نے پیارا سا بیٹا اور محبت کرنے والا

شوہر اس کی جھولی میں ڈال دیا

کرن کی مثال صبر میں ان سب سے اوپر

ہے نکاح سے ایک دن پہلے نکاح ٹوٹنا۔۔

پھر کرن کا صبر کرنا۔۔

اور صبر کا صلہ دراب شاہ کی صورت میں

ملنا۔۔۔۔

آج وہ دراب شاہ کے دل اور اس کے بنگلے پر

راج کرتی ہے۔۔

ختم شد